

ڈوگرز ٹیسٹ ماسٹر

تازہ ترین 2006ء

زلزلہ زدگان، سارک کانفرنس

اسلامی سربراہی کانفرنس

واقعات 2005ء، مستقبل کا پاکستان

پاکستان اور دنیا میں

کون کیا ہے؟

حالات حاضرہ

جنرل نالج

معلومات پاکستان

اسلامیات

محفوظات

سپورٹس



محقق: سید محمد عمران خان

ڈوگرز برادرز

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ پشاور۔ ملتان۔ فیصل آباد





ڈوگرز ٹیسٹ ماسٹر

تازہ ترین

ہر قسم کے انٹرویوز/ امتحانات اور کورسز مقابلوں کی تیاری کے لئے  
پاکستان اور دنیا میں

# کون کیا ہے؟

معلومات پاکستان معلومات سائنس معلومات اسلام عالمی معلومات

معلومات کھیل تاریخ عالم عالمی شخصیات

پبلک سروس کمیشن، افواج پاکستان، پولیس، اے ایس ایف، بینک، کسٹم، پی آئی اے،  
پی ایم اے، آئی ایس ایس بی، نیوی، واپڈ، ریلوے اور دیگر اداروں کے انٹرویوز کی تیاری کے لئے

خالد محمود ڈوگر سیف الرحمان رانا

## ڈوگر برادرز

9- اردو سنٹر اردو بازار کراچی فون: 2211807

C/O اشرف بیک ایجنسی

کیمٹی چوک راولپنڈی فون: 5531610

رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

17- اردو بازار لاہور فون: 7120007

بوٹی پلازہ ارباب روڈ پشاور صدر فون: 278708

عزیز مارکیٹ گلگشت ملتان

فون سوہاگل: 0304-6137521

قیمت: 150 روپے



## فہرست مضامین

49	دنیا کی اہم سلطنتیں اور ان کے اہم حکمران	9	موجودہ وفاقی حکومت
49	ہندوستان کے حکمران	10	نیشنل سیکورٹی کونسل
50	انگلستان کے حکمران	11	صوبائی کابینہ جات
52	امریکہ کے صدور	13	وفاقی کابینہ
54	فرانسیس حکمران	16	آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت
56	روی حکمران	16	مختلف ممالک کے سربراہان
57	چین کے حکمران	27	پاکستانی حکمران گورنر جنرل
58	ہندوستان کے انگریز حکمران	27	صدر
60	اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل	28	وزرائے اعظم
	<b>معلومات پاکستان</b>	29	گورنر پنجاب و وزرائے اعلیٰ
61	اسلامی جمہوریہ پاکستان	30	گورنر و وزرائے اعلیٰ سندھ
61	قومی پرچم و امتیازات	32	گورنر و وزرائے اعلیٰ سرحد
63	اہم پاکستانی اسلامی ایام	33	گورنر و وزرائے اعلیٰ بلوچستان
64	اقوام متحدہ کے دن	35	آزاد جموں و کشمیر کے حکمران
66	پاکستان کا محل وقوع	36	وحدت مغربی پاکستان کے حکمران
68	پاکستان کی اہم پہاڑیاں	37	مشرقی پاکستان کے حکمران
71	پاکستانی ادارے	39	پاکستانی اداروں کے سربراہان
72	اہم تنظیمیں	45	نشان حیدر
74	پاکستانی ادارہ حکومت	48	انسانی تاریخ کے بڑے قتل

## خبردار دہشت

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں اس کتاب کو مکمل یا جزوی طور پر نقل کر نیوالے افراد اور اداروں کے خلاف کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔



ناشر : خالد محمود ڈوگر  
قانونی مشیر اعلیٰ : غلام مرتضیٰ چوہدری ایڈووکیٹ  
سابق سینئر نائب صدر بار ایسوسی ایشن لاہور  
0300-4083010  
قانونی مشیر : ریاض ارشد خان نیازی  
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)  
0300-6943437  
محامد یوسف  
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)  
042-7355303  
پروڈکشن منیجر : غلام مرتضیٰ  
0300-4354985  
ڈیزائن : ڈی زائن ویلی (شیخ محمد ساجد)  
0300-4484218-7233759  
کمپوزرز : محمد احمد، محمد یعقوب  
پرنٹر : سراج محمدی پرنٹنگ پریس  
اشاعت : 2006-07

ڈوگر برادرز کی کتب آپ خط لکھ کر بذریعہ VP بھی منگوا سکتے ہیں

ڈوگر برادرز پاکستان میں 1949ء سے کتب کے فروغ کے لئے کوشاں ہے یہی وجہ ہے کہ ڈوگر برادرز کا نام سامنے آتے ہی معیار کا نام ذہن میں دوڑنے لگتا ہے۔ ڈوگر کے ملے جلتے نام سے دیگر کئی ادارے بھی کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے آپ معیاری اور غیر معیاری میں تمیز نہیں کر پاتے۔ کتاب خریدتے وقت ہمیشہ ڈوگر برادرز کے نام کو یاد رکھیے۔

## ڈوگرز ٹیسٹ ماسٹر ہیلپ لائن

متاבלہ جاتی امتحانات کی تیاری سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے۔

0321-4872043  
شام 6:00 سے 8:00 بجے تک



ڈوگریڈ ٹیسٹ ماسٹر 4 کون کیا ہے؟			
122	80	پاکستان کی دستوری تاریخ	ارکان اسلام
129	80	1956ء کا آئین	قرآن کریم
135	82	1962ء کا آئین	اصطلاحات قرآن مجید
137	83	1973ء کا آئین	سورتوں کی وجہ تسمیہ
145	88	پاک بھارت سربراہی ملاقاتیں	قرآن پاک کے مقامات نزول
152	90	جغرافیہ	مشہور تفاسیر
156	95	اہم پاکستانی اداروں کا تعارف	اردو کی تفاسیر
158	101	پاکستان کے آبی ذخائر	سیرت طیبہ
169	102	اہم اعداد و شمار پاکستان سوال و جواب	سب سے پہلا مسلمان
174	108	قومی شاہرات	اسلامی ریاست کے حکمران
175	109	صوبہ پنجاب کا تعارف و تقسیم	خلافت راشدہ
175	111	صوبہ سندھ کا تعارف و تقسیم	خلافت بنو امیہ
175	113	صوبہ سرحد کا تعارف و تقسیم	اندلس کے اموی حکمران
176	115	صوبہ بلوچستان کا تعارف و تقسیم	خلافت بنو عباس
176	117	قبائلی علاقہ جات	خلافت بنو فاطمہ
177	117	وفاقی دارالحکومت	عثمانیہ خلافت
179	118	آزاد جموں و کشمیر	ہندوستان کے مسلمان حکمران
180	119	پاکستان کا ضلعی نظام حکومت	ہندوستان کی آزاد اسلامی ریاستیں
184		اسلامی معلومات	معلومات حدیث
199	122	اسلام کیا ہے؟	اہم اسلامی اصطلاحات

ڈوگریڈ ٹیسٹ ماسٹر 5 کون کیا ہے؟			
233	201	اسلامی ممالک	بڑے جزائر
234	204	بین الاقوامی سربراہی کانفرنس	پہاڑی چوٹیاں
235	205	اسلامی کانفرنس تنظیم کے جنرل سیکرٹری	بلند ترین مقامات
236	206	عالمی جغرافیہ	صحرا
237	207	سات براعظم	آتش فشاں
239	208	براعظموں میں آبادی کا تناسب	زلزلوں کی شدت
242	209	براعظم شمالی امریکہ کے ممالک	عجاibat عالم
245	210	براعظم جنوبی امریکہ کے ممالک	اہم مقامات
259	213	براعظم یورپ کے ممالک	مشہور شہر
259	217	ایشیائی ممالک کا تعارف	دس بڑے ممالک
262	218	براعظم آسٹریلیا کے ممالک	چھوٹے ممالک
263	221	براعظم افریقہ کے ممالک	دس بڑے ممالک گنجان ترین
263	223	مختلف ممالک کے قومی نام	تازہ پانی کے ذخائر
264	224	دنیا میں بادشاہتیں	دنیا کی ایٹمی طاقتیں
265	226	پارلیمنٹس کے نام	اہم آبجائیں
266	229	کرنسی کے نام	کیلنڈرز
267	230	دنیا کے بڑے شہر	مشہور سنیں
268	231	دنیا کے بڑے سمندر	مشہور نہریں
270	232	قدرتی تجمیلیں	ممالک کے تبدیل شدہ نام
271	232	براعظموں کے بڑے دریا	طویل ترین ساحلی پٹی والے ممالک



301	جنگی اصطلاحات	271	زیادہ سرحدوں والے ممالک
304	دنیا اور پاکستان میں پہلا	272	مشہور انٹرنیشنل
309	ارضیاتی ماحول	273	دنیا کے متحدہ ممالک
317	ذرائع آمدورفت	274	ممالک کے ہم نام دارالحکومت
318	اہم عالمی متفرق معلومات	274	خط استواء پر واقع ممالک
320	ہندی یورپی زبانیں	274	متنازعہ ممالک
321	دنیا کے اہم مذاہب	275	مقبوضات
321	نیٹو	277	اہم صنعتی شہر
321	دولت مشترکہ	278	میں بڑی زبانیں
321	آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ	278	دنیا کے مشہور پل
321	امریکی ممالک کی تنظیم	279	دنیا کی اہم سرنگیں
321	ای سی او	279	دنیا کی اہم سڑکیں
322	آسیان	280	لے پلیٹ فارم
322	سارک	281	بلند ترین عمارات
323	نظام شمسی	282	بریل نظام
326	سائنسی علوم کی تعریفیں	283	پانچ بڑے پیدوار ممالک
329	سائنسی آلات	285	اقوام متحدہ
332	انسانی جسم	288	اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے
333	انسانی جسم سے متعلق سائنسی علوم کی شاخیں	290	اقوام متحدہ کے رکن ممالک
334	انسانی جسم کے نظام	295	دنیا کی مشہور جنگیں

405	تھیلیٹکس	343	کمپیوٹر کا تعارف
405	پولو	346	کیمسٹری
406	میں بال	348	فزکس
406	بلیئرڈ	349	بین الاقوامی اکائیاں
406	برج	351	اہم عناصر اور ان کی علامتیں
406	وائر پولو	353	سائنس اور پاکستان
407	ٹینس	354	جوہری توانائی اور پاکستان
407	کرکٹ	355	خلائی سائنس
407	بل فائٹنگ	357	اہم سائنسی سوالات و جوابات
407	ٹیمبل ٹینس	373	اہم سائنسدان اور ایجادات
407	جمناسٹک	377	نوبل انعام یافتگان
407	اسکیٹنگ	379	فزکس
408	جوڈو	383	کیمسٹری
408	سافٹ بال	388	میڈیسن
408	اسکوائش	394	ایکناٹکس
408	فٹ بال	396	ادب
409	کرکٹ	400	امن
409	گلی ڈنڈا	405	ہاکی
409	گولف	405	باسکٹ
409	ریسلنگ	405	بیڈمنٹن



### موجودہ وفاقی حکومت

- 1- صدر جنرل پرویز مشرف (21 جون 2001ء تا حال)
- 2- وزیر اعظم شوکت عزیز (29 اگست 2004ء تا حال)
- 3- چیئر مین نیب لیفٹنٹ جنرل ریٹائرڈ شاہد عزیز (2005ء تا حال)
- 4- وفاقی محتسب اعلیٰ صاحبزادہ امتیاز (25 فروری 2002ء سے)
- 5- چیئر مین قومی تعمیر نو بورڈ دانیال عزیز (12 دسمبر 2002ء سے)
- 6- انارنی جنرل آف پاکستان پیر ستر محمد علی خان (24 ستمبر 2001ء سے)
- 7- اکاؤنٹنٹ جنرل آف پاکستان ظہیر الدین زیدی
- 8- آڈیٹر جنرل آف پاکستان یونس خان (21 ستمبر 2003ء سے)
- 9- چیف الیکشن کمشنر جسٹس عبدالحمید ڈگر (14 جنوری 2005ء سے)
- 10- چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت جسٹس اعجاز یوسف
- 11- چیئر مین جوائنٹ جسٹس آف سٹاف کمیٹی جنرل احسان الحق (17 اکتوبر 2004ء سے)
- 12- چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس افتخار محمد چوہدری (جون 2005ء)
- 13- چیئر مین بینک محمد میاں سومرو
- 14- سپیکر قومی اسمبلی چوہدری امیر حسین
- 15- وفاقی ٹیکس محتسب جسٹس منیر اے شیخ
- 16- پنجاب محتسب عبدالرشید خان
- 17- سندھ محتسب یوسف جمال
- 18- سپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری افضل شاہی
- 19- سپیکر سندھ اسمبلی سید مظفر حسین شاہ
- 20- سپیکر سرحد اسمبلی بخت جہاں خان
- 21- سپیکر بلوچستان اسمبلی جمال شاہ
- 22- ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی سردار یعقوب خان
- 23- ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی سردار شوکت مزاری
- 24- ڈپٹی سپیکر سندھ اسمبلی راحیہ ٹوانہ

460	مضمون	409	فری اسٹائل ریسٹنگ
461	تخصیص نگاری	409	ویسی کشتی
463	دنیا کے ادب معروضی	409	سومو کشتی
525	کیرئیر	409	کیریٹ
528	انٹرویو کی تیاری	409	والی بال
530	تاریخ پاکستان	410	اوپیکس
	حالات حاضرہ مضامین	410	کھیلوں کی مشہور ٹرافیوں
541	اکنامک سروے آف پاکستان	411	ممالک کے قومی کھیل
551	وفاقی بجٹ 2005-06	412	کھیل اور ان کے میدان
554	مشرف حکومت کے پانچ سال	413	کھیل اور مقامات
558	حریت رہنماؤں کی آمد	416	عالی ہاکی کپ و دیگر ٹورنامنٹ
563	تہذیبوں کا تصادم	417	ایشیائی کھیلیں
567	لندن دھماکوں کے بعد	417	ورلڈ کپ فٹ بال
568	پنجاب بجٹ 2005-06	418	کرکٹ ورلڈ کپ و دیگر ٹورنامنٹ
569	سندھ بجٹ 2005-06	422	اسکوائش
571	بلوچستان بجٹ 2005-06	427	سپورٹس اہم سوالات و جوابات
572	سرحد بجٹ 2005-06	440	تحقیقات
575	دینی مدارس اور عسکریت	443	اردو ادب حصہ انشائی
583	حسبہ نیل اور پیریم کورٹ کا فیصلہ	447	شعری اصطلاحات
590	بربادی سے آباد کاری	460	اصناف نثر
591	سارک کانفرنس		
600	شوکت عزیز اور من موہن سنگھ ملاقات		



- 25۔ ڈپٹی سپیکر سرداسہلی  
26۔ ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی

اکرام اللہ  
محمد اسلم بھوتانی

### چیف آف آرڈر سز

- آری  
ایئر فورس  
نیوی  
پرویز مشرف (7 اکتوبر 1998ء سے)  
ایئر مارشل کلیم سعادت (19 مارچ 2003ء سے)  
ایم افضل طاہر (7 اکتوبر 2005ء)

### وائس چیف آف آرڈر سز

- آری  
جنرل احسن سلیم حیات 18 اکتوبر 2004ء سے

### نیشنل سیکورٹی کونسل

جنرل پرویز مشرف	چیرمین	(چیف ایگزیکٹو آف پاکستان)
شوکت عزیز	ممبر	(وزیراعظم پاکستان)
طارق عزیز	سیکرٹری	(یورورکریٹ)
ایڈمرل ایم افضل طاہر	ممبر	(چیف آف نیول سٹاف)
ایئر چیف مارشل کلیم سعادت	ممبر	(چیف آف ایئر سٹاف)
لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول	ممبر	(گورنر پنجاب)
اولین بٹنی	ممبر	(گورنر بلوچستان)
لیفٹیننٹ جنرل (ر) افتخار حسین شاہ	ممبر	(گورنر سرحد)
ڈاکٹر عشرت العباد	ممبر	(گورنر سندھ)

نوٹ: قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف وفاق وزیر دفاع وفاق وزیر داخلہ، چیرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل احسان الحق اور چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ بھی نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن ہیں۔

### ہائیکورٹ کے چیف جسٹس صاحبان

- چوہدری افتخار حسین  
طارق پرویز  
سینج احمد  
(دسمبر 2001ء سے) لاہور ہائیکورٹ  
(30 جولائی 2004ء سے) پشاور ہائیکورٹ  
(26 اپریل 2004ء سے) سندھ ہائیکورٹ

رجسٹرڈ فیاض احمد (26 اپریل 2000ء سے) بلوچستان ہائیکورٹ

### ☆ صوبائی چیف سیکرٹری:-

1. سلمان صدیقی	اگست 2005ء سے	پنجاب
2. کے بی رند	4 جولائی 2001ء سے	سندھ
3. محمد فرید خان	9 جون 2003ء سے	سرحد
4. میجر ریٹائرڈ محمد نعیم	جون 2004ء سے	بلوچستان

### ☆ صوبائی ایڈووکیٹ جنرل:-

1. آفتاب اقبال	جون 2003ء	پنجاب
2. اشرف تنولی	نومبر 1999ء	بلوچستان
3. محمد یونس	نومبر 1999ء	سرحد
4. انور منصور خان	9 نومبر 2002ء	سندھ

### ☆ صوبائی انسپکٹر جنرل پولیس:-

1. میجر ریٹائرڈ ضیاء الحسن	پنجاب
2. جہانگیر اسد مرزا	سندھ
3. مسعود احمد پراچہ	سرحد
4. چوہدری محمد یعقوب	بلوچستان

### ☆ آئی جی جیل خانہ جات پنجاب

1. پرویز رحیم راجپوت

### پنجاب کا بینہ

### ☆ صوبائی وزراء کے محکمے:

نام وزیر	محکمہ جات	نام وزیر	محکمہ جات
محمد ارشد خان لودھی	زراعت	گل حمید خان روکھڑی	ریونیورسٹیاں اور اسٹیشن
چوہدری محمد اقبال	خوراک	ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری	ایکسائز
عمران مسعود	تعلیم	مناظر علی رانجھا	کالونیز
اختر حسین رضوی	لیبر اینڈ منسورسز	محمد سبطین خان	مائٹری اینڈ منرل



چوہدری ظہیر الدین	تقریرات مواصلات	عامر سلطان چیمہ	ایریکیشن اینڈ پاور
رانا شمشاد احمد خان	ٹرانسپورٹ	کرل (ر) ملک محمد انور	کوآپریٹو
حسین ونو	ذکوۃ و عشر	حسین جہانیاں گریزی	لٹریسی تان فائل بنیادی تعلیم
ڈاکٹر طاہر علی جاوید	صحت	مخدوم اشفاق احمد	تحفظ ماحولیات
محمد اجمل چیمہ	صنعت	سید رضا علی گیلانی	ہاؤسنگ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
سید ہارون احمد سلطان	لائسینس، ڈیری ڈویلپمنٹ	محمد ہاشم	پاپولیشن ویلفیئر
ڈاکٹر اشفاق الرحمن	جنگلات مانی گیری	سردار حسین بہادر دریشک	خزانہ
میاں محمد اسلم اقبال	سیاحت	چوہدری شوکت علی بھٹی	کچر، امور نو جوانان

### سندھ کابینہ

- 1- سردار احمد،
- 2- شعیب بخاری،
- 3- عبدالروف صدیقی
- 4- محمد حسین
- 5- محمد عادل صدیقی
- 6- بشیر احمد قائم خانی
- 7- یعقوب الیاس بک
- 8- عرفان اللہ مروت
- 9- عارف معطقی

مسلم لیگ فنکشنل گروپ سے دو وزراء لیے گئے جن کے نام یہ ہیں۔

- 10- صدر الدین شاہ راشدی
- 11- چوہدری افتخار احمد
- مسلم لیگ سے بھی دو وزراء لیے گئے جن کے نام یہ ہیں۔
- 12- الطاف حسین انصاری
- 13- ڈاکٹر سعید ملک
- 14- امتیاز شیخ
- پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے باقی گروپ جو پیپلز پارٹی پیئر پات کہلاتا ہے سے ایک وزیر
- لیا گیا جس کا نام یہ ہے۔
- 15- منظور پنہور

### سرحد کابینہ

10 اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات کے بعد صوبہ سرحد میں اکرم خان درانی کو 29 نومبر 2002ء کو وزیر اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ 2 دسمبر 2002ء کو صوبہ سرحد کی 11 رکنی صوبائی کابینہ نے حلف اٹھایا۔ سینئر وزیر سراج الحق 29 نومبر کو حلف اٹھانے لگے تھے۔

- 1- ظفر اعظم،
- 2- سردار محمد اوریس،
- 3- آصف اقبال،

- 4- حافظ اختر علی،
- 5- قاری محمود،
- 6- حافظ مشت خان،
- 7- راجہ فیصل زمان،
- 8- فضل ربانی،
- 9- حسین احمد،
- 10- عنایت اللہ،
- 11- سراج الحق (سینئر وزیر)،
- 12- فضل علی

### بلوچستان کابینہ

بلوچستان کی 14 رکنی کابینہ کی تفصیل یہ ہے۔

متحدہ مجلس عمل کے وزراء

- 1- مولانا عبدالواحد
- 2- آغا عبدالواحد صدیقی
- 3- مولانا فیض محمد
- 4- حافظ حمد اللہ
- 5- حافظ حسین احمد شیرودی
- 6- مولانا فیض اللہ
- 7- آغا فیصل

مسلم لیگ ق گروپ کے وزراء

- 1- عبدالرحمن جمالی
- 2- امان اللہ تومیزی
- 3- کرل (ر) یونس چنگیزی
- 4- سردار مسعود لونگی

فیصل الاٹنس

- 1- سید احسان شاہ
- 2- عامر کروگیلو

### بلوچستان نیشنل ڈیموکریٹک

- 1- سردار ثناء اللہ زیری

وزیر اعلیٰ بلوچستان جام یوسف نے کابینہ میں لیے گئے وزراء کے حکموں کا اعلان نہیں کیا۔

جنوری 2004ء میں بلوچستان کابینہ میں 16 وزیر شامل کیے گئے۔ اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- مولانا عبدالباری
- 2- مولانا ذوق محمد پرکاشی
- 3- مولانا نور محمد
- 4- سید مطیع اللہ آغا
- 5- مولانا عبدالرحیم
- 6- مولانا عطا اللہ
- 7- بے پرکاش
- 8- میر شعیب نوشردانی
- 9- میر عبدالقدوس بزنجو
- 10- میر بخت آذر ڈوکی
- 11- میر شیر جان بلوچ
- 12- میر غفور لغاری
- 13- سرسرن رحمان
- 14- سرشع پروین مگسی
- 15- میر احمد فرند
- 16- میر بخت الرحمان محمد حسنی

### موجودہ وفاقی کابینہ

- 1- راجہ سکندر اقبال
- 2- وزیر دفاع (سینئر وزیر) یکم ستمبر 2004



32- زبیدہ جلال وزیر ساجی بھلائی اور خصوصی تعلیم یکم ستمبر 2004

### وزرائے مملکت

1. حامد یار ہراج کامرس ڈویژن
2. محمد شاہد جیل قریشی مواصلات
3. محمد علی درانی ثقافت، کھیل اور نوجوانوں کے امور
4. زاہد حامد دفاع
5. حنا ربانی کھر اقتصادی امور
6. بی بی غلام بھروانہ تعلیم
7. ملک امین اسلم ماحولیات
8. عمر ایوب خان خزانہ
9. محمد علی مکنانی خوراک اور زراعت
10. مخدوم خضر بختیار وزارت خارجہ
11. بیگم شہناز شیخ صحت
12. سردار آصف محمد کئی ہاؤسنگ
13. علی نواز مہر صنعت و پیداوار
14. مسیحہ زیب طاہر خیل اطلاعات
15. علی اسجدی انفارمیشن ٹیکنالوجی
16. ڈاکٹر شہزاد وسیم امور داخلہ
17. چوہدری شاہد حسین بھنڈر قانون اور انسانی حقوق
18. ظفر اقبال وڈانچ دیہی ترقی
19. طارق عظیم بیرون ملک پاکستانی
20. محمد رضا حیات ہراج پارلیمانی امور
21. نصیر خان مینگل پیٹرولیم اور قدرتی وسائل
22. عمر احمد محسن پرائیویٹائزیشن
23. اسحاق خان خاکوانی ریلوے
24. ڈاکٹر عامر لیاقت حسین مذہبی امور
25. مس سیمرا ملک سیاحت
26. امیر مقام پانی و بجلی

- 2- جسٹس ریٹائرڈ عبدالرزاق جھیم جسٹس ریٹائرڈ عبدالرزاق جھیم
- 3- شیخ رشید احمد وزیر اطلاعات و نشریات
- 4- امان اللہ خان جدون وزیر پٹرولیم اور قدرتی وسائل
- 5- بابر خان غوری وزیر پورٹس اینڈ شیپنگ
- 6- غوث بخش خان مہر وزیر انسداد منشیات
- 7- غلام سرور خان وزیر محنت، افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیوں کے امور
- 8- ہمایوں اختر خان وزیر تجارت
- 9- جہانگیر خان ترین وزیر صنعت اور پیداوار
- 10- لیاقت علی جتوئی وزیر پانی اور بجلی
- 11- محمد اجمل خان وزیر ثقافت، کھیل اور نوجوانوں کے امور
- 12- محمد شمیم صدیقی وزیر مواصلات
- 13- مشتاق علی چیمہ وزیر ٹیکنیکل اینڈ سٹریٹ
- 14- میاں شمیم حیدر وزیر ریلوے
- 15- سید صفوان اللہ وزیر ہاؤسنگ اینڈ ورکس
- 16- ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی وزیر پارلیمانی امور
- 17- سردار یار محمد زہد وزیر ریاستیں اور سرحدی علاقے
- 18- ڈاکٹر عبدالحمید شیخ وزیر پرائیویٹائزیشن اور سرمایہ کاری
- 19- آفتاب احمد خان شیر پاؤ وزیر داخلہ
- 20- اویس احمد خان لغاری وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
- 21- سید فیصل صالح حیات وزیر امور کشمیر اور شمالی علاقہ جات
- 22- ڈاکٹر غازی گلاب جمال وزیر سیاحت
- 23- ریٹائرڈ میجر حبیب اللہ وڈانچ وزیر دفاعی پیداوار
- 24- ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل جاوید اشرف وزیر تعلیم
- 25- میاں خورشید محمود قصوری وزیر خارجہ امور
- 26- محمد اعجاز الحق وزیر مذہبی امور، زکوٰۃ اور عشر
- 27- محمد نصیر خان وزیر صحت
- 28- محمد وحی ظفر وزیر قانون، انصاف اور انسانی حقوق
- 29- چوہدری نور یز شکور وزیر سائنس و ٹیکنالوجی
- 30- چوہدری شہباز حسین بہبود آبادی
- 31- ریٹائرڈ میجر طاہر اقبال وزیر ماحولیات



27. نیلوفر بختیار "مشیر"  
28. ڈاکٹر سلمان احمد

### آزاد کشمیر

صدر:	سردار محمد انور خان
وزیراعظم:	سردار سکندر حیات
چیف جسٹس:	چوہدری ریاض
سپیکر اسمبلی:	سردار سیاب خالد
ڈپٹی سپیکر:	ثناء اللہ خان قادری
مختب:	چوہدری طارق مسعود

### مختلف ممالک کے سربراہان

افغانستان: صدر حامد کرزئی	2001ء
البانیہ: صدر: الفریڈ سپاٹرو موسیو	2002ء
وزیراعظم: فائوس نانو	2002ء
الجزائر: صدر: عبدالعزیز بوتفلیکا	1999ء
وزیراعظم: احمد بھٹی	2003ء
انڈور: سربراہ مملکت: شہزادہ جان ایرک وائیو سیلیا	2003ء
سربراہ حکومت: نازک فورن مولن	2001ء
انگولا: صدر: جوزاؤ وورڈاس	1992ء
وزیراعظم: فریڈ وڈی پائیڈ اڈیاز ووس	2002ء
انگولا: گورنر: پیٹر جان شون	2000ء
وزیراعلیٰ: آئیورین فلیمنگ	2000ء
انٹی گوا اینڈ باربوڈا: سربراہ حکومت: ملکہ ایلزبتھ دوم	1981ء
گورنر جنرل: جیمز تھیو دین	1993ء
وزیراعظم: لیڈر بریانت ہرڈ	
ازبکستان: صدر: جیسٹر کارلوس کرچنز	2003ء
آرمینیا: صدر: رابرٹ سیدرا کی کوچ اراکس	1998ء
وزیراعظم: اینڈراکے مارکاراٹین	2000ء

اروبا: گورنر جنرل: اولینڈا کول مین	1992ء
وزیراعظم: نیلسن اڈور	2001ء
آسٹریلیا: سربراہ مملکت: ملکہ ایلزبتھ دوم	1952ء
گورنر جنرل: سرگائے گرین	2003ء
وزیراعظم: جان ولسن ہاورڈ	2001ء
آسٹریا: صدر: تھامس کلیسل	1992ء
چائسلر: وولف گینگ شاسل	2000ء
آذربائیجان: صدر: آرکیدی گھوکاشیلین	1997ء
وزیراعظم: انشاوین دانیال	2002ء
ایکواڈور: صدر: لویس سوا لیدون یورباڈ	2003ء
وزیراعظم: الفریڈو پلاسیو	2003ء
ایکسلوڈور: صدر: فرانسکو گوٹیلریمو فلورس پیریز	1999ء
ایکواڈوریل گنی: صدر: تھیوڈور او بیانگ گویمایا ساگو	1979ء
وزیراعظم: کینڈیڈو ماتیتیمارواس	2001ء
ایستونیہ: صدر: گرمار ولڈ گیاگورس	2001ء
وزیراعظم: ہیلینس ڈیناوی	1995ء
آکس لینڈ: صدر: اولاف فرانکندرسن	1996ء
وزیراعظم: ڈاویو اوڈسن	1996ء
انڈونیشیا: صدر: جنرل ژونگیا مہوتو	2004ء
ایران: رہبر: آیت اللہ خامنہ ای	1998ء
صدر: محمود احمد نژادی	2005ء
آئر لینڈ: صدر: میری پیٹریشیا میک کیلیسی	1997ء
وزیراعظم: ہارٹھولمو پیٹرک	1997ء
اسرائیل: صدر: موشے کاٹ زاو	2000ء
وزیراعظم: ایریل شیرون	2001ء
آئی: صدر: کارلوا ایرگ لیوکیاسی	1999ء
چیزمین: وزیراعظم: سلویو برلو سکونی	2001ء
آکس لے مین: سربراہ مملکت: ملکہ ایلزبتھ دوم	1952ء



2000ء	گورنر: آئین میکفہ آئین
1970ء	ادھن: بادشاہ: سلطان قابوس بن سعد
1991ء	ازبکستان: صدر: اسلام عیبرو گولووچ کریموف
1995ء	وزیر اعظم: اوکر سلطانوف
1999ء	اردن: بادشاہ شاہ عبداللہ
1993ء	اری ٹیریا: صدر: عیسیاس ایفروری
2001ء	ایٹوتیا: صدر: آرنلڈ رڈل
2003ء	وزیر اعظم: جوبان پائس
1952ء	برطانیہ: سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ دوم
1997ء	وزیر اعظم: ٹونی بلیر (آئینی چارلس)
1973ء	بہاماس: سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ دوم
2001ء	گورنر جنرل: آئیوی ڈومونٹ
2002ء	وزیر اعظم: میری کرشی
1999ء	بحرین: بادشاہ شیخ حمد ابن عیسیٰ الخلیفہ
1971ء	وزیر اعظم: شیخ ابن خلیفہ ابن سلیمان الخلیفہ
2002ء	بنگلہ دیش: صدر: لاج لدین احمد
2001ء	وزیر اعظم: خالد وشیاء
1966ء	بارباڈوس: سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ
1994ء	وزیر اعظم: ارون سی مور آرتھر
1994ء	بیلاروس: صدر: الیگزینڈر لورگورویچ
2001ء	وزیر اعظم: ہندو زے ناٹسکی
1993ء	بنگلہ دیش: بادشاہ: البرٹ دوم
1999ء	وزیر اعظم: جگائے در ہونسلیٹ
1981ء	بلیز: سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ دوم
1998ء	وزیر اعظم: سعید موسیٰ
1996ء	بنین: صدر: جیتھیو کریکو
2002ء	برمودا: گورنر جان واکر
1998ء	وزیر اعظم: جینیفر سمٹھ
1972ء	بھوٹان: بادشاہ جگمے سنگھ

2002ء	سربراہ وزراء کونسل لائیو کنزیگ ڈوجی
2002ء	بولیویا: صدر: گوزالوس پیچرڈی لازاؤ
2002ء	نائب صدر: کارلوس ڈیاگو
2002ء	بوسنیا ہرزیگووینا: صدر: ڈرینک کادیا
2002ء	نائب صدر: عادل عثمانوف
1998ء	بوسناتنا: صدر: فیش کونیاچے موسے
1998ء	نائب صدر: ایان کھاما
2003ء	برازیل: صدر: لویزانا کیلوا ڈی سلوا
2003ء	نائب صدر: جوزیلین کر
1967ء	برونائی: بادشاہ حسن ال بولقیامیز الدین
2002ء	بلغاریہ: صدر: چارجی پارٹوف
	وزراء کا صدر: سائمن بورلیوف
1987ء	برکینا فاسو: صدر: بلازیہ کپور
2000ء	وزیر اعظم: بیرامانگا ریست
2003ء	برونڈی: صدر: ڈومین ٹین ڈانزے
2002ء	بھارت: صدر: عبدالکلام
2004ء	وزیر اعظم: من موہن سنگھ
1999ء	پاکستان: صدر: جنرل پرویز مشرف
2004ء	وزیر اعظم: شوکت عزیز
1975ء	پانامائی: سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ II
1997ء	گورنر جنرل: سر سیلاس آٹوپار
2002ء	وزیر اعظم: سرمائیکل سومارے
1999ء	پیراگوئے: صدر: یوس اشٹل گوزالزے
2001ء	پیرو: صدر: الیگزینڈر تو لیدز
1995ء	پولینڈ: صدر: الیگزینڈر کاد وینورسکی
2001ء	وزیر اعظم: لیونک ملر
1996ء	پرتگال: صدر: جارج فرینڈ ویرا کوڈی
2000ء	تائیوان: صدر: چن شونگ بیان
2002ء	وزیر اعظم: پولس کن



1992ء	تاجکستان: امام علی رحمانوف
1999ء	وزیر اعظم: عقیل عقیلوف
1995ء	نیزانیہ: صدر: شمس ولیم مکاپا
1995ء	وزیر اعظم: فریڈرک سمیوئل
1946ء	قزاق لینڈ: بادشاہ: بھوسیل اولاد چانیا
2001ء	وزیر اعظم: تھاؤن سن واترا
1987ء	تیونس: صدر: زین العابدین بن علی
1999ء	وزیر اعظم: محمد محمودانجی
2000ء	ترکی: صدر: احمد حکمت ییتر
2003ء	وزیر اعظم: طیب اردگان
1990ء	ترکمانستان: صدر: سپامارایت نیازوف
1999ء	جبوتی: صدر: اسماعیل عمر
	وزیر اعظم: ذیلیا محمد ذیلیا
2003ء	جارجیا: صدر: نیکل ساکاشویلی
1999ء	جرمنی: صدر: جوہانس واڈ
	چائیلر:
1962ء	جمیکا: سربراہ مملکت: ملکہ ایلیزبتھ دوم
1991ء	گورنر جنرل: ہارڈوئلکس ہٹلن
1999ء	وزیر اعظم: پرکی وال جیمز پیرسن
1989ء	جاپان: بادشاہ: اکی ہیٹو
2001ء	وزیر اعظم: جون چیر کوئزوی
1995ء	جیری: گورنر نیکل وانکس
2003ء	جنوبی کوریا: صدر: رومو بیون
2003ء	وزیر اعظم: گوہ کن
1999ء	جنوبی افریقہ: صدر: تھاوومو اتلی میکی
2003ء	جمہوریہ چیک: صدر: ویکلا ڈکلاز
2000ء	جبرالٹر: گورنر: ڈیوڈ ڈیوری
2000ء	وزیر اعظم: پیر کاروتا
1999ء	چاڈ: صدر: ادریس ڈبی

2002ء	وزیر اعظم: ہارون کبادی
2000ء	چلی: صدر: ریکارڈو لاگوس لاسکویر
2003ء	چین: صدر: ہوجن تاؤ
2003ء	وزیر اعظم: وین جیا باؤ
1972ء	ڈنمارک: ملکہ مارگریٹ II
2001ء	وزیر اعظم: اینڈریس فوگ راس مومن
1998ء	ڈومیکا: صدر: ورن لارڈن شاہ
2000ء	وزیر اعظم: پائیر چارلس
2000ء	ڈومینکن جمہوریہ: صدر: راجیل پولاٹو میڈا ڈونگوز
2001ء	رومانیہ: صدر: آئین لیسیکو
2001ء	وزیر اعظم: ایڈریان سیٹاس
2001ء	ریاستہائے متحدہ امریکہ: صدر: جارج ڈبلیو بوش
2001ء	نائب صدر: ڈک چینی
2002ء	ریمینیا: صدر: لیوی پٹرک ماوانیا واسا
1987ء	زمبابوے: صدر: رابرٹ موگاگے
2005ء	مسعودی عرب: بادشاہ: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز
1982ء	ولی عہد: شہزادہ عبداللہ
2000ء	سینی گال: صدر: عبداللہ دادے
	وزیر اعظم: ادریس سیک
2003ء	سریلانکا: صدر: منو پرمارادوی
2002ء	سیرالیون: صدر: احمد تان کپاہ
2002ء	نائب صدر: سلمان پروا
1999ء	سنگاپور: صدر: سلی پان راسن تھان
1990ء	وزیر اعظم: گوچک توٹک
1999ء	سلوواکیہ: صدر: رودلف شسٹر
2002ء	سلوونیہ: صدر: جیمز رڈووسک
1975ء	سین: بادشاہ: جون کارلوس
1996ء	وزیر اعظم: جوز ماریا ازئر
2005ء	سری لنکا: صدر: مندر راج پکشی



1989ء	سوڈان: صدر: عمر حسن البشیر
1973ء	سوڈن: بادشاہ: کارل گسٹاف
1996ء	وزیر اعظم: گوران پرسن
2003ء	سوئٹزرلینڈ: صدر: پاسکل کوچ فرن
1998ء	شمالی کوریا: صدر کم چنگ نام
1998ء	وزیر اعظم: ہونگ سوئنگ نام
2000ء	شام: صدر: بشار الاسد
2000ء	وزیر اعظم: محمد مصطفیٰ میرد
2002ء	صومالیہ: صدر: واپریالی کاہن
اپریل 2005ء	عراق: صدر جلال طالبانی
اپریل 2005ء	وزیر اعظم: ابراہیم الجحیر
2000ء	فینی: صدر: راتو جوزف لوئیو
2000ء	فن لینڈ: صدر: تلمد جاہیلون
2003ء	وزیر اعظم: انلی جانینگ
2004ء	فلسطین: صدر: محمود عباس
2003ء	وزیر اعظم: احمد قوریج
1995ء	فرانس: صدر: جاکوئس شیراک
2001ء	فلپائن: صدر: ماریا گلوریا
2003ء	قبرص: صدر: تاسوس پیپاڈوپلوس
1991ء	قازقستان: صدر: نور سلطان نزار بايوف
2002ء	وزیر اعظم: ایمان گالی تسما گوہتوف
1995ء	قطر: امیر: شیخ حامد بن خلیفہ الثانی
1996ء	وزیر اعظم: شیخ عبداللہ بن خلیفہ الثانی
1993ء	کیمبوڈیا: بادشاہ: شاہ نورودوم سہانوک
1998ء	وزیر اعظم: ہن سن
1982ء	کیمرون: صدر: پال بابیا
1996ء	وزیر اعظم: پیٹر مافانی سوسینگ
1952ء	کینیڈا: سربراہ مملکت: ملکہ ایلزبتھ دوم
1993ء	وزیر اعظم: جوزف جیکولس کریسٹن

2002ء	کولمبیا: صدر: پلوریڈو ریب ویلز
2002ء	تائیوان: صدر: فرانسکو مانوس
2001ء	عوامی جمہوریہ کانگو: صدر: جوزف کابیلہ
1997ء	کانگو: صدر: ڈینس ساساؤ کیسو
2002ء	کوسٹاریکا: صدر: استیل پانچیکو ڈی لا اسپریلا
2000ء	کوزووی: آئی ڈا: صدر: لارنٹ ہیکو
2003ء	وزیر اعظم: سید ڈاڑے
2000ء	کرویشیا: صدر: سلین میسائی
2002ء	چیمبرین حکومت: ہائی ویکارین
1959ء	کیوبا: فیڈل البیز روکاسٹرو
2002ء	کینیا: صدر: ہیمیلیر ماوائی کماکی
2003ء	تائیوان: صدر: وانگ وانگ وانگ
1978ء	کویت: بادشاہ: شیخ جابر الاحمد الجابر الصباح
1978ء	وزیر اعظم: سعدان عبداللہ السليم الصباح
1999ء	کرغیزستان: صدر: اصغر اکایوف اکیان
2002ء	وزیر اعظم: کونی تاناوچ
1967ء	کیمون: صدر: اللہ عربوگ
1999ء	وزیر اعظم: جین فرانسوا ٹولوسے
1994ء	کیمبیا: صدر: ہنگی اغانسو جاموس جیولائے جامع
1998ء	چائسل: گیر ہارڈ شیرڈر
2000ء	گھانا: صدر: جان کانکیم کوفور
1995ء	گرین لینڈ: ڈینش کشن گونار مائیر
2002ء	وزیر اعظم: ہلس ٹوکسن
1974ء	گریناڈا: سربراہ مملکت: ملکہ ایلزبتھ
1996ء	گورنر جنرل: ڈینیل ویلز
1995ء	وزیر اعظم: کیچھ کلاڈیس قیل
2003ء	گام: گورنر: فلیکس کاماچاؤ
2000ء	گوئٹے مالا: صدر: الفانسو اونیو پورٹیلو
1994ء	گورنر: گورنر جنرل: سرجان کادوڈ



گنی: صدر: لانا نا کوٹ	1984ء
وزیر اعظم: لایسنین سیدھی	1999ء
گنی بساؤ: صدر: کومبالا	2000ء
وزیر اعظم: مایو پائیرس	2002ء
گانا: صدر: بھارت جاگدو	1999ء
وزیر اعظم: سیسویل آر جیلڈ	1997ء
لاؤس: صدر: خامتائی سفندون	1998ء
وزیر اعظم: بونگینگ وداچیہ	2001ء
لتویا: صدر: وائرس وائیک خیرگا	1999ء
وزیر اعظم: ایٹارس ریچس	2002ء
لبنان: صدر: نسل جمیل	1998ء
وزیر اعظم: رفیق الحریری	2000ء
لیسوتھو: بادشاہ: لیلی III	1996ء
وزیر اعظم: پاکالیکا سوسل	1998ء
لائبیریا: صدر: چارلس گبے ٹیلر	1997ء
لیبیا: صدر: معمر القذافی	1969ء
لینڈینٹائن: سربراہ مملکت: شہزادہ میس ایڈم II	1998ء
گورنر: اوتار بیلر	2001ء
لیتھونیا: صدر: رولینڈ پاسکاس	2003ء
وزیر اعظم: انگریڈ اس براؤن کاس	2001ء
لکسمبرگ: سربراہ مملکت: ہنری	2000ء
وزیر اعظم: جین کلاؤنجر	1994ء
مشرقی تیمور: صدر: گسٹا گسٹاؤ	2002ء
وزیر اعظم: ماری الکتیری	2001ء
مصر: صدر: جسی مبارک	1981ء
وزیر اعظم: عاطف محمد عبید	1999ء
مقدونیا: صدر: بودو ٹریکسورکی	1999ء
وزیر اعظم: براکوو یکووویکی	2002ء
مڈغاسکر: صدر: مارک راولسنا	2002ء

وزیر اعظم: جین چیکولس و سولینڈر لیب	2002ء
ملاوی: صدر: الیسن بکلی مولوڈی	1994ء
ملائیشیا: بادشاہ: سراج الدین ابن ال محمد سید پتر اجمال اللہ	2001ء
وزیر اعظم: عبداللہ بدای	2003ء
مالدیپ: صدر: نامون عبدالقیوم	1978ء
مالی: صدر: اما دو تومالی توری	2002ء
وزیر اعظم: احمد محمد حانی	2002ء
مالٹا: صدر: گیو وڈی مارکو	1999ء
وزیر اعظم: ایڈی فرنج ایڈی	1998ء
موریطانیہ: صدر: معاویہ ولد سیدی احمد لہ	1984ء
وزیر اعظم: شیخ العافیہ اود محمد کھونا	1998ء
مارشیش: صدر: کارل آکسنس	2002ء
وزیر اعظم: الیس روڈ جک ناتھ	2000ء
میکسیکو: صدر: واسچٹ فوکس توسیدا	2000ء
مالدووا: صدر: اگور سینوف	2001ء
موناکو: سربراہ مملکت: شہزادہ ریڈر III	1949ء
وزیر اعظم: پیٹرک لیکسک	2000ء
منگولیا: صدر: نائسگائین باگابدانی	1997ء
وزیر اعظم: نمبر پتن این خیابار	2000ء
مراکش: بادشاہ: شاہ محمد	1999ء
وزیر اعظم: ادریس جعیت	2002ء
موزمبیق: صدر: جیکویم امبرٹو کسانو	1986ء
وزیر اعظم: پاسکل مینول موکھی	1994ء
میانمار (برما): صدر: کوسل: تھان شوی	1992ء
متحدہ عرب امارات: شیخ مبارک بن سلطان النہیان	2004ء
وزیر اعظم: شیخ حکوم ابن راشد	1990ء
نمیبیا: صدر: سیسویل دانیال	1990ء
وزیر اعظم: تھیو بن گیوریب	2002ء
نیپال: بادشاہ: مہاراجہ دھیرا میا نندرا	2001ء



1952ء	نیوزی لینڈ سربراہ مملکت: ملکہ الیزبتھ II
2001ء	گورنر جنرل: سلویا کارٹ رائٹ
1999ء	وزیر اعظم: حسین کلارک
1999ء	ٹائیگر: صدر: ماموور تانجا
2000ء	وزیر اعظم: حماد امودو
1999ء	ٹائیگر یا: صدر: تھیمب الوسوگن
1999ء	نائب صدر: الحاج ابو بکر عتیق
1991ء	ماروسے: بادشاہ: ہیرالڈ بنجم
2001ء	وزیر اعظم: جیل میکنے بوندوک
2003ء	وسطی افریقہ: جمہوریت: صدر: فرانکوس بوزیز
2003ء	وزیر اعظم: ہینل گومبا
1978ء	وئی کن شی: پوپ: گائیوینی پاڈلو
2000ء	وینزویلا: صدر: ہوگورائیل فریز
1997ء	ویت نام: صدر: ٹران ڈگ لونگ
1997ء	وزیر اعظم: خان وان کھائی
2001ء	یمنی: صدر: یمن بریٹنڈ آر شائیڈ
2002ء	وزیر اعظم: وون شیچون
2002ء	ہنڈوراس: صدر: ایکارڈو ماکورو
2000ء	ہنگری: صدر: فریک مازی
2002ء	صدر وزراء: کنسل: ہیرمیڈ گاسی
1995ء	یونان: صدر: کانستینٹائن ڈی میٹری سلین پولیس
1996ء	وزیر اعظم: کانستینٹائن جاجیو
1986ء	یوگنڈا: صدر: بوری کاگوتا موسوونی
1999ء	وزیر اعظم: اپالو مھیمی
1994ء	یوکرین: صدر: لیونڈوینو وچ کچونا
2002ء	وزیر اعظم: وکٹریا کوروچ
2000ء	یوراگوئے: صدر: جارج لوس پیل
1990ء	یمن: صدر: علی عبداللہ صالح

وزیر اعظم: عبدالقدیر باگمال

2001ء

## پاکستانی حکمران

### گورنر جنرل:-

1	قائد اعظم محمد علی جناح	15 اگست 1947ء	11 ستمبر 1948ء
2	خواجہ ناظم الدین	14 ستمبر 1948ء	17 اکتوبر 1951ء
3	ملک نظام محمد	19 اکتوبر 1951ء	05 اکتوبر 1955ء
4	میجر جنرل سکندر مرزا	06 اکتوبر 1955ء	23 مارچ 1956ء

نوٹ 23 مارچ 1956ء کے آئین کے نفاذ پر پاکستان جمہوریہ قرار پایا۔ اس لیے گورنر جنرل کی بجائے صدر کو سربراہ مملکت بنایا گیا۔

### صدر:-

1	میجر جنرل سکندر مرزا	23 مارچ 1956ء	27 اکتوبر 1958ء
2	لیڈ مارشل محمد ایوب خان	27 اکتوبر 1958ء	25 مارچ 1969ء
3	جنرل محمد یحییٰ خان	25 مارچ 1969ء	20 دسمبر 1971ء
4	ذوالفقار علی بھٹو	20 دسمبر 1971ء	13 اگست 1973ء
5	فضل الہی چوہدری	14 اگست 1973ء	16 ستمبر 1978ء
6	جنرل محمد ضیاء الحق	16 ستمبر 1978ء	17 اگست 1988ء
7	غلام اسحاق خان	18 اگست 1988ء	18 جولائی 1993ء
8	دکیم سجاد (قائم مقام)	18 جولائی 1993ء	13 نومبر 1993ء
9	سر دار فاروق احمد عطاری	14 نومبر 1993ء	2 دسمبر 1997ء
10	دکیم سجاد (قائم مقام)	2 دسمبر 1997ء	31 دسمبر 1997ء
11	جنس (ر) رفیق احمد تارڑ	یکم جنوری 1998ء	20 جون 2001ء
12	جنرل پرویز مشرف	21 جون 2001ء	حال

### نائب صدر:-

1	جناب نور الدین	21 دسمبر 1971ء	14 اگست 1973ء
---	----------------	----------------	---------------



### وزیر اعظم

1	خان ایات علی خان	15 اگست 1947ء	16 اکتوبر 1951ء
2	خواجہ ناظم الدین	17 اکتوبر 1951ء	17 اپریل 1953ء
3	محمد علی بوگرہ	17 اپریل 1953ء	11 اگست 1955ء
4	چوہدری محمد علی	12 اگست 1955ء	12 ستمبر 1956ء
5	حسین شہید سہروردی	12 ستمبر 1956ء	16 اکتوبر 1957ء
6	آئی آئی چندریگر	17 اکتوبر 1957ء	16 دسمبر 1957ء
7	ملک فیروز خان Noon	16 دسمبر 1957ء	17 اکتوبر 1958ء
8	فیلڈ مارشل محمد ایوب خان	18 اکتوبر 1958ء	27 اکتوبر 1958ء
9	مسٹر نورالامین (ناہرد)	7 دسمبر 1971ء	20 دسمبر 1971ء
10	ذوالفقار علی بھٹو	14 اگست 1973ء	5 جولائی 1977ء
11	محمد خان جونیجو	23 مارچ 1985ء	29 مئی 1988ء
12	بے نظیر بھٹو	2 دسمبر 1988ء	16 اگست 1990ء
13	غلام مصطفیٰ جتوئی (مکران)	6 اگست 1990ء	6 نومبر 1990ء
14	میاں نواز شریف	6 نومبر 1990ء	18 اپریل 1993ء
	بحال کئے گئے	26 مئی 1993ء	18 جولائی 1993ء
15	بلخ شیر مزاری (مکران)	18 اپریل 1993ء	26 مئی 1993ء
16	معین احمد قریشی (مکران)	18 جولائی 1993ء	19 اکتوبر 1993ء
17	بے نظیر بھٹو	19 اکتوبر 1993ء	4 نومبر 1996ء
18	معراج خالد (مکران)	5 نومبر 1996ء	16 فروری 1997ء
19	میاں محمد نواز شریف	17 فروری 1997ء	12 اکتوبر 1999ء
20	میر ظفر اللہ جمالی	23 نومبر 2002ء	26 جون 2004ء
21	چوہدری شجاعت حسین	29 جون 2004ء	28 اگست 2004ء
22	شوکت عزیز	29 اگست 2004ء	حال

### پاکستانی ریاستوں کی حکمران شخصیات

#### گورنر پنجاب:-

1	سر رابرٹ فرانسس موزی	15 اگست 1947ء	2 اگست 1949ء
2	سر دار عبدالب نسر	2 اگست 1949ء	24 نومبر 1951ء

3	ابراہیم اسماعیل چندریگر	24 نومبر 1951ء	2 مئی 1953ء
4	میاں امین الدین	2 مئی 1953ء	24 جون 1954ء
5	نجیب ابراہیم رحمت اللہ	26 ستمبر 1954ء	26 نومبر 1954ء
6	میاں مشتاق احمد گورمانی	27 نومبر 1954ء	14 اکتوبر 1955ء
7	لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمن	یکم جولائی 1970ء	23 دسمبر 1971ء
8	غلام مصطفیٰ کمر	23 دسمبر 1971ء	18 نومبر 1973ء
9	نواب صادق حسین قریشی	نومبر 1973ء	مارچ 1975ء
10	غلام مصطفیٰ کمر	14 مارچ 1975ء	31 جولائی 1975ء
11	نواب محمد عباس خان عباسی	31 جولائی 1975ء	5 جولائی 1977ء
12	مسٹر جسٹس اسلم ریاض (قائم مقام)	5 جولائی 1977ء	18 ستمبر 1978ء
13	لیفٹیننٹ جنرل سوارخان	18 ستمبر 1978ء	30 اپریل 1980ء
14	لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی	یکم مئی 1980ء	دسمبر 1985ء
15	مخدوم سجاد حسین قریشی	30 دسمبر 1985ء	7 دسمبر 1988ء
16	جنرل نکا خان	9 دسمبر 1988ء	6 اگست 1990ء
17	میاں محمد اظہر	6 اگست 1990ء	19 اپریل 1993ء
18	الطاف حسین (قائم مقام)	19 اپریل 1993ء	19 جولائی 1993ء
19	لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد قبل (قائم مقام)	19 جولائی 1993ء	25 مارچ 1994ء
20	الطاف حسین	26 مارچ 1994ء	21 مئی 1995ء
21	چیف جسٹس چوہدری ایاس (قائم مقام)	22 مئی 1995ء	19 جون 1995ء
22	(ر) لیفٹیننٹ جنرل دلپیر سہرپ	19 جون 1995ء	11 نومبر 1996ء
23	خواجہ طارق رحیم (قائم مقام)	11 نومبر 1996ء	11 مارچ 1997ء
24	شاہد حامد	11 مارچ 1997ء	18 اگست 1999ء
25	ذوالفقار علی کھوسہ	18 اگست 1999ء	12 اکتوبر 1999ء
26	لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر	25 اکتوبر 1999ء	28 اکتوبر 2001ء
27	لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول	29 اکتوبر 2001ء	حال

#### وزرائے اعلیٰ:-

1	خان افتخار حسین بھٹو	15 اگست 1947ء	25 جنوری 1949ء
2	میاں ممتاز احمد خان دولتانہ	16 اپریل 1951ء	3 اپریل 1953ء
3	ملک فیروز خان Noon	13 اپریل 1953ء	21 مئی 1995ء



4. عبدالحمید خان دتی 21 مئی 1955ء تا 13 اکتوبر 1955ء
5. معراج خالد 29 اپریل 1972ء تا 13 نومبر 1973ء
6. غلام مصطفیٰ کھر 11 نومبر 1973ء تا 14 مارچ 1974ء
7. محمد ضیف رائے 15 مارچ 1974ء تا 11 جولائی 1977ء
8. صادق حسین قریشی 11 جولائی 1975ء تا 5 جولائی 1977ء
9. میاں نواز شریف 19 اپریل 1985ء تا یکم دسمبر 1988ء

(بشمول نگران وزیراعلیٰ بوقت برطرفی مسلم لیگی وزارت عظمیٰ محمد خان جو نیو متجانب جنرل ضیاء الحق مئی

1988ء)

10. میاں نواز شریف 2 دسمبر 1988ء تا 6 اگست 1990ء
11. غلام حیدر دائیں 7 اگست 1990ء تا مئی 1993ء
12. منظور احمد وٹو (نگران) مئی 1993ء تا 18 جولائی 1993ء
13. شیخ منظورالحی نگران 19 جولائی 1993ء تا 19 اکتوبر 1993ء
14. منظور احمد وٹو 20 اکتوبر 1993ء تا 5 ستمبر 1995ء
15. سردار عارف کئی 13 ستمبر 1995ء تا 3 نومبر 1996ء
16. چوہدری افضل حیات (نگران) 17 نومبر 1996ء تا 20 فروری 1997ء
17. میاں شہباز شریف 20 فروری 1997ء تا 12 اکتوبر 1999ء
18. چوہدری پرویز الہی 29 نومبر 2002ء تا حال

صوبہ سندھ

گورنر:-

1. شیخ غلام حسین ہدایت اللہ 15 اگست 1947ء تا 4 اکتوبر 1948ء
2. خیرالحی بخش 7 اکتوبر 1948ء تا 18 نومبر 1952ء
3. یوسف ہارون 18 نومبر 1952ء تا یکم مئی 1953ء
4. قاضی فضل اللہ 2 مئی 1953ء تا 12 اگست 1953ء
5. محمد ایوب کھڑو 12 اگست 1953ء تا 23 جون 1954ء
6. میرزادہ عبدالستار 24 جون 1954ء تا 14 اکتوبر 1955ء
7. محمد ایوب کھڑو یکم جولائی 1970ء تا 24 دسمبر 1971ء
8. ممتاز علی بھٹو 24 دسمبر 1971ء تا 20 اپریل 1972ء
9. میر رسول بخش تالپور 29 اپریل 1972ء تا 13 فروری 1973ء

10. بیگم رعایاقت علی خان 15 فروری 1973ء تا 29 فروری 1976ء
11. لوہ دل درخان آف جونا گڑھ 29 فروری 1976ء تا 5 جولائی 1977ء
12. مسٹر جسٹس عبدالقادر 5 جولائی 1977ء تا 18 ستمبر 1976ء
13. لیفٹیننٹ جنرل ابراہیم عباسی 18 ستمبر 1978ء تا 14 مارچ 1984ء
14. لیفٹیننٹ جنرل جہانگاہ 22 مارچ 1984ء تا 4 جنوری 1987ء
15. اشرف تابانی 4 جنوری 1987ء تا 24 جون 1988ء
16. جنرل رحیم الدین خان 24 جون 1988ء تا 10 ستمبر 1988ء
17. جسٹس قدیر الدین احمد 12 ستمبر 1988ء تا 13 اپریل 1989ء
18. فخر الدین جی ابراہیم 19 اپریل 1990ء تا 6 اگست 1990ء
19. محمود اے ہارون 6 اگست 1990ء تا 19 جولائی 1993ء
20. حکیم محمد سعید (نگران) 19 جولائی 1993ء تا 22 جنوری 1994ء
21. محمود اے ہارون 23 جنوری 1994ء تا 22 مئی 1995ء
22. کمال اظفر 22 مئی 1995ء تا 17 مارچ 1997ء
23. لیفٹیننٹ جنرل (ر) نعین الدین حیدر 17 مارچ 1997ء تا 19 اگست 1999ء
24. ممنون حسین 19 اگست 1999ء تا 12 اکتوبر 1999ء
25. (ر) امیر مارشل محمد عظیم داؤد پوٹہ 25 اکتوبر 1999ء تا 24 مئی 2000ء
26. میاں محمد سومرو 24 مئی 2000ء تا 27 دسمبر 2002ء
27. ڈاکٹر شہرت العباد 27 دسمبر 2002ء تا حال

وزرائے اعلیٰ:-

1. محمد ایوب کھڑو 15 اگست 1947ء تا 26 اپریل 1948ء
2. خیرالحی بخش 3 مئی 1948ء تا 4 فروری 1949ء
3. یوسف ہارون 18 فروری 1949ء تا 7 مئی 1950ء
4. قاضی فضل اللہ 8 مئی 1950ء تا 24 مئی 1951ء
5. محمد ایوب کھڑو 23 مارچ 1951ء تا 14 مارچ 1953ء
6. میرزادہ عبدالستار 22 مئی 1953ء تا 4 نومبر 1954ء
7. محمد ایوب کھڑو 8 نومبر 1954ء تا 13 اکتوبر 1955ء
8. ممتاز علی بھٹو یکم مئی 1972ء تا 22 دسمبر 1973ء
9. غلام مصطفیٰ جتوئی 22 دسمبر 1973ء تا 5 جولائی 1977ء



10. سید غوث علی شاہ 6 اپریل 1985ء تا 6 اپریل 1988ء
11. اختر علی بی قاضی 10 اپریل 1988ء تا 29 مئی 1988ء
12. اختر علی بی قاضی (نگران) 13 اگست 1988ء تا 2 دسمبر 1988ء
13. سید قائم علی شاہ 2 دسمبر 1988ء تا 24 فروری 1990ء
14. آفتاب شعبان میرانی 24 فروری 1990ء تا 6 اگست 1990ء
15. جام صادق علی 6 اگست 1990ء تا 5 مارچ 1992ء
16. سید مظفر حسین شاہ 6 مارچ 1992ء تا 19 جولائی 1993ء
17. جیش (ر) علی بدشاہ (نگران) 19 جولائی 1993ء تا 19 اکتوبر 1993ء
18. سید عبداللہ شاہ 20 اکتوبر 1993ء تا 6 نومبر 1996ء
19. ممتاز بھٹو (نگران) 7 نومبر 1996ء تا 22 فروری 1997ء
20. لیاقت علی جتوئی 22 فروری 1997ء تا 1998ء
21. علی محمد مہر 16 دسمبر 2002ء تا 6 جون 2004ء
22. ڈاکٹر ارباب غلام رحیم 8 جون 2004ء تا حال

### صوبہ سرحد

### گورنر

1. سر جارج کلیم 15 اگست 1947ء تا 8 اپریل 1948ء
2. بر البروس ڈنٹاس فلکس 19 اپریل 1948ء تا 16 جولائی 1949ء
3. صاحبزادہ محمد خورشید 16 جولائی 1949ء تا 14 جنوری 1950ء
4. آئی آئی چندر نگر 12 فروری 1950ء تا 23 نومبر 1951ء
5. خواجہ شہاب الدین 24 نومبر 1951ء تا 17 نومبر 1954ء
6. قربان علی خان 3 جنوری 1955ء تا 14 اکتوبر 1955ء
7. یفینٹ جزل کے ایم اظہر خان یکم جولائی 1970ء تا 26 دسمبر 1971ء
8. حیات محمد خان شیرپاؤ 26 دسمبر 1971ء تا 20 اپریل 1972ء
9. ارباب سکندر خان خلیل 29 اپریل 1972ء تا 15 فروری 1973ء
10. محمد اسلم خلک 15 فروری 1973ء تا مئی 1974ء
11. میجر جزل غوث مئی 1974ء تا 29 فروری 1976ء
12. میجر جزل (ر) نصیر اللہ خان بابر 29 فروری 1976ء تا 5 جولائی 1977ء
13. مسز جیش عبدالکیم خان 5 جولائی 1977ء تا 8 ستمبر 1978ء

14. یفینٹ جزل فضل حق 8 ستمبر 1978ء تا 30 دسمبر 1985ء
15. لوہڑا دودہ عبدالغفور خان ہوتی 30 دسمبر 1985ء تا 18 اپریل 1986ء
16. قدامت خان 27 اگست 1986ء تا 13 مئی 1988ء
17. امیر گلستان جمجوہ 16 جون 1988ء تا 19 جولائی 1993ء
18. میجر جزل خورشید علی خان (نگران) 19 جولائی 1993ء تا 11 نومبر 1996ء
19. عارف بخش 11 نومبر 1996ء تا 18 اگست 1999ء
20. میاں محمد گل اورنگ زیب 18 اگست 1999ء تا 12 اکتوبر 1999ء
21. (ر) یفینٹ جزل محمد شفیق 25 اکتوبر 1999ء تا 14 اگست 2000ء
22. (ر) یفینٹ جزل افتخار حسین شاہ 15 اگست 2000ء تا 12 مارچ 2005ء
23. کمانڈر خلیل الرحمن 12 مارچ 2005ء تا حال

### وزرائے اعلیٰ:-

1. خان عبدالقیوم خان 15 اگست 1947ء تا 1 فروری 1953ء
2. سردار عبدالرشید 1 مارچ 1953ء تا جولائی 1955ء
3. سردار بہادر علی جولائی 1955ء تا 13 اکتوبر 1955ء
4. مولانا مفتی محمود یکم مئی 1972ء تا 18 فروری 1973ء
5. سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور اپریل 1973ء تا یکم مئی 1975ء
6. نصر اللہ خان 2 مئی 1975ء تا 5 جولائی 1977ء
7. ارباب محمد جہاگیر خان 7 اپریل 1985ء تا یکم دسمبر 1987ء
8. فضل حق 31 مئی 1988ء تا دسمبر 1988ء
9. آفتاب احمد خان شیرپاؤ 2 دسمبر 1988ء تا 6 اگست 1989ء
10. میر فضل خان 6 اگست 1990ء تا 19 جولائی 1993ء
11. مفتی محمد عباس 19 جولائی 1993ء تا 19 اکتوبر 1993ء
12. صاحبزادہ صابر شاہ 20 اکتوبر 1993ء تا 25 فروری 1994ء
13. آفتاب احمد خان شیرپاؤ 24 اپریل 1994ء تا 12 نومبر 1996ء
14. سکندر زمان (نگران) 12 نومبر 1996ء تا 20 فروری 1997ء
15. سردار مہتاب احمد 21 فروری 1997ء تا 12 اکتوبر 1999ء
16. اکرم خان درانی 29 فروری 2002ء تا حال



## صوبہ بلوچستان

### گورنر:-

1. لیفٹیننٹ جنرل ریاض حسین یکم جولائی 1970ء تا 21 دسمبر 1971ء
2. نوٹ بخش ریڈائی 28 دسمبر 1971ء تا 13 اپریل 1972ء
3. نوٹ بخش بڑنجو 29 اپریل 1972ء تا 14 فروری 1973ء
4. محمد اکبر خان بکٹی 15 فروری 1973ء تا یکم جنوری 1974ء
5. خان آف قلات میر احمد یار خان 3 جنوری 1974ء تا 5 جولائی 1977ء
6. مسز جنس میر خدا بخش مری 5 جولائی 1977ء تا 18 ستمبر 1978ء
7. لیفٹیننٹ جنرل رحیم الدین 18 ستمبر 1976ء تا مارچ 1984ء
8. لیفٹیننٹ جنرل سردار ایف ایس لودھی 12 مارچ 1984ء تا 1984ء
9. کے کے آفریدی 1984ء تا دسمبر 1985ء
10. جنرل محمد موسیٰ خان 30 دسمبر 1985ء تا 12 مارچ 1991ء
11. میر بزار کھوسو 13 مارچ 1991ء تا 12 جولائی 1991ء
12. سردار گل محمد خان جوگیزئی 13 جولائی 1991ء تا 19 جولائی 1993ء
13. بریگیڈیئر (ر) رحیم درانی (قائم مقام) 19 جولائی 1993ء تا 19 مئی 1994ء
14. لیفٹیننٹ جنرل (ر) عمران اللہ خان 19 مئی 1994ء تا 10 اپریل 1997ء
15. میر عبدالجبار (قائم مقام) 10 اپریل 1997ء تا 22 اپریل 1997ء
16. میاں گل اورنگزیب 22 اپریل 1997ء تا 18 اگست 1999ء
17. سید فضل آغا 18 اگست 1999ء تا 12 اکتوبر 1999ء
18. (ر) جنس امیر الملک مینگل 25 اکتوبر 1999ء تا 29 جنوری 2003ء
19. عبدالقادر بلوچ 3 فروری 2003ء تا 8 اگست 2003ء
20. اولیس غنی 11 اگست 2003ء تا حال

### وزرائے اعلیٰ:-

1. سردار عطا اللہ خان مینگل یکم مئی 1972ء تا 15 فروری 1973ء
2. جام میر غلام قادر خان 27 اپریل 1973ء تا 3 دسمبر 1975ء
3. محمد خان بادوزئی 5 اپریل 1977ء تا 5 جولائی 1977ء
4. میر جام غلام قادر خان 6 اپریل 1985ء تا 29 مئی 1988ء

5. میر ظفر اللہ خان جمالی 24 جون 1988ء تا 15 دسمبر 1988ء
6. مسز جنس خدا بخش مری 22 دسمبر 1988ء تا 4 فروری 1989ء
7. نواب محمد اکبر خان بکٹی 4 فروری 1989ء تا 6 اگست 1990ء
8. ایلیوں خان مری 6 اگست 1990ء تا نومبر 1990ء
9. میر تاج محمد جمالی نومبر 1990ء تا 19 جولائی 1993ء
10. میر نصر اللہ مینگل (نگران) 19 جولائی 1993ء تا 19 اکتوبر 1993ء
11. نواب ذوالفقار گسی 20 اکتوبر 1993ء تا 8 نومبر 1996ء
12. میر ظفر اللہ جمالی (نگران) 9 نومبر 1996ء تا 22 فروری 1997ء
13. سردار اختر مینگل 22 فروری 1997ء تا جولائی 1998ء
14. جان جمالی اگست 1998ء تا 12 اکتوبر 1999ء
15. جام محمد یوسف یکم دسمبر 2002ء تا حال

### آزاد جموں و کشمیر کے حکمران

#### صدر:-

1. سردار محمد ابراہیم اکتوبر 1947ء تا مئی 1950ء
2. سید علی احمد شاہ مئی 1950ء تا دسمبر 1951ء
3. مولانا محمد یوسف دسمبر 1951ء تا جون 1952ء
4. شبیر احمد خان جون 1952ء تا مئی 1956ء
5. مولانا محمد یوسف مئی 1956ء تا ستمبر 1956ء
6. محمد عبدالقیوم خان ستمبر 1956ء تا اپریل 1957ء
7. سردار محمد ابراہیم خان اپریل 1957ء تا مئی 1959ء
8. کے ایچ خورشید مئی 1959ء تا اگست 1964ء
9. خان عبدالحمید خان اگست 1964ء تا اکتوبر 1968ء
10. عبدالرحمان اکتوبر 1968ء تا نومبر 1970ء
11. سردار محمد عبدالقیوم خان نومبر 1970ء تا اپریل 1975ء
12. شیخ منظر مسعود اپریل 1975ء تا جون 1975ء
13. سردار محمد ابراہیم جون 1975ء تا اکتوبر 1978ء
14. محمد حیات خان اکتوبر 1978ء تا جنوری 1983ء
15. عبدالرحمن فروری 1983ء تا ستمبر 1985ء

16. سردار محمد عبدالقیوم خان	اکتوبر 1985ء	آگست 1991ء
17. سردار سکندر حیات	آگست 1991ء	مئی 1996ء
18. عبدالرشید عباسی	مئی 1996ء	آگست 1996ء
19. سردار ابراہیم	آگست 1996ء	جولائی 2001ء
20. سردار محمد انور خان	کیم آگست 2001ء	

### وزیر اعظم:-

1. سردار محمد ابراہیم	اکتوبر 1947ء	اکتوبر 1947ء
2. خان عبدالحمید خان	جون 1975ء	آگست 1977ء
3. سردار سکندر حیات خان	جون 1985ء	جون 1990ء
4. ممتاز حسین رانجور	جون 1990ء	جولائی 1991ء
5. سردار عبدالقیوم خان	جولائی 1991ء	جولائی 1996ء
6. میر سطر سلطان محمود چوہدری	جولائی 1996ء	جولائی 2001ء
7. سردار سکندر حیات	24 جولائی 2001ء	

### وحدت مغربی پاکستان (one unit)

وحدت مغربی پاکستان پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ایک صوبہ تھا۔ جس کے حکمران گورنر اور وزیر اعلیٰ درج ذیل ہیں۔

### گورنر:-

1. میاں مشتاق احمد کورمانی	14 اکتوبر 1955ء	2 ستمبر 1957ء
2. مسٹر اختر حسین	2 ستمبر 1957ء	کیم جون 1960ء
3. ملک امیر محمد خان	کیم جون 1960ء	17 ستمبر 1966ء
4. جنرل محمد موسیٰ خان	18 ستمبر 1966ء	19 مارچ 1969ء
5. مسٹر یوسف ہارون	20 مارچ 1969ء	25 مارچ 1969ء
6. لیفٹیننٹ جنرل فقیہ الرحمان	25 مارچ 1969ء	کیم فروری 1970ء
7. ایئر مارشل (ر) نور خان	کیم فروری 1970ء	30 جون 1970ء

### وزیر اعلیٰ:-

1. عبدالقیوم خان (ڈاکٹر خان صاحب)	14 اکتوبر 1955ء	15 جولائی 1957ء
-----------------------------------	-----------------	-----------------

2. سردار عبدالرشید	16 جولائی 1957ء	17 مارچ 1958ء
3. مظفر علی قزلباش	18 مارچ 1958ء	17 اکتوبر 1958ء

### صوبہ مشرقی پاکستان

16 دسمبر 1971ء تک موجود بنگلہ دیش مشرقی پاکستان کی حیثیت سے وفاق کی دوسری اکائی تھا اس صوبے میں تعینات ہونے والے گورنر اور وزراء اعلیٰ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### گورنر:-

1. سر فریڈرک بورن	15 آگست 1947ء	15 اپریل 1950ء
2. سر فیروز خان ٹون	5 اپریل 1950ء	اکتوبر 1952ء
3. عبدالرحمان صدیقی	اکتوبر 1952ء	3 اپریل 1953ء
4. چودھری خلیق الزماں	14 اپریل 1953ء	24 اپریل 1954ء
5. میجر جنرل سکندر مرزا	31 مئی 1951ء	20 ستمبر 1954ء
6. قاسم سوہرٹ ایس	21 ستمبر 1954ء	21 دسمبر 1954ء
7. جنس شہاب الدین	22 دسمبر 1954ء	13 جون 1955ء
8. امیر الدین احمد	14 جون 1955ء	9 مارچ 1956ء
9. مولوی ابوالقاسم فضل الحق	10 مارچ 1956ء	30 مارچ 1958ء
10. حامد علی	کیم اپریل 1958ء	3 مئی 1958ء
11. سلطان الدین احمد	4 مئی 1958ء	11 اکتوبر 1958ء
12. ذاکر حسین	12 اکتوبر 1958ء	15 اپریل 1960ء
13. لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان	15 اپریل 1960ء	11 مئی 1962ء
14. غلام فاروق خان	11 مئی 1962ء	28 اکتوبر 1962ء
15. عبدالعظیم خان	28 اکتوبر 1962ء	22 مارچ 1969ء
16. نور الہدیٰ	23 مارچ 1969ء	25 مارچ 1969ء
17. جنرل مظفر الدین	26 مارچ 1969ء	31 آگست 1969ء
18. وائس ایڈمرل ایس ایم حسن	کیم ستمبر 1969ء	کیم مارچ 1971ء
19. لیفٹیننٹ جنرل نکا خان	9 اپریل 1971ء	3 ستمبر 1971ء
20. ڈاکٹر ای ایم مالک	3 ستمبر 1971ء	16 دسمبر 1971ء



## وزرائے اعلیٰ مشرقی پاکستان:-

1. خواجہ ناظم الدین 15 اگست 1947ء تا 15 ستمبر 1948ء
2. نور الامین 16 ستمبر 1948ء تا اپریل 1954ء
3. مولوی آے کے فضل الحق اپریل 1954ء تا مئی 1956ء
4. ابو حسین سرکار جون 1956ء تا اگست 1956ء
5. عطاء الرحمان ستمبر 1956ء تا مارچ 1958ء
6. ابو حسین سرکار مارچ 1958ء تا اپریل 1958ء
7. عطاء الرحمان اپریل 1958ء تا جون 1958ء
8. ابو حسین سرکار جون 1958ء تا اگست 1958ء
9. عطاء الرحمن اگست 1958ء تا اکتوبر 1958ء

## کمشنر صوبہ بلوچستان

یکم جنوری 1970ء سے بلوچستان کو صوبے کا درجہ دیا گیا۔ اس سے قبل وہاں کا انتظام والفرام سنبھالنے کیلئے کمشنر وفاق کے نمائندے کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالتے تھے۔ صوبے کا درجہ ملنے سے پہلے بلوچستان کے کمشنری حیثیت سے ذمہ داریاں مندرجہ ذیل شخصیات نے سنبھالیں۔

1. جیوڈے 15 اگست 1947ء تا 13 اکتوبر 1947ء
2. سر لیمر اس ڈیٹھ اس لیکس 14 اکتوبر 1947ء تا 8 اپریل 1947ء
3. سی آے جے سیوچ 9 اپریل 1948ء تا 16 جنوری 1949ء
4. صاحبزادہ محمد خورشید 19 جنوری 1949ء تا 15 جولائی 1949ء
5. میاں امین الدین 16 جولائی 1949ء تا 13 جنوری 1953ء
6. قربان علی خان 13 فروری 1953ء تا 8 نومبر 1954ء
7. سردار بہادر خان 9 نومبر 1954ء تا 19 جولائی 1955ء
8. آراءے ایف ہائیر ایڈ 19 جولائی 1955ء تا 25 جولائی 1955ء
9. میجر آر کے ایم فیکر 26 جولائی 1955ء تا 14 اکتوبر 1955ء

## دستور ساز قومی اسمبلی کے سپیکرز

### صدر دستور ساز اسمبلی:-

1. قائد اعظم محمد علی جناح 11 اگست 1947ء تا 11 ستمبر 1948ء

## سپیکرز دستور ساز اسمبلی:-

1. مولوی تمیز الدین خاں 14 ستمبر 1948ء تا 24 اکتوبر 1954ء
2. عبدالوہاب خاں 25 مارچ 1956ء تا 7 اکتوبر 1958ء
3. مولوی تمیز الدین خاں 9 جون 1962ء تا 19 اگست 1963ء
4. فضل القادر چوہدری 29 نومبر 1963ء تا 14 جنوری 1965ء
5. عبدالباق خاں 10 جون 1965ء تا 12 فروری 1969ء
6. چوہدری فضل الحق 10 جولائی 1972ء تا 10 اگست 1973ء
7. صاحبزادہ فاروق علی خاں 10 اگست 1973ء تا 9 جنوری 1977ء
8. ملک معراج خالد 20 مارچ 1977ء تا 17 مئی 1977ء
9. فخر امام 23 مارچ 1985ء تا 26 مئی 1986ء
10. حامد ناصر چٹھہ 13 مئی 1986ء تا 29 مئی 1988ء
11. ملک معراج خالد 3 دسمبر 1988ء تا 4 نومبر 1990ء
12. گوہر ایوب خاں 4 نومبر 1990ء تا 18 جولائی 1993ء
13. یوسف رضا گیلانی 17 اکتوبر 1993ء تا 4 نومبر 1996ء
14. الہی بخش سومرو 16 فروری 1997ء تا 12 نومبر 1999ء
15. امیر حسین 19 فروری 2002ء تا حال

## چیرمین سینٹ:-

1. حبیب اللہ خان 6 اگست 1973ء تا 8 جنوری 1977ء
2. مسٹر غلام اسحاق خان 13 مارچ 1985ء تا 17 اگست 1988ء
3. سید محمد فضل آغاز (قائم مقام) 18 اگست 1988ء تا 23 دسمبر 1988ء
4. مسٹر وسیم سجاد 24 دسمبر 1988ء تا 12 اکتوبر 1999ء
5. مسٹر میاں محمد سومرو 12 مارچ 2003ء تا حال

## پاکستانی مسلح افواج کے سربراہ

### بری فوج (کمانڈر انچیف):-

1. جنرل سرفریک میسروی 15 اگست 1947ء تا 10 فروری 1948ء
2. جنرل سر ڈگلس کیسی 11 فروری 1948ء تا 16 جنوری 1951ء
3. جنرل محمد ایوب خان 17 جنوری 1951ء تا 27 اکتوبر 1958ء

4. جنرل محمد موسیٰ خان 28 اکتوبر 1958ء تا 17 ستمبر 1966ء
5. جنرل آغا محمد نجی خان 17 ستمبر 1966ء تا 20 دسمبر 1971ء
6. لیفٹیننٹ جنرل گل حسن 20 دسمبر 1971ء تا 3 مارچ 1972ء

نوٹ 3 مارچ 1972ء کو کمانڈر انچیف کا عہدہ ختم کر دیا گیا۔

### چیف آف شاف:-

7. جنرل نکا خان 3 مارچ 1972ء تا یکم مارچ 1976ء
8. جنرل محمد ضیاء الحق یکم مارچ 1976ء تا 17 اگست 1988ء
9. جنرل اسلم بیک مرزا 18 اگست 1988ء تا 16 اگست 1991ء
10. جنرل آصف نواز جنجوعہ 16 اگست 1991ء تا 8 جنوری 1993ء
11. جنرل عبدالوحید کاکڑ 12 جنوری 1993ء تا 12 جنوری 1996ء
12. جنرل جہانگیر کرامت 12 جنوری 1996ء تا 17 اکتوبر 1998ء
13. جنرل پرویز مشرف 17 اکتوبر 1998ء تا حال

### پاک بحریہ (کمانڈر انچیف):-

1. ریئر ایڈمرل جیمز اختر جتوئی 15 اگست 1947ء تا 30 جنوری 1953ء
2. ریئر ایڈمرل حاجی محمد صدیق چوہدری 31 جنوری 1953ء تا 27 فروری 1959ء
3. وائس ایڈمرل اسے آر خان یکم مارچ 1959ء تا 20 اکتوبر 1966ء
4. وائس ایڈمرل ایس ایم حسن 20 اکتوبر 1966ء تا 31 اگست 1969ء
5. وائس ایڈمرل مظفر حسن یکم ستمبر 1969ء تا 22 دسمبر 1971ء
6. وائس ایڈمرل حسن حفیظ احمد 23 دسمبر 1971ء تا 8 مارچ 1975ء

### چیف آف شاف پاک بحریہ:-

7. ایڈمرل محمد شریف 9 مارچ 1975ء تا 21 مارچ 1979ء
8. ایڈمرل کے آر نیازی 22 مارچ 1979ء تا 21 مارچ 1983ء
9. ایڈمرل طارق کمال خان 23 مارچ 1983ء تا 19 اپریل 1986ء
10. ایڈمرل افتخار سیدی 10 اپریل 1986ء تا 8 نومبر 1988ء
11. ایڈمرل یسٹور الحق 9 نومبر 1988ء تا 10 نومبر 1991ء
12. ایڈمرل سعید ایم خان 9 نومبر 1991ء تا 9 نومبر 1994ء
13. ایڈمرل منصور الحق 10 نومبر 1994ء تا یکم مئی 1997ء
14. ایڈمرل فصیح بخاری 2 مئی 1997ء تا 16 اکتوبر 1999ء

15. ایڈمرل عبدالعزیز مرزا 17 اکتوبر 1999ء تا 16 اکتوبر 2002ء
16. ایڈمرل شاہد کرم اللہ 17 اکتوبر 2002ء تا 16 اکتوبر 2005ء
17. ایڈمرل ایم افضل طاہر 17 اکتوبر 2005ء تا حال

### پاک فضائیہ (کمانڈر انچیف):-

1. ایئر وائس مارشل میر تقی حسین 15 اگست 1947ء تا 17 فروری 1949ء
2. ایئر وائس مارشل ایل ایچ 18 فروری 1949ء تا 6 مئی 1951ء
3. ایئر وائس مارشل ایل ڈی بلیو کین 7 مئی 1951ء تا یکم فروری 1955ء
4. ایئر وائس مارشل اسے بلیو میکڈونلڈ 2 فروری 1955ء تا 22 جولائی 1957ء
5. ایئر مارشل اصغر خان 23 جولائی 1957ء تا 22 جولائی 1965ء
6. ایئر مارشل ایم نور خان 23 جولائی 1965ء تا 30 اگست 1969ء
7. ایئر مارشل اسے رحیم خان یکم ستمبر 1969ء تا 3 مارچ 1972ء

### چیف آف شاف:-

8. ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری 3 مارچ 1972ء تا 15 اپریل 1974ء
9. ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان 16 اپریل 1974ء تا 22 جولائی 1978ء
10. ایئر چیف مارشل ایم الورثیم 23 جولائی 1978ء تا 5 مارچ 1985ء
11. ایئر چیف مارشل جمال احمد خان 6 مارچ 1985ء تا 8 مارچ 1988ء
12. ایئر چیف مارشل حکیم اللہ خان 9 مارچ 1988ء تا 8 مارچ 1991ء
13. ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان 9 مارچ 1991ء تا 8 نومبر 1994ء
14. ایئر چیف مارشل عباس خٹک 9 نومبر 1994ء تا 7 نومبر 1997ء
15. ایئر چیف مارشل پرویز مہدی قریشی 8 نومبر 1997ء تا 19 فروری 2003ء
16. ایئر چیف مارشل مصطفیٰ علی میر 20 نومبر 2000ء تا 20 فروری 2003ء
17. ایئر چیف مارشل قیصر حسین 20 فروری 2003ء تا 17 مارچ 2003ء
18. ایئر چیف مارشل کلیم سعادت 19 مارچ 2003ء تا حال

### پاکستان کے فوجی حکمران یا چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر

1. لیلہ مارشل محمد ایوب خان 17 اکتوبر 1958ء تا 8 جون 1962ء
2. جنرل محمد نجی خان 25 مارچ 1969ء تا 20 دسمبر 1971ء
3. ذوالفقار علی بھٹو 20 دسمبر 1971ء تا 21 اپریل 1972ء



4. جنرل محمد ضیاء الحق 5 جولائی 1977ء تا 20 دسمبر 1985ء  
5. جنرل پرویز مشرف (چیف ایگزیکٹو) 12 اکتوبر 1999ء تا 21 جون 2001ء

### چیرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی

1.	جنرل محمد شریف	1976ء	تا	1978ء
2.	جنرل محمد اقبال	1978ء	تا	1984ء
3.	جنرل رحیم الدین	1984ء	تا	1987ء
4.	جنرل اختر عبدالرحمن	1984ء	تا	17 اگست 1988ء
5.	ایڈمرل افتخار احمد سروہی	1988ء	تا	1991ء
6.	جنرل شمیم عالم خان	1991ء	تا	1994ء
7.	ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان	9 نومبر 1994ء	تا	9 نومبر 1997ء
8.	جنرل جہانگیر کرامت	9 نومبر 1997ء	تا	17 اکتوبر 1998ء
9.	جنرل پرویز مشرف	17 اکتوبر 1998ء	تا	17 اکتوبر 2001ء
10.	جنرل محمد عزیز خان	17 اکتوبر 2001ء	تا	17 اکتوبر 2004ء
11.	جنرل احسان الحق	18 اکتوبر 2004ء	تا	حال

### ٹیسٹ بینک کے گورنرز:-

#### عہدے کی مدت

1. کم جون 1948ء تا 1953ء  
2. 20 جولائی 1953ء تا 1960ء  
3. 20 جولائی 1960ء تا 1967ء  
4. 20 جولائی 1967ء تا 30 جون 1971ء  
5. 20 جولائی 1971ء تا 20 دسمبر 1971ء  
6. 20 دسمبر 1971ء تا 30 نومبر 1975ء  
7. یکم دسمبر 1975ء تا یکم جولائی 1978ء  
8. 15 جولائی 1978ء تا 9 جولائی 1986ء

#### نمبر شمار نام

1. ذوالحسین  
2. عبدالقادر  
3. شجاعت علی حسنی  
4. محبوب الرشید  
5. شاکر اللہ درانی  
6. غلام الحق خان  
7. سید عثمان علی شاہ  
8. اے جی این قاضی

9. وی اے جعفری 10 جولائی 1986ء تا 16 اگست 1988ء  
10. امتیاز عالم خفی 17 اگست 1988ء تا 4 ستمبر 1989ء  
11. قاسم پارکھ 5 ستمبر 1989ء تا 31 اگست 1990ء  
12. امتیاز عالم خفی یکم ستمبر 1990ء تا 24 جولائی 1993ء  
13. ڈاکٹر محمد یعقوب 25 جولائی 1993ء تا 5 نومبر 1999ء  
14. عشرت حسین 24 نومبر 1999ء تا 30 نومبر 2005ء  
15. ڈاکٹر شمشاد اختر 6 دسمبر 2005ء تا حال

نوٹ: ڈاکٹر شمشاد اختر اس عہدہ پر فائز ہونے والی سب سے پہلی خاتون ہیں۔

### سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان (1949ء تا حال)

1. مسٹر جسٹس میاں عبدالرشید جون 1949ء تا جون 1954ء  
2. مسٹر جسٹس محمد منیر جون 1954ء تا مئی 1960ء  
3. مسٹر جسٹس شہاب الدین مئی 1960ء تا مئی 1960ء  
4. مسٹر جسٹس اے آر کار علیکس مارچ 1968ء تا مارچ 1968ء  
5. مسٹر جسٹس ایس اے رحمان جون 1968ء تا مئی 1968ء  
6. مسٹر جسٹس فضل اکبر نومبر 1968ء تا نومبر 1968ء  
7. مسٹر جسٹس حمود الرحمان یکم نومبر 1975ء تا اکتوبر 1975ء  
8. مسٹر جسٹس یعقوب علی خان 24 ستمبر 1977ء تا ستمبر 1977ء  
9. مسٹر جسٹس شیخ انوار الحق 23 مارچ 1981ء تا مارچ 1981ء  
10. مسٹر جسٹس محمد علیم جنوری 1990ء تا دسمبر 1989ء  
11. مسٹر جسٹس ایم افضل علی 17 اپریل 1993ء تا 17 اپریل 1993ء  
12. مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ 15 اپریل 1994ء تا 14 اپریل 1994ء  
13. مسٹر جسٹس سعید سعید جانا 5 جون 1994ء تا 5 جون 1994ء  
14. مسٹر جسٹس سید حماد علی شاہ 23 دسمبر 1997ء تا دسمبر 1997ء  
15. مسٹر جسٹس اجمل میاں جولائی 1999ء تا 30 جون 1999ء  
16. مسٹر جسٹس سعید الزماں صدیقی 26 جنوری 2000ء تا 26 جنوری 2000ء  
17. مسٹر جسٹس ارشد حسین خان 7 جنوری 2002ء تا 6 جنوری 2002ء

18. مسز جسٹس بشیر جہانگیری یکم فروری 2002ء تا جنوری 2002ء
19. مسز جسٹس شیخ ریاض احمد جنوری 2002ء تا جنوری 2004ء
20. مسز جسٹس ناظم حسین صدیقی جنوری 2004ء تا 20 جون 2005ء
21. جسٹس افتخار محمد چوہدری 20 جون 2005ء تا حال

### وقاتی محتسب:-

1. مسز جسٹس سردار محمد اقبال 8 اگست 1983ء تا 7 اگست 1987ء
2. مسز جسٹس شفیع الرحمان 8 اگست 1987ء تا 1989ء
3. مسز جسٹس اسلم ریاض حسین 1989ء تا مارچ 1991ء
4. مسز جسٹس عثمان علی شاہ مارچ 1991ء تا 28 مارچ 1995ء
5. عبدالشکور الاسلام 28 مارچ 1995ء تا 10 فروری 2002ء
6. صاحبزادہ امتیاز 25 فروری 2002ء تا حال

### چیف الیکشن کمشنر:-

1. مسز ایف ایم خان 1956ء تا 1958ء
2. مسز اختر حسین 1962ء تا 1964ء
3. مسز بی حسین الدین اپریل 1964ء تا اپریل 1967ء
4. مسز جسٹس ایس اے رحمان اپریل 1967ء تا دسمبر 1967ء
5. مسز این اے فاروقی دسمبر 1967ء تا اپریل 1969ء
6. مسز جسٹس عبدالستار جولائی 1969ء تا 1973ء
7. مسز جسٹس سجاد احمد خان 5 اپریل 1973ء تا 8 مئی 1977ء
8. مسز جسٹس مولوی مشتاق حسین 15 جولائی 1977ء تا 1980ء
9. مسز جسٹس ایس اے نصرت 1981ء تا 30 اپریل 1989ء
10. مسز جسٹس نعیم الدین (قائم مقام) یکم مئی 1989ء تا 12 نومبر 1994ء
11. سردار اختر عالم 12 نومبر 1994ء تا 13 جنوری 2002ء
12. جسٹس (ر) ارشاد حسن خان 14 جنوری 2005ء تا حال
13. جسٹس عبدالحمید ڈوگر (قائم مقام) 14 جنوری 2005ء تا حال

### وقاتی شرعی عدالت کے چیئرمین:-

1. مسز جسٹس صلاح الدین 26 مئی 1980ء تا مئی 1981ء

2.	مسز جسٹس آفتاب حسین	30 مئی 1981ء	تا	نومبر 1984ء
3.	جسٹس گل محمد خان (قائم مقام)	7 نومبر 1984ء	تا	12 اگست 1985ء
4.	مسز جسٹس نغمہ لم (قائم مقام)	12 اگست 1985ء	تا	30 دسمبر 1985ء
5.	جسٹس گل محمد خان (قائم مقام)	30 دسمبر 1985ء	تا	18 اکتوبر 1987ء
6.	جسٹس نذر الدین شیخ	18 اکتوبر 1987ء	تا	17 نومبر 1990ء
7.	جسٹس تنزیل الرحمن	17 نومبر 1990ء	تا	17 نومبر 1992ء
8.	میر نزار خان کھوسو	17 نومبر 1992ء	تا	19 جولائی 1994ء
9.	جسٹس نذیر احمد بھٹی	19 جولائی 1994ء	تا	جنوری 1997ء
10.	جسٹس محبوب احمد	4 جنوری 1997ء	تا	12 جنوری 2000ء
11.	فضل الہی خان	12 جنوری 2000ء	تا	14 جنوری 2003ء
12.	جسٹس اعجاز یوسف	14 جنوری 2003ء	تا	حال

### پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز حاصل کرنے والے شہداء:-

پاکستان مسلح افواج کا سب سے بڑا اعزاز نشان حیدر کے نام سے موسوم ہے جس فوجی افسران اور سپاہیوں پر اعزاز حاصل کر چکے ہیں جن کے نام عہدہ اور فوجی شعبہ درج ذیل ہے۔

(1) کپٹن محمد سرور شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 12 جولائی 1948ء کو کشمیر کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(2) میجر محمد طفیل شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 2 اگست 1958ء کو کشمیر پور (شرقی پاکستان) کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(3) میجر راجہ عزیز بھٹی شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 12 ستمبر 1965ء کو لاہور کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(4) پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید نشان حیدر پاک فضائیہ

انہوں نے 20 اگست 1971ء کو جام شہادت نوش کیا۔

(5) میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 13 دسمبر 1971ء کو ملی ٹیکٹر (شرقی پاکستان) کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(6) میجر شبیر شریف شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 6 دسمبر 1971ء کو سلیمان کی کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(7) سوار محمد حسین شہید (سپاہی) نشان حیدر بری فوج



انہوں نے 10 دسمبر 1971 کو شکر گڑھ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(8) لانس ٹائیک محمد محفوظ شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 16 دسمبر 1971 کو دھماکہ (انٹاری سکٹر) کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(9) کمیشن کرل شیر خان شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 8 جولائی 1999 کو کارگل (کشمیر) کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

(10) حوالدار لاک جان شہید نشان حیدر بری فوج

انہوں نے 7 جولائی 1999 کو کارگل (کشمیر) کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

## انسانی تاریخ کے بڑے قتل

نام شخصیت	ملک	سال قتل
شاہ قلیپ دوم	(مقدونیہ)	366 قبل از مسیح
جولیس سیزر	(روم)	15 مارچ 44 قبل از مسیح
شاہ البرٹ اول	(جرمنی)	1 مئی 1308 عیسوی
شاہ جمہور اول	(سکاٹ لینڈ)	21 فروری 1437 عیسوی
پرنس ولیم	(Orange)	10 جولائی 1584 عیسوی
جین لی مارٹ	(فرانس)	13 جولائی 1793 عیسوی
ابراہیم لنگن	(امریکہ)	14 اپریل 1865 عیسوی
زارا ایگز نڈر دوم	(روس)	13 مارچ 1881 عیسوی
ولیم مکینلی	(امریکہ)	6 ستمبر 1901 عیسوی
شہزادہ ایجو	(جاپان)	26 اکتوبر 1909 عیسوی
شاہ جارج اول	(یونان)	18 مارچ 1931 عیسوی
فرانسس فرڈینینڈ	(آسٹریا)	28 جولائی 1914 عیسوی
لیو ٹرائسن	(روس)	20 اگست 1940 عیسوی
آگسٹ سٹ	(برما)	19 جولائی 1947 عیسوی
موہن داس کاندھی	(بھارت)	30 جنوری 1948 عیسوی
نواب زادو علی قت علی خان	(پاکستان)	16 اکتوبر 1951 عیسوی
ذوالفقار علی بھٹو	(پاکستان)	4 اپریل 1979 عیسوی
خوت: ذوالفقار علی بھٹو کو عدالتی فیصلے کے بعد چھائی دی گئی تھی۔		
جنرل ضیاء الحق	(پاکستان)	17 اگست 1988 عیسوی

سردار داؤد محمد خان (افغانستان) 1978 عیسوی

شاہ عبداللہ ابن حسین (اردن) 20 جولائی 1951 عیسوی

علی رضا مارا (ایران) مارچ 1951 عیسوی

جان ایف کینیڈی (امریکہ) 22 نومبر 1963 عیسوی

اندرا گاندھی (بھارت) 31 اکتوبر 1984 عیسوی

راجیو گاندھی (بھارت) 21 مئی 1991 عیسوی

شاہ فیصل (سعودی عرب) 1975 عیسوی

نواب امیر محمد خان (کالاباغ) 1967 عیسوی

نواب سراج الدولہ (بنگلہ) 1757 عیسوی

امام شہل (چینا) 1871 عیسوی

ڈاکٹر خان صاحب (سرحد) 1958 عیسوی

ہلاج حسین بن منصور (عرب) 922 عیسوی

ٹیپو سلطان شہید (میسور) 1799 عیسوی

نثار علی تھیمیر (بنگلہ) 1831 عیسوی

چوہدری ظہور الہی (پاکستان) 1981 عیسوی

سید احمد بریلوی شہید (انڈیا) 1831 عیسوی

جنرل ضیاء الرحمن (بنگلہ دیش) 1981 عیسوی

شیخ مجیب الرحمن (بنگلہ دیش) 1975 عیسوی

سید قطب شہید (مصر) 1966 عیسوی

عبدان حسین دس (ترکی) 1966 عیسوی

الیکزینڈر دی گریٹ (سربیا) 1903 عیسوی

گرو تچ بہادر (گرو آف سکھ) 1675 عیسوی

انور سادات (مصر) 1981 عیسوی

میلکم ایکس (امریکہ) 1965 عیسوی

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر (امریکہ) 1968 عیسوی

ملکہ قلوپٹرہ (روم) 69 قبل از مسیح

لیڈی ڈیانا (برطانیہ) 1997 عیسوی

شاہ بزرگدراہیر بکرم دیوشاہ (نیپال) 2001 عیسوی

مسویتی (اٹلی) 1945 عیسوی

1927 عیسوی	(مصر)	زغلول سعد پاشا
692 عیسوی	(مکہ)	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ
1792 عیسوی	(سویڈن)	گسٹاف سوم شاہ سویڈن
1793 عیسوی	(فرانس)	ژاں پال مارا
1898 عیسوی	(آسٹریا)	ملکہ الزبتھ
1908 عیسوی	(پرتگال)	کارلس اول
1916 عیسوی	(روس)	راسپوٹین روسی راہب
1919 عیسوی	(افغانستان)	امیر حبیب اللہ خان
1955 عیسوی	(پانامہ)	جوزے انتانیو ریکس
1959 عیسوی	(سری لنکا)	سالو من بندرانائیکے
1961 عیسوی	(جمہوریہ ڈومینکن)	فائل ایل ٹرو جیلو
1960 عیسوی	(اردن)	ہزار جمالی
1963 عیسوی	(عراق)	عبدالکریم قاسم
1963 عیسوی	(جنوبی ویتنام)	نگوڈین ڈیم
1966 عیسوی	(جنوبی افریقہ)	ہنڈرک ایف
1967 عیسوی	(لاٹینی امریکہ)	چے گوریا (گوریلا لیڈر)
1968 عیسوی	(امریکہ)	رابرٹ ایف کینیڈی
1969 عیسوی	(سومالیا)	علی شیر مارکے
1975 عیسوی	(جاوا)	نگارتا ٹومبے
1977 عیسوی	(کامبو)	میرین گوبی
1977 عیسوی	(شالی بنن)	ابراہیم احمدی
1979 عیسوی	(برطانیہ)	ارل ماؤنٹ بیٹن
1979 عیسوی	(افغانستان)	نور محمد ترکئی
1982 عیسوی	(لبنان)	بشیر حاکل
1983 عیسوی	(فلپائن)	بنکینو اکینو
1986 عیسوی	(سویڈن)	اولف پائے
1987 عیسوی	(لبنان)	رشید کرامے
1987 عیسوی	(پاکستان)	نواب غوث بخش رحیمانی
1990 عیسوی	(ایران)	آقائے صادق گنجی

## دنیا کی اہم سلطنتیں

### ایرانی حکمران

نوٹ: ایرانی حکمرانوں میں مسلم اور غیر مسلم حکمرانوں کی تفصیل آگے درج ہے۔  
تخت نشی سلطنت

530--522 ق م	کبوجیہ	559--530 ق م	کوروش دوم
476--465 ق م	خشایار اول	522--476 ق م	دارپوش بزرگ
424--423 ق م	خشایار دوم	465--424 ق م	اردشیر اول
423--404 ق م	دارپوش دوم	424--423 ق م	ساکدیانس
359--338 ق م	اردشیر سوم	404--359 ق م	اردشیر دوم
331--187 ق م	یونانیوں کی حکومت رہی۔	338--330 ق م	دارپوش سوم
224--651 ع	ساسانی بادشاہ	171 ق م--224 ع	پارتھی حکمران
892--999 ع	سامانی حکمران	651--892 ع	عرب حکمران
1260--1357 ع	یلجائی حکمران	999--1037 ع	غزنوی حکمران
		1369--1469 ع	منگول تیمور حکمران

### صفوی خاندان

1524--1576 ع	جمہاسپ اول	1502--1524 ع	اسماعیل اول
1578--1587 ع	محمد خدا بندہ	1576--1578 ع	اسماعیل دوم
1629--1642 ع	شاہ صفی اول	1587--1629 ع	عباس اول
1736--1794 ع	نادر شاہ	1642--1667 ع	عباس دوم
1750 ع تا	آزاد		
1794 ع اور تا چار خاندان	پہلوی بادشاہ رہے۔		
1794 ع تا 1925 ع کی	حکومت رہی۔		
1925 ع تا	جمہوریہ بنا۔		
1941 ع			

### ہندوستان کے ہندو حکمران

### موریہ خاندان (321 تا 184 ق م)

298--273 ق م	چندرگپت موریہ	322--298 ق م	چندرگپت موریہ
	بندوسار (چندرگپت کا بیٹا)		



اشوک	232--273 ق م	
کشن حکمران		
کنک	120--162	ہونک (کنک کا بیٹا)
واسدیو		
گیت خاندان		
	(320 تا 606)	
چندر گیت اول	320--330	سمہر گیت
چندر گیت دوم	375--413	وکرماجیت (طاقت کا سورج)
کمار گیت	413--445	سکندر گیت
وردھن خاندان		
	(580 تا 647)	
ہرش وردھن	606--647	
مرہٹہ خاندان		
	(1649 تا 1818)	
شیواجی		
پیشوا خاندان		
	(1708 تا 1818)	
بالاجی وشنو ناتھ	1714--1720	

### انگلستان اور برطانیہ کے حکمران

مغربی سیکسن بادشاہ		
ایکبرٹ	827--839	احمل ولف
احمل بالڈ	858--860	احمل برٹ
احمل ریڈ	866--871	الفریڈوی گریٹ
ایڈورڈی ایڈر	901--925	احمل سٹین
ایڈمنڈ	946--955	ایڈریڈ

ایڈوے	955--958	ایڈر
ایڈورڈ	975--979	احمل ریڈ دوم
ایڈمنڈ آئرن سائیڈ	1016--	
ڈینش بادشاہ		
کیوٹ	1016--1035	ہیرلڈ اول
ہرڈی کیوٹ	1040--1066	
مغربی سیکسن بادشاہ (بحالی)		
ایڈورڈی کنسلیر	1042--1022	ہیرلڈ دوم
نارمن بادشاہ		
ولیم اول	1022--1087	ولیم دوم
ہنری اول	1100--1135	سٹیفن
ہاؤس آف پلین مچٹ		
ہنری دوم	1154--1189	رچرڈ اول
جان	1199--1216	ہنری سوم
ایڈورڈ اول	1272--1307	ایڈورڈ دوم
ایڈورڈ سوم	1327--1377	رچرڈ دوم
ہاؤس آف لینکاسٹر		
ہنری چہارم	1399--1413	ہنری پنجم
ہنری ششم (1)	1422--1461	ہنری (2)
یارک خاندان		
ایڈورڈ چہارم (1)	1461--1470	(2)
ایڈورڈ پنجم	1483--	رچرڈ سوم
ٹیڈور خاندان		
ہنری ہفتم	1485--1509	ہنری ہشتم
ایڈورڈ ششم	1547--1553	جین (14 دن)
ہنری اول	1553--1558	ایڈورڈ اول

سٹوارٹ خاندان

(برطانیہ اور آئرلینڈ کے اقالام سے)			
جیمز اول	1603ء۔ 1625ء	چارلس اول	1625ء۔ 1649ء
دولت مشترکہ			
لائب پارلیمنٹ	1649ء۔ 1653ء		
پروفیکٹوریٹ			
آلیور کرامول	1653ء۔ 1658ء	مرچرڈ کرامول	1658ء۔ 1659ء
سٹوارٹ کی بحالی			
چارلس دوم	1660ء۔ 1685ء	جیمز دوم	1685ء۔ 1688ء
اورنج			
ولیم سوم	1689ء۔ 1702ء	میری دوم	1689ء۔ 1694ء
سٹوارٹ			
ملکہ این	1702ء۔ 1714ء		
ہینور خاندان			
جارج اول	1714ء۔ 1767ء	جارج دوم	1727ء۔ 1760ء
جارج سوم	1760ء۔ 1820ء	جارج چہارم	1820ء۔ 1830ء
ولیم چہارم	1830ء۔ 1837ء	وکتوریہ	1837ء۔ 1901ء
یکس کوبرگ کا تھا			
ایڈورڈ ہفتم	1901ء۔ 1910ء		
وٹسٹر			
جارج پنجم	1910ء۔ 1936ء	ایڈورڈ ہفتم (325 دن)	1936ء۔ 1952ء
جارج ششم	1936ء۔ 1952ء	ملکہ الیزبتہ دوم	1952ء۔ 1952ء

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدور

چارلس واشنگٹن	1789ء-1801ء	جارج ایڈمز	1797ء-1801ء
تھامس جفرسن	1801ء-1809ء	جیمز میڈیسن	1809ء-1817ء
جیمز مونرو	1817ء-1825ء	جان کونٹسی ایڈمز	1825ء-1829ء
ایڈمز ریچمنڈ	1829ء-1837ء	مارش وان بورن	1837ء-1841ء
ولیم ہنری ہیریسن	1841ء-1845ء	جان ٹائبر	1845ء-1849ء
جیمز کے ہوک	1845ء-1849ء	زچری ٹیلر	1849ء-1850ء
فلزافلور	1850ء-1853ء	فرینکلن پیئرس	1853ء-1857ء
جیمز بکینین	1857ء-1861ء	ابراہام لنکن	1861ء-1865ء
ایڈمز ریچمنڈ	1865ء-1869ء	یولیسس ایس گرانٹ	1869ء-1877ء
رفر فورڈی میسن	1877ء-1881ء	جیمز ایس گارفیلڈ	1881ء-1885ء
جیمز ایس آرمسٹرونگ	1881ء-1885ء	گریوڈ ایس کلیولینڈ	1885ء-1889ء
جیمز ہیریسن	1889ء-1893ء	گریوڈ ایس کلیولینڈ	1893ء-1897ء
ولیم مکینلی	1897ء-1901ء	تھیوڈور روزویلٹ	1901ء-1909ء
ولیم ایچ ہڈ	1909ء-1913ء	ووڈرو ولسن	1913ء-1921ء



دارن جی ہارڈنگ	4 مارچ 1921ء	2۔۔۔	کا لوین کونج	3 اگست 1923ء	3۔۔۔
ہرہٹ سی ہودر	4 مارچ 1919ء	3۔۔۔	فرینکلن ڈی روز ویلٹ	4 مارچ 1933ء	12۔۔۔
ہیری ایس ٹرومین	12 اپریل 1945ء	۔۔۔	ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور	20 جنوری 1953ء	۔۔۔
جان ایف کینیڈی	20 جنوری 1961ء	۔۔۔	لنڈن بی جانسن	22 نومبر 1963ء	۔۔۔
رج ڈائمکسن	20 جنوری 1969ء	۔۔۔	جیرالڈ فورڈ	9 اگست 1974ء	19۔۔۔
جی کارٹر	20 جنوری 1977ء	۔۔۔	رونالڈ ریگن	20 جنوری 1981ء	۔۔۔
جارج بش	20 جنوری 1989ء	۔۔۔	بیل کلنٹن	20 جنوری 1993ء	۔۔۔
جارج ڈبلیو بش	14 جنوری 1993ء	۔۔۔		19 جنوری 2001ء	۔۔۔
	20 جنوری				
	2001ء۔۔۔ تاحال				

## فرانسیسی حکمران

768۔۔۔814	شارلین	814۔۔۔
840۔۔۔814		
877۔۔۔840	لوئی دوم	877۔۔۔879
882۔۔۔879	کارلومان	884۔۔۔879
898۔۔۔888	چارلس دی سکیل	923۔۔۔893
936۔۔۔823	لوئی چہارم	954۔۔۔936
986۔۔۔936	لوئی پنجم	987۔۔۔986
940۔۔۔855	لوئی اٹلی بادشاہ	875۔۔۔855
863۔۔۔855	لوئیس دوم	869۔۔۔863
996۔۔۔987	رابرٹ دوم	1031۔۔۔996
1060۔۔۔1031	قلب اول	1108۔۔۔1061

## سلسلہ ہائے شارلین

جوس دی شارٹ  
لوئی اول

## مغربی فرانسیسی

چارلس ڈی بالڈ  
لوئی سوم  
یوڈس  
رڈولف اول  
لوئیس  
لوئیس بادشاہ  
چارلس  
ہیوگ کیٹ  
ہنری اول

1108۔۔۔1137	لوئی ششم	1137۔۔۔	1137۔۔۔1180	لوئی ہفتم	1180۔۔۔
1180۔۔۔1223	قلب دوم اگست	1223۔۔۔	1223۔۔۔1270	لوئی ہفتم	1226۔۔۔
1226۔۔۔1270	لوئی پنجم	1270۔۔۔	1270۔۔۔1314	قلب سوم	1285۔۔۔
1285۔۔۔1314	قلب چہارم	1314۔۔۔	1314۔۔۔1322	لوئی دہم	1316۔۔۔
1322۔۔۔1328	ٹاں اول	1322۔۔۔		قلب پنجم	1322۔۔۔
	چارلس چہارم				

## شاہان والوا

1328۔۔۔1350	قلب ششم	1350۔۔۔	1350۔۔۔1380	ٹاں دوم	1364۔۔۔
1380۔۔۔1422	چارلس پنجم	1422۔۔۔	1422۔۔۔1461	چارلس ششم	1422۔۔۔
1461۔۔۔1515	چارلس ہفتم	1515۔۔۔	1515۔۔۔1547	لوئی دوازدهم	1498۔۔۔
1547۔۔۔1559	فرینکوئس اول	1559۔۔۔	1559۔۔۔1574	ہنری دوم	1547۔۔۔
1574۔۔۔1589	جریکوئس دوم	1589۔۔۔		چارلس نهم	1574۔۔۔
	ہنری سوم				

## سلسلہ ہائے بوربون

1589۔۔۔1610	ہنری چہارم	1610۔۔۔	1610۔۔۔1643	لوئی سیزدہم	1643۔۔۔
1643۔۔۔1715	لوئی چہاردهم	1715۔۔۔	1715۔۔۔1774	لوئی پانزدہم	1774۔۔۔
1774۔۔۔1799	لوئی شانزدہم	1799۔۔۔			

## پہلی جمہوریہ

1792ء تا 1799ء	نپولین بونا پارٹ (پہلی کونسل)	1799۔۔۔1804	1804۔۔۔1814	نپولین اول بادشاہ	1814۔۔۔
1815۔۔۔	ایک سو دن				

## بوربون کی بحالی

1814۔۔۔1824	لوئی ہجدهم	1824۔۔۔	1824۔۔۔1830	چارلس دہم	1830۔۔۔
1830۔۔۔1848	لوئی قلب	1848۔۔۔			

## دوسری جمہوریہ

1852ء تا 1852ء	نپولین سوم	1852۔۔۔1870			
----------------	------------	-------------	--	--	--

## تیسری جمہوریہ

1870ء تا 1940ء	لوئی اڈولف	1870۔۔۔	1870۔۔۔1873	میری میکمورن	1873۔۔۔
----------------	------------	---------	-------------	--------------	---------

## فرانسس گرہوی ۱۸۷۹ء

1887ء	ساری کارنات	1879ء	فرانسس گریوی
1859ء	فرانسس ٹیلکس	1894ء	ڈاں کیمبر
1906ء	کیمینڈ آرم	1899ء	ایماکل بویت
1920ء	پال	1913ء	ریمینڈ
1924ء	کیملن ڈاؤمرگ	1920ء	ایلیگزینڈر رطریٹ
1932ء	البرٹ لیبرن	1931ء	پاک ڈومر
		1940ء۔۔۔1944ء	ہنری قلب بیٹن

چوتھی جمہوریہ (1946ء۔۔۔1958ء)

پانچویں جمہوریہ (1958ء تا حال)

نوٹ: خروشیف کے بعد سوویت یونین پر یٹیف، چرنکو، آندروپوف اور گورباچوف سوویت یونین کے صدر منتخب ہوئے۔ گورباچوف سوویت یونین کے آخری صدر تھے ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے خاتمے کے بعد بورس یلسن نے اقتدار سنبھالا۔ بورس یلسن دھمین فیڈریشن کے پہلے منتخب صدر تھے۔ دھمین فیڈریشن کے موجودہ صدر ولادی میر پوٹن ہیں۔

### چمن کے شاہی خاندان / حکمران

شاہ	21 ویں 16 ویں صدی ق	شاہک	16 ویں 11 ویں صدی ق
چ	11 ویں صدی ق 221	مغربی چ	11 ویں صدی ق 770
مشرقی چ	770 ق 221 صدی ق	بہار و خزاں کا دور	770 ق 476 صدی ق
محماد بن یاسین کا دور	475 صدی ق 221	چھین	207 صدی ق 21
ہان	206 صدی ق 220	مغربی ہان	208 صدی ق 24
مشرقی ہان	25، 220		
تین ملکتیں			
ول	220، 265		220، 263

(روسی حکمران 1533ء سے)

1598-1584ء	تھیوڈورا اول	1584-1533ء	آئین چہارم
1605-1605ء	تھیوڈورا دوم	1605-1598ء	یورس گودوف
1601-1606ء	ہینسل چہارم	1606-1605ء	ڈیوڈ لیکس اول
1645-1613ء	مائیکل رومانوف	1613-1610ء	بحران کا وقت
1682-1676ء	تھیوڈورا سوم	1676-1645ء	لیکس اول
1725-1682ء	پیر اعظم اول	1689-1672ء	آئین پنجم
1730-1727ء	پیر دوم	1727-1725ء	کیتھرین اول
1741-1740ء	آئین ششم	1740-1730ء	اینا
1762-1762ء	پیر سوم	1762-1741ء	ایلیزبتہ
1801-1796ء	پال اول	1796-1762ء	کیتھرین اعظم دوم
1855-1825ء	نکولس اول	1825-1801ء	ایلیگزینڈر اول
1894-1881ء	ایلیگزینڈر سوم	1881-1855ء	ایلیگزینڈر دوم
		1917-1894ء	نکولس دوم



222 تا 280

جن

265 تا 420

265 تا 316 مشرقی 317 تا 420

مغربی جن

جنوبی اور شمالی خاندان

420 تا 589

جنوبی خاندان	420 تا 589	سنگ	420 تا 479
جی	479 تا 502	لیاٹک	502 تا 557
جمن	557 تا 589	شالی خاندان	376 تا 581
شالی دلی	386 تا 534	مغربی دلی	535 تا 557
شالی جمن	550 تا 577	شالی چو	557 تا 581
سوئی	581 تا 618	تھامب	618 تا 907

پانچ خاندان اور دس ملکیتیں

شالی سنگ	960 تا 1127	جنوبی سنگ	1127 تا 1279
لیاؤ	916 تا 1125	جمن	1115 تا 1235
یوان	1271 تا 1368	یک	1368 تا 1644
سن پات سن	1912	پران شالی کالی	1912 تا 1916
چیاٹک کالی ٹک	1927 تا 1949		

ہندوستان کے انگریز حکمران

گورنر جنرل

1- لارڈ کلائیو	1757 تا 1760
دوسرا دور	1765 تا 1767
2- وارن ہسٹنگو	1774 تا 1785
3- لارڈ کارنولس	1786 تا 1793
4- سر جان شور	1793 تا 1798

5- لارڈ ولزلی	1798 تا 1805
6- سر جارج بارلو	1805 تا 1807
7- لارڈ مینوڈل	1807 تا 1812
8- لارڈ ہسٹنگو	1813 تا 1823
9- لارڈ الہمرسٹ	1823 تا 1828
10- چارلس سٹاکف	1828 تا 1836
11- لارڈ آک لینڈ	1836 تا 1842
12- لارڈ اسٹن برا	1842 تا 1844
13- لارڈ ہارڈنگ	1844 تا 1848
14- لارڈ ولیمز	1848 تا 1856
15- لارڈ کیٹک	1856 تا 1858

جنگ آزادی ہند 1857ء کے بعد ملکہ وکٹوریہ تاجدار برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم کر کے ہندوستان کو براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت کر دیا۔ جس کے بعد گورنر جنرل کی جگہ وائسرائے کی تقرری کی گئی۔

☆ وائسرائے ہند

1- لارڈ کیٹک	1858 تا 1862
2- لارڈ ہلکن	1862 تا 1863
3- لارڈ لارنس	1863 تا 1869
4- لارڈ میٹو	1869 تا 1872
5- لارڈ تاتھ بروک	1872 تا 1876
6- لارڈ لٹن	1876 تا 1880
7- لارڈ رین	1880 تا 1884
8- لارڈ ڈفرن	1884 تا 1888
9- لارڈ لیسٹون	1888 تا 1894
10- لارڈ ہلکن دوم	1894 تا 1899
11- لارڈ کرزن	1899 تا 1905
12- لارڈ مینوڈل دوم	1905 تا 1910
13- لارڈ ہارڈنگ	1910 تا 1916
14- لارڈ جیمس فورڈ	1916 تا 1921

15- لارڈ ریلنگ	1921ء تا 1926ء
16- لارڈ ارون	1926ء تا 1931ء
17- لارڈ ہلنگڈن	1931ء تا 1936ء
18- لارڈ لٹچفلڈ	1936ء تا 1943ء
19- لارڈ ہیل	1943ء تا 1947ء
20- لارڈ ماڈنٹ ہلین	1947ء تا 1947ء

### اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل

1- ٹریگے لی (ڈنڈے)	(1896-1968)	یکم فروری 1946ء تا 10 نومبر 1952ء
2- ڈاک ہمر شولڈ (سویڈن)	(1905-1961)	11 اپریل 1953ء تا 17 ستمبر 1961ء
3- یوگنٹ (میانمار)	(1909-1974)	3 نومبر 1961ء تا 31 دسمبر 1971ء
4- کرٹ والڈ ہائیم (آسٹریا)	(1918-21 دسمبر)	یکم جنوری 1972ء تا 31 دسمبر 1981ء
5- جیری زڈی کوئیار (بھارت)	(1920-19)	یکم جنوری 1982ء تا 31 دسمبر 1991ء
6- بطروش عالی (مصر)	1922	یکم جنوری 1992ء تا 31 دسمبر 1996ء
7- کوئی حنان (مکنا)	(1938-8 اپریل)	یکم جنوری 1997ء تا حال

☆☆☆

### معلومات پاکستان

#### اسلامی جمہوریہ پاکستان

سرکاری نام اسلامی جمہوریہ پاکستان۔  
یوم آزادی 14 اگست 1947ء  
قومی دن یوم پاکستان۔ پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔  
بانی پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح  
قومی شاعر حکیم الامت حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال  
قومی پرچم مگر سبز یعنی مونگیا رنگ جس پر ہلال اور پنج کونوں والا ستارہ بنا ہوا ہے۔ جھنڈے میں شامل سبز رنگ مسلمانوں کی سفید رنگ کی پٹی پاکستان میں آباد مختلف مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ قومی پرچم کی منظوری گیارہ اگست 1947ء کو دستور ساز اسمبلی نے دی تھی اس پرچم کو لیاقت علی خان نے دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا تھا۔  
قومی پرچم کے ساتھ مختلف تقریبات اور مقامات پر لہرانے کے لئے پاکستانی پرچم کے معیاری سائز و راج ذیل ہیں

- (1) موٹر کاروں کے لئے 12x8 انچ (2) عمارات کے لئے 2x3 فٹ
- (3) تقریبات کے لئے 6x4 فٹ (4) پرچم کے لئے 10x6.23 فٹ
- (5) سلائی کیلئے 14x21 فٹ یا 12x18 فٹ
- (6) میز کے لئے 4x6.1/4x4.1/4 انچ

قومی پرچم کا ڈیزائن دہلی کے رہائشی دو بھائیوں انضال حسین اور اظہار حسین نے بنایا تھا ابتدا میں قومی پرچم ایک ہی رنگ کا تھا 9 فروری 1949ء کو اس میں سفید حصے کا اضافہ کیا گیا۔

کسی بھی غیر ملک میں پاکستانی پرچم پہلی بار فرانس میں لہرایا گیا۔ جبکہ روس کے صدر جوزف سٹالن کے انتقال کے موقع پر اسے پہلی بار سرنگوں کیا گیا۔

قومی ترانہ قومی ترانہ نامور شاعر ابوالاثر حفیظ جالندھری کا تحریر کردہ ہے جو جون 1954ء میں منظور ہوا۔

#### قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد  
تو نشان عزم عالیشان  
کشمیر حسین شاد باد  
ارض پاکستان  
مرکز یقین شاد باد  
قوت اخوت عوام  
پاک سرزمین کا نظام  
قوم ملک سلطنت  
پاکندہ تابندہ باد



شاد باد منزل مراد

پرچم ستارہ و ہلال      رہبر ترقی و کمال

ترجمان ماضی شان حال      جان      استقبال

سایہ خدائے ذوالجلال

موسیقار۔ قومی ترانہ کی دھن نامور موسیقار احمد جی چھاگلہ نے مرتب کی جس کا دورانیہ 80 سیکنڈ پر محیط ہے۔ قومی ترانہ کی دھن بجانے کے لئے منتخب ساز و رج ذیل ہیں۔

(۱) ولائتی طرز کی بصری (۲) کلارنٹ (۳) اوپو (۴) آلتو (۵) سیکسوفون (۶) کارنٹ

(7) ٹریپٹ (8) ہارن (9) سلائیڈ (10) ٹرومیون (11) میس ٹرومیون (12) پونیٹیم

(13) بے سون (14) بیس اور ولایتی طرز کے اصول (15) پکڑلو۔

قومی ترانہ کی منظوری دینے والی کمیٹی کے ارکان۔ چیئرمین مسٹر ایس ایم اکرام، ارکان سردار

عبدالرب نشتہ، پیر زادہ عبدالستار، پروفیسر چکر اور قی، چودھری نذیر احمد خان، زید اے بخاری، اے ڈی اظہر، کوی

جسیم الدین، ابوالاثر حفیظ جالندھری۔

ریاستی نشان      ریاستی نشان مندرجہ ذیل علامتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) چاند اور ستارہ جو کہ روایتی طور پر اسلام سے ریاست کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

(2) چوکور شیلڈ جس پر ملک کی چار اہم صنعتوں کی علامت کندہ ہے

(3) شیلڈ کے ارد گرد پھول اور پتیاں بنی ہوئی ہیں جو وطن عزیز کے بھرپور ثقافتی ماحول کی عکاسی کرتی ہیں۔

(4) علامت کے چاروں اطراف بانی پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کا قول اتحاد بایمان، تنظیم قمر ہے۔

قوی پھول :- گل یا سبب

قومی لباس شلوار قمیض، جناح کیپ، شیردانی (سر دیوں میں)

درخت: در دودار، قومی درخت شیشم، دھریک، نیم، سنبل، پاپلر، سفید، بکر، چتر، صنوبر

حانور :- مارخور قومی جانور، نسل گائے، چمکارو، کالا ہرن، ہرن، چیتا، لومڑی، مارکو پولو، بھیڑ، ہنزہ کھوا، نایبنا

ذوالقطن، محلی، مکر محمد وغیرہ

قومی برعہ چکور

قوی مشروب : مجھے کارس

قومی نعرہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

یہ نعرہ مشہور شاعر جناب امیر سودائی نے 1944ء میں لگایا جو تحریک پاکستان کے دوران بہت جلد زبان زد

عام ہو گیا۔ افسر سودا کی کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔

مینار پاکستان 196.5 فٹ بلند مینار پاکستان بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ لاہور کی شمالی سمت میں واقع اقبال پارک کے وسط میں ایستادہ ہے۔ مینار پاکستان کا سنگ بنیاد 23 مارچ 1960ء کو گورنر مغربی پاکستان اختر حسین نے رکھا۔ جبکہ 23 مارچ 1969ء کو اسے عوام کے لئے کھول دیا گیا یہ مینار اس جگہ پر تعمیر کیا گیا ہے جہاں 23 مارچ 1940ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے دوران مسلمانان ہند کے لئے الگ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔

قومی شناختی کارڈ 1973ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے ہر پاکستانی شہری کو پابند کیا گیا کہ وہ قومی شناختی کارڈ حاصل کرے۔ قومی شناختی کارڈ تادیرہ کا ادارہ جاری کرتا ہے۔

کھیل :- ہاکی، قومی کھیل، کرکٹ، ہنٹ ہال، اسکواش، سنو کر، کیڈی، ملاکھڑا، سائیکلنگ، ہانگنڈ وغیرہ

دار الخلافہ اسلام آباد      یہ شہر 1959ء میں پاکستان کا دار الخلافہ بنا۔ اس سے قبل کراچی پاکستان کا دار الخلافہ تھا۔

وقت GMT+5

پکلی کوڑا پی۔ کے p.k

زبانیں : - اردو، قومی زبان، انگلش، سرکاری زبان، پنجابی 48% سندھی 12% سرائیکی (پنجابی سے ملتی جلتی) 10% اردو سرکاری زبان 8% پشتو 8% بلوچی 3% ہندکوہ 2% براہوی 3% پشائی، چترالی، اور دیگر زبانیں 8%

ہم شہر :- کراچی، لاہور، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، حیدرآباد، روالپنڈی، پشاور، کوئٹہ، ڈیرہ اسماعیل خان، بہاولپور، سرگودھا، سکھر، ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، گجرات، چترال، سوات، مری وغیرہ

## ہم پاکستانی ایم

23 مارچ 1956ء کو پاکستان کا پہلا آئین نافذ ہوا، اس روز کو یوم پاکستان کے طور پر منانے کا سرکاری حکم جاری ہوا۔ اس تاریخ کو قاتی دار حکومت اور چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں فوجی پریڈ منعقد ہوتی ہے۔

2 اپریل 1938ء کو شاعر مشرق علامہ اقبال اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

کلمہ مکی: اس روز خدو زون کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

20 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی کے مقام پر تین کامیاب ایٹمی تجربات کیے۔ ملی تاریخ میں اس دن کو یومِ عبیر کے نام سے منایا جاتا ہے۔

1 اگست 1947ء کو پاکستان دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوا۔ اس روز پوری قوم آزادی کی خوشیاں مناتی ہے۔

ستمبر 1965ء کو بزدل بھارتی افواج نے اچانک لاہور پر حملہ کیا۔ اس موقع پر پاک افواج نے اپنی سرحدوں کی فاعیت کا حق ادا کر دیا۔ اس دن کو یوم دفاع کے طور پر قوم ہر سال مناتی ہے۔

ستمبر 1965ء کو پاک فضائیہ نے دشمن کی طاقت کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔

11 ستمبر 1948ء کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ قوم ہر سال ان کی برسی کے موقع پر انھیں خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔

9 نومبر 1877ء کو علامہ اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اس دن کو یوم اقبال کے طور پر قوم ہر سال بڑے جوش و خروش سے مناتی ہے۔

25 دسمبر 1876ء کو قائد اعظم محمد علی جناح پیدا ہوئے۔

25 دسمبر کو سستی برادری کرکس کا تہوار منائی ہے۔

### اہم اسلامی ایام

دس محرم الحرام کو حضرت امام حسینؑ کو کربلا کے مقام پر یزیدی فوج نے شہید کیا۔

12 ربیع الاول نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم پیدائش۔

27 رجب کو نبی کریم ﷺ سفر معراج پر روانہ ہوئے۔ اور سدرۃ المنتہی کے مقام پر رب ذوالجلال سے ہم کلام ہوئے۔

15 شعبان کو مسلمان شبِ برات کی خوشیاں مناتے ہیں۔

27 رمضان المبارک کو مسلمان نزول قرآن کی خوشیاں مناتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ الوداع کہتے ہیں۔ اس روز مسلمان رمضان المبارک کی رخصت کے حوالے سے خصوصی طور پر عبادت کرتے ہیں۔

یکم شوال رمضان المبارک کے اختتام پر مسلمان عید الفطر کی خوشیاں مناتے ہیں۔

9 ذی الحج دنیا بھر سے مکہ میں آئے ہوئے مسلمان فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔

10 ذی الحج دنیا بھر کے مسلمان حضرت ابراہیمؑ کی عظیم الشان قربانی کی یاد میں جانور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے اس کی خوشنودی کا حصول چاہتے ہیں۔

### اقوام متحدہ کے دن

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام دنیا بھر اور پاکستان میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد ذیل خصوصی دن

منائے جاتے ہیں۔

### کب منایا جاتا ہے

22 فروری

8 مارچ

22 مارچ

24 مارچ

17 اپریل

22 اپریل

دن

ورلڈ سکاؤٹنگ ڈے

عالمی یوم خواتین

عالمی پانی کا دن

عالمی تپ دن کا دن

عالمی یوم صحت

ورلڈ آرٹھ ڈے

محنت کشوں کا عالمی دن

عالمی یوم ماحول

السد او نشیات

بین الاقوامی امداد باہمی کا دن

عالمی آبادی کا دن

عالمی یوم خواندگی

عالمی یوم سیاحت

عالمی یوم سکونت

استادوں کا عالمی دن

وہنی صحت کی آگاہی کا دن

عالمی یوم معیار

سفید چھتری کا عالمی دن

غربت مکاؤ

اقوام متحدہ کا دن

ذیابیطس کا عالمی دن

عالمی یوم بچکان

ایڈز کا عالمی دن

رضا کاروں کا عالمی دن

انسانی حقوق کا عالمی دن

موسم :- موسم گرما، اپریل تا ستمبر، موسم سرما، اکتوبر تا مارچ، موسم برسات، وسط جولائی تا وسط ستمبر، موسم بہار، وسط فروری تا

وسط اپریل

سربراہ مملکت :- صدر

سربراہ حکومت :- وزیر اعظم

طرز حکومت :- وفاقی پارلیمانی طرز حکومت، ایوان بالا اور ایوان زیریں اور چار صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل ہے۔ ایوان بالا، یعنی سینٹ مستقل قانون ساز ادارہ ہے۔ جو ملک میں پارلیمانی طرز حکومت کی علامت

ہے۔ جبکہ ایوان زیریں "قومی اسمبلی" کا انتخاب ہر پانچ سال بعد ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی سربراہ حکومت کا انتخاب کرنے کے علاوہ قانون سازی اور مالیاتی بلوں کی نگرانی کا فریضہ بھی سرانجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ

(4) صوبائی اسمبلیاں، پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان قائم ہیں۔ جبکہ FATA وفاق کے زیر انتظام شمالی علاقہ جات کا انتظام و انصرام سنبھالنے کیلئے خود مختار کونسل کام کر رہی ہے۔ اس طرح وفاق کے زیر انتظام قبائلی



علاقہ جات FATA کو قومی اسمبلی اور سینٹ میں نمائندگی حاصل ہے۔  
لیگل سٹم: برٹش دور حکومت میں بنائے گئے قوانین ابھی تک نافذ العمل ہیں بعض قوانین میں دین اسلام کی ہدایات اور سزاؤ کے جزا کے فلسفے پر عمل کرتے ہوئے تبدیلیاں کی گئی ہیں لیکن ابھی تک انگریز دور کے تمام قوانین کو نہیں بدلا جاسکا۔

جغرافیہ:-

جغرافیائی طور پر پاکستانی سرحدیں دنیا کے خوبصورت ترین مناظر کی عکاس ہیں۔ شمال اور مغرب میں کوہ ہمالیہ کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش جیسے بلند و بالا اور عظیم الشان پہاڑی سلسلے جبکہ مشرق میں ہموار میدان اور صحرا پاکستان کو دنیا کا خوبصورت ترین ملک بنانے کا باعث ہیں جبکہ دریائے سندھ کے کنارے دنیا کی قدیم ترین تہذیب و تہذیب و تہذیب اور دیگر علاقوں میں پروان چڑھی جبکہ بعد ازاں گندھارا تہذیب کا مسکن بھی ٹیکسلا سوات چترال موجودہ پشاور کے علاقے بنے ٹیکسلا میں بدھ دور کی سب سے پرانی اور بڑی جامعہ واقع تھی۔

عمل وقوع:-

37°24'N عرض بلد

75°55'61'E طول بلد

پاکستان جنوبی ایشیا کا اہم ملک ہے مشرقی سرحد بھارت کے ساتھ ملتی ہے جسکی طوالت 1660 کلومیٹر ہے۔ اس سرحد کو سرینڈ کلف ایوارڈ بارڈر کہتے ہیں۔ شمال مشرق میں چین واقع ہے چین کیساتھ پاکستانی سرحد 592 کلومیٹر طویل ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے جسکے ساتھ پاکستانی سرحد لمبائی 2240 کلومیٹر ہے۔ اس سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ جبکہ جنوبی مغرب میں ایران کیساتھ پاکستانی سرحد کی لمبائی 800 کلومیٹر ہے جنوبی میں بحیرہ عرب واقع ہے پاکستان کے ساحلی کی لمبائی 10.64 کلومیٹر ہے۔ صحرا سے بحیرہ عرب تک پاکستان کی لمبائی 1800 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔

رقبہ:-

پاکستان کل رقبہ 796,095 مربع کلومیٹر ہے۔ پاکستان کے کل رقبہ کا 58.79% علاقہ پہاڑوں اور سطح مرتفع پر مشتمل ہے جبکہ 41.21% رقبہ ہموار میدان پر مشتمل ہے شمالی علاقہ جات کا رقبہ پاکستانی رقبے میں شامل ہے۔

علاقائی حدود 12° تا 35° نیل میل

200° تا 70° نیل میل

200° تا 70° نیل میل

خصوصی اقتصادی زون کی حدود

بین الاقوامی سمندری حدود کا آغاز

پاکستان کی اہم پہاڑی چوٹیاں:-

پاکستان کے پہاڑی سلسلوں میں پانچ چوٹیاں 8,000 میٹر سے بلند ہیں جن میں سب سے اونچی چوٹی کے ٹو ہے۔ پاکستان کی چند اہم پہاڑی چوٹیاں انکی بلندی سلسلہ ہائے کوہ اور عالمی درجہ بندی درج ذیل ہے۔

(1) کے ٹو:- بلندی 8,618 میٹر 28,268 فٹ نی

// 8,611 میٹر پرانی 28,250 فٹ پرانی

سلسلہ ہائے کوہ قراقرم۔ عالمی درجہ بندی-2

(2) نانگا پربت:- بلندی 8,125 میٹر 26,656 فٹ

سلسلہ ہائے کوہ ہمالیہ۔ عالمی درجہ بندی-9

(3) گیشتر برم 1:- بلندی 8,068 میٹر 26,470 فٹ

سلسلہ ہائے کوہ قراقرم۔ عالمی درجہ بندی-11

نمبر شمار	نام چوٹی	بلندی میٹر	بلندی فٹ	پہاڑی سلسلہ	عالمی درجہ بندی
(4)	براڈ پیک	8,060	26,444	قراقرم	12
(5)	گیشتر برم II	8,035	26,362	قراقرم	14
(6)	گیشتر برم III	7,952	26,089	قراقرم	15
(7)	گیشتر برم IV	7,929	26,014	قراقرم	17
(8)	ڈشی غیل سار	7,885	25,869	قراقرم	20
(9)	کن یا نگ کش	7,852	25,761	قراقرم	22
(10)	ماشر برم این ای	7,821	25,660	قراقرم	24
(11)	راکا پوتی	7,788	25,550	قراقرم	27
(12)	بلپورا I	7,785	25,541	قراقرم	28
(13)	کانجوت سار	7,760	25,460	قراقرم	29
(14)	ساتورنگٹری	7,742	25,400	قراقرم	33
(15)	تڑی دور	7,720	25,330	قراقرم	36
(16)	ترج میر	7,708	25,289	ہندوکش	41
(17)	چوگولیزا I	7,654	25,111	قراقرم	46
(18)	شیش پور پور	7,611	24,970	قراقرم	49
(19)	سکاتینگ ٹنگری	7,544	24,750	قراقرم	58
(20)	پوہری کش ڈبلیو	7,492	24,580	قراقرم	67
(21)	نوشک	7,492	24,580	ہندوکش	68
(22)	ترج میرین ڈبلیو	7,487	24,563	ہندوکش	69
(23)	K-12	7,468	24,500	قراقرم	73
(24)	ڈرم ٹنگری	7,463	24,485	قراقرم	74

(25)	مالویننگ ڈبلیو	7,452	24,448	قرآقرم	76
(26)	سیاٹکری	7,422	24,350	قرآقرم	79
(27)	سکل برم	7,420	24,344	قرآقرم	80
(28)	انٹرم ٹکری II	7,406	24,298	قرآقرم	82
(29)	حاراسوش	7,406	24,298	قرآقرم	84
(30)	استورنصل	7,403	24,288	ہندوش	85
(31)	مکینٹ چوٹی	7,400	24,278	قرآقرم	86
(32)	پوک ٹن باغ	7,400	24,278	قرآقرم	87
(33)	الز ا	7,388	24,239	قرآقرم	88
(34)	تیرام ٹکری III	7,381	24,216	قرآقرم	90
(35)	شیرلی ٹکری	7,380	24,212	قرآقرم	91
(36)	کارون چوٹی	7,350	24,114	قرآقرم	100
(37)	مول سار	7,342	24,088	قرآقرم	103
(38)	ساراگر چوٹی I	7,338	24,075	ہندوش	104
(39)	بوجھوگر	7,329	24,045	قرآقرم	106
(40)	مکیش برم V	7,321	24,019	قرآقرم	107
(41)	بالتور ٹکری	7,321	24,019	قرآقرم	113
(42)	اردوک پیک I	7,300	23,950	قرآقرم	114

مشہور پہاڑی درے 'درہ بختیاب' درہ کرم درہ ٹوپی درہ گول درہ بولان درہ لواری  
مشہور گلشیر سیاحین 75 کلومیٹر طویل

بالتور 62 کلومیٹر طویل

بطورا 55 کلومیٹر طویل

جھیلیں، پتھر جھیل سندھ، کینر جھیل سندھ، حنا جھیل بلوچستان، سیف الملکوک جھیل صوبہ سرحدست پارا جھیل شمالی علاقہ  
جات کچھور جھیل شمالی علاقہ جات، اوچیالی جھیل پنجاب، نل جھیل پنجاب۔

صحرا:- تھر سندھ، نخل پنجاب، چولستان پنجاب

آبادی:-

زیر نظر اعداد و شمار 1998ء میں ہونے والے مردم شماری کے مطابق ہیں۔

کل آبادی 135,135 ملین

فی مربع کلومیٹر آبادی 164 نفوس

شہری آبادی: 32.5% یہ تیسرا شخص شہروں میں آباد ہے۔

عالمی درجہ درہندی آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا آٹھواں بڑا ملک ہے جبکہ

سال 2004ء میں پاکستان امت مسلمہ کا دوسرا بڑا ملک بن چکا ہے۔

آبادی کے لحاظ سے بڑے شہر کراچی	9,778,466	نفوس
لاہور	5,325,030	نفوس
فیصل آباد	2,079,371	نفوس
راولپنڈی	1,478,845	نفوس
مٹان	1,243,514	نفوس
حیدرآباد	1,214,518	نفوس
گوجرانوالہ	1,182,842	نفوس
پشاور	1,032,983	نفوس
کوئٹہ	587,754	نفوس
اسلام آباد	579,914	نفوس

رہائشی سہولیات اوسط 6.6 افراد ایک رہائشی یونٹ کے مالک ہیں۔

صوبوں میں آبادی کا تناسب	پنجاب	55.6%
	سندھ	23%
	سرحد	13.4%
	بلوچستان	5%
	قبائلی علاقہ جات	2.4%
	وفاقی دارالحکومت	0.6%

شرح افزائش آبادی 2% سالانہ

شرح پیدائش 34.38 پیدائش ایک ہزار آبادی کے تناسب سے

شرح اموات 10.69 اموات ایک ہزار آبادی کے تناسب سے

نوزائیدہ بچوں ہزار بچوں میں سے 93.48 بچے زچگی کے دوران ہی فوت ہو جاتے ہیں

اوسط عمر 59.07 سال

58.23 سال مرد

59.96 سال عورت

آبادی کا مذہبی تناسب:-

95% مسلمان

5% عیسائی ہندو سکھ پارسی اور دیگر مذاہب

پینک :-



ٹیسٹ بینک آف پاکستان، نیشنل بینک آف پاکستان، حبیب بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ، یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ، بینک الحبیب لمیٹڈ، عسکری بینک لمیٹڈ، پنجاب بینک لمیٹڈ، مالی بینک لمیٹڈ، خیبر بینک لمیٹڈ، فرسٹ ویمین بینک لمیٹڈ (مخصوص بینک)، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ، انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک لمیٹڈ، فیڈرل بینک آف کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، پنجاب کوآپریٹو بینک لمیٹڈ وغیرہ۔

غیر ملکی بینک: بینک الفلاح، یونین بینک، سٹی بینک، سٹیٹ بینک، چارٹرڈ بینک، ایس بی این ایمر بینک وغیرہ۔

اہم صنعتیں:-

ٹیکسٹائل ملیں، سینٹ، کھاد، چینی، آلات جراحی، الیکٹرانک آلات، الیکٹرونک مشینری، پنکھا، مددکاری، موٹریں، واشنگ مشین، فریج، ٹی وی آلات، موٹر سائیکل، کار سازی، پیڑ و نیم مصنوعات، قالین، بھاری اسلحہ، ٹینک، توپیں، میزائل سازی، طیارہ سازی وغیرہ۔

تعلیم اور صحت:-

تعلیم	پرائمری سکولز	250,805
	مڈل سکولز	15,595
	ہائی سکولز	10,808
	آرٹس اینڈ سائنس کالجز	898
	پروفیشنل کالجز	161
	یونیورسٹیز	70

شرح خواندگی:-

45% سرکاری اعداد و شمار، وہ تمام لوگ جو پڑھ سکتے ہیں۔

مردوں میں شرح خواندگی	56.5%
عورتوں میں شرح خواندگی	32.6%
شہروں میں شرح خواندگی	64.7%
دیہاتوں میں شرح خواندگی	34.4%

صحت:-

بڑے ہسپتال 906 واضح رہے کہ ان ہسپتالوں میں تحصیل ہینڈ کو اثر کی سطح کے ہسپتال شامل ہیں۔ بنیادی

مرکز صحت اور دیہی مرکز صحت اور ڈسپنسریوں کا ذکر نہیں ہے۔

کل بستری	86,921
رجسٹرڈ ڈاکٹر	108,062
رجسٹرڈ ڈسپنسٹ	4633
نرسز اور دیگر	98684

خوراک اور کیلوریز کی کس:-

2306 کیلوریز فی دن کی کس

9- میڈیا، سیاحت اور ذرائع مواصلات

روزانہ 424 ہفت روزے 718 پندرہ روزے 107 ماہانہ 553 روزانہ 553 ایس بی این، این این آئی، ٹائیوز بی بی سی، آئی بی پی، کشمیر میڈیا سروس، الیکٹرانک میڈیا:-

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے چھ مراکز اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور مظفر آباد کام کر رہے ہیں۔ کارپوریشن ٹی وی، پی ٹی وی ورلڈ ٹی وی، نیشنل، چینل نمبری کے نام سے چار مختلف چینلوں کے ذریعے ناظرین تک نشریات پہنچا رہی ہے۔ ٹی وی کی نشریات سے پاکستان کی آبادی کا 90% فیصد حصہ لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر میں ایس آر وی، بی بی سی، یو ٹی وی، اہٹائی وی، آج ٹی وی، ہم ٹی وی، اردو ٹی وی، خیبر ٹی وی، دیگر پاکستانی چینلوں سمیت کے ذریعے نشریات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے زیر انصرام 26 ریڈیو اسٹیشن کام کر رہے ہیں۔

سیاحتی مقامات:-

آثار قدیمہ، موجودہ ڈھیر، ٹیکسلا، کوٹ ڈیچی، مہر گڑھ، لاہور وغیرہ اس وقت پاکستان کے سات آثار قدیمہ عالمی ورثہ میں شامل ہیں۔

118

ایئر پورٹس انٹرنیشنل ایئر پورٹس کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، ملتان، کوئٹہ، لیصل آباد

ڈاکخانے 13,419

ٹیلی فون ککشن 2,5787 ملین

ٹیلی گراف آفس 427

معدنی وسائل:-

گرینائٹ، سیلکا، باکسائٹ، فاسفیٹ، پوناش، نمک، سلفر، سب، مرمر، جسم، کورامیٹ، کاپر، آئرن، گولڈ، لیڈ، میکائیٹ، میکیز، زنک، سلور، کوئلہ، پٹرولیم، قدرتی گیس وغیرہ

پائپ لائنز	خام تیل کی پائپ لائن	350 کلومیٹر
	پٹرولیم مصنوعات	81200 کلومیٹر
	قدرتی گیس	4,544 کلومیٹر
زراعت	زیر کاشت رقبہ	79.61 ملین ہیکٹرز
	جنگلات کا رقبہ	4.51 ملین
	فصلوں کی کاشت کیلئے زیر استعمال رقبہ	28.94 ملین

شہری پانی والارقبہ : 78.13 ملین  
اہم فصلیں: گنا، مکند، چنا، چاول، کپاس، مکئی، باجرہ، جوار وغیرہ۔  
متاثرہ امور: بھارت کے ساتھ صل طلب مسئلہ کشمیر۔

بلکسٹارڈیم کی تعمیر: کشن گن پراجیکٹ  
اہم بین الاقوامی ادارے اور معاہدے جن کا پاکستان رکن ہے۔

آسیان علاقائی فورم  
ایسوی ایشن آف ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشنز  
ایسین ڈویلپمنٹ بینک  
ایسین پروڈکٹوئی آئرن گنا نیشن  
سی ڈبلیو  
سی سی سی  
ای سی او  
ای ایس سی اے پی

ایف اے او  
جی 9  
جی 24  
جی 77  
گروپ ٹائن  
گروپ 24  
گروپ ستر

انٹرنیشنل اٹاک انرجی ایجنسی  
انٹرنیشنل بینک فاروی کنٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ ورلڈ بینک  
انٹرنیشنل سول ایوی ایشن آئرن گنا نیشن  
انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس  
انٹرنیشنل کنفیڈریشن آف فری ٹریڈ یونینز  
انٹرنیشنل ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوومنت  
انٹرنیشنل اسلامک بینک

انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ  
انٹرنیشنل ہائیڈرو گرافک آئرن گنا نیشن  
انٹرنیشنل لیبر فیڈریشن  
انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ

انٹرنیشنل میری ٹائم آئرن گنا نیشن  
انٹرنیشنل سوبائل سیلائٹ آئرن گنا نیشن  
انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن سیلائٹ آئرن گنا نیشن

آئی این ایم اے آر ایس ٹی  
آئی این ٹی ای ایل ایس ٹی

انٹرنیشنل کریمنل پولیس آئرن گنا نیشن  
انٹرنیشنل اوپیک کمیٹی  
انٹرنیشنل آئرن گنا نیشن فارماٹیکیشن  
انٹرنیشنل سٹینڈرڈ آئرن گنا نیشن

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او  
ایم آئی این یو آر این او

پاکستان کی انتظامی تقسیم :-  
پاکستان کو انتظامی طور پر چار صوبوں وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات اور وفاقی دار الحکومت کے علاقہ  
میں تقسیم کیا گیا ہے۔ صوبوں کی تقسیم اضلاع تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں کی گئی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے سب بڑا صوبہ پنجاب  
جبکہ رقبہ کے لحاظ سے بلوچستان بڑا صوبہ ہے۔ علاوہ ازیں وفاق کے زیر انتظام شمالی علاقہ جات FANA پاکستان کا حصہ  
نہیں لیکن یہ علاقہ وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔ اس علاقے کا ذکر کے بغیر پاکستان کے متعلق پوری آگاہی حاصل





میدان میں اتریں جنہیں دھاندلی سے ہرا دیا گیا۔ محترمہ کی شکست نے مشرقی پاکستان میں احساس محرومی کو جنم دیا کیونکہ بنگال کی اکثریت نے مادر ملت کو اپنے ووٹ کا حق وار سمجھا تھا۔

1965ء کے صدارتی انتخابات میں ہونے والی دھاندلی سے مشرقی پاکستان کے عوام کے اندر پیدا ہونے والے منفی اثرات کے نتیجے میں وہ مرکز سے دور ہوتے چلے گئے۔

### پہلی پاک بھارت جنگ

6 ستمبر 1965ء کو بھارت نے مغربی پاکستان کے محاذ پر جنگ چھیڑ دی۔ بھارت نے پاک افواج کے ہاتھوں تمام محاذوں پر عبرتاک رسوائی کے بعد اقوام متحدہ سے رجوع کیا جس نے جنگ بندی کروائی اور مقبوضہ علاقوں کی واپسی کے لئے سوویت یونین کے وزیر اعظم کوسی گن نے پاک بھارت مذاکرات کرائے جس کے نتیجے میں دونوں فریق اپنی اپنی سابقہ پوزیشنوں پہ چلے گئے۔

### بھٹی خان

محترمہ فاطمہ جناح کی صدارتی انتخاب میں شکست، معاہدہ تاشقند کی ناروا شرائط اور ایوبی آمریت کی مسلسل زیادتیوں کے خلاف عوام سڑکوں پر نکل آئی اور پورے ملک میں مظاہرے شروع ہو گئے۔ ان حالات کا سامنا نہ کر سکتے ہوئے فیملڈ مارشل ایوب خان نے اقتدار کا ٹھکانہ چیف بھٹی خان کے حوالے کر دیا یوں 25 مارچ 1969ء کو ملک ایک بار پھر مارشل لا کی گود میں جا گرا۔

### عام انتخابات

بھٹی خان نے لیگل فریم ورک آرڈر جاری کر کے 7 دسمبر 1970ء کو ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلے غیر جانبدارانہ انتخابات تھے۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان اور چیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں کامیابی حاصل کی جبکہ مجموعی طور پر عوامی لیگ نے برتری حاصل کی لیکن اسے حکومت بنانے کی دعوت نہ دی گئی جس پر بنگال میں بغاوت نے جنم لیا اور وہاں خانہ جنگی شروع ہو گئی جس کے بعد بھارت نے اپنی افواج مشرقی پاکستان میں داخل کر دیں۔

### دوسری پاک بھارت جنگ

مٹائی آبادی اس کے ساتھ تھی جبکہ دسمبر میں مغربی محاذ پر بھی لڑائی شروع ہو گئی۔ مشرقی پاکستان میں پاک فوج جو چاروں طرف سے گھر چکی تھی۔ ہتھیار ڈال کر بھارت کی قید میں چلی گئی اور مشرقی صوبہ پاکستان سے علیحدہ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔

### ذوالفقار علی بھٹو کا دور

20 دسمبر کو ستوا مشرقی پاکستان کے بعد بھٹی خان نے استعفیٰ دے کر اقتدار بھٹو کے حوالے کر دیا۔ بھٹو ایسے وقت حکمران بنے جب پاکستان کے تقریباً ایک لاکھ فوجی بھارت کی قید میں تھے۔ مغربی پاکستان کا 5 ہزار مربع میل علاقہ

دشمن کے قبضہ میں تھا۔ عوام کا مورال مرنے سے ہر طرف مایوسی اور ناامیدی پیدا ہو چکی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے بھارت سے برابری کی بنیاد پر شملہ معاہدہ کیا اور جنگی قیدی واپس حاصل کئے۔ مقبوضہ علاقہ واپس لیکر فوج کا حوصلہ بڑھایا۔ بہادری دکھانے والے 71ء کے شہداء کو نشان حیدر دیئے۔ عربوں سے تعلقات بڑھا کر پاکستان کو اسلامی بلاک کا رکن بنا دیا گیا۔ اس دوران کرچی میں روس کے تعاون سے ایشیا کی سب سے بڑی شیل ملز لگائی۔ لاہور میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کروانے کے علاوہ انٹی پروگرام پر کام شروع کیا گیا۔ 1973ء کا ستھ آئین تشکیل دیا گیا، قادیانوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا مغربی ممالک، عرب ممالک اور عالمی طاقتوں کے دورے کر کے پاکستان کی کاسیاب خارجہ پالیسی ترتیب دی اور چین اور عرب ممالک سے خصوصی تعلقات کی بنیاد رکھی۔

1977ء کے الیکشن میں پیپلز پارٹی نے برتری حاصل کی مگر اپوزیشن نے دھاندلی کا الزام لگا کر تحریک کا آغاز کیا جس سے ملک بھر میں ہنگامے پھوٹ پڑے اس دوران حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں معاہدہ طے پانے والا تھا کہ 5 جولائی 1977ء کی رات کو چیف آف آرمی سٹاف جنرل ضیاء الحق نے مارشل لا نافذ کر کے آئین توڑ دیا جس کے ساتھ ہی مرکزی و صوبائی حکومتیں ختم کر دی گئیں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سمیت دیگر سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

### تیسرا مارشل لا جنرل ضیاء کا دور

جنرل ضیاء نے 5 جولائی 1977ء کو اکتوبر 77ء میں الیکشن کرانے کا اعلان کیا جو بعد میں ملتوی کر دیا گیا۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو ایک قتل کے الزام میں گرفتار کر کے پھانسی کی سزا دی گئی۔ بھٹو کی پھانسی کے بعد جنرل ضیاء نے اپوزیشن کی مدد سے نئی میں حکومت تشکیل دی مگر جلد ہی اختلافات کی بناء پر اپوزیشن ان کا ساتھ چھوڑ گئی۔ جنرل ضیاء کی حکومت کے خلاف پیپلز پارٹی اور دیگر اپوزیشن پارٹیز نے مل کر MRD کے نام سے اتحاد کیا۔ جنرل ضیاء نے حالات کا رخ دیکھتے ہوئے غیر جماعتی انتخابات کا اعلان کیا اس سے قبل ملک میں ریفرنڈم ہوا جس میں یہ پوچھا گیا کہ "جنرل ضیاء قرآن اور سنت کے مطابق جو اسلامی قانون بنانا چاہتے ہیں اگر آپ اس سے متفق ہیں تو اس کا مطلب ہے وہ اگلے 5 سال کے لئے صدر بن گئے ہیں۔"

### غیر جماعتی انتخابات

25 فروری 1985ء کو قومی اسمبلی اور 28 فروری 1985ء کو صوبائی اسمبلیوں کے غیر جماعتی انتخابات منعقد ہوئے جس کے بعد 23 مارچ 1985ء کو محمد خان جونیجو نے وزیر اعظم کی حیثیت سے کام شروع کیا اور نیم جمہوری حکومت نے کام کا آغاز کر دیا۔

### مارشل لا کا خاتمہ

31 دسمبر 1985ء کو نئی حکومت کی کوششوں سے ملک میں سے مارشل لا اٹھایا گیا۔

### پارلیمنٹ کی برطرفی

29 مئی 1988ء کو جنرل ضیاء آئین کی دفعہ 58 شق 2 (ب) کا استعمال کرتے ہوئے قومی اور صوبائی



اسبلیاں تو زوری وفاقی و صوبائی کابینہ برطرف کر دیں 90 دن کے بعد لے انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا۔ 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاء اپنے ساتھی فوجی عہدے داروں، امریکی سفیر اور دیگر اہم شخصیات کے ہمراہ فوجی طیارہ C-130 کے فضائی حادثہ میں جل کر ہلاک ہو گئے۔

### غلام اسحاق خان کا دور

جنرل ضیاء کی ہلاکت کے بعد غلام اسحاق خان (چیئر مین سینٹ) نے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھال کر قومی اسمبلی کے لئے 19 نومبر 1988ء کو انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے کا اعلان کیا جو کہ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کے لئے بے نظیر بھٹو کی رٹ کے فیصلے کے بعد ہوا۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے انتخابات جماعتی بنیادوں پر کروانے کا حکم جاری کیا۔

### انتخابات 1988ء

جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے انتخابات میں پیپلز پارٹی نے سادہ اکثریت حاصل کر کے اتحادی جماعتوں کی مدد سے حکومت تشکیل دی۔

### بے نظیر بھٹو بحیثیت وزیراعظم

1988ء کے انتخابات کے بعد نئی جمہوری حکومت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی سربراہی میں کام شروع کیا جبکہ انہوں نے پہلی مسلمان خاتون وزیراعظم بننے کا منفرد عزاز بھی حاصل کیا۔ 16 اگست 1990ء کو صدر اسحاق نے آئین کے آرٹیکل 58/2 ب کے تحت قومی و صوبائی اسمبلیاں توڑ کر حکومت ختم کر دی۔ 24 اکتوبر 1990ء کو انتخابات کا اعلان کیا۔

### انتخابات 1990ء

1990ء کے انتخابات میں آئی جے آئی نے 105 اور پیپلز ڈیموکریٹک الائنس نے 45 نشستیں حاصل کیں۔ آئی جے آئی نے سندھ کے سوا تمام صوبوں میں حکومت بنائی جبکہ سندھ میں پی ڈی اے کا میاں حاصل کرنے کے باوجود حکومت نہ بنایا اور یہاں جام صادق کی سربراہی میں مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کی مخلوط حکومت تشکیل پائی۔

19 اپریل 1993ء کو صدر اسحاق نے ایک بار پھر آئین کے آرٹیکل 58 کی دفعہ 2 (بی) کا استعمال کرتے ہوئے میاں نواز شریف کی حکومت برطرف کر کے بلخ شیر مزاری کو نگران وزیراعظم بنایا۔ 26 اپریل 1993ء کو سپیکر قومی اسمبلی گوہر ایوب خان نے سپریم کورٹ میں اس اقدام کے خلاف رٹ دائر کی۔ 26 مئی کو سپریم کورٹ نے پہلی مرتبہ قومی اسمبلی بحال کر دی۔ نواز شریف کی بحالی کے بعد بھی صدر اور وزیراعظم کے اختلافات ختم نہ ہونے کے باعث صدر اور وزیراعظم مستعفی ہو گئے۔ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں توڑ دی گئیں اور 6 اکتوبر 1993ء کو نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا۔

### انتخابات 1993ء

16 اکتوبر 1993ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی نے سادہ اکثریت حاصل کر کے حکومت تشکیل دی اور 19 اکتوبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو بارہ وزیراعظم پاکستان بن گئیں۔ ملک میں پیپلز پارٹی کی تیسری حکومت تھی۔

### محترمہ بے نظیر بھٹو کی برطرفی

5 نومبر 1996ء کو محترمہ کی حکومت کو انجی کے پارٹی کے رہنما اور صدر پاکستان سردار فاروق لغاری نے آئین کی دفعہ 58-2 (ب) کا استعمال کرتے ہوئے برطرف کر دیا اور فروری 97ء میں عام انتخابات کا اعلان کیا گیا۔

### انتخابات 1997ء

17 فروری 1997ء کو قومی اسمبلیوں کے انتخابات بیک وقت ہوئے ان انتخابات میں مسلم لیگ نے بھاری اکثریت حاصل کی کامیابی کے بعد مسلم لیگ نے نواز شریف کی سربراہی میں حکومت بنائی۔

### نواز حکومت کی برطرفی 1999ء

12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے نواز حکومت کو برطرف کر دیا۔ 14 اکتوبر 1999ء کو جنرل مشرف نے بطور چیف ایگزیکٹو پاکستان کی حیثیت سے کام شروع کیا۔

### جنرل مشرف حکومت

جنرل مشرف نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک میں انقلابی اصلاحات کرتے ہوئے ملکی خزانہ لوٹے والوں کا احتساب شروع کیا نواز شریف کو دوست ممالک کی مداخلت پر دسمبر 2000ء میں سعودی عرب جلا وطن کر دیا گیا۔ جنرل پرویز مشرف نے معاملات حکومت چلانے کیلئے سیکورٹی کونسل قائم کی جبکہ سیاسی پارٹیوں کے قانون اور دہشت گردی ایکٹ 1997ء میں ترمیم کے ساتھ اکتوبر 2002ء میں عام انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ مارچ 2001ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر بلدیاتی الیکشن کرائے گئے جن کے بعد ملک میں کھنڈی نظام کو ختم کر کے ضلعی حکومتوں کا تصور روشناس کرایا گیا۔ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں دہشت گردی کے بعد جنرل مشرف حکومت نے امریکی حکومت کا ساتھ دیتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف جہم میں بھرپور حصہ لیا۔ صدر مشرف کے اس کردار کی بناء پر امریکہ نے پاکستان پر عائد تمام فوجی و اقتصادی اور جمہوریت کے حوالے سے جاکد پابندیاں اٹھانے کے علاوہ پاکستان کی بھرپور مالی مدد بھی کی جس سے ملکی خزانے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

### انتخابات 2002ء

10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے ان انتخابات میں مسلم لیگ قائداعظم بڑا سیاسی دھڑا بن کر سامنے آئی جبکہ صوبہ سرحد میں دیہی جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلس عمل نے کامیابی حاصل کی۔ میر ظفر اللہ خان جمالی ملک کے وزیراعظم منتخب ہوئے اور چیف ایگزیکٹو کے تمام اختیارات انہیں سونپ دیے گئے۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی اور جنرل پرویز مشرف کے مابین اختلافات پیدا ہوئے تو 26 جون 2004ء کو وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا۔

ان کے استعفی کے بعد عارضی طور پر منتخب وزیراعظم کی حیثیت سے چوہدری شجاعت حسین نے حکومت تشکیل دی۔ جنرل پرویز مشرف کی ایما پر شوکت عزیز کو ضمنی انتخاب میں کامیاب کر دیا گیا۔ 29 اگست 2004ء کو وزیراعظم منتخب کر دیا گیا۔

## پاکستان کی دستوری تاریخ

ہر مملکت کے نظام کو چلانے کیلئے ایک دستور یا آئین کی ضرورت ہوتی ہے۔ 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آنے والی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کی تاریخ اس حوالے سے افسوسناک ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ہم آئین سازی جیسے اہم معاملات ایسے الجھے کہ آج تک قوم آئین کے نفاذ کی حقیقی برکتوں سے محروم ہے۔ 10 اگست 1948ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس قائداعظم کی صدارت میں ہوا۔ اسمبلی نے گورنمنٹ آف آئین ایکٹ 1935 میں چند ترامیم کر کے اسے عارضی طور پر آئین پاکستان کی حیثیت دی۔ دستور ساز اسمبلی کے فرائض میں دو چیزیں شامل تھیں۔

(1) نوزائیدہ مملکت کے لیے آئین تیار کیا جائے۔

(2) آئین کی تیاری اور نفاذ تک وفاقی قانون ساز ادارے یعنی پارلیمنٹ کے فرائض سرانجام دے۔ قرار داد مقاصد کی منظوری کے باوجود دستور سازی اسمبلی کے اراکین نے مختلف حیلوں بہانوں سے آئین کی تیاری اور تکمیل کو الجھائے رکھا۔ یہاں تک کہ چوہدری محمد علی کی وزارت عظمیٰ کے دور میں دوسری دستور ساز اسمبلی نے وزیراعظم کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے صرف ایک سال کے اندر اندر آئین تیار کر لیا۔ پاکستان مسلم لیگ اور کرشک سرائیک پارٹی نے آئین کی تیاری اور مسودہ کی منظوری میں اہم کردار ادا کیا۔

## 1956 کا آئین

پاکستان کی دستوری تاریخ کا سب سے پہلا آئین 1956ء میں نافذ ہوا۔ اس آئین کے تحریری مسودہ میں 334 دفعات اور 6 گوشوارے شامل تھے۔ آئین کا نفاذ 23 مارچ 1956ء کو ہوا۔ جس کے بعد گورنر جنرل اسکندر مرزا نے صدر پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

## اہم نکات

- (1) پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔
- (2) پہلی دستور ساز اسمبلی کی منظور کردہ قرار داد مقاصد کو آئین کا ماخذ اور سرچشمہ قرار دیتے ہوئے اسے ابتدائی کی حیثیت سے دستور میں شامل کیا گیا۔
- (3) مملکت کے سربراہ کیلئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
- (4) تمام کائنات اور پاکستان میں اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسلامی قوانین سے راہنمائی حاصل کرنے کو یقینی بنایا گیا۔
- (5) قرآن و سنت سے متصادم قوانین نہ بنانے کا فیصلہ ہوا۔

(6) اسلامی طرز زندگی کے تحفظ کیلئے ضروری سہولتیں دینے کے لئے آئینی گنجائش پیدا کی گئی۔

(7) غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔

(8) غیر اسلامی قوانین ختم کرنے کا انتظامی حکم جاری ہوا۔

(9) سود کے خاتمے کیلئے آئین سازی کرنے پر زور دیا گیا۔

(10) آئینی طور پر پاکستان کو وفاقی مملکت قرار دیا گیا۔

(11) مغربی پاکستان کے پانچ یونٹوں 'پنجاب' 'سرحد' 'بلوچستان' اور 'ریاست بہاولپور' کو ختم کر کے ایک صوبہ 'ون یونٹ' تشکیل دیا گیا۔

(12) پاکستان میں مکمل طور پر پارلیمانی نظام نافذ کیا گیا۔ صدر مملکت کا سربراہ اور وزیراعظم سربراہ حکومت قرار پایا۔

(13) مجلس قانون ساز صرف ایک ایوان پر مشتمل تھی۔

(14) صدر کے اختیارات کو کافی حد تک بحال رکھا گیا۔ صدر اسمبلی پر طرف کرنے اور صدر راج نافذ کرنے کا اختیار کا حامل تھا۔

(15) صدر کی برطرفی کا اختیار اسمبلی کو دیا گیا۔

(16) مملکت کے شہریوں کو بلا امتیاز یکساں بنیادی انسانی حقوق فراہم کرتے ہوئے ان کے تحفظ کی ضمانت دی گئی۔

(17) عوام کو اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے عدلیہ سے رجوع کرنے کی اجازت دی گئی۔

(18) آئین میں اردو اور پنجابی کو سرکاری زبانوں کا درجہ دیا گیا۔

(19) انگریزی کو آئین 20 سال تک دفتری (سرکاری) زبان کا درجہ دیا گیا۔

(20) آئین میں عدلیہ کو مکمل آزادی فراہم کرتے ہوئے سپریم کورٹ کو آئین کی رو کے معافی قوانین کو بدلنے کا اختیار دیا گیا۔

(21) ووٹر کیلئے بالغ رائے حق دینی کو تسلیم کیا گیا عمر کے علاوہ کوئی اور شرط عائد نہیں کی گئی۔

(22) اقلیتوں کے جائز حقوق کا تحفظ اور انہیں بے عقیدہ و مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی کی ضمانت دی گئی۔

## ناکامی کے اسباب

آئین کی ناکامی کا سب سے اہم سبب صدر سکندر مرزا اور ایوان اقتدار میں براجمان دوسرے لوگوں کا اسے دل سے نہ تسلیم کرنا تھا یہی وجہ تھی کہ انہوں نے آئین میں درج نکات کو عملی طور پر نافذ نہیں ہونے دیا۔ جبکہ عوام کی اکثریت ناخواندہ ہونے کی وجہ سے آئین کی اہمیت و افادیت سے نا آشنا تھے عوام نے بھی حکومت پر دباؤ نہیں ڈالا کہ آئین کو اسکی روح کے مطابق فوری طور پر نافذ کیا جائے۔ آئین کی افادیت اور اسلامی دفعات سے ملک صرف اسی صورت میں فیض یاب ہو سکتا تھا کہ آئین کے تحت فوری انتظامات منعقد کیے جاتے تاکہ اقتدار منتخب عوامی نمائندوں کو منتقل کر دیا جاتا اور ملک میں جمہوری عمل شروع ہوتا لیکن بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ سیاستدانوں کی باہمی جھگڑا اور اقتدار کی رسوا کشی کا نتیجہ بالآخر یہ برآمد ہوا کہ 7 اکتوبر 1958ء کو صدر مملکت نے 1956ء کا آئین منسوخ کر کے مارشل لا نافذ کر دیا۔ صدر سکندر



مرزا نے جس اقتدار کو بچانے کیلئے مارشل لا لگا دیا تھا بالا آخر اسی فوج نے ملک کے بہترین مفاد کے نام پر انہیں ایوان صدر سے رات کے اندھیرے میں چلا کیا۔

## 1962ء کا آئین

فیڈرل مارشل ایوب خان نے 27 اکتوبر 1958ء کو اقتدار سنبھالنے کے بعد ملک کیلئے نئے آئین کی تیاری کا کام شروع کیا۔ ایوب خان کے دور میں تیار کردہ آئین 1962ء میں نافذ ہوا۔ یہ پاکستان کا دوسرا آئین ہے۔ 1962ء کا آئین 12 حصوں پر مشتمل تھا جسکی 250 دفعات اور 5 گوشوارے تھے آئین کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- (1) پاکستان کا نام 1956ء کے آئین کی طرح "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔
- (2) قرارداد مقاصد کو 1962ء کے آئین کے ابتدائیہ کا درجہ حاصل تھا۔
- (3) قانون سازی میں قرآن و سنت سے راہنمائی لینے اور کوئی غیر شرعی قانون نہ بنانے کا عہد کیا گیا۔
- (4) ملک سے پارلیمانی طرز حکومت ختم کر کے صدر ذاتی طرز حکومت نافذ ہوا۔
- (5) ملک میں اسلامی قانون سازی کیلئے مشاورت و راہنمائی کیلئے اسلامی مشاورتی کونسل کے نام سے ادارہ قائم ہوا۔ جس کے فرائض میں شامل تھا کہ وہ غیر اسلامی قوانین کی نشاندہی کرے اور ان کا متبادل تیار کرے۔
- (6) اس آئین کے تحت ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا قیام کا عمل میں لایا گیا تاکہ اسلامی فقہ اور تاریخ کی تحقیق کا کام احسن طریقے سے سرانجام دیا جاسکے۔
- (7) شراب جو اور فحاشی پر پابندی عائد کرنے کا اعلان ہوا۔
- (8) سود کے خاتمے، زکوٰۃ، مساجد اور اوقاف کے مناسب انتظام کو یقینی بنانے کا وعدہ ہوا۔
- (9) اقلیتوں کو اپنے مذہبی نظریات اور عقائد کے مطابق مکمل آزادی سے زندگی بسر کرنے کی اجازت اور ان کے حقوق کے تحفظ کو آئین میں یقینی بنایا گیا۔

## ناکامی کے اسباب

1962ء کے آئین کے بارے میں عوامی رائے یہ تھی کہ یہ آئین فرد و اہل کی ذاتی خواہشات کا آئینہ دار ہے۔ جسکی بناء پر عوام اور سیاسی پارٹیوں نے اس آئین کو دل سے قبول نہ کیا۔ آئین کے اندر بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت کا واضح الفاظ میں ذکر نہ تھا۔ جو بعد ازاں عوامی دباؤ پر آئین میں شامل کی گئی۔ 1962ء کے آئین میں اسلامی قوانین کا ذکر تو موجود تھا۔ لیکن حکومت نے ان قوانین کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کوئی قابل ذکر کوشش نہیں کی۔ ایوب خان کے طویل دور آمریت کے بعد جب ہنگاموں کا سلسلہ شروع ہوا تو ایوب خان نے اقتدار چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے بعد انہوں نے آئین کی خود غلاف درزی کی اور اقتدار سیکر کو سونپنے کی بجائے کمانڈر انچیف جی جی فوج جنرل یحییٰ خان کے حوالے کر دیا۔ جون ہی ایک طرف سے یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال کر ایوان صدر میں رکھا تو دوسری طرف سے ملک کا دوسرا آئین ایوان صدر سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا۔

## 1973ء کا آئین

17 اپریل 1972ء کو صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کے نئے آئین کی تشکیل کیلئے ایک کمیٹی قائم کی۔ جس نے 2 اپریل 1973ء کو نئے دستور کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا جس پر حکومتی اور اپوزیشن ارکان نے طویل بحث و صلاح مشورے کے بعد اس کی منظوری دیدی۔ اس آئین کو 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ العمل قرار دیا گیا۔ 1973ء کا آئین پاکستان کا واحد آئین ہے جسے حکومت اور اپوزیشن کے منتخب ارکان اسمبلی کی بھرپور تائید و حمایت حاصل تھی۔ اسے 73 کا متفقہ آئین بھی کہتے ہیں۔ 1973ء کے آئین کے مندرجہ ذیل اہم نکات تھے۔

(1) قرارداد مقاصد کو دستور میں بطور ابتدائیہ شامل کرتے ہوئے اس امر کا اقرار کیا گیا کہ کل کائنات پر صرف خدائے قادر مطلق کی حاکمیت ہے اللہ سے حاصل شدہ اختیارات کی حدود میں رہتے ہوئے ان کا استعمال پاکستان کی عوام کے پاس مفید کیا جاتا ہے۔

- (2) پاکستان کو جمہوری جمہوریہ قرار دیتے ہوئے مملکت کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔
- (3) اسلام کو ملک پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔
- (4) ملک کا آئینی و قانونی ڈھانچہ اسلام کے ابدی اصولوں کے مطابق تشکیل دینے کیلئے آئینی ضمانت فراہم کی گئی۔
- (5) سربراہ مملکت "صدر" مسلمان ہوگا اور وہ نظریہ پاکستان اور عقیدہ ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتا ہوگا۔
- (6) وزیراعظم پاکستان سربراہ حکومت کے لیے بھی مسلمان ہونا، نظریہ پاکستان اور عقیدہ ختم نبوت پر یقین رکھنا لازم ہوگا۔
- (7) اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی تاکہ شہریوں کو اسلامی طرز حیات میں ڈھالا جاسکے۔
- (8) آٹھویں جماعت تک عربی زبان کی تعلیم لازم قرار دی گئی تاکہ قرآن و سنت کے صحیح مفہیم سے طلباء آگاہی حاصل کر سکیں۔
- (9) شہریوں میں اسلامی طرز حیات کے فروغ کیلئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔
- (10) سود کے خاتمہ کیلئے جلد از جلد قانون سازی اور فیصلے یقینی بنائیں جائیں گے۔
- (11) ریاست نظام عشرہ ذکوٰۃ اور اوقاف کی تنظیم خاص کرے گی۔
- (12) قرآن مجید کی صحیح چھاپائی اور اغلاط سے پاک ہونا یقینی بنایا جائیگا۔

(13) اسلامی تعلیمات سے راہنمائی حاصل کرنے اور حکومتی مشاورت کیلئے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کا اعلان ہوا۔

(14) وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی۔ جس کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ کسی قانون یا قانونی شق کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیکر اس کے قرآن و سنت کے مطابق ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ دے۔

(15) اسلامی ممالک کیساتھ قریبی تعلقات استوار کرنے پر زور دیا گیا۔

(16) ملک میں پہلی بار پانچ روپے اکائیوں کی یکساں نمائندگی کے اصول کے تحت ایوان بالا "سینٹ" کی تشکیل ہوئی۔

(17) صدر کے اختیارات کم کر کے وزیراعظم کو با اختیار بنایا گیا۔

1973ء کا آئین تادم تحریر ملک میں رائج ہے۔ اس دوران آئین کو دوبار معطل کیا گیا۔ معطلی کا پہلا دور جنرل ضیاء الحق کے دور میں جبکہ دوسرا دور جنرل پرویز مشرف کے اقتدار سنبھالنے کے بعد شروع ہوا۔ جبکہ سیاستدانوں نے

14 اگست 1973ء سے لیکر 5 جولائی 1977ء تک اور بعد ازاں 23 مارچ 1985ء سے لیکر 12 نومبر 2004ء تک 73 کے آئین میں 17 ترامیم کی گئیں۔ جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

### پہلی ترمیم

پہلی ترمیم کے تحت ہر پاکستانی شہری کو "ماسوائے گورنمنٹ ملازم" کے سیاسی جماعت بنانے کا حق دیا گیا۔ اس ترمیم کے تحت تمام سیاسی پارٹیوں پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ پارٹی فنڈز دینے والے ذرائع کے متعلق حکومت کو آگاہ رکھیں گی۔

### دوسری ترمیم

ستمبر 1974ء میں ہونے والی یہ آئینی ترمیم پاکستان کی مذہبی و آئینی تاریخ میں سب سے اہم ترمیم ہے کیونکہ اس ترمیم کے تحت نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والے فرقے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے اقلیت تسلیم کیا گیا۔

### تیسری ترمیم

اس ترمیم کے تحت 24 ماہ سے زائد قید نہ رکھنے کی شق ملک دشمن عناصر کیلئے ختم کر دی گئی۔

### چوتھی ترمیم

اس ترمیم کے تحت قومی اسمبلی میں بلیکٹوں کے لئے مختص نشستوں کی تعداد 160 سے بڑھادی گئی۔ علاوہ ازیں حکومت نے ہائی کورٹ سے یہ اختیار واپس لے لیا کہ وہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث افراد کی ضمانت لے سکتی ہے۔

### پانچویں ترمیم

پانچویں ترمیم کے تحت یہ طے پایا کہ کسی بھی فرد کو ایسے صوبے کا گورنر مقرر نہیں کیا جائیگا جس کا وہ رہائشی ہو۔ اس ترمیم کے تحت ہائی کورٹ ججز کو پابند کیا گیا کہ وہ بطور جج سپریم کورٹ اپنی تفریج قبول نہیں کرے گا اور اس کو ریٹائرڈ تصور کیا جائے گا۔

### چھٹی ترمیم

چھٹی ترمیم کے تحت وزیراعظم کے مشیر وزیراعلیٰ کے مشیر پارلیمانی سیکرٹری جیئرمین لائیکیشن وزیراعظم کے خصوصی اسسٹنٹ وغیرہ کے عہدوں اور فرائض کا تعین اور تعریف کی گئی۔

### ساتویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت وزیراعظم کو یہ حق سونپا گیا کہ وہ ملکی حالات کے پیش نظر صدر مملکت کو یہ مشورہ دے کہ کسی بھی اہم اور ہنگامی نوعیت کے مسئلہ پر ریفرنڈم کروایا جائے۔

### آٹھویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت 1973ء کے آئین کا بنیادی ڈھانچہ یکسر بدل کر رکھ دیا گیا اس ترمیم کے ذریعے وزیراعظم کے اختیارات کم کر کے صدر کو بااختیار بنایا گیا یہ ترمیم پاکستانی تاریخ کی سب سے مشہور اور تازہ ترین ترمیم تصور کی جاتی ہے۔

### نویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دیا گیا، علاوہ ازیں سود کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کا فیصلہ ہوا۔

### دسویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت سینٹ کے اجلاس کی کارروائی (160) روز کی بجائے (130) دن کر دی گئی۔

### گیارہویں ترمیم

آئین میں گیارہویں ترمیم کا بل سینٹ نے منظور کیا، اس بل کو "شریعت بل" کہتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں اس بل کو پیش کیا جاسکا کیونکہ اس حکومت پر طرف کر دی گئی تھی اس لئے یہ ترمیم آئین کا حصہ بن سکی۔

### بارہویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتیں قائم ہوئیں۔

### تیرہویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت آٹھویں ترمیم کی دفعات B(2) اور C(2) 112 کو ختم کر دیا گیا جس سے صدر اور گورنر کا اسمبلیاں توڑنے کا صوابدیدی اختیار ختم ہوا، جبکہ آئین کی دفعہ C(2) 243 کے تحت صدر سے سربراہ چیف کی تقرری کے اختیارات واپس لے لئے گئے۔ جبکہ صدر کو اس امر کا بھی پابند کیا گیا کہ وہ گورنروں کا تقرر وزیراعظم سے پوچھ کر کرے گا۔

### چودھویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت ارکان اسمبلی کو طور کر ایگ سے روکنے کیلئے قانون منظور ہوا جس کے تحت کوئی رکن اسمبلی پارلیمنٹ سے بغاوت کرے تو اسکی رکنیت ختم ہو جائیگی۔

### پندرہویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت قرآن و سنت کو ملک کے سپریم لاء قرار دیا گیا

### آئین کی مصلحت

12 اکتوبر 1999ء کے فوجی انقلاب کے بعد آئین کو معطل کر دیا گیا، آئین کی مصلحت کا حکم چیف ایگزیکٹو پاکستان نے جاری کیا۔ چیف ایگزیکٹو نے ایک زبان کے تحت صدر پاکستان کا عہدہ برقرار رکھا اور اسے چیف ایگزیکٹو کے مشورے کا پابند قرار دیا۔ علاوہ ازیں چیف ایگزیکٹو نے ایوان بالا سینٹ، ایوان زیریں "قومی اسمبلی" اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کی بجائے معطل کر دیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں چیف ایگزیکٹو کو آئین میں ترمیم کا حق دیا۔ جس کے تحت چیف ایگزیکٹو نے 21 اگست 2002ء کو ملک میں عام انتخابات سے قبل لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت آرٹیکلز میں ترامیم کیں۔ اسمبلی کے وجود میں آنے کے بعد یہ لیگل فریم ورک آرڈر اپوزیشن کے غیض و غضب کا نشانہ بنا۔ جس کے تحت پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ایک سنگین آئینی بحران پیدا ہوا۔ جو متحدہ مجلس عمل اور حکومت



## قوی ترمیم

اس ترمیم کے تحت قرآن و سنت کو پریم لاء قرار دیا گیا علاوہ ازیں سود کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کا فیصلہ ہوا۔

## دسویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت بینٹ کے اجلاس کی کاروائی (160) روز کی بجائے (130) دن کر دی گئی۔

## گیارہویں ترمیم

آئین میں گیارہویں ترمیم کا بل بینٹ نے منظور کیا، اس بل کو "شریعت بل" کہتے ہیں۔ قوی اسمبلی میں اس بل کو پیش نہ کیا جاسکا کیونکہ نواز حکومت برطرف کر دی گئی تھی اس لیے یہ ترمیم آئین کا حصہ بن سکی۔

## بارہویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتیں قائم ہوئیں۔

## تیرہویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت آٹھویں ترمیم کی دفعات B(2) اور C(2) 112 کو ختم کر دیا گیا جس سے صدر اور گورنر کا اسمبلیاں توڑنے کا صوابدیدی اختیار ختم ہوا، جبکہ آئین کی دفعہ C(2) 243 کے تحت صدر سے سروسز چیف کی تقرری کے اختیارات واپس لے لئے گئے۔ جبکہ صدر کو اس امر کا بھی پابند کیا گیا کہ وہ گورنروں کا تقرر وزیراعظم سے پوچھ کر کرے۔

## چودھویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت ارکان اسمبلی کو بطور کراسنگ سے روکنے کیلئے قانون منظور ہوا جس کے تحت کوئی رکن اسمبلی پارٹی فیملی سے بناوٹ کرے تو اس کی رکنیت ختم ہو جائیگی۔

## چودھویں ترمیم

اس ترمیم کے تحت قرآن و سنت کو ملک کے پریم لاء کا درجہ دیا گیا

## آئین کی معطلی

12 اکتوبر 1999ء کے نوٹی انقلاب کے بعد آئین کو معطل کر دیا گیا، آئین کی معطلی کا حکم چیف ایگزیکٹو پاکستان نے جاری کیا۔ چیف ایگزیکٹو نے ایک زبان کے تحت صدر پاکستان کا عہدہ برقرار رکھا اور اسے چیف ایگزیکٹو کے مشورے کا پابند قرار دیا۔ علاوہ ازیں چیف ایگزیکٹو نے ایوان بالا بینٹ، ایوان زیریں "قومی اسمبلی" اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کی بجائے معطل کر دیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں چیف ایگزیکٹو کو آئین میں ترمیم کا حق دیا۔ جس کے تحت چیف ایگزیکٹو نے 21 اگست 2002ء کو ملک میں عام انتخابات سے قبل لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت آرٹیکلز میں ترامیم کیں۔ اسمبلی کے وجود میں آنے کے بعد یہ لیگل فریم ورک آرڈر اپوزیشن کے غیض و غضب کا نشانہ بنا۔ جس کے تحت پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ایک سنگین آئینی بحران پیدا ہوا۔ جو متحدہ مجلس عمل اور حکومت

## اسمبلی (2) بینٹ پر مشتمل ہے۔

## سربراہان دستور ساز اسمبلی

(1) قائد اعظم 11 اگست 1947ء تا 11 ستمبر 1948ء

قائد اعظم کو دستور ساز اسمبلی کے سپیکر کی بجائے صدر کہا جاتا ہے۔ دستور ساز اسمبلی کے وہ پہلے اور آخری صدر ہیں۔

## بینٹ ایوان بالا

1973 کے آئین کے تحت پہلی بار بینٹ کا ادارہ قائم ہوا اس ادارے میں چاروں صوبوں کو برابر نمائندگی حاصل ہے۔ ایل ایف او کے تحت بینٹ کی 100 نشستیں ہیں۔

## پانچوں اسمبلیوں کی نشستوں کی تعداد اور تقسیم

نمبر شمار	نام اسمبلی	کل تعداد نشستیں	جنرل نشستیں	خواتین نشستیں	اقلیتی نشستیں
1	قومی اسمبلی	342	272	60	10
2	پنجاب اسمبلی	371	297	66	8
3	سندھ اسمبلی	168	130	29	9
4	سرحد اسمبلی	124	99	22	3
5	بلوچستان اسمبلی	65	51	11	3

## بینٹ میں نشستوں کی تقسیم

کل نشستیں	100
جنرل نشستیں	56
میکو کریشن	16
خواتین	4
صوبوں کی نشستیں	88 =
قائد اعظم کے زیر انتظام تہائی ملائے۔	8
وفاق اسلام آباد	4
	12
کل نشستیں	100

## پاک بھارت سربراہی ملاقاتیں

نمبر شمار	تاریخ	پاکستانی سربراہ	بھارتی سربراہ	مقام	تفصیلات
1	18 اپریل 1950	لیاقت علی خان	پنڈت جواہر لال نہرو	کراچی	مہاجرین اور اقلیتوں کے مسائل پر بات چیت ہوئی
2	26 اپریل 1950	لیاقت علی خان	پنڈت جواہر لال نہرو	نئی دہلی	مہاجرین اور اقلیتوں کے مسئلے پر لیاقت نہرو پیکٹ کے نام سے معاہدہ
3	16 اگست 1953	محمد علی بوگرہ	پنڈت جواہر لال نہرو	نئی دہلی	مسئلہ کشمیر عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرنے پر اتفاق
4	11 ستمبر 1958	فیروز خان لون	پنڈت جواہر لال نہرو	نئی دہلی	متنازعہ معاملات حل کرنے پر اتفاق
5	یکم ستمبر 1960	ایوب خان	پنڈت جواہر لال نہرو	نئی دہلی	تنازعات کو انصاف کی بنیاد پر حل کرنے پر اتفاق
6	19 ستمبر 1960	ایوب خان	پنڈت جواہر لال نہرو	کراچی	سندھ طاس معاہدہ طے پایا
7	10 جنوری 1966	ایوب خان	لال بہادر شاستری	دہلی	1965ء کی جنگ کے بعد پیدا ہونے والے تنازعات طے کرنے کی غرض سے معاہدہ دہلی طے پایا
8	2 جولائی 1972	ذوالفقار علی بھٹو	اندر گاندھی	شمل	جنگی قیدیوں کا معاملہ طے ہوا نیز فارلن کو کنٹرول لائن قرار دے دیا گیا

9	2 نومبر 1982	صدر ضیاء الحق	اندر گاندھی	نئی دہلی	غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس کے موقع پر ملاقات ہوئی۔ کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا
10	17 دسمبر 1985	صدر ضیاء الحق	راجیو گاندھی	نئی دہلی	ایک دوسرے کی جوہری تصنیبات پر حملہ نہ کرنے پر اتفاق
11	21 فروری 1987	صدر ضیاء الحق	راجیو گاندھی	بے پور	بھارت کی بڑی فوجی مشقوں کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو دور کرنے میں مدد ملی۔ صدر ضیاء کے اس دورے کو عالمی سطح پر کڑکٹ ڈیپلمسی کا نام دیا گیا۔ تاہم کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔
12	30 دسمبر 1988	بے نظیر بھٹو	راجیو گاندھی	اسلام آباد	سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر کی ملاقات ہوئی۔
13	12 مئی 1997	نواز شریف	اندر گاندھی	مالے	سارک کانفرنس کے موقع پر کی ملاقات
14	23 ستمبر 1998	نواز شریف	اٹل بھاری واجپائی	نئی دہلی	جزل آسلی کے اجلاس کے موقع پر کی ملاقات



15	20 فروری 1999	نواز شریف	واجپائی	لاہور	تمام مسائل بشمول مسئلہ جموں و کشمیر کے حل کے لیے کوششیں تیز کرنے پر اتفاق، اس ملاقات کیلئے بھارتی وزیراعظم یزدینچ بس لاہور آئے تھے جس کے بعد باضابطہ لاہور ویل بس سرویس شروع ہوئی
16	جولائی 2001ء	پرویز مشرف	اٹل بھاری واجپائی	آگرہ	سربراہی ملاقات
17	6 جنوری 2002	پرویز مشرف	اٹل بھاری واجپائی	کشمیر ڈو سربراہ کانفرنس کے موقع پر دی ملاقات	
18	4 جنوری 2004	میر ظفر اللہ خان بھائی	اٹل بھاری واجپائی	اسلام آباد	کشمیر سمیت تمام تنازعات پر امن طریقے سے حل کرنے پر اتفاق
19	5 جنوری 2004	پرویز مشرف	اٹل بھاری واجپائی	اسلام آباد	بھارت کی طرف سے کشمیر کو تنازعہ مسئلہ تسلیم کیا گیا
20	25 ستمبر 2004	پرویز مشرف	منموہن سنگھ	نئی دہلی	مسئلہ کشمیر پر بات چیت ہوئی
21	24 نومبر 2004	شوکت عزیز	منموہن سنگھ	نئی دہلی	مسئلہ کشمیر
22	17 اپریل 2005	پرویز مشرف	منموہن سنگھ	دہلی	پاک بھارت مذاکرات

### پاکستان کا جغرافیہ

اگرچہ پاکستان کی بنیادی اہمیت انکی نظریاتی سرحدوں کو ہی حاصل ہے۔ لیکن بہر حال یہ حقیقت ہے کہ پاکستان تاریخ میں ہمیشہ ایک الگ منفرد جغرافیائی اور تہذیبی اکائی کی حیثیت سے برصغیر پاک و ہند میں جداگانہ شخص کا حامل رہا۔ ماضی میں ہندوستان کا خطہ کبھی بھی ایک ملک کی حیثیت سے مستحکم نہیں رہا۔ مسلمانوں کی آمد سے قبل

ہندوستان کے طول و عرض میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا جال بچھا تھا۔

دریائے سندھ اور گنگا کی وادیوں میں طاہر ہندوستان جغرافیائی وحدت کے لحاظ سے متانی صورتحال کا سامنا کرتا رہا ہے۔ دریائے سندھ کے ارد گرد آباد علاقوں کی جغرافیائی وحدت ایک ہے۔ پاکستان کا موجودہ علاقہ پانچ ہزار سال قبل دنیا کی عظیم الشان تہذیب کا گہوارہ تھا جسکے آثار موجودہ دور پر پائے جاتے ہیں یہ دونوں شہر ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوئے ایک ہی نظام اور تمدن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہاں سے ملنے والے آثار اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں دریائے سندھ کے کنارے آباد قدیم لوگوں کے مذہبی و سماجی اعتقادات، روایات اور ان کی کائنات و شکار یوں اور رسم الخط میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ گنگا اور جمن کی وادی میں داخل ہوتے ہی یہ تسلسل یک لخت ٹوٹ جاتا ہے۔ برصغیر کو پہلی مرتبہ مسلمانوں نے ہندوستان کا نام دیا جو بعد میں زبان زد عام ہو گیا۔ یہ حقائق ثابت کرتے ہیں کہ پاکستان ہمیشہ سے ایک جغرافیائی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔

پاکستان کی سطح کے لحاظ سے تقسیم:-

(i) شمالی پہاڑی سلسلے (ii) مغربی پہاڑی سلسلے (iii) کوہ نمک اور سطح مرتفع پٹوہار (iv) سطح مرتفع بلوچستان (v) دریائے سندھ کی بائیں وادی اور دریائے سندھ کی دہلیز وادی میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

### شمالی پہاڑی سلسلے

اس میں کوہ الہیہ، کوہ قراقرم اور کوہ ہندو کش کے عظیم الشان اور بلند و بالا سلسلے شامل ہیں۔ کوہ الہیہ کے چار سلسلے بہت اہم ہیں (1) گلیشی کی پہاڑیاں (2) الہیہ صغیر کے پہاڑی سلسلے (3) وطنی الہیہ (4) کوہ لداخ کے سلسلے۔ ان پہاڑی علاقوں میں دنیا کی 28 بلند چوٹیاں موجود ہیں۔ شمالی پہاڑی سلسلوں میں واقع علاقے اپنے قدرتی مناظر، جابجا بکھرے سہرے اور برف پوش پہاڑوں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہیں۔

### مغربی پہاڑی سلسلے

افغانستان اور ایران کی سرحدوں پر واقع ان پہاڑی سلسلوں کو شمالاً جنوباً پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (1) چترال کے پہاڑ (2) کوہ سفید (3) وزیرستان کی پہاڑیاں (4) کوہ سلیمان (5) کوہ کیرقران پہاڑوں کے شمالی پہاڑ سرسبز جبکہ باقی پہاڑ خشک غمراہ و بڑے سے عروم ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ پہاڑ قدرتی معنیات سے مہرے پڑے ہیں۔

### کوہ نمک اور سطح مرتفع پٹوہار

کوہ نمک کا سلسلہ دریائے جہلم کے علاقہ طبرجہ میں واقع ہے۔ اس میں کوہ الہیہ کی پہاڑیوں تک چلا جاتا ہے۔ کوہ نمک کا علاقہ بلند ترین وادی سون کیسر ضلع خوشاب ہے۔ جبکہ ان پہاڑی سلسلوں سے ملحقہ زمینی کٹا پٹا علاقہ سطح مرتفع پٹوہار کہلاتا ہے۔

### سطح مرتفع بلوچستان

کوہ سلیمان اور کوہ کیرقران کے مغرب میں سطح مرتفع بلوچستان کا وسیع و عریض علاقہ ہے۔ اس علاقے کی اونچائی بلندی 600 سے 900 فٹ تک ہے۔

## دریائے سندھ کی بالائی وادی

کوہنگ، کوہ سلیمان، کوہ کیرتھر کے شرق، کوہنگ، مارگلہ اتر، جالیہ کے زیریں پہاڑی علاقے اور شمالی علاقہ میں قراقرم اور ہمایہ کی بلند یوں سے پانی لیکر آتا اور دریائے سندھ طویل سفر کے بعد بحیرہ عرب میں جا ملتا ہے پنجاب کے مٹھن کوٹ کے مقام سے اوپر والے علاقہ کو دریائے سندھ کی بالائی وادی کہتے ہیں شرق میں ستلج، بیاس، راوی، چناب، جہلم اور مغرب میں دریائے کاہل، کرم، گول، اور کئی چھوٹے چھوٹے دریاؤں سے سیراب ہونے والے علاقوں کو وادی سندھ کہا جاتا ہے۔

## سندھ کے زیریں میدان

مٹھن کوٹ سے آگے دریائے سندھ انتہائی ست روی ہے سندھ کی طرف اپنا سفر مکمل کرتا ہے اس اس علاقے میں دریا کے دونوں اطراف 5 دریاؤں کی مٹی سے بنادیا کے زیریں ترین درمی میدان واقع ہے دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر دنیا کا سب سے بڑا نظام آبپاشی قائم ہے یہی وجہ ہے کہ وادی سندھ کا صرف وہی علاقہ پانی سے محروم ہے جہاں نہر موجود نہیں ہے مٹھن کوٹ سے آگے دریائے سندھ کے ارد گرد واقع زرعی میدانوں کو دریائے سندھ کی زیریں وادی کہا جاتا ہے۔

## دو آبے

دو دریاؤں کے درمیان واقع زمین دو آبہ کہلاتی ہے ان میدانوں کے درمیان بلند سطح بار کہلاتی ہے پاکستان کی سر زمین بہت سے دو آبوں میں تقسیم ہے دو آبہ قدرتی نظام آبپاشی کے وجہ سے دنیا کے زیریں ترین اور خوشحال علاقوں میں زمانہ قدیم سے شمار ہوتے ہیں۔

## طبعی حالات

پاکستان میں زمین کی طبعی حالت کی شکل کیساں نہیں ہے بلکہ یہ مختلف علاقوں میں ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ انہیں ہم مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

## پہریلی زمین

شک چٹانوں پر مشتمل زمین ہے۔ پاکستان کے تمام پہاڑی علاقوں میں اس قسم کی زمین پائی جاتی ہے۔

## دریائی مٹی

پنجاب، سندھ، وادی پشاور اور وادی سوات کے علاقوں میں ایسی زرعی دریا کی مٹی کے میدان موجود ہیں ایسی زمین زراعت کیلئے انتہائی زرخیز اور کارآمد ہوتی ہے۔

## کھروالی زمین

ایسی زمین جس میں نمکیات کی زیادتی سے قابل کاشت نہ ہو یا اس میں اصلاح کی ضرورت پائی جاتی ہو کھروالی زمین کہلاتی ہے پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں ایسی زمین کے وسیع و عریض ٹپے موجود ہیں جنکی بنیادی وجہ سے کمزور ہے۔

## چکنی مٹی والی زمین

ایسی زمین سطح مرتفع پہاڑوں سے بلند بلوچستان کے پہاڑی و نیم پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

## رتیلی زمین

ایسی زمین صحرائے قراقل، چولستان میں پائی جاتی ہے۔ اس قسم کی زمین ناقابل کاشت ہوتی ہے پاکستان کے صحرائی علاقوں کی سطح سمندر سے قریباً 65 میٹر تک اونچی ہے۔

## آب و ہوا

پاکستان کی آب و ہوا تمام موسموں میں انتہائی شدید ہوتی ہے۔ اس لیے موسم گرم اور موسم سرما کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے ساحلی علاقے کسی حد تک معتدل درجہ حرارت کے حامل ہیں ان علاقوں میں بارش انتہائی کم ہوتی ہے۔ پاکستان کے چار اہم موسموں ہیں۔ موسم سرما، اکتوبر تا فروری، موسم بہار مارچ تا اپریل، موسم گرما مئی تا جولائی، موسم برسات جولائی تا ستمبر برسات کے مہینوں میں مون سون ہوا میں خوب بارش برساتی ہیں۔ درجہ حرارت کے حساب سے پاکستان کے درجہ ذیل بڑے حصے ہیں۔

## شمالی مغربی پہاڑی علاقہ

ان علاقوں میں موسم سرما چھ ماہ سے لیکر آٹھ ماہ کے عرصہ پر محیط ہوتا ہے۔ سردیوں کے دوران یہاں کا درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر جاتا ہے۔ یہ پورا علاقہ برف باری کا مرکز ہے۔ موسم گرما کے دوران یہاں کا موسم خوشگوار رہتا ہے یعنی نہ زیادہ گرمی نہ زیادہ سردی۔

## دریائے سندھ کا بالائی میدان

موسم گرما کے دوران اس خطے میں شدید گرمی پڑتی ہے مئی جون کے ماہ کے دوران بارش نہ ہونے کے سبب درجہ حرارت 45 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر جاتا ہے۔ سردیوں کے دوران شدید خشک سردی پڑتی ہے مجموعی طور پر سرما کا موسم اس علاقے میں خوشگوار رہتا ہے۔

## زیریں وادی سندھ

گرمیوں میں شدید ترین گرمی پڑتی ہے سردیوں میں موسم صرف 2 ماہ کیلئے شدت بخڑتا ہے باقی سردیوں کے مہینوں کے دوران ہلکی سردی پڑتی ہے بارشوں کا تناسب اس علاقہ میں بہت کم ہے۔

## پاکستان کا ساحلی علاقہ

پاکستان کے ساحلی علاقوں میں ہوا کی شدت بہت کم ہونے اور بحری اور برقی گی کی وجہ سے درجہ حرارت معتدل رہتا ہے سمندری ہواؤں کا اثر 80 کلومیٹر دور تک محسوس کیا جاتا ہے ان علاقوں میں سردیوں کا موسم چند دنوں پر محیط ہوتا ہے بہر حال ان دنوں میں پڑنے والی سردی اپنی شدت کے لحاظ سے علاقے کو گھبرا کر رکھ دیتی ہے۔

## سطح مرتفع بلوچستان

موسم سرما میں انتہائی سردی اور گرمیوں میں درجہ حرارت ناقابل برداشت حد تک بڑھ جاتا ہے مٹی جیسے



علاقے میں درجہ حرارت 51 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھ جاتا ہے۔

ہوائیں اور بارش

پاکستان مون سون آب و ہوا کے خطے کے مغربی حصے میں واقع ہے اس خطے میں بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ موسم گرما کے دوران مون سون ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف اور سردیوں میں خشکی سے سمندر کی جانب ہلتی ہیں۔

موسم گرما کی مون سون ہوائیں

موسم گرم میں میدانی علاقے خوب تپنے سے ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے ہوا کے اوپر اٹھنے سے پیدا شدہ خالی جگہ کو پر کرنے کیلئے بحیرہ عرب اور فلج بحال سے ہوائیں اس طرف چلنا شروع کر دیتی ہیں سمندر سے اٹھنے والی ان ہواؤں میں بہت زیادہ بخارات موجود ہوتے ہیں بحیرہ عرب سے آنے والی مون سون ہوائیں مغرب کی جانب سے صوبہ سندھ میں داخل ہو کر کوہ ہمالیہ کے طرف بڑھتی ہیں یہی ہوائیں شمالی علاقوں میں خوب بارش کا سبب ہیں۔ جبکہ بحیرہ بحال سے اٹھنے والی مون سون ہوائیں آسام کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر خوب بارش برسا کر کوہ ہمالیہ کے ساتھ ساتھ سرگزئی پاکستان کے علاقوں تک آن پہنچتی ہیں۔ یہ ہوائیں کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع علاقوں میں موسم برسات کے دوران خوب بارش برساتی ہیں۔

موسم سرما کی مون سون ہوائیں

موسم سرما کے ختم ہوتے ہی مون سون ہوائیں خشکی سے سمندر کی طرف سفر شروع کر دیتی ہیں۔ واپسی کا سفر کر نیوالی یہ ہوائیں بخارات سے خالی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ بارش برساتے بغیر گزر جاتی ہیں اسی لئے موسم سرما کے دوران پاکستان کے علاقوں میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ موسم سرما کے دوران ہونے والی بارش مغرب سے آنے والی ہواؤں کی بدولت ہے یہ ہوائیں فلج فارس اور بحیرہ روم کی طرف سے آنے والے گرد و باد ہیں۔

آب و ہوا کا مقامی معاشرت پر اثر

آب و ہوا قدرتی عوامل کے طور پر ایک اہم عنصر ہے۔ جس کا اثر مقامی لوگوں کے طرز بود و باش اور مشاغل پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے پاکستان کا تمام علاقہ دریائے سندھ کی وادی پر مشتمل ہے لیکن یہاں کے علاقوں میں آب و ہوا کے فرق کی وجہ سے رہن سہن کے طور طریقوں اور مقامی سرگرمیوں میں فرق نمایاں ہے۔

شمالی علاقہ جات

ان علاقوں میں موسم سرما اپنی انتہائی شدتوں اور حشر مانوں کیساتھ پایا جاتا ہے مجموعی طور پر یہ علاقے برف باری سے ڈھکے رہتے ہیں۔ موسم سرما کے دوران ان علاقوں میں انسانی سرگرمیاں تقریباً منجمد ہو کر رہ جاتی ہیں بعض علاقوں میں تو عید نا لے اور دریاؤں کا پانی ٹھک جاتا ہے ذرائع مواصلات کے بند ہونے کی وجہ سے تجارتی سرگرمیوں میں کافی اثر پڑتا ہے موسم گرما کے دوران یہاں انسانی سرگرمیاں اپنے پورے عروج پر ہوتی ہیں یہاں کے لوگ بیماری اور گرم کپڑے پہنتے ہیں۔

پاکستان کے میدانی علاقے

پاکستان کا میدانی علاقہ بہت وسیع ہے۔ اس خطے کی آب و ہوا شدید گرم کی ہے۔ اس شدید گرمی کی آب و ہوا سے لوگوں میں قوت برداشت اور بردباری کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس علاقے کے لوگوں کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے اسی لئے ان کے اندر موسموں کی شدت یعنی سردیوں میں سردی اور گرمیوں میں گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اس علاقے میں ہر قسم کے پھل اور فصل پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس خطے میں انسانی سرگرمیاں سارا سال عروج پر رہتی ہیں۔ مقامی لوگ گرمیوں میں ٹھنڈا اور باریک کپڑے جبکہ سردیوں میں گرم کپڑے پہنتے ہیں۔

جنوبی میدانی علاقے

ان علاقوں میں پاکستان کے بڑے صحرا جو لہستان قمل اور قمر پائے جاتے ہیں۔ یہاں گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے موسم گرما کے دوران آنندھیاں چلنے سے ریت کے نیلے ادھر ادھر رخ بدلتے رہتے ہیں۔ البتہ گرمیوں کے دوران راتیں انتہائی خوشگوار اور قدرتی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سردیوں کا موسم بہت مختصر ہوتا ہے یہاں کے رہنے والے گرمیوں کے دوران لوہے بچنے کیلئے موٹے موٹے کپڑے پہنتے ہیں سر پر کپڑا رکھنا یا کپڑی باندھنا معاشرت کا لازمی جزو ہے لوگ گرمیوں کے دوران دن کے وقت سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں ان علاقوں میں بارشیں بہت کم ہوتی ہیں لوگ بارشی پانی کو گڑھوں میں جمع کر کے سارا سال استعمال کرتے ہیں۔ لوگوں کا روزگار صحرائی جانوروں، بھینس بکریوں، اونٹ، گائے وغیرہ پالنے سے مشروط ہے ان صحرائی علاقوں کے لوگ بہت اچھے شکاری ہیں کیونکہ یہاں شکار عام پایا جاتا ہے۔

سرخ مرتفع بلوچستان

اس خطے کی آب و ہوا موسم گرما اور سرما کے لحاظ سے انتہائی شدید ہے۔ موسم سرما میں بلوچستان کے بالائی علاقے برف باری اور مغرب سے آنے والی شدید ٹھنڈی ہواؤں کی لپیٹ میں رہتے ہیں بلوچستان کے بالائی علاقوں میں آباد لوگ سردیوں کے دوران پہاڑی علاقوں سے ہجرت کر جاتے ہیں جبکہ گرمیوں کے دوران انتہائی بلند پہاڑی مقامات کے علاوہ پورے خطے میں غصب کی گرمی پڑتی ہے بارشیں کم ہونے کی وجہ سے پورا بلوچستان پانی کی کمی کا شکار ہے زراعت کا انحصار کاریز پر ہے۔ (کاریز زمین دوز آبی نالیوں کو کہتے ہیں) دنیا کا یہ منفرد ترین نظام آبپاشی بلوچستان میں موجود ہے۔ سرخ مرتفع بلوچستان کی سرد اور خشک آب و ہوا پھلوں کی نشوونما کیلئے انتہائی مناسب ہے۔ یہاں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت اور مشکلات سے بھری ہے۔ اس وقت یہ پاکستان کا واحد خطہ ہے جہاں کی مقامی آبادی خانہ بدوشی والی پرانی روایات کو ابھی تک بھاری ہے۔

اہم پاکستانی ادارے

پاکستان کا نظام عدلیہ

پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان ہے۔ سپریم کورٹ کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں جبکہ لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں اس کے سرکٹ (رجسٹری) منبج قائم ہیں۔ ملک کے پہلے آئین کے نفاذ سے قبل سپریم

کورٹ کو فیڈرل کورٹ وفاقی عدالت کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آئین کے نفاذ کے بعد اس کا نام سپریم کورٹ رکھا گیا۔  
**ہائی کورٹس**

صوبوں کی سطح پر اعلیٰ ترین عدالت ہائی کورٹ قائم ہے۔ صوبائی ہائی کورٹس کی مرکزی عدالتیں پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان میں بالترتیب لاہور، پشاور، کراچی اور کوئٹہ میں قائم ہیں۔ صدر جنرل ضیا الحق کے دور میں دودھرا کے علاقوں میں آباد شہریوں کو فوری اور مستانہ انصاف مہیا کرنے کی غرض سے ہائی کورٹس کے سرکٹ بیج مختلف شہروں میں قائم کیے جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (1) لاہور ہائی کورٹ لاہور
- (2) پشاور ہائی کورٹ پشاور
- (3) سندھ ہائی کورٹ کراچی
- (4) بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ

بہاولپور بیج ملتان بیج راولپنڈی بیج  
ڈیرہ اسماعیل بیج ایبٹ آباد بیج  
سکر بیج حیدر آباد بیج  
سی بیج

### سلاح افواج

پاکستان سلاح افواج کے تین شعبہ برقی، بحری اور فضائیہ ہیں۔ جن کے نام اور ہیڈ کوارٹرز درج ذیل ہیں۔

- (1) بری فوج جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی GHQ
- (2) بحری فوج نول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد NHQ
- (3) فضائی فوج ایئر ہیڈ کوارٹرز چکلالہ AHQ

سپریم کمانڈر صدر پاکستان

تینوں افواج کا سمیٹر ترین جرنیل: چیئر مین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی

سلاح افواج کے سربراہان کے عہدے کا نام۔

سلاح افواج کے سربراہان فورسٹار جرنیل کے برابر ہوتے ہیں۔

- (1) بری فوج (ARMY) چیف آف دی سٹاف
- (2) بحری فوج (NAVY) چیف آف دی نول سٹاف
- (3) فضائی فوج (AIR FORCE) چیف آف دی ایئر سٹاف

### سلاح افواج کے ہیڈ کوارٹرز:

- |                   |                 |
|-------------------|-----------------|
| پاکستان آرمی      | راولپنڈی        |
| پاکستان نیوی      | اسلام آباد      |
| پاکستان ایئر فورس | چکلالہ راولپنڈی |

### ترقیاتی ادارے

- (1) پاکستان آرمی (1) پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکل (1947)۔ (2) کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ (1905)
- (3) نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی (1970) (4) ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور سکول (1948) کالج (1962)
- (5) ملٹری کالج سرائے عالمگیر گجرات (6) ملٹری کالج آف سٹنلر راولپنڈی 1947 (7) ایئر ٹریکل اینڈ سکیٹر کالج کوئٹہ
- 1957 (8) سکول آف انٹری اینڈ ٹیکس کوئٹہ 1948 (9) سکول آف آرٹلری نوشہرہ 1947 (10) آفیسرز ٹریننگ سکول سکس 1949 (11) آرٹلری کورس سنٹرل نوشہرہ 1948 (12) آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی 1975۔

### کیڈٹ کالج

- (1) حسن ابدال پنجاب (2) پٹانہ (سندھ) (3) رزک ٹاٹا (4) کوہاٹ (سرحد) (5) مستونگ
- (6) لاڑکانہ (سندھ) (7) ساگھر (سندھ) (8) پکوال (پنجاب) (9) پلندری (آزاد کشمیر) (10)
- سیالکوٹ پنجاب (11) سکرو (شمالی علاقہ جات) (12) کلر کبار (پنجاب) (13) ہنگ (اسلام آباد) (14) کوٹ
- اود (پنجاب) (15) بٹراس۔

### پاکستان نیوی کے ترقیاتی ادارے

- (1) پی این ایس رہنر یا پاکستان نول اکیڈمی کراچی (2) پی این ایس کار سار ایئر ٹریکل مکیڈیکل ادارہ
- 1954 (3) پی این ایس ہمالیہ کراچی (4) پی این ایس تیمور اور سلطان ٹیو (5) پی این ایس جلالہ 1998ء (6) پی این ایس شامیہ 1999ء (7) پی این ایس دلاور (8) پاکستان نول سٹاف کالج 1970ء (9) پاکستان میری ٹائم سکیورٹی
- انجینی 1987ء کراچی (10) پاکستان نیوی جونیئر کیڈٹ کالج منوہ۔ 5 اکتوبر 1978ء (11) پاکستان نول وار کالج لاہور (12) گنری سکول (13) پی این ایس بامر۔

### پاکستان نول ہیڈ کوارٹرز کے ادارے

- (1) سب میرین سکواڈرن (2) نول کمانڈر اینڈ ایوی ایشن ونگ۔

### پاکستان ایئر فورس

پاکستان ایئر فورس کا قیام 1947ء میں عمل میں آیا ہے۔ پاکستان ایئر فورس کے سربراہ کو ایئر چیف مارشل کہا جاتا ہے۔ اسے ان افسروں کی معاونت حاصل ہوتی ہے۔

- (1) ایئر سٹاف برانچ (2) انجینیئر برانچ (3) ایڈمنسٹریٹو برانچ (4) پالیسی اینڈ پلانز برانچ

### ترقیاتی ادارے

- (1) پی اے ایف اکیڈمی رسالپور (15 ستمبر 1947ء) (2) پی اے ایف ایرو ٹیکنیکل کالج کورنگی (3) پی اے ایف کالج سرگودھا (4) ایئر وار کالج (5) پی اے ایف سکول کوہاٹ (6) پی اے ایف سکی ایٹم ایئر سروس نول سکول



ظفر شمالی علاقہ جات (7) پی اے ایف سکی ایگ اینڈ سروائیول سکول کالا باغ 1958ء (8) ہائی آلٹی نیو سکول شمالی علاقہ جات۔

دیگر ادارے

(1) فلائنگ انسٹرکٹر سکول (2) کالج آف فلائنگ ٹریننگ (3) سیٹ کمانڈر سکول (4) انٹی ٹیٹ (5) ایئر سیفٹی مسروڈ کراچی (6) ٹرانسپورٹ کنٹرول سکول (7) پی اے ایف پری ٹریڈ ٹریننگ سکول کوہاٹ (8) ایئر وائٹس سکول سکسیر۔

### سلح افواج کے کیشڈ عہدے

پاکستان آرمی	پاکستان نیوی	پاکستان ایئر فورس
سینئر لیفٹیننٹ	مڈشپ مین آفیسر	پاکٹ آفیسر
لیفٹیننٹ	سب لیفٹیننٹ	فلائنگ آفیسر
کپٹن	لیفٹیننٹ	فلائنگ لیفٹیننٹ
میجر	لیفٹیننٹ کمانڈر	سکواڈرن لیڈر
لیفٹیننٹ کرنل	کمانڈر	ونک کمانڈر
کرنل	کپٹن	گروپ کپٹن
بریگیڈیئر	کموڈور اور	ایئر کموڈور
میجر جنرل	ریئر ایڈمرل	ایئر وائس مارشل
لیفٹیننٹ جنرل	وائس ایڈمرل	ایئر مارشل
جنرل	ایڈمرل	ایئر چیف مارشل
فیلڈ مارشل	ایڈمرل آف دی فلیٹ	مارشل آف دی ایئر فورس

### مرکزی بینک، سٹیٹ بینک آف پاکستان:-

سٹیٹ بینک آف پاکستان سب سے بڑا سرکاری بینک اور بینکنگ نظام کو کنٹرول کرنے والا ادارہ ہے۔ اس بینک کا افتتاح یکم جولائی 1948 کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے دست مبارک سے کراچی میں فرمایا تھا۔ بینک کا انتظام و انصرام چلانے کیلئے ایک بورڈ آف ڈائریکٹر قائم ہے۔ جس کے ارکان میں بینک کا سربراہ جسے گورنر سٹیٹ بینک کہتے ہیں کے علاوہ ڈپٹی گورنر ڈائریکٹر شامل ہیں۔ بینک کا صدر دفتر کراچی میں ہے۔ جبکہ اس مرکزی دفتر کے علاوہ ناظم آباد، کراچی، لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ، مظفر آباد، سکس، حیدر آباد، ملتان، سیالکوٹ، بہاولپور وغیرہ۔ سائیکل خان اور گوجرانوالہ میں برانچیں کام کر رہی ہیں۔

### وفاقی تختب

جنرل ضیاء الحق کے دور میں عوام کو فوری اور سستے انصاف کی فراہمی اور سرکاری ملازمین سے متعلقہ شکایات کو نمٹانے کیلئے 1983ء میں وفاقی تختب کا سیکرٹریٹ قائم ہوا۔ اس تجربے کی کامیابی کے بعد چاروں صوبوں میں تختب مقرر کئے گئے۔ وفاقی تختب کو تختب اعلیٰ کہتے ہیں۔

### پی آئی اے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز

پی آئی اے 1955 میں قائم کی گئی۔ اپنے بہترین اور اعلیٰ معیار کی وجہ سے یہ دنیا کی مانی ہوئی ایئر لائن کہنی ہے۔ اس کہنی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 60 کی دہائی میں وہ عوامی جمہوریہ چین کی قومی کہنی کے طور پر کام کر چکی ہے۔ اس وقت پی آئی اے کی پروازیں دنیا کے تمام اہم خطوں تک مسافروں کو پہنچانے کا فریضہ برانجام دے رہی ہیں۔ پی آئی اے کی لٹائی بیڑے میں 42 عیارے شامل ہیں۔ یہ طیارے 38 بین الاقوامی روٹس اور 24 اندرون ملک روٹس پر ہر دم رواں دواں ہیں۔

پی آئی اے کے علاوہ شاہین ایئر لائنز، ایر ویشیا ایئر لائنز، بھوجا ایئر لائنز اور سیف ایئر انٹرنیشنل ایئر لائنز بھی مسافروں کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ موخر الذکر تمام ایئر لائنز ٹی شعبہ میں قائم کی گئی ہیں۔

### پاکستان ریلویز

برٹش ریلویز کے نام سے پاکستان کے خطے میں سب سے پہلے ریلوے لائن اور ریل سروس نے 1861 میں کام شروع کیا۔ موجودہ پاکستان میں ریلوے ٹریک کی لمبائی 8775 کلومیٹر ہے۔ کراچی تا پشاور ریلوے کا سب سے لمبا ریلوے ہے۔ پاکستان میں ریلوے کا سب سے بڑا اسٹیشن لاہور سب سے بلند ریلوے اسٹیشن کان بہتر زئی اور سب سے بڑا پلیٹ فارم روہڑی میں واقع ہے۔ الیکٹرک ٹرین کا آغاز 1970ء میں خانیوال سے لاہور تک ہوا۔ اس کے بعد اس سمت میں کوئی خاص پیش رفت نہ ہو سکی۔ ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے۔

### پرنٹ میڈیا

پاکستان کے طول و عرض سے اس وقت سینکڑوں اخبارات و جرائد شائع ہو رہے ہیں۔ کراچی، اسلام آباد اور لاہور اخباری دنیا کے بڑے مراکز ہیں۔ جبکہ پشاور، کوئٹہ، فیصل آباد، ملتان اور حیدر آباد سے بھی روزانہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان کے اہم اور بڑے اخباری اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### جنگ گروپ آف نیوز پیپرز

اردو روزنامہ جنگ، لاہور راولپنڈی، ملتان، کراچی، کوئٹہ، لندن، روزنامہ آواز، لاہور، روزنامہ انقلاب لاہور، روزنامہ عوام کراچی، انگریزی روزنامہ دی نیوز، لاہور، کراچی، ملت روزنامہ، کراچی، کراچی اس ادارے کے تحت پرائیویٹ ٹی وی چینل جیو (GEO) بھی کام کر رہا ہے، اخبار جہاں کراچی۔

## نوائے وقت گروپ آف پبلی کیشنز

اردو روزنامہ نوائے وقت لاہور کراچی ملتان راولپنڈی

انگریزی روزنامہ دی نیشن لاہور اسلام آباد

ہفت روزہ فیملی لاہور ہفت روزہ ندائے ملت لاہور

## لیبرٹی پیمبر پرائیویٹ لیٹڈ

اردو روزنامہ خبریں لاہور شیخوپورہ ملتان کراچی پشاور مظفر آباد اسلام آباد

اردو روزنامہ نیا اخبار لاہور اسلام آباد ملتان

اسی ادارہ کے زیر اہتمام پی ٹی وی پروگرام کسان ٹائم شیش کیا جاتا ہے۔

## اوصاف گروپ آف پبلی کیشنز

اردو روزنامہ اوصاف، اسلام آباد، ملتان، لندن، برطانیہ، برلن، جرمنی، ان کے علاوہ روزنامہ پاکستان،

لاہور، اسلام آباد، روزنامہ مشرق پشاور، اسلام آباد، کوئٹہ، روزنامہ ایکسپریس، لاہور، اسلام آباد، کراچی، فیصل آباد،

سرگودھا، کوئٹہ اور ملتان سے شائع ہوتا ہے۔

## پاکستان کے اہم خبر رساں ادارے

(1) ایبوسی ایڈ پریس آف پاکستان APP سرکاری خبر رساں ادارہ ہے۔ ملکی اور غیر ملکی خبروں کی ترسیل کا کام کرتا ہے۔

(2) آن لائن: فوجی شعبہ میں قائم خبر رساں ادارہ جو کہ اردو، انگلش اور عربی میں اخبارات کو خبریں فراہم کرتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت سب سے بڑا خبر رساں ادارہ بھی ہے۔

(3) این این آئی: اردو زبان میں خبریں فراہم کرنے والا پاکستان کا پہلا خبر رساں ادارہ جو ذیلی ورک انٹر نیشنل ہے۔

## واپڈا

بجلی پیدا کرنے اور تقسیم کرنے والا ادارہ واپڈا اینڈ پاور ڈسٹری بیوٹن اتھارٹی کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم ہیں۔ یہ

ادارہ آبی وسائل کی ترقی اور بہتر استعمال کا ذمہ دار بھی ہے۔ اس وقت واپڈا انٹر نل بائیڈل اور جوہری ذرائع سے بجلی تیار

کر کے صارفین کو فروخت کر رہا ہے۔ ان تینوں ذرائع سے واپڈا کی کل پیداوار 11,436 میگا واٹ ہے۔ جبکہ صارفین

کی تعداد 14.9 ملین ہے۔ جبکہ پاکستان کے 78,820 دیہاتوں میں بجلی موجود ہے۔

## اسٹیل ملز کراچی

سوویت یونین "روس" کے تعاون سے بننے والی پاکستان کا سب سے بڑا فولاد سازی کا کارخانہ بن قائم

کراچی میں ہے۔ پاکستان اسٹیل ملز میں کوک، پک آئرن، ہٹ رولڈ ہٹ رولڈ شیٹ، گیلوٹائزڈ شیٹ اور دیگر بے شمار

مصنوعات تیار کی جاتی ہے۔

## اہم پاکستانی معلومات

س: پاکستان میں کاشتکاری کے کتنے موسم ہیں؟

ج: پاکستان میں کاشتکاری کے دو موسم خریف اور ریح ہیں۔ خریف کی فصلیں اپریل تا جون اگائی جاتی ہیں اور ان کی

کٹائی اکتوبر تا دسمبر ہوتی ہیں۔ ان فصلوں میں چاول، گنا، کپاس، مکئی، باجرا، جوار وغیرہ شامل ہیں جبکہ ریح کی

فصلیں اکتوبر تا دسمبر کاشت کی جاتی ہیں اور ان کی کٹائی اپریل تا مئی تک کی جاتی ہے ان فصلوں میں تباکو، جوار

گندم شامل ہیں۔

س: پاکستان میں ہر سال کتنے ملین ایکڑ فٹ پانی فصلوں کو مہیا کیا جاتا ہے؟

ج: پاکستان میں ہر سال 131.185 ملین ایکڑ فٹ پانی فصلوں کو مہیا کیا جاتا ہے، جو ضرورت سے 0.1 فیصد کم

ہے۔

## پاکستان کے آبی ذخائر اور ڈیم

آبی ذخیرہ ڈیم	نام دریا	بلندی فٹوں میں	پانی سٹوریج ملین	پیداوار کی صلاحیت	سال تکمیل
تریلا ڈیم	سندھ	485	9.30	3478MW	1976
منگلا ڈیم	جہلم	380	4.82	1000MW	1966
وارسک ڈیم	کاٹل	250	0.04	240MW	1960
چشمہ سراج	سندھ	-	0.61	184MW	1971+2001
غازی پور تھا	سندھ	-	-	1450MW	2003
باران ڈیم	کریم	107	0.03	-	1962
حب ڈیم	حب	151	0.11	-	1983
خانپور ڈیم	حدود	167	0.09	-	1984
ٹانڈہ ڈیم	کوہاٹ توٹی	115	0.06	-	1865
راول ڈیم	کریم	114	0.04	-	1862
سنہی ڈیم	سوان	215	0.02	-	1972
بی کے ڈی خان	پشیم	35	0.04	-	-
مال جمیل	سندھ	-	0.75	-	-
گجر جمیل	سندھ	-	0.32	-	-
چھوٹا جمیل	سندھ	-	0.75	-	-
سال ہائیڈرو	عقیق دریا	-	-	99MW	-



## زیر تعمیر آبپاشی کے منصوبے

نام منصوبہ	صوبہ	ایریا	تکمیل مدت	لاگت (امریکی ڈالر)
گول زیم ڈیم	سرحد	163 086	جون 2006ء	214 ملین
گریٹر تھل کینال	پنجاب	153,400,0	جون 2007ء	500 ملین
رینی کینال	سندھ	412,000	دسمبر 2007ء	229 ملین
بکھی کینال	بلوچستان	713,000	جون 2007ء	535 ملین
میرانی ڈیم	بلوچستان	32,200	جون 2006ء	98 ملین
سبک زئی ڈیم	بلوچستان	6,680	دسمبر 2005ء	17 ملین
منگلا ڈیم کی توسیع	آزاد کشمیر		جون 2007ء	1000 ملین
ستپارہ ڈیم	شمالی علاقہ جات	36	دسمبر 2006ء	35 ملین

نوٹ: ان منصوبوں کی تکمیل سے مزید 2.9 ملین ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا جبکہ 4.44 ملین ایکڑ فٹ پانی شور ہوگا۔

س: پاکستان کا رقبہ کتنے ملین ایکڑ پر مشتمل ہے؟

ج: پاکستان کا کل رقبہ 1960 ملین ایکڑ پر مشتمل ہے۔

س: پاکستان کا کتنے ملین ایکڑ رقبہ کاشت کاری کے قابل ہے؟

ج: پاکستان کا 71.7 ملین ایکڑ رقبہ قابل کاشت ہے۔

س: 71.1 ملین ایکڑ رقبے کا کتنے فیصد رقبہ اس وقت زیر کاشت ہے؟

ج: 71.1 ملین ایکڑ رقبہ کا کل 54 فیصد رقبہ اس وقت زیر کاشت ہے۔

س: 71.1 ملین ایکڑ رقبے کا کتنے فیصد حصہ نظام آب پاشی کے ذریعے سیراب ہوتا ہے؟

ج: 71.1 ملین ایکڑ رقبے میں سے صرف 44.5 رقبہ سیراب کیا جاتا ہے۔

س: غمروں کے ذریعے ہر سال کتنے ملین ایکڑ فٹ پانی فصلوں کو سیراب کرتا ہے؟

ج: صرف 106 ملین ایکڑ فٹ پانی۔

س: ٹوبہ دہل کے ذریعے ہر سال کتنے ملین ایکڑ فٹ پانی حاصل کر کے زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے؟

ج: ٹوبہ دہل کے ذریعے ہر سال کم از کم 48 ملین ایکڑ فٹ (زیر زمین) پانی فصلوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔

س: پاکستان کا کتنے ملین ایکڑ رقبہ پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے بخر اور برباد ہے؟

ج: 22.5 ملین ایکڑ رقبہ پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے بخر ہوا ہے۔ واضح رہے کہ یہ رقبہ 71.1 ملین ایکڑ

قابل کاشت رقبہ کا حصہ ہے۔

س: کوٹری ہیراج سے ہر سال گرمیوں کے دنوں میں کتنے ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں بہہ کر ضائع ہو جاتا

س:؟

ج: ہر سال 8 ملین سے لیکر 9.2 ملین ایکڑ فٹ پانی کوٹری ہیراج سے گذر کر سمندر میں بہہ کر ضائع ہو جاتا

س:؟

س: پاکستان میں بارشیں ہر سال فصلوں کو کتنے فیصد پانی فراہم کرتی ہیں؟

ج: بارشیں ہر سال صرف 15 فیصد پانی فصلوں کو سیرابی کیلئے فراہم کرتی ہیں۔ خشک سال کے دنوں میں یہ حد

2 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔

س: گول زیم ڈیم کی کس مقام اور دریا پر تعمیر جاری ہے؟

ج: گول زیم ڈیم دریائے گول پر جنوبی وزیرستان کے علاقے میں سطح سمندر سے 443 فٹ بلندی پر تعمیر کیا جا

رہا ہے۔ 1.13 ملین ایکڑ فٹ پانی شور کرنے کے علاوہ یہاں سے 17.4 میگاواٹ بھی حاصل ہوگی۔ کنکریٹ سے ڈیم

کی لمبائی 491 فٹ ہے۔ اس ڈیم سے ایک نہر نکالنے کا منصوبہ بھی زیر تعمیر ہے۔ اس نہر کی تعمیر سے 11,320,000 ایکڑ

رقبہ سیراب ہوگا منصوبے پر لاگت کا تخمینہ 10 ارب روپے ہے۔

س: منگلہ ڈیم کو اونچا کرنے سے ملک کو کم کوئی فائدہ حاصل ہوں گے؟

ج: منگلہ ڈیم کی اونچائی 40 فٹ مزید بلند کرنے سے آبی ذخیرے کی گنجائش 7.92 ملین ایکڑ فٹ جبکہ بجلی کی

پیداواری گنجائش 1000 میگاواٹ سے بڑھ کر 1250 میگاواٹ ہو جائیگی۔

س: دریائے چناب پر واقع ہیراجوں کے نام بتائیے؟

ج: دریائے چناب پر مندرجہ ذیل ہیراج تعمیر کئے گئے ہیں۔

(1) ہینڈ مرالہ (2) ہینڈ قار آباد (3) ہینڈ تریوں (4) ہینڈ بھند

س: دریائے راوی پر واقع ہیراجوں کے نام بتائیے؟

ج: (1) ہینڈ بلوکی ضلع قصور (2) ہینڈ سندھائی ضلع خانیوال

س: دریائے جہلم پر واقع ہیراج کا نام بتائیے؟

ج: ہینڈ رسول

س: دریائے ستلج پر واقع ہیراجوں کے نام بتائیے؟

ج: (1) ہینڈ سیماگئی (2) ہینڈ اسلام (3) ہینڈ بھند

س: پاکستان راکس بورڈ کب تشکیل پایا؟

ج: پاکستان راکس بورڈ کا قیام فروری 2003ء میں عمل میں آیا۔

س: پاکستان راکس بورڈ کیوں قائم کیا گیا؟

ج: ملک کی چاول کی برآمد بڑھانے اور چاول کی نمواور پیداوار بڑھانے کے لئے تحقیقی کام کا آغاز کرنے کے

لئے۔

س: دنیا کا سب سے بڑا نظام آبپاشی کس ملک میں واقع ہے؟

- ج: پاکستان۔  
 س: سکھر ہریان سے کتنی نہیں نکالیں گئی ہیں؟  
 ج: سات نہیں۔  
 س: معاہدہ سندھ طاس کن دو ملک کے درمیان طے پایا تھا؟  
 ج: پاکستان اور بھارت  
 س: معاہدہ سندھ طاس صدر ایوب خان کے دور میں کس سال طے پایا تھا؟  
 ج: 1960ء  
 س: کس ہیڈ کے مقام پر پانچ دریاؤں کا پانی اکٹھا ہوتا ہے؟  
 ج: ہیڈ ہنڈ  
 س: پاکستان پام آئل کس ملک سے حاصل کرتا ہے؟  
 ج: ملائیشیا۔  
 س: پاکستان میں پام آئل کے استعمالات کیا ہیں؟  
 ج: یہ مارجرین بنانے کے علاوہ صابن، موسم بتیاں اور لیو بریکنگ گریس بنانے کے کام آتا ہے۔  
 س: سکسر کو تنگ کے دامن میں واقع مشہور جیل کا نام بتائیے؟  
 ج: اوچھالی جیل۔  
 س: پاکستان کی سب سے بڑی قدرتی جیل کھر کس صوبہ میں واقع ہے؟  
 ج: صوبہ سندھ۔  
 س: بطوں کے شکار کیلئے مشہور جیل کا نام بتائیے؟  
 ج: خوشدل جیل پشین صوبہ بلوچستان۔  
 س: کوئٹہ شہر کو کس جیل سے پانی فراہم کیا جاتا ہے؟  
 ج: خاجیل۔  
 س: سرانجام جیل کس مقام پر واقع ہے؟  
 ج: کراچی صوبہ سندھ۔  
 س: کھر کھا جیل کا موجودہ نام بتائیے؟  
 ج: کلیمٹر جیل۔ یہ جیل موٹروے کے صحن اوپر واقع ہے۔  
 س: نمل جیل پنجاب کے کس ضلع میں واقع ہے؟  
 ج: نمل جیل ضلع میانوالی میں واقع ہے۔  
 س: صوبہ سرحد کے دریاؤں کے نام بتائیے؟  
 ج:

- (1) دریائے کابل: یہ دریا افغانستان کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور تنگ کے مقام پر دریائے سندھ میں آکر مل جاتا ہے۔  
 (2) دریائے سوات: یہ دریا کوہستان سوات کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور پشاور کے قریب دریائے کابل میں گر جاتا ہے۔  
 (3) دریائے جہلم: یہ دریا بھی ہندوکش کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور پشاور کے قریب دریائے کابل میں ملتا ہے۔  
 (4) دریائے راجکوٹ: یہ دریائے سوات کا معاون دریا ہے۔  
 (5) دریائے باڑا: یہ دریا تیرہ کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور دریائے کابل سے مل جاتا ہے۔  
 (6) دریائے کرم: یہ کوہ سفید سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ میں آکر گرتا ہے۔  
 (7) دریائے گول: یہ افغانستان کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔  
 س: صوبہ بلوچستان کے دریاؤں کے نام بتائیے؟  
 ج:  
 (1) دریائے بولان: یہ دریا کول پور سے نکلتا ہے لیکن جلد ہی ختم ہو جاتا ہے اور آب کم کے مقام پر زیر زمین چلا جاتا ہے۔ پھر یہ بالی تالی کے مقام پر نمودار ہوتا ہے اور سارادان ندی سے مل جاتا ہے۔  
 (2) دریائے تار: یہ دریا بھی اور سی کے ضلعوں میں بہتا ہے اور دریائے بلوچستان میں مل جاتا ہے۔  
 (3) دریائے پشین کور: یہ دریا لوہہ کھار کے کوہستان سے نکلتا ہے اور سارادان ندی میں مل کر کوئٹہ کے ضلع میں بہتا ہے۔  
 (4) دریائے مولا: یہ جھالاوان ضلع اور بھی میں بہتا ہے۔  
 (5) دریائے تنگول: یہ بلوچستان کا سب سے بڑا دریا ہے جو 358 میل لمبا ہے اور بحیرہ عرب میں گرتا ہے۔  
 (6) دریائے رکشان: یہ دریا کرآن کے سلسلہ کوہ سے نکلتا ہے اور بحیرہ عرب میں جا کر گرتا ہے۔  
 (7) دریائے لوب: یہ بلوچستان کے علاقہ سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ سے ملتا ہے۔  
 س: صوبہ سندھ کے دریاؤں کے نام بتائیے؟  
 (1) صوبہ سندھ میں دریائے ہب ایک اہم ندی ہے جو سال بھر بہتی ہے یہ ہب کے پہاڑی سلسلے سے نکلتی ہے اور بحیرہ عرب میں جا کر گرتی ہے۔  
 (2) دریائے باران: یہ کیرتھار کے پہاڑی سلسلے سے نکلتی ہے اور دریائے سندھ سے مل جاتی ہے۔  
 (3) طبر ندی: یہ ایک موسمی ندی ہے جو کراچی کے قریب گزری کر یک میں بہتی ہے۔  
 (4) لیاری ندی: یہ ضلع کراچی میں بہتی ہے اور لیاری کے مقام پر بحیرہ عرب میں گر جاتی ہے۔  
 عازمی بروٹھاپن بجلی گھر  
 19 اگست 2003ء کی دوپہر صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے ملکی تاریخ کے دوسرے بڑے انڈر وپاور



پراجیکٹ کے پہلے یونٹ کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ جس کے ساتھ بجلی کے ترسیلی نظام میں تھرمل بجلی کے مقابلے میں آبی بجلی کی پیداوار میں 1450 یونٹس کا اضافہ ممکن ہوا۔ اس پراجیکٹ اور ڈیم کی تعمیر کا آغاز 1995 میں ہوا۔ دنیائے انجینئرنگ میں عجوبہ کی حیثیت کے حامل اس ڈیم کی خوبی یہ ہے کہ بجلی کی پیداوار کے لئے مخصوص سطح آب برقرار رکھنا ضروری نہیں ہے۔ آبپاشی کے لئے تربیلا سے جو پانی خارج کیا جاتا ہے وہ ڈیم سے نکل کر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا تھا لیکن اس منصوبے کے ذریعے وہ پانی پہلے غازی کے مقام پر بنے پراجیکٹ میں داخل ہوگا جہاں سے یہ دنیا کی طویل ترین آبی پاور چینل (لمبائی 52.50 کلومیٹر) کے ذریعے دریائے ہرد اور سندھ کے مقام اتصال بروہا کے مقام پر بلندی سے نیچے گرتا ہوا دریائے سندھ میں دوبارہ جاگرتا ہے اور یہی عمل بجلی کی پیداوار کا سبب ہے۔ غازی سے بروہا تک پانی پہنچانے والی نہر کلگریٹ سے بنی دنیا کی طویل ترین پختہ آبی گزرگاہ ہے۔ کلگریٹ کی موٹائی 135 ملی میٹر ہے۔ پاور چینل پر 47 پل اور ٹکاسی آب کے 52 راستے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں چینل کی تعمیر میں اس امر کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ تہہ میں گاریا سلسلہ جمع نہ ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے نہر کے دونوں طرف ایسے انجینئرنگ ڈھانچے تعمیر کئے گئے ہیں جو دریائی گار کے علاوہ بارش کے پانی کے ساتھ بہہ کر آنے والی سلف کو بھی جمع ہونے سے روکتے ہیں۔ منصوبے کی تعمیر کے آغاز کے وقت ڈیم سے بجلی کی پیداوار کا تخمینہ 1100 میگا واٹ تھا لیکن جب ماہرین نے پاور چینل کی تعمیر شروع کی تو اندازہ ہوا کہ منصوبے کی پیداواری صلاحیت تالاب بنا کر بڑھائی جاسکتی ہے۔ جس کے بعد ڈیزائن میں تبدیلی کر کے پاور چینل کے شیل اور جنوب میں تالاب بنا کر پانی جمع کر کے 290 میگا واٹ اضافی بجلی کے حصول کے لئے جزیئر مینی نصب کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ تالاب میں جمع شدہ پانی جنگلی ضروریات کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ غازی بروہا ڈیم سے آبپاشی کے لئے پانی دستیاب نہیں ہے حالانکہ اس منصوبے کی پاور چینل میں 56,500 کیوسک پانی کا بہاؤ برداشت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ پانی کی یہ مقدار دریائے راوی میں اوسط درجے کے سیلاب کے برابر ہے۔ اس منصوبے پر 2.5 بلین ڈالر لاگت آئی جس کا پچاس فیصد واپڈا نے ادا کیا جب کہ باقی رقم مختلف ذرائع سے حاصل کی گئی۔ یہ دنیا کا واحد ڈیم ہے جس کی تعمیر سے شہری آبادی کی بڑی تعداد متاثر ہوئی بلکہ اس کی تعمیر سے صرف تین چھوٹے چھوٹے رہائشیوں کی ایک بڑا کی آبادی متاثر ہوئی جنہیں منصوبے کے ارد گرد بسائے گئے تین نئے دیہاتوں میں آباد کیا گیا جہاں دور حاضر کی تمام جدید سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

غازی بروہا ڈیم بجلی کی کھیت کے مصروف ترین اوقات (شام پانچ سے نو بجے تک) میں پورے ملک کی برقی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ واپڈا احکام کے مطابق اس وقت شام کے اوقات میں اوسط 1400 میگا واٹ بجلی استعمال کی جاتی ہے اس عظیم آبی منصوبے کا سب سے خوبصورت پہلو یہ ہے کہ اس ڈیم سے خشک سالی کے ایام میں بھی حسب معمول بجلی پیدا ہوگی یعنی سیکڑا اور تریلا کی طرح اس ڈیم میں بجلی کی پیداوار کبھی متاثر نہیں ہوگی۔

## سینڈک پراجیکٹ

6 اگست 2003ء کو وفاقی وزیر پٹرولیم نور بخش اور وزیر اعلیٰ بلوچستان جام یوسف نے چاغی کے قریب سینڈک کے مقام پر دھاتوں کی کان کنی کے سب سے بڑے منصوبے (سینڈک پراجیکٹ) کا باقاعدہ افتتاح کیا چاغی کی

پہاڑیوں میں تانبے کے ذخائر کا اندازہ ایک ارب ٹن سے زائد لگایا گیا ہے جبکہ اس مقام سے سونے، چاندی اور تانبے کے علاوہ دیگر دھاتیں بھی حاصل ہوں گی۔ ماہرین کے مطابق اس مقام سے سالانہ پندرہ من سونا حاصل ہونے کی توقع ہے۔ سینڈک پراجیکٹ کا آغاز 1975ء میں ہوا لیکن بد قسمتی سے سیاسی و معاشی عوامل کی بناء پر اس منصوبے پر سنجیدگی سے عمل نہ ہو سکا جنرل پرویز مشرف کے دور میں 2001ء میں اس منصوبے پر چینی سرمایہ کار کمپنی نے از سر نو کام کا آغاز کیا یہ پراجیکٹ اپنی لاگت کے حساب سے پاکستان کے بہتے ترین منصوبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ مستقبل میں یہ پراجیکٹ تقریباً چار لاکھ افراد کو بالواسطہ یا بلاواسطہ روزگار فراہم کرے گا۔

## جے ایف 17 تھنڈر طیارہ

پاک چین دوستی کے لازوال سلسلے کا مظہر جے ایف 17 تھنڈر جنگی طیارے کی تیاری کے کام کا آغاز 1999ء میں ہوا۔ جو چار سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچا اس طیارے کی پہلی آزمائش پرواز 2 ستمبر 2003ء کو چینی فضائیہ کے ایک ایئر بیس پر ہوئی۔ جدید ٹیکنالوجی کا شاہکار طیارہ میزائل اور ککسٹر بم سمیت دیگر جدید ہتھیاروں کو اپنے ہدف تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان طیاروں کی باقاعدہ تیاری جون 2004ء سے شروع ہوئی جس کے بعد یہ پاک فضائیہ میں شامل ایف سیون اور میراج طیاروں کی جگہ لیں گے جو اپنی مدت پوری کر چکے ہیں۔ پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل کلیم سعادت اور ڈائریکٹر پراجیکٹ جے ایف 17 تھنڈر ایئر واکس مارشل شامد لطیف کے مطابق یہ طیارہ بھارت کی جانب سے 20 سالوں کی محنت کے بعد تیار ہونے والے مک 25 لڑاکا طیاروں کے مد مقابل ہونے کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی میں اس سے بہتر خصوصیات کا حامل ہے۔ دیگر کئی حوالوں سے یہ طیارہ امریکی تباہ کن جنگی جہاز F-16 سے بھی برتر ہے۔ ابتداء میں پاکستانی انجینئروں اور ٹیکنیٹوں نے اس کے پچاس فیصد ایئر فریم تیار کئے ہیں جب کہ مستقبل میں پاکستان اس کے سو فیصد ایئر فریم تیار کرے گا۔

جے ایف 17 طیارے کی تیاری سے قبل چینی اور پاکستانی انجینئر مل کر ہر سیون کے ام سے ایک طیارہ تیار کر چکے ہیں جو اس وقت کے دونوں ممالک کے فضائی بیڑے میں شامل ہے واضح رہے کہ ہر سیون طیارہ چینی ساختہ جبکہ جے ایف 17 تھنڈر طیارہ پاکستانی اور چینی ٹیکنالوجی کے اشتراک کا نتیجہ ہے۔ جے ایف 17 تھنڈر طیارے کی تجارتی بنیادوں پر تیاری کا کام سال 2006ء سے شروع ہوگا جس سے پاکستان کو اندازاً سالانہ پانچ بلین ڈالر کا فائدہ ہوگا۔

## گودر بندرگاہ

کراچی اور بن قاسم کی بندرگاہوں سے واپس آکر، وسط ایشیاء کی ریاستوں کو نزدیک ترین راستے کے ذریعے بحری تجارت کی سہولت فراہم کرنے اور مغربی و وسطی ممالک سے سستی تجارت کرنے کی غرض سے گودر بندرگاہ تعمیر کی گئی۔ گودر بندرگاہ کراچی سے 640 کلومیٹر دور واقع ہے ان دونوں مقامات کو باہم ملانے کے لئے مکران کو شل ہائی وے کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے، گودر بندرگاہ پر DWT 30,000 سامان کی ہڈ لنگ کی گنجائش موجود ہے جبکہ سامان کی نقل و حرکت اور جہازوں کے لئے دس برقی، تین گنیٹر مینٹل اور دو آئل برقی تعمیر کی گئیں ہیں۔ اس بندرگاہ کے

ذریعے وسط ایشیاء کی ریاستوں کو اپنا مال عالمی منڈیوں تک پہنچانے میں کافی سہولت دستیاب ہوگی۔

## قومی شاہرات

پاکستان کی شاہرات کی کل لمبائی	259,758 کلومیٹر
عالمی معیار کی شاہرات کی لمبائی	162,879 کلومیٹر
پچھلے دورے کی پختہ شاہرات	96,879 کلومیٹر
شاہرات کی تعمیر کی سالانہ شرح ترقی	2.7 فیصد
شاہرات کی تعمیر و یکہ بحال کا سب سے بڑا قومی ادارہ	نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این، ایچ، اے)

این ایچ اے کے زیر انتظام شاہرات کے کوڈ نم:

M	N	شاہرات	کود نم
		سورہے شاہرات	
		دیگر قومی شاہرات	
		مثلاً لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، سوہرے کا نم M-2 ہے اسی طرح اٹس ہائی وے کا کوڈ نم N-55 ہے۔	
		نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر انتظام تمام شاہرات کو کوڈ نم سے لکھا اور جاننا جاتا ہے۔	
		نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر انتظام اہم شاہرات کی لمبائی اور کوڈ نم حسب ذیل ہیں۔	
شاہرات	لمبائی	کود نم	
1- کراچی، لاہور، پشاور، طورخم ہائی وے		N-5	
2- مکران کوئل ہائی وے	653 کلومیٹر	N-10	
3- کافان وادی روڈ	175 کلومیٹر	N-15	
4- کراچی، خضدار، کوئٹہ، چمن ہائی وے	816 کلومیٹر	N-25	
5- حسن ابدال، گلگت، مخمراہ روڈ	803 کلومیٹر	N-35	
6- لک پاس وائمنہ بن نوکڑی، گلستان روڈ	610 کلومیٹر	N-40	
7- نوشہرہ، در، جڑال ہائی وے	309 کلومیٹر	N-45	
8- کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد، ٹوبہ شاہرو	528 کلومیٹر	N-50	
9- اٹس ہائی وے	1255 کلومیٹر	N-55	
10- سکھر، سی کوئٹہ ہائی وے	385 کلومیٹر	N-65	
11- اسلام آباد، مظفر آباد روڈ	90 کلومیٹر	N-75	

## موٹروے پراجیکٹس

1- اسلام آباد، پشاور موٹروے	154 کلومیٹر	M-1
2- لاہور اسلام آباد راولپنڈی موٹروے	367 کلومیٹر	M-2
3- پٹنڈی بھیاں فیصل آباد موٹروے	52 کلومیٹر	M-3
4- کراچی حیدر آباد موٹروے		M-8

فیصل ہائی وے اتھارٹی کی دیگر اہم شاہرات اور منصوبہ جات

1- کراچی ناردرن ہائی پاس	56.8 کلومیٹر
2- لیاری ایکسپریس وے	16.6 کلومیٹر
3- بندر روڈ، لاہور	
4- کوہاٹ ٹنل لک روڈ	7.5 کلومیٹر
5- سکھر ہائی پاس	11.5 کلومیٹر
6- ٹل پارا چنار روڈ	75 کلومیٹر
7- خضدار تا کوٹلی روڈ	
8- ایبٹ آباد، رین ایریا پراجیکٹ	
9- راولپنڈی اور رین ایریا پراجیکٹ	
10- نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے قائم کردہ ٹول پلازے	

صوبہ پنجاب:-

محل وقوع:- 34.02° 27.42'N عرض بلد

75.23° 69.18'E طول بلد

شمالی مشرق میں آزاد کشمیر، شمال مغربی سرحدی صوبہ شمال میں اسلام آباد، جنوب مغرب میں بلوچستان، قاتل اور سرحد کا صوبہ واقع ہے۔ مشرق میں پنجاب کی سرحد مغربی پنجاب بھارت سے ملتی ہے۔

دار الحکومت:- لاہور برصغیر پاک و ہند کا قدیم ترین شہر اور پنجابی ثقافت و تہذیب کا مرکز پاکستان کا دوسرا بڑا شہر اپنے آثار قدیمہ کے حوالے سے دنیا بھر میں منفرد مقام کا حامل ہے۔

رقبہ:- 205,344 مربع کلومیٹر

آبادی:- 72,585,430 نفوس 98 کی مردم شماری کے مطابق

مرد آبادی:- 37,508,842 نفوس



زبان آبادی:- 24,265,730 نفوس

شہری آبادی:- 22,699,490 نفوس

دیہاتی آبادی 49,885,940 نفوس

شرح افزائش آبادی:- 2.55%

زبانیں:- اردو قومی زبان، انگلش سرکاری زبان، پنجابی، سرائیکی، ہندکو، چولستانی

اہم شہر:- لاہور، راولپنڈی، سرگودھا، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، جہنگ وغیرہ

سیاحتی مقامات:- لاہور، کلر کپارہ، واوی سون، مری، راولپنڈی، ٹیکسلا، ہڑپا، اچ شریف، ملتان، فورٹ سرحد وغیرہ

انتظامی تقسیم:-

نمبر شہر	پولیس رینج	اضلاع	تفصیل ہیڈ کوارٹرز
1	لاہور	لاہور	لاہور سٹی، لاہور کینٹ، ماڈل ٹاؤن، صدر
2	شیخوپورہ	شیخوپورہ	شیخوپورہ، فیروزوالہ
		اوکاڑہ	اوکاڑہ، رانیالہ خورو، دیپالپور
		قصور	قصور، چوہانیاں، ہتھی
		ننگران صاحب	صدر آباد، ننگرانہ صاحب، شاہ کوٹ
3	راولپنڈی	راولپنڈی	راولپنڈی، گوجرانوالہ، کہوٹہ، ٹیکسلا، مری، کوئی سبیاں
		اتک	اتک، حسن بیدل، فتح، جگ پڑی، کھپ، جٹ
		جہلم	جہلم، پنڈ واد، خان، سوہا
		چکوال	چکوال، چوآسیدن، شاہ، تلہ، منگ
4	سرگودھا	سرگودھا	سرگودھا، بھلووال، شاہ پور، صدر، ساہیوال، سلوانوالی، کوٹ، سون
		خوشاب	خوشاب، نور پور، حق، نوشہرہ
		بکھر	بکھر، کلور، کوٹ، دریاخان، منکیرہ
		میانوالی	میانوالی، لیاقت آباد، (جھلاں)، عیسیٰ خیل
5	فیصل آباد	فیصل آباد	فیصل آباد، فیصل آباد، صدر، چک، جھڑ، سندری
		جہنگ	جہنگ، شورکوٹ، جینوٹ
		ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، کمالیہ
6	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ، کاموکی، وزیر آباد، نوشہرہ، ورکان

	حافظ آباد	حافظ آباد پنڈی بھیاں
	گجرات	گجرات، کھاریان، سرائے عالمگیر
	منڈی بہاؤ الدین	منڈی بہاؤ الدین، پھالیہ، ٹکوال
	سیالکوٹ	سیالکوٹ، ڈسکہ، پسرور
	ٹارووال	ٹارووال، شکر گڑھ
7	ملتان	ملتان سٹی، ملتان صدر، شجاع آباد، جلالپور، بیروالہ
	لودھراں	لودھراں، کبر، ڈپکا، دنیا پور
	ساہیوال	ساہیوال، چیچہ وطنی
	پاک پتن شریف	پاک پتن شریف، عارف والا
	وہاڑی	وہاڑی، بوسے والا، ملیسی
	خانوالہ	خانوالہ، کبیروالہ، میاں، جنوں، جہانیاں
8	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان، قونہ
	منظف گڑھ	منظف گڑھ، علی پور، جتوئی، کوٹ، ادو
	لیہ	لیہ، کھرو، لعل، عیسیٰ، چوہارہ
	راجن پور	راجن پور، روہان، جام پور
9	بہاولپور	بہاولپور، منڈی، زبان، حاصل پور، فیروز، میوالی، احمد پور، شرقیہ
	رحیم یار خان	رحیم یار خان، صادق آباد، لیاقت پور، خانپور
	بہاولنگر	بہاولنگر، فورٹ عباس، منجمن آباد، چشتیاں، ہارون آباد

صوبہ سندھ

محل وقوع

28.30N±23.23N عرض بلد

71.10E±66.42E طول بلد

شمال میں صوبہ پنجاب اور بلوچستان، مغرب میں صوبہ بلوچستان، مشرق میں بھارت اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ دارالخلافہ: کراچی آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ جو منجمن سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

رقبہ 140.914 مربع کلومیٹر  
آبادی 26.991.161 نفوس 1998 کی مردم شماری کے تحت  
مرد آبادی 15.823.097 نفوس  
زنانہ آبادی 14.168.064 نفوس  
شہری آبادی 15.329.329 نفوس  
سندھ اوسط 5.8 افراد ایک رہائشی پینٹ کے مالک ہیں۔  
شرح پیدائش 2.215%

زبانیں اردو انگلش سرکاری سندھی بلوچی برابھوی سرائیکی  
اہم شہر کراچی حیدرآباد سکھر لاڑکانہ جیک آباد نوابشاہ جاسکوڑ نوشہرہ فیروز دادو بدین  
سیاسی مقامات کراچی منچر جمیل کینجر جمیل سہون شریف میرپور  
انتظامی تقسیم 5 پولیس رینجز اور 21 اضلاع

نمبر شمار	پولیس رینج	اضلاع	تحصیل، ہیڈ کوارٹرز
(1)	لاڑکانہ	لاڑکانہ	لاڑکانہ ڈوکری رتوڑیہ شہید ارکوٹ مہر خان کبیر ڈارہ
		جیک آباد	جیک آباد گڑھی خیرہ کندھ کوٹ کھنڈر تھار
(2)	سکھر	سکھر	سکھر روہڑی مینوی عاقل صالح پٹ
		گھوٹکی	گھوٹکی خان گڑھ میرپور ماحیلہ ڈھری لہاڑو
		خیرپور	خیرپور کنگری کیمٹ صوبہ اید کوٹ ڈیٹی میرواہ فیض جنگ تارا
		نوشہرہ فیروز	نوشہرہ فیروز حور دہباریہ کنگری ارد
		نواب شاہ	نواب شاہ سکریٹ دولت پور
(3)	حیدرآباد	حیدرآباد	حیدرآباد حیدرآباد شی الطیف آباد قاسم آباد ٹنڈوالہ یار ٹنڈو محمد خان مٹھیاری ہالہ
		دادو	مہر خیر پور نامن شاہ دادو جوئیں سہون شریف کنگری تھانہ بولہ خان
		بدین	بدین گولاری سٹلی ٹنڈو ہافو

			ٹھٹھہ	ٹھٹھہ	ٹھٹھہ، سہوال شاہ، بندر جٹی، میرپور بخورو کٹی بندر، میرپور سکرو غورباری کھدرجن
(4)	میرپور خاص	میرپور خاص	میرپور خاص	میرپور خاص	میرپور خاص، مگری، کوٹ غلام محمد
			سنگھڑ	سنگھڑ	سنگھڑ خیر داخ، ہورو شہداد پور ٹنڈو آدم پام نواڑی
			عمرکوٹ	عمرکوٹ	عمرکوٹ، کنگری، سارو پشورو
			تھر پارکر	تھر پارکر	منہی ڈیلا چاچہ ڈنکر پارکر
(5)	کراچی	کراچی	کراچی	کراچی	ایئر پورٹ، گڈاپ، بن قاسم
			کراچی مشرقی	کراچی مشرقی	مجید کوٹ، فیروز آباد، ڈیلا ڈی، کورنگی، ماڈل کالونی، شاہ فیصل
			کراچی غربی	کراچی غربی	اورنگی ہار، بیلدیہ، سائیت
			کراچی جنوبی	کراچی جنوبی	شی سب ڈویژن، بغدادی، سول لائٹز، پریدی، صدرہ، گارڈن، عید گاہ -
			کراچی وسطی	کراچی وسطی	لیاقت آباد، نظم آباد، کراچی

صوبہ سرحد (شمال مغربی سرحدی صوبہ)

محل وقوع:-

37° 8' N 74° 31.4' E عرض بلد

74° 7' E 69° 16' E طول بلد

شمال میں گلگت اور شمالی علاقہ جات، شمال مغرب اور مغرب میں افغانستان، جنوب میں بلوچستان اور مشرق میں آزاد جموں کشمیر اور پنجاب واقع ہیں۔

دارالحکومت:- پشاور صوبہ سرحد کا سب سے بڑا شہر اور علاقے کی تہذیبی و ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

رقبہ:- 74,521 مربع کلومیٹر

آبادی:- 17,554,647 نفوس 1998 کی مردم شماری کے مطابق

مرد آبادی:- 8,962,543 نفوس

زنانہ آبادی:- 8,592,131 نفوس

صوبہ سرحد میں اوسطاً 7.6 افراد ایک رہائشی پینٹ کے مالک ہیں۔

شرح پیدائش 2.75%



زبانیں :- اردو، قومی زبان، انگلش سرکاری زبان، پشتو، ہندکو، فارسی، سرائیکی۔

اہم شہر :- پشاور، مردان، جیکورا سوات، نوشہرہ، ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، چترال، دیر و غیرہ۔

سیاحتی مقامات :- سوات ایبٹ آباد، تھیاگلی، ترقی میر ڈیر۔

انتظامی تقسیم :- 7 پولیس رینجز سابقہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز 24 اضلاع۔

نمبر شمار	پولیس رینج	اضلاع	تحصیل ہیڈ کوارٹرز
(1)	پشاور	پشاور	پشاور سٹی، پشاور صدر
	"	چارسدہ	چارسدہ، بنگلی
	"	نوشہرہ	نوشہرہ سٹی، نوشہرہ صدر
(2)	مالاکنڈ	مالاکنڈ	رائی زئی، سہ ماہی زئی
	"	چترال	چترال، ستونگ
	"	اچھرہ	دیر، ورائے
	"	بونیر	بونیر، ڈوگر
	"	سوات	سوات، مند
	"	شائنگ	الپوری، جیہام، چاکیر
(3)	ہزارہ	بٹگرام	بٹگرام، بھالہ
	"	ایبٹ آباد	ایبٹ آباد، کاکول
	"	برہن پور	برہن پور، غازی
(4)	مردان	مردان	مردان، تخت بھائی
	"	صوابی	صوابی، لاہور
(5)	کوہاٹ	کوہاٹ	کوہاٹ
	"	ہنگو	ہنگو
	"	کرک	کرک، ہندو دوست شاہ، تخت نعلی
(6)	بنوں	بنوں	بنوں سٹی، بنوں صدر
	"	گلی مروت	گلی مروت
	ڈیرہ اسماعیل خان	ڈیرہ اسماعیل خان	پہاڑ پور، ڈیرہ اسماعیل خان، قلاچی

	"	ٹانک	ٹانک
--	---	------	------

صوبہ بلوچستان :-

عمل وقوع :- 32.04N±24.55N عرض بلد

70.17E±60.45E طول بلد

شمال میں قازاقستان، شمال مشرق میں پنجاب، مشرق میں سندھ، مغرب میں ایران اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

دارالحکومت :- کوئٹہ صوبے کا سب سے بڑا شہر اور تہذیبی و ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز۔

رقبہ :- 347,190 مربع کلومیٹر

صوبہ بلوچستان پاکستان کے کل رقبہ کا 43.6% ہے۔ صوبہ بلوچستان کا 50% رقبہ پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے۔

آبادی :- 6,511,358 نفوس 1998 کی مردم شماری کے مطابق

مرد و آبادی 3,480,765 نفوس

زبان و آبادی 30,593 زبانوں

شہری آبادی 4,995,019 نفوس

دیہاتی آبادی 1,516,339 نفوس

صوبہ بلوچستان میں اوسطاً 6.4 افراد ایک رہائشی پونٹ کے مالک ہیں۔

شرح پیدائش 2.42%

پہاڑی سلسلے : کوہ سلیمان، کوہ ٹوپہ، بگڑ، کوہ خوب، عمران، کوہ وسطی، بروہی، چاغی کی پہاڑیاں، کوہ سلطان، کوہ کرمان، کوہ باب

پہاڑی چوٹیاں : خلافت 3487 میٹر بلند

زرغام 3587 میٹر بلند

نمبر شمار	پولیس رینج	اضلاع	تحصیل ہیڈ کوارٹرز
(1)	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ، بیچ پانی
		پشین	پشین، جرم زئی، بارشور، کارے زئی
		قلعہ عبداللہ	چمن، دوہندی، گلستان
		چاغی	چاغی، نوشکی، نوکنڈی، دلہندین، تھستان

## وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات

Federally Administered Tribal Areas (FATA)

قائمہ علاقہ صوبہ سرحد کے مغرب اور بلوچستان کے شمال اور افغانستان کی سرحد کیساتھ واقع ہے۔ قانامیں ایف سی آر فرہیر کرائسٹر یگولیشنز نافذ ہیں۔ جنگی نگرانی وفاق حکومت کا نمائندہ پولیٹیکل ایجنٹ کرتا ہے۔ مقامی سطح پر پیدا ہونے والے جھگڑوں اور مسائل کا حل قبائلی نمائندین پر مشتمل جرگہ تلاش کرتا ہے۔

رقبہ 27,220 مربع کلومیٹر

آبادی 3,137,863 نفوس 1998 کی مردم شماری کے مطابق

مرد آبادی 1,635,344 نفوس

زنانہ آبادی 1,502,519 نفوس

شرح افزائش آبادی 2.11%

زبانیں پشتو اردو انگریزی

اہم شہر: لنڈی کوتل (خیبر ایجنسی) پیراچنار (کرم ایجنسی) میرانشاہ (شمالی وزیرستان ایجنسی) وانا (جنوبی وزیرستان ایجنسی)

سیاحتی مقام: تمام قبائلی علاقہ جات تیز وساحت کے نقطہ نظر سے اہمیت کے حامل ہیں لیکن یہاں جاتے سے پہلے کسی ملک یا سردار کی حمایت حاصل کرنا ضروری ہے۔

قبائلی علاقہ جات سات ایجنسیوں، تین اضلاع، پشاور، کوہاٹ اور بنوں کے علاقوں پر مشتمل ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ پاجوڑ، مہمند، کرم، خیبر اور کڑئی، جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان۔

## وفاقی دار الحکومت

Islamabad Capital Territory (ICT)

محل وقوع: 37°24'N عرض بلد

75.5°E طول بلد

اسلام آباد 1959ء میں پاکستان کا دار الحکومت بنایا یہ شہر خصوصی طور پر آہی مقصد کیلئے آباد کیا گیا تھا۔ وفاقی دار الحکومت کا علاقہ چار اضلاع سے مشتمل ہے جن میں کراچی، لاہور، اسلام آباد اور فیصل آباد شامل ہیں۔

رقبہ 906 مربع کلومیٹر

آبادی 524,500 نفوس 1998 کی مردم شماری کے مطابق

مرد آبادی 287,131 نفوس

زنانہ آبادی 237,369 نفوس

62-66 ES

اسلام آباد میں اوسطاً 5.85 افراد ایک رہائشی ہونٹ کے مالک ہیں۔

(2)	ثوب	ثوب	ثوب، قروین کاریز، شوت شیرانی، سبازا
			یوری، مختار، بخوانی
			موسیٰ خیل، بنگری
			بارکھان
			قلعہ سیف اللہ
			قلعہ سیف اللہ، مسلم باغ، لوئی بند، بدین
(3)	سبی	سبی	سبی، ہرنائی، ساٹکان، کوٹ ڈاک
			زیارت
			کولہ، کہان، ماوند
			ڈیرہ بگٹی، پھیلاواگ، لوئی، ساٹکان
			ڈیرہ مراد جمالی، نصیر آباد چتر
			جھٹ پٹ، اوستہ
			جھل گسی
			جھل گسی، گنڈا، میرپور
			ڈھاڈر، چھبھاگ، لہری، سانی، بلاناری، خٹان
(5)	قلاٹ	قلاٹ	قلاٹ، مانگوچ، جوہان سراپ، گاڑگ
			مستونگ، کرکیم، دشت، کھار، کچا
			خضدار، زہری، مولاء، کارخ، قل، وڈھا اور تاج، سدوتا
			ارنگی
			آواران، ساٹکی، جھل جاؤ
			خاران، میما، واسک، مش خیل
			بیل، تھل، لکھڑا، دوائے جی، کنر، اک، گڈانی، حب لیاری
			سوسپانی
(6)	کران	کران	کچ، زہوران، ہوشاب، ٹپ، بلید، بانیکور
			گواڈر، پسنی، جیوانی، کور مارا، سنٹار
			بجگور، پارو، کچ



شرح افزائش آبادی 570%

اسلام آباد میں شرح افزائش آبادی پاکستان کے دیگر تمام علاقوں سے زیادہ ہے۔

زبانیں:- اردو قومی زبان انگلش سرکاری زبان ہندکو پوٹھوہاری پنجابی سندھی بلوچی پشتو براہوی

سیاحتی مقامات:- شکر پڑیاں دامن کوہ فیصل مسجد وغیرہ

انتظامی تقسیم:- وفاقی دارالحکومت کا علاقہ براہ راست وفاقی وزارت داخلہ کے ماتحت ہے اس کا انتظام انصراں ڈپٹی کمشنر سنبھالتا ہے۔ جسکی معاونت کیلئے آئی جی پولیس بھی تعینات ہے۔ وفاقی دارالحکومت میں کام کرنیوالی عدالتیں لاہور ہائی کورٹ صوبہ پنجاب کے ماتحت ہیں۔

### وفاق کے زیر انتظام شمالی علاقہ جات:-

Federally Administered Northern Areas (FANA)

محل وقوع:- شمالی علاقہ جات پاکستان کے انتہائی شمال میں چین کی سرحد پر واقع ہیں مغرب میں افغانستان اور جنوب میں صوبہ سرحد واقع ہے۔ جبکہ مشرق میں وادی مقبوضہ کشمیر کا علاقہ واقع ہے۔ ان علاقہ جات میں 100 سے زائد چوٹیاں 22 ہزار فٹ سے بلند ہیں۔ جو پوری دنیا میں اپنی پہچان آپ ہیں۔

دارالحکومت:- گلگت مشہور سیاحتی مقام۔

انتظامی تقسیم:- شمالی علاقہ جات کو 5 اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں ایک مقامی منتخب کونسل حکومت پاکستان کے ماتحتی میں کام کرتی ہے۔

اضلاع:- گلگت دیاسیر سکرو گمانچی اور غیرہ۔

اہم شہر:- گلگت سکرو چیلاس وغیرہ۔

سیاحتی مقامات:- شمالی علاقہ جات سیاحوں کی جنت کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ تمام علاقے سیاحتی مقام کے حامل ہیں۔

### آزاد جموں کشمیر

محل وقوع:- 36°N 73°E عرض بلد

75°E 73°E طول بلد

دار الخلافہ مظفر آباد:- ریاست جموں کشمیر تنازعہ علاقہ ہے۔ اسکی تنازعہ حیثیت اقوام متحدہ نے بھی تسلیم کر رکھی ہے۔ جنوبی ایشیا کے خطے میں کشمیر پاکستان اور بھارت کے مابین روز اول سے وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔ اس مسئلے پر دونوں ملک چار جنگیں لڑ چکے ہیں۔ آزاد جموں کشمیر خود مختار ریاست ہے۔ جسکا دفاع اور خارجہ پالیسی پاکستان کے کنٹرول میں ہے۔

رقبہ 13,297 مربع کلومیٹر

آبادی 29,99,456

سالانہ شرح افزائش آبادی 2.71%

شہری آبادی 10%

آبادی فی مربع کلومیٹر 149 نفوس

زبانیں:- کشمیری گوجری ہندکو کوہستانی پنجابی اردو انگلش۔

اہم شہر:- مظفر آباد راولا کوٹ میر پور بھمبر باغ کوٹلی پونچھ وغیرہ

سیاحتی مقامات:- پوری وادی سیاحتی نقطہ نظر سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

انتظامی تقسیم:- آزاد جموں کشمیر 6 اضلاع میں منقسم ہے۔ (1) بھمبر (2) میر پور (3) کوٹلی (4) پلندری (5) باغ (6) مظفر آباد۔

### پاکستان کا ضلعی نظام حکومت

س:- نئے ضلعی نظام حکومت میں خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج:- پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لوکل گورنمنٹ سسٹم میں 33 فیصد نشستیں خواتین کے لئے مختص کی گئی تھیں۔

س:- ڈپٹی کمشنر کو اب کیا کہتے ہیں؟

ج:- ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹن آفیسر۔

س:- مجسٹریٹ نظام کا کب خاتمہ ہوا؟

ج:- اگست 2001ء

س:- سیکرٹریٹ سروس کے ملازمین کیا کام کرتے تھے؟

ج:- سیکرٹریٹ میں انتظامی امور نمٹاتے تھے۔

س:- پرائشل سول سروسز کے ملازمین کون سی ڈیوٹی ادا کرتے تھے؟

ج:- یہ لوگ فیلڈ میں ذمہ داریاں نبھاتے تھے۔ مجسٹریٹ نظام والی سروس کا دوسرا نام پرائشل سول سروسز ہے۔

س:- صوبوں میں قائم ہونے والی نئی سروس کا نام کیا ہے؟

ج:- پرائشل منجمنٹ سروسز۔

س:- پرائشل منجمنٹ سروسز کن گروپس کے خاتمے کے بعد قائم کی گئی ہے؟

ج:- صوبائی سول سروسز اور سیکرٹریٹ سروسز۔

س:- ابتدائی طور پر پرائشل منجمنٹ سروسز کیلئے کتنے آفیسروں کی بھرتی ہوگی؟

ج:- 100 آفسروں کی بھرتی ہوگی۔

س:- پرائشل منجمنٹ کے آفسروں کو کس حیثیت سے فیلڈ میں تعینات کیا جائے گا؟

ج:- بطور ٹی ایم او۔

- س: کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں جنسٹس سروسز کے اہلکاروں کا ضلعی حکومتوں میں کوئی مخصوص ہوگا؟
- ج: جی ہاں یہ بات درست ہے۔
- س: صوبوں میں ضلعی تحصیل اور یونین کونسلوں کا نظم کو بجٹ سازی کا اختیار کس تاریخ کو سونپا گیا؟
- ج: 13 اپریل 2003ء
- س: ضلعی اسمبلی (ضلع کونسل) کا رکن کس عہدہ کا منتخب شخص ہوگا؟
- ج: ہر یونین کونسل کا منتخب ناظم برائے عہدہ ضلع اسمبلی کا رکن ہوگا۔
- س: ضلع ناظم کو برطرف کرنا ہوتو کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا؟
- ج: (i) ضلعی اسمبلی دو تہائی اکثریت سے ضلع ناظم کے خلاف قرارداد پاس کر دے تو اسے عہدہ سے الگ کر دیا جائے گا۔
- (ii) صوبائی اسمبلی بھی دو تہائی اکثریت سے ضلع ناظم کو برطرف کر سکتی ہے۔
- س: ضلعی اسمبلی کا سپیکر کس عہدہ پر فائز شخصیت ہوتی ہے؟
- ج: نائب ناظم ضلع کونسل۔
- س: ضلع حکومت کے ماتحت کتنے محکمے کام کر رہے ہیں؟
- ج: صرف تیرہ محکمے
- س: ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹیشن آفیسر کے براہ راست ماتحت کون سے محکمے ہیں؟
- ج: رابطہ مالیات، منصوبہ بندی اور بجٹ کا شعبہ براہ راست ضلعی رابطہ کار آفیسر (D.C.O) کے ماتحت ہوتے ہیں۔
- س: ایک یونین کونسل میں کتنے ارکان منتخب ہوتے ہیں۔
- ج: عام اور مخصوص نشستوں کی تعداد ملا کر ایک یونین کونسل میں کل 21 کونسلر ہوتے ہیں۔
- س: کیا ضلعی حکومت ٹیکس لگانے کا اختیار رکھتی ہے؟
- ج: جی ہاں، ضلعی حکومت محدود پیمانے پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔
- س: ضلعی حکومت کی ماتحتی میں کام کرنے والے حکاموں کے نام بتائیے؟
- ج: (i) رابطہ مالیات، منصوبہ بندی اور بجٹ (ii) زراعت (iii) تعمیرات عامہ (iv) صحت (v) تعلیم (vi) خواندگی (vii) تجارت (viii) قانون (ix) ماحولیات (x) جمہوری ترقی (xi) انفارمیشن ٹیکنالوجی (xii) محاصل (xiii) انتظامی عدالت (مجلس ریتی)
- س: ڈی سی او کس گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے؟
- ج: گریڈ میں کا آفیسر۔

- س: برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے بلدیاتی انتخابات پہلی بار کس سال منعقد کروائے؟
- ج: 1884ء کے دوران پہلی بار بلدیاتی انتخابات ہوئے تھے۔
- س: قیام پاکستان سے لے کر اب تک کتنے بلدیاتی انتخابات ہوئے تھے؟
- ج: پاکستان میں 2000ء تک آٹھ بار بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں۔
- س: کیا کوئی فرد بیک وقت دو سیاسی عہدے سنبھال سکتا ہے؟
- ج: جی نہیں۔
- س: ضلعی حکومتیں کس صوبائی محکمے کی ماتحتی میں کام کرتی ہیں؟
- ج: صوبائی محکمہ مالیات۔
- س: اسلام آباد (وفاقی علاقہ) آزاد جموں و کشمیر شمالی علاقہ جات (فا) اور قبائلی علاقہ جات (فا) میں ضلعی حکومتوں کا نظام کام کر رہا ہے؟
- ج: جی نہیں۔
- س: پرانے ضلعی نظام کے تحت دفعہ 144 نافذ کرنا اختیار کس کے پاس تھا؟
- ج: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈپٹی کمشنر)
- س: نئے ضلعی نظام کے تحت دفعہ 144 نافذ کرنا اختیار کس کے پاس ہے؟
- ج: ضلعی ناظم۔
- س: کسی واقعہ یا حادثہ کے متعلق پینڈ آؤٹ جاری کرنا اختیار ضلعی انتظامیہ کی کس شخصیت کے پاس ہے؟
- ج: ضلعی ناظم پینڈ آؤٹ جاری کرنا مجاز ہے۔
- س: ضلعی حکومتیں آئین کی کن شقوں کے تحت تشکیل دی گئی ہیں؟
- ج: یہ حکومتیں 1973ء کے آئین کے آرٹیکل 7 اور 32 کے مطابق تشکیل دی گئی ہیں۔



## اسلامی معلومات

### اسلام کیا ہے؟

#### لفظ اسلام کے لفظی معنی

اسلام کے معنی عربی زبان میں اطاعت کے اور لڑنا برداری کے ہیں۔ مذہب اسلام کا نام "اسلام" اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اطاعت اور لڑنا برداری ہے۔

عیسائیت یا دوسرے مذاہب کی طرح اسلام صرف پوجا پاٹ اور اخلاقی تعلیمات کا مذہب نہیں۔ اسلام کے نئے قرن میں دین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے، جس کا مطلب مکمل طریقہ زندگی ہے۔ یعنی ایسا طریقہ جو زندگی کے صرف ایک حصہ سے متعلق نہ ہو بلکہ پوری زندگی ہو۔ وہ زندگی کی روح اور اس کو حرکت دینے والی قوت ہو۔ چنانچہ اسلام ایک مکمل مذہب حیات ہے۔ سیاست، معاشرت اور معیشت، غرض انسانی زندگی کا ہر پہلو اسلامی احکام کے تابع ہے۔ اسلام میں سیاست اور مذہب کی تفریق نہیں۔ سیاست اور مذہب دونوں اسلامی احکام کے تابع ہیں یعنی جب ہم لفظ اسلام استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب پوجا پاٹ اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل مذہب نہیں ہوتا بلکہ ایک مکمل نظام حیات اور نظریہ زندگی مقصود ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

"اسلام اور حکومت دو جزواں بھائی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی ایک

دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتا۔ پس اسلام کی مثال ایک

عمارت کی ہے اور حکومت گویا اس کی نگہبان ہے۔ جس عمارت کی بنیاد

نہ ہو وہ گر جاتی ہے اور جس کا نگہبان نہ ہو وہ لوٹ لیا جاتا ہے" (کنز العمال)

### اسلام

#### وجہ تسمیہ

دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان میں سے ہر ایک کا نام یا تو کسی خاص شخص کے نام پر رکھا گیا ہے یا اس قوم کے نام پر جس میں وہ مذہب پیدا ہوا۔ مثلاً عیسائیت کا نام اس لئے عیسائیت ہے کہ اس کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ بودھ مت کا نام اس لئے بودھ مت رکھا ہے کہ اس کے بانی مہاتما بودھ تھے۔ زرتشتی مذہب کا نام اپنے بانی زرتشت کے نام پر ہے۔ یہودی مذہب ایک خاص مذہب ایک خاص قبیلہ میں پیدا ہوا جس کا نام یہودا تھا۔ ایسا ہی حال دوسرے مذاہب کے ناموں کا بھی ہے۔ مگر اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی شخص یا قوم کی طرف منسوب نہیں ہے بلکہ اس کا نام ایک خاص صفت کو ظاہر کرتا ہے جو لفظ "اسلام" کے معنی میں پائی جاتی ہے۔ یہ نام خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ کسی ایک شخص کی ایجاد نہیں ہے نہ کسی ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کو شخص یا ملک یا قوم سے کوئی علاقہ نہیں۔ صرف "اسلام"

کی صفت لوگوں میں پیدا کرنا اس کا مقصد ہے ہر زمانے اور ہر قوم کے جن بچے اور نیک لوگوں میں یہ صفت پائی گئی ہے وہ سب مسلم تھے "مسلم" ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔

اسلام کے لغوی معانی صلح، سلامتی اور اطاعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے انبیاء کرام کے ذریعے جو پیغامات اور احکامات ارسال کرتا رہا۔ ان پر ایمان لانا اور ان کی پیروی کرنا اسلام کہلاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والا انبیاء کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آں ختم ہوا۔ دین اسلام دو اجزاء عقائد اور شریعت پر مبنی ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی عقائد کو ایمان کہا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(1) ایمان باللہ (توحید) (2) ایمان بالرسل (رسالت)

(3) ایمان بالآخرت

(4) ایمان بالملائکہ

(5) ایمان بالکتاب (الہامی کتابوں پر ایمان لانا)

سورت بقرہ کی آیت نمبر 177 میں ارشاد ہے ترجمہ

یعنی یہ ہے کہ آدمی اللہ یوم آخرت ملائکہ اللہ کی نازل کردہ کتاب اور اس کے انبیاء پر ایمان لائے اور انہیں دل سے مانے۔

توحید:-

لفظ توحید جس کا مصدر "وحد" ہے۔ لفظ وحدت سے ماخوذ ہے۔ ایمان کے نقطہ نظر سے توحید کے معانی اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور واحد ٹھہرانا ہے۔ یعنی کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک اور ساتھی نہیں ہے۔ اس کائنات کا وہی تہما مالک و خالق ہے۔ رب العالمین ہے۔ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ جی و قیوم ہے۔ عیب و نقص کی ہر بات سے پاک ہے اپنی ذات میں کامل اور یہی عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔ اس کو ماننے والا حنیف اور مومن کہلاتا ہے اور نہ ماننے والا مشرک، کافر اور منکر ہے۔ دین اسلام کی بنیاد توحید پر ہے۔ توحید اور عقائد ارکان اسلام دونوں کا پہلا درجہ ہے۔ کلہ طیبہ اور کلہ شہادت کو دل سے قبول کئے بغیر انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ توحید کی تین بڑی اقسام ہیں۔

(1) توحید ذات

(2) توحید صفات

(3) توحید افعال

سورۃ اخلاص فلسفہ توحید کی بہترین مثال اور ترجمانی کرتی ہے۔ ترجمہ

"کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ ان کی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔"

شرک:-

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اسے وحدہ لا شریک تسلیم کرنا توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا اور اس کی عبادت کرنا شرک کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہنا درست ہوگا کہ شرک توحید کی ضد ہے۔

سورۃ لقمان کی آیت نمبر 13 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ

بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک کی لعنت سے دور رکھے آمین)

ارکان اسلام:-

عربی میں رکن ستون کو کہتے ہیں۔ ارکان رکن کی جمع ہے ارکان اسلام سے مراد وہ ستون جن پر دین اسلام کی

بنیاد رکھی گئی جو درج ذیل ہیں۔

(1) کلمہ توحید یعنی کلمہ شہادت

(2) نماز

(3) روزہ

(4) زکوٰۃ

(5) حج

(1) کلمہ توحید و شہادت:-

شہادت کے معنی گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے۔ وہ خالق و مالک کائنات ہے۔ کلمہ توحید اور شہادت ادا کرنے

کے بعد کلمہ گو پر خدا اور اس کے رسول کی طرف سے عائد کردہ فرائض احکامات کی پیروی لازم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اسلام

کا پہلا رکن خدا کی واحدانیت کی شہادت دینا ہے۔

(2) نماز/صلوٰۃ:-

ترجمہ۔ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو۔ (القرآن)

صلوٰۃ کے لغوی معنی کسی کی طرف رخ کرنا 'پڑھنا' دعا کرنا اور قریب ہونا ہے۔ پوری توجہ یکسوئی اور ادب

و احترام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا نماز کہلاتا ہے۔ نماز نبوت کا آغاز ہوتے ہی کلمہ گو پر مسلمانوں پر فرض کی گئی تھی۔ پانچ وقت

کی باقاعدہ نماز حضور کے سفر معراج کے موقع پر فرض کی گئی تھی۔

قرآن حکیم میں سات سو مرتبہ نماز قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نماز قبول اسلام کی عملی اطاعت ہے۔

دین اسلام میں نماز تمام عبادتوں کا سرچشمہ و منبع ہے۔ نماز کی ادائیگی کیلئے ایک مسلمان کو مندرجہ ذیل آداب و شرائط کو ہمیشہ

ملاحظہ رکھنا چاہیے۔

(1) جسمانی صفائی:- جسم لباس اور نماز ادا کی جانے والی جگہ لازماً پاک ہو۔

(2) جسم کا ڈھانپنا:- جسم کے ان حصوں کو ڈھانپنا جنکے چھپانے کا حکم مرد اور عورت کو دیا گیا ہے۔

(3) قبلہ رہنا:- یعنی اللہ تعالیٰ کے مگر خانہ کعبہ مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا۔

(4) نیت کرنا:- دل میں اس نماز کا ارادہ کرنا جو پڑھنا مقصود ہے۔

(5) وقت کا خیال رکھنا:- یعنی نماز کو قضاء ہونے دینا بلکہ مقرر کردہ وقت کے اندر اور نماز ادا کرنا۔

(3) روزہ:-

کسی کام سے روکے۔ اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں۔ صوم کی جمع صیام

ہے۔ روزہ بدنی عبادت ہے۔ دین اسلام میں روزہ سے مراد صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور

مباشرت سے پرہیز کرنا ہے۔ روزہ ہر عاقل بالغ تندرست مسلمان پر فرض ہے۔ روزہ مسلمان کیلئے روحانی غذا ہے۔

روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنے سے انسانی دنیاوی آلائشوں اور گناہوں سے کنارہ کشی

اختیار کرتے ہوئے حرام اور ممنوع چیزوں سے اجتناب کرنا ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تو روزہ رکھے تو

کان آنکھ اور تیری زبان تیرے ہاتھ اور تمام اعضاء ناپسندیدہ اور حرام باتوں سے روکے رہیں۔ نبی کریم کا ایک اور ارشاد

ہے کہ الصوم حسد۔ روزہ ڈھال ہے۔ یعنی جس کسی نے روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بولا یا اس پر عمل ترک نہ کیا تو اللہ اسکی

کوئی ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہے۔ روزہ انسان میں قوت برداشت کو تیز کرتے ہوئے صبر اختیار کرنے کی عملی

تربیت فراہم کرتا ہے۔ روزہ رکھنے اور اظہار کرنے کیلئے پابندی وقت انسانی زندگی کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ روزہ ہر

مسلمان پر فرض ہے۔ امیر دولت مند حکمران، غریب، رعایا غریب، ہر قسم کے طبوتوں سے تعلق رکھنے والے انسان روزہ کے

دوران بھوک اور غربت کا بخوبی احساس کرتا ہے۔ دولت مند بھوک محسوس کر کے غریب کے دکھ کا اندازہ با آسانی کرتے

ہوئے اپنے غریب بھائی کی عملی مدد کرتا ہے۔ یعنی روزہ جذبہ ہمدردی اور غم خواری پیدا کرتا ہے۔

(4) زکوٰۃ:-

اسلامی عبادت کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے لغوی معانی پاکیزگی، نشوونما پزیر خاتے کے ہیں۔ دین اسلام

میں اصطلاحی طور پر زکوٰۃ سے مراد اپنے مال و دولت سے کچھ حصہ اپنے غریب، بہن بھائیوں کی مدد اور اعانت کیلئے صرف

کرنا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر سے سرمایہ دارانہ جذبات لالچ و تجرّیس، بخل اور نفس پرستی کا خاتمہ ہو جاتا

ہے۔ زکوٰۃ یا ہی ہمدردی اور امداد یا ہی کا دوسرا روپ ہے۔

سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 103 میں ارشاد ہے کہ۔ ترجمہ

اے نبی! ان کے مالوں میں صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرو کہ ان کے ذریعے ان کو پاک و صاف کر سکو۔

زکوٰۃ ہر بالغ و عاقل، صاحب نصاب مرد و زن مسلمان پر فرض ہے۔ اس کا منکر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نماز حقوق اللہ

سے تعلق رکھتی ہے تو زکوٰۃ حقوق العباد کا اہم جزو ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ارکان اسلام میں یکجا ہونا اس امر کا نماز

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقوق العباد کا کیا رتبہ اور مقام ہے۔

اتفاق فی سبیل اللہ

یعنی اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنا، ہر مسلمان کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اس راہ میں کتنا مال خرچ کرنا

چاہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دولت کو غریبوں تک پہنچانے کیلئے ہر صاحب نصاب مسلمان اس دولت کی تقسیم القدر حصہ فرض کر

دیا ہے۔ اسی فرض عبادت کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ بنیادی طور پر نشوونما پزیر خاتے کی چیزوں پر ادا کرنا فرض ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(1) زمین (2) سونا چاندی (3) تجارتی مال (4) جانور

معارف زکوٰۃ

سورت توبہ آیت نمبر 40 میں زکوٰۃ کے آٹھ معارف مقرر کئے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

(1) فقراء (2) مسکین (3) عاقلین زکوٰۃ (4) مولیٰ القلوب (5) غلاموں کی آزادی (6) قرض (7) فی سبیل



اللہ (8) مسافر

(5) حج :-

اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے۔ حج کے لغوی معانی زیارت کا ارادہ ہے۔ شریعت کی زبان میں حج سے مراد کعبہ اللہ کی زیارت کا ارادہ ہے۔ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ اور دیگر مقامات کے ارد گرد مخصوص عبادات کو مخصوص ایام کے دوران بجالانا حج کہلاتا ہے۔ حج ہر بالغ عاقل صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ یعنی جو شخص مکہ کے سفر کیلئے ارادہ راہ اور سفر کی سہولت پر خرچ کر سکتا ہے اس پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :- اور لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ اس شخص کے ذمہ جس نے اس کی طرف استطاعت پائی اور جس نے انکار کیا تو اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

حج، لی اور بدنی عبادات کا موقع ہے۔ حج نماز مسلسل بھی ہے اور زکوٰۃ بھی کیونکہ وہ مالی قربانی کا ارادہ کر رہا ہے۔ بالکل اسی طرح حج روزہ ہے کیونکہ جس طرح روزوں کے ایام میں دن کے وقت جنسی ملاپ ممنوع ہے تو بالکل اسی طرح حج کے دوران راتوں کو جنسی ملاپ ممنوع ہے۔

مناسک حج :-

(1) احرام :- ان سلا لیاں جو حجاج کرام حج کے دوران پہنتے ہیں۔

(2) تکبیر :- یہ وہ کلمات ہیں جو حاجی حج کے دوران مسلسل دہراتا ہے۔

ترجمہ :- حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور حکومت بھی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(3) طواف :- خانہ کعبہ کے گرد چکر کاٹنا اور با آواز بلند تکبیر ادا کرنا طواف کہلاتا ہے۔

(4) مقام ابراہیم :- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ کا کام سرانجام دیا تھا۔ اس کے قریب دو رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔

(5) حجر اسود :- وہ سیاہ پتھر جو جنت سے لاکر خانہ کعبہ میں نصب کیا گیا اسے بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا یا اشارہ کرنا۔

(6) سعی :- سعی کے معنی دوڑنا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ حضرت ہاجرہ بی بی حضرت اسماعیل کو پانی پلانے کیلئے پہاڑوں کے درمیان دوڑتی تھیں۔ انکی سنت میں صف اور مردہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔

(7) عرفات :- مکہ سے دس میل دور واقع میدان جہاں حاجی جمع ہو کر اسیرانحج کا خطبہ سنتے ہیں۔

(8) رمی :- ننگریاں مارنے کو کہتے ہیں۔ میدان عرفات سے واپسی پر حاجی منی کے مقام پر شیطان کو تین ننگریاں مارتے ہیں۔

(9) قربانی :- منی کے میدان میں تمام حاجی رمی کے بعد قربانی کرتے ہیں اور بعد ازاں اپنے سر منڈواتے ہیں۔

## جہاد

جہاد کے لغوی معنی کوشش کے ہیں اور شریعت کے مطابق اس سے مراد ایسی کوشش ہے جو دین کی حفاظت، فروغ اسلام اور امت مسلمہ کے دفاع کیلئے کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان زندگی کے جملہ معاملات میں اس کے احکامات اور ہدایات کی پیروی کرے۔ نیز اس کے مقابلے میں کسی طاغوتی طاقت کا حکم نہ چلنے دے۔ اگر کوئی طاقت "اقتدار اعلیٰ" اپنے ہاتھ میں لے کر اپنا قانون نافذ کرنا چاہے تو جان پر کھیل کر اس کا مقابلہ کیا جائے۔ اسلام کی جملہ عبادات انسان میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں اور قربانی دینے کا یہی فلسفہ دین حق (اسلام) کی بقاء اور فروغ کا باعث ہے۔

## جہاد کی اقسام

جہاد کی چند اہم اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

### نفس کیخلاف جہاد

اطاعت الہی سے روکنے والی پہلی قوت نفس انسان کی اپنی خواہشات ہیں جو ہر وقت اسے اکساتا رہتا ہے اور اس کی سرکوبی کیلئے انسان کو ہمہ وقت چوکنا رہنا پڑتا ہے جو انسان کیلئے انتہائی مشکل اور دشوار ترین کام ہے لہذا خواہشات نفس کیخلاف جہاد کو نبی اکرمؐ نے "جہاد اکبر" قرار دیا ہے اور جہاد کے اس مرحلہ کو سرکے بغیر انسان جہاد کے کسی اور میدان میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

### طاغوت کیخلاف جہاد

نفس پر قابو پانے کے بعد ان شیطانوں سے نمٹنا ضروری ہے جو ہر وقت اللہ کے بندوں کو گمراہ کر کے اپنی اطاعت پر مجبور کرتے ہیں۔ قرآن حکیم ایسی قوت کو طاغوت کے نام سے پکارتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ: جو لوگ ایمان والے ہیں سوڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں سوڑتے ہیں شیطان کی راہ میں۔

(سورۃ النساء: 76)

یہ طاغوتی قوتیں مسلمان معاشرت میں غلط رسم و رواج کی شکل میں اور اسلامی معاشرے کے باہر غیر اسلامی قوتوں کے غلبے کی شکل میں موجود ہیں۔ ان شیطانی قوتوں سے نمٹنے کے متعدد طریقے ہیں۔ کہیں ان سے زبان و قلم کے ذریعے نمٹا جاتا ہے تو کہیں قوت و طاقت کے ذریعے۔ اس بارے میں قرآن مجید جامع ہدایت اپنے پیروکاروں کو دیتا ہے۔

ترجمہ اور ان کے ساتھ بحث کیجئے پسندیدہ طریقہ ہے۔ (سورۃ النحل: 125)

اگر جہاد کا سچا جذبہ دل میں موجزن ہو تو مومنات بصیرت ہر موقع پر انسان کی بھرپور رہنمائی کرتی ہے۔ اس

سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔  
ترجمہ: تم میں سے جو کوئی بدی کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے (قوت سے) روکے۔ اگر اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اور اگر کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے دل سے برا سمجھے (اور یہ بدی کو محض دل سے برا سمجھنا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔) (مسلم)

### جہاد بالسیف:

حق و باطل کی کشمکش میں ایسا مقام ضرور آتا ہے جب طاغوتی قوتیں حق کا راستہ روکنے لگتی ہیں اور اپنے غلبے کے قیام کیلئے سرد جنگ سے آگے بڑھ کر مکمل جنگ پر آمادہ ہو جاتی ہیں اور مسلمانوں کو بقائے دین اسلام کے غلبے کیلئے ان سے نیرو آڑا ہونا پڑتا ہے۔ اسے جہاد بالسیف کہتے ہیں۔  
جہاد بالسیف کی دو بڑی اقسام درج ذیل ہیں۔

#### 1۔ مدافعتی جہاد:

اگر کوئی طاغوتی قوت کسی مسلمان ملک یا علاقے پر حملہ کرے تو اس ملک کے مسلمانوں پر اپنے دین و ایمان، جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کیلئے جہاد کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ مسلمان علاقوں کے تحفظ اور اسلامی معاشرے کو طاغوت کے تسلط سے محفوظ رکھنے کے لئے جو بھی کوشش کی جائے وہ جہاد شمار ہوگی۔ مدافعتی جہاد کی ایک قسم یہ ہے کہ اگر کسی غیر مسلم ریاست کی مسلمان رعایا پر (محض اس کی مسلمان ہونے کی وجہ سے) ظلم ڈھایا جا رہا ہے تو عالم اسلام کا فرض ہے کہ انہیں ظلم و ستم سے نجات دلانے کیلئے جہاد کرے۔

#### 2۔ مصلحتی جہاد:

جو شخص کلمہ طیبہ پڑھ کر اللہ کی حاکمیت اور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کا اقرار کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور نبی اکرم ﷺ کی شریعت کا پیغام عام کرنے اور اسے نافذ کرنے کیلئے کوشاں رہے۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا اہم مقصد دین حق کا قیام بتانا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کہتا ہے۔  
ترجمہ: اس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر اور پڑے برا مانیں مشرک۔  
ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہو جاوے سب اللہ کا (سورۃ الانفال: 39)

#### جنگ اور جہاد:

خالفین اسلام یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسلمان کی تلوار اور کافر کی شمشیر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ طاغوتی قوتیں مخصوص فردا گروہ یا قوم پر غلبہ پانے چاہتے ہیں برتری یا معاشی غلبے کے جذبے کے تحت حملہ آور ہوتی ہیں۔ اس مقصد کیلئے وہ ہر ممکن ظلم و دہشت گردی، سفاکی اور منہنی شکنڈوں سے کام لیتی ہیں اور کامیاب ہونے کی صورت میں مفتوحین کی جان و مال اور عزت و آبرو ہر چیز کو تباہ و برباد کر

دیتی ہیں جبکہ ہمیں صورتحال کے برعکس مسلمان کے جہاد کا مقصد مظلوم انسانوں کو طاغوتی قوتوں کے غلبے سے نجات دلانا ان کی آزادی کو بحال رکھنا ہے۔ اس جہاد کے دوران وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے مطاع کردہ ضابطہ اخلاق کا پابند رکھتا ہے جس میں اس کی ذاتی منفعت شامل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تلوار برسر جنگ افراد تک محدود رہتی ہے اور پھر جب وہ فتح حاصل کرے تو مفتوح قوم کو انتقام کا نشانہ بنانے کی بجائے ان کیلئے امن و سلامتی کی تضاہید کرے اور انہیں اسلام کی برکات سے بہرہ ور کرتا رہے جس میں تمام انسانوں کے حقوق یکساں ہیں۔ جب غیر مسلم رعایا کو مسلمانوں کے نظام عدل، نظام اخلاق، نظام سیاست و حکومت اور نظام عبادات پسند آجائے تو وہ خود بخود حلقہ یکوش اسلام ہو جاتے ہیں اور یوں ان کی فتنی تبدیلی کا سہرا تلوار کی بجائے اسلامی احکامات، تعلیمات کے سر ہے۔ تلوار کا کام تو صرف اتنا ہے کہ اسلام کے عادلانہ نظام اور عالم اسلام کے درمیان جو لادینی قوتیں رکاوٹ بنی پڑی ہوں ان کا صفایا کر دے۔

### جہاد کے فضائل:

اسلام میں فلسفہ جہاد کو بے پناہ اہمیت حاصل ہے اسی لئے جہاد کے بارے میں قرآن حکیم اور کتب احادیث میں متعدد فضائل بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اللہ پسند کرتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔ (سورۃ الصف: 4)

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے ”قسم ہے اللہ کی جس کی منہی میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک صبح یا ایک شام کا سفر دنیا دانیہا کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کی راہ میں دشمن کے مقابل آکر ٹھہرے رہنے کا ثواب گھر میں ستر نمازوں سے زیادہ ہے“ بلاشبہ یہ جہاد کی عظمت اور شہادت کے حصول ہی کا جذبہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمان دنیا پر چھا گئے اور پورے کرہ ارض پر ان کی عظمت و شوکت کی دھاک تھی لیکن جب مسلمانوں نے جہاد سے منہ موڑا تو ہم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔

### قرآن کریم

لفظ قرآن عربی لفظ قرأت سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں پڑھنا، تلاوت کرنا ہے قرآن کے معانی زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے قرآن مجید انسانوں کی ہدایت کیلئے اتاری گئی آخری الہامی کتاب ہے۔ جو کہ آخری و خیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس سے قبل تین الہامی کتابیں زبور حضرت داؤد علیہ السلام، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں۔ قرآن مجید 18 رمضان نبوت کے پہلے سال میں نازل ہوا شروع ہوا اور نبوت کے آخری سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

آخری الہامی کتاب کا نام خود باری تعالیٰ کی ذات بابرکات نے پسند فرمایا۔

ترجمہ: بے شک ہم نے تجھ پر قرآن کریم آہستہ آہستہ نازل کیا۔ (23, 76)۔

قرآن پاک کی پہلی آیت:-

(اقرأ باسم ربک الذی علّم) سورۃ الفلق جبکہ آخری آیات نبی کریم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ



ﷺ نے میدان عرفات میں وقف فرمایا تھا۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 4

ترجمہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

قرآن مجید فرقان حید کے اسمائے گرامی :-

القرآن	الحکیم	الکتاب	الکریم	الکلام
الہدیٰ	النور	الرحمة	الفرقان	الشفاء
الوعظۃ	الزکر	البارک	العلی	الحکمة
الحکیم	الہدین	الحمل	الصراط المستقیم	القیم
القول الفضل	احسن الحدیث	الشیء	المستجاب	الروح
الوحی	العربی	البصیر	العلم	الحق
الہادی	الحجب	الذکرۃ	عروۃ الوحی	الصدق
العدل	الاحر	السنادی	البشری	المجید
الذبور	البشیر	الذمیر	العزیز	البلاغ
القصاص	المصنوع	المکرم	المرفوع	المطہر
الحکم	البیان	المرصوق	العمدۃ	الخیر

قرآن مجید میں کل پارے

30

قرآن مجید میں کل منزلیں

7

قرآن مجید میں کل سورتیں

114

قرآن مجید میں کل آیات

6666

قرآن مجید میں کل رکوع

558

قرآن مجید میں کل کلمات

86,430

قرآن مجید میں کل حروف

3,206,270

قرآن مجید میں کل سجدے

14

قرآن مجید میں آیات وعدہ

1000

قرآن مجید میں آیات وعید

1000

قرآن مجید میں آیات امر

1000

قرآن مجید میں آیات نہی

1000

قرآن مجید میں آیات قصص

1000

قرآن مجید میں آیات امثال 1000

قرآن مجید میں آیات طلاس وحرام 500

قرآن مجید میں آیات شیع 100

قرآن مجید میں آیات متفرقہ 66

## قرآن مجید کی سورتیں

قرآن مجید کی دور میں 12 سال 5 ماہ 8 دن نازل ہوا۔

(1) الفاتحہ (2) الانعام (3) الاعراف (4) یونس (5) ہود (6) یوسف (7) ابراہیم

(8) حجر (9) نمل (10) بنی اسرائیل (11) فرقان (12) مریم (13) کہف

(14) طہ (15) انبیاء (16) سونون (17) شعراء (18) نمل (19) قصص (20) عنکبوت

(21) روم (22) لقمان (23) عبیدہ (24) سباء (25) فاطر (26) یحییٰ (27) صافات

(28) ص (29) زمر (30) مؤمن (31) محمد (32) شوریٰ (33) زخرف

(34) دخان (35) جاثیہ (36) احقاف (37) ق (38) زاریات (39) طور (40) نجم

(41) قمر (42) داحق (43) طلاق (44) ملک (45) قلم (46) حاقہ (47) معارج

(48) نوح (49) جن (50) مزل (51) مدثر (52) قیامہ (53) مرسلات (54) نباہ

(55) نازعات (56) عس (57) تکویر (58) انفطار (59) مطفقین (60) انشقاق (61) بروج (62) طارق

(63) اعلیٰ (64) فاشہ (65) فجر (66) بلدہ (67) طس (68) نمل (69) ضحیٰ (70) الم

نشر (71) اتین (72) علق (73) قدر (74) بینہ (75) عادیات (76) قارعہ (77) نکاث (78) عصر (79)

ہمزہ (80) نمل

(81) قریش (82) ماعون (83) کوثر (84) عافرون (85) لہب (86) اخلاص (87) لق (88) الناس

مدنی سورتیں :-

قرآن مجید مدنی دور میں نویں سال نومبر اور دسویں سال میں نازل ہوا۔

(1) بقرہ (2) آل عمران (3) النساء (4) المائدہ (5) الانفال (6) التوبہ (7) الوند (8) الحج

(9) النور (10) احزاب (11) محمد (12) فتح (13) الحجرات (14) رحمن (15) حدید (16) مجادلہ (17) حشر

(18) ممتحنہ (19) صف (20) جمہ (21) منافقون (22) تقاین (23) تحریم (24) دہر (25) زلزال

(26) نصر





- (11) حضرت ابراہیم کے سچے رمضان کی پہلی شب کو نازل ہوئے۔
- (12) تورات کا نزول چور رمضان المبارک کو ہوا۔
- (12) زبور کا نزول بارہ رمضان المبارک کو ہوا۔
- (13) انجیل اٹھارہ رمضان المبارک کو نازل کی گئی۔
- (14) قرآن مجید کا نزول ستائیسویں شب کو ہوا۔
- (15) نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کا اسم مبارک احمد قرآن پاک میں بطور حرف ایک بار آیا ہے۔
- (16) سورۃ توبہ واحد قرآنی سورت ہے جسکے آغاز میں بسم اللہ تلاوت نہیں کی جاتی ہے۔
- (17) سورۃ یسین کو روح القرآن کہا جاتا ہے۔
- (18) سورۃ النمل کے آغاز اور اختتام پر بسم اللہ آتی ہے۔
- (19) قرآن مجید نے خانہ کعبہ کو مسجد الحرام کے لفظ سے نکارا ہے۔
- (20) قرآن مجید میں لفظ اللہ 2584 بار آیا ہے۔
- (21) قرآن پاک میں 26 پیغمبروں کا ذکر آیا ہے۔
- (22) آنحضورؐ کے چچا ابولہب دشمن اسلام کے نام پر قرآن پاک میں سورۃ لہب ہے۔
- (23) مسجد اقصیٰ اور مسجد الحرام کا ذکر سورۃ اسرا نکل میں ہے۔
- (24) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے نام سے سورۃ مریم ہے۔
- (25) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 68 مقامات پر آیا ہے۔
- (26) قرآن مجید نے سب سے پہلا پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کو کہا ہے۔
- (27) قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توفیقی ہے۔ توفیقی سے مراد حکم اللہ تعالیٰ کے مطابق۔
- (28) قرآن مجید میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے۔
- (29) قرآن میں چار سورتوں کا آغاز لفظ قل سے ہوتا ہے۔
- (30) قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کو مسود تین کہا جاتا ہے۔
- (31) قرآن مجید کے پہلے حافظ حضرت عثمان بن عفان تھے۔
- (32) حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن پاک اکٹھا کروانے کے کام کا آغاز کیا۔
- (33) تہذیب قرآن کا کام حضرت زید بن ثابت نے سرانجام دیا۔
- (34) سورۃ فاتحہ اور سورۃ نصر ایسی دو سورتیں ہیں جو مکمل سورت کی شکل میں نازل ہوئیں۔
- (35) آنحضورؐ کو سورۃ مدثر کے ذریعے اعلیٰ تلخ کا حکم ہوا تھا۔
- (36) سورۃ بنی اسرائیل کا دوسرا نام سورۃ اسراء ہے۔
- (37) واقعہ معراج دو سورتوں بنی اسرائیل اور سورۃ النجم میں بیان ہوا ہے۔
- (38) قرآن پاک میں 70 سے زائد مقامات پر دعائے مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔

- (39) حضرت عبداللہ بن مسعود کو ترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔
- (40) قرآن پاک کے حروف پر اعراب لگانے کا کام حضرت عثمان بن عفان کے دور خلافت میں ہوا۔
- (41) قرآن پاک میں 6 چھ سورتیں انبیاء کے نام سے ہے۔
- (42) قرآن پاک میں صرف ایک سورت خاتون کے نام سے ہے۔
- (43) اردو میں قرآن کریم کا پہلا پامادارہ اور سلیس ترجمہ شاہ عبدالقادر نے کیا۔

### اصطلاحات قرآن مجید

- 1۔ قرآن مجید اور علوم قرآن کے متعلق متکثر اصطلاحیں ہیں۔ یہاں ہمیں بطور صرف وہ اصطلاحات درج ہیں جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے اور جن کی کسی قدر وضاحت کی ضرورت ہے۔
- قرآن مجید کے اس جملے کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل و مابعد سے منقطع ہو۔ اس کا نشان گول O ہے۔ یعنی یہاں جملہ ختم ہوا۔ آیات کا علم توفیقی ہے۔
- 2۔ سورہ: حد کو کہتے ہیں۔ اس لئے قرآن کے ہر محذوٰج کا نام سورہ ہے یعنی چند آیتوں کا مجموعہ۔
- 3۔ سیپارہ: یہ فارسی لفظ ہے، عربی میں جو کہتے ہیں۔ قرآن کے تیس حصے ہیں اس لئے ہر حصے کو سیپارہ کہتے ہیں۔ عرب الجزء الاول اور الجزء الثاني وغیرہ بولتے اور لکھتے ہیں۔
- 4۔ ربع: سیپارے کا چوتھائی حصہ۔
- 5۔ نصف: آدھا سیپارہ۔
- 6۔ ثلث: ایک سیپارے کا تین چوتھائی حصہ۔
- 7۔ حزب: مصرع مغرب میں بجائے سیپارے کے نصف و ثلث ہر حزب یعنی سیپارے کو دو حصوں پر منقسم کرتے ہیں اور ہر حصے کو حزب کہتے ہیں۔
- 8۔ مقررہ: قرآن اور حفاظ اپنے شاگردوں کو حفظ کرانے کے لئے حزب کے جو حصے مقرر کرتے ہیں۔
- 9۔ رکوع: قرآن مجید کی ہر بڑی سورت منقسم ہے اس کے ایک حصے کو ایک رکوع کہتے ہیں۔ یعنی چند آیات کا مجموعہ۔
- 10۔ منزل: رسول اکرم ﷺ سات دن میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے روزانہ دور کے لئے آپ ﷺ نے سورتیں تقسیم کر لی تھیں۔ آپ ﷺ کے روزانہ دور کو ایک حزب یا منزل کہتے ہیں۔ اس لئے قرآن میں سات منزلیں ہیں۔
- 11۔ سبع اطوال: قرآن کی سات بڑی سورتیں۔ (1) بقرہ (2) آل عمران (3) النساء (4) مائدہ (5) الانعام (6) اعراف (7) انفال (8) توبہ۔
- 12۔ سبع المثین: وہ سورتیں جن میں کم بیش سوائتیں ہیں۔ سورۃ یونس سے سورۃ فاطر تک۔
- 13۔ سبع المثانی: سورۃ یسین سے سورۃ ق تک۔ مثالی اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے اور بار بار تصحیث کی گئی ہیں یہ سو سے کم آیات والی سورتیں ہیں۔

۱۴۔ مفصل: سورۃ ق سے آخر قرآن تک کو کہتے ہیں۔ سورۃ ق چھ سو بیس سو بارے میں ٹکٹ کے بعد ہے۔ مفصل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ چھوٹی علیحدہ سورتیں ہیں۔

### مفصل کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱۔ طوالت مفصل: ق سے مرسل تک۔
- ۲۔ ارساط مفصل: سورہ براء سے بھی تک۔
- ۳۔ قصار مفصل: الم نشرح سے اس تک۔
- ۱۵۔ تَعَوُّذُ اسْتِعَاذَہ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
- ۱۶۔ تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
- ۱۷۔ صحابی: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام رسول کریم ﷺ کو دیکھا اور اسلام پر ہی ان کا خاتمہ ہوا۔
- ۱۸۔ تابعی: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام کسی صحابی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔
- ۱۹۔ تبع تابعین: وہ لوگ جنہوں نے بحالت اسلام کسی تابعی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔
- ۲۰۔ حدیث: قول فضل و تقریر رسول کریم ﷺ حدیث کو خبر بھی کہتے ہیں۔ وہی غیر منقول اور وہی شنی بھی کہتے ہیں۔ ان کا مطلب حضور ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوتا۔ جس کو حضور ﷺ اپنی عبارت میں بیان فرماتے تھے۔
- ۲۱۔ تخریج: کسی حدیث کی حلاش کر کے صحیح سند کا لانا اور کسی حدیث کو صحیح سند ذکر کرنا۔
- ۲۲۔ وحی منقولہ یا وحی جلی: جا کے الفاظ و عبارت منجانب اللہ حضور ﷺ پر نازل ہوتے تھے۔ یہ قرآن ہے
- ۲۳۔ تفسیر: قرآن کی شرح ہے۔
- ۲۴۔ سند: راویوں کا سلسلہ صاحب واقعہ تک۔
- ۲۵۔ راوی: روایت بیان کرنے والا۔
- ۲۶۔ اصول الراہ: وہ قواعد جن سے سند حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔
- ۲۷۔ اصول روایت: وہ قواعد جن سے نفس حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔
- ۲۸۔ تعدیل: راوی کے اوصاف بیان کرنا۔
- ۲۹۔ جرح: راوی کے نقائص بیان کرنا۔
- ۳۰۔ حافظ: جس کو تمام قرآن زبانی یاد ہو۔
- ۳۱۔ قاری: جس نے قواعد تجوید کے مطابق قرآن پڑھا ہو۔
- ۳۲۔ تعامل: عمل درآمد۔
- ۳۳۔ توارث: قدامت عمل۔

۳۴۔ مفری: پانچویں صدی ہجری تک علوم قرآن میں فن قرأت، تفسیر اور علم تاریخ و منسوخ شامل تھے۔ ان علوم کے ارباب کمال کو مفری کہتے ہیں۔ مفری کا علوم دینیہ میں صاحب دستگاہ ہونا شرط تھا۔

- ۳۵۔ حدیث متواتر: جس کو اس قدر راویوں نے روایت کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔
- ۳۶۔ حدیث صحیح: جس کی سند صحیح ہو اور اس میں کسی قسم کی علت نہ ہو۔
- ۳۷۔ اخبار آحاد: جو حدیث متواتر نہ ہو۔
- ۳۸۔ حدیث حسن: جس کے راوی حدیث صحیح کے راویوں سے صفت ضبط میں کم ہوں۔
- ۳۹۔ مدرج: جس حدیث کی سند یا متن میں صحابی یا تابعی کا قول مل گیا ہو۔
- ۴۰۔ مضطرب: راوی سے اس طرح تبدیلی ہوئی ہو کہ ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو یا راوی کو سلسلہ روایت یا عبارت میں حدیث مسلسل یاد نہ رہی ہو۔
- ۴۱۔ موضوع: گھڑی ہوئی بات۔
- ۴۲۔ ضعیفہ: وہ حدیث جس کے راویوں میں کوئی راوی کم فہم یا بد حافظ ہو۔
- ۴۳۔ مرفوع: وہ حدیث جس کی سند رسول کریم ﷺ پر ملتی ہو اور سب راوی ثقہ ہوں۔
- ۴۴۔ اثر: وہ حدیث جس میں راوی صحابی کے قول و فعل یا تقریر کو بیان کرے۔
- ۴۵۔ مرسل: وہ جس سے تابعی کے اوپر کار راوی ساقط ہو۔
- ۴۶۔ طرق: سلسلہ روایت۔

### سورتوں کی وجہ تسمیہ

- ۱۔ سورۃ الفاتحہ: اس کا نام الفاتحہ اس کے مضمون کی مناسبت سے ہے۔ "فاتحہ" اس چیز کو کہتے ہیں جس کے کسی مضمون یا کتاب یا کسی شے کا افتتاح ہو۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں گے کہ یہ نام دیا چاہے اور آغاز کلام کا ہم معنی ہے۔
- ۲۔ سورۃ البقرہ: اس سورت کا نام "بقرہ" اس لئے ہے کہ اس میں ایک جگہ گائے کا ذکر آیا ہے، کیونکہ بقرہ کے معنی گائے کے ہیں۔
- ۳۔ سورۃ آل عمران: اس سورت میں ایک مقام پر "آل عمران" کا ذکر آیا ہے۔ اسی کو علامت کے طور پر اس کا نام قرار دے دیا گیا ہے۔
- ۴۔ سورۃ النساء: اس سورت کا نام آیت نمبر ۱ کے فقرہ حالاً کنھیر و نساء سے ماخوذ ہے، کیونکہ اس سورت میں عورتوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔
- ۵۔ سورۃ المائدہ: اس سورت کا نام چاروں رکوع کی آیت ہل یستطیع ربک ان ینزل علینا من السماء من السماء کے لفظ مائدہ سے ماخوذ ہے۔ قرآن کی بیشتر سورتوں کے ناموں کی طرح اس نام کو بھی سورت کے موضوع سے کوئی خاص تعلق نہیں محض دوسری سورتوں سے تمیز



کرنے کے لئے اسے علامت کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔

۶۔ سورۃ الانعام: اس سورۃ کے رکوع ۱۶ اور ۷۱ میں بعض انعام (موشیوں) کی حرمت اور بعض کی جلت کے متعلق اہل عرب کے توہمات کی تردید کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام "الانعام" رکھا گیا ہے۔

۷۔ سورۃ الاعراف: اس سورۃ کا نام اعراف اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں آیات ۴۶، ۴۷ میں اعراف اور اصحاب کا ذکر آیا ہے گویا اسے "سورۃ اعراف" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سورۃ جس میں اعراف کا ذکر ہے۔

۸۔ سورۃ انفال: اس سورۃ کا نام پہلی آیت کے فقرہ یسلو نک عن الانفال سے ماخوذ ہے۔

۹۔ سورۃ التوبہ: یہ سورۃ دو ناموں سے مشہور ہے ایک تو "التوبہ" دوسرے البراءۃ توبہ۔ اس لحاظ سے کہ اس میں ایک جگہ بعض اہل ایمان کے قصوروں کی معافی کا ذکر ہے۔ اور براءۃ اس لحاظ سے کہ اس کے آغاز میں مشرکین سے بری الذمہ ہونے اعلان ہے۔

۱۰۔ سورۃ یونس: اس سورۃ کا نام حسب دستور محض علامت کے طور پر آیت ۹۸ سے لیا گیا ہے جس میں اشارۃً حضرت یونس کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ کا موضوع بحث حضرت یونس کا قصہ نہیں ہے۔

۱۱۔ سورۃ حمود: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۵۰ کے فقرے والی عاداد خاضعہ ہوڈا سے ماخوذ ہے۔

۱۲۔ سورۃ یوسف: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۷ کے فقرہ لقد کان فی یوسف و اخوته ایۃ للسانین سے ماخوذ ہے۔

۱۳۔ سورۃ الرعد: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۱۳ کے لفظ "الرعد" کو قرار دیا گیا ہے۔ اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورۃ میں بادل کی گرج کے سلسلے سے بحث کی گئی ہے۔

۱۴۔ سورۃ ابراہیم: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۳۵ کے فقرے سے ماخوذ ہے اس نام کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سورۃ میں حضرت ابراہیم کی سوانح عمری بیان ہوئی ہے بلکہ یہ بھی اکثر سورتوں کی طرح علامت کے طور پر ہے یعنی وہ سورۃ جس میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

۱۵۔ سورۃ الحجر: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۸۰ کے فقرے سے ماخوذ ہے۔

۱۶۔ سورۃ النحل: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۶۸ سے ماخوذ ہے، یہ بھی محض علامت ہے نہ کوئی موضوع بحث کا عنوان۔

۱۷۔ سورۃ بنی اسرائیل: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۴ سے ماخوذ ہے مگر اس میں موضوع بحث بنی اسرائیل نہیں بلکہ یہ نام بھی اکثر قرآنی سورتوں کی طرح حرف علامت کے طور پر رکھا گیا ہے۔

۱۸۔ سورۃ الکہف: اس سورۃ کا نام پہلے رکوع کی دسویں آیت اذاوی الفتنۃ الی الکہف سے ماخوذ ہے اس نام کا مطلب یہ ہے کہ وہ سورۃ جس میں کہف کا لفظ آیا ہے۔

۱۹۔ سورۃ مریم: اس سورۃ کا نام واذکر فی الکتب مریم سے ماخوذ ہے مراد ہے کہ وہ سورۃ جس

میں حضرت مریم کا ذکر آیا ہے۔

۲۰۔ سورۃ طہ: اس سورۃ کا نام آغاز کے حرف طہ کو اس سورۃ کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۲۱۔ سورۃ الانبیاء: اس سورۃ کا نام کسی خاص آیت سے ماخوذ نہیں ہے۔ چونکہ اس میں مسلسل بہت سے انبیاء کا ذکر آیا ہے اس لئے اس کا نام "الانبیاء" رکھ دیا گیا۔

۲۲۔ سورۃ الحج: اس سورۃ کا نام چوتھے رکوع کی دوسری آیت واذن فی الناس بالہج سے ماخوذ ہے۔

۲۳۔ سورۃ المؤمنون: اس سورۃ کا نام پہلی آیت قد اطلع المؤمنون سے ماخوذ ہے۔

۲۴۔ سورۃ النور: اس سورۃ کا نام پانچویں رکوع کی پہلی آیت اللہ نور السنونات والارض سے ماخوذ ہے۔

۲۵۔ سورۃ الفرقان: اس سورۃ کا نام پہلی آیت تتبرک الذی نزل الفرقان سے ماخوذ ہے۔

۲۶۔ سورۃ الشرح: اس سورۃ کا نام آیت ۲۲۳ والشعر انیتبہم انفان سے ماخوذ ہے۔

۲۷۔ سورۃ النمل: اس سورۃ کا نام دوسرے رکوع کی چھٹی آیت میں واد النمل کا ذکر آیا ہے سورہ کا نام اسی سے ماخوذ ہے یعنی وہ سورۃ جس میں النمل (چوٹی) قصہ مذکور ہے۔

۲۸۔ وقص علیہ القصص: یعنی وہ سورۃ جس میں القصص کا لفظ آیا ہے۔ لغت کے اعتبار سے قصص کے معنی ترتیب وار واقعات بیان کرنے کے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لفظ باخبر معنی بھی اس سورۃ کا عنوان ہو سکتا ہے کہ اس میں حضرت موسیٰ کا مفصل قصہ بیان ہوا ہے۔

۲۹۔ سورۃ العنکبوت: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۳۱ کے فقرہ مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت سے ماخوذ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سورۃ ہے جس میں لفظ عنکبوت (مکڑی) آیا ہے۔

۳۰۔ سورۃ الروم: اس سورۃ کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ غلبت الروم سے ماخوذ ہے۔

۳۱۔ سورۃ لقمان: اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں وہ قصص نقل کی گئی ہیں جو لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو کی تھیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام لقمان رکھا گیا ہے۔

۳۲۔ سورۃ السجدہ: اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۵ میں سجدہ کا جو مضمون آیا ہے اسی کو اس سورۃ کا عنوان قرار دیا گیا ہے۔

۳۳۔ سورۃ الاحزاب: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۲۰ کے فقرہ یجسنبون الاحزاب لسم یذهبوا سے ماخوذ ہے۔

۳۴۔ سورۃ سبا: اس سورۃ کا نام آیت نمبر ۱۵ کے فقرہ لقد کان لسیا فی مسکنہم ایت سے ماخوذ ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ سورۃ جس میں سبا کا نام آیا ہے۔

۳۵۔ سورۃ فاطر: اس سورۃ کی پہلی ہی آیت کے لفظ "فاطر" کو اس سورۃ کا عنوان قرار دیا گیا ہے جس کے





ہونے کا دعویٰ کریں ان کا امتحان لیا جائے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام الممتحنہ رکھ گیا ہے۔ اس کا تلفظ ممتحنہ بھی کیا جاتا ہے اور ممتحنہ کے بھی پہلے تلفظ کے لحاظ سے معنی ہیں۔ ”وہ عورت جس کا امتحان لیا جائے“ دوسرے تلفظ کے لحاظ سے معنی ہیں۔ ”امتحان لینے والی سورت“۔

۶۱۔ سورة الصفا: اس سورت کا نام چوتھی آیت کے فقرے یقاتلون فی سبیلہ صفا سے ماخوذ ہے مراد یہ ہے کہ وہ سورت جس میں لفظ صفا آیا ہے۔

۶۲۔ سورة الجمعة: اس سورت کا نام آیت نمبر ۱۰ کے فقرے اذانودی للصلاة من یوم الجمعة سے ماخوذ ہے۔ اگرچہ اس سورت میں نماز جمعہ کے احکام بھی بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ”جمعہ“ بحیثیت مجموعی اس کے مضامین کا عنوان نہیں ہے بلکہ دوسری سورتوں کے ناموں کی طرح یہ نام بھی علامت ہی کے طور پر ہے۔

۶۳۔ سورة المنافقون: اس سورت کا نام پہلی آیت کے فقرہ اذ جاءک المنافقون سے ماخوذ ہے۔ یہ اس سورت کا نام بھی ہے اور اس کے مضمون کا عنوان بھی کیونکہ اس میں منافقین ہی کے طرز عمل پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

۶۴۔ سورة التغابن: اس سورت کا آیت نمبر ۱۰ کے فقرے ذلک یوم التغابن سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں لفظ تغابن آیا ہے۔

۶۵۔ سورة الطلاق: اس سورت کا نام ہی المطلق نہیں ہے بلکہ یہ اس کے مضمون کا عنوان بھی ہے کیونکہ اس میں طلاق ہی کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اسے سورة النساء المقصری بھی کہا ہے یعنی چھوٹی سورة النساء۔

۶۶۔ سورة التحريم: اس کا نام بھی پہلی ہی آیت کے الفاظ لما تحرم سے ماخوذ ہے۔ یہ بھی اس کے مضامین کا عنوان نہیں ہے بلکہ اس نام سے مراد یہ ہے کہ وہ سورة ہے جس میں تحریم کے واقعہ کا ذکر آیا ہے۔

۶۷۔ سورة الملک: پہلی ہی آیت تبارک الذی بیدہ الملک کے لفظ الملک کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۶۸۔ سورة القلم: اس سورت کا نام سورہ ن بھی ہے اور القلم بھی۔ دونوں الفاظ سورت کے آغاز ہی میں موجود ہیں۔

۶۹۔ سورة الحاقة: پہلے ہی لفظ الحاقہ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۷۰۔ سورة المعارج: اس سورت کا نام آیت نمبر ۳ کے لفظ ذی المعارج سے ماخوذ ہے۔

۷۱۔ سورة نوح: ”نوح“ اس سورت کا نام بھی ہے اور اس کے مضمون کا عنوان بھی۔ کیونکہ اس میں اول تا آخر حضرت نوح علیہ السلام ہی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

۷۲۔ سورة الجن: ”الجن“ اس سورت کا نام بھی ہے اور اس کے مضامین کا عنوان بھی کیونکہ اس میں جنوں کے قرآن سن کر جانے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۷۳۔ سورة المزمل: پہلی ہی آیت کے لفظ المزمل کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے یہ صرف نام ہے اس کے مضامین کا عنوان نہیں ہے۔

۷۴۔ سورة المدثر: اس سورت کی پہلی ہی آیت کے لفظ المدثر کو اس سورت کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بھی صرف نام ہے۔ مضامین کا عنوان نہیں ہے۔

۷۵۔ سورة القيمة: اس سورت کا عنوان بھی پہلی ہی آیت کے لفظ القيمة کو قرار دیا گیا ہے اور یہ صرف نام ہی نہیں ہے بلکہ اس سورہ کا عنوان بھی ہے کیونکہ اس میں قیامت پر ہی بحث کی گئی ہے۔

۷۶۔ سورة الدهر: اس سورت کا نام ”الدهر“ بھی ہے اور ”الانسان“ بھی۔ دونوں نام پہلی ہی آیت کے الفاظ هل اتی علی الانسان حین من الدهر سے ماخوذ ہیں۔

۷۷۔ سورة المرسلات: پہلی ہی آیت کے لفظ والمرسلات کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۷۸۔ سورة النبأ: اس سورت کی دوسری آیت کے فقرے عن النبأ العظیم کے لفظ النبأ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے اور یہ صرف نام ہی نہیں ہے بلکہ اس سورت کے مضامین کا عنوان بھی ہے کیونکہ بنا سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے اور سورت میں اسی پر بحث کی گئی ہے۔

۷۹۔ سورة النازعات: اس کا نام پہلے ہی لفظ والنزعات سے ماخوذ ہے۔

۸۰۔ سورة عبس: پہلے ہی لفظ عبس کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۸۱۔ سورة التکویر: اس سورت کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ کورت سے ماخوذ ہے کورت نکویر سے صیغہ ماضی مجہول ہے جس کے معنی ہیں ”لیختی گئی“ اس نام سے مراد یہ ہے کہ وہ سورت جس میں لینے کا ذکر آیا ہے۔

۸۲۔ سورة الانقطار: اس سورت کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ انقطرت سے ماخوذ ہے انقطار مصدر ہے جس کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ اس نام کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر آیا ہے۔

۸۳۔ سورة المطففين: اس سورت کا نام پہلی ہی آیت ویل للمطففين سے ماخوذ ہے۔

۸۴۔ سورة الانشقاق: اس سورت کا نام بھی پہلی ہی آیت کے لفظ انشققت سے ماخوذ ہے۔ انشقاق مصدر ہے جس کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ اور اس نام کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان پھٹنے کا ذکر آیا ہے۔

۸۵۔ سورة البروج: پہلی آیت کے لفظ البروج کو اس کا نام قرار دیا گیا۔

۸۶۔ سورة الطارق: پہلی ہی آیت کے لفظ الطارق کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ سورۃ الاخلاص: الاخلاص اس سورت کا محض نام ہی نہیں ہے بلکہ اس کے مضمون کا عنوان بھی ہے۔ کیونکہ اس میں خالص توحید بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید کی دوسری سورتوں میں تو بالعموم کسی ایسے لفظ کو ان کا نام قرار دیا گیا ہے جو ان میں وارد ہوا ہو لیکن اس سورت میں لفظ اخلاص کہیں وارد نہیں ہوا ہے۔ اس کو یہ نام اس کے معنی کے لحاظ سے دیا گیا ہے جو شخص بھی اس کو سمجھ کر اس کی تعلیم پر ایمان لے آئے گا وہ شرک سے خلاصی پائے گا۔

سورۃ مغوذتین: اگرچہ قرآن مجید کی آخری دو سورتیں بجائے خود الگ الگ ہیں اور مصحف میں الگ ناموں ہی سے لکھی ہوئی ہیں، لیکن ان کے درمیان باہم اتنا گہرا تعلق ہے اور ان کے مضامین ایک دوسرے سے اتنی قریبی مناسبت رکھتے ہیں کہ ان کا ایک مشترک نام "مغوذتین" (پناہ مانگنے والی دو سورتیں) رکھا گیا ہے۔ امام بخاری نے دلائل نبوت میں لکھا ہے کہ یہ نازل بھی ایک ساتھ ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے دونوں کا مجموعی نام "مغوذتین" ہے، لیکن نیچے دونوں سورتوں کے موجودہ نام رکھنے کی وجہ درج کی جاتی ہے۔

۱۱۳۔ سورۃ الفلق: پہلی ہی آیت کے لفظ الفلق کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

۱۱۴۔ سورۃ الناس: پہلی ہی آیت کے لفظ الناس کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

## قرآن پاک کے مقامات نزول

### غار حرا

(مکہ مکرمہ سے تین میل شاہراہ عرفات پر جبل النور کی بلند یوں میں)

وہ بابرکت غار جس کی تنہائیوں میں ہادی عالم ﷺ نے بعثت سے قبل خلوت گزینی، عبادت اور غور و فکر کے کئی دور گزارے اور جس کی خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کی پہلی وحی نازل ہوئی۔

ترجمہ:

پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا، انسان کو خون کے لومڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا (الفلق ۹۶-۵۲۱)

### کوہ صفا

(بیت اللہ کے سامنے وہ پہاڑی جہاں حجاج کرام "سعی" کرتے ہیں)

وہ پہاڑی جس کے دامن میں حضرت ہاجرہ اپنے لخت جگر خنساء (علیہ السلام) کے لئے پانی کی تلاش میں بار بار دوڑی تھیں۔ تا آنکہ انھیں حضرت اسماعیل کے قدموں میں زخم کا چشما بٹا نظر آیا۔ یہ پہاڑی "اللہ کا نشان" بنی اور ہرگز احرار کے لئے حضرت ہاجرہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے یہاں سعی کرنا (دوڑنا) لازم قرار پایا۔ ارشاد پائی ہے۔

- ۸۷۔ سورۃ الاعلیٰ: پہلی ہی آیت سبح اسم ربک الاعلیٰ کے لفظ الاعلیٰ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۸۸۔ سورۃ الغاشیہ: پہلی ہی آیت کے لفظ الغاشیہ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۸۹۔ سورۃ الفجر: پہلے ہی لفظ والفجر کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۰۔ سورۃ البلد: اس سورت کا نام بھی پہلی ہی آیت لا أقسم بهذا البلد کے لفظ البلد کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۱۔ سورۃ الشمس: پہلے ہی لفظ الشمس کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۲۔ سورۃ النیل: پہلے ہی لفظ والنیل کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۳۔ سورۃ الضحیٰ: پہلے ہی لفظ والضحیٰ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۴۔ سورۃ الم نشرح: پہلے ہی لفظ الم نشرح کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۵۔ سورۃ التین: پہلے ہی لفظ والتین کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۶۔ سورۃ العلق: دوسری آیت کے لفظ علق کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۷۔ سورۃ القدر: پہلے ہی لفظ القدر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۸۔ سورۃ البیت: پہلے ہی لفظ البیت کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۹۹۔ سورۃ الزلزال: اس سورت کا نام پہلی آیت کے لفظ زلزال سے ماخوذ ہے۔
- ۱۰۰۔ سورۃ الغدین: پہلے ہی لفظ والغدین کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۱۔ سورۃ القارعة: پہلے ہی لفظ القارعة کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ صرف نام ہی نہیں ہے بلکہ اس کے مضمون کا عنوان بھی ہے کیونکہ اس میں سارا ذکر قیامت ہی کا ہے۔
- ۱۰۲۔ سورۃ التکاثر: پہلی آیت کے لفظ التکاثر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۳۔ سورۃ العصر: پہلی آیت کے لفظ والعصر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۴۔ سورۃ الہمزہ: پہلی آیت کے لفظ ہمزہ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۵۔ سورۃ الفیل: اس سورت کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ اصخب الفیل سے ماخوذ ہے۔
- ۱۰۶۔ سورۃ القریش: پہلی ہی آیت کے لفظ قریش کو اس سورت کا نام قرار دیا ہے۔
- ۱۰۷۔ سورۃ الماعون: آخری آیت کے آخری لفظ الماعون کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۸۔ سورۃ الکوتر: انا اعطینک الکوتر کے لفظ الکوتر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۰۹۔ سورۃ الکفرون: پہلی ہی آیت قل یا ایہا الکفرون کے لفظ الکفرون کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۱۰۔ سورۃ النصر: پہلی آیت اذا جاء نصر اللہ کے لفظ نصر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
- ۱۱۱۔ سورۃ الہب: پہلی آیت کے لفظ لہب کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔



ترجمہ:

بے شک صفا و مردہ اللہ کے نشانات ہیں۔ پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے دربارین طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے، سو اللہ قدر دان اور جاننے والا ہے (البقرہ ۱۵۸:۲)

## دارالرقم

(مکہ مکرمہ میں بیت اللہ سے متصل حضرت ارقم کا مکان ہے)

دعوت اسلامی کا مرکز اولین، جہاں حلقہ گروش اسلام ہونے والے اولین صحابہ جمع ہوتے تھے۔ داعی برحق سے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور چھپ چھپ کر بخور حق سجدہ ریز ہوتے۔ اس مختصر سے مگر میں حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا اور ان کی شمشیر برہنہ جو خاکم بدن داعی اسلام کو ختم کرنے کے لئے اٹھی تھی۔ یہیں آ کر جہاد حق کے لیے وقف ہو گئی۔

## مسجد جن

(مکہ مکرمہ کی ایک تاریخی مسجد)

قرآن مجید کے انجیویں پارے میں ایک مشہور سورت ”الجن“ ہے جس کا نمبر ۷۲ ہے، ”عائل“ حضرات اس کے درود وظیفے کرتے ہیں مگر تعلیمات قرآنی کے دلدادہ اس میں عبرت اور موعظت کے بے پایاں خزانے پاتے ہیں۔ سورہ جن نزول کے اعتبار سے مکی سورہ ہے اس سورہ مبارکہ کا نزول جس مقام سے منسوب تھا وہاں مسجد جن تعمیر کر دی گئی ہے۔ سورت کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

ترجمہ:

کہہ دیجئے مجھے دینی ہوئی ہے کی جنوں میں سے کتنے ہی لوگ تھے، جنہوں نے توجہ سے بات سنی۔ پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ سمجھا تا ہے نیک راہ، سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے (الجن ۷۲:۲۱)

## مسجد قبا

(مدینہ منورہ سے چار میل دور تاریخ اسلام کی اولین مسجد)

داعی برحق ﷺ اور ان کے جان نثار صحابہ اپنا گھریا اور سب کچھ چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ نکل کھڑے ہوئے۔ شہر سے ایک منزل پہلے قبا کی بستی والوں نے اس خانماں برباد قافلہ کو اپنا مہمان بنایا۔ اس چند روزہ قیام میں قافلہ سالار نے یہاں عبادت الہی کے لئے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کے بارے میں ارشاد الہی ملاحظہ ہو۔

ترجمہ:

ابنہ وہ مسجد اول دن سے جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی وہ زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے

ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے (التوبہ ۱۰۸:۹)

## واوی بدر

(مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان)

اولین معرکہ حق و باطل کا میدان کارزار جہاں تین سو تیرہ بے سرو سامان مجاہدین حق ایک ہزار کیل کاٹنے سے لیس کفار سے بھڑکے۔ فتح و نصرت الہی نے اہل ایمان و مبر کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس بارے میں قرآن حکیم کا بیان ہے۔

ترجمہ:

اور تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب کہ تم کمزور تھے، سو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ (ال عمران ۱۲۳:۳)

## جبل احد

(مدینہ منورہ کے شمال میں تاریخی پہاڑ)

وہ تاریخی پہاڑ جس کے دامن میں تاریخ اسلام کا دوسرا بڑا معرکہ ہوا۔ اس پہاڑ کے درمیان ایک درہ ہے، اس درہ پر مامور تیر اندازوں سے صادق ﷺ کے حکم کی تعمیل میں مجتہدانہ غلطی سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔ دامن احد میں رحمت عالم کے دستان مبارک شہید ہو گئے۔ عم رسول حضرت امیر حمزہ اور دوسرے متحد و صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) شجہ رسالت پر قربان ہو گئے۔ دشمنوں نے افواہ اڑا دی کے خاکم بدن سرور کائنات شہید ہو گئے ہیں۔ اس سے ساتھیوں کے دل بیٹنے لگے۔ ارشاد الہی ہوا۔

ترجمہ:

اور محمد ﷺ تو رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول ہو گزرے ہیں وہ اگر انتقال کر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے لئے پاؤں لوٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ گیا اس نے اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑا۔ اور اللہ عقربہ شب شکر گزاروں کو جزا عطا کرے گا (ال عمران ۱۲۳:۳)

## مقام خندق

(مدینہ منورہ میں غزوہ احزاب والا مقام)

۵ھ میں قریش مکہ اور کفار عرب کے متحدہ عسا کر چاروں طرف سے فتح ہوئے، اس طوفانی حملے کو روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کے ساتھ مل کر بیس دن کی قلیل مدت میں مدینہ منورہ کے گرد وسیع و عریض خندق کھودی، کم و بیش بیس دن کفار کا محاصرہ جاری رہا، صحابہ کرام نے اس موقع پر بڑی پامردی کا مظاہرہ کیا۔ قرآن مجید میں اس کی تصویر کشی ان الفاظ میں ہوئی ہے۔

ترجمہ:

اور جب مومنوں نے (کفار عرب کے) لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے۔ یہ وہی ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور

اس کے رسول نے کیا تھا اور سچ کر دکھایا۔ اللہ اور اس کے رسول اور ان کے اندر یقین و ہذبہ اطاعت اور بڑھ گیا (۱۱: ۲۲: ۳۳)

### مسجد قبلتین

(مدینہ منورہ)

مکی زندگی میں ۱۳ سال اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں بھی ۱۳ ماہ تک نمازیں قبلہ اول کی طرف منہ کر کے ادا کی جاتی تھیں۔ جب ۲ھ میں "مسجد قبلتین" کے اندر عین دوران نماز مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ سب کے رخ قیامت تک کے لئے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

ترجمہ:

سوانہ رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور تم جہاں کہیں ہوا پنا رخ اس کی طرف پھیر لیا کرو (البقرہ ۱۴۴: ۲)

### مسجد سیدنا امیر حمزہؓ

(مدینہ منورہ۔ جبل احد کے دامن میں)

۳ھ میں کفر و اسلام کی دوسری آویزش احد کے دامن میں ہوئی۔ اس معرکہ میں عم رسول سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے جام شہادت نوش کیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ غم بڑا غم تھا۔ جس کی طرف کلام اللہ نے یوں ارشاد کیا۔

ترجمہ:

(احد کے معرکہ میں) اگر تمہیں زخم لگا ہے تو (اس سے قبل میدان بدر میں) انہیں بھی ایسا ہی زخم کاری لگ چکا ہے اور ہم اس سلسلہ ایام کو لوگوں میں باری باری گردش دیتے رہتے ہیں (الح عمران ۱۴۴: ۳)

(دامن کوہ میں پائیں جانب شہدائے احد مدفون ہیں اور دائیں طرف حضرت امیر حمزہؓ کی آخری آرام گاہ

ہے اور مسجد سیدنا امیر حمزہؓ)

### واوی عرفات

(مقام حج۔ جبل الرحمت کی واوی)

اس مقدس واوی میں حج کے دن ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو خدائے واحد کے پرستار آتے ہیں۔ مشرق و مغرب سے، شمال و جنوب سے، دور دراز سے آتے ہیں۔ کالے، گورے، سرخ و سفید، ہر رنگ اور ہر نسل کے مرد و زن، چھوٹے بڑے، امیر و غریب حاضر ہوتے ہیں۔ یہ جواب ہے اس پکار کا جو تقریباً پانچ ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے بلند ہوئی تھی۔

ترجمہ:

اور لوگوں کے درمیان حج کے لئے منادی کر دے کہ تیری طرح آئیں پیدل چل کر، وہ بے پٹے اونٹوں پر سوار ہو کر، ذہر و راز کی راہوں سے (الحج ۲۲: ۲۷)

### مشعر الحرام

(مروافہ کی واوی میں)

مقامات حج میں سرفروشان واوی عشق کی ایک مختصر منزل جہاں دو چادروں کے احرام میں لپٹے ہوئے پرستار ان حق میدان عرفات سے واپسی پر ۹ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں مختصر قیام کرتے ہیں اور اس ارشاد خداوندی کی تعمیل کرتے ہیں کہ:

ترجمہ:

پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو اللہ کو یاد کرو "مشعر الحرام" کے نزدیک۔ اور اللہ کو یاد کرو جیسے تمہیں سکھایا ہے (البقرہ ۱۹۸: ۲)

### واوی منیٰ

(قالہ حجاج کی پہلی اور آخری منزل)

عرفات جاتے ہوئے ایک دن کے لئے اور واپسی پر ۱۰ سے ۱۲ ذوالحجہ تک اہل ایمان کے قافلے اس وسیع و عریض واوی میں گردش رہتے ہیں۔ یہیں "ری حرات" کرتے ہیں، جسے عرف عام میں شیطان پر کلکریاں مارنا کہا جاتا ہے۔ یہیں ملت ابراہیمی کو زندہ رکھنے کے لئے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ جس کا حکم کتاب الہی میں یوں آیا ہے۔

ترجمہ:

ان ایام میں اللہ کا نام لیں۔ ان جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے جو اللہ نے ان کو مہیا کئے ہیں۔ سوان میں سے خود بھی کھائیں اور پانی جوں کو بھی کھائیں (الحج ۲۲: ۲۸)

### مسجد فتح

(مقام غزوہ خندق۔ مدینہ منورہ)

غزوہ خندق کے موقع پر کفار کا محاصرہ جس دن جاری رہا۔ یہ عویل عرصہ صحابہ کرام نے شب و روز کفار کے موقع حملے اور خندق کی حفاظت میں گزارا۔ اس دوران جہاں جہاں نمازیں ادا کی گئیں وہاں خندق کے ساتھ ساتھ مساجد بن گئیں جو "مساجد فتح" کے نام سے موسوم ہیں۔

قرآن مجید کے پارہ ۲۲ کی مشہور سورہ نمبر ۳۳ "الاحزاب" اس غزوہ سے منسوب ہے۔



## بیعت رضوان

۱۔ میں رحمتہ للعالمین ﷺ صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکرہ ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ دو منزل پہلے ہی حدیبیہ کے مقام پر کفار نے ان کا راستہ روک لیا۔ صلح کی گفت و شنید کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سفیر بن کر گئے کہ ان کی شہادت کی افواہ اڑ گئی۔ اس موقع پر صحابہ کرام نے حضرت عثمان کے انتقام کیلئے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی جسے ”بیعت رضوان“ کہا گیا۔ ارشاد خداوندی ہے

ترجمہ:

”بے شک درخت کے نیچے جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (النحل: ۱۰۰)“

## مسجد اقصیٰ

(السلطین کے شہر بیت المقدس میں)

مسلمانوں کا قبلہ اول۔ بہت سے جلیل القدر ائمہ و حضرات موسیٰ، داؤد اور سلیمان علیہم السلام کی یادگار۔ نبی اکرم ﷺ کے سفر معراج کی پہلی منزل اور نشانات خداوندی کا مرکز جس کے بارے میں خالق ارض و سما نے فرمایا۔

ترجمہ:

”پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد کوہِ نم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھا دیں، بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے (بنی اسرائیل: ۱۱۷)“

## مدائن صالح

(قوم ثمود کے آثار)

مدائن کا وہ تاریخی کنواں جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی نے پانی پیا تھا اس اونٹنی کو اللہ تعالیٰ نے ”ناقۃ اللہ“ کا نام دیا اور اپنا نشان قرار دیا۔ اس کے بارے میں ارشادِ باری ہے کہ:

ترجمہ:

”سو ان سے اللہ کے نبی نے کہا۔ یا اللہ کی اونٹنی ہے، اور یہ اس کے پانی پینے کی باری ہے۔“

## الظہور

(ارض مقدس کا تاریخی پہاڑ سینا)

اس بابرکت پہاڑ کو الظہور، جبل الظہور، طور سینا کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ کلام اللہ میں اسے طور سینا بھی کہا گیا ہے (سورہ طہ: ۸۰) اور اس کی وادی کو وادی الایمن کا بھی نام دیا گیا ہے (سورہ القصص: ۲۸)۔

موسیٰ علیہ السلام نے یہاں جلوة خداوندی دیکھا اللہ جل شانہ سے ہمسکائی کی اور یہیں انھوں نے یہ بڑے جلال تقریری۔

ترجمہ:

بے شک میں تیرا رب ہوں۔ اپنی جوتیاں اتار دے۔ تو طوبی کی وادی میں ہے

(سورہ طہ: ۱۲)

یہیں سے فرعون کے سامنے جا کر کلمہ حق کہنے کا فرمان ملا اور دوشین معجزات عطا کیے گئے۔

## جبل زحون

ارض مقدس للسلطین کا مشہور پہاڑ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مولد سے قریب ہے یہیں ان کے شب و روز گزرے۔ ان کے اکثر مواعظ میں کوہ زحون کا ذکر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس نام سے ایک مستقل سورہ ”واقین“ ہے

ترجمہ:

قسم ہے تم، زحون، طور سینا اور اس شہر اس کی (واقین: ۱)

## مدین کا کنواں

شہر مدین حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن تھا۔ مصر میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں غیر ارادی طور پر ایک شخص قتل ہو گیا تو وہ اپنا وطن چھوڑ کر اس طرف آ گئے۔ سب سے پہلے وہ اس کنویں پر پہنچے۔ قرآن مجید نے اس واقعے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

ترجمہ:

اور جب وہ مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پانی چلاتے دیکھا ان کے درے اس نے دو محورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں رعب کے کھڑی تھیں۔

(سورہ القصص: ۲۳)

یہیں سے وہ حضرت شعیب علیہ السلام کے خانوادے سے خشک ہوئے۔

## حضرت یحییٰ کی عدالت میں

بیت المقدس کی وہ ”عدالت“ جس میں یہودی ایک جیوری نے حبیب بن حضرت یحییٰ علیہ السلام کو (نحوۃ باللہ) ”مجرم“ قرار دیا اور مصلوب کرنے کا حکم جاری کیا۔ مگر وہ اپنے عزائم پورے نہ کر سکے۔ قرآن مجید نے اعلان کیا ہے۔

ترجمہ:

اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے اللہ کے رسول یحییٰ بن مریم کو قتل کر دیا (انعام: ۱۵)

## حضرت مسیح بیت المقدس کی گلیوں میں۔

بیت المقدس کی وہ گلی جس کے باب میں کہا جاتا ہے کہ یہودی انھیں اس راہ سے صلیب پر چڑھانے کے لئے لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا۔

ترجمہ:

اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبه کر دیا گیا (یعنی وہ ملوث نہیں کا  
ڈکار ہو گئے) اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ بھی شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس کوئی  
یقینی خبر نہیں۔ وہ تو صرف انکل پر چل رہے ہیں اور انھوں نے بالیقین اسے قتل نہیں کیا۔ (سورۃ النساء  
۱۵۷:۳)

## مشہور تفاسیر

### ۱۔ تفسیر ماثور

تفسیر ماثور اس تفسیر کو کہا جاتا ہے جس میں قرآن پاک کے الفاظ اور آیات کے معنی کے قصین میں اصل انحصار  
حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ پر کیا جاتا ہے اس سلسلے کے چند اہم تفاسیر یہ ہیں۔

تفسیر حضرت ابن عباس (مفسر حضرت ابن عباس)

حضرت ابن عباس کی شخصیت وہ تھی جن کے لئے علم قرآن اور عقد فی الدین کی دعا حضور ﷺ نے کی  
تھی۔ کئی صحابہ اور بے شمار تابعین نے ان سے استفادہ کیا۔ اور امت مسلمہ ان کو "ترجمان القرآن" کے نام سے یاد کرتی  
ہے۔ وہ قرآنی علوم و معارف کا دافرد خیرہ رکھتے تھے۔

• امام احمد بن حنبل کے مطابق مصر میں ان کی روایات کا ایک مستند ترین صحیفہ موجود ہے اور بقول بعض محدثین  
امام بخاری نے کتاب التفسیر میں اس صحیفے پر اعتماد کیا ہے۔ تمام متداول تفاسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے  
تفسیری اقوال کثرت سے ملتے ہیں۔

اس وقت پیش نظر کتاب "توہم القیاس من تفسیر ابن عباس" ہے جسے ابو طاہر محمد بن یعقوب خیروز آبادی  
نے جمع کیا ہے۔ یہ مضمون کے اعتبار سے اس قدر بھاری ہے کہ تمام تفسیری ابحاث فقہی اور کلامی مباحث اور اعتقادی  
بحثوں میں مدارجت ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام میں سے علوم قرآن کے موضوع پر حجت  
مانے گئے ہیں۔ انھوں نے سب سے پہلے قرآنی مطالب پر اشعار جاہلیت اور اسلیب کلام عرب سے استدلال کیا اور  
قرآن پر غور و فکر کی بنیاد رکھی۔

### تفسیر طبری

اس کا نام "جامع البیان عن تادیل القرآن" ہے اور ابو جعفر بن جریر طبری (۲۲۴-۳۱۰) کی تصنیف ہے۔

اور یہ ہمارے موجودہ تفسیری سرمائے کا مآخذ اول ہے۔ طبری کی یہ کتاب تفسیر قرآن کا قدیم ترین اور جامع ترین ذخیرہ ہے  
علمائے تسلیم کیا ہے کہ ان کی تفسیر کی کوئی نظیر آج تک نہیں پائی گئی۔

### تفسیر ابن کثیر

یہ حافظ محمد الدین ابوالفضل ابن کثیر (۷۰۵-۷۸۰ھ) کی تصنیف ہے اصل نام "تفسیر القرآن  
العظیم" ہے اور تفاسیر ماثورہ میں سے صحیح ترین تفسیر ہے۔ صحابہ تابعین کی تمام صحیح روایات اور آثار نقل کی ہیں اور احادیث  
کی نقل میں صحت اور سند کا خیال رکھا ہے۔ فقہی اختلافات کے موقع پر مختلف مذاہب کی تفصیل دی ہے۔ اس کتاب کی  
ایک خوبی یہ ہے کہ انداز بیان دل نشین ہے۔ عبارت بالکل سادہ ہے۔ عربی سے بقدر ضرورت واقفیت ہو تو بڑی سہولت  
سے اس سے براہ راست استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

### کلامی تفاسیر یا تفسیر بالرائے

یہ وہ تفاسیر ہیں جن میں کلامی نقطہ نظر کو غلبہ حاصل رہا ہے اور جن میں عقلی دلائل کے ذریعے قرآن کو سمجھنے اور  
سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

### الوراثہ قول (اسرار تادیل)

یہ علامہ ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر المہدوی کی تصنیف ہے۔ یہ نہایت مشہور اور متداول کتاب ہے اور  
مصر داروز سے پورے عالم اسلام کے نصاب تعلیم میں داخل ہے اور وہیں بھی اس کی شہرت کا عالم یہ ہے کہ ادبی حلقے کے  
طور پر اس کا نام آتا ہے۔

### التفسیر الکبیر

یہ ابو عبداللہ محمد بن عربین مسین الملقب بہ فخر الرازی کی تصنیف ہے۔ کتاب تیس حصوں میں ہے تفسیر کا اصل  
نام "مفتاح الغیب" ہے تفسیر میں کلامی بحثوں میں معتزلی تردید مضامین غلطہ مباحث ریاضی کثرت سے پائے جاتے  
ہیں۔

اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ اس میں سوال و جواب کی شکل میں اور مسائل کی شکل میں مباحث کو تفصیل سے  
بیان کیا ہے۔

### تفسیر ابن عربی

کہا جاتا ہے کہ یہ شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی کی تصنیف ہے اور اس مفرد نے پر لکھی گئی ہے کہ قرآن مجید کا  
ایک مضمون تو وہ ہے جو ظاہری ہے اور ایک مضمون باطنی ہے۔

### کشاف

یہ محمود بن عمر جار اللہ متولی ۵۳۸ھ کی تصنیف ہے۔ کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کے



اسلوب بیان، فصاحت و بلاغت اور ادبی پہلو پر خاص کام کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اس کا معیار اتنا بلند ہے کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اس معیار کا کوئی کام کیا گیا۔ تمام مفسرین نے اس کی خوبی کو تسلیم کیا ہے۔

### فقہی تفاسیر

اس نوع کی تفاسیر میں اصل اہمیت استنباط احکام کو دینی مکتبی ہے تاکہ قرآن کا ضابطہ قانون پوری تفصیل کے ساتھ سامنے آجائے۔

### احکام القرآن

یہ کتاب احمد بن علی رازی مشہور ابو بکر صام کی تصنیف ہے۔ یہ فقہی آیات کی تفسیر ہے جو سورتوں کی ترتیب ہی سے لکھی گئی ہے علمی اور فقہی اختلافات پر مجتہدانہ بحث کی گئی ہے اور فنی مسلک کی وضاحت اور وکالت کی گئی ہے۔

### احکام القرآن

ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن عربی کی تصنیف ہے۔ آیات اور سورتوں کی موجودہ ترتیب قرآن کے مطابق تشریح کی گئی ہے اور ان تمام اختلافات کو لیا ہے جو احکام کے بارے میں آئمہ کے مسلکوں کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔

### تفسیرات الاحمدیہ

کتاب کا پورا نام "تفسیرات الاحمدیہ فی آیات الشریعہ" ہے یہ شیخ احمد ملاحیون متوفی ۱۱۳۰ھ کی تصنیف ہے قرآن کریم کی صرف ان آیات کی تفسیر کی گئی ہے جن سے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ مصنف ہندوستان میں اختلاف کے مشہور علماء میں سے گزرے ہیں۔

### جامع تفسیر

اس عنوان کے تحت ان تفاسیر کا ذکر کیا جا رہا ہے جو کسی محدود نقطہ نظر سے نہیں لکھی گئی ہیں بلکہ علوم القرآن کے تقریباً تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔

### تفسیر قرطبی

یہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی کی تصنیف ہے اور پورا نام "الجامع الاحکام القرآن" ہے۔ مصنف نے تمام تفسیری مباحث کو لیا ہے۔ البتہ تاریخی واقعات کی تفصیلات کا ذکر کرنے کے بجائے انھوں نے احکام القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔

### روح المعانی

مصنف علامہ آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ، یہ تین پاروں کی تفسیر تیس اجزاء میں کی گئی ہے اور دس ضخیم جلدوں میں ہے۔ علامہ موصوف نے فقہ، کلام، تصوف اور عقائد ہر لحاظ سے کلام کیا ہے۔ یہ حقد میں کی طرز پر لکھی ہوئی تفاسیر کا آخری

نمونہ ہے۔

### زمانہ حال کی عربی تفاسیر

اب ان تفاسیر کا تعارف کرایا جاتا ہے جو دور حاضر کے معاشرتی اور عمرانی حالات کے پس منظر میں لکھی گئی ہیں اور جن میں فکر جدید کے چیلنج کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

### تفسیر المنار

یہ تفسیر علامہ رشید رضا کی مرتب کردہ ہے۔ ان کے استاد مفتی محمد عبدہ درس قرآن کے سلسلے میں جو بولتے اور تفسیر بیان کرتے تھے، رشید رضا لکھتے جاتے یا ادا کرتے جاتے تھے اس وجہ سے یہ اصلاً مفتی عبدہ کی تصنیف ہے۔ انھوں نے صحیح روایات، عقلی دلائل، حکمت تفریح اور کائنات میں قانون قدرت جیسے موضوعات کو لیا ہے اور بیان کیا ہے کہ قرآن مجید ہر دور کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ مصنف نے دوران تفسیر بڑی دلسوزی سے مسلمانوں کا مشہورہ حالت کا قرآنی تعلیمات سے تقابل کیا ہے۔

یہ تفسیر دراصل تحریک احیائے اسلام کی طویل کڑیوں میں سے اہم کڑی ہے۔ اور دور حاضر کے مسائل اور علوم کو سامنے رکھ کر راہ اعتدال کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر صرف سورہ یوسف تک لکھی جاسکتی۔

### تفسیر الجواهر

یہ زمانہ حال کے عالم علامہ طلحہ لدی جوہری کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اپنی اس تفسیر میں عام تفسیری مباحث کو مختصر کیا ہے اور ایسے مسائل پر جو زمانہ حاضر سے تعلق رکھتے ہیں تفصیلاً بحث کی ہے، لیکن انھوں نے پوری فنی طاقت زمانہ حاضر کے ترقی یافتہ سائنسی علوم پر صرف کی ہے۔ انسانی جسم اس کی ساخت اور ہارکیوں، نباتات، ان کی مختلف اقسام اور سائنس کے دوسرے شعبوں کی بنیادی معلومات کو انھوں نے تفسیر میں لکھ دیا ہے۔

مصنف کی کاوش کا یہ فائدہ ہے کہ پرانی درس گاہوں کے تعلیم یافتہ علماء کے سامنے جدید علوم کے خاکے آجاتے ہیں۔

### فی ظلال القرآن

یہ شہید اسلام سید قطب کی تفسیر ہے۔ سید قطب ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ اخوان تحریک سے متاثر ہوئے۔ اس دوران میں پاکستان کے مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کا لٹریچر عربی میں شائع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ مولانا مودودی مرحوم اور سید قطب کے فکار میں بڑی مماثلت ہے۔ ان دونوں کا نقطہ نظر دعوتی اور تحریکی ہے۔ پوری کتاب تین حصوں اور آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔

اس تفسیر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ سراسر دعوت عمل ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے سے اسلام اور ایمان کا پکا پختہ ہے۔ پوری کتاب میں تجدد پسندی، عقیم تاویلات اور محذرت خواہانہ انداز بیان کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور جدید تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود وہ مطرب کے باوقار تصور حیات کے سخت دشمن ہیں اور دل نشیں انداز میں دنیا کی

بے شائبہ بیان فرماتے ہیں۔ کتاب کا اسلوب بیان، طرز ترتیب اور نقطہ نظر بالکل نیا ہے اور اس کے بارے میں انھوں نے سابقہ مفسرین میں سے کسی کی تقلید نہیں کی۔

## اردو کی چند مشہور تفاسیر

### تفسیر حقانی

تفسیر کا اصل نام فتح المنان ہے اور تفسیر حقانی کے نام سے مشہور ہے۔

پچھلی صدی کی ابتداء میں ایک طرف عیسائیوں نے قرآن اور اسلام کے خلاف زہر پلا کر دیکھنا شروع کر دیا تھا اور دوسری طرف سائنسی ترقیوں سے مرعوب ہو کر بعض لوگوں کا خیال ہو گیا تھا کہ قرآن کی بعض تعلیمات سائنس کے خلاف ہیں۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے پوری تفسیر میں عیسائیوں کے افکار کی تردید کی ہے اور ان کے شبہات کا جواب دیا ہے اور دوسری طرف ناقابل تردید عقلی اصول قائم کر کے یہ بتایا ہے کہ قرآن کی کوئی تعلیم سائنس اور علم کے خلاف نہیں ہے جو اہل ہو۔ اس لئے قرآن کو سائنسی افکار کے پیش نظر نہیں بدلا جاسکتا۔

مصنف نے ایک معیوضہ مقدمہ لکھا ہے جس میں اسلام کے بنیادی افکار کی وضاحت کی ہے اور تہجد پسندوں کے خیالات کا رد کیا۔ اور اس میں ان تمام علوم کا مختصر اندازہ کر دیا ہے جو قرآن کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اس تفسیر میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو عام تفاسیر میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً تحقیق نفی ترکیب خموی، اسباب نزول، لغتی اختلافات کی تشریحات وغیرہ اس کا شمار اردو کی درجہ اول تفاسیر میں ہوتا ہے اور اردو زبان کی اسے ایک جامع تفسیر کہا جاسکتا ہے۔

### بیان القرآن

یہ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کا مشہور ترجمہ اور تفسیر ہے۔ کتاب میں تشریح لغات، فصاحت و بلاغت کے نکات اور تصوف و سلوک کے اسرار و رموز بھی آگئے ہیں جنہوں نے کتاب کو بہت مفید بنا دیا ہے اور خواص و عوام دونوں کے لئے کتاب بہت مفید ہوگئی ہے۔

### ترجمان القرآن

یہ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی تفسیر ہے۔ مولانا کا خیال یہ تھا کہ وہ قرآن کی تین خدمات انجام دیں گے۔ ایک نہایت آسان اور عام فہم ترجمہ دوسرے اوسط ذہن کے لوگوں کیلئے مختصر توضیحی اشارے جن میں اہم اور ضروری نکات کی وضاحت کر دی جائے لیکن بات کو وضاحت و طوالت سے بیان نہ کیا جائے اور تیسرے قرآن کی تفسیر اہل علم کے لئے زمانہ حال کے مسائل اور افکار کو سامنے رکھ کر بحیثیت مجموعی یہ تفسیر جدید ذہن کے لئے بڑی اہم رکھتی ہے۔

### تفسیر ماجدی

یہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی تفسیر ہے جس میں قرآن مجید کی آیات پر مختصر حواشی ہیں کتاب میں تقریباً ہر

آیت پر مستند ترین کتب تفسیر سے تفسیری اختصار اور سلیقے سے نقل کر دیئے گئے ہیں۔ جو لوگ مبسوط کتابوں کو نہیں دیکھ سکتے وہ بھی مختلف مفسرین کی بصیرت افروز آرا ان حاشیوں میں پڑھ سکتے ہیں۔

### مجموعہ تفاسیر فراہمی

یہ مولانا حمید الدین فراہمی کی تفسیر ہے جو مختلف سورتوں کی تفاسیر پر مشتمل ہے انھوں نے آیت بسم اللہ اور چودہ سورتوں کی تفسیر عربی میں کی تھی، جو شائع ہو چکی ہے۔ ان کا اردو ترجمہ مولانا امین احسن اصلاحي صاحب نے بڑے دل نشین انداز میں کیا ہے۔ تفسیر کا انداز عالمانہ اور فلسفیانہ ہے چونکہ انھوں نے آیات کی ترتیب اور ربط پر خاص توجہ دی ہے۔ اس لئے اس کا نام ”نظام القرآن“ رکھا ہے۔

ابتداء میں انھوں نے ایک مختصر مقدمے میں شان نزول تفسیر کے خبری ماخذ، لسانی ماخذ اور کتب ساوی جیسے موضوعات پر بحث کی ہے اور پھر ان امور پر بحث کی ہے جو اس تفسیر کا محور ہیں، مثلاً سورتوں کی مقدار، اجزائے نظام قرآن، سورتوں کے نام اور مودود اور کیفیت نزول، اگر یہ تفسیر مکمل ہو جاتی تو غالباً پورے اسلامی لٹریچر میں اس کا ایک ممتاز مقام ہوتا۔

### مفہم القرآن

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ یہ تفسیر ان کی عمر بھر کی محنت کا حاصل ہے۔ اس کا آغاز اس غرض کے پیش نظر کیا گیا تھا کہ جدید تعلیم یافتہ حضرات کو سادہ زبان اور جدید انداز بیان کے مطابق قرآنی مطالب سمجھانے کی کوشش کی جائے لیکن جوں جوں تفسیر آگے بڑھتی گئی اس نے عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ عملی رنگ اختیار کر لیا اور ”تفہیم“ کی یہ کوشش ایک مکمل تفسیر بن گئی۔ اس کی خصوصیات یہ ہیں۔

### الف:

قرآنی مطالب کی عام فہم زبان میں ترجمانی کرتے ہوئے اس طرح سمجھایا گیا ہے کہ پڑھنے کے بعد انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ فی الواقع یہ کلام خداوندی ہے۔

### ب:

یہ بتایا گیا ہے کہ قرآنی تعلیمات ہمیشہ کے لئے نہ صرف یہ کہ قابل عمل ہیں بلکہ تمام نظام ہائے حیات سے ایک برتر ضابطہ زندگی پیش کرتی ہیں۔

### ج:

قرآن اور دوسری ساوی کتابوں کی تعلیمات کا تقابل کیا گیا ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ کہاں کہاں سابقہ کتب کے اندر تحریف کی گئی ہے۔

### د:

قرآن کریم کے تاریخی واقعات، مقامات اور اقوام کو تاریخی کتابوں، نقشوں اور انسان کے تہذیبی ادوار کے



ذریعے واضح کیا گیا ہے اور قاتل عالمی اسلامی لٹریچر میں پہلا کام ہے کہ آثار قدیمہ کی جدید قدیم معلومات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

متن قرآن کے بعد ترجمانی کی شکل میں ایسا رواں ترجمہ کیا گیا ہے جسے آدمی چاہے تو الگ سے مسلسل پڑھ کر غور و خوض کر سکتا ہے اور اس کے بعد نیچے کے تیسرے کالم میں تخریجی حواشی ہیں۔ تفسیر کا دنیا کی متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کی مشہوریت کا عالم یہ ہے کہ وہ دنیا کی تقریباً ہر لاہری کی زینت ہے۔

## حیات طیبہ

### ولادت باسعادت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ موسم بہار کے دوران دو شنبہ کے روز دنیا میں تشریف لائے۔ عام طور پر اس روز اسلامی مہینوں کے حوالے سے 12 ربیع الاول کی تاریخ روایت کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں مقام سوق اہل کے ایک مکان میں ہوئی۔ پیدائش کے وقت آپ ﷺ کی دایہ حضرت عبدالرحمان بن عوف کی والدہ ماجدہ شفا تھیں۔ آپ ﷺ کے دادا سردار مکہ عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔ آنحضرت کا عقیدہ مبارک آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے ادا کیا۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔

خولہ بنت منذر، ابولہب کی کنیز ثویبہ، خولہ بنت منذر، ام ایمن، قبیلہ عواہک کی تین خواتین اور حضرت حلیمہ نے آپ کو اپنا دودھ پلایا۔

### البنی عرب:

رسول اکرم ﷺ کی پیدائش کے وقت عربوں میں کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی، کوئی قانون نہ تھا، جس کا ماننا سب قبائل کے لئے ضروری ہو۔ ہر قبیلہ آزاد تھا، کوئی پولیس نہ تھی، دفاع کے لئے کوئی فوج نہ تھی۔ بڑی حکومتوں کے لئے کوئی جاہلیت نہ تھی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تمام آبادی مختلف قبائل میں بٹی ہوئی تھی۔ ہر قبیلہ اپنے سردار کے ماتحت آزاد تھا۔ سردار کا انتخاب عمر، تجربہ، فہم و فراست، سخاوت، شجاعت کی بناء پر ہوتا تھا۔ قبیلہ کا سردار جملہ مفادات کی نگرانی کرتا تھا۔ لڑائی کے موقع پر قبیلہ کے افراد کا کمانڈر ہوتا تھا۔ مال غنیمت سے ایک خاص حصہ لیتا تھا۔ باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرتا تھا۔

عربوں کے ہاں کوئی حقوق و فرائض متعین نہ تھے، انسانیت کا احترام نہ تھا، قبائل عموماً آپس میں برسرِ پیکار رہتے۔ معمولی باتوں سے جھگڑوں کی ابتداء ہوتی اور لڑائی پشتوں تک جاری رہتی۔ کوئی کسی کی چراگاہ پر قبضہ کرتا، کوئی پانی کی جگہ پر قبضہ کر لیتا۔ اس طرح لیوس، جاحس و غیرہ اور لہار مشہور لڑائیاں ہیں، اس لئے عربوں میں امن و امان نہ تھا، بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ لوٹ مار اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری تھا، لوگ زیادہ تر غریب تھے۔

## عرب میں مذاہب

عرب سرزمین میں حضرت ابراہیم نے توحید الہی کا تصور پھونکا اور مکہ معظمہ میں خدا کا پہلا گھر تعمیر کیا۔ لیکن اس کا اثر لوگوں کے دلوں سے محو ہو گیا۔ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ بڑے خدا کی خوشی کے حصول کے لئے چھوٹے چھوٹے خداؤں کو خوش کرنا ضروری ہے۔ اس لئے وہ بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے خنثیں مانتے تھے، قربانیاں دیتے تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ انہوں نے خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔

بت پرستی کے علاوہ عرب درختوں اور جانوروں کی پوجا بھی کرتے تھے، بڑے بڑے درختوں کو مقدس مانتے تھے اور ان سے مراد مانگتے تھے، ان کے پاس قربانیاں کرتے تھے تاکہ ان کی مراد حاصل ہو جائے، عربوں میں کچھ افراد ایسے بھی تھے جو جنوں کو پوجا کرتے تھے اور ان کی بستیاں تصور کرتے تھے اور وہاں داخل ہونے سے پہلے جوتے اتار لیتے تھے عربوں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتا تھا۔ اور کچھ چاند ستاروں کی پرستش کرتے تھے کہ یہ بھی خدا ہیں۔ اگرچہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہیں۔

ملک عرب کی آبادی دو حصوں میں منقسم تھی۔ (۱) حضری (۲) بدوی۔

(۱) حضری وہ لوگ تھے جو شہروں میں رہتے تھے ان کی اقتصادی حالت بدویوں سے بہتر تھی۔

(۲) بدوی آبادی خانہ بدوش تھی کہ لوگ غیموں میں رہتے تھے اور جہاں پانی اور چراگاہیں نظر آتیں وہیں رہنا شروع کر دیتے۔

ذرائع اسلام کے آنے سے پہلے عربوں کے مندرجہ ذیل ذرائع آمدنی تھے۔

(۱) امیر لوگ یمن، شام اور عراق سے تجارت کرتے تھے اور اس منافع پر گزر اوقات کرتے تھے۔

(۲) شہروں کے لوگوں کے پاس زمینیں بھی تھیں جہاں سے انہیں پھل حاصل ہوتے تھے۔

(۳) بدوی لوگ اپنے جانوروں کو فروخت کرتے تھے اور اشیائے خوردنی اور کپڑا وغیرہ خریدتے تھے۔

(۴) جن لوگوں کے پاس روپیہ زیادہ ہوتا وہ دوسروں کو بیٹے اور ان سے سود لیتے تھے۔

(۵) قاتلوں کو لوٹتے تھے اور راہزنی کرتے تھے۔ یہ بھی ذریعہ آمدنی تھا۔

(۶) چوری عربوں میں عام تھی اور اکثر لوگوں کا پیشہ چوری تھا۔

(۷) عربوں کا ایک ذریعہ آمدنی قمار بازی تھا۔ جو اکھیلے تھے اور رقم جیتتے تھے۔

### عربوں کی اخلاقی حالت

اسلام سے قبل عرب معاشرے میں بہت سی اخلاقی اور معاشرتی برائیاں مروج تھیں جن میں سے قابل ذکر درج ذیل ہیں۔

(۱) عربوں میں شراب خوری عام تھی، ہر گھر میکدہ بنا ہوا تھا۔ اس کا پتہ براہیں سمجھا جاتا تھا۔

(۲) عربوں میں جو اکھیلنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا۔ لوگ آپنی بیویاں اور اولاد بھی مار جاتے تھے۔

(۳) سفاک اور بے رحمی بہت زیادہ تھی۔ زندہ جانوروں کا گوشت کاٹ لیتے۔ عورتوں کے پیٹ چاک کر دیتے تھے۔

(۴) عربوں میں زنا اور فسق و فجور عام تھا۔ فاحشہ عورتیں گھروں کے سامنے جھنڈیاں لگا کر بیٹھی ہوتیں۔

(۵) شرم و حیا سے واقف نہ تھے۔ ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ ننگے نہاتے تھے۔

(۶) سود خوری عربوں کی گھٹی میں پڑ چکی تھی اور پیسہ والا ہر شخص سود کھاتا تھا۔

(۷) لوٹ مار، چوری، راجہ زنی اور ڈاکو ڈالنا بہادری کے کام تھے۔

(۸) عورتوں پر ظلم ہوتا تھا۔ نکاح و طلاق کی کوئی قید نہ تھی۔

(۹) حلال حرام کی تمیز نہ تھی، مردار کھا جاتے تھے۔ غلامی کا رواج تھا۔ انسانوں کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

## رسول اللہ ﷺ کا بچپن

والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اور دادا عبدالطلب کی وفات

چھ برس کی عمر حضرت آمنہ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر شوہر کی قبر کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ گئیں۔ مقام ابوہریرہ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا، تو آپ ﷺ کے دادا عبدالطلب نے آپ ﷺ کو اپنی گود میں لے لیا۔ لیکن دو سال کے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

## حضرت ابوطالب کی کفالت اور سفر شام

حضرت ابوطالب آپ ﷺ کے چچا تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو اپنی اولاد سے بھی عزیز رکھا، تجارت کرتے تھے۔ حضور پاک ﷺ جب بارہ برس کے ہوئے تو چچا کے ساتھ سفر پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جب یہ قافلہ بصرہ میں پہنچا تو بحیراتی ایک عیسائی راہب نے آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر پیشگوئی کی کہ آپ ﷺ سید المرسلین ہوں گے۔

## حرب فجار اور حلف الفضول

قریش اور قیس کے قبائل میں جنگ چھڑ گئی، یہ مقدس مہینوں میں لڑی گئی اور حضور پاک ﷺ نے قریش کی طرف سے شرکت کی۔ عربوں میں ہر وقت خاندان جنگی ہوتی رہتی تھی۔ حضور ﷺ کے چچا زبیر کی تحریک سے بنو ہاشم، بنو خزیمہ اور بنو نضیر نے مل کر معاہدہ کیا کہ وہ جنگ نہیں کریں گے۔ غریبوں اور مظلوموں کی مدد کریں گے۔ حضور ﷺ نے اس معاہدہ میں شرکت کی۔

## حضرت خدیجہ سے شادی

جوان ہو کر حضور ﷺ نے تجارت کا پیشہ اپنایا۔ حسن معاملہ کی شہرت پورے مکہ میں پھیل گئی۔ صادق و امین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ حضرت خدیجہ شریفہ افس، پاکیزہ اخلاق اور بلند کردار کی مالک تھیں حضور ﷺ کی دیانت داری سن کر اپنا مال حضور پاک ﷺ کو تجارت کے لئے دیا۔ اور دوسروں سے دو گنا معاوضہ دینے کا معاہدہ کیا۔ آپ ﷺ مال بصرہ لے گئے۔ حضرت خدیجہ کا غلام بصرہ ساتھ تھا اس نے حضور ﷺ کے کردار کا ذکر کیا۔ تو حضرت خدیجہ نے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب سے مشورہ کیا اور پیغام قبول کر لیا۔ ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ شادی کے وقت حضور پاک ﷺ کی عمر ۲۵ برس اور حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ برس تھی۔

## تعمیر کعبہ اور حجر اسود کا واقعہ

کعبہ کی دیواریں پانی کی وجہ سے گر گئیں تو ۶۰۵ء میں قریش نے دوبارہ دیواریں اٹھانا شروع کیں حضور پاک ﷺ نے اس میں حصہ لیا۔ جب حجر اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو سب قبیلوں نے چاہا کہ ہم اسے نصب کریں گے۔ نہایت تل و غارت تک آ گئی۔ آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ میں آئے گا۔ اس کا فیصلہ سب کو قبول ہوگا۔ دوسری صبح جب حضور پاک ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو سب نے آپ کا فیصلہ قبول ہوگا۔ دوسری صبح جب حضور پاک ﷺ نے ایک چادر بچھائی، اس میں حجر اسود رکھا اور تمام قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ چادر کو اٹھا کر موقع پر لے آئیں۔ آپ ﷺ نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے نصب کر دیا اور خطرناک فتنہ دب گیا۔

## آغاز نبوت

ایک روز جب کہ حضور پاک کی عمر چالیس سال تھی، قارحرا میں عبادت میں مشغول تھے، فرشتہ غیب نظر آیا اور فرمایا اقرأ باسم ربک الذی خلق آپ گھر تشریف لائے۔ جسم پر کچھ ماری تھی۔ حضرت خدیجہ سے معاملہ بیان کیا تو وہ اپنے بچہ نماز اور رب بن نوفل کے پاس لے گئیں جو انجیل اور تورات کے فاضل تھے، انہوں نے کہا یہ وہی ناموس ہے جو اس سے قبل موسیٰ پر اترتا تھا۔

## خفیہ تبلیغ

بعثت کے بعد تین سال آپ خفیہ تبلیغ کرتے رہے اور اس کے نتیجہ میں حضرت خدیجہؓ مردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ بچوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں سے آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن ثابتؓ نے اسلام قبول کر لیا حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ پر حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم مشرف بہ اسلام ہوئے۔

## اعلان حق

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ دعوت حق کا اعلان کریں آپ ﷺ نے کوہ منافر پر چڑھ کر قریش کو آواز دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ پہاڑ کے عقب سے ایک لشکر آ رہا ہے تو تم کو یقین آ جائے گا۔ سب نے کہا ہاں، تو فرمایا میں کہتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے، تم پر عذاب نازل ہوگا۔ رؤسا بگڑ گئے۔ کچھ دنوں کے بعد خاندان عبدالطلب کو ایک دعوت پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد فرمایا، میں وہ چیز کے کر آیا ہوں جو دین اور دنیا دونوں کو کفیل ہے اس میں میرا کون سا حصہ دے گا۔ سب خاموش ہو گئے۔ حضرت علیؓ بول اٹھے کہ میں ساتھ دوں گا۔

## حضرت ابوطالب اور وفد قریش

حضور ﷺ کی تبلیغی سرگرمیاں جاری رہیں تو عقبہ، شیبہ، ولید، ابو جہل اور ابوسفیان جیسے رؤسا کا وفد ابوطالب کے پاس آیا اور دھمکی دی کہ تم نبی سے ہٹ جاؤ تا کہ فیصلہ ہو جائے۔ ابوطالب نے جب یہ بات حضور پاک ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر یہ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند بھی رکھ دیں تو بھی میں اپنے فرض سے باز نہ



رہوں گا۔ اس کے بعد دوبارہ رئیس مکہ عقبہ نے حضور پاک ﷺ کو لالچ دیا۔ کہا، مکہ کی ریاست، کسی بڑے گھرانے کی شادی، مال و زر جو چاہیں لے لیں۔ حضور ﷺ نے چند آیات تلاوت کیں، عقبہ بن کرواپس آیا اور کہا، انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔

### مسلمانوں پر ظلم و ستم

جب کفار کی دھمکیوں کا کچھ اثر نہ ہوا تو انہوں نے دشنام طرازی، راستے میں کانٹے بچھانا، عبادت کے دوران جسم اقدس پر غلطی بھینکنا شروع کر دی۔ اسلام غلاموں اور کنیزوں نے پہلے قبول کیا تھا۔ کفار نے ان پر بہت ظلم و ستم کیا۔ حضرت بلالؓ ریت پر لٹائے گئے اور کھینچے گئے۔ حضرت عمارؓ کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کو اتنی سزائیں ملیں کہ دونوں شہید ہو گئے۔ حضرت صہبؓ رومی کو بہت مارا جاتا۔ ابولکھبہؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ کنیزوں میں لبیدہؓ، تہدیبہؓ، ام حبیسہؓ اور زینرہؓ قابل ذکر ہیں۔

### حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام

ایک مرتبہ حضرت حمزہؓ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے شکار کے لئے مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے اس دوران ابو جہل نے حضور ﷺ سے گستاخی کی۔ حضرت حمزہؓ جب مکہ واپس تشریف لائے تو ایک لوطی نے انہیں بتایا کہ ابو جہل نے کس طرح نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے یہ سن کر حضرت حمزہؓ کو غصہ آ گیا اور وہ ابو جہل کی تلاش میں روانہ ہوئے ابو جہل حرم کعبہ میں اپنے دوستوں کے ہمراہ بیٹھا تھا حضرت حمزہؓ نے اسے دیکھتے ہی اپنی کمان اس کے سر میں ماری جس پر ابو جہل نے حضرت حمزہؓ سے کہا کہ لگتا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو یہ سن کر حضرت حمزہؓ نے ابو جہل سے کہا ہاں میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام سے مسلمانوں کو بے پناہ تقویت حاصل ہوئی۔

### حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

حضرت عمرؓ ایک دن حضور ﷺ کے قتل کے ارادے سے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک شخص نصیم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا کہاں کے ارادے ہیں۔ بتایا حضور ﷺ کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ نصیم نے کہا تمہاری بہن اور بہنوئی اسلام لاپچھے ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ بہن کے گھر گئے اور انہیں مارنا بیٹنا شروع کر دیا۔ بہن کی حالت دیکھ کر دل نرم ہو گیا۔ قرآن سناتے کو کہا۔ پھر سیدھے حضرت اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

### پہلی اور دوسری ہجرت:

نبوت کے پانچویں سال کفار کے ظلم سے تنگ آ کر ۱۱ مرد صحابی اور ۳ صحابیات حبشہ ہجرت کر گئیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ۸۳ مرد صحابہ اور ۳۰ صحابیات نے دوبارہ حبشہ ہجرت کی اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔

### معاشرتی مقاطعہ

قریش نے حضور ﷺ سے رشتہ ناطہ، لین دین، خرید و فروخت وغیرہ تمام تعلقات منقطع کر لئے اور معاہدہ لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر آویزاں کر دیا۔ ابوطالب نے اپنے خاندان کے ہمراہ ایک پہاڑی کی گھاٹی میں پناہ لے لی، نبوت کے دسویں سال ہشام بن عامر، زبیر، معتم بن عدی وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے بعد معاہدہ

پھاڑ ڈالا۔

### عام الحزن

ایک ہی سال میں آپ کے مشفق و محسن چچا ابوطالب اور آپ کی اہلیہ حضرت خدیجہؓ فوت ہو گئے، آپ کے صرف دو ہی سہارے تھے ان کے فوت ہو جانے کے بعد کفار نے مکہ مکلف کرنا شروع کر دیا۔

### سفر طائف

نبوت کے گیارہویں سال آپ ﷺ زید بن حارثہ کے ہمراہ طائف روانہ ہوئے۔ وہاں ہر جگہ محسن جواب ملا۔ بازاری غنڈوں نے تالیاں بجانیں۔ بدزبانی کی اور پتھروں کی بارش کر دی۔ جسم لبو لہان ہو گیا۔ جبریل امین نے عرض کی، اگر اجازت ہو تو یہ پہاڑہادی طائف پر رکھ دوں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں میں رحمت بن کر آیا ہوں۔

### واقعہ معراج

نبوی کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اپنے پاس بلا کر آسمان کی سیر کرائی جنت اور دوزخ کا نظارہ کرایا اور آپ ﷺ کو حقیقی نعمتوں سے سرفراز کیا۔

### دعوت اسلام

اسلام کا اصول تدریج ہے جس کی رو سے پہلے لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت کا فحش آ جا کر کیا جائے۔ انہیں ایمان اور اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے اور ان عقائد کی وضاحت کی جائے۔ جن سے زندگی کا تانا بانا تیار ہوتا ہے، اور جب ذہن دعوت حق کو قبول کرنے کے لئے پوری طرح آمادہ ہو جائے تو دین کی دوسری تفصیلات بیان کی جائیں۔ اس اصول کی روشنی میں حضور ﷺ نے کی زندگی میں جن بنیادی تعلیمات کی بار بار تلقین کی، وہ یہ تھیں۔ توحید، نبیوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، اور اخلاق۔

### توحید

توحید کے معنی ایک اللہ پر یقین رکھنا اور اس کا سچے دل سے احترام کرنا ہے اور اس ہدایت کی روشنی میں زندگی کو ڈھالنا ہے، یہ اسلام کی بنیاد ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا، "کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ثابت قدم رہا" یہ ایک شیعہ ہے جس کی روشنی سے سیرت و کردار کے تمام گوشے جگمگا اٹھتے ہیں، اس میں پورا دین سمٹا ہوا ہے، توحید ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور ہر طرح کے شرک سے دامن بچائے رکھیں یعنی اس کی ذات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔

عقیدہ توحید کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضور ﷺ تک جتنے بھی پیغمبر آئے ان سب نے بت پرستی اور شرک سے روکا اور کوشش کی کہ وہ اپنا رشتہ صرف اللہ تعالیٰ سے جوڑیں، اسی سے لوگائیں اور اسی کو اپنی تمام مشکلات میں اپنا سہارا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھیں۔ اس پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لائیں۔ اور اسی پر بھروسہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ "ومن یشرک باللہ فکانما غر من السماء" جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ آسمان کی بلند یوں سے گرا اور پستیوں میں آ رہا۔" اسی طرح اللہ کا ارشاد

ہے۔ ان الشکر نظم عظیم "بے شک شکر گناہ عظیم ہے۔"

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے تمام کائنات میں اسے سب سے افضل ٹھہرایا ہے، چاند، ستارے، سورج اور تمام کائنات اسی کے لئے بنی تاکہ یہ اس سے کام لے اور اس کو مسخر کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے قرآن میں ہے۔ ان اللہ علی کل شئی قدير (البقرہ) "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" قرآن میں ہے والہکم الہ واحد (البقرہ)

"اور تمہارا معبود حقیقی صرف ایک خدا ہے" سورہ زمر میں ارشاد ہے۔ اللہ خالق کل شئی۔ "اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔" مزید فرمان الہی ہے۔ رب المشرقین والمغرب (مزل)

"وہ مشرق و مغرب کا رب ہے۔"

سابقہ نبیوں پر ایمان

دوسری تعلیم جس کو حضور پاک ﷺ نے بار بار دہرایا وہ یہ تھی کہ اللہ نے ہر زمانے میں اور ہر قوم میں اپنے پیغمبر اور رسول بھیجے تاکہ وہ لوگوں کی ہدایت کا پیغام پہنچائیں۔ اور ان کو دین کی سیدھی راہ دکھائیں، عرب نبوت کے تصور کو بالکل بھول چکے تھے۔ وہ زیادہ تر ان کاہنوں پر ایمان رکھتے تھے جو لات منات، عزی اور ایل جیسے بڑے بڑے بتوں کے پجاری تھے، اس لئے عرب حضور ﷺ کی نبوت اور رسالت کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہودی صرف حضرت موسیٰ کے ماننے والے تھے وہ ان سے پہلے انبیاء کو ماننے والے تھے اور نہ بعد میں آنے والوں پر ایمان لاتے تھے۔

حضور ﷺ نے تمام انبیاء کو ماننے کی تعلیم دی کہ سب انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے آتے ہیں۔ اور میں آخری نبی ہوں۔ اور میری باتوں پر عمل کرو۔ اور میں تمہارے پاس اللہ کا سچا دین لے کر آیا ہوں۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (ال عمران) "اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔" نبوت کی بارے میں حضور ﷺ نے مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت کی۔

(۱) ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ خدا کے پیغمبر ہیں۔

(۲) انبیاء کے مراتب بلند ہیں، لیکن یہ خدا کے بندے ہیں جیسے نہیں۔

(۳) تمام انبیاء پر بلا تفریق ایمان لانا چاہئے۔

تبلیغ کے اس انداز نے حضور ﷺ کو مقبول عام کیا۔ اور تعصبات کا خاتمہ کیا اور انسانوں کو گروہوں میں تقسیم ہونے کی بجائے انہیں ایک کر دیا اور تمام انسانوں کو برابر کر دیا۔

آخرت

عربوں میں ایسے لوگ کثرت سے تھے جو سرے سے آخرت کے قائل نہ تھے۔ جبے حضور ﷺ ان سے آخرت کی بات کرتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے تو وہ چونک جاتے، اور حیرانی سے پوچھنے لگتے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ گلی سڑی ہڈیاں پھر سے زندہ ہو جائیں۔

آخرت پر ایمان لانے کی اہم وجہ یہ تھی کہ اس کو جانے بغیر نہ تو زندگی کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور نہ ممداری کا احساس دلوں میں ابھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مالک یوم الدین (الفتح) "جرا کے دن کا مالک ہے۔" حضور ﷺ نے ان لوگوں بتایا کہ زندگی دنیا میں ختم نہیں ہوتی بلکہ موت کے بعد دوبارہ بخشی جائے گی۔ اور اس زندگی کا دار و مدار ہمارے ایمان اور عمل کی صحت اور درستی پر ہے۔ اگر ایمان صحیح ہے اور عمل فحشائے الہی کے مطابق ہے تو پھر زندگی کا ایسا اجر و ثواب ملے گا جو ختم ہونے والا نہیں اور اگر ایمان کی جگہ کفر لے لے اور عمل و کردار میں بد معاہلی، حرص اور ہر طرح کی برائیاں شامل ہو جائیں تو اس صورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ "جس کے اعمال وزنی ہوں گے وہ سن پسند ہوگا" اور جس کے اعمال ہلکے ہوں گے وہ دوزخ میں جائے گا" (سورہ القاعد)

مکارم اخلاق

اسلام صرف عقیدہ اور ایمان ہی نہیں بلکہ عمل اور سیرت کا ایک مکمل نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ریاست اور آخرت کے بارے میں حضور ﷺ کو تفصیلات بتائیں اور عربوں میں اخلاقی احساس کو ابھارا۔ اور ان کے دلوں کو نیکی کی طرف مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی اور ان کو مندرجہ ذیل اخلاقی تعلیمات دیں۔

(۱) حضور ﷺ نے یموں اور غریبوں کے معاملہ میں اپنا رویہ درست کرنے کی تعلیم دی۔

(۲) لوگوں کو عظم و زیادتی، سنگدلی اور بددی سے منع کیا۔

(۳) حضور ﷺ نے عربوں کو شراب نوشی اور جراحی سے منع کیا اور ان کے تعصبات بتائے۔

(۴) ایک دوسرے کی جھل کرنے اور الزام لگانے سے منع کیا۔

(۵) عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا سبق دیا اور انہیں وراثت میں حقدار ٹھہرایا۔

(۶) حضور ﷺ نے عربوں کو انسانیت پر رحم کرنے کا سبق دیا اور لوگوں کو لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے روکا۔

(۷) معاملات میں راست بازی اور دیانت داری کا سبق دیا۔

(۸) چوری اور لوٹ مار کی ہی بیماریوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

(۹) بدکاری اور دوسری معاشرتی برائیوں سے معاشرہ کو پاک کرنے کی کوشش کی۔

(۱۰) سود، رشوت اور حرام آمدنی کے کھانے سے منع کیا۔

حضور پاک ﷺ خود مجسمہ عمل تھے، جو فرماتے اس پر عمل کرتے تھے اور خود بھی اس بات کی شہادت دیتے تھے کہ آپ قول و فعل میں جس قدر مطابقت ہے کسی انسان کے حصہ میں نہیں آئی۔ آپ کی تبلیغ اور عمل نے عربوں پر گہرا اثر ڈالا۔

ہجرت مدینہ کے بعد تبلیغ اسلام

حضور ﷺ نے دعویٰ نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ برس گزارے۔ آپ ﷺ کی حیات کا ایک ایک لمحہ پاکیزہ



ہے۔ آپ ﷺ کے قول میں اور فعل میں اس قدر مطابقت تھی کہ کفار کہہ جو کہ آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے۔ آپ ﷺ کو صادق و امین کے لقب سے پکارتے تھے، جھگڑوں میں آپ ﷺ سے فیصلہ لیتے۔ آپ ﷺ نے اسی خوبی کردار کی وجہ سے بڑی بڑی شخصیتوں کو اپنی طرف راغب کیا۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت جعفر طیار، عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر غفاری اور حضرت سلمان فارسی کے نام خصوصیات کے قابل ذکر ہیں۔

### ہجرت مدینہ

کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حضور ﷺ نے ہجرت کا ارادہ کیا، چونکہ اہل مدینہ اسلام قبول کر رہے تھے اور حضور ﷺ کی حفاظت کا وعدہ بھی کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی، حضور ﷺ پاک، توحید، نبوت، آخرت اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرا چکے تھے مدنی زندگی میں آپ نے انسانی حقوق و فرائض کی تشریح کی، جن کا تعلق انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعمیر و ترقی سے تھا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور وراثت کے مسائل فرض ہوئے۔ اور باضابطہ اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ وہ دین جس کا آغاز حضرت آدم سے ہوا تھا اور جس کو ہزاروں نبیوں نے اپنے زمانے میں اس دور کی ضروریات کے مطابق پیش کیا۔ مکمل ہو گیا۔

مدینہ کی زندگی کی زندگی سے مختلف تھی، مکہ میں آپ کو صرف ایک بت پرست قوم کا سامنا تھا۔ لیکن مدینہ کی گردن و نواح میں یہودی اور عیسائی بھی آباد تھے، اس طرح انہوں نے کفار مکہ کا ساتھ دیا تو اور زیادہ مشکلات پیدا ہوئیں اور نئی سازشوں نے جنم لیا، آپ نے بڑی مددگی سے ان سب کا جواب دیا، مدنی زندگی میں اسلام کی دعوت عرب کے دور دراز علاقوں تک جا پہنچی، ملک کے مختلف حصوں سے وفد آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

### مدنی زندگی کے اہم واقعات:

- (۱) آپ نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اور وہ مل کر رہنے لگے۔
- (۲) مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ کیا جس کے بہت سے فائدے ہوئے۔
- (۳) مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی جس میں حضور پاک ﷺ نے خود حصہ لیا۔
- (۴) یہودیوں کے بڑے عالم عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کیا جس کے بعد دوسرے یہودیوں نے بھی اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔
- (۵) ایک عیسائی عالم ابوقیس نے اسلام قبول کیا۔ اس طرح دوسرے عیسائی بھی اسلام کی طرف راغب ہوئے۔

(۶) مدینہ میں پرانا قبیلہ بدل گیا اور ہمیشہ کے لئے کعبہ مسلمانوں کی عبادت کا مرکز قرار پایا۔

(۷) حضرت حسن اور حضرت حسین مدینے میں پیدا ہوئے۔

(۸) صلح حدیبیہ کا تاریخی واقعہ پیش آیا۔

(۹) حضور پاک ﷺ نے ایران، روم، حبشہ، مصر اور عرب سرداروں کو قبول اسلام کی دعوت نامے لکھے۔

(۱۰) مدینہ میں رہتے ہوئے حضور ﷺ کو کفار کے ساتھ کی جنگیں لڑنا پڑیں۔ جن میں حق کو فتح ہوئی۔

(۱۱) جنگ بدر، احد اور خندق کھودی گئی

(۱۲) ۱۰ھ کو حضور ﷺ نے خطبہ الوداع دیا۔

(۱۳) مدینہ کے قیام میں ہی مکہ فتح کرنے کا موقع ملا۔

یوں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا ہوا اور کفر نے شکست کھائی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین

حضرت محمد ﷺ سے دین کی تکمیل کی جو وعدہ فرمایا تھا پورا ہوا۔ اور حضور پاک ﷺ پر ہر طرح کی نبوت و رسالت ختم ہو گئی۔

### حقوق مدینہ

آنحضور ﷺ مدینہ آ کر سیاسی لحاظ سے سب سے بڑا تعمیری کام یہ کیا کہ یہودی مکہ سے معاہدہ کیا تاکہ مدینہ میں امن و امان قائم ہو اور مسلمانوں کو لالائی کے بجائے دعوت حق پھیلانے کا وقت ملے، اور یہ معاہدہ تحریر کیا گیا اور مورخین نے اس کو پہلا تحریری دستور کہا ہے۔

حقوق مدینہ کی شرائط متعدد درجہ مل ہیں:-

(۱) یہ معاہدہ مدینہ کی مسلمانوں اور ان دیگر گروہوں کے مابین ہے جو مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں رہتے ہیں۔

(۲) تمام شرکائے معاہدہ ایک جماعت ہوں گے۔

(۳) مسلمانوں کے دوست صرف مسلمان ہوں گے۔

(۴) اگر کوئی باہر سے حملہ آور ہوگا تو فریقین مل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

(۵) فریقین ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

(۶) فریقین ایک دوسرے سے ٹیک، جھگڑا، خیر خواہی اور بھلائی سے پیش آئیں گے۔

(۷) فریقین مدینہ کو حرم تسلیم کریں گے اور اس میں کسی قسم کا فساد برپا نہیں کریں گے۔

(۸) کوئی فریق قریش کو پناہ نہیں دے گا۔

(۹) فریقین کو مذہبی آزادی ہوگی۔

(۱۰) ہر گروہ اپنے محلہ میں امن و امان کا ذمہ دار ہوگا۔

(۱۱) فریقین کے مابین جھگڑے کی صورت میں حضور ﷺ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۱۲) مشترکہ جنگوں میں یہودی اور مسلمانوں کے اخراجات مشترکہ ہوں گے۔

(۱۳) ایک فریق کے حلیف دوسرے کے بھی حلیف سمجھے جائیں گے۔

### نتائج

اس معاہدہ کے متعدد جدو جلدی نتائج برآمد ہوئے:-

(۱) تمام گروہوں نے سیاسی، قانونی، اور عدالتی لحاظ سے حضور ﷺ کو حاکم مان لیا۔

(۲) مدینہ میں ریاست کا قیام عمل میں آ گیا۔

(۳) مدینہ میں منظم ہونے والے معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے قانون کو اساسی اہمیت حاصل ہو گئی۔

(۴) اسلام کی دعوت دینے کے لئے مسلمانوں کو پرامن ماحول مل گیا۔

(۵) دفاعی لحاظ سے مدینہ اور اس کے گرد و نواح کی پوری آبادی ایک متحدہ طاقت بن گئی۔

(۶) قریش مکہ کی طاقت کمزور ہو گئی۔

## حسن خلق ﷺ

### حسن خلق

ایک دفعہ آپ ﷺ اونٹ پر سوار تھے، عقبہ عامر ساتھ تھے، ان سے کہا سوار ہو جاؤ، وہ سوچ میں پڑ گئے کہ ایسی بے ادبی میں نہیں کر سکتا۔ دوبارہ فرمایا تو عقبہ نے محسوس کیا کہ حکم کی خلاف ورزی ہے لہذا حضور ﷺ اتر گئے اور عقبہ سوار ہو گئے۔

### حسن معاملہ

ایک مرتبہ کسی سے اونٹ مستعار لیا۔ واپسی پر اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا، سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ادائے قرض میں خوش معاملگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

### عدل و انصاف

ایک مرتبہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی، لوگوں نے حضرت اسامہ کے ذریعے حمارش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کٹا دیتا۔ اور بنی اسرائیل کو اسی چیز نے تباہ کر دیا کہ وہ غریبوں کو سزا دیتے تھے اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے۔

### سخاوت

ایک مرتبہ ایک بدو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، بکریوں کا دور تک ریوڑ دیکھ کر اس نے سوال کر دیا، آپ نے تمام بکریاں اسے دے دیں،

### مہمان نوازی

ایک مرتبہ ایک کافر آپ ﷺ کے گھر مہمان آیا۔ آپ دودھ پلاتے رہے حتیٰ کہ وہ سات بکریوں کا پی گیا۔ مہمان نوازی میں آپ کا فرد مسلمان کی تمیز روانہ رکھتے تھے۔

### تشدد سے احتراز

آپ غلاموں اور خادموں سے شفقت کا نرناؤ کرتے، حضرت انس دس سال آپ کی خدمت کرتے رہے لیکن انکو حضور ﷺ سے شکایت کا موقع نہ ملا۔ اسی طرح ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر کہا۔ مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے۔

جاری فرمائیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے، اسے میں نماز کا وقت ہو گیا، نماز کے بعد اس شخص نے دوبارہ یاد دلایا تو فرمایا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا، ہاں، فرمایا اللہ نے معاف کر دیا۔

### سادگی اور بے تکلفی

جیسا کھانا سامنے آتا کھا لیتے، جیسا پٹر اٹھا پہن لیتے، خالی چارپائی پر استراحت فرما لیتے، یہاں تک کہ گھر میں کئی کئی دنوں تک آگ نہ جلتی، دودھ، پانی اور کھجور پر گزر کرتے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ رات ہوئی پڑاؤ الا کھانا پکانے لگے۔ بکری ذبح کی۔ سب نے کام بانٹ لیا۔ حضور ﷺ نے کڑیاں جن کر لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہ نے تامل کیا تو فرمایا میں امتیاز پسند نہیں کرتا۔

### عزم و ثبات

جنگ احد میں صحابہ نے حضور ﷺ سے مشورہ طلب کیا کہ باہر جا کر دفاع کریں۔ حضور ﷺ تیار ہو گئے تو صحابہ کرام نے کہا شہر میں رک کر دفاع کریں ارشاد ہوا کہ بغیر زورہ پہن کر اتار نہیں سکتا۔

### شجاعت

ایک دفعہ مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آ گیا۔ حضور ﷺ خود گھوڑے کی تنگی بیٹھ پر سوار ہوئے اور تمام خطرات کی جگہوں سے چکر لگا آئے اور اہل شہر سے کہا کہ کوئی دشمن نہیں ہے۔

### علو درگزر

فتح مکہ کے موقع پر آپ نے وحشی کو جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا معاف کر دیا۔ آپ ﷺ نے ہندہ جس نے حضرت حمزہؓ کے اعضاء کاٹے تھے اسے بھی معاف کر دیا۔

### انفائے عہد

ہیشہ وعدوں کو پورا کرتے تھے۔ ابوسفیان جب کا فر تھا تو حبشہ کے بادشاہ نے پوچھا کہ محمد ﷺ کیا وعدوں کو پورا کرتے ہیں تو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

### راست بازاری و امانت داری

آپ ﷺ کا جانی دشمن ابو جہل بھی کہتا تھا کہ محمد ﷺ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ حضرت خدیجہ نے شادی کا پیغام آپ کی ایمانداری سے متاثر ہو کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں آپ صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔

## پہلا مسلمان جو تاریخ میں امر ہوا

☆ آنحضور ﷺ کے بعد سب سے پہلے حضرت خباب بن الارت نے اسلام کا اظہار کیا۔

☆ یار غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کا گھرانہ سب سے پہلے مسلمان ہوا۔



☆ امام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ سب سے پہلی خاتون ہیں جو پچپن سے ہی مسلم والدین کے سائے میں پلی بڑھیں۔

☆ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والا پہلا جوڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ جوڑا حبشہ کی ہجرت کو روانہ ہوا۔

☆ تحریک اسلامی کی تاریخ کا اولین پرچم مسلمانوں نے ہجرت مدینہ کے وقت اٹھایا۔ اس جھنڈے کے علمبردار حضرت پریدہ اسلمیؓ تھے۔

☆ حضرت ابوذر غفاریؓ کعبہ اللہ میں سب سے پہلے کلمہ اسلام کو با آواز بلند پکار کر مار کھانے والے پہلے صحابی ہیں۔

☆ حضرت عمر فاروقؓ تاریخ اسلام کی وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے قبول اسلام کا پرزور طریق سے اعلان کر دیا۔

☆ حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے بعد پہلی بار کعبہ اللہ میں نماز ادا کی گئی۔

☆ حضرت حمزہؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کفار مکہ کو اندازہ ہوا کہ اسلامی تحریک زور پکڑ چکی ہے۔

☆ حضرت سعد بن معاذؓ پہلے مسلمان انصاری سردار ہیں جنہوں نے کفار مکہ کے ہاتھوں اسلام کی قبولیت کے بدلے میں مار کھائی۔

☆ حضرت حارث بن ابی ہاشمؓ میں نذرانہ جان پیش کرنے والے پہلے صحابی ہیں۔

☆ حضرت سمیعہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ اور حضرت یاسرؓ کی امی پہلی خاتون ہیں جنہیں راہ حق میں شہید کر دیا گیا۔

☆ ہشام بن عمرو بن ربیعہؓ سے پہلا شخص ہے جس نے بنو ہاشم کے مقابلہ کے معاہدہ مقلدہ کو ختم کرانے کی تحریک کا آغاز کیا۔

☆ حضرت عثمان بن مظعونؓ راہ حق میں اپنی آنکھ قربان کرنے والے پہلے صحابی ہیں۔ لبید نے قریش میں اختلاف کرنے پر ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی تھی۔

☆ مدینہ ہجرت کرنے والے سب سے پہلے صحابی حضرت ابو سلمہؓ ہیں۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے سریہ عبداللہؓ میں بمقام حنیہ المرہ دشمن پر تیر پھینکا۔ یوں انہیں اسلام کی مدافعت میں پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے۔

☆ حبشہ کی دوسری ہجرت میں سب سے پہلا مہاجر ہونے کا اعزاز حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو نصیب ہوا۔

☆ سوید بن مسامتہؓ مدینہ کے پہلے توجران ہیں جو آنحضرت ﷺ کی دعوت سے متاثر ہوئے۔

☆ حضرت کلثوم بن الہدیمؓ جن کے مکان واقع تھا میں آنحضرت ﷺ نے چند روز قیام فرمایا تھا اولین انصاری صحابی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد دنیا سے رخصت ہوئے۔

☆ حضرت عثمان بن مظعونؓ سب سے پہلے مہاجر ہیں جن کا مدینہ میں انتقال ہوا۔

☆ عصابت مروان خطیبہ قبیلہ کنزہؓ کی طرف سے کھانے کی دعوت تھی۔ اس کے نو مسلم بھائی حضرت عمیر بن عدیؓ نے کسی موقع پر جوش میں آکر اس کا خاتمہ کر دیا۔ یہ واقعہ رمضان سنہ 2 ہجری میں پیش آیا۔ یوں حمیت اسلام کے تحت پہلی عورت قتل ہوئی۔

☆ ابو غطفہؓ یہودی آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلانا تھا۔ حضرت عالم بن عمیر انصاریؓ نے غیرت میں آکر اس کا خاتمہ کر دیا۔ یوں حمیت اسلام میں پہلے مرد کا قتل ہوا۔

☆ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے ابن مکتومؓ کے ہمراہ مدینہ میں اسلام کے اولین مبلغ کے طور پر بھیجا۔ یہ واقعہ بعثت کے 14 ویں سال پیش آیا۔

☆ حضرت براءؓ بیت مقدسہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے پہلے انصاری صحابی تھے۔

☆ مدینہ میں پہلا اجتماعی درس قرآن مسجد بنی رزق میں دیا گیا۔ یہ کوئی باقاعدہ مسجد نہ تھی بلکہ عمارت کے لئے مخصوص جگہ تھی۔

☆ حضرت حمزہؓ کی سرکردگی میں مسلمانوں کا پہلا فوجی دستہ ہجرت کے ساتویں ماہ کے اوائل میں بھیجا گیا۔ اس دستے نے سیف البحر تک سفر کیا۔

☆ فوجی نظام کے تحت مسلمانوں کا جھنڈا اٹھانے کا سب سے پہلے ابی مدثر الخنویؓ کو اعزاز نصیب ہوا۔ یہ سیف البحر کا واقعہ ہے۔

☆ غزوہ ابواء ہجرت کے بارہویں ماہ یعنی مفر میں پہلی بار آنحضرت ﷺ نے پیر نس تیس پہلا فوجی و سیاسی قدم اٹھایا۔

☆ غزوہ ابواء پر واپسی کے دوران آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کو مدینہ کا پہلا قائم مقام حاکم مقرر فرمایا۔

☆ غزوہ ابواء کے دوران حضرت حمزہؓ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کی رکاب میں اولین شرف علمبرداری حاصل کیا۔

☆ سنہ 2 ہجری میں کرزین جاہلہری نے مسلمانوں کے خلاف فوجی ڈاکر ڈال کر اسلامی ریاست پر پہلی دست درازی کی کوشش کی۔

☆ سریہ قلدہ دوم ماہ ربیع سنہ 2 ہجری میں پہلی سرحدی جہزپ کے دوران واقعہ بن عبد اللہؓ کے تیر سے پہلا دشمن ہلاک ہوا۔

☆ کعبہ اللہ میں فتح مکہ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت بلالؓ جھنڈی نے اذان دی۔

☆ سفر ہجرت کے دوران آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی تاریخ کا اولین امان نامہ جاری فرمایا۔ اس امان نامے میں سرانہ بن حنیم کے لئے امان دی گئی تھی۔

☆ آنحضرت ﷺ نے مدینہ سے باہر اسلامی ریاست کا پہلا ضلعانہ حاکمہ بنی فہرہ کے سردار عمرو بن لہیؓ فہری یا قبیلہ بنی فہرہ بن مکر بن عبد مناف سے کیا۔

☆ حضرت غیب بن عدیؓ اور حضرت وزید بن دہشہؓ کو قبول اسلام کے جرم میں صلیب پر چڑھایا گیا۔ یہ واقعہ تغم متصل بر مکہ پیش آیا۔

☆ مدینہ کے یہودیوں نے باغیانہ کارروائی کرتے ہوئے مدینہ کے بازار میں مسلم خاتون کی بے حرمتی کی جس کے بعد اسلامی تاریخ کا پہلا بلوہ ہوا۔

☆ سیف البحر کے میں حضرت ابوعبیدہؓ و ابو جندلؓ نے پہلا آزادی اسلامی کپ قائم کیا۔ یہ دونوں صحابی مکہ سے فرار ہو کر آئے تھے۔

☆ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے والے پہلے شخص تھے۔

☆ میدان بدر میں مسلمانوں کی جانب سے دعوت مبارزت طریقے والے تین اولین صحابی حضرت علیؓ حضرت حذیفہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب تھے۔

☆ معرکہ بدر میں مسلمانوں کے پہلے شہید حضرت نبیجؓ مولا عمر بن الخطاب تھے۔

☆ حضرت زید بن حارثہ مدینہ میں معرکہ بدر کی فتح کی خبر پہنچانے والے پہلے مسلمان قاصد تھے۔

☆ اسلامی ریاست کے پہلے سفیر حضرت حارث بن عبیر ازدیؓ کو موت کے شای حاکم شرجیل بن عمرو عیسائی نے راستہ میں شہید کر دیا تھا۔

☆ جنگ موتہ میں بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کرنے پر آنحضور ﷺ نے پہلی بار کسی صحابی حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ کے لقب سے نوازا۔

☆ حضرت سعد بن معاذؓ اسلامی دور میں حاکم بنائے گئے پہلے صحابی ہیں۔

☆ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے آنحضور ﷺ کے لئے پہلی بار شای ہدیہ روانہ کیا۔

☆ ابوسفیان مشرکین عرب میں پہلی شخصیت ہیں جن کا ہدیہ آنحضور ﷺ نے قبول فرمایا۔ یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے موقع پر پیش آیا۔

☆ حضرت زید بن حارثہ تاریخ اسلام کے آئینہ گرد غلاموں میں پہلی شخصیت ہیں جنہیں سہ سالاری کا منصب سونپا گیا۔

☆ غزوہ قحطان یا غزوہ قریظ پہلا غزوہ تھا جس کے دوران بیت المال کا ٹھس نکالا گیا۔

☆ سریہ حبیبہ رمضان سنہ 7 ہجری کے دوران لا الہ الاہ کے پکارنے والے دشمن لہیک بن مردس کی جان حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھوں گئی۔

☆ صلح حدیبیہ کے موقع پر پہلی بار مسلمانوں کی جماعت وقتی طور پر بے طہینانی میں جملا ہوئی۔

☆ حضرت امیر غم (نبی عبداللہ) غزوہ احد کے روز ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ ایمان لاتے ہی آپ جہاد میں شریک ہو گئے۔ اسی جہاد کے دوران آپ شہید ہوئے۔ یوں آپ اسلامی تاریخ کی ایسی واحد شخصیت قرار پائے جنہوں نے نہ کوئی نماز پڑھی اور نہ کوئی روزہ رکھا اور جنت کے بھی حقدار قرار پائے۔

☆ حضرت خبیبؓ راہ حق کے وہ پہلے شہید ہیں جنہوں نے موت سے قبل نماز ادا کرنے کی سلت کا آغاز کیا۔

☆ حضرت انسؓ کے ماموں حرام بن سلمان واقعہ بدر موتہ کے سب سے پہلے شہید ہیں۔

☆ غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر حضرت عباد بن بشرؓ نے نماز ادا کرتے ہوئے تیر کھانے کے باوجود نماز نہیں توڑی یہ اسلامی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔

☆ حارث بن سواد بن صامتؓ جنگ احد میں مسلمانوں کی جانب سے شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے مجذہم بن زیاد بلوی کو قتل کر دیا۔ جس کے بعد مدینہ سے فراری اختیار کر کے مکہ میں جائے پناہ تلاش کی۔ بعد ازاں مدینہ آئے تو گر تار کر کے انہیں قتل کر دیا گیا۔

☆ ہشام بن اسامہؓ پہلے مسلمان ہیں جو میدان جنگ میں غلطی سے اپنے ہی ساتھی عبادہ بن صامتؓ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

☆ طلحہ بن عبد اللہ بن ابیؓ پہلے لوجوان صحابی ہیں جنہوں نے اپنے منافق باپ کو قتل کرنے کی پیش کش حضور ﷺ کو کی تھی۔

☆ حضرت ام مسطح بن اثاثہؓ اسلامی تاریخ کی پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو واقعہ اٹک سے آگاہ کیا۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی عصمت و عفت کی پہلی شہادت مردوں میں سے حضرت زید بن حارثہؓ مورقوں میں سے حضرت ام بریرہؓ اور ازواج مطہرات میں حضرت زینب بنت جحشؓ نے دی۔

☆ اسلامی تاریخ میں پہلی قذف کی حد حضرت حسان بن ثابتؓ حضرت مسطح بن اثاثہؓ اور حضرت حذیفہؓ جحش کے خلاف جاری کی گئی۔

☆ دشمنوں کا زور توڑنے کے لئے پہلی بار کامیاب سفارتی تدبیر حضرت نعیم بن مسعودؓ کے ذریعے غزوہ خندق کے دوران زیر عمل آئی۔

☆ سلمہ بن الاکوعؓ مسلمانوں کی تاریخ کے پہلے تیر انداز ہیں جنہوں نے تن تہاؤ اکوؤں کی جماعت کا مقابلہ کیا۔

☆ اسلامی تاریخ میں پہلی بار سریہ مغلہ کے دو مشترک قیدی عتاب بن عبد اللہ اور حکم بن کیمان کے بدلے میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عقبہ بن غزوہؓ ان کو رہائی دلوائی گئی۔ اسے اسلامی تاریخ میں قیدیوں کا پہلا تبادلہ بھی قرار دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ اولین اور واحد شخصیت تھے جنہیں معاندہ حدیبیہ پر مکمل اطمینان تھا۔

☆ فتح مکہ کے بعد کعب بن زہیرؓ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر غوطہ کی لئے پامنت سعادت پڑھا۔ حضور ﷺ نے اس قصیدہ کے بدلے اسے انعام سے نوازا۔ یہ اولین موقع تھا کہ بارگاہ رسالت سے کسی شاعر نے انعام حاصل کیا۔

☆ سنہ 4 ہجری میں رجب اور بیتر کے معون کے حادثوں کے بعد جن تعلیمی وفود کے پیش قیمت افراد کو دشمنوں نے شہادت کے گھاٹ اتارا تو حضور ﷺ نے پہلی بار قنوت نازل فرمائی۔

☆ نجاشی شاہ حبش اسلامی تاریخ میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے پہلے حکمران ہیں۔

☆ قبیلہ غطف کا سردار زید الخیر سابق نام زید الخیل پہلا شخص ہے جو آنحضور ﷺ کی نگاہ میں سنی ہوئی تعریفوں سے بھی بلند تر نکلا۔

☆ فروہ بن عمرو الجندای حکومت روم کی جانب سے شمالی عرب کے گورنر تھے۔ آپ اسلامی تاریخ کے پہلے غیر عرب شخص ہیں جنہیں قبول اسلام کے جرم میں صلیب چڑھایا گیا۔

☆ معرکہ احد میں دشمن کی جانب سے طلحہ نے مبارزت طلب کی۔ جس کا جواب حضرت علیؓ نے دیا۔ یہی شخص احد کا پہلا دشمن مقتول تھا۔

☆ غزوہ احد کے دوران حضرت ابو وجانہؓ کا حضور ﷺ کی تلوار لے کر اکڑ کر چلنا پہلا اظہار ہے جو حضور ﷺ کی



نگاہ میں متبول نمبر۔

- ☆ اسلامی تاریخ کا پہلا ج 9 ہجری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت میں ادا کیا گیا۔
- ☆ عروہ بن مسعودؓ بنو نضیر میں سے پہلے شخص ہیں جو اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدینہ تشریف لائے۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حرم کعبہ میں قرآن مجید کی 44 واں بلند تلاوت کرنے والے پہلے صحابی تھے۔ جس پر انہیں کفار مکہ نے شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔
- ☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دار ارقم میں آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرام کو آنحضور ﷺ کی پیروی کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے تقریر فرمائی۔ یوں آپ اسلام کے پہلے مقرر قرار پائے۔
- ☆ حضرت حمزہؓ پہلے شہید ہیں جن کی نماز جنازہ کی امامت کا فریضہ آنحضور ﷺ نے ادا کیا۔
- ☆ آنحضور ﷺ حضرت حمزہؓ کی لاش کی بے حرمتی کو دیکھ کر بے اختیار رونے لگے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا منفرد واقعہ ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔
- ☆ حضرت سعد بن زرارہؓ مسلمانوں میں پہلے صحابی ہیں جو جنت البقیع میں دفن ہوئے۔
- ☆ حضرت فاطمہؓ دختر رسول اللہ ﷺ اسلامی تاریخ کی پہلی خاتون ہیں جن کی نقشب پر پردہ ڈال دیا گیا تھا۔
- ☆ اسلامی تاریخ میں پہلی بار آنحضرت ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔

## اسلامی ریاست کے حکمران

### مدینہ تاحندوستان

محمد رسالت

(571ء۔632ء)

آنحضرت محمد ﷺ

### خلافت راشدہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ	632ء۔634ء	حضرت عمر فاروق اعظمؓ	634ء۔644ء
حضرت عثمان غنیؓ	644ء۔656ء	حضرت علی مرتضیٰؓ	656ء۔661ء

### خلافت بنو امیہ

امیر معاویہؓ	661ء۔680ء	یزید اولؓ	680ء۔683ء
معاویہ ثانیؓ	683ء۔684ء	مروان اولؓ	684ء۔685ء
عبدالملک بن مروانؓ	685ء۔705ء	ولید اولؓ	705ء۔715ء
سلیمان بن عبدالملکؓ	715ء۔717ء	حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ	717ء۔720ء

یزید ثانیؓ	720ء۔724ء	ہشام بن عبدالملکؓ	724ء۔743ء
ولید ثانیؓ	743ء۔744ء	یزید ثالثؓ	744ء۔744ء
ابراہیمؓ	744ء۔744ء	مروان ثانیؓ	744ء۔750ء

### اندلس کے اموی حکمران

عبدالرحمن اولؓ	756ء۔788ء	ہشام اولؓ	788ء۔796ء
الحکم اولؓ	796ء۔822ء	عبدالرحمن ثانیؓ	822ء۔852ء
محمد اولؓ	852ء۔886ء	الحکم بن محمدؓ	886ء۔888ء
عبداللہ بن محمدؓ	888ء۔912ء	عبدالرحمن ثالثؓ	912ء۔961ء
الحکم ثانی المستعصرؓ	961ء۔976ء	ہشام ثانی المعینؓ	976ء۔1009ء
محمد ثانی المہدیؓ	1009ء۔1010ء	سلیمان المستعینؓ	1009ء۔1010ء
ہشام ثانی (محمول کے بعد)ؓ	1010ء۔1013ء	سلیمان (محمول کے بعد)ؓ	1013ء۔1016ء
علی بن محمودؓ	1016ء۔1018ء	عبدالرحمن چہارمؓ	1018ء۔1018ء
القاسمؓ	1018ء۔1021ء	یحییٰؓ	1021ء۔1022ء

اس کے بعد چار خلیفہ رہے۔

آخری خلیفہ ہشام ثالثؓ

تھے۔ انہوں نے 1027ء

تا 1031ء تک حکومت

کی۔

### خلافت بنو عباس

ابو عباس السفاحؓ	750ء۔754ء	ابو جعفر عبداللہ المنصورؓ	754ء۔755ء یا 750ء۔1258ء
المہدیؓ	755ء۔775ء	الہادیؓ	775ء۔786ء
ہارون الرشیدؓ	786ء۔809ء	الامینؓ	809ء۔813ء
المأمونؓ	813ء۔833ء	المعتصم باللہؓ	833ء۔842ء
الوارث باللہؓ	842ء۔847ء	المعتز باللہؓ	847ء۔861ء
الموہب باللہؓ	861ء۔862ء	المعتز باللہؓ	862ء۔866ء
المعتز باللہؓ	866ء۔869ء	المجہد باللہؓ	869ء۔870ء
المعتز باللہؓ	870ء۔892ء	المعتز باللہؓ	892ء۔902ء

908	902	المستغنی بالله	908	902	المستغنی بالله
934	933	القادر بالله	934	933	القادر بالله
944	940	المستغنی بالله	944	940	المستغنی بالله
946	946	المستغنی بالله	946	946	المستغنی بالله
947	947	الطاهر بالله	947	946	الطاهر بالله
991	991	القائم بالله	991	991	القائم بالله
1031	1031	القائم بالله	1031	991	القائم بالله
1075	1075	المستغنی بالله	1075	1075	المستغنی بالله
1094	1094	المستغنی بالله	1094	1075	المستغنی بالله
1118	1118	المستغنی بالله	1118	1118	المستغنی بالله
1135	1135	المستغنی بالله	1135	1135	المستغنی بالله
1136	1136	المستغنی بالله	1136	1136	المستغنی بالله
1160	1160	المستغنی بالله	1160	1136	المستغنی بالله
1170	1170	المستغنی بالله	1170	1170	المستغنی بالله
1225	1180	المستغنی بالله	1225	1180	المستغنی بالله
1242	1226	المستغنی بالله	1242	1226	المستغنی بالله
	1258			1242	

### خلافت بنو قاطمہ (مصری حکمران)

934	909	القائم بالله	934	909	عبد اللہ مہدی
952	945	العزيز بالله	952	945	اسماعیل منصور
975	975	القائم بالله	975	975	العزيز بالله
1021	1021	القائم بالله	1021	1021	القائم بالله
1035	1035	القائم بالله	1035	1035	القائم بالله
1094	1094	القائم بالله	1094	1094	القائم بالله
1101	1101	القائم بالله	1101	1101	القائم بالله
1130	1130	القائم بالله	1130	1130	القائم بالله
1149	1149	القائم بالله	1149	1149	القائم بالله
1154	1154	القائم بالله	1154	1154	القائم بالله
1160	1160	القائم بالله	1160	1160	القائم بالله

### سلاطین عثمانیہ (ترک حکمران)

1326	1299	اورخان	1326	1299	عثمان خان اول
1389	1389	سلطان بایزید یلدرم	1389	1389	مراود اول
1413	1411	محمد اول	1413	1411	موسیٰ
1451	1421	محمد دوم	1451	1421	محمد دوم
1512	1481	سلیم اول	1512	1481	بایزید ثانی
1566	1520	سلیم دوم	1566	1520	سلیمان دوم
1595	1574	محمد سوم	1595	1574	مراد سوم
1617	1603	مصطفیٰ اول	1617	1603	احمد اول

1618	1622	عثمان دوم	1618	1622	عثمان دوم
1623	1640	مراد چہارم	1623	1640	مراد چہارم
1648	1687	محمد چہارم	1648	1687	محمد چہارم
1691	1695	احمد دوم	1691	1695	احمد دوم
1703	1730	احمد سوم	1703	1730	احمد سوم
1754	1757	عثمان سوم	1754	1757	عثمان سوم
1774	1789	عبد الحمید اول	1774	1789	عبد الحمید اول
1807	1808	مصطفیٰ پنجم	1807	1808	مصطفیٰ پنجم
1839	1861	عبد الحمید اول	1839	1861	عبد الحمید اول
1876	1876	مراد پنجم	1876	1876	مراد پنجم
1909	1918	محمد پنجم	1909	1918	محمد پنجم
1922	1924	خلیفہ عبد الحمید ثانی	1922	1924	خلیفہ عبد الحمید ثانی

### ہندوستان کے مسلم حکمران

712	714	محمد بن قاسم	712	714	محمد بن قاسم
897	1030	محمد غزنوی	897	1030	محمد غزنوی
1186	1206	شہاب الدین محمد غوری	1186	1206	شہاب الدین محمد غوری

### خاندان غلاماں

1206	1210	قلب الدین ایبک	1206	1210	قلب الدین ایبک
1210	1235	شمس الدین التمش	1210	1235	شمس الدین التمش
1236	1236	رضیہ سلطانہ	1236	1236	رضیہ سلطانہ
1236	1266	ناصر الدین محمود	1236	1266	ناصر الدین محمود
1266	1286	غیاث الدین بلبن	1266	1286	غیاث الدین بلبن

### خلجی خاندان

1290	1296	جلال الدین خلجی	1290	1296	جلال الدین خلجی
1296	1316	علاء الدین خلجی	1296	1316	علاء الدین خلجی
1316	1319	ملک کانور	1316	1319	ملک کانور
1319	1320	ناصر الدین خسرو	1319	1320	ناصر الدین خسرو



### تعلق خاندان

- 1- غیاث الدین تغلق 1321ء تا 1325ء
- 2- محمد تغلق 1325ء تا 1351ء
- 3- فیروز شاہ تغلق 1351ء تا 1388ء

### سید خاندان

- 1- خضر خان 1414ء تا 1421ء
  - 2- علاء الدین عالم 1421ء تا 1451ء
- نوٹ:- اس خاندان کے چار افراد حکمران رہے۔

### لودھی خاندان

- 1- بہلول لودھی 1451ء تا 1489ء
- 2- سکندر لودھی 1489ء تا 1517ء
- 3- ابراہیم لودھی 1517ء تا 1526ء

### مغل خاندان

- 1- ظہیر الدین بابر 1526ء تا 1530ء
- 2- نصیر الدین ہمایوں 1530ء تا 1540ء

### سوری خاندان

- 1- شیر شاہ سوری 1540ء تا 1545ء
- 2- سلیم شاہ سوری 1545ء تا 1553ء
- 3- فیروز خان سوری 1553ء تا 1555ء

### مغلیہ خاندان

- 2- نصیر الدین ہمایوں 1555ء تا 1556ء
- 3- جلال الدین محمد اکبر 1556ء تا 1605ء
- 4- نور الدین محمد جہانگیر 1605ء تا 1627ء
- 5- محمد خرم شاہ جہان 1628ء تا 1659ء
- 6- محمدی الدین اورنگ زیب عالمگیر 1659ء تا 1707ء
- 7- معظم شاہ عالم بہادر اول 1707ء تا 1712ء
- 8- جہاندار شاہ 1712ء تا 1713ء

- 9- فرخ سیر 1713ء تا 1719ء
- 10- رفیع الدرجات 1719ء تا 1719ء
- 11- رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی 1719ء تا 1719ء
- 12- روشن اختر محمد شاہ رنجیلا 1719ء تا 1748ء
- 13- شہزادہ احمد شاہ 1748ء تا 1754ء
- 14- عالمگیر ثانی 1754ء تا 1759ء
- 15- شاہ عالم ثانی 1759ء تا 1806ء
- 16- اکبر ثانی 1806ء تا 1837ء
- 17- بہادر شاہ ظفر 1837ء تا 1857ء

### ہندوستان کی آزاد اسلامی ریاستیں اور ان کے بانی

#### کشمیر 1339ء تا 1586ء

سید علی ہمدانی کی کوششوں سے وادی کشمیر میں اسلام پھیلا یہاں کے مشہور بادشاہوں میں زین العابدین کا نام سرفہرست ہے۔ یہ بادشاہ اپنی نیک نامی اور رعایا پروری کی وجہ سے آج تک عزت و احترام کا نشان بنے ہوئے ہیں۔ 1587ء میں مغلوں نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔

#### دکن کی بھمنی سلطنت 1347ء تا 1527ء

اس سلطنت کا درجہ مجموعی طور پر اندلس کی اسوی ریاست کے برابر تھا۔ دہلی کے بعد یہ مسلمانوں کا سب سے مضبوط مرکز تصور کی جاتی تھی۔ اس کے بادشاہ محمد شاہ نے پہلی بار دکن میں اسلامی ریاست کے سکے چلائے۔ دکنی سلطنت کا زوال شروع ہوا تو وہ مندرجہ ذیل چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی۔

- 1- عادل شاہی بجاپور 1490ء تا 1686ء
- 2- نظام شاہی احمد نگر 1490ء تا 1633ء
- 3- قلعہ شاہی گوالکنڈہ 1512ء تا 1687ء
- 4- برہم شاہی بیدر 1487ء تا 1619ء
- 5- وردشاہی برار 1490ء تا 1574ء

#### بنگال 1338ء تا 1576ء

بنگال محمد تغلق کے عہد میں دہلی سے آزاد ہوا۔ یہاں کے حکمران خاندان مندرجہ ذیل تھے۔

- 1- الیاس شاہی خاندان 1343ء تا 1487ء
- 2- حسین شاہی خاندان 1493ء تا 1538ء

- 3- سوری خاندان 1538ء تا 1555ء  
4- کرائی پٹھان خاندان 1555ء تا 1576ء

سندھ 1336ء تا 1591ء

سندھ میں پہلی آزاد حکومت ناصر الدین تباچہ نے 1210ء تا 1227ء تک قائم کی جسے آتش نے ختم کر دیا۔ جس کے بعد 1336ء تا 1520ء سمرہ راجپوت خاندان کی حکومت رہی جس کے بعد ارغون خاندان نے 1556ء تک اور ترخان خاندان نے 1591ء تک حکومت کی۔ جس کا خاتمہ مظاہر عہد میں ہوا۔

ملتان 1438ء تا 1527ء

ملتان پر لنگاہ خاندان کی حکومت 190 سال تک قائم رہی۔ حسین لنگاہ کی وفات کے بعد سلطنت کمزور ہوئی تو منسل بادشاہ ظہیر الدین بابر نے ملتان پر قبضہ کر کے اسے اپنی حدود میں شامل کر لیا۔

گجرات 1396ء تا 1572ء

محمود غزنوی کے دور میں مسلمان پہلی بار گجرات کی سرزمین پر پہنچے۔ لیکن اسے باقاعدہ طور پر اسلامی سلطنت کا حصہ 1297ء میں علاء الدین خلجی نے بنایا۔ گجرات کے دو بادشاہ احمد شاہ اور محمود بیگ کو نے بے پناہ شہرت حاصل کی۔ گجرات پر مغلوں نے 1573ء میں قبضہ کیا۔

مالوہ 1392ء تا 1531ء

مالوہ کے بادشاہوں میں محمود خلجی کو بہت شہرت نصیب ہوئی۔ 1531ء میں مالوہ ریاست گجرات نے قبضہ کر لیا۔ جس کے بعد 1573ء میں یہ علاقہ بھی مغلوں کے فتوحات میں شمار ہونے لگا۔

جون پور 1394ء تا 1476ء

اس آزاد اسلامی ریاست کا بانی ملک سرور تھا۔ اس سلطنت نے اپنی علم پرستی کی وجہ سے بے پناہ شہرت حاصل کی۔ اس کے بادشاہ احمد شاہ شرقی نے انتہائی قلیل وقت میں سلطنت کو استحکام بخشا۔ بعد ازاں حسین شاہ شرقی کے دور میں بہلول لودھی نے جون پور کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔

## معلومات حدیث

### حدیث

نبی اکرم ﷺ نے جو باتیں فرمائیں اور جو کام سرانجام دیئے، ان سب کے بیان کو حدیث کا نام دیا جاتا ہے۔ حدیث کی چند اہم قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) وہ تمام پیاری پیاری اور اچھی باتیں جو حضور ﷺ و ثقافتا فرماتے رہے۔
- (۲) وہ نصیحتیں اور ہدایتیں جو آپ ﷺ لوگوں کی رہنمائی کے لئے دیتے رہے۔

- (۳) ان نیک کاموں کا بیان جو آنحضرت ﷺ نے اپنے نیک ساتھیوں (یعنی صحابہ کرام) کے سامنے کیا۔
- (۴) آپ ﷺ کی ذاتی زندگی کے وہ تمام واقعات جو آپ ﷺ کے گھروالوں نے بیان کئے۔

## حدیث کی مدت

خداوند تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو ہجری سال کی ابتدا سے ۱۳ برس پہلے نبوت عطا کی اس وقت حضور ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ کی نبوت کا زمانہ ۲۳ برس رہا اور ۱۱ ہجری کو آپ ﷺ کی وفات کے ساتھ ختم ہو گیا جب آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ اپنی نبوت کے ۲۳ برس کے عرصہ میں آنحضرت ﷺ نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے بے شمار اچھی باتیں ارشاد فرمائیں اور نیک کام سرانجام دیئے۔ حضور ﷺ کی ان تمام اچھی باتوں اور نیک کاموں کے بیان کا مجموعہ حدیث کہلاتا ہے۔

## امام مالک کی کتاب موطا

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد حدیثوں کو باقاعدگی سے جمع کرنے اور ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کا شرف جن بزرگ کو حاصل ہوا، ان کا نام ہے ابو عبد اللہ مالک بن انس۔ آپ کا مختصر نام امام مالک ہے۔ آپ بہت بڑے عالم تھے۔ امام مالک ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں ۸۶ برس کی عمر کو پہنچ کر انتقال فرما گئے۔ آپ نے ۶۲ برس تک لوگوں کو حدیث کا درس دیا۔ آپ کی مشہور کتاب کا نام موطا ہے جس کے معنی ہیں "سبایا ہوا" اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی حدیثوں کو نہایت سلیقہ اور احتیاط سے اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ کتاب کا مضمون واقعی ایک سبایا ہوا گلدستہ دکھائی دیتا ہے۔ جناب امام صاحب نے موطا کی ترتیب ۱۳۵ھ میں شروع کی اور ۱۴۳ھ تک مکمل کر دی۔ موطا میں ۷۲۰۰ احادیث شامل ہیں۔ یہ کتاب حدیث کا پہلا منظم مجموعہ ہے اور اسے بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

## امام حنبل کی کتاب "مسند"

موطا کے بعد حدیث کی متعدد کتابیں مرتب ہوئیں۔ ان میں سے ایک مشہور کتاب کا نام مسند ہے جسے امام احمد بن حنبل نے ترتیب دیا۔ آپ کو امام حنبل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ۱۶۳ھ میں عراق کے شہر بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں ۲۴۱ھ میں انتقال فرما گئے۔ امام حنبل بلا کے ذہین، نیک اور ہرگز حریز عالم تھے۔ آپ کی کتاب میں تیس ہزار حدیثیں شامل ہیں۔

## حدیث کے چھ مشہور مجموعے

موطا اور مسند کی طرح حدیث کے کئی اور مجموعے مختلف وقتوں میں مرتب ہوئے رہے حدیث کے جن چھ مجموعوں کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی انھیں صحاح ستہ (یعنی چھ صحاح) کہتے ہیں۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں (۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) جامع ترمذی (۴) سنن ابی داؤد (۵) سنن نسائی (۶) سنن ابن ماجہ۔



## (۱) صحیح بخاری

اس مشہور مجموعہ کو مرتب کرنے والے عالم محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن معیو ہیں۔ آپ کا مختصر نام امام بخاریؒ ہے۔ آپ ۱۹۴ھ میں ایران کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ ۲۵۶ھ میں ۶۲ برس کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ صحیح بخاری صرف "بخاری" کے نام سے ہی مشہور ہے۔ امام بخاریؒ نے ۱۶ سال کی مسلسل تحقیق اور جانفشانی کے بعد اپنے مجموعہ کے لئے ۷۲۵۷ حدیثوں کا چناؤ کیا۔ صحیح بخاری حدیث کی سب سے زیادہ قابل اعتبار کتاب سمجھی جاتی ہے۔

## (۲) صحیح مسلم

صحیح بخاری کے بعد حدیث کی مستند کتاب صحیح مسلم ہے جسے مختصراً "مسلم" بھی کہا جاتا ہے۔ اسے ترتیب دینے والے بزرگ ہیں امام مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوریؒ۔ آپ کا مختصر نام امام مسلم ہے۔ آپ ۲۶۱ھ کے لگ بھگ ایران کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے اور ۲۶۱ھ میں وفات پا گئے۔ امام مسلمؒ نے ۱۵ برس کی تحقیق کے بعد بارہ ہزار حدیثوں کو اکٹھا کر کے اپنا مجموعہ شائع کیا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو مجموعاً صحیحین کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے دو صحیح کتابیں، اسی طرح امام بخاری اور امام مسلم دونوں کو شیخین یعنی دو بہت بڑے عالم کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہوں وہ متفق علیہ کہلاتی ہے یعنی ایک ایسی حدیث جس پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اتفاق کیا ہو۔ متفق علیہ حدیث سب سے زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے۔

## (۳) جامع ترمذی

صاحیح ستی کڑی کا نام جامع ترمذی ہے۔ حدیث کے اس مشہور مجموعہ کو امام ابو نعیم محمد بن عیسیٰ نے تیار کیا۔ آپ کو امام ترمذیؒ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ امام بخاریؒ کے مشہور شاگرد تھے۔ آپ ۲۷۹ھ میں ایران کے مشہور شہر ترمذ میں پیدا ہوئے اور ۲۹۷ھ میں اسی شہر میں رحلت فرما گئے۔ جامع ترمذی میں ۲۰۲۸ حدیثیں شامل ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے اس کتاب کی ترتیب کو بہت سراہا ہے۔

## (۴) سنن ابی داؤد

حدیث کے چھ مشہور مجموعوں میں سے چوتھے کا نام سنن ابی داؤد ہے۔ اس کو مرتب کرنے والے بزرگ ہیں امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث جن کا مختصر نام امام ابوداؤدؒ ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں جہتان میں پیدا ہوئے جو افغانستان میں قندھار کے قریب واقع ہے امام ابوداؤد ۲۷۷ھ میں ۷۳ سال کی عمر کو پہنچ کر انتقال فرما گئے۔ سنن ابی داؤد میں ۴۸۰۰ حدیثیں شامل ہیں۔

## (۵) سنن نسائی

حدیث کا پانچواں مشہور مجموعہ سنن نسائی ہے امام ابو عبد الرحمن احمد بن حنبل بن شعیب نسائی نے ترتیب دیا۔ آپ کا

مختصر نام امام نسائی ہے۔ آپ ایران کے شہر نسائی میں پیدا ہوئے اور ۳۰۳ھ میں انتقال فرما گئے۔

## (۶) سنن ابن ماجہ

صاحیح ستی کڑی آخری کڑی سنن ابن ماجہ ہے جسے امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ نے مرتب کیا۔ آپ کا مختصر نام مشہور نام ابن ماجہ ہے۔ آپ ۲۴۱ھ میں ایران کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے اور ۲۶۱ برس کی عمر پا کر ۲۴۱ھ میں رحلت فرما گئے۔ سنن ابن ماجہ میں چار ہزار حدیثیں شامل ہیں۔

## حدیث کے دوسرے مجموعے

حدیث کی ان چھ مشہور کتابوں کے علاوہ کئی اور محدثین نے بھی کئی قابل قدر مجموعے مرتب کئے۔ چنانچہ دو اور مجموعے جن کا اس کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سنن داری (۲) سنن بیہقی

## (۱) سنن داری

اس کتاب کے مولف کا نام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی ہے۔ انھیں امام دارمیؒ کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ۱۸۱ھ میں روس کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے اور ۲۵۵ھ میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے بلند اخلاق اور وسیع علم کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ امام دارمی نے اپنی کتاب میں ۳۵۵۰ حدیثوں کو شامل کیا ہے۔

## (۲) سنن بیہقی

حدیثوں کے اس مجموعہ کو ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی نے ترتیب دیا۔ آپ کا مختصر نام امام بیہقی ہے۔ آپ ۳۸۴ھ میں ایران کے مشہور شہر نیشاپور کے قریبی گاؤں بیہق میں پیدا ہوئے اور ۴۵۸ھ میں انتقال فرما گئے۔ امام بیہقی کو ٹھوس مذہبی کتابیں لکھنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ آپ تقریباً ایک ہزار کتابوں اور مضمونوں کے مصنف تھے۔

## مشکوٰۃ المصابیح

بچوں کے لئے حدیث کی تالیف میں حدیث کی جس مشہور کتاب سے سب سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے اس کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" حدیث کا یہ مشہور مجموعہ امام ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب البغوی نے ۵۰۷ھ میں تالیف کیا۔ آپ کا مختصر نام خطیب ترمیزی ہے۔ آپ آٹھویں صدی ہجری کے ممتاز محدث تھے۔ خطیب ترمیزیؒ ایران کے مشہور شہر ترمذ میں پیدا ہوئے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ۵۹۳۵ حدیثیں شامل ہیں۔ حدیث کا یہ مجموعہ بہت جامع اور قابل اعتبار ہے۔ اس وقت تمام دنیا کے اسلامی مدارس میں مشکوٰۃ المصابیح حدیث کی تمام کتابوں میں سے سب سے زیادہ مقبول ہے۔

## حدیث کے دو حصے

ہر حدیث کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے پہلے حصہ کو سند اور دوسرے کو متن کہتے ہیں۔ ہر حدیث سند سے شروع ہوتی ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کے اصل بیان کرنے والے بزرگ کون ہیں۔ سند کے بعد

متن آتا ہے جو حدیث کی اصل عبارت اور اصل مفہوم ہے۔

حدیث کے ان دو بنیادی حصوں کو سمجھنے کے لئے اس حدیث پر غور کریں۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

وسلم ان من خياركم احسنكم اخلاقا

کہ تم میں سے نیک ترین وہ ہے جو اچھا ہے تم میں سے اخلاق میں

اس حدیث میں فقط عن کے بعد جن بزرگ کا نام ہے یعنی عبد اللہ بن عمرو وہ سند ہے اور آگے آنے والی

حدیث کے یہ الفاظ ان من خياركم احسنكم اخلاقا (یعنی تم میں سے نیک ترین شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں اچھا ہو) اصل متن

ہے۔

### اصول کافی:

مندرجہ ذیل چار کتابیں فقہ جعفریہ کی مستند ترین ذخائر حدیث ہیں۔

- 1- کافی: ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلی
- 2- من لا یخضر: الفقیہ ابو جعفر محمد علی بن بابویہ
- 3- الاستبصار: ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی
- 4- تہذیب الاحکام: ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی

### اہم اسلامی اصطلاحات

**اجتہاد:** کوشش کرنا۔ کسی شے میں تکلیف و مشقت گوارا کرنا۔ شرعی اصطلاح میں کلام اللہ اور حدیث نبوی و اجماع امت سے جو حکم ثابت ہو، اس پر قیاس کر کے حسب شرائط مقررہ اصول کے کوئی حکم مستنبط کرنا۔ ایسے مسائل کے نکالنے والے کو مجتہد کہا جاتا ہے۔

**اجماع:** (اتفاق کرنا) شریعت میں جہاں اجتہاد کی ضرورت ہو۔ اس میں مجتہدین صالحین امت محمدیہ کا زمانہ واحد میں کسی امر قولی یا فعلی پر اتفاق کر لینا۔

**احرام:** (حرم میں ہونا۔ احرام باندھنا، اصطلاحی معنی قصد و نیت کرنا) اصطلاحی شرع میں احرام خانہ کعبہ کی زیارت، حج اور عمرہ کرنے کے لئے بعض قیود کے برتنے کو اور حلال اور مباح چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنے کو احرام کہتے ہیں۔ احرام کے دوران میں یہ سب کام کرنا منع ہے۔

احرام کے دوران دو چادریں پہنی جاتی ہیں۔ ایک چادر جس سے تہ بند بنایا جاتا ہے، اور دوسری چادر اوڑھی جاتی ہے مگر رکھ رکھاؤ کا جاتا ہے۔ روضہ، شہادہ، کی ہو، دوپٹ کی ہو سکتی ہے۔ مگر قیمتی سے قطع کی

ہوئی نہ ہو۔ احرام باندھنے سے پہلے غسل یا وضو کرنا چاہئے اور نیت کر کے احرام باندھنا چاہئے احرام حج کا ایک اہم رکن ہے۔

**احسان:** عبادت یا نیکی کو محض خدا کے حکم کی تعمیل اور رضا کے لئے کرنا، اس طرح خدا کی عبادت کرے کہ عبادت کرنے والا سمجھے کہ خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اس سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ خیال کرے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔

**احصار:** (روک لیا جانا) اصطلاح فقہ میں احرام کے بعد حج، عمرہ سے روکا جانا، جس شخص پر ایسا موقع پیش آئے اس کو محصر کہا جاتا ہے۔ احصار کی بعض حالتیں یہ ہیں۔

۱۔ کسی انسان یا درندہ وغیرہ سے خوف ہو۔

۲۔ بیماری۔

۳۔ عورت کا کوئی محرم نہ ہو یا وہ انکار کرے۔

۴۔ خرچ نہ رہے۔

۵۔ عورت کی لئے عذت۔

۶۔ راہ بھول جائے اور کوئی راہ بتانے والا نہ ہو۔

**ارضاع:** (دودھ پلانا) شریعت میں رضاعت کی مدت میں دودھ پلانا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک رضاعت کی مدت اڑھائی سال ہے اور دوسروں کے نزدیک دو سال۔

**ارکان:** جمع ہے رکن کی۔

**ارکان اربعہ:** ۱۔ نماز، ۲۔ روزہ، ۳۔ زکوٰۃ، ۴۔ حج۔

**ازواج مطہرات:** (لفظی معنی پاک بیویاں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔

**استحارہ:** کسی کام میں جس کو کرنا چاہتا ہے خدا سے برحق ہے اس میں مخصوص طریقے سے بہتری طلب کرتا۔

**استدرج:** دیکھو مجھ کو۔

**استغفار:** (بخشش طلب کرنا) گناہ کے بخشوانے کی درخواست کرنا۔

**اسرار:** رات میں چلنا۔

**اسراف:** بے ضرورت اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو کہتے ہیں، ایسا خرچ کرنے والا مسرف کہلاتا ہے۔

**اسلام:** (اطاعت میں گروں جھکانا) شریعت میں رسول اللہ کے بیان کردہ احکام پر یقین کو کہتے ہیں اور ایمان کے ساتھ احکام شرع کے موافق عمل کو کہتے ہیں۔



**اصحاب:** (صاحب کی جمع الجمع) صاحب کی جمع صاحب اور صاحب کی جمع اصحاب ہے۔ صاحب کے معنی رزیر یا ریا مالک۔ اصحاب کا استعمال خاص کر رسول کریم ﷺ کے ساتھیوں پر ہوتا ہے یعنی جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو ایمان کے ساتھ دیکھا اور ان کا ایمان پر خاتمہ ہوا۔

**اصول:** (جمع اصل کی) اصل سخت میں وہ ہے جس پر شے قائم ہو جیسے دیوار کی اصل اس کی بنیاد ہے کہ اس پر دیوار قائم ہے۔ اور سنی، قول، راجح، دلیل، قاعدہ اور قانون کی بھی اصل کہتے ہیں۔ اصول فقہ مسائل شریعہ کے ایسے دلائل کا نام ہے جو شارع سے نئے گئے ہوں۔

**اٹلی:** اور اضیہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ مگر قراء کے نزدیک اٹلی مذکور سوٹ دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض نے اٹلی جمع جمع اضیہ کی کہا ہے اور اضیہ لغت میں مطلقاً قربانی کے دن میں ذبح کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اس شریعت میں خاص خاص جانوروں کا عبادت کی نیت سے خاص خاص وقتوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ، ذبح کرنے کو کہتے ہیں، شب کو قربانی کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

**آفاقی:** وہ شخص جو میتات سے باہر رہتا ہو۔ مثلاً مدنی، عراقی، ہندی، شامی، یمنی، مصری، جاپانی، ترکی وغیرہ۔

**افطار:** روزہ شری کو اپنے اوقات تک تمام کر کے قصد اکھوتا۔

**افک:** (بہتان و بہمت) خصوصاً اس بہتان و بہمت کو کہتے ہیں جو منافقوں اور بدظنوں نے جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی تھی اس کا ذکر سورہ نور، رکوع ۲ میں ہے۔

**اکراہ:** کسی امر پر مجبور کرنے کو کہتے ہیں۔

**الحاد:** (یکراہ ہونا) شریعت میں کفر اور ضلالت کو الحاد کہتے ہیں۔

**الهام:** جو بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں ڈالتا ہے۔ دیکھو وحی۔

**ام الکتاب:** قرآن مجید۔ سورہ فاتحہ۔ لوح محفوظ۔ آیات حکمت۔

**ام المومنین:** (مومنوں کی ماں) اصطلاحاً رسول کریم ﷺ کی بیوی۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مومنوں اور مسلمانوں کی ماں کے برابر ہیں۔ اسی لئے ان سے نکاح حرام تھا **امام:** (سرदार، سرگروہ) وہ شخص جو امر شرعی کے انجام دینے کے لئے قوم کے آگے آگے ہوتا ہے، پیر و کار اس کے مطابق کام کرتے ہیں، نماز میں امام وہ شخص ہے جو نماز پڑھاتا ہے۔

**امام اعظم:** اصطلاح فقہاء میں امام نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کو کہتے ہیں۔

**امت:** (گروہ۔ جماعت) مثلاً امت محمدیہ ﷺ وہی جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے مسلمان ہوئی۔ امت موسوی وہ گروہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر چلتا ہے۔

**امر بالمعروف:** لوگوں کو شریعت کے مطابق کام کرنے کا حکم دینا۔

**انصار:** جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو مدینہ والے مومن آپ ﷺ کی اور مہاجرین کی مدد کرتے رہے اور ہر طرح سے ان کا ساتھ دیتے رہے۔ مدینہ منورہ کے ان لوگوں کو انصار کہتے ہیں۔

**امر:** (جمع امر) حکم۔ دیکھو احکام۔

**اہل کتاب:** (صاحب کتاب) ان رسولوں کی امت کو کہتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب اتری، یہود اور نصاریٰ کو جا بجا قرآن مجید میں اہل کتاب کہا گیا ہے۔

**ائمہ:** امام کی جمع۔

**ائمہ اربعہ:** امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد حنبل۔

**آیت:** نشان۔ مجرہ۔ اصطلاحاً قرآن کی عبارت کا کلمہ۔

**آیت الکرسی:** دیکھو قرآن ۲: ۲۵۵

**ایثار:** شریعت میں دوسرے کے نفس کو اپنے نفس پر مقدم رکھنے اور دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت پر ترجیح دینے اور اپنے اوپر مصیبت اور تکلیف اٹھا کر دوسرے کے ساتھ نیکی کرنے کے کہتے ہیں۔

**ایصال ثواب:** قرآن مجید تلاوت کر کے یا صدقہ دے کر یا خیرات دے کر اور کسی مالی یا بدنی عبادت سے کسی کو ثواب پہنچانا۔

**ایلا:** دو قسم جو کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کی کھائیٹھے۔ اگر ایسی قسم کھانے کے چار مہینے تک ہم بستری اور صحبت نہ ہو تو بیوی کو طلاق بائن پڑ جاتی ہے۔ اور پھر نکاح کے بغیر دونوں ساتھ نہیں ہو سکتے۔ اگر چار مہینے کے اندر صحبت ہو جائے تو طلاق نہیں پرتی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا لازم آتا ہے۔

**بایعات:** وہ اعمال صالحہ جن کا ثواب مرنے کے بعد برابر ملتا رہے یعنی صدقہ چار یہ جیسے مسجد یا مسافر خانہ یا کنواں، تالاب یا دینی مدرسہ بنانا اور ان حکمت اور متروک صلحائے حق میں کو کہتے ہیں جو انھوں نے اپنے بعد چھوڑے ہوں جیسے کوئی اچھی کتاب چھوڑی یا کوئی نیک رسم قائم کی ہو۔

**بدعت:** (نئی چیز ایجاد کرنا) عبادات کی قسم سے خواہ عبادات کی قسم سے ہو۔ اس معنی کے اعتبار سے ہر نئی چیز کو اس کے سابق کے اعتبار سے بدعت کہہ سکتے ہیں۔ فقہاء نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں۔ ۱۔ بدعت

واجبہ۔ ۲۔ بدعت مستحبہ۔ ۳۔ بدعت مباحہ۔ ۴۔ بدعت مکروہہ۔ ۵۔ بدعت عرمہ۔ اصطلاحاً شریعت میں بدعت یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسی چیز نکالیں جو دین کی نہ ہو یعنی جس کی شرع میں کچھ اصل نہیں نہ کلی نہ جمعی۔ یعنی بدعت اس چیز یا کام کو کہتے ہیں جو امور دنیویہ سے سمجھا جائے مگر کسی دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہ ہو۔ نہ کتاب اللہ سے نہ احادیث سے نہ اجماع مجتہدین سے نہ قیاس شرعی سے۔ اس معنی کے لحاظ سے بدعت کی کوئی قسم سوائے مذکورہ کے نہیں ہو سکتی اور اس معنی کے اعتبار سے حدیث شریف میں ہے کہ کل بدعت ضلالت۔ یعنی کل بدعت گمراہی ہے۔

**برزخ:** جو چیز دو چیزوں کے درمیان ہو اس کو برزخ کہتے ہیں۔ اصطلاح میں عالم برزخ وہ زمانہ ہے جو موت اور قیامت کے درمیان ہے۔

**بعث:** خلافت کا قیامت کے دن حساب و کتاب، اعمال و جزا و سزا کیلئے اپنی جگہ سے اٹھنا۔

**بلدا میں:** عکس معقلہ۔

**بہتان:** کسی شخص پر برائی کی ایسی بات لگانا اور محوٹ موت بہت دینی جو اس شخص میں نہ ہو۔

**بیعت:** فرمانبرداری کا معاہدہ۔ اصطلاح فقہاء میں بیعت اس کا نام ہے کہ کسی کے ہاتھ پر قول و قرار کرنا کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکموں کی نافرمانی نہ کریں گے اور اس شخص کے کہنے پر جس کے ہاتھ پر یہ قول و قرار کیا ہے موافق شرع کے چلیں گے۔ جو شخص اس قسم کا قول و قرار کرتا ہے وہ مرید کہلاتا ہے۔ جس کے ہاتھ پر قول و قرار کرتے ہیں اس کو پیر اور مرشد کہتے ہیں۔

**تابعی:** وہ مسلمان جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور جس کا ایمان خاتمہ ہوا۔

**تابعین:** وہ مسلمان جس نے تابعین کو دیکھا ہے اور ایمان پر خاتمہ ہوا ہے۔

**حلق:** حج میں احرام اتارنے کے بعد بالوں کو منڈوانا۔

**تبیخ:** پاکی بیان کرنا۔ جیسے سبحان اللہ، الحمد للہ وغیرہ۔

**تصوف:** (صاف ہونا) شریعت میں کمال صدق اخلاق و مشغولی کے ساتھ خداوند تعالیٰ سے عشق و محبت اور سب احکام شرع میں کمال آداب کو ملحوظ رکھ کر غیث اعظم فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنے مقصد کی ناکامی کو خدا کا مقصد جانے یعنی ہر حال میں خدا کی رضا پر قائم رہے۔ دنیا کو چھوڑ دے۔ یعنی اپنی خواہش کو نبی کریم ﷺ کی خواہش میں گم کر دے۔ **مُوتُوا اَنْتُمْ قَبْلَ اَنْ مُمْوتُوا** یعنی موت سے پہلے مر جانا۔

**تقصیر:** حج میں احرام اتارنے کے بعد بالوں کو کتر دانا۔

**تقلید:** کسی ایک کی اطاعت خواہ وہ اطاعت کسی خاص بات میں ہو خواہ کل باتوں میں۔

**تقویٰ:** اللہ تعالیٰ کا خوف و ڈر، اطاعت و طاعت۔ پرہیزگاری گناہوں سے دل کا پاک کرنا۔ شریعت میں ڈر و رکے خدا کی راہ میں چلنا۔ دل کا پاک کرنا۔ ان گناہوں سے جواب تک نہیں کئے ہیں تاکہ ایسی طاقت حاصل ہو جاوے کہ اس گناہ کے نہ کرنے کا ارادہ کر سکے اور گناہ میں اور متقی میں پروردہ پڑ جائے۔ تقویٰ کی تعریف یہ ہے۔ پچھا ہر اس شے جس سے دین میں ضرر کا خوف ہو۔ اس واسطے کہ جو بیمار پرہیز کرتا ہے۔ اس کو مکارہ عرب میں متقی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر ایک مضر چیز سے خواہ وہ کھانے کی ہو یا پینے کی ہو بچتا رہتا ہے۔

**تکبیر:** اللہ کی بڑائی کرنے کو تکبیر کہتے ہیں۔ اصطلاح فقہاء میں اللہ اکبر کہتے کو کہتے ہیں۔

**تکبیر اولیٰ:** نماز ہر صلاحت میں جب امام پہلی بار اللہ اکبر کہتا ہے۔

**توبہ:** پشیمان ہونا۔ خدا کے خوف سے ترک کرنا، ایسے گناہ کو اختیار نہ کرنا اس طرح کا گناہ پہلے کر چکا

ہو۔ توبہ میں چار شرطیں ہیں۔

۱۔ گناہ کے اختیار کو کچے جی سے چھوڑے۔ یعنی یہ ٹھان لے کہ کبھی اس کے گرد نہ بھروں گا۔

۲۔ ایسے گناہ سے توبہ کرے جو پہلے اس نے کیا ہو۔

۳۔ جو گناہ اس نے کیا ہے وہ اس گناہ کی مثل ہو جس کو یہ چھوڑنا چاہتا ہے اور ممانعت درجہ اور عذاب میں چاہیے۔ ظاہر کی مشابہت ضروری نہیں۔

۴۔ توبہ خدا کے حکم کی تعظیم اور عذاب دردناک کے ڈر سے کرنی چاہیے۔ دنیا کے لئے یا لوگوں کے خوف سے یا تعریف کی خواہش سے یا فقر قاذ کے ڈر سے توبہ نہ ہو۔

شیخ عبداللہ القادر جیلانی نے فرمایا۔ توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی پہلی عنایت و توجہ اپنے بندے پر مبذول فرما کر اس کے دل پر اس کا اشارہ کرے اور اپنی شفقت اور محبت کے ساتھ غلوں کر کے اسے اپنی طرف کھینچ لے۔ اس وقت بندہ کا دل اپنے مولا کی طرف کھینچ جاتا ہے اور روح اور قلب اور عقل اس کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اور اب وجود میں امر الہی کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔

**تورات:** وہ آسمانی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری، یہ کتاب بنی اسرائیل کے لئے راہ عمل تھی۔

**توکل:** کسی پر بھروسہ کرنے کو توکل کہتے ہیں۔ اصل توکل اللہ پر ہر کام میں بھروسہ کرنا ہے۔ توکل سے یہ مطلب نہیں کہ تدبیر نہ کرے۔ تدبیر ضروری ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ نیت نہ ہو کہ تدبیر سے یہ بات یا کام ضرور ہو جائے گا۔ تدبیر مکمل کرنے کے بعد نیت یہ رکھے کہ اس کام کا ہونا نہ ہونا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تدبیر لوگر بھروسہ اللہ پر ہو، شیخ عبداللہ القادر جیلانی نے فرمایا کہ توکل اس کا نام ہے کہ اختیار کو چھوڑ کر خدا سے توکل کرنا اور اس کے سبب ظاہری کو بھول جانا اور اکیلے اس ذات پر بھروسہ کر کے ماسوائے بے پرواہ ہو جانا۔ توکل کی حقیقت عینہ اخلاص کی حقیقت ہے اور حقیقت اخلاص یہ ہے کہ اعمال سے محاذ خدا کا ارادہ نہ کیا جائے اور یہ وہ توکل ہے کہ اپنی قوت سے نکل کر رب الارباب کی قوت میں آتا ہے۔

**توحب:** بالقدرت اجتہاد کے انداز پر ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل میں سے کسی خاص کے مسائل کے پابند نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ یا باوجود تقلید مذہب معین کے مذاہب ائمہ مجتہدین سے کسی ایسے امر کا اعتقاد کرنا جس کی طرف اہل حق میں سے کوئی بھی نہ گیا ہو اس کو بھی توحب کہتے ہیں۔

**تہلیل:** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے کو تہلیل کہتے ہیں۔

**جبر و اقتدار:** جبر سے یہ مراد لیا جاتا ہے کہ انسان کو کوئی اختیار نہیں، وہ مجبور ہے جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے، قدر سے یہ مطلب ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کل اختیار دے دیا ہے۔ جدا جدا دونوں اعتقاد غلط ہیں۔ اگر دونوں کو ملا کر یوں مراد لیں کہ ایک ہی کام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے اور انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے تدبیر کرنے



کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسان کی تدبیر اس کام کو مکمل کر دیتی ہے ایسا اعتقاد بہتر ہے اور قرآن سے ثابت۔ غرض یہ ہے کہ انسان نہ ایسا ہے کہ کل کام میں بخار ہے اور نہ ایسا ہے کہ مجبور ہے پس انسان مجبور اور ایک حد تک مختار ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام: ایک مقرب فرشتہ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے پیغمبر ﷺ کے پاس وحی لایا کرتے تھے۔ ان کے بہت نام ہیں مثلاً روح، روح القدس، روح الامین، روح اعظم۔

جہاد: لغت میں کوشش کو کہتے ہیں۔ شریعت میں اسلام کی اشاعت کی کوشش کو یا دین اسلام کی اشاعت کے لئے کافروں سے لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔ جہاد فرض کفایہ ہے۔ لیکن اگر دشمن چڑھ آئے تو اس وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

حدیث: (۱) جو پیغمبر ﷺ نے اپنی زبان سے فرمایا۔ (۲) یا خود کیا۔ (۳) یا آپ کے سامنے ہوا اور اس میں سکونت فرمایا۔ (۴) وہ کتاب جس میں اقوال و افعال آنحضرت ﷺ کے منقول ہیں۔ حدیث کی چو کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ یا موطا امام مالک۔ ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

حرام: وہ فعل ہے جس کا بلا عذر کرنے والا قاسق ہے اور عذاب کا مستحق ہے، حرام چیزیں وہ ہیں جن کو شریعت نے کھانے سے منع کیا ہے جیسے سانپ کا گوشت، سود وغیرہ۔ جب یوں کہیں کہ یہ عورتیں تمہارے لئے حرام ہیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں تمہاری ایسی رشتہ دار ہیں جن سے تم نکاح نہیں کر سکتے یا کسی اور سبب سے ان عورتوں کو نکاح میں لانا تمہارے لئے ناجائز ہے۔

حریت: آزادی و قلام نہ ہونا۔

حلال: وہ فعل ہے جو حرام نہیں جس کے کرنے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔ حلال چیزیں وہ ہیں جن کو کھانے کی شریعت نے اجازت دی ہے جیسے بکری اور گائے کا گوشت۔ جب یوں کہیں کہ یہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں تو اس کے معنی ہوں گے کہ ان عورتوں سے ہم نکاح کر سکتے ہیں اور نکاح جائز ہوگا۔

حلق: حج اور عمرہ میں حرام کھولنے کے وقت بال منڈوانے کو مطلق کہتے ہیں۔ مطلق حج اور عمرہ کا ایک رکن ہے۔

حمد: کسی خوب کام پر کسی کی تعریف کرنا۔ مگر شرع میں یہ لفظ تعریف الہی میں استعمال ہوتا ہے۔

خواری: لغت میں مددگار و انصار کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً جن سے دین کی تقویت ہو۔ اور جو کی اور نقص دین میں بخیر رسولی کے ہو گئی ہوں اس کو پورا کرنے والے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شروع شروع میں بارہ آدمی ایمان لائے اور ان کی مدد کی۔ ان بارہ آدمیوں کو خواری کہتے ہیں۔

خاتم النبیین: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ نبیوں میں آخری نبی۔ یعنی

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ختم الرسل: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آخر حضور ﷺ کے بعد کوئی

رسول نہ ہوگا۔

خمر: زبان عرب میں پہلے صرف انگور کی شراب کو خمر کہتے تھے۔ امام اعظم کے نزدیک شراب انگوری کو کہتے ہیں۔ دوسروں کے نزدیک شراب انگوری ہو یا غیر انگوری۔ یعنی جو نشہ والی ہو، خواہ انگور سے بنے یا نہ ہو۔

غص: وہ پانچواں حصہ جو مال غنیمت میں سے رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص تھا۔ اس میں سے فقراسائیں وغیرہ کی مدد کی جاتی تھی۔

دارالاسلام: وہ مقام جہاں کا حکمران مسلمان ہو اور احکام شرعی ہر طور سے جاری ہوں یا اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں احکام اسلام اگر چہ جاری نہ ہوں مگر کافر یا غیر مذہب بادشاہ کی طرف سے کوئی مزاحمت احکام شریعہ میں نہ ہوتی ہو۔ اور اہل اسلام وہاں پر باطن دایمان رہ سکتے ہوں۔

دارالحرب: وہ مقام جو دارالاسلام نہیں۔

دیت: خون بہا، کسی نے کسی کو مار ڈالا، اگر مقتول کے وارثان قاتل کو قتل نہ کریں اور اس قتل کے عوض میں کچھ مال لے کر معاف کر دیں تو جاز ہے۔ وہ مال جو قاتل وارثان مقتول کو دیتا ہے، دیت کہلاتا ہے۔

ذبح: حلال و موی جانور کا خون اس طرح نکالنا جیسا کہ شریعت نے حکم دیا ہے اور خون نکالنے کے وقت اللہ کا نام پینا چاہئے پھر بھی جائے۔ اگر کسی دوسرے کا نام لیا جائے گا تو وہ ذبح نہ کہلائے گا۔

ذبیحہ: وہ حلال جانور جو شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو۔

ذکر: یاد کرنا۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا کہتے ہیں۔ چاہے صبح یا شام یا جہل سے ہو یا کسی دوسرے عنوان سے۔

ذمی: وہ کافر یا غیر مذہب جو دارالاسلام میں ہو اور جزیہ دے۔

راصب: وہ نصاریٰ جو شادی نہ کرے اور بغیر بیوی کے اپنی زندگی بسر کرے اور گوشت تہائی میں اپنے مذہب کے طریقہ پر عبادت کرے۔ نصاریٰ کے ذابہ جو قطع علاقے سے زندگی بسر کرے۔ اسلام میں رہا بیت نہیں ہے۔

ریوا: لغت میں زیادتی اور نشوونما کے معنی میں آتا ہے۔ اصطلاح شرع میں اس سے مراد ہے کہ معروض نے جتنا لیا ہے اس سے زیادہ یا بہتر ادا کرے اور یہ افزونی یا بہتری اس کی ادائیگی کی شرط ہو۔ یہ حرام اور باطل ہے۔

رکن: لغوی معنی ستون۔ پایہ۔ رکن سے مراد وہ عمل ہے جو عبادت کے اندر داخل ہے اور لازمی ہے جیسے نماز میں رکوع و سجود یا حج میں احرام و طواف، زیارت اور وقوف عرفہ وغیرہ۔

رطل: طواف کعبہ کے وقت شانہ ہلا کر کچھ تیزی کے ساتھ اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔

روح: اطبا کے نزدیک ایک لطیف بخار ہے جو اخلاط کے خلاصہ سے پیدا ہوتا ہے اور یہی حس و حرکت

اور حیات کا باعث ہے۔ پس جب تک یہ بخار بدن میں موجود ہے آدمی مرتا نہیں۔ جب کسی سبب سے یہ بخار زائل ہو جاتا ہے تو آدمی مر جاتا ہے۔

فقہاء کے نزدیک جیسا کہ قرآن مجید میں ہے یہ امر الہی ہے یعنی اللہ کا حکم ہے جب تک حکم الہی ہے اس وقت تک روح بدن میں رہتی ہے اور جب روح کو بدن سے باہر نکل جانے کا حکم ہوتا ہے تو روح نکل جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے۔ روح جسم سے نکل جاتی ہے۔ روح کو موت نہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی روح کہتے ہیں۔

روح اعظم (جبریل) روح القدس۔ وہ روح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

روح اللہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

ریا: ظاہر داری، دکھاوا۔ خلصا، خلصا اللہ کے لئے کوئی کار خیر نہ کرے بلکہ دکھاوے کے لئے کرے تاکہ لوگ اس کو اچھا کہیں۔ ریا کی خدا خلاص ہے۔

زیور: وہ کتاب اللہ جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری۔

زکوٰۃ: لغت میں اس کے معنی طہارت، برکت اور بڑھنے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں خدا کی راہ میں کسی مال مقررہ کو صرف کرنے کے ہیں۔ مال۔ سونا۔ چاندی۔ زیور، مویشی، غلہ وغیرہ کا وہ حصہ مقرر جس کو خیرات کرنے کا حکم ہے۔ اس خیرات سے باقی مال گویا پاک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے بقیہ مال میں برکت دیتا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے۔ فرض قطعی ہے۔ سونا، چاندی، روپیہ سائیکل، جانور، زراعت، معاشرت، مال تجارت، زکوٰۃ فطرہ زکوٰۃ خاص ہے۔ اور صدقہ عام۔ صدقہ زکوٰۃ شامل ہے۔

سترہ: وہ چیز جو نمازی بوقت نماز اپنے سامنے کھڑی کرتا ہے جب آگے نماز کے کوئی زیوار وغیرہ نہ ہو۔ نمازی کے آگے سے کسی شخص کا گزرنا منع ہے۔

سجدہ: (گردن زمین پر رکھنا) زمین پر یا کسی اور ساکن مخلوق پر اللہ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیشانی کے رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

سجدہ تلاوت: قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں کہ جن کے پڑھنے اور سننے سے ایک سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ بقول ابوحنیفہؒ یہ سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے پر واجب ہے۔ ایسی آیتیں چودہ ہیں۔ ان جگہوں میں یہ آیات ہیں۔ اعراف (۲۴) رد (۲) نمل (۵) بنی اسرائیل (۱۲) مریم (۳) حج (۲) فرقان (۵) نمل (۲) سجدہ (۲) ص (۲) خم سجدہ (۵) نجم (۳) انشقاق (۱۰) اقراء (۱)

سجدہ سحر: حالت نماز میں بھولے سے کوئی واجب نماز کا چھوٹ جائے اس کی تلاوت کے لئے ایک سلام کے بعد جو دو سجدے کئے جاتے ہیں۔

سحری: رات کے آخر وقت کو اور صبح صادق کے پہلے جو وقت ہے اس کو سحری کہا جاتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں ماہ رمضان میں جو کچھ آخر رات کو قبل از صبح صادق روزہ دار کھاتے پیتے ہیں۔ اس کو سحری کہا جاتا ہے اگرچہ ایک

چھوہارہ اور پانی ہی کیوں نہ ہو۔

سعی: (کوشش و محنت) شرعی اصطلاح میں حصار و درہ میں سات بار دوڑنا۔ بیچ کا ایک رکن ہے۔

سکر: خرے کا شیرہ جو کھانے کاڑھا ہو گیا ہو۔ عام معنی مسقی و نشہ کے ہیں فقہاء کی اصطلاح میں مسقی مشق الہی کو کہتے ہیں۔

سکرات: (بے ہوشی، بے شعوری) وہ تکالیف جو موت کے وقت ہوتی ہیں ان کو سکرات موت کہتے ہیں۔

سلوی: (بیڑ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بنی اسرائیل پر چھوڑے دن من و سلوی اتر تھا۔

سنت: وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قول یا فعل سے ثابت ہو۔ سنت کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ سنت موکدہ۔ ۲۔ سنت غیر موکدہ۔

سنت شرعی: یہ ہیں۔ ۱۔ ختنہ کرنا۔ ۲۔ مونچھ تراشنا۔ ۳۔ بغل کے بال منڈوانا۔ ۴۔ سر منڈوانا یا تمام سر پر بال رکھنا۔ ۵۔ ناخن تراشنا۔ ۶۔ پاکی لینا یعنی ناف کے نیچے والے بالوں کو صاف کرنا۔

سنت غیر موکدہ: وہ فعل جو آنحضرت ﷺ نے کیا ہو اور بلا عذر کبھی ترک بھی کیا ہو۔ اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ اس کو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔

سنت موکدہ: اس کو کہتے ہیں کہ جس پر بغیر عذر کے ہمیشہ مواظبت کی ہو اور احیاناً ترک فرمایا ہے۔ اس کا حکم عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے۔ یعنی بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہے۔ ہاں اگر کبھی مجبورا چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔

شرک: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک گردانے کا نام شرک ہے جیسے بتوں کی پوجا وغیرہ۔ یعنی اللہ کے سوا بھی کسی حجر، شجر یا فرد کو قدرت والا سمجھنا۔

شریعت: لغوی معنی بڑی ندی۔ پانی کا کنارہ، جہاں غلات پانی پیتے ہوں اور سیراب ہوتے ہوں۔ اصطلاح میں دین کا راستہ۔ جیسے شریعت محمدی ﷺ۔ یعنی وہ دین کا راستہ جس کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دکھلایا۔ اور جس پر مسلمانوں کو چلنے اور عمل کرنے کا حکم ہے۔ شریعت محمدی ﷺ کے احکام قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے قبل شریعت موسوی دین کا راستہ تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت جیسے کو بتایا اور جن پر یہود اور انصاری کو پیروی کرنے کا حکم ہوا تھا۔

شعائر اللہ: (علامت و نشان) اصطلاح شرع میں عبادات اور حج کی قربانی کو کہتے ہیں۔

شکر: نہایت عاجزی و انکساری سے نعمت الہی کا اعتراف اور ادائے شکر کی عاجزی کو یہ نظر رکھ کر منت و احسان مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی عزت و حرمت باقی رکھی جائے۔ بقول ابن عباسؓ پروردگار کی اطاعت کرنا، ظاہر اور باطن میں سبب اعضاء سے۔ منعم کی نعمت کے عوض اس کی بڑائی کرے۔ یہاں تک کہ منعم کی ناشکری سے مانع ہو۔



شکر کی کئی قسمیں ہیں جیسے شکر لسانی، شکر بالقلب، شکر بالارکان وغیرہ۔

شوط (چکر) اصطلاح طواف کے وقت کعبہ کے گرد ایک مرتبہ گھومنے کو شوط کہتے ہیں۔ دربارہ پکر لگائے تو دو شوط ہوتے۔

**شہر الحرام:** چار مہینے جن میں جنگ منع تھی۔ یعنی ذوالحجہ، محرم، رجب۔

**شہید:** (حاضری، گواہی میں اٹھنے) اللہ کی راہ میں مارا جانے والا۔ وہ شخص جس نے دین کی راہ میں جان دی ہو۔ شرع میں اس شخص کو کہتے ہیں جو حفاظت اسلام کے لئے اور دین کی چیزوں کو بچانے کے لئے مارا گیا ہو۔ شہید اس کو بھی کہتے ہیں جو شاعت اسلام میں مرا ہو۔ شہید کی بہت سی قسمیں احادیث میں مذکور ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے۔ (۱) جہاد میں جو مارا جائے (۲) مرض طاعون میں جو مرا ہو (۳) جو ڈوب کر مرا ہو (۴) جو ذات الجنب میں مرا ہو (۵) جو پیٹ کی بیماری سے مرا ہو (۶) جو جمعہ کے دن مرا ہو (۷) جو جل کر مرا ہو (۸) جو مگر کر مرا ہو (۹) جو شہادت کی تمنا میں مرا ہو (۱۰) جو مرض سل میں مرا ہو (۱۱) جو حالت سفر میں مرا ہو (۱۲) جو مرض بخار میں مرا ہو (۱۳) جو سانپ کے کاٹنے سے مرا ہو (۱۴) جو اپنے مال یا اولاد کی حفاظت میں قتل کیا گیا ہو (۱۵) جو بے گناہ قید خانہ میں مرا ہو (۱۶) جو طلب علم دین میں مرا ہو (۱۷) جو آنحضرت ﷺ پر سحر جادو پڑھتا ہو۔

**صبر:** (روکنا، انتظار کرنا، قید کرنا، بہادری سے برداشت کرنا) غوث اعظم نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ مصیبت و بلا میں استقلال سے رہے اور شریعت رسول اللہ ﷺ پر قائم رہے۔ صبر کی قسم کا ہوتا ہے (۱) صبر اللہ، اللہ کے حکموں کو بجالاتا رہے اور نواہی سے بچتا رہے (۲) صبر مع اللہ، قضائے الہی پر راضی اور ثابت رہے اور کوئی چون دچاند کرے۔ فقر سے نہ گھبرائے اور بغیر کسی قسم کی ترش روئی کے پرسکون رہے (۳) صبر الی اللہ، ہر امر میں وعدہ اور وعید الہی کو مد نظر رکھ کر ہر وقت اس پر ثابت رہے۔

**صحابہ:** (دوست) رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور جن لوگوں نے آپ ﷺ کو ایمان کے ساتھ دیکھا اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

**صحاح ستہ:** حدیث کی چھ کتابوں کی صحاح ستہ کہتے ہیں۔ ۱۔ صحیح بخاری۔ ۲۔ صحیح مسلم۔ ۳۔ سنن ابوداؤد۔ ۴۔ ترمذی۔ ۵۔ نسائی۔ ۶۔ ابن ماجہ۔

**صدقہ:** اللہ کی راہ میں کسی حاجت مند کو دینے کو صدقہ کہتے ہیں۔ اس کے دینے میں کسی قسم کے معاوضہ کا شائبہ نہ ہو۔ صدقہ فقر وہ صدقہ ہے جو عید میں دینے کا حکم ہے صدقہ لیل وہ صدقہ ہے جو جو شب شریعت سے ثابت نہ ہو۔ صدقہ واجب وہ صدقہ ہے جس کی فرضیت یا وجوب شریعت سے ثابت ہو۔ صدقہ واجب یہ ہیں۔ عشر، خراج، زکوٰۃ، صدقہ نظر قربانی۔

**مفاہد مروتہ:** مکہ معظمہ میں دو پہاڑیاں ہیں۔ حج اور عمرے میں ان دونوں کے درمیان

سات دفعہ دوڑا جاتا ہے۔ اس دوڑ کو سعی کہا جاتا ہے۔ اور سعی حج کا ایک رکن ہے۔

**طریقہ:** روش اور مذہب کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں صوفیائے کرام کا ایک مسلک ہے۔

**طلاق:** (چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔ کشادہ کرنا) شرعی اصطلاح میں قید نکاح سے عورت کو رہا کرنا۔ طلاق بائن وہ طلاق ہے جس میں مرد اپنی بیوی کو بغیر نکاح ہونے کی بنا سکا ہو۔ طلاق رجعی میں اپنی بیوی کی طرف بغیر نکاح کے عدت کے اندر پھر رجوع کر سکتا ہے طلاق مغلط وہ طلاق ہے جس میں مرد اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے۔ پھر وہ اس عورت کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا۔ پھر نکاح اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ عورت ایک دوسرے مرد سے نکاح کرے۔ اس کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہے۔ مگر جب مرد اپنی رضامندی اور خوشی سے طلاق دے دے اور عدت مقرر جائے۔ تب پہلا مرد عورت کی رضا سے عقد کر سکتا ہے۔

**طواف:** (گرد گھومنا) کعبہ کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔

**عالم برزخ:** دنیا اور آخرت کے درمیان وہ عالم ہے جس میں انسان دنیا سے جانے کے بعد قیامت قائم ہونے تک رہتا ہے۔

**عبادت:** شرعی طریقہ سے اللہ کی بندگی کو عبادت کہتے ہیں۔

**عدت:** وہ عرصہ جس میں طلاق کے بعد عورت اپنے شوہر کے گھر رہے۔ عدت کے دوران عورت کا دوسرا نکاح جائز نہیں۔

**عشر:** یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بارانی زمین کی پیداوار کا 1/10 حصہ اور چابی و شہری زمین کی پیداوار کا 1/20 حصہ عشر ہوتا ہے۔

**عقد:** (گروہ، عشر و قرار، معاہدہ۔ جب نکاح میں مستقل ہوتا ہے تو شریعت میں اس خاص معاہدہ کو کہتے ہیں جو مرد اور عورت کے باہم اجتماع کے لئے ہر شریعت میں ہونا چاہیے۔ اس خاص معاہدہ کے بغیر مرد اور عورت کا باہمی اجتماع کسی شریعت نے جائز نہیں رکھا۔ مسلمانوں کے پاس اس عقد کو عرف عام میں نکاح کہا جاتا ہے۔

**عمرہ:** ایک عبادت جس میں مسلمان احرام باندھ کر مکہ معظمہ جاتے ہیں اور کعبہ کا طواف اور سعی کرتے ہیں، حج کی طرح، لیکن عمرہ میں وقوف عرفہ نہیں ہے۔

**غیب:** وہ باتیں جن کو انسان اپنے حواس عقل اور دوسرے ذرائع سے معلوم نہ کر سکے مثلاً مرنے کے بعد کا حال یا جنت اور دوزخ وغیرہ۔

**فاتحہ:** سورۃ الحمد کو سورۃ فاتحہ کہتے ہیں۔

**فاسق:** وہ شخص جو ممنوعات شرعیہ کا مرتکب ہو۔ مثلاً شراب خور، چغل خور، غیبت کرنے والا۔

**فرض:** وہ ہے جو قرآن مجید سے یا دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ فرض تین وہ فرض ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی بغیر

آسانی دیا ہوا۔

**تشابہات:** قرآن کی وہ آیتیں جو مختلف المعنی اور مبہم ہیں یا جن کے مطالب پوشیدہ ہیں۔ خواہ، پیچیدہ جمل ہونے کے خواہ کسی نص ظاہر المراد کے ساتھ معارض ہونے کے یا جن کے معنی سوا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے کسی کو معلوم نہیں۔

**مجاہد:** جہاد کرنے والا۔ وہ مسلمان جو کافروں سے اسلام کے بارے میں لڑتا ہے۔ اصطلاح صوفیہ میں مجاہد وہ شخص ہے جو خواہش نفسانی سے لڑے اور جہاد کرے یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو زیر اور مغلوب کرے۔

**محکمات:** قرآن کی وہ آیتیں جو یکی اور جن کے معنی صاف صاف اور کھلے کھلے ہیں یہ سب واجب الاعتقاد و العمل ہیں۔

**مرتد:** وہ شخص جو پہلے مسلمان ہو۔ بعد اس کے پھر اس کا عقیدہ خراب ہو جائے اور کسی دوسرے مذہب کو قبول کرے۔

**مستحب:** وہ فعل جس کو رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی۔ اس کا کرنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔

**مقطعات:** قرآن میں کئی سورتوں کے شروع میں حروف ہیں جن کو مقطعات کہتے ہیں المر۔ سورۃ اتحاف میں وغیرہ۔ مخروں نے طرح طرح کے مطالب اور اشارے لپچے خیالات کے موافق نکالے ہیں۔ مراد ان کی اللہ ہی جانتا ہے اور رسول اللہ ﷺ۔

**مطہ:** وہ شخص جو راہ حق سے برگشتہ و فاسق و بدین ہو۔

**مناجات:** (سرگوشی کرنا) اصطلاح میں خدا سے دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ نجات مانگنا۔

**مناقی:** اتفاق رکھنے والا۔ پوشیدہ رکھنے والا۔ وہ شخص جس کے دل میں کچھ ہوا اور زبان سے کچھ کہے۔ وہ شخص جو دل میں کفر چھپا کر رکھے اور زبان سے ایمان ظاہر کرے، ظاہر ادین اسلام پر ایمان رکھتا ہو اور دل سے ایمان نہ رکھتا ہو۔

**من و سلوی:** کن بمعنی ترجمین اور شیریں رطوبت جو بعض درختوں پر محمد ہو جاتی ہے۔ سلوی بمعنی پیر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بنی اسرائیل پر تمغہ دے دیں تک اسان سے من و سلوی اترتا تھا۔

**میتاق:** عہد و بیان۔ اصطلاح میں وہ عہد و بیان جو اللہ تعالیٰ نے روز ازل میں ہماری روحوں سے لیا تھا۔ روز ازل اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی روحوں سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ تو روحوں نے جواب دیا کہ بے شک تو ہمارا رب ہے۔ اس عہد کو میتاق کہتے ہیں۔

**نصاب:** مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

**نعت:** شریعت کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف اور تعریف بیان کرنا۔

عذر شرعی چھوڑے وہ عذاب کا مستحق ہوگا اور وہ فاسق ہے۔ فرض کفایہ وہ فرض ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ جماعت میں سے اگر ایک نے یا ایک سے زیادہ نے ادا کر دیا تو وہ سب کی طرف سے ادا ہو گیا۔ اگر جماعت میں سے کسی نے ادا نہ کیا تو سب کے سب جماعت والے گنہگار ہوں گے۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

**فرقان:** (فرق کرنا) وہ چیز جو حق و باطل میں فرق کرے۔ اس کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ قرآن ہے، کوئی کہتا ہے کہ معجزات ہیں، کوئی کہتا ہے عقل سلیم اور کوئی یہ کہتا ہے کہ دوسرے وغیرہوں کے سمجھنے ہیں۔

**قیام:** (کھڑے ہونا) نماز کی اس حالت کو قیام کہتے ہیں جس میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہیں۔

**کافر:** چھپانے والا، دور رہنے والا، چھپانے والا دین حق کو۔ اصطلاح شرع میں وہ جو کہ بے دین ہو اور خدائے واحد پر اور اس کے احکام پر ایمان نہ لانا ہو۔

**کفارہ:** (چھپانے والا گناہوں کا) ادا کرنا معاوضہ گناہ کا، شریعت میں یہ وہ بدلہ ہے جو جنایت کے عوض میں دیا جائے مثلاً قسم توڑنے کا، روزہ کو بغیر وجہ کے توڑنے کا کفارہ ہے۔ قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا تین روزے رکھے وغیرہ۔

**کفر:** (دور رہنا، چھپانا) دین حق کے چھپانے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں بے دینی خدائے واحد اور اس کے احکام پر ایمان نہ لانے کو کفر کہتے ہیں۔

**گناہ:** جس فعل کے کرنے کا حکم خدا اور رسول ﷺ نے کیا ہو اس کے نہ کرنے کو اور جس فعل کے کرنے سے منع کیا ہو اس کے کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ گناہ مغیرہ، چھوٹے چھوٹے گناہ۔ گناہ کبیرہ وہ جو گناہ مغیرہ نہ ہوں یعنی بڑے بڑے گناہ۔ بعض نے ان سب کا مومن کو گناہ کبیرہ کہا ہے جن کے کرنے سے خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں منع فرمایا ہے۔ بعض کے نزدیک وہ کام جن کی سزا دوزخ ہے۔ بعض کے نزدیک جن کی وجہ سے شریعت سزا دیتی ہے۔ بعض علماء کا اتفاق ہے کہ گناہ کبیرہ یہ سب ہیں (۱) شرک (۲) گناہ مغیرہ پراڑے رہنا (۳) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا (۴) عذاب الہی سے نفرت (۵) جھوٹ کو چھپانا (۶) جھوٹی گواہی دینا (۷) نیکو کار کو زنا کی تہمت لگانا (۸) قسم کھا کر جھوٹ اور جھوٹ کو چھپانا (۹) کسی مسلمان کا مال ناحق اس کے قبضے سے نکال لینا (۱۰) جادو (۱۱) غریب کسی مست کرنے والی شے کا الزام دینا (۱۲) جیم کا مال غلام کھانا (۱۳) ناحق کسی کو مار ڈالنا (۱۴) سود کھانا (۱۵) چوری (۱۶) ماں باپ کی نافرمانی یعنی دکھ اور ایذا دینا (۱۷) مسلمان کو گالی دینا (۱۸) جھوٹ (۱۹) غیبت اور غیبت وغیرہ۔

**لیلۃ القدر:** مبارک، عزت اور مرتبہ والی رات۔ اصطلاح شرع میں ماہ رمضان کی اس رات کو کہتے ہیں جس کی برکتیں ہزاروں راتوں سے افضل ہیں۔ اور جس میں خاص طریقے سے نزول برکات و تجلیات شروع ہوتا ہے۔ اس رات کے قیمن میں اختلاف ہے مگر شب طاق میں اس کا ہونا بالاتفاق کہا جاتا ہے۔ مشہور ہے کہ رمضان کے آخر عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے جیسے ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، اس رات میں سب سے پہلے نزول قرآن کا



نہی عن المنکر: ممنوعات سے روکنا۔

نیت: (ولی ارادہ یا قصد) اصطلاح شرح میں کسی شرعی کام کے کرنے کا ارادہ دل سے کرنا جائز ہے۔ زبان سے بے شک کہے یا نہ کہے۔

واجب: (حیات لازم ہوتا) وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس پر عمل کرنے سے ثواب اور ترک کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس کو بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے۔ جو اس کا انکار کرے وہ فاسق ہے، کافر ہے۔

واجبات شرعی: سات ہیں (۱) عید الفطر کا صدقہ (۲) بقر عید کی قربانی (۳) وتر کی نماز (۴) قرابت والوں کے ساتھ نیک سلوک (۵) ماں باپ کی خدمت (۶) بیوی کو خاندان کی تابعداری اور آپس کے حقوق کو برتنا (۷) عمرو۔

وحی: لغوی معنی بھیجنا۔ اشارہ اور تنبیہ کرنا۔ شرعی اصطلاح میں وہ باتیں جو خدا کی طرف سے نبیوں کے پاس پہنچتی ہیں۔ وہ علم مراد ہے جو ملک نبوت کے ذریعہ سے نبی کو حاصل ہوتا ہے۔ اس نزول کے چند طریقے ہیں (۱) خداوند تعالیٰ کا پیغام فرشتے کے ذریعے سے سنا جائے (۲) بذریعہ آواز کلام الہی سنا جائے (۳) دل میں بلا واسطہ کلام کی کوئی بات ہو (۴) خواب و کشف سے کلام معلوم ہو۔

وعید: اللہ تعالیٰ نے جو عصیان اور نافرمانی کے عذاب سے ڈرایا ہے اور خوف دلایا ہے اس کو وعید کہتے ہیں۔

وقوف: (مضمر تا) اصطلاح میں عرفت اور موقوفہ میں پہنچ جانے کو وقوف کہتے ہیں۔

حبہ: کسی کو کچھ دینا اور اس کے عوض کچھ نہ لینا۔

ہجرت: (چھوڑنا) اپنے وطن کو چھوڑ کر بود و باش کے لئے کسی اور جگہ جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

یقین: یقین کے تین درجے ہیں (۱) علم یقین (۲) عین یقین (۳) حق یقین۔ پہلے درجے علم یقین سے مطلب یہ ہے کہ بن دیکھے کسی کام یا چیز کو اور اس کی حقیقت اور ماہیت کو اس طرح جانتا کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔

دوسرا درجہ عین یقین ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیکھ کر اتنا یقین ہو جائے کہ کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

تیسرا درجہ حق یقین کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خود دل جائے اور جب دل گیا تو بالکل یقین ہی یقین ہو گیا۔

ان درجوں کو سمجھنے کے لئے آگ کی مثال لے لیں۔ آگ کی تاثیر جلانے کی ہے۔ جب اس نے شاکر آگ نے کسی چیز کو جلا دیا اور اس یقین ہو گیا تو یہ علم یقین ہے۔ جب اس نے اپنی آنکھوں سے کسی چیز کو جلتے ہوئے دیکھا تو آگ کی تاثیر اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ یہ یقین عین یقین ہوا۔ اور جب آگ میں خود جا پڑا اور جلتے لگا تو اس وقت کا یقین جو حاصل ہوا وہ حق یقین ہے۔

## اسلامی ممالک

کرہ ارض پر خشکی سے ڈھکے سات براعظموں میں سے چھ پر انسان آباد ہے۔ انبار کینڈا و حد براعظم ہے جہاں انسانی آبادی نہیں ہے۔ چھ براعظموں میں سے ایشیاء، یورپ، افریقہ میں مسلمان ممالک ہیں۔ جبکہ جنوبی امریکہ شمالی امریکہ اور براعظم آسٹریلیا میں کوئی اسلامی ملک نہیں ہے۔ اس وقت دنیا میں مسلمان ممالک میں سے 27 ممالک براعظم ایشیاء، براعظم افریقہ میں 23 ممالک اور براعظم یورپ میں 4 ممالک موجود ہیں۔

### براعظم ایشیاء کے مسلم ممالک کے نام

(۱) قازقستان، مسلم دنیا اور براعظم ایشیاء کا رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک۔ وسطی ایشیائی ریاستوں میں واقع ہے۔

(۲) انڈونیشیا، مسلم دنیا اور براعظم ایشیاء کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک۔

(۳) پاکستان، مسلم دنیا کی واحد جوہری طاقت۔

(۴) افغانستان (۵) سعودی عرب (۶) ایران (۷) ترکی (۸) شام (۹) اردن

(۱۰) کویت (۱۱) قطر (۱۲) بحرین (۱۳) اردمان (۱۴) مالدیپ (۱۵) یمن (۱۶) عراق

(۱۷) بنگلہ دیش (۱۸) ملائیشیا (۱۹) برونائی دارالسلام (۲۰) ازبکستان (۲۱) لبنان

(۲۲) آذربائیجان (۲۳) ترک قبرص (۲۴) کرغیزستان (۲۵) فلسطینی ریاست

(۲۶) تاجکستان (۲۷) ترکمانستان

### براعظم افریقہ کے ممالک

(۱) سوڈان، رقبہ کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا سب سے بڑا اور اسلامی دنیا کا دوسرا بڑا ملک۔

(۲) الجزائر (۳) برکینا فاسو (۴) چاد (۵) کوموروس (۶) جیبوتی (۷) مصر (۸) اری

یریا (۹) اتھنوپیا (۱۰) گیمبیا (۱۱) گنی (۱۲) گمبیا (۱۳) لیبیا (۱۴) مالی (۱۵) موریتانیہ

(۱۶) مراکش (۱۷) نائجر (۱۸) نائجریا (۱۹) سینیگال (۲۰) سیوری الیون

(۲۱) صومالیہ (۲۲) تنزانیہ (۲۳) مغربی صحارا۔

### براعظم یورپ کے اسلامی ممالک

(۱) ترکی: ترکی کا زیادہ حصہ براعظم ایشیاء میں شامل ہے۔

(۲) البانیہ (۳) بوسنیا ہرزیگووینا (۴) کوسوو۔

رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا اسلامی ملک مالدیپ ہے مالدیپ دنیا کا نوں سب سے چھوٹا ملک بھی ہے

آبادی کے لحاظ سے بھی مالدیپ اسلامی دنیا کا سب سے چھوٹا اسلامی ملک ہے۔

کوسوووس براعظم افریقہ کا سب سے چھوٹا اسلامی ملک ہے۔

## مؤتمر عالم اسلامی

مؤتمر عالم اسلامی کا قیام 1926 میں مکہ میں قائم کی گئی مولانا محمد علی جوہر اور سید سلیمان ندوی نے مسلمانوں پر صغیر پاک و ہند کی نمائندگی کی شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں یہ تنظیم گمنا ہو گئی۔ 1949ء میں اسکا بودارہ احیاء کیا گیا۔ اسکا پہلا اجلاس کراچی میں ہوا جسکا افتتاح گورنر جنرل پاکستان خواجہ ظلم الدین نے کیا تھا موجودہ دور میں یہ تنظیم کافی فعال اور موثر کردار ادا کر رہی ہے۔

## بین الاقوامی اسلامی سربراہی کا فرنس (اوائی سی)

21 اگست 1969ء کو بیوروں نے مسجد اقصیٰ کو کنٹرول کرنے کی ناپاک کوشش کی تو پوری دنیا کے شی مسلمان ممالک میں شدید رد عمل پیدا ہوا جبکہ اس واقع سے پہلے مسلمانان عالم کے مشترکہ مفادات کی نمائندگی اور دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگی اختیار کرنے کیلئے بہت سی اجتماعی کوششیں جاری تھیں۔ کونٹرول کرنے کے واقعہ نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے پر مجبور کر دیا یوں پہلی بار 25 اگست کو مراکش کے شہر رباط میں اسلامی ممالک کا سربراہی اجلاس منعقد ہوا جس کے بعد اسلامی ممالک کی سربراہی تنظیم (اوائی سی) کا قیام عمل میں آیا۔ اوائی سی کا سربراہی اجلاس ہر چار سال بعد منعقد ہوتا ہے اپنے قیام سے لیکر آج تک اس تنظیم نے مسلمانان عالم کے مسائل کو حل کرنے کیلئے اجتماعی اور موثر کوششیں جاری رکھی ہے۔

## خصوصی کمیٹیاں

(1) قائمہ کمیٹی برائے سائنسی اور ٹیکنیکی تعاون کا مسک قیام 1981ء (2) مستقل مالی کمیٹی قلمپائی مسلمانوں کی حالت دار کا جائزہ لینے والی خصوصی کمیٹی اور کشمیر رابطہ گروپ (3) قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات اور ثقافتی امور (4) قائمہ کمیٹی برائے اقتصادی اور تجارتی تعاون کا مسک 1981ء (5) اسلامی کمیشن برائے اقتصادی، ثقافتی اور سماجی امور 1976ء (6) القدس کمیٹی کا قیام 1975ء (رابطہ مراکش)۔

## ذیل ادارے

(1) بین الاقوامی کمیشن برائے تحفظ اسلامی ثقافتی ورثہ قیام 1982ء (استنبول ترکی) (2) اسلامی مرکز برائے تجارتی ترقی قیام 1983ء کا سا بلانکا (مراکش) (3) اسلامی فاؤنڈیشن برائے سائنس، ٹیکنالوجی اور ترقی اقتصاد سعودی عرب (1981ء) (4) اسلامی ادارہ برائے تعلیمات قیام 1981ء (حاکہ بنگلہ دیش) (5) اسلامی فنڈ اکیڈمی قیام 1982ء (جدہ) (6) اسلامی بھگتی فنڈ قیام سعودی عرب (7) اسلامی یونیورسٹی مغرب۔ مغرب 1984ء (8) اسلامی یونیورسٹی یوگینڈا قیام 1988ء (کپال) (9) تحقیقی مرکز برائے اسلامی تاریخ، فن اور ثقافت، قیام 1979ء (استنبول ترکی) (10) شماریات، اقتصادی اور سماجی تحقیق اور تربیت کا مرکز برائے اسلامی ممالک، قیام انقرہ ترکی 1978ء۔

اسلامی ممالک کا بہت ترین مقام بحیرہ مردار ہے جو کہ سطح سمندر سے 1340 فٹ نیچے ہے یہ بحیرہ اردن اسرائیل کے درمیان واقع ہے۔

افریقی اسلامی ممالک کا بہت ترین مقام جمیل اصل ہے جو کہ جوتی میں واقع ہے یہ مقام سطح سمندر سے 512 فٹ نیچے ہے۔

بحیرہ کیپہین وسطی ایشیا میں اسلامی ممالک کا سب سے بہت ترین مقام ہے اس کے ساتھ امران، قازقستان اور بانی جان کی سرحدیں ملتی ہیں بحیرہ کیپہین کا شمار براعظم یورپ میں بھی کیا جاتا ہے بحیرہ کیپہین سطح سمندر سے 92 فٹ نیچے ہے۔

انڈونیشیا میں دنیا اور اسلامی ممالک میں سب سے زیادہ آتش فشان پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ اسلامی ممالک کا بلند مقام کوہ قراقرم کی پہاڑی چوٹی ماؤنٹ گڈون آشن 2-k پاکستان میں ہے کی ٹوکی بلندی 28250 فٹ بلندی ہے عالمی ریکارڈ میں اس کا دوسرا نمبر ہے۔

اسلامی ممالک سے باہر سب سے زیادہ کلمہ گو مسلمان بھارت میں ہیں ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں مسلمانوں کی آبادی پاکستان کی کل آبادی سے زیادہ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا اور یا نخل براعظم افریقہ کے ممالک سوڈان اور مصر میں بہتا ہے۔ دریائے نیل کو اسلامی ممالک اور براعظم افریقہ کے اسلامی ممالک میں سب سے بڑا اور یا ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ صحرائے اعظم دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ اس کا رقبہ 3.5 ملین مربع میل ہے مراکش، مغربی الجزائر، تونس، لیبیا، مصر، موریتانیہ، مالی، نائجر، چاد، اتھوپیا، اس صحرائے واقع ہیں بڑا صحرائے عرب بھی اسلامی ممالک ہے اس کا رقبہ 1 ملین مربع میل سے زائد ہے سو دی عرب، کویت، قطر، متحدہ عرب امارات، عمان، یمن اور عراق میں واقع ہے۔

طایفہ کے دار الحکومت کوالا لپور میں واقع پتھر و اس ٹاور اول اور دوم دنیا۔ اسلامی دنیا کی بلند ترین عمارت ہے اس عمارت کی 88 منزلیں جبکہ اونچائی 254 میٹر ہے۔

اسلامی دنیا کا طویل ترین پل ازمت علیج ترکی میں واقع ہے اس کی لمبائی 5472 فٹ ہے۔ دنیا کا بلند ترین ڈیم روگون تاجکستان میں دریائے وشن پر واقع ہے اس ڈیم کی بلندی 1099 فٹ ہے۔

اسلامی دنیا کا پہلا ایٹمی بمب 1972ء میں کراچی تعمیر کیا گیا۔

دنیا کی سب سے طویل جہازی نہر سوئز مصر میں واقع ہے اس کی لمبائی 100 میل چوڑائی 197 فٹ گہرائی 24 فٹ ہے اس نہر کو فرانسیسی انجینئر نے بنایا تھا

متحدہ عرب امارات متحدہ عرب 1971 میں بہت ریاستوں کی فیڈریشن کے بعد وجود میں آیا تھا۔ متحدہ عرب امارات میں شامل ساتوں ریاستیں مسلمان ہیں۔

جو درج ذیل ہیں (1) ابو ظہبی (2) دوعی (3) شارجہ (4) فجیرہ (5) راستہ (6) ام القواہن (7) عجمان



### خصوصی ادارے

(1) بین الاقوامی اسلامی خبر رساں ایجنسی (IINA) مرکزی دفتر جدہ 1972ء (2) اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) مرکزی دفتر جدہ (سعودی عرب) قیام اکتوبر 1975ء (3) اسلامی، تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ (آئیسیکو) (ISESCO) قیام رباط مراکش 1982ء (4) اسلامی ریاستوں کا نشریاتی ادارہ (Isbo) قیام جدہ۔

### ملحقہ ادارے

(1) بین الاقوامی اسلامی بینکوں کی ایسوسی ایشن (IAIB) قیام 1977ء، مرکزی دفتر جدہ سعودی عرب  
(2) اسلامی جیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری قیام 1979ء، مرکزی دفتر کراچی پاکستان (3) اسلامی کمیٹی برائے بین الاقوامی بلال احمد قیام مرکزی دفتر جدہ (سعودی عرب) (4) اسلامی بینک کی کھلیوں کی فیڈریشن قیام سعودی عرب  
1981ء (5) اسلامی دارالحکومتوں اور شہروں کا ادارہ قیام جدہ (سعودی عرب) 1980ء (6) ادارہ برائے اسلامی شپ اور زالیسوسی ایشن قیام جدہ 1981ء۔

### رکنیت

اسلامی ممالک کی تنظیم کی رکنیت تمام اسلامی ممالک کو حاصل ہے۔ البانیا 1992ء میں اس کی رکنیت حاصل کی لیکن وہ 17 اگست 1998ء کو کانفرنس سے علیحدہ ہو گیا۔

### پہلی سربراہی کانفرنس رباط (مراکش) 22 ستمبر 1969ء، شریک ممالک 24

مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کرنے کے المناک حادثے کے تمام پہلوؤں اور عرب اسرائیل تنازعہ کا جائزہ۔

### دوسری سربراہی کانفرنس 22 فروری 1974ء لاہور، (پاکستان) 38

بیت المقدس کی آزادی، مشرق وسطیٰ اور فلسطینیوں کے مستقبل، مسلم بینجی فنڈ کا قیام، باہمی اقتصادی تعلقات اور امن کے فروغ اور دوسرے امور کے بارے میں اہم فیصلے۔

### تیسری سربراہی کانفرنس 25-28 جنوری 1981ء مکہ مکرمہ (سعودی عرب) شریک ممالک 38

اطلاعی اداروں کی ترقی، سائنسی تنظیم آئیسیکو کا قیام اور اسلامی ممالک میں سائنسی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور افغانستان اور ایران عراق جنگ اور جنوبی عرب علاقوں پر اسرائیلی قبضے کو ختم کرنے اور دفاعی میدان میں تعاون بڑھانے کا فیصلہ۔

### چوتھی سربراہی کانفرنس 16 جنوری 1984ء کاسابلانکا مراکش شریک ممالک 42

افغانستان سے سوویت یونین کی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ مصر کو دوبارہ اسلامی کانفرنس کی رکنیت دینے، سائنس و ٹیکنالوجی کی ضرورت، علاقائی بنیاد پر ثالثی اور مصالحتی کمیشن قائم کرنے، اسلامی ممالک کو درپیش مسائل، ایران عراق جنگ کے خاتمے، مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کے قیام کے لئے اقتصادی مائل کا جائزہ۔

### پانچویں سربراہی کانفرنس 26 جنوری 1987ء کویت شریک ممالک 42

عراق ایران جنگ ختم کرنے، اسرائیل کے ساتھ روابط نہ رکھنے، بین الاقوامی اسلامی عدالت انصاف کی منظوری، خلیات کے خاتمہ، اسٹیٹ تنصیبات پر حملوں کی روک تھام کیلئے بین الاقوامی اقدامات اختیار کرنے پر زور دیا گیا نیز باہمی تعاون کو فروغ دینے کی بھی سفارش۔

### چھٹی سربراہی کانفرنس 11-19 دسمبر 1991ء مذاکار (سینی گال) شریک ممالک 45

اسلامی مشترکہ منڈی کے قیام، رکن ممالک اجتماعی سلامتی کے لئے ذرائع پر انحصار، مسئلہ کشمیر کے حل، آذربائیجان کی رکنیت کا فیصلہ، ہابری مسجد کی بے حرمتی اور اسے سمار کرنے کی کارروائی کی مذمت، مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کو جیز کرنے اور غیر مسلم ممالک میں مسلمان اقلیتوں کو درپیش مسائل حل پر زور۔

### ساتویں سربراہی کانفرنس دسمبر 1994ء (کاسابلانکا، مراکش) شریک ممالک 52

مسلم ممالک کو درپیش مسائل کا تفصیلی جائزہ، فلسطین، بوسنیا ہرزیگووینا، افغانستان کے مسئلے کا حل تلاش کرنے، کشمیر میں آوائی سی کا خصوصی وفد بھیجنے کی قراردادیں منظور کی گئیں۔ نیز انجمنیہ قوتوں کو پھیلنے سے روکنے کے لئے مضابطہ اخلاق مرتب کیا گیا۔

### آٹھویں سربراہی کانفرنس 9 دسمبر 1997ء تہران، ایران، شریک ممالک 55

مشرق وسطیٰ میں امن کا قیام، افغانستان میں خانہ جنگی کا خاتمہ، عرب پر اسرائیلی حملوں کی مذمت، یہودی بستیوں کی توسیع کی مذمت، مشرق وسطیٰ کو اسٹیٹ ہتھیاروں سے پاک کرنا، القدس کو فلسطینی ریاست کا دارالحکومت قرار دینا، بوسنیا ہرزیگووینا کے ساتھ اظہار بینجی، آذربائیجان کے خلاف آرمینیا کی جارحیت کا استرداد، کشمیریوں کو حق خودارادی دینے، دہشت گردوں کو سیاسی پناہ نہ دینے، توہین رسالت کے خاتمے کے لئے دستاویز تیار کرنا جیسے اہم فیصلے کئے گئے۔

### غیر معمولی سربراہی اجلاس، اسلام آباد، پاکستان

پناہ گزینوں اور آفات سادی کی صورت میں بھرپور امداد، القدس سمیت اسلامی تحریکوں کی حمایت، محکوم اور تو آبادیاتی ممالک کے عوام کے حقوق کی واپسی، دہشت گردی کے خاتمے اور سائنسی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔

### نویں سربراہی کانفرنس 12-14 نومبر 2000ء، دoha (قطر) شریک ممالک 56

اسلامی ممالک اسرائیل کا پابیکاٹ کریں۔ فلسطینی علاقوں میں امن فوج تعینات کرنے، اسرائیل میں واقع سفارت خانے بیت المقدس میں منتقل نہ کرنے، ایسا کرنے والے ممالک سے تعلقات توڑ لینے کا فیصلہ۔ عراق اور کویت میں صلح کرائی جائے۔ اسرائیل کے جنگی جرائم کا جائزہ لینے کے لیے بین الاقوامی ٹریبونل قائم کرنے کا مطالبہ۔ کشمیریوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے رابطہ گروپ متبوضہ کشمیر بھوانے کا فیصلہ۔

### دسویں سربراہی کانفرنس کوالالمپور، ملائیشیا

دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سخت کوشش کرنا، رکن ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے فروغ کا فیصلہ

اسلامی اجتہاد پسندی کے خاتمے کے لئے اقدامات کی ضرورت پر زور۔

نوٹ: اسلامی سربراہی کانفرنس کے اب تک دو خصوصی اجلاس ہو چکے ہیں جن میں سے پہلا اجلاس اگست 1997ء میں اسلام آباد میں ہوا جو قیام پاکستان کی کوئٹہ جوبلی تقریبات کا حصہ تھی۔

اسلامی سربراہی کانفرنس کا دوسرا خصوصی اجلاس 8 دسمبر 2005ء کو مکہ المنکرہ میں ہوا جس میں اوا کی سی کی تشکیل نو پر غور و خوض ہوا۔

### اسلامی کانفرنس تنظیم کے سیکرٹری جنرل

- 1- نیکو عبدالرحمن (ملائیسیا) 26 دسمبر 1970ء تا 1973ء
- 2- حسن الہامی (مصر) یکم جنوری 1974ء تا 31 دسمبر 1975ء
- 3- عبدالکریم گابا (سینی گال) یکم جنوری 1975ء تا 1979ء
- 4- حبیب شلی اکتوبر 1979ء تا 31 دسمبر 1984ء
- 5- سید شریف الدین بن زاده (پاکستان) یکم جنوری 1985ء تا 31 دسمبر 1988ء
- 6- حامد الفاہد یکم جنوری 1989ء تا 31 دسمبر 1996ء
- 7- عزیز الدین الاراکی یکم جنوری 1997ء تا
- 8- عبدالہود بلک عزح اکتوبر 29 جون 2000ء

☆☆☆

## عالمی جغرافیہ

### جغرافیہ کی تعریف:-

Geo اور Graphy کا مرکب (جیو گرافی) انگلش زبان کا لفظ جس کا مطلب زمین کا علم بیان کرتا ہے۔ اردو میں اسے جغرافیہ کہتے ہیں۔ علم کی ایک شاخ کی حیثیت سے علم جغرافیہ کا مقصد یہ ہے کہ زمین کی ہیئت ترکیبی کے متعلق بتایا جائے۔ علم جغرافیہ کی بنیادی طور پر دو بڑی شاخیں ہیں 1- طبعی جغرافیہ 2- انسانی جغرافیہ زمین کی شکل چٹائی اور رقبہ 196,949,970 مربع میل اور تین چوتھائی حصے پر پانی اور عناصر میں لوہا اور سیلیکیٹ شامل ہیں۔ پوٹاشیم، پیریمیم، ٹھوریم وغیرہ نے زمین کو گرم کر کے اسکا درجہ حرارت بڑھا دیا ہے۔ زمین کے کرہ ہوائی میں نائٹروجن اور آکسیجن گیسیں پائی جاتی ہیں۔ ان دونوں گیسوں کا تناسب بالترتیب 78% اور 21% ہے۔ جبکہ آرگان، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر گیسوں کا تناسب 1% ہے۔ زمین جب سورج اور اپنے محور کے گرد چکر لگاتی ہے تو اسکا جھکاؤ 23.4 درجہ زاویہ پر ہونے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح سورج کی شعاعیں مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے زمین تک پہنچتی ہیں۔ جب شعاعیں زاویہ بدلتی ہے تو موسموں کی تبدیلی کا عمل شروع ہوتا ہے۔

### عالمی جغرافیائی معلومات

زمین کا کل رقبہ 510,072 ملین مربع کلومیٹر

یا 196.94 ملین مربع میل

زمین کا خشک رقبہ 148.94 ملین مربع کلومیٹر

یا 57.50 ملین مربع میل

جس کا دنیا کے کل رقبہ میں تناسب 29.2% ہے

دنیا کا سمندری رقبہ 361.132 ملین مربع کلومیٹر

یا 139.43 ملین مربع میل

جس کا دنیا کے کل رقبہ میں تناسب 70.8% ہے

دنیا کی ساحلی سرحدوں کی لمبائی (251,480,24) کلومیٹر

یا (157,175,15) میل

دنیا کا بلند ترین مقام ماؤنٹ ایورسٹ 8,848 میٹر 29,028 فٹ

واقع خیال براعظم ایشیا

دنیا کا پست ترین مقام بحیرہ مردو س سمندر سے 400 میٹر 1,340 فٹ نیچا

واقع اردن اسرائیل براعظم ایشیا

دنیا کا گہرا ترین سمندری مقام ماریئو گھائی۔ سمندر بحر اکال گہرائی 10,926 میٹر



دنیا کا قابل کاشت رقبہ 10.2%  
دنیا میں جنگلات کا رقبہ 32%

دنیا کے خشک زمینی خطے:-

خشک خطوں کے نام 1- براعظم ایشیاء 2- براعظم افریقہ 3- براعظم شمالی امریکہ 4- براعظم جنوبی امریکہ 5- براعظم انٹارکٹیکا 6- براعظم یورپ 7- براعظم آسٹریلیا

## سات براعظم

### 1- براعظم ایشیاء

رقبہ 44,579,000 مربع کلومیٹر 17,212,042 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 30%

براعظم کا بلند ترین مقام ماؤنٹ ایورسٹ، 8,848 میٹر، 29,028 فٹ بلندی، ملک نیپال۔  
براعظم کا پست ترین مقام: بحیرہ مردار، سطح سمندر سے 400 میٹر، 1340 فٹ نیچا، ملک اردن، اسرائیل۔

### 2- براعظم افریقہ:-

رقبہ 30,065,000 مربع کلومیٹر 11,608,166 مربع میل  
دنیا کے کل رقبہ میں تناسب 20.3%

براعظم کا بلند ترین مقام کلی ساخو چوٹی، 5,895 میٹر بلند، 19,340 فٹ، ملک تنزانیہ  
براعظم کا پست ترین مقام آسل جیل، سطح سمندر سے 156 میٹر یعنی 512 فٹ، ملک ہوتی

### 3- براعظم شمالی امریکہ:-

رقبہ 24,256,000 مربع کلومیٹر 9,365,290 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 16.3%

براعظم کا بلند ترین مقام مکملی پہاڑی، 6,149 میٹر بلند، 20,320 فٹ ریاست الاسکا امریکہ  
براعظم کا پست ترین مقام موت کی وادی، کیلی فورنیا، سطح سمندر سے 86 میٹر، 282 فٹ

### 4- براعظم جنوبی امریکہ:-

رقبہ 17,189,000 مربع کلومیٹر 6,879,952 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 12%

براعظم کا بلند ترین مقام اکنا گوا پہاڑی، بلندی 6,960 میٹر 22,384 فٹ، ملک ارجنٹائن  
براعظم کا پست ترین مقام ولادیر، پستی سطح سمندر سے 40 میٹر، 131 فٹ، ملک ارجنٹائن

### 5- براعظم انٹارکٹیکا

رقبہ 13,209,000 مربع کلومیٹر 5,100,032 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 8.7%

براعظم کا بلند ترین مقام وٹسن ماسٹ، بلندی 4,897,16,066 فٹ  
براعظم کا پست ترین مقام سطح سمندر سے پستی 2,538 فٹ، ملک غیر آباد براعظم ہے اس لیے یہ مقامات کسی ملک میں واقع نہیں ہیں

### 6- براعظم یورپ:-

رقبہ 9,938,000 مربع کلومیٹر 3,837,082 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 6.9%

براعظم کا بلند ترین مقام ایلمرٹس چوٹی، بلندی 5,642 میٹر، 18,510 فٹ، ملک روس اور جارجیا  
براعظم کا پست ترین مقام بحرہ کیسپین، پستی سطح سمندر سے 28 میٹر، 92 فٹ، ملک روس، ایران، قازقستان، تاجکستان، آذربائیجان، روس کی وجہ سے اس جیل کو یورپ میں تصور کیا جاتا ہے۔

### 7- براعظم آسٹریلیا:-

رقبہ 687,000 مربع کلومیٹر 2,967,966 مربع میل  
دنیا کے کل خشک رقبہ میں تناسب 5.2%

براعظم کا بلند ترین مقام کوکچو پہاڑی، بلندی 2,228 میٹر، 7,316 فٹ، ملک آسٹریلیا، جھیل آنو  
پستی سطح سمندر سے 16 میٹر، 52 فٹ، ملک آسٹریلیا۔

### آبادی:-

1- براعظم انٹارکٹیکا پر انسانی آبادی نہیں ہے۔  
2- ایشیاء یورپ، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا میں انسانی آبادی ہے۔

### 8- براعظموں میں آبادی کا تناسب:-

1- براعظم ایشیاء 58%  
2- براعظم یورپ 15%  
3- براعظم افریقہ 12%  
4- براعظم شمالی امریکہ 8%  
5- براعظم جنوبی امریکہ 6%  
6- براعظم آسٹریلیا 1%

## براعظم شمالی امریکا کے ممالک کا تعارف

- (1) انٹیگوا اینڈ باربوڈا - دارالحکومت: سینٹ جانز - زبان: انگلش - رقبہ: 443 مربع کلومیٹر  
برآمدات: جہاز سازی کے صنعت سے متعلق آلات - درآمدات: مشینری اور اشیائے خوراک
- (2) بہاماس - دارالحکومت: ناساؤ - زبان: انگلش - رقبہ: 13,950 مربع کلومیٹر  
برآمدات: پیٹرولیم کی مصنوعات - درآمدات: خام تیل اور اشیائے خوراک
- (3) بارباڈوس - دارالحکومت: بریج ٹاؤن - زبان: انگلش - رقبہ: 430 مربع کلومیٹر  
برآمدات: الیکٹرانک آلات - درآمدات: مشینری اور اشیائے خوراک
- (4) بھارت - دارالحکومت: نیو دہلی - زبان: ہندی - رقبہ: 3,287,267 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کپاس - درآمدات: اشیائے خوراک
- (5) کینیڈا - دارالحکومت: اوٹاوا - زبان: انگریزی - رقبہ: 9,967,185 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کاروں - درآمدات: کاروں
- (6) کوسٹاریکا - دارالحکومت: سان جوز - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 19,652 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کافی - درآمدات: کیمیکلز اور اشیائے خوراک
- (7) کیوبا - دارالحکومت: ہاوا - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 110,860 مربع کلومیٹر  
برآمدات: چینی - درآمدات: خام تیل
- (8) ڈومینیکا - دارالحکومت: روسو - زبان: انگلش - رقبہ: 749 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کیلا - درآمدات: اشیائے خوراک
- (9) ڈومینیکن جمہوریہ - دارالحکومت: سانتو ڈومنگو - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 48,332 مربع کلومیٹر  
برآمدات: چینی - درآمدات: خام تیل
- (10) ہائٹی - دارالحکومت: پورٹ اوپرنس - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 21,393 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کافی - درآمدات: کیمیکلز
- (11) گریناڈا - دارالحکومت: سینٹ جارجز - زبان: انگلش - رقبہ: 344 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کافی - درآمدات: خام تیل
- (12) گوئٹے مالا - دارالحکومت: گوئٹے مالا - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 108,889 مربع کلومیٹر

- (13) ہٹی - دارالحکومت: پورٹ آؤپرنس - زبان: انگریزی - رقبہ: 27,749 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کافی - درآمدات: خام تیل
- (14) ہنڈوراس - دارالحکومت: ٹگسگالپا - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 112,087 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کیا - درآمدات: خام تیل
- (15) جیکما - دارالحکومت: ٹگسگالپا - زبان: انگریزی - رقبہ: 11,580 مربع کلومیٹر  
برآمدات: لکڑی - درآمدات: خام تیل
- (16) میکسیکو - دارالحکومت: میکسیکو - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 1,972,544 مربع کلومیٹر  
برآمدات: خام تیل - درآمدات: مشینری اور ان کے پرزہ جات
- (17) نکاراگوا - دارالحکومت: ماناگوا - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 128,410 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کافی - درآمدات: خام تیل
- (18) پاناما - دارالحکومت: پاناما - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 87,177 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کیلا - درآمدات: خام تیل
- (19) پورٹو ریکو - دارالحکومت: سان جوآن - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 8,897 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کیمیکلز - درآمدات: خام تیل
- (20) سینٹ کٹس نیوز - دارالحکومت: ہاسٹری - زبان: انگلش - رقبہ: 306 مربع کلومیٹر  
برآمدات: چینی - درآمدات: اشیائے خوراک
- (21) سینٹ لوسیا - دارالحکومت: کاسٹر ایبیس - زبان: انگلش - رقبہ: 616 مربع کلومیٹر  
برآمدات: کیلا - درآمدات: اشیائے خوراک
- (22) سینٹ وینسینٹ اینڈ گرینڈیز - دارالحکومت: کنگسٹون - زبان: انگلش - رقبہ: 306 مربع کلومیٹر  
برآمدات: چینی - درآمدات: اشیائے خوراک
- (23) ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو - دارالحکومت: پورٹ آف سپین - زبان: انگلش - رقبہ: 5128 مربع کلومیٹر  
برآمدات: خام تیل - درآمدات: مشینری
- (24) یو ایس آف امریکا - دارالحکومت: واشنگٹن ڈی سی - زبان: انگریزی - رقبہ: 9,363,169 مربع کلومیٹر  
برآمدات: اشیائے خوراک - درآمدات: اشیائے خوراک
- (25) ارجنٹائن - دارالحکومت: بوئنوس آئرس - زبان: ہسپانوی - رقبہ: 2,774,884 مربع کلومیٹر

## جنوبی امریکہ کے ممالک کا تعارف:-



- برآمدات..... گندم  
(26) بولیویا - دارالحلافہ..... لاپاز - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 1,098,580 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... گیس  
(27) برازیل - دارالحلافہ..... برازیلیا - زبان..... پرتگیزی - رقبہ..... 8,506,663  
برآمدات..... کافی  
(28) چلی - دارالحلافہ..... اسانتیاگو - زبان..... پرتگیزی - رقبہ..... 756,946 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کارپ  
(29) کولمبیا - دارالحلافہ..... بوگوٹا - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 1,138,914 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کافی  
(30) ایکیوڈور - دارالحلافہ..... کوئٹو - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 283,561 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل  
(31) فرجن گابن - دارالحلافہ..... گابن - زبان..... فرانسیسی - رقبہ..... 91,000 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مچھلی  
(32) گامبیا - دارالحلافہ..... جارج ٹاؤن - زبان..... انگلش - رقبہ..... 214,970 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... ہکسائیٹ  
(33) ہیراگوئے - دارالحلافہ..... اسکیون - زبان..... ہسپانوی گورانی - رقبہ..... 406,741 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کپاس  
(34) ہیرو - دارالحلافہ..... لیما - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 1,285,215 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کارپ  
(35) سری نام - دارالحلافہ..... پاراموریو - زبان..... ولندیزی انگلش - رقبہ..... 163,820  
برآمدات..... لکھوٹم  
(36) یوراگوئے - دارالحلافہ..... مونٹی ویڈیو - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 177,508  
برآمدات..... گوشت  
(37) وینزویلا - دارالحلافہ..... کاراکس - زبان..... ہسپانوی - رقبہ..... 912,050 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری

### براعظم یورپ کے ممالک کا تعارف

- (38) البانیہ - دارالحلافہ..... ٹیرانہ - زبان..... البانوی - رقبہ..... 28,749 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل  
برآمدات..... لوہا اور فولاد

- (39) انڈورہ - دارالحلافہ..... انڈرلاویلا - زبان..... سلاوین فرانسیسی ہسپانوی - رقبہ..... 466 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری  
(40) آسٹریا - دارالحلافہ..... ویانا - زبان..... جرمن - رقبہ..... 83,851 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری، پرزہ جات  
(41) بیلجیم - دارالحلافہ..... برسلز - زبان..... ولندیزی فرانسیسی - رقبہ..... 30,513 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کیمیکلز  
(42) بلغاریہ - دارالحلافہ..... صوفیہ - زبان..... بلغاریہ - رقبہ..... 110,912 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری  
(43) قبرص - دارالحلافہ..... نکوسیا - زبان..... یونانی ترک، انگلش - رقبہ..... 9,251 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کپڑے  
(44) جمہوریہ چیک (سابق چیکوسلواکیہ) - دارالحلافہ..... پراگ - زبان..... چیک، سلواک، ہنگرین  
رقبہ..... 127,871 مربع کلومیٹر - برآمدات..... مشینری - درآمدات..... مشینری  
(45) ڈنمارک - دارالحلافہ..... کپن ہیگن - زبان..... ڈینش - رقبہ..... 43,069 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... اشیائے خوراک  
(46) ایسٹونیا - دارالحلافہ..... تالین - زبان..... ایسٹونیائی روسی - رقبہ..... 47,578 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری، خام تیل  
(47) فن لینڈ - دارالحلافہ..... ہیلسنکی - زبان..... فنش، سویڈش - رقبہ..... 337,032 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کانڈ  
(48) فرانس - دارالحلافہ..... پیرس - زبان..... فرانسیسی - رقبہ..... 551,458 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... کیمیکلز  
(49) جرمنی - دارالحلافہ..... برلن - زبان..... جرمن - رقبہ..... 355,250 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری  
(50) یونان - دارالحلافہ..... اتھنز - زبان..... یونانی - رقبہ..... 131,945 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... قروٹ  
(51) ہنگری - دارالحلافہ..... بڈاپسٹ - زبان..... ہنگرین - رقبہ..... 93,030 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری  
(52) آئس لینڈ - دارالحلافہ..... ریک جاویک - زبان..... آئس لینڈک - رقبہ..... 102,828 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... سمندری خوراک  
(53) آئر لینڈ - دارالحلافہ..... ڈبلن - زبان..... آئرش، انگلش - رقبہ..... 68,894 مربع کلومیٹر

- برآمدات... مشینری  
(54) اٹلی: دارالخلافہ: روم۔ زبانیں: اطالوی، فرانسیسی، سلواک۔ رقبہ: 301,251 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(55) لٹویا: دارالخلافہ: ریگا۔ زبانیں: لٹوین، روسی۔ رقبہ: 65,786 مربع کلومیٹر  
(56) لیتھونین: دارالخلافہ: وڈور۔ زبان: جرمن۔ رقبہ: 161 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(57) لٹھونیان: دارالخلافہ: ویلنوس۔ زبان: لٹھونیان۔ رقبہ: 65,201 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(58) لکسمبرگ: دارالخلافہ: لکسمبرگ۔ زبانیں: جرمن، فرانسیسی، لکسمبرگ۔ رقبہ: 2,587 مربع کلومیٹر  
برآمدات... فولاد  
(59) مالٹا: دارالخلافہ: ویلٹا۔ زبانیں: مالٹی، انگریزی۔ رقبہ: 316 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کپڑے  
(60) مناکو: دارالخلافہ: مناکو۔ زبان: فرانسیسی۔ رقبہ: 2 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(61) آئرلینڈ: دارالخلافہ: ڈبلن۔ زبان: انگریزی۔ رقبہ: 36,623 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کیمیکلز، مشینری  
(62) ناروے: دارالخلافہ: اوسلو۔ زبانیں: ناروے، نائن، ڈانمیک۔ رقبہ: 323,877 مربع کلومیٹر  
کلومیٹر۔ برآمدات... خام تیل  
(63) پولینڈ: دارالخلافہ: وارسا۔ زبان: پولش۔ رقبہ: 312,758 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(64) پرتگال: دارالخلافہ: لیسن۔ زبان: پرتگیزی۔ رقبہ: 91,462 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کپڑے  
(65) رومانیہ: دارالخلافہ: بخارسٹ۔ زبان: رومانیہ۔ رقبہ: 237,500 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(66) سان مرینو: دارالخلافہ: سان مرینو۔ زبان: اطالوی۔ رقبہ: 61 مربع کلومیٹر  
برآمدات... دوائیں  
(67) سربین: دارالخلافہ: میڈرو۔ زبان: سربانیوی۔ رقبہ: 504,742 مربع کلومیٹر  
برآمدات... گاڑیاں  
(68) سوڈن: دارالخلافہ: شاک ہوم۔ زبان: سوڈیش۔ رقبہ: 449,792 مربع کلومیٹر

- برآمدات... مشینری  
(69) سوئٹزرلینڈ: دارالخلافہ: برن۔ زبانیں: جرمن، فرانسیسی، اطالوی۔ رقبہ: 245,009 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کیمیکلز  
(70) برطانیہ: دارالخلافہ: لندن۔ زبانیں: انگریزی، ویش، گائش۔ رقبہ: 245,009 مربع کلومیٹر  
برآمدات... تیل، مشینری  
(71) یونین ش: دارالخلافہ: یونین ش۔ زبانیں: اطالوی، لاطینی۔ رقبہ: 0.44 مربع کلومیٹر  
(72) سلواکیہ: دارالخلافہ: براتسلاوا۔ زبانیں: سلواک، ہنگری۔ رقبہ: 48,845 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(73) سریلانکا: دارالخلافہ: کولمبو۔ زبان: سریلنکری، کرویٹین، اسیانوی۔ رقبہ: 102,350 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(74) کریشیا: دارالخلافہ: کربن۔ زبانیں: کرویٹین، سربین۔ رقبہ: 56,538 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(75) بوسنیا ہرزیگووینا: دارالخلافہ: سرايیوو۔ زبان: سربین، کرویٹین، بوسنین۔ رقبہ: 51,233 مربع کلومیٹر  
کلومیٹر۔ برآمدات... فولاد  
(76) آرمینیا: دارالخلافہ: یریوان۔ زبان: آرمینین، روسی۔ رقبہ: 29,283 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(77) بیلاروس: دارالخلافہ: منسک۔ زبان: روسی۔ رقبہ: 207,718 مربع کلومیٹر  
برآمدات... گاڑیاں، مشینری  
(78) جارجیا: دارالخلافہ: تبیلیسی۔ زبان: جارجین، روسی۔ رقبہ: 45,100 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(79) مالدووا: دارالخلافہ: چجناؤ۔ زبان: روسی، فن۔ رقبہ: 33,701 مربع کلومیٹر  
(80) رشین فیڈریشن: دارالخلافہ: ماسکو۔ زبانیں: روسی، چچن، منگول، تاجک، قاری۔ رقبہ: 17,075,352 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری  
(81) یوکرین: دارالخلافہ: کیو (Kiev)۔ زبان: یوکرانی، روسی۔ رقبہ: 603,729 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری

### ایشیائی ممالک کا تعارف

- (82) آذربائیجان: دارالخلافہ: باکو۔ زبان: ترک، قاری، تاجک، روسی۔ رقبہ: 86,506 مربع کلومیٹر  
برآمدات... تیل  
برآمدات... مشینری



- (83) قازقستان:- دارالخلافہ..... الماتے - زبان..... قازق تاجک فارسی ترک روسی  
رقبہ..... 2,717,428 مربع کلومیٹر - برآمدات..... تیل کپاس - درآمدات..... مشینری
- (84) کرغیزستان:- دارالخلافہ..... بشلک - زبان..... کرغیزی روسی تاجک فارسی  
رقبہ..... 198,503 مربع کلومیٹر
- (85) تاجکستان:- دارالخلافہ..... دوشنبہ - زبان..... تاجک فارسی روسی - رقبہ..... 139,909 مربع کلومیٹر
- (86) ترکمانستان:- دارالخلافہ..... اشک آباد - زبان..... ترک تاجک فارسی روسی  
رقبہ..... 488,000 مربع کلومیٹر
- (87) ازبکستان:- دارالخلافہ..... تاشقند - زبانیں..... تاجک فارسی ازبک روسی - رقبہ..... 447,293 مربع کلومیٹر
- (88) افغانستان:- دارالخلافہ..... کابل - زبانیں..... پشتو تاجک فارسی، واری - رقبہ..... 649,507 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خشک پھل - درآمدات..... اشیائے خوراک گاڑیاں
- (89) بحرین:- دارالخلافہ..... منامہ - زبانیں..... عربی انگلش فارسی - رقبہ..... 660 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل
- (90) بنگلہ دیش:- دارالخلافہ..... ڈھاکہ - زبانیں..... بنگالی اردو انگلش - رقبہ..... 142,776 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... پت سن - درآمدات..... خام تیل
- (91) بھوٹان:- دارالخلافہ..... تھمپو - زبانیں..... نیپالی ڈونگا - رقبہ..... 41,440 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... سیست - درآمدات..... اشیائے خوراک
- (92) برونائی دارالسلام:- دارالخلافہ..... دارالسلام - زبانیں..... مالی انگلش چینی - رقبہ..... 5,765 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- (93) کمبوڈیا:- دارالخلافہ..... نوم پن - زبان..... خمر چینی - رقبہ..... 178,446 مربع کلومیٹر  
درآمدات..... مشینری
- (94) چین:- دارالخلافہ..... بیجنگ - زبان..... چینی - رقبہ..... 9,560,990 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- نوٹ:- ہانگ کانگ اور مکاؤ کا رقبہ شامل نہیں ہے۔
- (95) بھارت:- دارالخلافہ..... نئی دہلی - زبانیں..... ہندی اردو پنجابی تامل خیالی بنگالی آسامی و غیرہ  
رقبہ..... 3,184,208 مربع کلومیٹر - برآمدات..... چائے - درآمدات..... خام تیل
- (96) اندونیشیا:- دارالخلافہ..... جکارتہ - زبانیں..... انڈونیشی انگریزی و ہندی  
رقبہ..... 1,919,440 مربع کلومیٹر - برآمدات..... زیت - درآمدات..... مشینری خام ماں
- (97) ایران:- دارالخلافہ..... تہران - زبانیں..... فارسی ترک کردش عربی - رقبہ..... 1,647,064 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری

- (98) عراق:- دارالخلافہ..... بغداد - زبانیں..... عربی فارسی کردش ترکش - رقبہ..... 437,521 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- (99) اسرائیل:- دارالخلافہ..... یروشلم - زبانیں..... عبرانی عربی انگلش - رقبہ..... 20,699 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... ہیرا - درآمدات..... مشینری
- (100) جاپان:- دارالخلافہ..... ٹوکیو - زبانیں..... جاپانی انگلش - رقبہ..... 371,973 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مشینری - درآمدات..... خام تیل فولاد
- (101) اردن:- دارالخلافہ..... عمان - زبانیں..... عربی انگلش - رقبہ..... 97,739 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... فاسفیٹ - درآمدات..... خام تیل
- (102) کویت:- دارالخلافہ..... کویت شہر - زبانیں..... عربی انگلش - رقبہ..... 16,058 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- (103) لاؤس:- دارالخلافہ..... وینٹیان - زبانیں..... لاؤ فرانسسی انگلش  
رقبہ..... 236,797 مربع کلومیٹر - برآمدات..... ککڑی - درآمدات..... چاول
- (104) لبنان:- دارالخلافہ..... بیروت - زبانیں..... عربی فرانسسی انگلش - رقبہ..... 10,228 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... معاشی خدمات - درآمدات..... اشیائے خوراک
- (105) ملائیشیا:- دارالخلافہ..... کوالالمپور - زبانیں..... انگلش مالے چینی تامل - رقبہ..... 333,403 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- (106) مالدیپ:- دارالخلافہ..... مالے - زبانیں..... مالے دیوی انگلش - رقبہ..... 298 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مچھلی - درآمدات..... پٹرولیم
- (107) منگولیا:- دارالخلافہ..... الین بھور - زبان..... منگولین - رقبہ..... 1,565,000 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... مویشی - درآمدات..... مشینری
- (108) میانمار:- دارالخلافہ..... یگون - زبانیں..... برمی انگلش - رقبہ..... 678,034 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... ککڑی - درآمدات..... مشینری
- (109) نیپال:- دارالخلافہ..... کھٹمنڈو - زبانیں..... نیپالی ہندی انگلش - رقبہ..... 140,798 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... دھاکہ - درآمدات..... اشیائے خوراک
- (110) شمالی کوریا:- دارالخلافہ..... پیانگ یانگ - زبان..... کورین - رقبہ..... 120,717 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... سوٹا - درآمدات..... مشینری
- (111) اومان:- دارالخلافہ..... مسقط - زبان..... عربی - رقبہ..... 212,380 مربع کلومیٹر  
برآمدات..... خام تیل - درآمدات..... مشینری
- (112) پاکستان:- دارالخلافہ..... اسلام آباد - زبانیں..... اردو انگلش پنجابی سندھی پشتو بلوچی

- رقبہ... 796,095 مربع کلومیٹر۔ برآمدات... کپاس۔ درآمدات... خام تیل
- (113) فلپائن۔ دارالخلافہ... نیلا۔ زبانیں... فلپائن، انگلش، ہسپانوی۔ رقبہ... 299,536 مربع کلومیٹر  
برآمدات... برقی آلات۔ درآمدات... خام تیل
- (114) قطر۔ دارالخلافہ... دوحہ۔ زبانیں... عربی، انگلش۔ رقبہ... 11,369 مربع کلومیٹر  
برآمدات... خام تیل۔ درآمدات... مشینری
- (115) سعودی عرب۔ دارالخلافہ... ریاض۔ زبان... عربی۔ رقبہ... 2,263,587 مربع کلومیٹر  
برآمدات... خام تیل۔ درآمدات... مشینری
- (116) سنگاپور۔ دارالخلافہ... سنگاپور۔ زبانیں... چینی، انگلش، تامل، مالے۔ رقبہ... 583 مربع کلومیٹر  
برآمدات... پیرویلیم کی مصنوعات۔ درآمدات... خام تیل
- (117) جنوبی کوریا۔ دارالخلافہ... سیول۔ زبان... کورین۔ رقبہ... 98,477 مربع کلومیٹر  
برآمدات... بحری جہاز۔ درآمدات... خام تیل
- (118) سری لنکا۔ دارالخلافہ... کولمبو۔ زبانیں... تامل، سنہالی، انگلش۔ رقبہ... 65,610 مربع کلومیٹر  
برآمدات... چائے، کافی۔ درآمدات... خام تیل
- (119) شام۔ دارالخلافہ... دمشق۔ زبانیں... عربی، کردش، آرمینی، ترک۔ رقبہ... 185,180 مربع کلومیٹر  
برآمدات... خام تیل۔ درآمدات... خام تیل
- (120) تائیوان۔ دارالخلافہ... تائی پی انجی۔ زبان... چینی۔ رقبہ... 35,967 مربع کلومیٹر  
برآمدات... برقی آلات، مشینری۔ درآمدات... خام تیل
- (121) تھائی لینڈ۔ دارالخلافہ... بنگاک۔ زبانیں... تھائی، چینی، انگلش۔ رقبہ... 513,998 مربع کلومیٹر  
برآمدات... چاول۔ درآمدات... خام تیل
- (122) ترکی۔ دارالخلافہ... انقرہ۔ زبان... ترک۔ رقبہ... 780,574 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کپڑے۔ درآمدات... خام تیل
- (123) متحدہ عرب امارات۔ دارالخلافہ... ابوظہبی۔ زبان... عربی۔ رقبہ... 83,600 مربع کلومیٹر  
برآمدات... مشینری۔ درآمدات... مشینری
- (124) ویت نام۔ دارالخلافہ... ہنوئی۔ زبانیں... ویتنامی، انگلش، فرانسیسی، چینی۔ رقبہ... 337,912 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کپڑے۔ درآمدات... خام تیل
- (125) یمن۔ دارالخلافہ... صنعاء۔ زبان... عربی۔ رقبہ... 485,275 مربع کلومیٹر  
برآمدات... پیرویلیم مصنوعات۔ درآمدات... خام تیل
- (126) مشرقی تیمور۔ دارالخلافہ... ڈیلی۔ رقبہ... 14,74 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کافی، تیل۔ درآمدات... اشیائے خوراک

- (127) فلسطین۔ دارالخلافہ... بھی طے نہیں ہو۔ زبانیں... عربی، عبرانی، انگلش۔ رقبہ... 6,220 مربع کلومیٹر  
برآمدات... اشیائے خورد و پخت۔ درآمدات... مشینری

## براعظم آسٹریلیا کے ممالک کا تعارف

- (128) آسٹریلیا۔ دارالخلافہ... کینبرا۔ زبان... انگلش  
برآمدات... کوئلہ۔ درآمدات... مشینری
- (129) میکرونیشیا۔ دارالخلافہ... کولونیا۔ زبان... انگلش۔ رقبہ... 2,137 مربع کلومیٹر  
برآمدات... اشیائے خوراک۔ درآمدات... ناریل، کاتیل
- (130) جزائر فیجی۔ دارالخلافہ... سووا۔ زبانیں... فیجی، انگلش، ہندوستانی۔ رقبہ... 17,969 مربع کلومیٹر  
برآمدات... چینی۔ درآمدات... پیرویلیم مصنوعات
- (131) کیریاتی۔ دارالخلافہ... بانیدیک۔ زبان... انگلش۔ رقبہ... 860 مربع کلومیٹر  
برآمدات... ناریل۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (132) مارشل جزائر۔ دارالخلافہ... ماجورو۔ زبان... انگلش۔ رقبہ... 1,138,914 مربع کلومیٹر  
برآمدات... ناریل، کاتیل۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (133) تارو۔ دارالخلافہ... یارن۔ زبانیں... انگلش، تارون۔ رقبہ... 22 مربع کلومیٹر  
برآمدات... فاسفیٹ۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (134) تووئی لینڈ۔ دارالخلافہ... ٹونکن۔ زبان... انگلش۔ رقبہ... 268,676 مربع کلومیٹر  
برآمدات... گوشت۔ درآمدات... گوشت
- (135) شمالی ماریشاس۔ زبان... انگلش۔ رقبہ... 477 مربع کلومیٹر  
برآمدات... ناریل، کاتیل۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (136) پاپوا نیو گنی۔ دارالخلافہ... جیٹ مورس بے۔ زبانیں... انگلش، بڈگن، چینی  
برآمدات... سونا۔ درآمدات... مشینری
- (137) جزائر سلومن۔ دارالخلافہ... ہونیارا۔ زبانیں... انگلش، بڈگن۔ رقبہ... 17,969 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کھوپڑا۔ درآمدات... پیرویلیم مصنوعات
- (138) ٹوئنگ جزائر۔ دارالخلافہ... ٹوکولفا۔ زبانیں... ٹوکنگ، انگلش۔ رقبہ... 699 مربع کلومیٹر  
برآمدات... اشیائے خوراک۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (139) تووالو۔ دارالخلافہ... فٹافٹوئی۔ زبانیں... انگلش، تووالو۔ رقبہ... 23 مربع کلومیٹر  
برآمدات... کھوپڑا۔ درآمدات... اشیائے خوراک
- (140) وانواتو۔ دارالخلافہ... پورٹ وٹا۔ زبانیں... انگلش، فرانسیسی۔ رقبہ... 283,561 مربع کلومیٹر



- برآمدات.....کھوپرا  
(141) مغربی ساماؤن۔ دارالخلافہ.....لیویا۔ زبان.....انگلش ساماؤن۔ رقبہ.....2,841 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....ناریل کا تیل  
درآمدات.....اشیائے خوراک
- (142) الجزائر۔ دارالخلافہ.....الجزیرہ۔ زبانیں.....عربی، فرانسیسی، بربری۔ رقبہ.....2,381,741 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....اشیائے خوراک
- (143) انگولا۔ دارالخلافہ.....لاونڈا۔ زبانیں.....بانٹو، پرتگیزی۔ رقبہ.....1,246,699 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل، درآمدات.....وحاشے کی مصنوعات
- (144) نیش۔ دارالخلافہ.....پورٹ نووا۔ زبان.....فرانسیسی۔ رقبہ.....116,261 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....جوتے، درآمدات.....کپڑے کی مصنوعات
- (145) بولسوانا۔ دارالخلافہ.....گیمبرون۔ زبانیں.....انگلش، سیتوانا۔ رقبہ.....569,582 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....ہیرے، درآمدات.....اشیائے خوراک
- (146) برکینا فاسو۔ دارالخلافہ.....فرانسیسی، سنڈاگ۔ رقبہ.....274,201 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کپاس، درآمدات.....اشیائے خوراک
- (147) بروڈی۔ دارالخلافہ.....بوجبارو۔ زبانیں.....فرانسیسی، کیروونڈی۔ رقبہ.....27,866 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کافی۔ درآمدات.....خام تیل
- (148) کیمرون۔ دارالخلافہ.....یوانڈا۔ زبانیں.....فرانسیسی، ایونڈو، انگلش۔ رقبہ.....475,501 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....مشینری
- (149) کیپ ورڈی۔ دارالخلافہ.....پرائے۔ زبان.....پرتگیزی۔ رقبہ.....4,033 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....مچھلی، درآمدات.....اشیائے خوراک
- (150) جمہوریہ وسطی افریقہ۔ دارالخلافہ.....بانگوئی۔ زبانیں.....فرانسیسی، سانگو۔ رقبہ.....622,980 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....آب برآمدات.....ہیرے۔ درآمدات.....گاڑیاں
- (151) چاڈ۔ دارالخلافہ.....این ڈی نیما۔ زبانیں.....فرانسیسی، ماسا، عربی، کانمباؤ۔ رقبہ.....1,283,998 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کپاس۔ درآمدات.....مشینری
- (152) کوسوروس۔ دارالخلافہ.....مورونی۔ زبانیں.....فرانسیسی، عربی، سواحلی۔ رقبہ.....2,235 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....لمبک۔ درآمدات.....چاول
- (153) کاتنگو۔ دارالخلافہ.....برازاواک۔ زبانیں.....فرانسیسی، کاکا، کاکاگو۔ رقبہ.....342,000 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....اشیائے خوراک
- (154) گیمبوی۔ دارالخلافہ.....ڈیجیبوتی۔ زبانیں.....عربی، فرانسیسی، انار، صومالی۔ رقبہ.....12,999 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....مویشی۔ درآمدات.....اشیائے خوراک

- (155) مصر۔ دارالخلافہ.....قاہرہ۔ زبان.....عربی۔ رقبہ.....1,001,449 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....خوراک
- (156) ایکواڈوریل گنی۔ دارالخلافہ.....ملا بو۔ زبانیں.....ہسپانوی، فینگ، یولی۔ رقبہ.....28,037 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کافی۔ درآمدات.....خام تیل
- (157) اتھوپیا۔ دارالخلافہ.....عدیس ابابا۔ زبانیں.....گالٹا، الحیزک۔ رقبہ.....1,221,897 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کافی۔ درآمدات.....خام تیل
- (158) گھون۔ دارالخلافہ.....لیریواک۔ زبانیں.....فرانسیسی، بانٹو۔ رقبہ.....267,667 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....مشینری
- (159) گیمبیا۔ دارالخلافہ.....بانجول۔ زبانیں.....انگلش، بانٹو اور مقامی زبانیں۔ رقبہ.....10,368 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....موچک، پھل۔ درآمدات.....اشیائے خوراک
- (160) گھانا۔ دارالخلافہ.....اکرا۔ زبانیں.....انگلش، فانتی، گامو۔ رقبہ.....238,539 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کوکونٹ، درآمدات.....تیل
- (161) گینیا۔ دارالخلافہ.....کونا کری۔ زبانیں.....فرانسیسی، مالک، سوسو۔ رقبہ.....245,856 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....پاکاسیٹ۔ درآمدات.....مشینری
- (162) گنی بساؤ۔ دارالخلافہ.....بساؤ۔ زبانیں.....پرتگیزی، کرلیو۔ رقبہ.....36,125 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....موچک، پھل۔ درآمدات.....اشیائے خوراک
- (163) آئیوری کوسٹ۔ دارالخلافہ.....بمایدجانی۔ زبان.....فرانسیسی۔ رقبہ.....322,463 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کافی۔ درآمدات.....خام تیل
- (164) کینیا۔ دارالخلافہ.....نیروبی۔ زبانیں.....سواحلی، انگلش، کیسیکو۔ رقبہ.....582,646 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....کافی۔ درآمدات.....خام تیل
- (165) لیسوتھو۔ دارالخلافہ.....ماسیرو۔ زبانیں.....انگلش، لیسوتھو۔ رقبہ.....30,344 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....ہیرے، درآمدات.....اشیائے خوراک
- (166) لائبریا۔ دارالخلافہ.....مونروویا۔ زبانیں.....انگلش، قبائلی زبانیں۔ رقبہ.....111,370 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام لوبا۔ درآمدات.....اشیائے خوراک
- (167) لیبیا۔ دارالخلافہ.....تری پولی۔ زبان.....عربی۔ رقبہ.....1,759,537 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....خام تیل۔ درآمدات.....مشینری
- (168) ملائیکر۔ دارالخلافہ.....اشٹاناریو۔ زبانیں.....ملاگاسی، فرانسیسی۔ رقبہ.....587,042 مربع کلومیٹر  
برآمدات.....مصالحات۔ درآمدات.....خام تیل
- (169) مالدوی۔ دارالخلافہ.....مکوا۔ زبانیں.....انگلش، چچاوا، یاؤ۔ رقبہ.....117,050 مربع کلومیٹر

- برآمدات... تمباکو... درآمدات... مشینری
- (170) مالی... دارالحلاف... مہاکو... زبان... فرانسیسی... رقبہ... 1,239,709 مربع کلومیٹر
- برآمدات... کپاس... درآمدات... مشینری
- (171) موریتانیہ... دارالحلاف... ناؤک چاٹ... زبانیں... فرانسیسی... عربی... توکیر
- رقبہ... 1,030,703 مربع کلومیٹر... برآمدات... خام لوہا... درآمدات... اشیائے خوراک
- (172) مارشس... دارالحلاف... پورٹ لوئیس... زبان... انگلش... رقبہ... 1,865 مربع کلومیٹر
- برآمدات... چینی... درآمدات... اشیائے خوراک
- (173) مراکش... دارالحلاف... رباط... زبانیں... عربی... بربری... فرانسیسی... ہسپانوی
- رقبہ... 446,550 مربع کلومیٹر... برآمدات... فاسفیٹ... درآمدات... خام تیل
- (174) سوزینیٹ... دارالحلاف... مایوٹو... زبانیں... پرتگیزی... بانٹو... انگلش... رقبہ... 771,421 مربع کلومیٹر
- برآمدات... پھل... درآمدات... اشیائے خوراک
- (175) نیسیا... دارالحلاف... ونڈوک... زبانیں... افریقن... انگلش... جرمن... رقبہ... 823,327 مربع کلومیٹر
- برآمدات... ہیرے... درآمدات... مشینری
- (176) تانجیر... دارالحلاف... نیامے... زبانیں... فرانسیسی... فولانی... رقبہ... 1,188,999 مربع کلومیٹر
- برآمدات... پوزیمیم... درآمدات... اشیائے خوراک
- (177) تانجیریا... دارالحلاف... ابوجا... زبانیں... انگلش... حاساؤ... یورابا... ابو... رقبہ... 923,773 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... خام تیل... درآمدات... مشینری
- (178) روانڈا... دارالحلاف... کیگالی... رقبہ... 26,338 مربع کلومیٹر
- برآمدات... کافی... درآمدات... مشینری
- (179) ساؤ ٹوم پرنسپ... دارالحلاف... ساؤ ٹوم... زبان... پرتگیزی... رقبہ... 963 مربع کلومیٹر
- برآمدات... خام تیل... درآمدات... اشیائے خوراک
- (180) سیریکال... دارالحلاف... ڈاکار... زبانیں... فرانسیسی... وولف... نیریر... رقبہ... 197,161 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... پٹرولیم کی مصنوعات... درآمدات... اشیائے خوراک
- (181) سچو... دارالحلاف... وکٹوریہ... زبانیں... انگلش... کرنیو... رقبہ... 453 مربع کلومیٹر
- (182) سیرالیون... دارالحلاف... فری ٹاؤن... زبانیں... انگلش... کریو... رقبہ... 71,740 مربع کلومیٹر
- برآمدات... ہیرے... درآمدات... خام تیل
- (183) سومالیہ... دارالحلاف... موعادیشو... زبانیں... سومالی... عربی... انگلش... رقبہ... 637,539 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... مویشی... درآمدات... مشینری
- (184) جنوبی افریقہ... دارالحلاف... پریٹوریا... زبانیں... افریقن... انگلش... بانٹو

- رقبہ... 1,221,043 مربع کلومیٹر... برآمدات... سونا... درآمدات... مشینری
- (185) سوڈان... دارالحلاف... خرطوم... زبانیں... عربی... انگلش... مقامی زبانیں
- رقبہ... 2,505,825 مربع کلومیٹر... برآمدات... کپاس... درآمدات... اشیائے خوراک
- (186) سوڈانی لینڈ... دارالحلاف... مہایان... زبانیں... انگلش... سسواکی... رقبہ... 17,366 مربع کلومیٹر
- برآمدات... چینی... درآمدات... مشینری
- (187) تنزانیہ... دارالحلاف... دارالسلام... زبانیں... انگلش... سواحلی... بانٹو... عربی
- رقبہ... 945,202 مربع کلومیٹر... برآمدات... کافی... درآمدات... خام تیل
- (188) توگو... دارالحلاف... لوم... زبانیں... فرانسیسی... ایوینا کے بائی... کونوولی... رقبہ... 56,599 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... فاسفیٹ... درآمدات... اشیائے خوراک
- (189) تیونس... دارالحلاف... تیونس... زبانیں... عربی... فرانسیسی... رقبہ... 163,610 مربع کلومیٹر
- برآمدات... خام تیل... درآمدات... مشینری
- (190) یوگنڈا... دارالحلاف... کیالا... زبانیں... انگلش... سواحلی... یوگنڈا... لٹولو... رقبہ... 236,037 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... کافی... درآمدات... مشینری
- (191) زائرے... دارالحلاف... کنشاسا... زبانیں... فرانسیسی... کی کوکو... لنگولا... رقبہ... 2,344,113 مربع کلومیٹر
- کلومیٹر... برآمدات... کاپر... درآمدات... مشینری
- (192) زیمبیا... دارالحلاف... لوساکا... زبانیں... انگلش... بانٹو... رقبہ... 752,615 مربع کلومیٹر
- برآمدات... کاپر... درآمدات... مشینری
- (193) زمبابوے... دارالحلاف... ہرارے... زبانیں... انگلش... شونا... رقبہ... 390,624 مربع کلومیٹر
- برآمدات... تمباکو... درآمدات... مشینری

### مختلف ممالک کے قومی نام

افغانستان	دولت اسلامیہ افغانستان	البانیہ	عوامی جمہوریہ البانیہ
انڈور	عوامی جمہوریہ انڈورا	ارجنٹائن	جمہوریہ ارجنٹائن
الجزائر	جمہوریہ الجزائر	آسٹریا	جمہوریہ آسٹریا
بلیجیم	رائل جمہوریہ بلیجیم	بنن	عوامی جمہوریہ بنن
بھوٹان	بادشاہت دولت بھوٹان	بولیویا	عوامی جمہوریہ بولیویا
برازیل	عوامی جمہوریہ برازیل	بلغاریہ	عوامی جمہوریہ بلغاریہ
برما (میانمار)	جمہوریہ میانمار	برونڈی	عوامی جمہوریہ برونڈی
کیپ ورڈ	عوامی جمہوریہ کیپ ورڈ	افریقہ	جمہوریہ وسطی افریقہ



چاڈ	عوامی جمہوریہ چاڈ	چلی	عوامی جمہوریہ چلی
چین	عوامی جمہوریہ چین	کولمبیا	عوامی جمہوریہ کولمبیا
کامگو	عوامی جمہوریہ کامگو	کوسٹاریکا	عوامی جمہوریہ کوسٹاریکا
کیوبا	عوامی جمہوریہ کیوبا	قبرص	عوامی جمہوریہ قبرص
ڈنمارک	جمہوریہ ڈنمارک	جبوتی	جمہوریہ جبوتی
ڈومینیکا	جمہوریہ ڈومینیکا	ایکواڈور	جمہوریہ ایکواڈور
ایکواڈور	جمہوریہ ایکواڈور	مکسیکو	جمہوریہ مکسیکو
فن لینڈ	جمہوریہ فن لینڈ	اسٹونیا	جمہوریہ اسٹونیا
گیمبیا	جمہوریہ گیمبیا	جارجیا	جمہوریہ جارجیا
جرمنی	جمہوریہ جرمنی	گوئٹے مالا	جمہوریہ گوئٹے مالا
گنی بساؤ	جمہوریہ گنی بساؤ	ہیٹی	جمہوریہ ہیٹی
ہنگری	جمہوریہ ہنگری	انڈیا	جمہوریہ بھارت
انڈونیشیا	جمہوریہ انڈونیشیا	عراق	جمہوریہ عراق
اسرائیل	جمہوریہ اسرائیل	اٹلی	جمہوریہ اٹلی
جاپان	جمہوریہ جاپان	اردن	سلطنت اردن الاحاشم
کینیا	جمہوریہ کینیا	شمالی کوریا	جمہوریہ شمالی کوریا
جنوبی کوریا	جمہوریہ جنوبی کوریا	کویت	دولت الکویت
لتویا	جمہوریہ لتویا	لبنان	جمہوریہ لبنان
لیبیا	سلطنت عوامی جمہوریہ لیبیا	ایکواڈور	جمہوریہ ایکواڈور
لکسمبرگ	عظیم سلطنت لکسمبرگ	مقدونیا	جمہوریہ مقدونیا
لٹویا	جمہوریہ لٹویا	مالی	جمہوریہ مالی
موریتانیہ	جمہوریہ موریتانیہ	میکسیکو	جمہوریہ میکسیکو
مراکش	سلطنت العربیہ مراکش	موزمبیق	جمہوریہ موزمبیق
ہالینڈ	جمہوریہ ہالینڈ	نکاراگوا	جمہوریہ نکاراگوا
نائیجر	جمہوریہ نائیجر	ناروے	جمہوریہ ناروے
اومان	سلطنت اومان	پاناما	جمہوریہ پاناما
پیراگوئے	جمہوریہ پیراگوئے	پیرو	جمہوریہ پیرو
فلپائن	جمہوریہ فلپائن	پولینڈ	جمہوریہ پولینڈ
پرتگال	جمہوریہ پرتگال	رومانڈا	جمہوریہ رومانیہ

سان مارینو	جمہوریہ سان مارینو	سعودی عرب	سلطنت سعودیہ العربیہ
سینی گال	جمہوریہ سینی گال	سربیا	جمہوریہ سربیا
صومالیہ	جمہوریہ صومالیہ	سینٹ	جمہوریہ سینٹ
سوڈان	جمہوریہ سوڈان	سویڈن	جمہوریہ سویڈن
سوئٹزرلینڈ	جمہوریہ سوئٹزرلینڈ	شام	جمہوریہ العربیہ الشام
ٹوگو	جمہوریہ ٹوگو	تیونس	جمہوریہ تیونس
ترکی	جمہوریہ ترکی	ازبکستان	جمہوریہ ازبکستان
ویتنام	جمہوریہ ویتنام	ویت نام	جمہوریہ ویت نام
یمن	جمہوریہ یمن	پاکستان	اسلامی جمہوریہ پاکستان

### دنیا میں بادشاہتیں

دور جدید کے بدلنے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اکثریتی ممالک نے جمہوری نظام کو بطور طرز حکومت اپنالیا ہے۔ گزشتہ صدی کے اوائل تک دنیا بھر میں بادشاہتوں کا چلن عام تھا لیکن پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد بادشاہتوں میں کمی ہوئی گئی۔ مکمل یا اختیار بادشاہتیں سعودی عرب، اومان اور سوازی لینڈ میں قائم ہیں۔ جبکہ اومان میں سال 2003 میں مشورتی کونسل (پارلیمنٹ) کیلئے انتخاب ہو چکے ہیں۔ جبکہ دنیا کے باقی ممالک میں بادشاہت کے ساتھ جمہوریت کام کر رہی ہے۔ جن ممالک میں آئینی بادشاہت قائم ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

بحرین	روایتی	آئینی	بحرین
بھوٹان	آئینی	برونائی	آئینی
کمبوڈیا	آئینی	ڈنمارک	آئینی
جاپان	آئینی	اردن	آئینی
کیمبوڈیا	آئینی	لکسمبرگ	آئینی
ملائیشیا	آئینی	موناکو	آئینی
مراکش	آئینی	نیپال	آئینی
ہالینڈ	آئینی	ناروے	آئینی
اومان	حقیقی بادشاہت	قطر	آئینی
سعودی عرب	حقیقی بادشاہت	سینٹ	آئینی
سوازی لینڈ	حقیقی بادشاہت	سویڈن	آئینی
تھائی لینڈ	آئینی	ٹوگو	آئینی
برطانیہ	آئینی		

## پارلیمنٹس کے نام

(دنیائے اسلام)

آذربائیجان	مالی مجلس	ازبکستان	مالی مجلس
البانیا	کودتہ پارلری	ایران	مجلس شوری اسلام
اردن	مجلس	افغانستان	مجلس شوری
الجزائر	پینلر نیشنل اسمبلی	اندونیشیا	عوامی مشاورتی اسمبلی
بحرین	قومی اسمبلی	برکینا فاسو	قومی اسمبلی
برونائی دارالسلام	مجلس مشورہ نگاری	بھارت	جائتا سنگھ
بنین	سائیکو	پاکستان	مجلس شوری
تاجکستان	سپریم اسمبلی	ترکمانستان	مجلس
ترکی	گرمیز نیشنل اسمبلی	تیونس	قومی اسمبلی
جبوتی	قومی اسمبلی	چاڈ	قومی مشاورتی کونسل
سعودی عرب	مجلس شوری	سوڈان	عموری اسمبلی
سینی گال	قومی اسمبلی	شام	پینلر کونسل
عراق	قومی اسمبلی	عمان	مشاورتی مجلس
قطر	رئاستی مشاورتی کونسل	کویت	مجلس العلماء
گنی بساؤ	نیشنل پینلر اسمبلی	کیمون	قومی اسمبلی
بنان	قومی اسمبلی	ملائیشیا	پارلیمنٹ
مالی	نیشنل اسمبلی	ماریطانیہ	نیشنل اسمبلی
بیلیا	پینلر کانگریس	مالدیپ	شینزن کونسل
تحدہ عرب امارات	شوری کونسل	مراکش	مجلس النواب
مصر	پینلر اسمبلی	تاجیکریا	نیشنل اسمبلی
نائیجر	نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل	یمن	مجلس شوری
یونٹا	نیشنل ریسٹنس کونسل		

## غیر مسلم ممالک

آسٹریلیا	وفاقی پارلیمنٹ	آسٹریا	فیدرل اسمبلی
ارجنٹائن	نیشنل کانگریس	آئس لینڈ	آلتھنگ

ایکواڈور	نیشنل کانگریس	جمہوریہ آف انگولا	نیشنل پینلر اسمبلی
اٹلی	پارلیمنٹ	ریپبلک آف بھارت	پارلیمنٹ
ایتھوپیا	نیشنل اسمبلی	برازیل	نیشنل کانگریس
بلغاریہ	نیشنل اسمبلی	بولیویا	کانگریس
بھیم	پارلیمنٹ	بھارت	پارلیمنٹ
پانامہ	نیشنل اسمبلی	پرتگال	اسمبلی آف دی ریپبلک
پولینڈ	نیشنل اسمبلی	پیرو	کانگریس
ترانیہ	نیشنل اسمبلی	قہانی لینڈ	نیشنل اسمبلی
جاپان	ڈائٹ	جرمنی	بڈسریٹ
جنوبی افریقہ	پارلیمنٹ	چلی	نیشنل کانگریس
چین	نیشنل کانگریس	ڈنمارک	فالکینگ
رومانیہ	گرینڈ نیشنل اسمبلی	سین	کارلس
سری لنکا	پارلیمنٹ	سنگاپور	پارلیمنٹ
سوڈن	رکس ڈیگ	سوڈن لینڈ	فیدرل اسمبلی
فرانس	پارلیمنٹ	فن لینڈ	ایڈس کٹا
کامبو	پینلر نیشنل اسمبلی	کوریہ جمہوریہ	نیشنل اسمبلی
کوریہ عوامی جمہوریہ	سپریم پینلر اسمبلی	کینیا	نیشنل اسمبلی
کیوبا	نیشنل اسمبلی آف پینلر پار	گھانا	نیشنل اسمبلی
گوئے مالا	نیشنل کانگریس	لیٹن مائن	ڈائٹ
مالا	ایوان نمائندگان	ماریشس	نیشنل اسمبلی
کینیڈا	پارلیمنٹ	منگولیا	پینلر گریٹ ہورال
میکسیکو	نیشنل کانگریس	موزمبیق	پینلر اسمبلی
ناورو	پارلیمنٹ	نیپال	نیشنل اسمبلی
نیدر لینڈز	سٹیٹ جنرل ہاؤس آف کاراگوا		نیشنل کانسیٹیوٹ اسمبلی
نیمیبیا	نیشنل اسمبلی	ریپبلک آف بھارت	پارلیمنٹ
ونیزویلا	نیشنل کانگریس	ویت نام	نیشنل اسمبلی
یونائیٹڈ کنگڈم (برطانیہ)	پارلیمنٹ	یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ	کانگریس



یورگوئے کونسل آف نیشن یونان پارلیمنٹ

### مختلف ممالک کی کرنسی کے نام

پاکستان سری لنکا بھارت اور انڈونیشیا کی کرنسی کا نام روپیہ ہے لیکن انکی علاقیش مختلف ہیں۔

ملک	کرنسی	ملک	کرنسی
آئیوری کوسٹ	فراک	برونائی	ڈالر
آئرلینڈ	پونڈ	برونڈی	فراک
انگولا	کوانزا	بلغاریہ	لیو
اومان	ریال	بنگلہ دیش	فراک
آئس لینڈ	کرونا	ہنگری	فلین
ایتھوپیا	برمات	ہونڈوراس	یولا
آذربائیجان	لیرا	بوریوینا سو	فراک
افغانی	لیرا	بولیویا	پیسو
ایران	تومان	بھاماس	ڈالر
ارجنٹائن	اسزل	بھوتان	نگلوم
ایکویڈور	سکر	بنگلہ دیش	ڈالر
اردن	دینار	بنین	فراک
ایل سلوینڈ	ڈالر	پاپوا نیو گنی	کبنا
انجی گوا	ڈالر	پاناما	بالوا
آسٹریا	شلنگ	پرٹگال	اسکودو
آسٹریلیا	آسٹریلیائی ڈالر	پولینڈ	زولنی
اسرائیل	شیکل	پیراگوئے	گورانی
افغانستان	افغانی	پیرو	انٹی
اسٹونیا	کرون	تونس	دینار
البانیہ	لیک	تائیوان	ڈالر
الجزائر	دینار	ترکی	لیرا
بارباڈوس	ڈالر	تنزانیہ	شلنگ
بحرین	دینار	تھائی لینڈ	بھات

برازیل	کروڈیڈ	جنوبی افریقہ	ریڈ
برطانیہ	پاؤنڈ	رنڈا (میانمار)	کیٹ
جاڈ	فراک	کامگو	فراک
چلی	پیسو	کمبوڈیا	ریل
چین	یوان	شمالی کوریا	دون
ڈنمارک	کرون	جنوبی کوریا	دون
ڈومینیکن جمہوریہ	پیسو	کوسٹاریکا	کولون
روڈا	فرانک	کولمبیا	پیسو
روس	روبل	کومور جزائر	فراک
سین	پینیا	کویت	دینار
سعودی عرب	ریال	کیپ ورڈی	ایکواڈو
سینٹرل افریقہ	فراک	رومانیہ	لیو
سنگاپور	ڈالر	امریکہ	ڈالر
سوازی لینڈ	لانگنی	زائرے	زائرے
سوئٹزر لینڈ	فراک	زمبابوے	ڈالر
سوڈان	پاؤنڈ	زیمبیا	کواچا
ٹرانسکی	ایڈ	سلاوین جزائر	ڈالر
ٹوالو	ڈالر (سٹرلیو)	سان مارینو	لیرا اٹالوی
ٹوئگا جزائر	پانگا	سامووا	ٹالا
ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو	ڈالر	کینیا	شلنگ
جاپان	ین	کینیڈا	ڈالر
جنوبی	فراک	کیوبا	پیسو
جرمنی	مارک	گریناڈا	ڈالر
جیکا	ڈالر	گرین لینڈ	کرون
صومالیہ	شلنگ	گوٹے مالا	کونزن
عراق	دینار	جمہوریت	دلاسی
فجی	ڈالر	گنی	فراک

فرانس	فرائک	مٹی استوائی	فرائک
فلپائن	پیرو	گیانا	ڈالر
فن لینڈ	مارکہ	مٹی بساؤ	پیرو
قبرص	پاؤنڈ	کھن	فرائک
لیبیا	دینار	لائبیریا	ڈالر
لکسمبرگ	فرائک	لاؤس	کپ
سوریام	گلڈر	لبنان	پاؤنڈ
سوڈان	کرونا	نیپال	روپیہ
تنزانیہ	روپیہ	تیرالینڈ (ہالینڈ)	گلڈر
سیرالیون	لیون	ٹانگ کاک (چین)	ڈالر
سینٹ کرسٹوفر	ڈالر	پوراگوئے	پیرو
سینی گال	فرائک	لٹویا	لاٹ
سینٹ لوسیا	ڈالر	لیتھو	مالونی
شام	پاؤنڈ	ٹیشن ٹانگ	فرائک (سوگن)
باریس	روپیہ	ویت نام	ڈرنگ
مالاگاسی	فرائک	وئی کن شی	لیرا
سے مالٹا	لیرا	ناؤرو	آسٹریلی ڈالر
مالدیپ	روپیہ	ونیزویلا	بولیوار
مالی	فرائک	دینو آڈ	وانو
متحدہ عرب امارت	درہم	یمن	ریال
مراکش	درہم	یوگنڈا	پاؤنڈ
مصر	پاؤنڈ	یونان	ڈراما
نکاراگوا	کواکو	لتھوانیا	لٹار
ملائیشیا	رنگٹ	قازقستان	تنگ
ملاوی	کواچا	نائیجیریا	نایرا
موناکو	فرائک	ناروے	کرون
منگولیا	ٹونگ	ہنگری	فورٹ

موریتانیہ	اوکیا	ہونڈوراس	لیمبرا
موزمبیق	میلکیل	چلی	گورڈ
میکسیکو	پیرو	نیمیا	ایڈ جنوبی افریقہ
نايجر	فرائک	نوزی لینڈ	ڈالر
نیکریائی	آسٹریلی ڈالر	کرغزستان	ڈالر
نیکرون	فرائک	ترکمانستان	منات
نکاراگوا	کارڈوبا		

## دنیا کے بڑے شہر

نمبر شمار	نام شہر	ملک	آبادی
1	میکسیکو	میکسیکو	15,669,000
2	شنگھائی	چین	13,659,000
3	ساؤ پائلو	برازیل	10,107,821
4	کراچی	پاکستان	9,778,466
5	قاہرہ	مصر	13,000,000
6	سول	جنوبی کوریا	9,501,000
7	بجری	فرانس	9,469,000
8	ٹوکیو	جاپان	8,655,000
9	ماسکو	روس	8,598,896
10	ڈھاکہ	بنگلہ دیش	8,500,000
11	اسٹنبول	ترکی	8,274,921
12	بمبئی	بھارت	8,227,000
13	نیویارک	ریاستہائے متحدہ امریکہ	7,420,166
14	چکارتہ	انڈونیشیا	7,353,000
15	دہلی	بھارت	7,206,704

نوٹ: شہروں کی آبادی کی درجہ بندی ان ممالک میں ہونیوالی آخری مردم شماری کے نتائج سے اخذ کی گئی ہے۔



## (2) بحر اوقیانوس

قدیم ترین باشندوں افریقہ کے پہاڑوں اطلس کے حوالے سے Atlantic رکھا۔  
سطح زمین میں مختلف زمینی حرکات کی وجہ سے بحر اوقیانوس کی چوڑائی ایک انچ بڑھ جاتی ہے جبکہ بحر الکاہل کی چوڑائی ایک انچ کم ہو جاتی ہے۔  
موسم سرما میں بحر منجمد شمالی میں برف جم جانے سے اسے پیدل عبور کیا جاسکتا ہے۔ موسم سرما کے دوران امریکہ روس کی سرحدیں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں۔

## قدرتی جھیلیں

چهار اطراف سے خشکی میں گہرا پانی کا ساکن قطعہ جھیل کہلاتا ہے۔ جھیلوں کے وجود میں آنے کی بڑی وجوہات میں دریائی پانی کے راستے میں رکاوٹ پڑنا، آتش فشاں پہاڑوں کا دھانہ بند ہونا، پہاڑی علاقوں میں نشیب میں پانی جمع ہونا اور زیر زمین چشموں کا پھوٹنا شامل ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں لاتعداد قدرتی آبی جھیلیں پائی جاتی ہیں جن میں سے کئی جھیلیں تو اس قدر بڑی ہیں کہ انہیں سمندروں میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

نام	عمل وقوع	رقبہ مربع کلومیٹر
بحیرہ کیسپین	آذربائیجان، روس، قازقستان، ایران	394,299

یہ دنیا میں نمکین پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے، ترکمانستان، ایران، براعظم ایشیاء اور

نام	عمل وقوع	رقبہ مربع کلومیٹر
بحیرہ میڈیٹرینین	امریکہ، کینیڈا، براعظم شمالی امریکہ	82,414

یہ دنیا میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔

نام	عمل وقوع	رقبہ مربع کلومیٹر
بحیرہ وکٹوریہ	تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا، براعظم افریقہ	69,485
بحیرہ آرل	قازقستان، ازبکستان، براعظم ایشیاء	66,457
بحیرہ ہورن	امریکہ، کینیڈا، براعظم شمالی امریکہ	59,596
بحیرہ مشی گن	امریکہ	58,016
بحیرہ ٹانگانیکا	تنزانیہ، کنگو، براعظم افریقہ	32,983
بحیرہ بیکال	روس، براعظم یورپ	31,500

یہ جھیل دنیا کی سب سے گہری جھیل ہے، گہرائی 5,712 فٹ ہے۔

نام	عمل وقوع	رقبہ مربع کلومیٹر
بحیرہ گرین لینڈ	کینیڈا، براعظم شمالی امریکہ	31,080

## دنیا کے پانچ بڑے دریا

پتے ہوئے تازہ پانی کا دھارا جو ندی تالے سے بڑا اور کئی پھٹی ڈھلانوں کے نشیب پر سفر کرنا سمندر کی طرف

## دنیا کے اہم سمندر

زمین کے 70.8 فیصد رقبے پر پانی پایا جاتا ہے۔ یہ پانی ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ بہریں اور زمینی حرکت پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ دھکیں دیتی ہے۔ سمندری پانی نمکیات، کورین، سولیم اور دیگر مرکبات کی آمیزش کی وجہ سے پیچے کے قابل نہیں ہوتا۔ 361,132 ملین مربع کلومیٹر پر مشتمل پانی کے مختلف خطہ جات کو پانچ بڑے سمندروں، بحر الکاہل، بحر اوقیانوس، بحر ہند، بحر آرکٹک، بحر روم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان چار بڑے سمندروں کے علاوہ بحیرہ احمر، بحیرہ کیریمین، بحیرہ جنوبی چین، خلیج میکسیکو، خلیج بڈن، بحیرہ جاپان اور دیگر کئی چھوٹے سمندر ہیں۔

نمبر شمار	نام	رقبہ مربع کلومیٹر
1	بحر الکاہل	165,760,000
2	بحر اوقیانوس	82,400,000
3	بحر ہند	65,526,700
4	بحر منجمد شمالی	14,090,000
5	بحر روم	2,965,800
6	بحیرہ کیریمین	2,718,200
7	بحیرہ جنوبی چین	2319,000
8	بحیرہ ہیرنگ	2,291,000
9	خلیج میکسیکو	
10	بحیرہ آفانک	1589,700
11	بحیرہ مشرقی چین	1,249,200
12	خلیج بڈن	1,232,300
13	بحیرہ جاپان	1,007,800
14	بحیرہ انڈیا	797,700
15	بحیرہ احمر	438,000
16	بحیرہ بالٹک	422,000

## (1) بحر الکاہل

سمندر کی سب سے بڑی اور پرسکون انداز دیکھ کر ایمین کے جہاز راں منگن نے Pacific رکھا تھا، جس کا ہسپانوی زبان میں مطلب، سست اور پرسکون ہے۔

جائے دریائی پانی زمینی کٹاؤ کا عمل مسلسل جاری رکھتا ہے اور پانی ہموار اور ساکن انداز میں اپنا سفر جاری رکھتا ہے دریا کا پانی بھی بہت ترین سطح سمندر سے نیچے نہیں ہوتا۔

نمبر شمار	ملک دریا	ملک	لسانی کلومیٹر	منح
1	نیل	مصر سوڈان یوگنڈا	6,690	جھیل وکٹوریہ
2	ایمیزون	جنوبی امریکہ برازیل	6,490	
3	مسی سی	امریکہ	6,296	ایڈراک
3	اوب	روس	5,860	ہیٹن مادکٹ
4	وانگ زے کیاگ	چین	5,797	تبت

### براعظموں کے بڑے دریا

نمبر شمار	نام دریا	ملک	براعظم	لسانی کلومیٹر
1	اوب	روس	ایشیاء	5800
2	ایمیزون	برازیل	جنوبی امریکہ	6490
3	مسی سی میوری	امریکہ	شمالی امریکہ	6296
4	نیل	مصر یوگنڈا سوڈان	افریقہ	6,690
5	مرے ڈارلنگ	آسٹریلیا	آسٹریلیا	2,340
6	رونکا	روس	یورپ	3,687

دریائے نیل دنیا کا واحد دریا ہے جو جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے یہ دریا بحیرہ روم میں گرتا ہے۔ دریائے سندھ تبت کی پہاڑیوں سے نکل کر لداخ، کشمیر، شمالی علاقہ جات، کاسٹر کرتا ہوا کالا بارش کے مقام پر پنجاب کے میدانی علاقوں میں داخل ہوتا ہے یہاں دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر ریگستان صحرائی علاقہ واقع ہے دریائے سندھ اپنے معاون دریاؤں کا بل، جہلم، راوی، چناب، ستلج، بیاس، گرم گول اور دیگر کی چھوٹے بڑے دریاؤں کی وجہ سے دنیا کی زرخیز ترین زمین کو سیراب کرتا ہے دریائے سندھ اور اسکے معاون دریاؤں کے پانی کو آبپاشی کی غرض سے استعمال کرنے کیلئے دنیا کا سب سے بڑا انہمی نظام پاکستان میں موجود ہے۔

### بڑے جزائر

(Island) جزیرہ ایسے قطعہ خشکی کو کہتے ہیں جسکے چاروں اطراف پانی عام طور پر سمندر میں چار اطراف سے گھرا ہوا خشکی کا ٹکڑا کہلاتا ہے لیکن اگر دنیا کے نقشے پر نظر دوڑائی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تمام زمینی رقبہ جزیرہ ہے لیکن عام طور پر جزیرہ کی تعریف میں براعظموں کو شامل نہیں کیا جاتا ہے ویسے تو آسٹریلیا جزیرہ ہی ہے لیکن یہ اتنا بڑا جزیرہ ہے کہ اسے براعظم قرار دیا گیا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے جزائر پر مشتمل دنیا کا سب سے بڑا ملک انڈونیشیا ہے اور سب سے بڑا

جزیرہ گرین لینڈ ہے۔ جزائر کی اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

### (i) براعظمی جزائر:-

ایسے جزائر جو براعظمی کنار آب سے ابھریں اس قسم کے جزائر کا ارمینیائی ڈھانچہ اور ساخت ان براعظموں جیسی ہوتی ہے جن سے یہ تعلق رکھتے ہیں سری لنکا، مڈغاسکر وغیرہ اسکی بہترین مثال ہیں۔

### (ii) سمندری جزائر:-

سمندری جزائر سے مراد خشکی وہ چھوٹے ٹکڑے جو بڑے ٹکڑوں سے الگ ہو کر سطح سمندر پر نمودار ہوں اس قسم کے جزائر کی زمین کی ساخت کا تعلق نزدیکی ساحلی علاقوں کی ساخت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

### (iii) مونگا جزائر:-

سمندر سے جنم لینے والے چھوٹے چھوٹے جزائر کو مونگا جزائر کہتے ہیں۔ جزائر مالڈیپ اسکی بہترین مثال ہیں بعض مونگا جزائر بہت چھوٹے چھوٹے اور سطح سمندر سے صرف تین یا چار فٹ بلند ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	جزیرہ	محل وقوع	رقبہ کلومیٹر	نام سمندر
1	گرین لینڈ	ڈنمارک	2,175,597	بحیرہ منجمد شمالی
2	نیو گنی	انڈونیشیا، پاپوا نیو گنی	820,033	تین سرنی بحر الکاہل
3	یورنڈو	انڈونیشیا، ملائیشیا	743,107	شرقی بحر الکاہل
4	ہامسٹن	کینیڈا	476,066	بحر ہند
5	سائٹ	انڈونیشیا	473,605	بحر منجمد شمالی
6	ہال سنڈ	جاپان	230,316	بحیرہ جاپان
7	گریٹ برطانیہ	انگلینڈ	245,009	بحیرہ ویتانوس
8	کیوبا	کیوبا، ہیک	114,525	بحیرہ کیریبین
9	سری لنکا	سری لنکا	65,610	بحر ہند

### بلند ترین پہاڑی چوٹیاں

کوہ ہمالیہ کوہ قراقرم کوہ ہندو کش دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلے براعظم ایشیا میں واقع ہیں۔ ان پہاڑی سلسلوں میں دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹیاں پائی جاتی ہیں۔ مٹی، ریت اور سخت چٹانوں سے بنی ایسی بلندی جسکی چوٹی ہموار ہو پہاڑ کہلاتا ہے۔ عموماً ایک پہاڑ نہیں پایا جاتا یہ اکثر باہم سلسلوں میں مربوط ہوتے ہیں۔ ایشیا بالخصوص جنوبی ایشیا کے ملک پاکستان، خیبال، بھارت اور بنگلہ دیش میں پائے جانے والے پہاڑ دنیا کی چھت کہلاتے ہیں دنیا کی بلند ترین وں پہاڑی چوٹیاں خیبال اور پاکستان میں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔



نمبر شمار	نام چوٹی	ملک	بلندی میٹر	فٹ	تاریخ سر
1	ایورسٹ	نیپال	8 848	29,028	29 مئی 1953
2	کے ٹو	پاکستان	8 611	28,250	31 جولائی 1954
3	کنجن جونگا	نیپال	8,586	28,169	25 مئی 1955
4	لونے ا	نیپال	8 516	27,490	18 مئی 1956
5	مکالو	نیپال	8,463	27,766	15 مئی 1955
6	چو اولو	نیپال	8,201	26,906	19 اکتوبر 1954
7	دولامری	نیپال	8,167	26,795	13 مئی 1960
8	ماناسلوا	نیپال	8,163	26,781	9 مئی 1956
9	ٹانگا پربت	پاکستان	8,125	26,660	3 جولائی 1953
10	اناپورنا	نیپال	8,091	26,545	3 جون 1950
11	گیشر برم	پاکستان	8,068	26,470	4 جولائی 1958
12	براڈ پیک	پاکستان	8,047	26,400	9 جون 1957
13	ہیشا سنگا	چین	8,046	26,397	2 مئی 1964
14	گیشر برم II	پاکستان	8,035	26,360	7 جولائی 1956

### براعظموں کے بلند ترین مقامات

نمبر شمار	براعظم	نام چوٹی	ملک	بلندی میٹر	بلندی فٹ
1	ایشیا	ایورسٹ	نیپال	8,848	29,028
2	جنوبی امریکہ	ایٹکوا	ارجنٹائن	6,960	22,834
3	شمالی امریکہ	مکنلی	امریکہ	6,194	20,320
4	افریقہ	کلیمانجرو	تنزانیہ	5,895	19,340
5	یورپ	مکنس	روس، جارجیا	5,642	18,510
6	انٹارکٹیکا	ونس چوسف	.....	4,897	16,066
7	آسٹریلیا	کوسیسیکوا	آسٹریلیا	2,228	7,316

### صحرا

صحرا (Deserts) زمین کا وہ خطہ جہاں سالانہ بارش 10 انچ سے کم ہو صحرا کہلاتا ہے۔ صحرائی علاقہ میں دن کو انتہائی شدت کی گرمی اور رات کو موسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کم بارش اور نباتات کی کمی بنا پر صحراؤں میں ہر طرف ریت اڑتی نظر آتی ہے۔ دنیا کے تمام اہم صحرا خطہ استوا کے شمال اور جنوب 20, 30 ڈگری عرض بلد کے درمیان واقع ہیں یورپ دنیا کا واحد براعظم ہے جہاں صحرائیں ہیں صحراؤں کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں

- 1۔ استوائی صحرا (Subtropical Deserts) ایسے صحرا جہاں شدید گرمی پڑتی ہے۔
- 2۔ ساحلی صحرا (Cool coastal Desert) ایسے صحرا جہاں درجہ حرارت انتہائی کم ہو۔
- 3۔ ٹھنڈے صحرا (Cold winter Desert) ایسے صحرا جہاں گرمیوں اور سردیوں کے دوران درجہ حرارت میں بہت زیادہ کمی و بیشی واقع ہو۔
- 4۔ برفانی صحرا (Polar Desert) ایسے صحرا جہاں ہر طرف برف بکھری پڑی ہو۔

☆ دنیا کا سب سے بڑا صحرا 'صحرائے اعظم' (صحارا) ہے یہ صحرا الجزائر، مصر، لیبیا، الجزائر، سوڈان، ایتھوپیا میں واقع ہے۔

☆ دنیا کا سب سے چھوٹا صحرا 'صحرائے کینری' کم ہے یہ صحرا اوس میں واقع ہے۔

☆ صحرا میں پرندے، حشرات، مکرناپ، مکرناپ، مکرناپ، مکرناپ ایسے درخت اور جھاڑیاں پائی جاتی ہیں جنکی جڑیں انتہائی لمبی ہوتی ہیں۔

☆ صحراؤں میں انسانی آبادی بہت کم ہوتی ہے۔

### بڑے صحرا

نمبر شمار	نام	ملک	رقبہ
1	صحرائے صحارا (صحرائے اعظم)	مراکش، مغربی صحارا، الجزائر، تونس، موریتانیہ، لیبیا، مصر، چاڈ، ایتھوپیا، سوڈان	3.5 ملین مربع میل
2	صحرائے آسٹریلیا، صحرائے گھنسن، صحرائے گرینٹ سینڈی، صحرائے گرینٹ وکٹوریہ	آسٹریلیا کے وسطی علاقہ کے ذیلی صحرا ہیں	6 لاکھ مربع میل
3	صحرائے عرب (i) صحرائے شام	سعودی عرب، کویت، قطر، متحدہ عرب امارات، شام	1 ملین مربع میل اسی کا حصہ ہے
4	صحرائے گوبی	چین، منگولیا	5 لاکھ مربع میل

23	اسو کوٹا لاسکا	امریکہ	24	ہائے اون	فلپائن
25	ماؤنٹ میرٹ	ریسٹ انڈیز	26	پایاٹھیان	انڈونیشیا
27	ہیمبرو	انڈونیشیا	28	ساکارو جینا	جاپان
29	وائٹ آئی لینڈ	نیوزی لینڈ	30	ماؤنٹ یوٹاؤلی	انڈونیشیا

ساٹراور جزیرہ جاوا کے درمیان ایک چھوٹے سے جزیرے پر واقع کارا کا ناؤ دنیا کا سب سے فعال آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو اکثر خوفناک دھماکوں سے پھٹتا ہے۔

خوابیدہ آتش فشاں:- مندرجہ ذیل پہاڑ کافی عرصہ سے خاموش، لیکن انکے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کب دوبارہ لاوہ اگلنا شروع کریں۔

1.	لوئیاکو	چلی	ارجنٹائن	2	ہلیکالا	ہوائی	3	دیماؤند	ایران
4	میکوڈی	چلی		5	ہیمبرو	انڈونیشیا	6	رزشن	بحیرہ عربیہ یونان

### خاموش آتش فشاں

1	آکونگا کوا	ارجنٹائن	2	البرز	کاکیشیا
3	میموراڈو	ایکویڈور	4	ایٹنی سانا	ایکواڈور
5	کھلیما بخار	ترکمانیہ	6	فوجی	جاپان

### زلزلہ

زمین میں لرزش یا ارتعاش پیدا ہونے کو زلزلہ کہتے ہیں۔ یہ لرزش اس وقت پیدا ہوتی ہے جب زمین توانائی خارج کرے۔ وہ علاقہ جہاں سے زمین توانائی خارج کرے زلزلہ کا مرکز کہلاتی ہے۔ زلزلہ کی پیمائش کا آلہ (The Reactor magnitude) کہلاتا ہے۔ عام طور پر اسے ریکٹر سکیل کہا جاتا ہے۔

### زلزلوں کی شدت

زلزلہ کی شدت	سالانہ اوسط	درجہ بندی	نام درجہ بندی
8 یا زیادہ	1	انتہائی خطرناک	Great
7.79	18	اس سے کم خطرناک	Major
6.69	120	معتدل زلزلہ	Strong
5.59	800	معتدل سے کم اعتدال پسند	Moderate
4.49	6,200	ہلکا	Light

5	صحرائے کالا یاری	جنوبی افریقہ، بوسوانہ، تنزانیہ	ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل
6	صحرائے قمر	پاکستان	ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل
7	صحرائے کاراکم	ازبکستان، ترکمانستان	ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل
8	صحرائے لوت	ایران	بیس ہزار مربع میل
9	صحرائے قحط	پاکستان	بیس ہزار مربع میل
10	صحرائے کیرل کم	روس	370 فٹ لمبا 220 فٹ چوڑا

### آتش فشاں پہاڑ

زمینی تبدیلیوں، گرمی و سردی جیسے عوامل کی وجہ سے پہاڑ پھٹ کر لاوہ اگلنا شروع کر دیتے ہیں ایسے پہاڑوں کو جولاوہ اگلنے والے آتش فشاں کہتے ہیں۔ ایک تخمینہ کے مطابق ہر سال 60 سے زائد آتش فشاں پہاڑ لاوہ اگلنے میں مسلسل لاوہ اگلنا یا ہر سال پھٹنا ایسے آتش فشاں پہاڑوں کو فعال آتش فشاں کہتے ہیں دنیا کے آتش فشاں پہاڑوں کا بڑا حصہ بحر الکاہل میں واقع علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ باقی آتش فشاں پہاڑ دوسرے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ابھی تک 550 آتش فشاں دریافت کیے جا چکے ہیں جن میں سے اکثر سرد پڑ چکے ہیں۔

بڑے آتش فشاں پہاڑوں کے نمائندہ:- 1۔ انڈونیشیا۔ 2۔ جاپان۔ 3۔ امریکہ

### مشہور آتش فشاں

1	ایٹو فاللا	ارجنٹائن	2	گولڈن ٹری	چلی
3	کالوینکس	ایکویڈور	4	رینگل ماؤنٹ	امریکہ
5	کلوجیف سکا	روس	6	ماؤنٹ آلو	جزیرہ ہوائی
7	کیرون	کیرون	8	اوی بس	انڈونیشیا
9	ہٹاراکوٹو	زائر	10	ایٹنا	سلی
11	چلن	چلی	12	نیامور	زائر
13	ولرپ کا	چلی	14	پیری کوئن	میکسیکو
15	ساما	جاپان	16	مگوروجو	نیوزی لینڈ
17	ہیرن برگ	آسٹریلیا	18	پیکو	کینیڈا
19	ویسو	ایٹلی	20	سٹرومیو	ایٹلی
21	ہیمبرو	انڈونیشیا	22	اؤٹاراکو	جاپانی



3.39	49,000	بلکے سے کم معمولی	ماکٹر Minor
2.3	1,000	بہت کم اول معمولی	دیری ماکٹر 1 Veryminor
1.2	8,000	بہت کم درم معمولی	دیری ماکٹر 2 Veryminor

### دنیا میں آنے والے مشہور زلزلے

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ	شدت
1	چلی	22 مئی 1960ء	9.5
2	الاسکا امریکہ	27 مارچ 1964ء	9.2
3	روس	4 نومبر 1952ء	9.0
4	ایکواڈور	31 جنوری 1906ء	8.8
5	الاسکا امریکہ	9 نومبر 1957ء	8.8
6	کیوس جزائر	6 نومبر 1958ء	8.7
7	الاسکا امریکہ	4 فروری 1965ء	8.7
8	بھارت	15 اگست 1950ء	8.6
9	ارجنٹائن	11 نومبر 1922ء	8.5
10	انڈونیشیا	9 کیم فروری 1938ء	8.5
11	بحر ہندوز داغ ویشیا	26 دسمبر 2004	9
12	پاکستان	8 اکتوبر 2005ء	8.5

نوٹ: پاکستان میں آنے والے اس زلزلہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 80 ہزار کے قریب تھی جبکہ لاکھوں افراد زخمی اور بے گھر ہوئے۔

### نسب سے زیادہ درجہ حرارت

عالمی ریکارڈ: العزیزہ لیبیا براعظم افریقہ میں 13 ستمبر 1922ء کو 58 ڈگری سینٹی گریڈ اور 136 ڈگری فارن ہائیٹ ریکارڈ کیا گیا یہ درجہ حرارت آج تک عالمی ریکارڈ ہے۔

### براعظموں کے زیادہ درجہ حرارت

نمبر شمار	مقام ملک	براعظم	تاریخ	فارن ہائیٹ	سینٹی گریڈ
1	ڈیٹھ ویلی امریکہ	شمالی امریکہ	10 جولائی 1913	134	57

2	تیرات سوی (اسرائیل)	ایشیاء	21 جون 1942	129	54
3	کونیز لینڈ	آسٹریلیا	16 جنوری 1889	128	53
4	سی وائل (چین)	یوسپ	14 اگست 1881	122	50
5	ری وڈاویا ارجنٹائن	جنوبی امریکہ	11 دسمبر 1905	120	49
6	واٹر اسٹیشن	انٹارکٹیکا	5 جنوری 1974	59	15

پاکستان میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ہی کے مقام پر 1973 میں 53 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا۔

### دنیا میں کم سے کم درجہ حرارت

عالمی ریکارڈ: براعظم انٹارکٹیکا کے مقام و اسٹوک میں 21 جولائی 1938 کو منفی 89 ڈگری سینٹی گریڈ اور 429 منفی فارن ہائیٹ ریکارڈ کیا گیا۔

نمبر شمار	نام مقام ملک	براعظم	تاریخ	فارن ہائیٹ	سینٹی گریڈ
1	وگس (روس)	ایشیاء	6 فروری 1933	-90	-68
2	گرین لینڈ (ڈنمارک)	یورپ	9 جنوری 1954	-87	-66
3	سنگ پوکون (کینیڈا)	شمالی امریکہ	3 فروری 1947	-81	-63
4	افرائے امراتس	افریقہ	11 فروری 1935	-11	-24
5	(ارجنٹائن)	جنوبی امریکہ	1942	-	-23
6	آسٹریلیا	-	-	-	-

### عجائبات عالم و اہم عمارات و مقامات قدیمہ

#### (1) ابرام مصر:

فرامین مصر نے اپنی بی بالاش کو ہمیشہ سینے محفوظ رکھنا پسند کیا وہ کے قریب صحراؤں میں بلند و بالا پتھر بنی عمارتیں تعمیر کروائیں۔ اپنی خوبصورتی و کارگریتی کی وجہ سے ابرام مصر کو عجائبات عالم میں پہلا درجہ حاصل ہے۔ ابرام مصر فرامین کے قریب خانوں میں فرعون کی نعشیں اور ان کا قیمتی ساز و سامان دفن ہے۔ خوفہ میکاراؤ اور خافہ کے ابرام دنیا کے مشہور ترین ابرام ہیں۔ خوفہ کا ابرام 113 میٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے ابتدا میں اسکی بلندی 482 فٹ اور 450 فٹ کے درمیان تھی اس کی چوڑائی تقریباً 755 میٹر فٹ و تعمیر میں 25 ٹن دھن 2,300,000 چوکور پتھر کے ٹکڑے استعمال

کے گئے ان پتھروں کی جسامت 40 کھب فٹ ہے۔ اہرام مصر کی بنیاد چوکور مگر پہلو ٹکڑے ہیں یہ ٹکڑے اوپر جا کر ایک نقطہ پر مل جاتی ہیں۔ آج تک یہ ثابت نہیں ہو سکا اس زمانے میں کارنگروں اور مزدوروں نے کونسا طریقہ استعمال کر کے پتھروں کو اتنی بلندی تک پہنچایا ہوگا جسے کہ ان کی تعمیر آج تک انسانی زندگی کا سب سے بڑا راز ہے۔ قدیم عجائبات عالم میں سے یہ واحد تعمیر ہے جس کے نشان ابھی تک موجود ہیں۔

## (2) بابل کے معلق باغات :-

قدیم عجائبات عالم میں بابل کے معلق باغات کا نمبر دوسرا ہے۔ چھ صدی قبل مسیح بابل کے بادشاہ بخت نصر نے اپنے محبوب ملکہ کو خوش رکھنے کیلئے بلندی پر باغات تعمیر کروائے تھے۔ اپنے منفرد طرز تعمیر اور بلندی کی وجہ سے ان باغات نے عالم انسانیت کو عرصہ دراز تک متحیر کیئے رکھا۔ قدیم بابل، ورنہ نئی کی تہذیب کو اصل شہرت انہی باغات کی وجہ سے نصیب ہوئی۔ یہ باغات حقیقاً معلق نہ تھے۔ بلکہ ایسی جگہ پر لگائے گئے جو درجہ بلند ہوتی تھی۔ بعض مورخین ان باغات کی بلندی 350 اور بعض 375 فٹ بتاتے ہیں اس بلندی کے عین اوپر تالاب موجود تھا جو ہر وقت پانی سے بھرا رہتا تھا اسی تالاب سے بلندی پر لگے پھلدار اور دوسرے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ یہ باغات کتنے ایکڑ رقبے پر تعمیر کیئے گئے اس حوالے سے تاریخ میں کوئی خاص شواہد موجود نہیں ہیں البتہ اس امر کا ضرور خیال رکھا گیا تھا کہ درختوں کی نشوونما میں کسی قسم کی کمی نہ پڑے۔

## (3) ڈائنا کا مندر :-

ڈائنا کا مندر کے آثار موجودہ ترکی میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مندر کی مرتبہ تعمیر ہوا اور بار بار تباہ کر دیا گیا۔ اس کے طول کے ہر ضلع میں سنگ مرمر سے بنے 127 ستون نصب تھے جبکہ عمارت ایک چوتھرے پر بنائی گئی۔ اس عمارت کی بلندی 60 فٹ سے زائد تھی۔ اس مندر کی وجہ شہرت ڈائنا کی مورتی تھی۔ اس دیوی کا یونانی نام آرٹیس تھا۔ سکندر اعظم نے اس مندر کو اپنے دور حکومت میں دوبارہ تعمیر کروایا تھا اس مندر کو کچھ قوم کے حصے 626ء میں مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔

## (4) زیورس کا اولپیا مجسمہ :-

500 سال قبل مسیح مشہور یونانی سنگ تراش اور مجسمہ ساز فیدس نے اولپیا کے مقام پر یہ مجسمہ تراشا تھا۔ زیورس قدیم یونان کا سب سے بڑا دیومالائی دیوتا تھا۔ اس لیے اس مجسمے کی پرے یونان میں بہت زیادہ عزت و تکریم کی جاتی تھی۔ سنگ مرمر کا بنایا یہ مجسمہ 40 فٹ بلند اور اس پر سونے 'چاندی اور ہاتھی دانت سے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اب اس مجسمے کے آثار بالکل ناپید ہو چکے ہیں۔

## (5) موسولیس کا مقبرہ :-

ایشیائے کوچک کے شہر ہلی کارنوس میں ملکہ ارٹھیہ نے اپنے مشہور بادشاہ موسولیس کی یاد میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ مقبرہ ایک بلند چوتھرے پر انتہائی بلند و بالا ستونوں اور چوکور عمارت پر مشتمل تھا۔ اب اس مقبرے کے آثار مکمل طور پر

ناپید ہو چکے ہیں۔

## (6) رہوڈز کا مجسمہ :-

سورج کے دیوتا پالوکا 105 فٹ بلند مجسمہ بندرگاہ رہوڈز پر ایک ضلع کے دونوں کناروں پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اس برج کی ایک لائٹ سمندری ضلع کے ایک طرف اور دوسری لائٹ دوسری طرف واقع تھی۔ اس مجسمے کے نیچے سے بحری جہاز گزرا کرتے تھے۔ اس مجسمہ کو مشہور یونانی سنگ تراش جیزو یا کیترز نے 280 قبل مسیح میں تعمیر کیا تھا۔ اس مجسمے کی تعمیر پر اس نے 13 سال سے زائد کا عرصہ صرف کیا تھا۔ یہ مجسمہ بعد ازاں ایک زلزلے کے دوران تباہ ہو گیا۔

## (7) اسکندر یہ کاروشنی کا مینار :-

مصر کے مشہور شہر اور بندرگاہ اسکندریہ کے مقام پر سائبرلیس نامی بادشاہ نے جہاز رانوں کی رات کو راہنمائی کیلئے تعمیر کروایا تھا اس مینار کی بلندی 400 فٹ تھی۔ اس کے اوپر کے حصہ پر رات کو آگ جلا کر ساحلوں کو بندرگاہ کی نشاندہی کی جاتی تھی۔ یہ مینار 13 ویں صدی عیسوی میں ایک زلزلہ کے دوران تباہ ہو گیا۔

## ابوالہوال کا مجسمہ (مصر) :-

ابوالہوال کا مجسمہ 4500 سال پرانا اور اہرام مصر سے ملتی ہے۔ 1988 میں یونیسکو کے زیر اہتمام اس کی بحالی کا کام شروع ہوا۔ یہ 1998 میں 2.5 ٹین ڈالر کی لاگت سے مکمل ہوا۔

## پارٹھینن آف یونان :-

یہ ایکروپولس میں اٹھینا دیوی کے مندر کے طور پر 438 قبل مسیح میں تعمیر ہوا تھا۔ اب اس کی عمارت منہدم ہو چکی ہے۔

## دیوار چین :-

چین کے شہنشاہ چن شی ہوا تک نے دنیا کی طویل ترین دیوار کو 228 ق م میں تعمیر کرایا یہ دیوار تقریباً 1600 میل لمبی ہے اور اس کی چٹائی میں پتھر اور مٹی استعمال ہوئی ہے۔ اس کی بلندی 18 سے 30 فٹ تک ہے۔

## تاج محل آگرہ (1632-1650) :-

مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں یہ خوبصورت مقبرہ (تاج محل) تعمیر کرایا تھا جس ہزار ماہر کارنگروں نے اسے اٹھارہ سال کی مدت میں دو کروڑ کی لاگت سے تعمیر کیا۔ اس کا نقشہ ایران کے مشہور ماہر تعمیرات عیسیٰ نے بنایا تھا۔

## شاہ فیصل مسجد (پاکستان) :-

دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے 46.87 ایکڑ رقبے پر محیط اس مسجد کے مال کا رقبہ 11,19 ایکڑ ہے۔ مال



میں کم و بیش ایک لاکھ اور دیگر مقامات پر مزید 2 لاکھ افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے ڈیزائن تعمیرات ڈاکٹر وحدت دلو نے بنایا۔

### ہٹلر واٹ مندر (کبوڈیا):

اس مندر کا رقبہ 1402 ایکڑ ہے۔ اسے 1113-1150 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

### آدم کاہل:

بھارت اور سری لنکا کے مابین چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کی ایک تیس سیل لمبی قطار کو کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت آدم کو جنت سے نکال کر اسی زمین پر اتارا گیا تھا۔

### اتارگی:

لاہور کا سب سے قدیم ترین مشہور اور خوبصورت بازار ہے۔

### بالمورل قلعہ:

سکاٹ لینڈ میں واقع مشہور قلعہ 1852 سے برطانوی قبضے میں ہے اور اس کا رقبہ 124000 ایکڑ ہے۔

### براڈوے:

امریکا کے کرسٹل ٹیمپلز کی وجہ سے مشہور گلی نیویارک میں واقع ہے۔ اس کی طوالت 25 کلومیٹر ہے۔

براؤن ہاؤس: یہ خوبصورت عمارت جرمنی میں واقع ہے۔

برینڈنبرگ گیٹ: جرمنی کے شہر برلن میں واقع محراب جس کا ڈیزائن کارل لینگ ہانز نے بنایا تھا اسے 1773-1808 میں تعمیر کیا گیا، خوبصورتی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔

بجنگم محل: بریتانوی میں واقع 600 کمروں پر مشتمل شاہی خاندان کی رہائش گاہ تھی۔ 1837 سے استعمال میں نہیں 1993 میں عوام کے لیے اس کے کچھ حصے کھول دیئے گئے۔

بگ بین (برطانیہ): برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس کا گھنٹہ گھر اس کا قطر 2.7 میٹر یا 9 فٹ اور وزن 13 ٹن ہے۔ اسے 1858 میں ڈھالا گیا تھا۔

بورو یودور: جاوا (اندونیشیا) کی قدیم بدھ خانقاہ 750ء اور 850ء کے مابین تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت آج تک قابل استعمال ہے۔

پرل ہاربر: جزیرہ ہوائی (امریکہ) کی مشہور بندرگاہ ہے اسے 7 دسمبر 1941 کو بمباری کر کے جاپان نے شدید نقصان پہنچایا جس سے دو ہزار فوجی ہلاک ہو گئے۔ جس کے بعد امریکہ نے جاپانی شہروں پر ایٹم بم گرائے تھے۔

پنچہ صاحب: حسن ابدال (ایک) کے مقام پر سکھوں کا مقدس گرو دارہ یہاں ایک پتھر پر گورو نانک کا پنچہ بنا ہوا ہے۔

پونالائیس: حبت (چین) لہاس کے مقام پر دلائی لامہ کا مشہور محل ہے۔ اسے دنیا کا سب سے بڑا محل بھی کہا جاتا ہے۔

پوکھران: راجستھان (بھارت) میں واقع مقام جہاں بھارت نے مئی 1974 اور مئی 1998 میں ایٹمی دھماکے کئے تھے۔

پکاؤلی سرکس (لندن): برطانیہ کی مشہور گلی جہاں عجیب گھر اور دیگر ثقافتی عمارات واقع ہیں۔

پیساکا جھکا ہوا اینار: یہ بینارائلی کے شہر جیسا میں ہے۔ یہ مسلسل جھٹکا جا رہا تھا۔ جس کے بعد 1999 میں اس کی مرمت کی گئی۔

پیناگان: امریکی محکمہ دفاع اور بری فوج کے مرکزی دفاتر اس عمارت میں واقع ہیں واشنگٹن میں واقع یہ عمارت 29 ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی ہے اسے 1941-1943 میں تعمیر کیا گیا 11 ستمبر 2001 دہشت گردوں نے اس کے ایک حصے کو تباہ کیا۔

ٹیکسلا: راولپنڈی کے نزدیک بدھ آثار قدیمہ کا مرکز، بدھ دور کی مشہور پونڈرشی اسی شہر میں واقع تھی۔

جنرل ستر: دہلی (بھارت) میں واقع رمنڈ گاہ ہے۔

چاندنی چوک (بھارت): دہلی کا مشہور بازار کھانوں کے وجہ سے مشہور ہے۔

خانہ کعبہ: مکہ مکرمہ میں واقع اللہ کا گھر جہاں ہر سال پوری دنیا کے مسلمان حج کی غرض اور اس کی زیارت کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔

دلال سٹریٹ: بھارت کے شہر ممبئی میں شاہک ایجنسی مارکیٹ کے طور پر مشہور ہے۔

دیوار گرہ: یروشلم میں یہودی مندر کی مغربی دیوار ہے اسے دہائیوں نے تباہ کر دیا تھا یہودی اس دیوار کی پوجا کرتے تھے۔

ڈاؤنگ سٹریٹ: وزیراعظم برطانیہ کی سرکاری رہائش گاہ لندن کی اسی سٹریٹ میں واقع ہے۔

زیپ الہ سٹریٹ: کراچی کا خوبصورت بازار مختلف اشیاء کی خریداری کے لئے مشہور ہے۔

راس کوہ: ضلع چاغی (بلوچستان) کا ایک پہاڑی مقام ہے جہاں 28 اور 30 مئی 1998 کو پاکستان نے ایٹم بم کے چھ کامیاب دھماکے کئے۔

ریڈ سکوآرڈ (روس): ماسکو کا وسطی حصہ جہاں مرکزی حکومت کے دفاتر قائم ہیں۔

سکاٹ لینڈ یارڈ: ویسٹ منسٹر لندن میں میٹرو پولیس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

شاہیاد ٹاور: یہ ٹاور تہران میں شہنشاہیہ کے اڑھائی ہزار سالہ جشن کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا۔

شیوڈ گیون گیوڈا: یگنون (ریگن/سیانر) میں بدھ عبادت گاہ ہے۔ اس خانقاہ کی بلندی 98 میٹر یا 326 فٹ اور اس کے اوپر سونا منڈا ہوا ہے۔

عرفات: مکہ مکرمہ کے مشرق میں واقع ڈیڑھ دو سو فٹ بلند پہاڑ ہے اسے جبل رحمت بھی کہتے ہیں یہاں 9 ذی الحجہ کو حج خطبہ دیا جاتا ہے اس کے دامن میں جنوب کی طرف میدان عرفات واقع ہے۔

قلیٹ سٹریٹ: لندن کی ایک گلی جہاں اخبارات اور پریس ایجنسیوں کے دفاتر واقع ہیں۔

فیوجی یاما: جاپان کی بلند ترین پہاڑی چوٹی بلندی 12388 فٹ جاپانی اسے مقدس مانتے ہیں ٹوکیو کے جنوب میں واقع ہے۔

قصبہ بنار: دہلی کا ایک شاندار مینار جسے 1199ء میں سلطان قصبہ الدین ایک نے تعمیر کرایا یہ 263 فٹ بلند ہے۔  
کرشل پبلکس (برطانیہ): ڈھانچے لوہے کے ڈھانچے سے بنا ہوا ہے۔ جس کا ڈیزائن سر جوزف ویکسٹن نے عظیم لٹریچر کے لئے بنایا۔ لندن کے ہائیڈ پارک میں قائم کیا گیا۔ جو 1936ء تشریف کے دوران جل گیا تھا۔

کریمین (روس): ماسکو میں قیصل والا قلعہ، انتظامی و مذہبی مرکز کا کام دیتا تھا۔ ماسکو کا کریمین محل محل کریمین کہلاتا ہے۔ 1712ء میں روس کے زار عکرائوں کی رہائش گاہ تھا۔

کیپ کیناڈا: امریکا کا خلائی مرکز ہے پہلے اس کا نام کیپ کینیڈی تھا۔

کولوسیم (اطلی): روم میں (975-980) کے مابین تعمیر ہوا۔ یہ چار منزلہ بیضوی شکل کی عمارت تھی اور اس میں پچاس ہزار افراد کے لئے گنجائش موجود تھی۔

گرینڈ کینان: یہ کھائی 217 میل لمبی 25۴۸ میل چوڑی 6250 فٹ گہری ہے۔ یہ شمال مغربی ایریزونا (امریکہ) میں واقع ہے۔

گولڈن ٹیمپل: امرتسر (بھارتی پنجاب) میں واقع سکھوں کی مرکزی عبادت گاہ اسے 1766ء میں تعمیر کیا گیا جس کا سنگ بنیاد مسلمان صوفی بزرگ میاں میر نے رکھا۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب بھی یہاں رکھی ہے۔

گولڈن گیٹ برج (امریکہ): فولاد کا ایک بڑا معلق پل یہ فلج سان فرانسسکو کو بحرالقیانوس سے ملاتا ہے 1937ء میں مکمل ہوا ایک میلن 1280 میٹر لمبا ہے۔

لک رصدگاہ: کیلی فورنیا (امریکا) میں واقع ایک مشہور رصدگاہ ہے۔

لودرے: پیرس کا آرٹ میوزیم 1546ء میں تعمیر کیا گیا اور یہاں دنیا کی بہترین اشیاء رکھی گئی ہیں۔

بحسب آزادی: نیویارک میں ایستادہ یہ ایک خاتون کی ترجمانی کرتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ ہے فرانس نے امریکا کو آزادی حاصل کرنے پر بطور تحفہ دیا اور نچائی 152 فٹ ہے۔

مردیکا پبلکس (انڈونیشیا): جکارٹا میں واقع مشہور محل ہے۔

مسجد نبوی: دنیا کی سب سے بڑی مسجد مدینہ منورہ میں واقع ہے اسے حضور ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا اسی مسجد کے ساتھ واقع حضرت عائشہ کے حجرے میں نبی کریم ﷺ کو لحد میں اتارا گیا۔

مونو مینٹل ایکسپریس: برازیل کے دارالحکومت برازیلیا میں دنیا کی سب سے چوڑی سڑک کا افتتاح اپریل 1960ء میں ہوا۔

موجودہ پاکستان کے آثار قدیمہ کا مرکز یہ سندھ میں ہے اور یہاں سے 5 ہزار سال قبل مسیح کے آثار ملے ہیں۔ یہ عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہیں۔

مسادام تساو کا موزی گھر: لندن میں واقع ہے۔ یہاں عالمی شخصیات کے موزی مجسمے بنا کر محفوظ کئے جاتے ہیں۔

ناگاساکی: جاپان میں واقع وہ مقام جہاں 9 اگست 1945ء کو امریکہ نے ایٹم بم پھینکا تھا۔

نوٹرے ڈیم: پیرس کا قدیم گرجا گھر اپنے تعمیرانی حسن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے اسکی تعمیر مختلف مراحل میں (1163-1345) میں مکمل ہوئی۔

وال سٹریٹ: مین مین میں واقع ایک گلی نیویارک ٹاک ایکسچینج کی عمارت کے لئے مشہور ہے۔

وائٹ ہاؤس: لندن میں وائٹ پارک کے نام سے پکارا جانے والے علاقہ میں حکومت برطانیہ کے سرکاری دفاتر ہیں۔

وائٹ ہاؤس: واشنگٹن ڈی سی میں واقع صدر امریکہ کی سرکاری رہائش گاہ 1814-1829ء تعمیر ہوئی۔

وزیر مینشن: کھارادر کراچی میں واقع اس عمارت میں 25 دسمبر 1876ء کو قائد اعظم محمد علی جناح پیدا ہوئے۔ ہارلے سٹریٹ: لندن کی ایک مشہور گلی ہے۔

ہائیڈ پارک: لندن کا ایک شاہی پارک جو عوام کے لئے جمناؤل کے دور میں کھولا گیا۔ اس کا رقبہ 1630 ایکڑ ہے یہاں سیاسی رہنما حکومت کے خلاف تقریریں کرتے ہیں۔

ہڑپہ: ساہیوال (پاکستان) کے قریب آثار قدیمہ کا ایک مرکز وادی سندھ کی تہذیب کا مرکز ہے۔ یہ عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہے۔

## دنیا کے مشہور شہر

آبادان: ایرانی جزیرہ دریائے شط العرب کے مشرقی سمت میں واقع ہے تیل صاف کرنے کے کارخانوں کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

احمد آباد: بھارت کا صنعتی مرکز اور بندرگاہ 1411ء میں آباد ہوا تھا۔ مہاتما گاندھی کی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔

اریحا: مغربی کنارے پر آباد فلسطینی شہر (1850 ق م 900) سے مسلسل آباد چلا آ رہا ہے۔

استنبول: ترکی کا شہر عثمانیہ خلافت کا مرکز دو براعظموں، یورپ اور ایشیاء میں واقع دنیا کا واحد شہر۔

اسکندریہ: مصر کی مشہور بندرگاہ مشہور سکندر اعظم سے منسوب ہے 332 ق م میں سکندر اعظم نے آباد کیا۔ بطلمیوں بادشاہ کا دارالحکومت (304-30) تھا۔ یہ بندرگاہ لائٹ ہاؤس کے لئے بھی مشہور ہے۔

اسلام آباد: پاکستان کا دارالحکومت اور جدید ترین شہر 1961ء میں مارگلہ کی وادیوں میں بسایا گیا۔

اسمارا: اریٹریا کا دارالحکومت ہے۔

اسوان: مصر کا شہر، اسوان ڈیم دریائے نیل پر بنایا گیا تھا۔ جو 1971ء میں مکمل ہوا۔

اشک آباد: ترکمانستان کا دارالحکومت ہے۔

الجزیرہ: الجزائر کا دارالحکومت اور بندرگاہ اسے باربروسہ نے (1518) میں آباد کیا تھا۔

امرتسر: بھارتی پنجاب کا ایک شہر اور سکھوں کا مقدس مقام، (1577ء) میں آباد ہو، گورو رام داس نے آباد کیا) سکھوں کے مقدس مقام گولڈن ٹیمپل میں ان کی مقدس کتاب آدھی گرنتھ پڑی ہے بھارتی فوج نے 1984ء میں اس پر حملہ کیا اور سنت بھرت سنگھ بھنڈراوالہ کو قتل کر دیا۔

انتاناریو: ہڈنا مسکر کا دارالحکومت براعظم افریقہ کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔

انٹارپو: آپیا ساموا کینڈا کینڈا ساموا کا دارالحکومت ہے۔

آستانہ: قازقستان کا دارالحکومت، پرانا نام اکولا تھا۔

آسٹیشن: حیراگوئے کا دارالحکومت، مواصلات اور تجارت کا مرکز، 1537ء میں قائم ہوا۔



آکسفورڈ: انگلستان کا مشہور قصبہ انگلینڈ دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی اسی شہر میں واقع ہے جو 1585 میں قائم کی گئی تھی۔

آکسوم: استنبول کا مشہور شہر اسے سینا کی تہذیب اور مذہب کا مرکز آکرہ: اتر پردیش کا شہر 1566ء میں مغلوں نے آباد کیا اور مثل حکومت کا دار الحکومت رہا ہے۔ 1659ء تا جمل (1632-54) کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ابوجا: نائجر کا دار الحکومت ہے۔ ابوظہبی: متحدہ عرب امارات کا دار الحکومت، اور تجارتی مرکز ہے۔ ابوسل: مصر کے فرعون رمیس دوم نے یہاں دو بڑے مندر تعمیر کرائے تھے، جو عالمی ورثہ میں شامل ہیں۔ ایوان شہر کے قریب واقع ہے۔

انادو: کینیڈا کا دار الحکومت، 1826ء میں آباد ہوا نہیں تاہم (پارلیمنٹ کی عمارت) کی وجہ سے مشہور ہے جسکی بلندی 88 میٹر 289 فٹ ہے۔ اجیر: عظیم روحانی بزرگ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی وجہ سے مشہور شہر بھارت کی ریاست راجستھان میں واقع ہے۔

اجنا: اورنگ آباد کے قریب واقع شہر۔ یہاں سے تین میل کے فاصلے پر پہاڑی غاروں کو تراش کر جو 600 ق م سے 200 ق م کے مابین معبد تعمیر کئے گئے جو 1817ء کو دریافت ہوئے۔

اجین: ہندوؤں کے سات مقدس مقامات میں شامل شہر ہے۔ مشہور تیرتھ آنتی کی آریائی سلطنت کا دار الحکومت تھا۔ انجینا: چاؤ کا دار الحکومت، 1900ء میں بسایا گیا۔ انقرہ: سابقہ نام انکارہ ہے 1923ء میں ترکی کا دار الحکومت بنا، ترک کمال پاشا کا مقبرہ بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ اوساکا: جاپان کا تیسرا بڑا صنعتی شہر ہے۔

اوسلو: ناروے کا دار الحکومت ہے۔ اوگاگو: یاواگا دو گو برکینا فاسو کا دار الحکومت، موری سلطنت کا دار الحکومت تھا۔ اولن بطور: منگولیا کا دار الحکومت ہے، مذہب لامنت کا مرکز، روس اور چین کے مابین تجارتی مرکز 1921ء جس میں دار الحکومت قرار پایا۔ اسکی بنیاد 1639ء میں رکھی گئی۔

اولپیا: اہل یونان نے 776 ق م میں یہاں سے اولمپک کھیلوں کا آغاز کیا تھا۔ سات قدیم عجائبات میں سے ایک عجوبہ زمیں کا مجسمہ اسی شہر میں واقع ہے۔

اول: انگلستان میں واقع شہر نیانے کرکٹ کا جانا بچا نام ہے۔ ایبرڈین: سکاٹ لینڈ کا شہر قدیم نام ڈیوانڈ ہے، کپڑے، جہاز سازی، کاغذ اور زرعی آلات کی تیاری کا مرکز۔

ایجنسز: یونان کا دار الحکومت، اقتصادی، تجارتی اور ثقافتی مرکز، 1835ء میں رائج شد۔ جدید اولمپک کھیلوں کا آغاز اسی شہر سے ہوا۔

ایسٹریم: ہالینڈ کا دار الحکومت، اہم یورپی بندرگاہ ہے صنعتی مرکز ہے 1808ء دار الحکومت ہے۔ بارسلونا: اسپین کا دوسرا بڑا شہر، اہم بندرگاہ، آرٹ کا مرکز، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

باکو: آذربائیجان کا دار الحکومت، صنعتی، سائنسی، اور ثقافتی مرکز ہے بحیرہ کاسپین کے کنارے آباد ہے۔ بانیکوور: قازقستان کا چھوٹا سا قصبہ، روس یہاں سے اپنے مواصلاتی سارے چھوڑتا رہا ہے۔ دریائے سیر کے کنارے آباد ہے۔

بخارست: رومانیہ کا صدر مقام اور اہم تجارتی اور صنعتی مرکز ہے جس کی بنیاد 14 ویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ جرمن بمباری اسے دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہو۔

بڈاپسٹ: ہنگری کا دار الحکومت، دریائے ڈینیوب کے کنارے پر یہ شہر کپڑے اور کیمیائی سامان کے لئے مشہور ہے۔ براسلا: جمہوریہ سلواکیا کا دار الحکومت، موراوی سلطنت کا اہم قلعہ تھا۔

برازویل: کانگو کا صدر مقام، دوسری جنگ عظیم میں آزاد فرانسیزی فوجوں کا ہیڈ کوارٹر تھا، اسکی بنیاد 1880ء میں رکھی گئی۔ برازیلیا: برازیل کا نیا دار الحکومت اور جدید ترین شہر ہلکی صنعتوں اور جدید جسموں کی وجہ سے مشہور اور عالمی ورثہ میں شامل ہے۔

برج ٹاؤن: پاراؤس کا بندرگاہی دار الحکومت ہے، بریتانم: انگلستان کا دوسرا بڑا اور مشہور شہر، دوسری جنگ آزادی میں بمباری سے تباہ ہوا۔ صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔ شاہی خاندان کی رہائش اسی شہر میں ہے۔

برلن: جرمنی کا صدر مقام جسکی بنیاد 13 ویں صدی عیسوی میں رکھی گئی، بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز 1989ء سے جرمنی کا صدر مقام ہے۔

برن: سوئٹزر لینڈ کا صدر مقام۔ اسکی بنیاد 1191ء میں رکھی گئی۔ پرانا شہر عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔ متعدد بین الاقوامی اداروں کا صدر دفتر ہے۔

برسلز: بلجیم کا دار الحکومت، متعدد بین الاقوامی تنظیموں کا مرکز نیز صنعتی اور تجارتی مرکز بھی ہے۔ نیو کامرزی دفتر بھی یہاں پر واقع ہے۔

بساؤ: مینی بساؤ کا دار الحکومت اور 1869ء میں آباد ہوا تھا۔ 1867ء میں غلاموں کی تجارت کا مرکز تھا۔ بشلیک: کرغیزستان کا دار الحکومت، اسکی بنیاد 1825ء میں رکھی گئی تھی۔

بغداد: عراق کا دار الحکومت، دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے، خلیج کی جنگ کے دوران 2003ء میں بُری طرح تباہ ہوا۔ اہم ترین تجارتی مرکز ہے۔

بلغراد: سربو کروشین یوگوسلاویہ کا دار الحکومت ڈینیوب اور ساداکے دریاؤں کے سنگم پر واقع ہے۔ بلغارست: شمالی آئر لینڈ کا دار الحکومت، بندرگاہ اور سب سے بڑا شہر، جہاز سازی کا مرکز ہے۔

بلیوم فونٹین: جنوبی افریقہ کا شہر جسکی 1846ء میں بطور قلعہ بنیاد پڑی۔ باماکو: مالتے کا دار الحکومت، آبادی دس لاکھ، وسطی عہد میں افریقہ کا اسلامی تعلیم کا بڑا مرکز تھا۔

- بنول: جمہوریت کا دارالحکومت، بندرگاہ شہر آباد ہوا۔ 1816 میں آباد ہوا۔
- بنڈوگ: انڈونیشیا کا شہر، ڈچ ایسٹ انڈیز کا سابق مرکز، بنڈوگ کانفرنس کی وجہ سے مشہور ہے۔
- بندر سری بیگوان: بروٹائی دارالسلام کا دارالحکومت اور بندرگاہ ہے۔
- بنکاک: تھائی لینڈ کا دارالحکومت، نہروں کے لئے مشہور ہے۔
- بنگکوی: اباگی دریا کے کنارے آباد، چوکی کا تجارتی مرکز ہے۔
- بوجبور: سابقہ نام اوسبور اور وڈی کی بندرگاہ ہے۔
- بوگوتا: کولمبیا کا صدر مقام 1538 میں بنیاد رکھی گئی۔
- بجنگ: چین کا دارالحکومت، اور خوبصورت شاہی محلات اور پتیلز ہال کی وجہ سے مشہور ہے۔
- بیروت: لبنان کا دارالحکومت، عیسائیوں اور مسلمانوں میں تقسیم ہے، اس تقسیم کو سبز لائن کہتے ہیں۔
- بیسرلے: سینٹ کسٹنس کا دارالحکومت اور تجارتی مرکز ہے۔
- بیلوپان: بیلینز کا دارالحکومت، آبادی ایک بار طوفان سے تباہ ہو گئی تھی۔
- بیونس آئرس: ارجنٹائن کا دارالحکومت ہے جو دریائے پلیٹ کے کنارے 1536 میں آباد ہوا۔
- پارمو: اٹلی کا شہر فونیقیوں نے آٹھویں صدی میں آباد کیا تھا۔
- پانامہ شہر: پانامہ کا دارالحکومت، 1673 میں آباد ہوا۔ اس کے قریب سیلون بولیور کا عالمی درشہ ہے۔
- پانی پت: کرنال، ہریانہ (بھارت) کا مشہور قصبہ، اس مقام پر تین جنگیں 1526-1556 اور 1761 کو بالترتیب بابر، ابراہیم لودھی، اکبر اور بھال اور مرہٹوں اور احمد شاہ ابدالی کے مابین لڑی گئیں۔ بونلی قلندر اور الخاف حسین خانی اسی شہر میں دفن ہیں۔
- پراگ: جمہوریہ چیک کا دارالحکومت، صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔
- پرائیا: کیب ورڈے کا دارالحکومت، بندرگاہ اور صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔
- پرستینا: کوسوو کا دارالحکومت اور صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔
- پریٹوریا: جنوبی افریقہ کا انتظامی دارالحکومت، 1855 میں آباد ہوا۔
- پشاور: درہ خیبر کے سرے پر واقع اہم تعلیمی، تجارتی اور صنعتی مرکز، پاکستان کے صوبہ سرحد کا صدر مقام، قدیم شہر، فوجی چھاؤنی ہے۔
- پوٹسڈم: جرمنی کا مشہور شہر، اقوام متحدہ کے قیام کے سلسلے میں برطانوی وزیراعظم چرچل اور روسی صدر سالن اور امریکی صدر ٹرومین کے درمیان مذاکرات 1945 میں اسی شہر میں ہوئے تھے۔
- پورٹ آف پرنس: نیپی کا دارالحکومت اور بندرگاہ، صنعتی و تجارتی مرکز۔
- پورٹ آف سین: ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کا دارالحکومت اور بندرگاہ۔
- پورٹ سعید: مصر کی اہم بندرگاہ، 1859 میں سوئز کے کنارے شمالی سرے پر آباد ہوا عرب اسرائیل جنگ میں اس پر اسرائیل نے قبضہ کر لیا تھا۔

- پورٹ لوئی: ماریشس کا دارالحکومت، اہم تجارتی مرکز اور بندرگاہ، جو 1735 میں آباد کیا گیا۔
- پورٹ مارے: پاپوا نیو گنی کی بندرگاہ اور دارالحکومت، دوسرے جنگ عظیم میں اتحادیوں کا فوجی مرکز تھا۔
- پورٹ والادوینو: ٹو کا دارالحکومت اور تجارتی مرکز۔
- پورٹو نوو: مین کا دارالحکومت اور بندرگاہ پرنگیز یوں نے اسے آباد کیا۔
- پوسان: کوریا کا دوسرا بڑا شہر اور بندرگاہ، ایشیائی کھیلوں 2002 اسی شہر میں منعقد ہوئی تھیں۔
- پوکھران: بھارت کے علاقے راجستھان کا گاؤں جہاں 1974 میں ایک ایٹمی دھماکہ اور مئی 1998 میں پانچ مزید دھماکے کئے گئے۔
- پونہ: 79ء کے زلزلے نے اطالوی شہر کو تباہ کیا بعد ازاں آباد ہوا۔
- پیراماریبو: بری نام دارالحکومت اور بندرگاہ، فرانسیسیوں نے اسے 1540 میں آباد کیا۔
- پیرس: فرانس کا دارالحکومت، خوبصورت ترین شہر، لوٹے ڈیم کھدیروں کی خوبصورت عمارت اور اسٹیل ٹاور کے لئے مشہور ہے۔
- پیسا: اٹلی کا مشہور شہر عجائبات کے عالم میں شامل پیسا ٹاور کی وجہ سے مشہور، پیسا ٹاور کی بلندی 180 فٹ، پتھری کی وجہ سے اس کی مرمت کر دی گئی ہے۔
- پیونگ پیانگ: شمالی کوریا کا دارالحکومت اور قدیم ترین شہر 1122 قبل مسیح میں آباد ہوا۔
- تاشقند: ازبکستان کا دارالحکومت اور صنعتی و تجارتی مرکز 1966 کے زلزلے کے بعد دوبارہ تعمیر ہوا 1964 کی جنگ کے بعد پاک بھارت معاہدہ صلح ہمیں ملے پایا۔
- تائی پے: تائیوان کا دارالحکومت اور تجارتی مرکز۔
- تھیلیسی: جارجیا کا دارالحکومت 51 ویں صدی عیسوی میں آباد ہوا۔
- ترانہ: البانیہ کا دارالحکومت 17 ویں صدی عیسوی میں آباد ہوا۔
- تراوا: کیریبی کا دارالحکومت، امریکا، جاپان جنگ کی وجہ سے مشہور ہوا۔
- تل ابیب: مغربی اسرائیل کے جزواں شہر اور تجارتی بندرگاہ۔
- تہران: ایران کا دارالحکومت، جدید ایران کا نشان ہے۔
- تھمبھو: بھوٹان کا دارالحکومت، اور صنعتی و تجارتی مرکز سلسلہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے۔
- تیانجن: چین کی سب سے بڑی مصنوعی بندرگاہ۔
- تیونس: تیونس کا دارالحکومت منقیوں نے اسے آباد کیا۔
- تالین: ایسٹونیا کا دارالحکومت اور بندرگاہ، دوسرے جنگ عظیم میں جرمنی نے قبضہ کیا فوجی اور بحری تحصیلات کا مرکز۔
- ٹراٹم: ناروے کا بندرگاہی شہر اور وائکنگ عہد کے دوران ناروے کا دارالحکومت رہا۔
- ٹرائے: ترکی کے آثار قدیمہ کا اہم مرکز، یہاں سے چار ہزار سال قبل کے آثار دریافت ہوئے ہیں۔



ٹوگرڈ: کینیڈا کا تجارتی اور ثقافتی مرکز۔

ٹوکیو: جاپان کا دار الحکومت، بندرگاہ، دوسری جنگ عظیم میں امریکی بمباری سے تباہ ہوا۔ ٹوکیو ناورد دنیا میں دھات سے بنا ہوا بلند ترین ناورد ہے جو 1956ء میں تعمیر ہوا۔ شاہی محل اور میچی خانہ کے لئے مشہور ہے۔

ٹیکساس: جنوب مغربی امریکہ ریاست، امریکا اور میکسیکو کی جنگ کا مرکز تھا۔

ٹیکسلا: عالمی ورثہ میں شامل پاکستان کے قدیم شہروں میں سے ایک بدھ آثار قدیمہ کا مرکز، سابقہ بدھ یونیورسٹی اور عجائب گھر کیلئے مشہور ہے۔

جارج ٹاؤن: گیانا کا دار الحکومت اور تجارتی مرکز 1781ء میں آباد ہوا۔

جبوتی شہر: جبوتی کا دار الحکومت، عربوں نے بسایا، مشہور افریقی بندرگاہ ہے۔

جدہ: سعودی عرب کی مشہور بندرگاہ، تجارتی و صنعتی مرکز۔

جکارتہ: انڈونیشیا کا دار الحکومت، صنعتی و تجارتی اور جہاز سازی کا مرکز۔

جوبنسبرگ: جنوبی افریقہ کا بڑا شہر 1886ء میں آباد ہوا۔ سونے کے مرکز کی حیثیت سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

جنیوا: سوئٹزرلینڈ کا شہر، گھڑیوں اور زیورات کا مرکز، دوسو بین الاقوامی تنظیموں کے صدر دفاتر اسی شہر میں موجود ہیں۔ لیگ آف نیشنز کا دفتر بھی اسی شہر میں قائم ہے۔

جے پور: راجستھان (بھارت) کا مشہور شہر ہے، جو کے سرخ پتھر سے بنی عمارتوں کے باعث گلابی شہر کے نام سے مشہور ہے۔

چانی: پاکستان کے صوبہ بلوچستان کا شہر 28 اور 30 مئی 1998ء کو پاکستان کے ایشی دھماکے ہونے کے بعد شہرت ملی۔

چانگ شا: چین کے صوبہ ہنان کا دار الحکومت اور صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔

چنائی: بھارت کی اہم بندرگاہ، تامل ناڈو کا صدر مقام، سابقہ نام مدراس ہے۔

چانگ چن: شمال مشرقی چین میں صوبہ ہیل جیلین کا دار الحکومت، مانچو بادشاہت کا دار الحکومت تھا۔

چنگ گانگ: بنگلہ دیش کی اہم بندرگاہ اور بڑا شہر، ہندوؤں اور بدھوں کے متعدد معبد اسی شہر میں واقع ہیں۔

چرنوبل: یوکرین کا شہر 1986ء میں یہاں دنیا کا سب سے بڑا جوہری حادثہ پیش آیا۔ اس وقت یہ شہر سوویت یونین میں شامل تھا۔

چندی گڑھ: بھارت کے مغربی پنجاب اور ہریانہ کا مشترکہ دار الحکومت، اس کا شمار دنیا کے جدید ترین شہروں میں ہوتا ہے حیدرآباد دکن: بھارت کے صوبے آندھرا پردیش کا دار الحکومت، اسلامی تہذیب و ثقافت کا مرکز، سالار جنگ عجائب گھر پورے اپنی طرز کا واحد عجائب گھر ہے۔ مسلمانوں کی گوگنڈہ ریاست کا دار الحکومت تھا۔

دھیر: شمالی مغربی ابراہیل کا صنعتی شہر اور بندرگاہ ہے۔

خراخان: ایرانی صوبہ خراسان کا شہر پھلوں، قالین سازی، پتھر پر نقشی کے لئے مشہور ہے انصاری اور فردوسی جیسے ممتاز شاعر اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

خرطوم: سوڈان کا دار الحکومت، صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

خیوا: ازبکستان کا مشہور شہر اور زرعی پیداوار کا مرکز، دریائے آمل کے کنارے آباد ہے۔

وار جیلنگ: بھارتی صوبہ مغربی بنگال کا صحت الزا اور تفریحی مقام، چائے کی کاشت کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

دار السلام: تنزانیہ کا مشہور شہر بندرگاہ اور صنعتی تجارتی شہر کی بنیاد 1882ء میں آباد ہوا۔

دمام: سعودی عرب کا پرانا ساحلی شہر اور بندرگاہ تیل کے کنوؤں کے لئے مشہور ہے۔

دمشق: شام کا دار الحکومت دنیا کا مسلسل آباد رہنے والا قدیم ترین شہر ہے، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل جامع مسجد دمشق بھی اس کی وجہ شہرت ہے۔

دوشنبہ: تاجکستان کا دار الحکومت، صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

دہلی: بھارت کا دار الحکومت، صنعتی و تجارتی مرکز، پرانی دہلی شاہجہاں نے 1638ء میں تعمیر کرائی، مغلیہ عمارات جامع مسجد اور مال قلعہ کی وجہ سے مشہور ہے۔

دوبا: قطر کا بندرگاہ، صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

ڈاکار: سینی گال کا دار الحکومت اور 1857ء میں آباد ہوا۔

ڈبلن: آئر لینڈ کا دار الحکومت فن پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس 1919ء میں اسی شہر میں ہوا تھا۔

ڈربئی: برطانیہ کا شہر ظرف سازی، گھوڑ دوڑ اور ریشم کے لئے مشہور ہے۔

ڈسلڈورف: جرمنی کا صنعتی اور تجارتی شہر، زیریں راکٹ کے کنرے 1288ء میں آباد ہوا۔

ڈلی: مشرقی تیمور کا دار الحکومت صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

ڈنڈی: مشرقی آئر لینڈ کا دار الحکومت اور بندرگاہ، مکے پاش قلعہ کے لئے مشہور ہے۔

ڈوڈوما: تنزانیہ کا دار الحکومت و صنعتی و تجارتی مرکز۔

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کا دار الحکومت، 16 دسمبر 1971ء تک مشرقی پاکستان کا دار الحکومت تھا۔ اور مسجدوں کا شہر کہلاتا ہے۔

ڈیٹرائٹ: امریکہ کا صنعتی شہر، کاروں اور ٹرک سازی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ڈیرہ دون: بھارت کے صوبہ اتر پردیش کا شہر ہٹھری اکیڈمی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ڈنیزنگ: شمالی پولینڈ کا صنعتی اور تجارتی شہر ہے۔

راولپنڈی: پاکستان کا مشہور شہر اور فوجی چھاؤنی، پاکستان آرمی کا ہیڈ کوارٹر بھی اسی شہر میں واقع ہے۔

ریواڈی جنیرو: برازیل کا صدر مقام، بندرگاہ اہم تجارتی اور صنعتی مرکز ہے۔

رباط: مراکش کا صدر مقام پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی، اور اسی شہر میں تنظیم کا قیام عمل میں آیا، شاہی محلات اور قلعوں کے لئے مشہور ہے۔

رملہ: خود مختار فلسطینی اتھارٹی کا دار الحکومت، یا سر عرفات اسی شہر میں مدفون ہیں۔

روم: اٹلی کا صدر مقام اور قدیم رومن تہذیب کا مرکز، سات پہاڑوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔

ریاض: سعودی عرب کا دار الحکومت اور جدید ترین شہر، دنیا کا سب سے بڑا ایئر پورٹ بھی اسی شہر میں واقع ہے۔  
ریکجاؤک یا ریکیاؤک: آکس لینڈ کا دار الحکومت، 1874ء میں آباد ہوا۔  
ریگا: لٹویا دار الحکومت بندرگاہ اور اہم تجارتی، ثقافتی اور تفریحی مرکز، دوسری جنگ عظیم میں جرمنی نے قبضہ کیا۔  
زغرب: سریاوسوئی نگر و کا دار الحکومت اور مشہور صنعتی مرکز ہے۔  
زیورخ: سوئٹزر لینڈ کا اہم صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔  
سراجیوو: بوسنیا ہرزیگووینا کا دار الحکومت اور تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے، سربائی اولمپک کھیلوں 1984ء کا انعقاد اسی شہر میں ہوا تھا۔  
سان توڈ وٹکو: ڈومینکن جمہوریہ کی بندرگاہ 1496ء میں آباد ہوا۔  
سان تیاگو: چلی کا دار الحکومت 1541ء میں آباد ہوا، زلزلوں، آتش فشاں اور سیلاب نے متعدد بار تباہ ہوا۔  
سان جوز یا سان ہوسے: کوسٹاریکا کا صدر مقام، آبادی 1832ء سے دار الحکومت ہے۔  
سان سلواڈور: ہلسلڈور کا دار الحکومت، آبادی چھ لاکھ، بنیاد 1523ء میں رکھی گئی۔  
سان فرانسسکو: کیلیفورنیا ریاست کا بڑا شہر گولڈن گیٹ برج، ثقافتی اور تجارتی شہر کے طور پر مشہور، آبادی دس لاکھ ہے۔  
سان مریٹو: سان مریٹو کا دار الحکومت، اور صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔  
ساؤ پالو: جنوبی مشرقی برازیل کا شہر، 1554ء میں آباد ہوا، اہم صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔  
ساؤ توے: ساؤ توے اور پرنسے کا دار الحکومت اور صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔  
سپارٹا: یونانی شہر، اس نام کی ایک قدیم سلطنت بھی تھی۔  
شاک ہام: سویڈن کا دار الحکومت، 1255ء میں آباد ہوا، اہم تجارتی اور صنعتی مرکز ڈرائٹ ٹکھا عمل کے نام سے مشہور ہے۔  
بڈنی: نیو ساؤتھ ویلز (آسٹریلیا) کی مشہور بندرگاہ اور ریاستی دار الحکومت 1788ء میں آباد ہوا۔ بڈنی پل کی وجہ سے مشہور ہے۔  
سری نگر: مقبوضہ کشمیر کا دار الحکومت، چھٹی صدی عیسوی میں آباد ہوا۔  
سکاٹ لینڈ یا رڈ: لندن میٹرو پولیٹن پولیس کے ہیڈ کوارٹر کو سکاٹ لینڈ یا رڈ کہتے ہیں۔  
سکھر: پاکستان کے صوبہ سندھ کا اہم شہر سکھر بیراج کے لئے مشہور ہے۔ جو 1933ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔  
سٹوہجی: مقدونیہ کا شہر 1963ء میں آباد ہوا، زلزلے سے تباہ ہوا۔  
سرقد: ازبکستان کا قدیم تاریخی شہر، صنعتی، سائنسی، تعلیمی اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھا۔  
سنگاپور شہر: سنگاپور کا دار الحکومت، مصروف ترین بندرگاہ اور اہم صنعتی اور تجارتی شہر ہے۔  
سومناٹ: کاتھیاواڑ کے جنوب میں بڑا مندر جہاں محمود غزنوی نے 1025ء میں بت توڑ کر بت شکن کا لقب حاصل کیا۔  
سینٹ پیٹرز برگ: امریکہ کی ریاست فلوریڈا کا شہر اور بندرگاہ، روس کے ایک شہر کا نام بھی سینٹ پیٹرز برگ ہے۔

سینٹ چارجز: گرینیڈا کا بندرگاہی شہر، 1650ء میں آباد ہوا۔  
سینٹ ہیلینا: برطانوی جزیرہ جہاں مشہور فرانسیسی جرنیل نپولین کو (1815-1821) قید میں رکھا گیا۔  
سینڈ مرست: رائل ملٹری اکیڈمی برطانیہ کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔  
سیول: کوریا کا دار الحکومت 11 ویں صدی عیسوی میں آباد ہوا۔ کیونگ بک کنگ محل دیدہ زیب عمارت ہے اس شہر کو اولمپک کھیلوں 1988ء کی میزبانی کا بھی شرف حاصل ہے۔  
شکاگو: امریکہ کا تیسرا بڑا شہر اور مصروف ترین شہر بندرگاہ، صنعتی و تجارتی اور مالی مرکز ہے۔  
شملہ: بھارتی صوبہ ہماچل پردیش کا دار الحکومت صحت افزا مقام، 1971ء کی جنگ کے بعد پاک بھارت معاہدہ اسی مقام پر جولائی 1972ء میں طے پایا تھا۔  
شنگھائی: چین کا شہر اور بندرگاہ، تاریخی عمارت میں شنگھائی کا عجائب گھر (1953) بدھا کا مندر (1882) لوہن میوریل ہال (1956) مل ذکر ہیں۔  
شیراز: ایران کا مشہور شہر، شیخ سعدی اور حافظ شیرازی کی جائے پیدائش، قالین سازی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔  
سینٹ پیٹرز: برطانوی شہر، نظری کے سامان کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔  
صنعا: یمن کا دار الحکومت، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔  
صوفیہ: بخاریہ کا دار الحکومت، کپڑا بڑا اور انجینئرنگ کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے۔  
طائف: سعودی عرب کا مشہور شہر، صحت افزا مقام اور زرعی مرکز، پھلوں کیلئے مشہور ہے، تیسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1981ء یہیں منعقد ہوئی تھی۔  
طرابلس: اس نام کے دو شہر ایک لبنان میں دوسرا لیبیا میں واقع ہیں۔ دونوں شہر بندرگاہی شہر ہیں۔ لیبیائی طرابلس لیبیا کا دار الحکومت ہے۔  
غدن: یمن کی مشہور بندرگاہ، جہاز سازی کے لئے مشہور ہے۔  
عدیس ابابا: اتھوپیا کا دار الحکومت مدینک دوم کے دور میں 1887ء میں آباد ہوا۔  
عراق: مکہ معظمہ سے 9 میل دور واقع، میدان عرفات میں حج خطبہ حج دیا جاتا ہے۔  
عکبرہ: گھانا کا دار الحکومت اور بندرگاہ ہے۔  
علی گڑھ: بھارتی صوبہ اتر پردیش کا مشہور شہر، علی گڑھ یونیورسٹی کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔  
عمان: اردن کا دار الحکومت اور بڑا شہر سنگ مرمر کی کانوں کے لئے مشہور ہے۔  
غزنی: افغانستان کا مشہور شہر غزنی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔ سلطان محمود غزنوی (998-1030) کے عہد میں اپنے عروج پر تھا۔  
غزہ: فلسطین اتھارٹی کا بڑا شہر ہے۔  
فتح پور سیکری: بھارتی صوبہ اتر پردیش کا شہر، اسے اکبر اعظم نے فتح کی خوشی میں تعمیر کرایا تھا۔



فرغانہ: ازبکستان کا مشہور شہر مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کا آبائی شہر تھا۔

فری ٹاؤن: سیرالیون کا دارالحکومت اور بندرگاہ۔

فریکرفٹ: جرمنی کے اکثر بادشاہوں کی تخت نشینی اسی شہر میں ہوئی شاعر گوئٹے کی جائے ولادت بھی اسی شہر میں ہوئی۔

فدا طیفیا: امریکی ریاست پنسلوانیا کا شہر اور گہرے پانی کی بندرگاہ، اسی شہر میں امریکا کے اعلان آزادی پر 1776 میں دستخط ہوئے تھے۔

فونانی: تووالو کا دارالحکومت اور بندرگاہ ہے۔

فیصل آباد: پاکستان کا تیسرا بڑا شہر، کپڑے کے کارخانوں کیلئے مشہور (زرعی یونیورسٹی) کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

فاجہ: مصر کا دارالحکومت اور افریقہ کا سب سے بڑا شہر، مسجد الکیم، جامع الازہر اور صحرائیں استادہ فرعونوں کے مقابر اسکی شہرت کے باعث ہیں عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

قم: ایران کا صنعتی شہر، یہاں حضرت امام رضا کی ہمیشہ حضرت فاطمہ کا مزار ہے۔ امام ایت اللہ خمینی بھی یہیں پیدا ہوئے۔

قدحار: افغانستان کا اہم تجارتی مرکز، سیب اور انجور مشہور پیداوار ہیں۔

قوج: قدیم بھارتی شہر ساتویں صدی عیسوی میں سلطنت ہرش کا دارالسلطنت تھا۔ 1018 میں محمود غزنوی نے فتح کیا۔

کابل: افغانستان کا دارالحکومت، خشک میوہ جات، اور فرنیچر کے لئے مشہور ہے۔

کاراکس: وینزویلا کا دارالحکومت، زلزلے سے کئی مرتبہ تباہ ہوا۔

کاشغر: مسلم اکثریتی صوبہ سنکیانگ (چین) کا ایک اہم شہر پرانا نام سولے تھا 715ء میں مسلم بن قتیہ نے فتح کیا، اسلامی تاریخ میں اس شہر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

کاکول: پاکستان ملٹری اکیڈمی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ اکیڈمی 1948ء میں قائم کی گئی تھی۔

کراچی: پاکستان بحیرہ عرب پر واقع بڑی پاکستانی بندرگاہ، صنعتی، تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔

کر بلائے معلیٰ: مقدس شہر جہاں حضرت امام حسینؑ کا مزار واقع ہے۔ دینی علوم کا بڑا مرکز عراق میں واقع ہے۔

کشیفوف: مولدو کا دارالحکومت اور تجارتی مرکز ہے۔

کول کتہ: بھارتی ریاست بنگال کا دارالحکومت اور بندرگاہ میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے آباد کیا۔

کمپالا: یوگنڈا کا دارالحکومت 19 ویں صدی میں آباد ہوا۔

کنڈاسا: کانگو جمہوریہ کا دارالحکومت 1887 میں بنیاد پڑی۔

کنگر ٹاؤن: سینٹ ونسٹ اینڈ گرینے ڈینز کا دارالحکومت ہے۔

کنکلسن: جریکا کا دارالحکومت، اہم بندرگاہ 1693 میں آباد ہوا۔

کوالالمپور: ملائیشیا کا دارالحکومت تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔

کوپن ہیگن: ڈنمارک کا دارالحکومت کرسچن برگ محل مشہور عمارت ہے۔

کورور: پالاؤ کیلاؤ کا دارالحکومت ہے۔

کولمبو: سری لنکا کا سابقہ دارالحکومت، پرتگیزیوں نے 1517 میں آباد کیا۔

کونا کری: گنی کا دارالحکومت بندرگاہ، اور اہم تجارتی مرکز ہے۔

کوتونو: ایگورے ڈور کا دارالحکومت عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

کوئٹہ: پاکستان کے صوبہ بلوچستان کا دارالحکومت، دنا جمیل اور ملٹری سٹاف کالج کی وجہ سے مشہور ہے یہ شہر 1935 کے زلزلے میں تباہ ہوا۔

کھٹمنڈو: نیپال کا دارالحکومت، تجارتی اور مذہبی مرکز، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہیں۔

کویت شہر: خلیج کویت کے کنارے آباد ہوا، 1991 میں عراق کے کویت پر حملہ کے بعد اسے شدید نقصان پہنچا۔

کیپ ٹاؤن: جنوبی افریقہ کی بندرگاہ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے 1652 میں آباد کیا۔

کیسٹریز: سینٹ لوشیا کا بندرگاہی دارالحکومت 1650 میں آباد ہوا۔

کیف: یوکرین کا دارالحکومت جرمنی نے دوسری جنگ عظیم میں اس پر قبضہ کیا تھا۔

کیگالی: روانڈا کا دارالحکومت اور تعلیمی و تجارتی مرکز ہے۔

کیلینورنیا: سنہری ریاست کے نام سے مشہور امریکی ریاست سونے کی کانوں، تیل، صاف کرنے، قلمی صنعت (بالی وڈ) کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

کیمبرج: انگلستان کا مشہور شہر، کیمبرج یونیورسٹی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ یونیورسٹی 13 ویں صدی میں قائم ہوئی تھی۔

کیمبرلی: جنوبی افریقہ کا مشہور شہر 1871 میں آباد ہیرے کی بڑی کانوں کیلئے مشہور ہے۔

کینبرا: آسٹریلیا کا دارالحکومت، پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت کی وجہ سے مشہور ہے۔

کینساس شہر: امریکی ریاست کینساس کا شہر۔ دریائے کینساس اور میسوری کے سنگم پر بندرگاہ کی وجہ سے مشہور ہے۔

کیوبک: کینیڈا کا مشہور شہر، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

گلاسگو: سکاٹ لینڈ کی بندرگاہ ہے۔

گواڈر: پاکستان کی اہم بندرگاہ، کراچی سے تقریباً 300 میل مغرب میں واقع ہے۔

گوالیار: بھارت کے تنفرگی مقام، اہم ثقافتی اور تجارتی مرکز ہے۔

لاپاز: بولیویا کا دارالحکومت ہسپانوں 1548 میں آباد کیا۔

لاس اینجلس: ریاست کیلیفورنیا کا بندرگاہی شہر ہے۔

لاگوس: نائیجیریا کا سابق دارالحکومت، اہم بندرگاہ 1700 میں آباد ہوا۔

لاہور: پاکستانی پنجاب کا صدر مقام عمارات شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد، مسجد وزیر خان، مقبرہ نور جہاں، جہانگیر، شالامار باغ کے لئے مشہور ہے۔

لڑین: پرتگال کا دارالحکومت اور بندرگاہ، آتشزدگی سے پرانا شہر تباہ ہو گیا تھا۔

لکسمبرگ: لکسمبرگ کا دارالحکومت اور کیوٹی آف جیشن کا ہیڈ کوارٹر اسی شہر میں واقع ہے۔

لکھنؤ: بھارتی صوبہ اتر پردیش کا صدر مقام، 1916 میں مسلم لیگ اور کانگریس کے مابین پہلی معاہدہ طے پایا۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تہذیب کا مرکز تھا۔

لندن: برطانیہ کا دار الحکومت دریائے ٹیمز کے کنارے پر آباد ہے۔ تجارت، صنعت اور تعلیم کا بہت بڑا مرکز، عجائب گھر خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

لوانڈا: انگولا کا بندرگاہی شہر 1575 میں آباد ہوا۔

لیورپول: برطانیہ کی بندرگاہ، جہاز سازی اور کپڑے کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے۔

لوساکا: زیمبیا کا دار الحکومت اور تعلیمی و تجارتی مرکز ہے۔

لوسے: ٹوگو کا بندرگاہی دار الحکومت، سونے اور چاندی کے زیورات کی اہم منڈی ہے۔

لیبرنے ویل: گیمبیا کا دار الحکومت، صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

لینگوے: ملاوی کا صدر مقام، اور صنعتی و تجارتی مرکز ہے۔

لیما: پیرو کا دار الحکومت تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔

لیوبلیانا: سلووینیا کا دار الحکومت، اہم تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔

ماجورو: مارشل آئس لینڈ کا دار الحکومت اور تہذیبی مرکز ہے۔

ماسکو: روسی فیڈریشن کا دار الحکومت اور سب سے بڑا تاریخی عمارت، کریملن پلس لینن کا مقبرہ، ریڈ سکوئر اور 32

منزلہ یونیورسٹی کے باعث مشہور ہے۔

میسرو: لیبیا کا دار الحکومت 1869 میں آباد ہوا۔

مالے: مالڈیپ کا دار الحکومت، تہذیبی و ثقافتی مرکز ہے۔

ماناگوا: نکاراگوا کا دار الحکومت، 1831-1972 میں زلزلوں سے تباہ ہوا۔

مانی کارلو: مناکو کا تفریحی شہر۔

مانی وڈیو: یوروگوئے کا دار الحکومت 1726 میں آباد ہوا۔

مچیسٹر: شمال مغربی انگلستان کا مشہور شہر ہے۔

مانڈلے: میانمار کی دریائے بندرگاہ، سیاحتی اور تجارتی مرکز ہے۔

مباہینے: سوازی لینڈ کا دار الحکومت، انتظامی اور تجارتی مرکز ہے۔

مپوتو: موزمبیق کی بندرگاہ ہے۔

مدینہ منورہ: دنیا میں اس کی تمام تر شہرت حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی وجہ سے ہے، اہم مواصلاتی تجارتی اور کھجور کی

پیداوار کا مرکز اس شہر میں غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے۔

مقطط: عمان کا دار الحکومت اور بندرگاہ ہے۔

مشہد: امام رضا کے روضے کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ایرانی شہر ہے۔

مظفر آباد: آزاد کشمیر کا صدر مقام دریائے نیلم کے کنارے پر واقع ہے۔

مکہ مکرمہ: مقدس ترین اسلامی شہر، بغیر خدا حضور ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ یہیں کعبہ اللہ ہے ہر سال لاکھوں عازمین حج و عمرہ ادا کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

ملتان: پاکستان اور برصغیر پاک و ہند کا قدیم ترین ترین شہر، مدینۃ الامانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

مبائے: کینیا کی بندرگاہ، دوسری جنگ عظیم میں برطانوی بحریہ کا ڈھ تھا۔

ممبئی: بھارت کا اہم شہر، فنی صنعت، تجارت اور تعلیمی مرکز کے طور پر مشہور ہے۔ پرانا نام بمبئی تھا۔

منامہ: بحرین کی بندرگاہ ہے۔

میکاؤ: چینی جزیرہ، پرتگال نے اسے 1999 میں چین کے حوالے کیا۔

منسک: بیلاروس کا دار الحکومت، دوسری جنگ عظیم میں بری طرح تباہ ہوا۔

نیلا: فلپائن کا دار الحکومت اور بندرگاہ، 1571 میں آباد ہوا۔

مورونی: کومور کا دار الحکومت ہے۔

موصل: عراق کا مشہور شہر، تیل کے کنوؤں کے لئے مشہور ہے۔

موگادیشو: صومالیہ کا دار الحکومت اور بندرگاہ ہے۔

مونٹریال: کینیڈا کی بندرگاہ، صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔

مونروویا: لائبیریا کا دار الحکومت اور بندرگاہ، 1822 میں آباد ہوا۔

مونیخ: جرمنی کا دار الحکومت، تاریخی عمارت، گر جاکروں کی وجہ سے مشہور شہر عالمی ورثہ میں شامل ہے۔

میڈرڈ: سپین کا دار الحکومت مسلمانوں کے قلعہ کے لئے مشہور، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

میمورہ: بھارتی ریاست کرناٹک کا شہر، مشہور مسلمان فاتح شیخ سلطان کی جائے ولادت ہے۔

میسیکوٹی: میکسیکو کا دار الحکومت، وسطی شہر حصہ عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔

میلبورن: آسٹریلیا کی بندرگاہ 1835 میں آباد ہوا۔ سابق برطانوی وزیر اعظم لارڈ میلبورن کے نام سے منسوب ہے۔

میلان: اٹلی کا دوسرا بڑا شہر، تاریخی عمارت، گر جاکروں کی وجہ سے مشہور شہر عالمی ورثہ میں شامل ہے۔

میونخ: مشہور جرمن شہر ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں بری طرح تباہ ہوا۔ 1972 اولمپک کھیلوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔

ناسک: بھارت میں ہندوؤں کا مقدس مقام ہے۔

ناگاساکی: جاپان کا مشہور شہر، 9 اگست 1945 کو امریکہ نے ایٹم بم چھیک کر اس شہر کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔

ناگپور: بھارتی ریاست مہاراشٹر میں واقع ہے، 18 ویں صدی میں آباد ہوا، سنگتروں کی پیداوار کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

نیویارک: امریکہ کا اہم بڑا شہر اور بندرگاہ، فلک بوس عمارتوں کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو تباہ ہوا۔ اقوام متحدہ کا ہیڈ کوارٹر بھی اسی شہر میں ہے۔



- واٹرلو: بلجیم کا شہر 1815 اس مقام پر نپولین کو نکلن کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی۔
- واڈس: نیکن کا دارالحکومت، دریائے رائن کی وادی میں واقع ہے۔
- وارسا: پولینڈ کی دریائی بندرگاہ پولیس اکیڈمی آف سائنسز، دونوں عالمی جنگوں میں جرمنی نے قبضہ کر لیا۔ دارسا
- معابد 1955ء میں بسیں طے پایا تھا۔
- واشنگٹن: امریکا کا دارالحکومت، وائٹ ہاؤس، لیکن میوریل لائبریری آف کانگریس، نیشنل گیلری آف آرٹس، سمیت
- سوئین الٹی ٹیوٹ اور واشنگٹن مینوٹ جیسی عمارات کی وجہ سے مشہور ہے۔
- ورسائی: 1919 کا معاہدہ ورسائی یہیں طے پایا۔
- وکٹوریہ: سیشلوں کا دارالحکومت اور بندرگاہ ہے۔
- ورڈی واسک: روسی فیڈریشن کی بندرگاہ، ٹرانس ساجیرین ریلوے روس کا آخری اسٹیشن ہے۔
- ونٹن: نیوزی لینڈ کا دارالحکومت، پارلیمنٹ اور حکومتی عمارات کی وجہ سے مشہور ہے۔
- ولیمس: لتھوانیا کا دارالحکومت و تجارتی مرکز ہے۔
- ونڈ ہوک: نیسیا کا دارالحکومت جنوبی افریقہ کی فوج نے 1915 میں قبضہ کر لیا۔
- وی آنا: آسٹریا کا دارالحکومت، دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہوا۔ انٹر نیشنل انارک انرجی ایجنسی کا دفتر یہیں واقع ہے۔
- ویٹکن کن ش: ویٹکن کن شٹیٹ کا دارالحکومت ہے۔
- ویلیا: جزیرہ مالٹا کا دارالحکومت عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔
- وین ٹیان: لاؤس کا دارالحکومت دریائے میکانگ کی مشہور بندرگاہ ہے۔
- وٹنس: اٹلی کا بندرگاہی شہر، بحیرہ ایڈریاٹک کے کنارے اہم بحری اڈہ ہے۔ یہ شہر پانی پر آباد ہے۔
- ہالی وڈ: دنیا بھر میں فلمی صنعت کا بڑا مرکز ہے۔
- ہانگ کانگ: چین کا شہر، سابقہ برطانوی نوآبادی، 1997 میں چین نے کنٹرول سنبالا۔
- ہرات: افغانستان کا شہر، اسلامی تہذیب و ثقافت کا قدیم آثار کا مرکز ہے۔
- ہرارے: زمبابوے کا دارالحکومت 1890 میں آباد ہوا۔
- ہونا: کیوبا کا دارالحکومت بندرگاہ اور ثقافتی مرکز ہے، عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل ہے۔
- ہوچی منہ شہر: ویت نام کا سب سے بڑا تجارتی و صنعتی مرکز ہے۔
- ہونیارا: سلیمان جزائر کا دارالحکومت اور بندرگاہ امریکا کا فوجی اڈہ ہے۔
- ہیروشیما: جاپان کا شہر، امریکا نے 6 اگست 1945ء کو اس پر ایٹم بم پھینکا تھا۔
- ہیگ: ہالینڈ کا شہر اور بین الاقوامی عدالت انصاف کا ہیڈ کوارٹر، ہیگ کنونشن (1907) کے لئے مشہور ہے۔
- ہیلنکی: فن لینڈ کا بندرگاہی شہر 1550 میں آباد ہوا۔ دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہوا۔
- ہیمبرگ: جرمنی کا صنعتی شہر اور بندرگاہ، دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہوا۔
- یاروسلافل: روس کا بندرگاہی شہر 1024 میں آباد ہوا۔

- یڈنڈے: کیمرون کا دارالحکومت جرمنوں کے فوجی اڈے کی حیثیت سے مشہور تھا۔
- یروشلم: اسرائیل کا دارالحکومت، مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کا مقدس شہر ہے۔
- یری وان: آرمینیا کا دارالحکومت، دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔
- یزد: ایران کا مشہور شہر، قالین سازی کے لئے مشہور ہے۔
- یگنون: میانمار (برما) کا دارالحکومت یگنون کے لئے مشہور ہے۔ سابقہ نام یگنون تھا۔
- یوکوبا: جاپان کی اہم بندرگاہ اور اہم تجارتی مرکز ہے۔
- توراجورا: افغانستان کا ایک پہاڑی مقام جہاں اسامہ بن لادن کا انتہائی مضبوط ٹھکانہ تھا۔ امریکی حملہ سے اس مقام کو شہرت ملی۔
- واکھان: افغانستان کی ایک تنگ پٹی جو پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔
- جینن: فلسطین اتھارٹی کا ایک شہر ہے۔

### رقبہ کے لحاظ سے دنیا کے دس بڑے ممالک

(1) روسین فیڈریشن	6,592,735 مربع میل
(2) کینیڈا	3,851,788 مربع میل
(3) ریاستہائے متحدہ امریکہ	3,794,083 مربع میل
(4) چین	3,705,386 مربع میل
(5) برازیل	3,286,470 مربع میل
(6) آسٹریلیا	2,967,893 مربع میل
(7) بھارت	1,269,338 مربع میل
(8)ارجنٹائن	1,068,296 مربع میل
(9) قازقستان	1,049,150 مربع میل
(10) سوزان	9,67,493 مربع میل

### رقبہ کے لحاظ سے دنیا کے چھوٹے ممالک

(1) کوئی کن ش	0.17 مربع میل
(2) مناکو	0.75
(3) تارائو	8.11
(4) ٹوالو	10.0
(5) سان مرینو	23.6
(6) شندون	62.0

70.0	(7) مارشل آئس لینڈ
101.0	(8) سینٹ
116.0	(9) مالدیپ
122.0	(10) مانا

### نوزائیدہ بچوں میں سب سے زیادہ شرح اموات والے دس ممالک

نام ملک	1,000 بچوں میں شرح اموات
(1) انگولا	191.7
(2) افغانستان	144.8
(3) سیرالیون	144.4
(4) موزمبیق	138.6
(5) لائبیریا	130.2
(6) گنی	127.0
(7) صومالیہ	122.2
(8) تانزانیہ	122.2
(9) ملاوی	120.0
(10) مالی	119.6

### نوزائیدہ بچوں میں کم سے کم شرح اموات والے دس ممالک

نام ملک	بچوں میں شرح اموات
(1) سویڈن	3.4
(2) آئس لینڈ	3.5
(3) سنگاپور	3.6
(4) فن لینڈ	3.8
(5) جاپان	3.9
(6) ناروے	4.1
(7) انڈورا	4.3
(8) ہالینڈ	4.3
(9) آسٹریا	4.4
(10) فرانس	4.4

### (11) سوئزر لینڈ 4.4

### سب سے زیادہ قوت خرید رکھنے والے دس بڑے ممالک

نمبر شمار	نام ملک	سالانہ جی ڈی پی (امریکی ڈالروں میں)
1	لکسمبرگ	36,400\$
2	ریاستہائے متحدہ امریکہ	36,200\$
3	سائبرینو	32,000\$
4	سوئزر لینڈ	28,600\$
5	ناروے	27,700\$
6	سناکو	27,000\$
7	سنگاپور	26,500\$
8	ڈنمارک	25,500\$
9	نیلینڈ	25,300\$
10	آسٹریا	25,000\$

### سب سے کم قوت خرید رکھنے والے دس ممالک

نمبر شمار	نام ملک	جی ڈی پی قوت خرید
1*	سیرالیون	110\$
2	کامبو	600\$
3	ایکواڈور	600\$
4	صومالیہ	600\$
5	اری لیبیریا	710\$
6	تنزانیہ	710\$
7	برونڈی	720\$
8	کوموروس	720\$
9	افغانستان	800\$
10	مڈغاسکر	800\$



### آبادی کے لحاظ سے گنجان ترین دس بڑے ممالک

نمبر شمار	نام ملک	آبادی فی مربع میل
1	مناکو	42,485
2	سنگاپور	17,797
3	ویٹ کن شی	5,239
4	مان	3,258
5	مالدیپ	2,764
6	بحرین	2,742
7	بنگلہ دیش	2,399
8	ماریشس	1,671
9	بارباڈوس	1,666
10	تائیوان	1,623

### دنیا کے آبادی کے لحاظ سے دس چھوٹے ممالک

نمبر شمار	نام ملک	آبادی فی مربع میل
1	مغربی صحارا	2.5
2	منگولیا	4.5
3	نمیبیا	5.7
4	آسٹریلیا	6.6
5	سرینام	6.9
6	بوٹسوانا	6.9
7	آکس لینڈ	7.0
8	موریتانیہ	7.1
9	لیبیا	7.9
10	کینیڈا	8.3

### تازہ پانی کے ذخائر

نمبر شمار	پانی (کمین) رقبہ	پانی کیو یک میٹر	کل پانی کا حصہ
(1)	تمکین سمندری پانی	139,500,000	317,000,000
(2)	شکلی نمکین پانی کی جھیلیں	270,000	25,000
(3)	پانی (تازہ) رقبہ	330,000	30,000
(4)	تازہ پانی کی جھیلیں	6,000,000	6,300,000
(5)	تمام دریا	197,000,000	3,1000
(6)	گلیشیر اور برف جمند جنوبی (اٹارکٹیکا)	900,000	680,000
(7)	آزیز زمین آدھے میل کی گہرائی تک میٹھا پانی	1,000,000	0.31%

### دنیا کی ایٹمی طاقتیں

امریکہ نے سب سے پہلے جوہری بم دھماکہ کیا تو بعد ازاں روس، برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی اسکی تقلید کرتے ہوئے جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی۔ دنیا کی پانچ بڑی ایٹمی طاقتوں نے باہم مل کر گروپ 5 تشکیل دیا جسے ایٹمی کلب بھی کہتے ہیں۔ اس کلب کی رکن اور پڑ کر شدہ عالمی طاقتیں ہیں۔ بھارت نے ابتداء میں 1974ء کو کھران کے مقام پر ایٹم بم کا تجربہ کیا تو پاکستان نے بھی نیوکلیر ہتھیاروں کی تیاری پر توجہ دی۔ بھارت کے مئی 1998ء کے جوہری دھماکوں کے بعد 28 مئی 1998ء کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے۔ یوں جنوبی ایشیاء کے خطے میں طاقت کا توازن برقرار رہا۔ اس وقت انڈیا، برطانیہ، پاکستان، چین، روس، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور فرانس باقاعدہ تسلیم شدہ ایٹمی طاقت ہیں۔

### اسرائیل:-

اسرائیل نے ابھی نیوکلیر ہتھیاروں کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔ لیکن یہ ملک جوہری ہتھیاروں کی تیاری کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اسے غیر اعلانیہ ایٹمی طاقت تسلیم کیا جاتا ہے۔

### شمی کوریا:-

شمی کوریا کی قیادت نے 1994ء میں این پی ٹی پر دستخط کر کے اپنی جوہری صلاحیت حاصل کرنے کے پروگرام کو منجمد کر دیا تھا۔ لیکن بعد ازاں بدلتے عالمی حالات کے تناظر اور جارحانہ امریکی پالیسیوں کے پیش نظر جھوٹی 2003ء میں شمی کوریا نے اپنا جوہری پروگرام دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ شمی کوریا بہت جلد جوہری ہتھیاروں کی تیاری کی صلاحیت حاصل کر لے گا۔

سوویت یونین سے آزادی حاصل کر نکالی ریاستیں:- جلا روس، قازقستان اور یوکرین ایسے ممالک میں شمار ہوتے ہیں جنکے پاس نیوکلیر پلانٹ موجود ہیں۔ لیکن ان ممالک نے رضہ کارانہ طور پر سوویت یونین کے دور سے جاری ایسے پروگرامات کو منجمد کر دیا ہے۔

### اہم آئنائیں

- (1) آبنائے پاک:- بھارت کو سری لنکا سے جدا کرتی ہے۔ اس راستے کے دونوں اطراف میں مدارس اور کلبو جی مشہور بندرگاہیں واقع ہیں۔ اس کی چوڑائی 32 میل ہے۔
- (2) آبنائے جبل طارق:- براعظم افریقہ کو یورپ سے جدا اور بحیرہ روم کو بحیرہ اوقیانوس سے ملاتی ہے۔ اس کی چوڑائی 9 سے 23 میل ہے۔ یہی وہ مشہور آبی راستہ ہے جسے عبور کر کے طارق بن زیاد نے اسپین پہنچنے کا راستہ بنایا تھا۔
- (3) آبنائے ڈوڈہ:- برطانیہ کو فرانس سے جدا کرتی ہے اور دوبارہ برطانیہ کو بحیرہ شامی سے ملاتی ہے اس آبنائے کے ذریعے دنیا کی پہلی زیر سمندر سرنگ (ٹنل) تیاری گئی جس کے ذریعے برطانیہ اور فرانس کو ٹرین کے ذریعے ملا دیا ہے۔
- (4) آبنائے کوریا:- کوریا چین کو جاپان سے جدا کرتی ہے۔
- (5) آبنائے مکارا:- یورپیہ کو ملاو سے الگ کرتی ہے۔
- (6) آبنائے فلورڈا:- بحیرہ اوقیانوس کو فلج میکسیکو سے ملاتی ہے۔
- (7) آبنائے باب المندب:- جزیرہ نما عرب کو افریقہ سے جدا اور بحیرہ عرب کو بحیرہ قلم سے ملاتی ہے۔
- (8) آبنائے باسفورس:- بحیرہ اسود کو بحیرہ مارمورا سے ملاتی ہے۔ اس پر 1973ء میں پل تعمیر کیا گیا۔
- (9) آبنائے ہیرنگ:- براعظم امریکہ کو ایشیا سے جدا کرتی ہے۔
- (10) آبنائے نارس:- آسٹریلیا کو پاپا نیوا گنی سے جدا کرتی ہے۔ آبنائے نارس ہی بحر اکمال کو بحیرہ ہند سے ملاتی ہے۔
- (11) آبنائے وانیال:- بحیرہ مورا کو بحیرہ کریمین سے ملاتی ہے۔
- (12) آبنائے سنڈا:- جزیرہ جاوا کو سارا سے ملاتی ہے۔
- (13) آبنائے ڈیوس:- گرین لینڈ کو جزیرہ شٹلن سے جدا کرتی ہے۔
- (14) آبنائے ملاکا:- سائرا کو ملائیشیا سے جدا کرتی ہے۔
- (15) آبنائے مینیپا:- اٹلی کو سسلی سے جدا کرتی ہے۔
- (16) شمی بحیرہ اوقیانوس کا راستہ:- مغربی یورپ کو کینیڈا اور امریکہ سے ملاتا ہے۔ ٹاسکو، لیورپول، مانچسٹر، لندن

مانٹریال، ہمبرگ، انٹورپ، بوٹن، نیور یارک، ہالین، مورجیسی اہم بندرگاہیں اس آبی راستے پر واقع ہیں۔

(17) نہر سویز راستہ:- یہ نہر بحیرہ روم کو بحیرہ احمر اور بحیرہ ہند کو ملاتی ہے۔ یہ یورپ امریکہ کو مشرقی افریقہ، طنج فارس بھارت، پاکستان، مشرقی بعید، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو ملاتا ہے۔ برٹلز پورٹ سعید، عدن، کراچی، بندر عباس، بن قاسم، دہلی، مدراس، کلکتہ، ایڈی لیڈ، ملبورن، کولبو چٹائی، چٹا گنگا، اسی بحری راستے کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

(18) اس کا راستہ مغربی یورپ کو افریقہ سے ملانے کے علاوہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے ملاتا ہے پورٹ ایلیز، تھامپس، ڈاؤن سڈی، برٹن اہم بندرگاہیں ہیں۔

(19) جنوبی بحیرہ اوقیانوس کا راستہ یورپ کو جزائر عرب، الہند، برازیل، ارجنٹائن اور دیگر جنوبی امریکہ کے ممالک سے ملاتا ہے کنگسٹن، بہاما، راجوڈی، حیر ڈیوٹس، آئس، مانی، وڈی، جیسی بندرگاہیں اس راستے پر ہیں۔

(20) نہر پانامہ کا راستہ بحیرہ اوقیانوس کو بحر اکمال سے ملاتا ہے۔ سان ڈیاگو، نیکور، سان فرانسکو، لاس اینجلس، پرنس پورٹ، کلاڈا، آک لینڈ اہم بندرگاہیں ہیں۔

(21) شمی بحر اکمال کا راستہ شمی امریکہ کو مشرقی بعید سے ملاتا ہے۔ یو کو ہاما، کوپ، اوسا کا، شتھائی، اخیلا، نیکور، اہم بندرگاہیں ہیں۔

### بین الاقوامی کیلنڈر

#### اسلامی کیلنڈر:-

اسلامی کیلنڈر کو سن ہجری کے نام سے پکارا اور لکھا جاتا ہے۔ نئی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت سے یہ کیلنڈر شروع ہوتا ہے اسلامی کیلنڈر حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں اپنایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی ہجرت ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ لیکن مسلمانوں نے اسلامی سال کا آغاز عمر کے مہر سے کیا۔ اسلامی سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں جن کا آغاز چاند چھنے کی پہلی تاریخ سے ہوتا ہے۔ اسی لیے اسلامی کیلنڈر کو قمری کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے۔ اسلامی مہینوں کے کم از کم اکتیس دن اور زیادہ سے زیادہ تیس دن ہوتے ہیں۔ اسلامی مہینوں کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں۔ محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحجہ۔

#### گریگوری یا عیسوی کیلنڈر:-

عیسوی تقویم میں سال کا وقت سورج کے گرد زمین کی گردش کے حساب سے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سال کا ایک سال 365 دن 5 گھنٹے 48 منٹ اور 46 سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ عیسوی سال میں ہر چوتھا سال لیپ کا سال ہوتا ہے۔ لیپ کا سال دو سال قرار پائے گا جسکے اعداد 4 پر تقسیم ہو جائیں۔ عیسوی سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ عیسوی سال کے مہینوں کے نام درج ذیل ہیں۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر۔ اپریل، جون، ستمبر اور نومبر کے مہینوں کے تیس دن فروری کے 28 دن اور باقی اکتیس دنوں کے ہوتے ہیں۔ جبکہ لیپ کے سال



کے دوران فروری کے مہینے کے آٹیس ایام ہوتے ہیں۔

ایرانی کیلنڈر:-

ایرانی کیلنڈر کا آغاز 1925ء میں ہوا۔ ایرانی کیلنڈر کے پہلے چھ ماہ کے دنوں کی تعداد 31 اگلے پانچ ماہ کے ایام 30 اور آخری مہینے کے ایام 29 ہوتے ہیں۔ ایرانی سال 21 مارچ سے شروع ہوتا ہے۔ ایرانی کیلنڈر کے بھی بارہ ماہ ہوتے ہیں۔ ہجری نام درج ذیل ہیں۔ فروردین، اردوی بہشت، خرداد، تہر مرداد، مستبر، بورزہ، آبان، آذر دی، بہمن اور اسفند۔

چینی کیلنڈر:-

چینی سالوں کے نام مختلف جانوروں کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ یہی طریقہ کار جاپان میں بھی رائج ہے۔ چینی سال کے بارہ ماہ ہوتے ہیں۔ اور دنوں کی تعداد 29 اور 30 ہوتی ہے۔

ہندی کیلنڈر:-

ہندی کیلنڈر عیسوی کیلنڈر سے 78 سال پرانا ہے۔ اس کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔ یہ کیلنڈر برصغیر پاک و ہند کے تمام ممالک میں مستعمل ہے جبکہ ہندوستان اور نیپال کا سرکاری کیلنڈر بھی ہے اس کے مہینوں کے نام درج ذیل ہیں۔ چیت، بیسا، جیٹھ، ہاڑ، ساون، بھادوں، اسوج، کاتیک، مگھر، پوہ، ماگھ، پھالگن۔

دیگر مشہور سنہیں:-

(1) سن یونانی (2) سن قسطنطینی (3) سن اسکندریہ (4) سن یہودی (5) سن کامی مولا (6) سن ابراہیمی (7) سن اولیپیاڈ (8) سن رومی (9) سن بنت نصر (10) سن بکری (11) سن جولین (12) سن ہسپانیہ (13) سن آگست (14) سن جباری (15) سن عیسوی (16) سن بکری (17) سن زرتشت۔

مقامی وقت:- دوپہر کو جب سورج عموداً ہو اس وقت کو بارہ بجے کا وقت تصور کیا جاتا ہے۔ درہی وقت مقامی ہوتا ہے۔

گرین وچ ٹائم:-

لندن کے قریب واقع ایک برطانوی مقام کا نام جو صفر درجے عرض بلد پر واقع ہونے کی وجہ سے دنیا کا معیاری وقت کا تعین کرنے والا مقام ہے۔ پاکستان کا وقت گرین وچ کے مقامی وقت سے پانچ گھنٹے آگے ہے۔

معیاری وقت:-

کسی بھی ملک کے لیے مخصوص وقت کو رائج کرنا معیاری وقت کہلاتا ہے۔ پاکستان کے معیاری وقت کا تعین

یکم اکتوبر 1951ء کو کیا گیا۔

بین الاقوامی تاریخی خط:-

بحرالکابل میں شمال سے جنوب تک فرض کیا گیا خط عبور کرتے وقت جہازوں کو اپنے وقت میں ایک دن کا

اضافہ یا کمی پڑتی ہے۔ مشرق کی جانب خط کو عبور کرتے وقت اضافہ اور مغرب کی جانب خط کو عبور کرتے وقت کمی کی

جاتی ہے۔

وقت کا پیمانہ:-

60 سیکنڈ ایک منٹ

60 منٹ ایک گھنٹہ

24 گھنٹے ایک دن

7 دن ایک ہفتہ

4 ہفتے ایک ماہ

12 ماہ ایک سال

مشہور نہریں

نہر عظیم چین

495 قبل از مسیح چینی بادشاہ موچھائی کے حکم پر تعمیر کی گئی۔ اس نہر کی لمبائی 1115 میل تھی۔

نہر سوین

بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کو ملاتی ہے۔ اس نہر کی لمبائی 100 میل سے زائد ہے۔ اس نہر کو 1869ء میں فرانسیسی انجینئر ڈی ہنری لیپ نے تعمیر کیا۔

مانچسٹر کینال

1894ء میں تعمیر کی گئی۔ یہ نہر 38 میل لمبی ہے اور چالیس فٹ گہری ہے۔ مانچسٹر کینال کی تعمیر کی وجہ سے مانچسٹر کھلے سمندر سے چالیس میل دور رہ جاتا ہے۔

نہر کیل

1895ء میں تعمیر کی گئی۔ اس کی لمبائی 37 میل اور گہرائی 36 فٹ ہے۔ یہ بحیرہ بالک کی بندرگاہوں اور لندن کے مابین 250 میل کا فاصلہ کم کرتی ہے۔

نہر پانامہ

1914ء میں تعمیر کی گئی۔ بحرالکابل کو بحر الکاہل سے ملاتی ہے۔ پچاس میل لمبی اور 41 فٹ گہری۔ نہر امریکہ نے تعمیر کی تھی۔ لیکن آج کل اس کا کنٹرول پانامہ کے پاس ہے۔

نہر ہوشن امریکہ

1914ء میں تعمیر کی گئی۔ یہ نہر 43 میل لمبی اور 34 فٹ چوڑی ہے۔

### نہر پورٹ آر تھر

1916ء میں تعمیر کی گئی یہ اس نہر کی لمبائی 40 میل اور گہرائی 34 فٹ ہے۔

### نہر البرٹ

بلجیم میں تعمیر کی گئی نہر 80 میل لمبی اور 16 فٹ گہری ہے۔

### نہر ایسٹروڈیم

1952ء میں تعمیر کی گئی یہ نہر 45 میل لمبی اور 41 فٹ گہری ہے۔

### نہر سینٹ لارنس

کینیڈا اور امریکہ میں تعمیر کی گئی 1959ء میں بننے والی اس نہر کی لمبائی 2400 میل اور چوڑائی 442 فٹ ہے۔

### نہر گونا

سویڈن میں تعمیر کی گئی یہ نہر 115 میل لمبی ہے۔

### نہر وولگا

بحیرہ اسود، ایڈرل اور بحیرہ کاسپین کو ملاتی ہے۔ اس کی لمبائی 80 میل ہے۔

### نہر نیل

اس میں تعمیر کی گئی یہ نہر بحیرہ بالک کو بحیرہ منجمد شمالی سے ملاتی ہے۔ اس نہر کی لمبائی 140 میل اور گہرائی 17 فٹ ہے۔

## ممالک کے تبدیل شدہ نام

پرا نام	نیا نام	تاریخ تبدیلی نام
آئیوری کوسٹ	کوٹے ڈی آئیوری	اکتوبر 1985
آئرش فری ٹیسٹ	آئر لینڈ	29 دسمبر 1937
آپرووٹا	کوٹے ڈی آئیوری	14 اگست 1984
انارز اور آئی کس	برکینا فاسو	27 جون 1977
ایبے سینیا	ایٹھوپیا	1937
بائیڈور شیا	بیلاروس	ستمبر 1991
بیرا لینڈ	بولسوانا	30 ستمبر 1966
برٹ ڈی کس	عمان	26 ستمبر 1966

برطانوی ہنڈ وراس	ہلیڈو	یکم جون 1973
برما	میانمار	18 مئی 1989
بسوٹولینڈ	لیسوتھو	14 اکتوبر 1966
پرتگیزی آنا	گنی بساؤ	24 ستمبر 1973
ترکمانیہ	ترکمانستان	26 دسمبر 1991
جبل الطارق	جبرالٹر	1408
جنوب مشرقی اور شمال مشرقی نیوگنی	پاپوا نیوگنی	16 ستمبر 1975
جنوبی رھوڈیشیا	زمبابوے	17 اپریل 1980
جنوب مغربی افریقہ	نمیبیا	1968
جنوبی اور شمالی یمن	یمن	22 مئی 1990
چن یو	کوریہ	-----
حجاز اور نجد	سعودی عرب	ستمبر 1932
ڈوموی	بنین	30 نومبر 1975
ڈچ ایسٹ انڈیز	انڈونیشیا	1946
ڈچ گی آنا	سری نام	25 نومبر 1975
زارے	عوامی جمہوریہ کانگو	17 مئی 1997
زنجبیا اور ٹانگانیکا	تنزانیہ	130 اکتوبر 1964
سینٹس مچی	استوائی گنی	12 اکتوبر 1968
سیام	تھائی لینڈ	1939
سویت یونین	روسی فیڈریشن	1991
سیلون	سری لنکا	22 مئی 1972
شرق اردن	اردن	1946
شمالی اور جنوبی ویت نام	ویت نام	30 اپریل 1975
فارس	ایران	1932
فاروسا	تائیوان	-----
فرانسیسی استوائی افریقہ	چاڈ	11 اگست 1960
فرانسیسی سوڈان	مالی	22 ستمبر 1960
کریغیز یا	کرغیزستان	1991
گلبرٹ جزائر	کیریباتی	12 جولائی 1979

گولڈ کوٹ	گھانا	6 مارچ 1957
ٹھکانہ	مالاگسی	20 جون 1960
متحدہ عرب جمہوریہ	مصر	1961
مشرقی اور مغربی جرمنی	جرمنی	3 اکتوبر 1989
مشرقی پاکستان	بنگلہ دیش	16 دسمبر 1971
مغربی ساموآ	ساموآ	2 جولائی 1997
سکیارزگ	بنگوری	1000
مولداویہ	مولدووا	1991
میسوپوٹیمیا	عراق	1935
چین	جاپان	-----
نیاسالینڈ	ملاوی	6 جولائی 1964
نیو گریٹینڈا	کولمبیا	1863
نیو ہیبرائیڈز	وینواتو	30 جولائی 1980
نیزوینڈا	جمہوریہ وینزویلا	21 دسمبر 1999
ہالینڈ	نیدرلینڈ	1815
ہندوستان	بھارت	14 اگست 1947
ہیلوٹیا	سوئٹزرلینڈ	1291
یورونڈی	برونڈی	کیم جولائی 1962
یوگوسلاویہ	سربیا سوئی ٹیکو، بوسنیا	3 فروری 2003

### طویل ترین ساحلی پٹی والے دس ممالک

نمبر شمار	نام ملک	ساحلی پٹی کی لمبائی
1	کینیڈا	243791 کلومیٹر
2	انڈونیشیا	54716 کلومیٹر
3	روس	37635 کلومیٹر
4	فلپائن	36289 کلومیٹر
5	جاپان	29751 کلومیٹر
6	آسٹریلیا	25760 کلومیٹر
7	ناروے	21925 کلومیٹر

8	امریکہ	19924 کلومیٹر
9	نیوزی لینڈ	15134 کلومیٹر
10	چین	14500 کلومیٹر

### سب سے زیادہ سرحدوں کے حامل ممالک

نمبر شمار	ملک	سرحدیں
1	چین (15 ممالک)	افغانستان، بھوٹان، پاکستان، تاجکستان، بھارت، روس، تھائی لینڈ، قازقستان، شمالی کوریا، کرغیزستان، لاؤس، منگولیا، میانمار، نیپال، ویت نام
2	روس (14 ممالک)	آذربائیجان، اسٹونیا، لٹویا، پولینڈ، جارجیا، چین، شمالی کوریا، فن لینڈ، قازقستان، لیتویا، بیلاروس، منگولیا، یوکرین، ناروے
3	برازیل (10 ممالک)	ارجنٹائن، بولیویا، پیرو، کولمبیا، گیانا، وینزویلا، یوروگوئے، مینی
4	عوامی جمہوریہ کانگو	انگولا، بروڈی، تنزانیہ، روانڈا، سوڈان، ڈیمبیا، یوگنڈا، وسطی افریقی جمہوریہ، کانگو جمہوریہ
5	جرمنی (9 ممالک)	آسٹریا، بلجیئم، پولینڈ، چیک جمہوریہ، ڈنمارک، فرانس، سوئٹزرلینڈ، لکسمبرگ، نیدرلینڈ
6	آسٹریا (8 ممالک)	اطالی، جرمنی، چیک جمہوریہ، سلوواکیہ، سلوینیا، ہنگری، سربیا، کوسووا
7	فرانس (8 ممالک)	انڈور، بلجیئم، اطالی، جرمنی، سپین، موناکو، سوئٹزرلینڈ، لکسمبرگ

### مشہور ایئر لائنز

نام	ملک کا نام	نام	ملک کا نام
بی آئی اے	پاکستان	امارات	متحدہ عرب امارات
سکندریہ	ناروے، سوڈان، ڈنمارک	سنگاپور انٹرنیشنل ایئر لائنز	سنگاپور
اسطالیہ	اطالی	عالمی رائل جارڈین	اردن
ایروفلوٹ	روس	سوس ایئر	سوئٹزرلینڈ
ایئر فرانس	فرانس	ایئر انڈیا	بھارت
قطار	آسٹریلیا	کھائی پیفک	ہانگ کانگ
بنان	بنگلہ دیش	گارودا	انڈونیشیا
بی آو اے سی	برطانیہ	کے ایل ایم	نیدرلینڈز



برٹش ایئر ویز	برطانیہ	لغوتو	جرمنی
آریانہ	افغانستان	ایئر کینیڈا	کینیڈا
سونه	بنگلہ دیش	انڈین ایئر لائن	بھارت
تھائی ایئر ویز انٹرنیشنل	تھائی لینڈ	ٹرانس ورلڈ ایئر ویز	امریکہ
جال	جاپان	چائنا ایئر لائن	چین
سعودیہ	سعودی عرب	پان امریکن ایئر ویز	امریکہ
ڈیلن ایئر لائن	امریکہ	ڈریگن ایئر	ہانگ کانگ (چین)
نیپال ایئر ویز	نیپال	شاہین ایئر لائنز انٹرنیشنل	پاکستان

### دنیا کے متحدہ ممالک

استوائی گنی (افریقی ملک) ریو سونی بیا کو فریڈ و پو 12 اکتوبر 1968 کو متحد ہوئے۔

### کیمرون

(مغربی افریقہ) مشرقی کیمرون سابقہ فرانسیسی کیمرون اور مغربی کیمرون یکم اکتوبر 1961 کو متحد ہوئے۔

### کیمین آئی لینڈ

گرینڈ کیمین، لائل کیمین، کیمین براک یہ بحرہ کیریبین میں واقع ہیں۔

### جینیل آئی لینڈز

الڈرنے، بریکو، جری، جیتھو، سار، گورنسی، گریت سارک، لائل، ہرم۔

### جرمنی

مشرقی جرمنی، مغربی جرمنی، یورپ، 13 اکتوبر 1989 کو زوال سوویت یونین کے بعد متحد ہوئے۔

### کی آئی

ڈیمیریا، لیسکو بوا اور جنوبی امریکی ملک پاراگوائس بطور برطانوی گی آئی 1831 آزاد ہوا 26 مئی 1966 کو متحد ہوئے۔

### ملائیشیا

ایشیائی ملک مغربی ایشیا، مشرقی ملائیشیا، سراوک اور صباح ریاستیں فیڈریشن 16 ستمبر 1963 کو متحد ہوئیں۔

### نیدر لینڈز

لیورڈ آئی لینڈ، کورا کاؤ، اروبا، بونیر اور وٹ وٹو آئی لینڈ، مہا سینٹ ایوٹینس اور سینٹ مارٹن پر مشتمل ہے۔ 1845 کو متحدہ ہوئے۔

### صومالیہ

(افریقی ممالک) برطانوی صومالی لینڈ اور اطالوی صومالی لینڈ یکم جولائی 1960 کو متحد ہوئے۔

### تجزائیہ

ٹانگا، نیگا اور زنجبار، 26 اپریل 1964 کو متحد ہوئے۔

### متحدہ عرب امارات

یہ خلیج فارس کی سات، ریاستوں، دوعی، ابو ظہبی، راس الخیمہ، ام القوین، عجمان، الحجرہ اور شارجہ پر مشتمل ملک 1971 کو متحدہ ہو تھا۔

### ورجن آئی لینڈز

وینو آٹو کا بڑا جزیرہ مشتمل ہے لیسبر یوسانتو، ملیکو لالطیف، الیمیریم، اپریٹکو، مٹا، مٹی کا مٹ، مائیو اور اینٹی ٹیم پر مشتمل ہے۔

### یمن

شمالی اور جنوبی یمن 22 مئی 1990 کو متحد ہوئے۔

### ممالک کے ہم نام دارالحکومت

نمبر شمار	نام ملک	دارالحکومت کا نام	نمبر شمار	نام ملک	دارالحکومت کا نام
(1)	مناکو	مناکو	(2)	میکسیکو	میکسیکو
(3)	انڈونیشیا	انڈونیشیا	(4)	گوئٹے مالا	گوئٹے مالا
(5)	پانامہ	پانامہ شہر	(6)	تیونس	تیونس شہر
(7)	جبوتی	جبوتی شہر	(8)	الجزائر	الجزائر شہر
(9)	کوسمبرگ	کوسمبرگ	(10)	کویت	کویت شہر

### خنگی سے گھرے ممالک

جزائر پر مشتمل اور خنگی سے گھرے ہوئے ممالک مختلف جغرافیائی حالات کے سبب خنگی سے محصور ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

### براعظم ایشیاء

آذربائیجان، افغانستان، ازبکستان، بھوٹان، تاجکستان، ترکمانستان، تیبال، لاؤس، قازقستان، منگولیا، کرغیزستان

## براعظم یورپ

ہنگری، آسٹریا، ویٹنی کن شیٹ، انڈورا، مولدووا، بیلاروس، لیتھوانیا، چیک جمہوریہ، لکسمبرگ، سوئٹزرلینڈ، سان مرینو، سلوواکیہ، جمہوریہ آرمینیا

## براعظم جنوبی امریکہ

بولیویا، پیراگوئے

## خط استواء پر واقع ممالک

## براعظم ایشیا

ملائیشیا، انڈونیشیا

## براعظم جنوبی امریکا

برازیل، اکیواڈور، کولمبیا

## براعظم افریقہ

کانگو، جمہوریہ، یوگنڈا، کینیا، مکیون

## متنازعہ ممالک

## جنہیں عالمی برادری نے تسلیم نہیں کیا

نمبر شمار	نام ملک	براعظم	یوم آزادی	قابل ملک
(1)	سکی	افریقہ	3 دسمبر 1971ء	جنوبی افریقہ
(2)	ٹرانسکی	افریقہ	26 اکتوبر 1976ء	جنوبی افریقہ
(3)	نسوانا	افریقہ	6 دسمبر 1977ء	جنوبی افریقہ
(4)	ویٹنا	افریقہ	13 ستمبر 1977ء	جنوبی افریقہ
(5)	تیمور	ایشیا	1991ء	سودان، یونین
(6)	کوسو	یورپ	1998ء	سربیا

## مقبوضات

## ڈنمارک

فائیئر آئی لینڈ اور گرین لینڈ

## نیدرلینڈز

اروبا، نیدرلینڈز، بیلگو

## مراکش

مغربی صحرا

## نوروی لینڈ

ٹوکیلاؤ، گلک آئی لینڈز اور نوو، دی راس

## ناروے مقبوضات

سولہرڈ، بووے، آئی لینڈ، جان بائین

## فرانس کے مقبوضات

دی یونین، فرانسیسی پولی نیشیا، فرانسیسی گی آنا، سینٹ پیئرے اینڈ میکولن، گوڈی لوپ، مارٹینیق، سے اوٹ، نیو کیلی ڈونیا، وائٹ اینڈ ٹوٹونا

## آسٹریلیا کے مقبوضات

کاکس آئی لینڈ، نارفوک آئی لینڈ، کرس آئی لینڈ، آسٹریلیا، انٹارکٹک علاقہ

## بھارت کے مقبوضات

کشمیر، حیدر آباد کن 1947ء

## برطانیہ کے مقبوضات

انگولا، برٹش ورجن آئی لینڈ، برمودا، پٹ کارن، آئی لینڈز، ترکس اینڈ کاکس آئی لینڈز، جزائر، سینٹ فاک، فاک لینڈ آئی لینڈز، کے من آئی لینڈز، مائیکرونیشیا، چیل آئی لینڈ، برٹش انٹارکٹک علاقہ۔

## اہم صنعتوں سے وابستہ شہر

نام شہر	صنعتیں	نام شہر	صنعتیں
لندن	برطانیہ	ناگپور (بھارت)	شکر، کپاس
ساہیوال (پاکستان)	سکٹ، کپڑا	ماچھسٹر (برطانیہ)	کپڑا
ہالی وڈ (امریکہ)	فلم سازی	کانپور (بھارت)	کپڑا، چمڑہ
ڈبلن (آئرلینڈ)	ریشمی کپڑا، سکٹ، جہاز سازی	باکو (آذربائیجان)	پٹرولیم

تجرت (پاکستان)	پتھک سازی، موٹریں اور چینی کے برتن	وزیر آباد (پاکستان)	نظری، چاول، بنا پتی
راد پندی (پاکستان)	تیل کی صفائی، کپڑا	آبادان (ایران)	تیل صاف کرنے کے
ڈھاک (بھارت)	طل، بلیڈ، پٹ سن	پیش برگ (امریکا)	لوہا، فولاد کو نکل اور پٹرولیم
چٹائی (بھارت)	چمڑا، کوچ ٹیکسٹری	لارنس پور (پاکستان)	اونی کپڑا
نرائن گنج (بھارت)	پٹ سن	لاہور (پاکستان)	کپڑا، فلسازی، بنگل
شکاگو (امریکا)	زرعی آلات	ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ)	پر تنگ
حیدر آباد (پاکستان)	کپڑا، بنا پتی کھی	جونسبرگ (جنوبی افریقہ)	سونے کی کانیں
متان (پاکستان)	کھانا، بنا پتی کھی	کیون (پاکستان)	اشی ریورق لپہ رڑی
سڈنٹ (بھارت)	چائے	بلناسٹ (آئر لینڈ)	لینن اور جہاز سازی
چار سدرہ (پاکستان)	چینی	میلبرن (آسٹریلیا)	چاکلیٹ، سونے کی کانیں
کاؤنڈ (پرتگال)	کارک	واڈوٹیل (پاکستان)	کھار
پٹاک (تھائی لینڈ)	جہاز سازی	مرآش (مراکش)	پڑے کی مینوت
شونڈیڈ (برطانیہ)	نظری	امرا آباد (بھارت)	کپڑا
ڈیٹرائٹ (امریکا)	مینرگازیاں	دلی (بھارت)	کپڑا، کیسائی اشیاء، ڈی
پانی، ڈوٹھو (برطانیہ)	جہاز سازی	کیمبرلے (جنوبی افریقہ)	سونے کی کانیں
فیصل آباد (پاکستان)	کپڑا، کھاد اور چینی	مردان (پاکستان)	چینی
نٹنکھم (برطانیہ)	لیس اند سڑی	ہواتا	تمباکو، رگڑ
رحیم پور خان (پاکستان)	کپڑا، آچی مسابن، چینی	چنگا ٹنگ (بھارت)	سگریٹ، فوااد سازی
ایکسٹر ڈیم (نیدر لینڈ)	بیرا تراشنے کے کارخانے	ڈنڈی (سکاٹ لینڈ)	پٹ سن اور ریشمی پٹا
بڈاپسٹ (مشرقی)	کپڑا	کراچی (پاکستان)	تیل کی صفائی، کپڑا، جہاز
سیالکوٹ (پاکستان)	کھیلوں کا سامان، شین	وٹس (اٹلی)	شینہ سازی
	لیس سنیل، آلات جراحی		

میلان (اٹلی)	ریشم چینی، چادریں	گوجرانوالہ (پاکستان)	شین لیس شیل چینی کے
بنارس (بھارت)	ریشم اور بروکڈ	دارجلنگ (بھارت)	چائے، بلیڈ، چوڑیاں
کامروہ (پاکستان)	طیارہ سازی	سکمر (پاکستان)	سکٹ
واہ (پاکستان)	اسٹرو سازی	پولس آئرس (ارجنٹائن)	سر د خانے اور ڈیری
پندرہ گھاٹ (بھارت)	کانڈر	شنگائی (چین)	ریشم، چائے، کپاس، چینی
لدھیان (بھارت)	ہوزری کا سامان، پائیکل	میونخ (جرمنی)	مدت
مرآ آباد (بھارت)	پتیل کے برتن اور نظری	جھیش پور (بھارت)	لوہا، فولاد
لیڈز (برطانیہ)	اونی کپڑا	جہلم (پاکستان)	کپڑا، سگریٹ، شیشہ
نرائیہ (بھارت)	اشی ری ایکٹر	سلانوالہ (پاکستان)	لکڑی کی آرائشی اشیاء

## دنیا کی بیس بڑی بڑی زبانیں

یوں تو دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن بیس زبانیں ایسی ہیں جنہیں اربوں عوام بولتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	بڑی زبانیں	نمبر شمار	بڑی زبانیں
(1)	عربی	(11)	پرتگیزی
(2)	اردو	(12)	ترکش
(3)	چینی، منڈرین	(13)	چینی بوی
(4)	انگریزی	(14)	فرانسیسی
(5)	جرمن	(15)	ہسپانوی
(6)	ہندی	(16)	روسی
(7)	ہسپانوی	(17)	تیلگو
(8)	بنگالی	(18)	مربنی
(9)	جاپانی	(19)	عربی
(10)	انڈونیشی	(20)	کوریائی



## دنیا کے مشہور پل

معلق

نمبر شمار	ملک کا نام	عمل وقوع	لंबائی پل کی فٹوں میں	سال تکمیل
(1)	گولڈن گیٹ	(کیلی فورنیا)	4200	1937
(2)	ہائی کوسٹ برج	ویسٹ سٹریٹس سوئیڈن	3969	1997
(3)	سنگ ماہراج	ہانگ کانگ	4518	1997
(4)	پاسورس	استنبول (ترکی)	3576	1998
(5)	اکاشی کیکیو	ہیوگو جاپان	6529	1998
(6)	شوریلٹ	ڈنمارک	5328	1998
(7)	جیٹنگ ٹن جگ سی	چین	4543	2000

## ٹوڑے دار پل

(1)	فورٹھ ریلوے	کوئزیری سکاٹ لینڈ ہنگل	1710	1890
(2)	کیوبک ریلوے	کیوبک، کینیڈا	1800	1917
(3)	ہونڈہ برج	کولکتہ (بھارت)	1500	1943

## دنیا کی اہم سرنگیں

## ریلوے سب وے

نام	عمل وقوع	لंबائی میلوں میں	لंबائی کلومیٹروں میں	سال تکمیل
ماؤنٹ کینس	فرانسیسی پولیس	8.5	13.7	1871
سینٹ گوٹھرڈ	سوئس پولیس	9.3	15.0	1880
سمپلن 1-2	پولیس - سوئٹزرلینڈ - اٹلی	11.5	19.8	1906-1922
لاچر یا لائش برگ	سوئس پولیس	9.1	14.6	1911
نیو کیسٹل	کیسٹل ماؤنٹین (واشنگٹن)	7.8	12.6	1929
ایس ٹائن	بولونا - فلورنس اٹلی	11.5	18.5	1934
واسکیس	واسکیس (فرانس)	7.0	11.3	1940
فلٹ بیڈ	راکی ماؤنٹین سوڈانا	7.0	11.3	1970
سٹیکن	آبنائے سوگاردو (جاپان)	33.5	53.9	1988

## دنیا کی اہم سرنگیں

نام سرنگ	عمل وقوع	لंबائی میلوں میں	لंबائی کلومیٹروں میں	سال تکمیل
ماؤنٹ رائل	مونٹریال کینیڈا	3.2	5.1	1918
کوئزورے روڈ	مری ریور لیور پول انگلستان	2.2	3.5	1934
گرینٹ سینٹ ہریٹ	پولیس - سوئٹزرلینڈ - اٹلی	3.4	5.5	1964
ماؤنٹ ہلال	پولیس فرانس - اٹلی	7.0	11.3	1965
ماؤنٹ ایٹا	جاپان پولیس جاپان	5.3	8.5	1976
سینٹ گوٹھرڈ	پولیس سوئٹزرلینڈ	10.2	16.4	1980
شوریلٹ	پولیس ڈنمارک	5.0	8.0	1995
ٹرانس توکیو 2-1	توکیو (جاپان)	5.8	9.3	1997
پینگن ہائیوے	نزداتی پے تائیوان	8.0	12.9	2000
لارڈل	ناروے	15.2	24.5	2000

## دنیا کے لمبے پلیٹ فارم

نام	عمل وقوع	لंबائی (فٹوں میں)	نام	عمل وقوع	لंबائی (فٹوں میں)
بلاویو	زمبابوے	2302	دی ایپ (ایریٹریا)	شکاگو (امریکا)	3500
شارویک	سوڈن	2470	کڑک پور (بھارت)	مغربی بنگال	2733
سون پور	بھارت (بھارت)	2415	جھانسی	بھارت	2024
پرچھ	آسٹریلیا	1714	مانڈلے	ہالائی میانمر	1788
نوبلری (سندھ)	پاکستان	1896	بورن ماؤتھ	برطانیہ	1748

## بلند ترین عمارات

عمارت	شہر	سال تکمیل	منزلیں	بلندی فٹوں میں
ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ	نویارک	1931	102	1250
سینٹر ٹاور	شکاگو (امریکا)	1974	110	1450
پینورڈس ٹاور I	کوالا لپور (ملائیشیا)	1998	88	1483
پینورڈس ٹاور H	کوالا لپور	1998	88	1483
سوڈیرس آفس اینڈ رز کارڈن ہول	جنگارت (انڈونیشیا)	تعمیر جاری ہے	81	1400

امارات ناو I	دبی	1999	55	1165
سوئی انک بے ناو	پوزان	2001 زت	88	1516
فناشل سنٹر	تائی پے تائیوان	2003 زت	—	1470
یونین سکاؤٹ	ہانگ کانگ	2007 زت	108	1575
شنگھائی ورلڈ فنانشل سنٹر	شنگھائی چین	2008 زت	95	1509

## بریل نظام (ناپیداؤں کی تعلیم)

کاغذ پر ابھرے ہوئے نقطوں کی مدد سے حروف کی علامت ظاہر کر کے ناپیداؤں کو پڑھایا جاتا اس نظام کے موجد فرانسیسی شہری بریل لوئی ہیں جو خود بھی نابینا تھے۔

## قدیم ترین عالمی لائبریریاں

نام لائبریری	تاریخ قیام	شہر/ملک
نیشنل لائبریری آف آسٹریا	1368ء	ویانا/آسٹریا
نیشنل لائبریری آف دی چیک ریپبلک	1366ء	پراگ/جمہوریہ چیک
مازیو نل لائبریری	1468ء	وینس/اطالی
نیشنل لائبریری آف مالٹا	1555ء	ولیٹا/مالٹا
نیشنل لائبریری آف فرانس	1480ء	پیرس/فرانس
میونخ لائبریری	1558ء	میونخ/جرمنی
نیشنل لائبریری آف بلجیئم	1559ء	برسلز/بلجیئم
نیشنل لائبریری آف کروشیا	1606ء	زغرب/کروشیا
نیشنل لائبریری آف فن لینڈ	1640ء	ہیلسنکی/فن لینڈ
نیشنل لائبریری آف ڈنمارک	1653ء	کوپن ہیگن/ڈنمارک

## اہم لائبریریاں

نام لائبریری	مقام	مشہرت
لائبریری آف کانگریس	واشنگٹن	امریکن پارلیمنٹ کے ایوان کانگریس کی لائبریری دنیا کی سب سے بڑی لائبریری تصور کی جاتی ہے

برٹش لائبریری	لندن	دنیا کی پہلی لائبریری جس میں ایک کروڑ سے زائد کتب ہیں موجود تھیں
بین الاقوامی نوجوانوں کی لائبریری	میونخ	نوجوانوں کے لیے دنیا کی پہلی لائبریری
سابقہ نیشنل لائبریری	ماسکو	ہر سال سب سے زیادہ کتابیں شائع کرنے والی لائبریری
نیشنل لائبریری فرانس	پیرس	فرانسیسی زبان کا سب سے بڑا حصہ ذخیرہ یہاں موجود ہے
نیشنل لائبریری آف انڈیا	کولکتہ	ہندوستان کا سب سے بڑی اور قدیم لائبریری
نیشنل لائبریری مصر	قہرہ	افریقہ کی سب سے بڑی لائبریری
نیشنل لائبریری	ٹیکسیٹو	پوپ کی لائبریری
لائبریری جامعہ ریاض	تھبٹ	جدید اور کثافت ترین لائبریری جہاں آغازی میں 20 لاکھ کتب رکھی گئی ہیں
قومی لائبریری چین	بیجنگ	برائٹم ایشیا کی سب سے بڑی لائبریری جہاں ایک کروڑ سے زائد نسخے موجود ہیں
سنٹرل لائبریری چین	=	ملائیوں کی کتب موجود ہیں
نیشنل لائبریری ٹوکیو	ٹوکیو	جاپان کی سب سے بڑی لائبریری
یونیورسٹی آف ٹوکیو لائبریری	ٹوکیو	132 لاکھ کتب موجود ہیں
یونیورسٹی		21 لاکھ کتب موجود ہیں
قومی لائبریری جاپان		50 لاکھ کتب موجود ہیں

## پیداوار کے لحاظ سے دنیا کے پانچ بڑے ممالک

چین، روس، امریکہ، بھارت، پاکستان	کپاس
بھارت، روس، امریکہ، برازیل، چین	جاوہر
ملائیشیا، انڈونیشیا، تائیوان، یورپی کونسل، برطانیہ	پام آئل
روس، چین، پولینڈ، امریکہ، بھارت	آلو
امریکہ، برازیل، چین،ارجنٹائن، بھارت	سویا بین
روس، امریکہ، کینیڈا، فرانس، چین	جو
چین، امریکہ، بھارت، برازیل، روس	گندھاکو

نے اپنی اپنی قوموں کے دباؤ پر امن عام برقرار رکھنے اور غریب قوموں کی حالت سنوارنے کیلئے ایک نئی بین الاقوامی تنظیم قائم کرنا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں پچاس ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں اقوام متحدہ کے قیام پر غور ہوا اور بعد ازاں ان ممالک نے ایک بین الاقوامی ادارے کے قیام کیلئے ایک چارٹر پر دستخط کیے یہ کانفرنس 25 اور 26 جون 1945ء کو منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے نتیجے میں اقوام متحدہ کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔ اقوام متحدہ 24 اکتوبر 1945ء کو باقاعدہ قائم ہوئی اس بین الاقوامی تنظیم کے ابتدائی 150 ارکان تھے جنکی تعداد وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی۔

اقوام متحدہ کی سرکاری زبانیں: انگریزی، چینی، عربی، فرانسیسی۔

اقوام متحدہ کے چارٹر کے بنیادی اصول

- (1) نئی نوع انسان کی آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا۔
  - (2) قوموں کے باہمی تنازعات کے حل کیلئے بین الاقوامی سطح پر موثر قانون سازی کرنا تاکہ امن کو لاحق خطرات اور جارحیت کو روکا جاسکے۔
  - (3) انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے عالمی سطح پر بلا امتیاز رنگ و نسل مثبت اقدامات کرنا۔
  - (4) انسانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا۔
  - (5) ایک دوسرے کی آزادی و خود مختاری کا احترام کرتے ہوئے قوموں کے درمیان دوستی کو فروغ دینا اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی سے روکنا۔
- رکنیت:۔ یو این او کے مقصد اور منشور سے متفق تمام ممالک رکنیت کی درخواست دے سکتے ہیں۔ سلامتی کونسل کی منظوری کے بعد یہ درخواست جنرل اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے جسکی دو تہائی اکثریت کی منظوری ملنے کے بعد رکنیت حاصل ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی تعداد 192 ہے جبکہ سلامتی کونسل کے 5 مستقل ارکان امریکہ، روس، برطانیہ، فرانسیس اور چین کے پاس حق استراہ ہے۔ ویٹو کا حق رکھنے والا ملک اگر کسی قرارداد کو رد کر دے تو قرارداد پاس نہیں ہو سکتی ہے۔

### اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے

اقوام متحدہ کے مقاصد اور منشور کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مختلف ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں چند ادارے اقوام متحدہ کے ڈھانچے کی تشکیل اور چند ادارے اقوام متحدہ کی سماجی و معاشی ذمہ داریوں کی ادا نگاری میں مصروف عمل ہیں۔ بنیادی ادارے درج ذیل ہیں۔

- (1) جنرل اسمبلی تمام رکن ممالک اس فورم کے ممبر ہیں۔ سب ارکان ایک ووٹ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ مسائل کے س اور قرارداد کی منظوری کیلئے دو تہائی اکثریت کا حامل ہونا ضروری ہے۔
- (2) سلامتی کونسل:۔ 15 ارکان پر مشتمل ہے 5 ارکان مستقل اور 10 ارکان غیر مستقل ہوتے ہیں۔ ان ارکان کا انتخاب ہر دو سال بعد کیا جاتا ہے۔ تمام اہم معاملات کا نوٹس یہی ادارہ لیتا ہے۔ مستقل ارکان ویٹو کا حق رکھتے ہیں۔
- (3) معاشی و معاشرتی کونسل:۔ 27 منتخب ارکان پر مشتمل یہ ادارہ اپنی ذیلی ایجنسیوں کے ذریعے سائنس، تعلیم، صحت

یکسانیت	آسٹریلیا، گنی، برازیل، جمیکا، روس
سیمیہ	آسٹریلیا، روس، امریکہ، کینیڈا، پیرو
خام لوہا	روس، برازیل، آسٹریلیا، چین، امریکہ
نکل	روس، کینیڈا، آسٹریلیا، نیو کیڈیوینیا، انڈونیشیا
پتھر و سیم	روس، امریکہ، سعودی عرب، چین، برطانیہ
فولاد	روس، جاپان، امریکہ، چین، جرمنی
چاندی	میکسیکو، پیرو، روس، امریکہ، کینیڈا
یورینیم	کینیڈا، یوٹائیڈ شیٹ، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نمیبیا
زئیک	روس، جاپان، کینیڈا، جرمنی، امریکہ
سنگنا	بھارت، برازیل، روس، کیوبا، امریکہ
کافی	برازیل، کولمبیا، انڈونیشیا، میکسیکو، آئیوری کوسٹ
ٹن	ملائیشیا، برازیل، روس، انڈونیشیا، تھائی لینڈ
تانبہ	چلی، امریکہ، کینیڈا، روس، زائر
مالا	برازیل، امریکہ، اٹلی، چین، مصر
مگور	اٹلی، فرانس، روس، چین، امریکہ
کونک	چین، امریکہ، روس، جرمنی، پولینڈ
بجی	امریکہ، روس، جاپان، کینیڈا، چین
چاول	چین، بھارت، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، تھائی لینڈ
قدرتی ریز	ملائیشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، چین، بھارت
مصنوعی ریز	روس، امریکہ، جاپان، جرمنی، برطانیہ
چائے	بھارت، چین، سری لنکا، روس، انڈونیشیا
فاسفیٹ	امریکہ، روس، مراکش، چین، اردن
پتھر	آئیوری کوسٹ، برازیل، گھانا، ملائیشیا، کیمرون
ہیرا	زائر، بوسوانا، روس، جنوبی افریقہ، نمیبیا
ادون	آسٹریلیا، روس، نیوزی لینڈ، چین، اردن، تان
مروس	روس، پولینڈ، جرمنی، امریکہ، جمہوریہ چیک

### اقوام متحدہ

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں اور لیگ آف نیشنز کی ناکامی کے بعد دوسری جنگ عظیم کے فاتحین



محنت جیسے مسائل کے حل کیلئے کوشش کرتا ہے اسکے 27 ارکان ہوتے ہیں جن میں سے 9 ارکان ہر تین سال بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں۔

(4) تالیقی کونسل۔ کسی علاقے کی عمرانی کریو والے اس ادارے میں مستقل ارکان سلا متی کونسل کے علاوہ تاحر ملک کا بھی ممبر ہوتا ہے۔

(5) بین الاقوامی عدالت انصاف :- قوموں کے باہمی تنازعات کو منظم طریقے سے عدالت جیک (ہالینڈ) میں کام کر رہی ہے اس کے رکن ججوں کی تعداد 15 ہوتی ہے جس کا انتخاب 9 سال کیلئے ہوتا ہے۔

(6) سیکرٹریٹ :- اقوام متحدہ کے انتظامی امور اور ریکارڈ کی نگرانی سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبہ کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا ہے جو عالمی تنازعات اور مسائل کے حل میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا انتخاب پانچ سال کی مدت کیلئے رکن ممالک میں سے کیا جاتا ہے موجودہ سیکرٹری جنرل کے فرائض کوئی عنان سرانجام دے رہے ہیں۔

اقوم متحدہ کے ذیلی ادارے

- |   |                    |
|---|--------------------|
| (1) بین الاقوامی ترقیاتی انجمن                    | واشنگٹن (امریکہ)   |
| (2) بین الاقوامی تنظیم نیوکلیئر توانائی           | وی آنا (آسٹریا)    |
| (3) بین الاقوامی مشاوری کونسل                     | لندن (برطانیہ)     |
| (4) عالمی تنظیم موسمیات                           | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |
| (5) عالمی تنظیم لاک                               | برن (سوئٹزرلینڈ)   |
| (6) عالمی تنظیم تجارت                             | واشنگٹن (امریکہ)   |
| (7) بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین            | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |
| (8) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ                      | واشنگٹن (امریکہ)   |
| (9) بین الاقوامی مالیاتی کمیشن                    | واشنگٹن (امریکہ)   |
| (10) بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو (ورلڈ بینک) | واشنگٹن (امریکہ)   |
| (11) بین الاقوامی شہری ہوا بازی                   | مانٹریال (کینیڈا)  |
| (12) عالمی تنظیم صحت                              | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |
| (13) بین الاقوامی تعلیمی سائنس اور ثقافتی تنظیم   | پیرس (فرانس)       |
| (14) غذا اور زراعت کی تنظیم                       | روم (اطالیہ)       |
| (15) بین الاقوامی مزدور تنظیم                     | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |
| (16) بین الاقوامی مہاجرین کمیشن                   | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |
| بین الاقوامی سیاست تنظیم                          | جنیوا (سوئٹزرلینڈ) |

(18) بین الاقوامی بچوں کا ہنگامی فنڈ

(19) اقوام متحدہ کی پیندرش

نوٹ:- اقوام متحدہ کے 6 ذیلی اداروں کے دفاتر جنیوا سوئٹزر لینڈ میں قائم ہیں۔ لیکن آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ سوئٹزر لینڈ اقوام متحدہ کا رکن نہیں ہے۔ سوئٹزر لینڈ اور وینس کن شلی کو اقوام متحدہ کے بصر ملک کی حیثیت حاصل ہے۔ چین کو اقوام متحدہ کی رکنیت:- 25 اکتوبر 1971ء کو دی گئی۔ چین کی رکنیت کے بعد تائیوان کی اقوام متحدہ سے ممبر شپ ختم کر دی گئی۔

اقوام متحدہ کے رکن ممالک

نام ملک	تاریخ رکنیت	نام ملک	تاریخ رکنیت
آذربائیجان	2 مارچ 1992ء	آرمینیا	2 مارچ 1992ء
آسٹریا	14 دسمبر 1955ء	آسٹریلیا	14 دسمبر 1945ء
آئرلینڈ	14 دسمبر 1955ء	آئس لینڈ	19 نومبر 1946ء
اٹلی	14 دسمبر 1955ء	ارجنٹائن	24 اکتوبر 1945ء
اردن	14 دسمبر 1955ء	آری شیریا	28 مئی 1993ء
ازبکستان	2 مارچ 1992ء	استوائی گنی	12 نومبر 1968ء
اسرائیل	11 مئی 1949ء	افغانستان	19 نومبر 1946ء
البانیہ	14 دسمبر 1955ء	الجزائر	18 اکتوبر 1962ء
امریکہ	24 اکتوبر 1945ء	انٹی گوا باربوڈا	11 نومبر 1981ء
انڈونیشیا	28 ستمبر 1950ء	انگولا	یکم دسمبر 1976ء
انتھومبیا	13 نومبر 1945ء	اسٹونیا	17 ستمبر 1991ء
ایران	24 اکتوبر 1945ء	ایکواڈور	21 دسمبر 1945ء
ایل سلواڈور	24 اکتوبر 1945ء	اینڈورا	28 جولائی 1993ء
بارباڈوس	9 دسمبر 1966ء	بحرین	21 ستمبر 1971ء
برازیل	24 اکتوبر 1945ء	برطانیہ	24 اکتوبر 1945ء
برکینا فاسو	20 ستمبر 1960ء	برونڈی	18 ستمبر 1962ء
برونائی دارالسلام	21 ستمبر 1984ء	بلغاریہ	27 دسمبر 1945ء
بلغاریہ	14 دسمبر 1955ء	بنگلہ دیش	17 ستمبر 1974ء
بوسنیا	17 اکتوبر 1966ء	بوسنیا ہرزیگووینا	22 مئی 1992ء
بولیویا	14 نومبر 1945ء	بھارت	30 اکتوبر 1945ء

بھارت	18 ستمبر 1973	بھوٹان	21 ستمبر 1971
بھارت	24 اکتوبر 1945	بنگلہ	25 ستمبر 1981
بھارت	25 ستمبر 1960	پاپوا نیو گنی	10 اکتوبر 1975
پاکستان	30 ستمبر 1947	پانامہ	13 دسمبر 1945
پرتگال	14 دسمبر 1955	پولینڈ	24 اکتوبر 1945
پیراگوئے	24 اکتوبر 1945	پرو	31 اکتوبر 1945
پیلاؤ	16 دسمبر 1994	تاجکستان	2 مارچ 1992
ترکمانستان	2 مارچ 1992	ترکی	24 اکتوبر 1945
تنزانیہ	14 دسمبر 1961	تھائی لینڈ	16 دسمبر 1946
تیونس	12 نومبر 1956	ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو	18 ستمبر 1962
ٹوگو	20 ستمبر 1960	جاپان	18 دسمبر 1955
جارجیا	31 جولائی 1962	جیبوتی	20 ستمبر 1977
جرمنی	18 ستمبر 1973	جیکا	18 ستمبر 1962
جنوبی افریقہ	7 نومبر 1945	چاد	20 ستمبر 1960
چلی	24 اکتوبر 1945	چیک جمہوریہ	19 جنوری 1993
چین	24 اکتوبر 1945	ڈنمارک	24 اکتوبر 1945
ڈومیکا	18 دسمبر 1978	ڈومینیکن جمہوریہ	24 اکتوبر 1945
روانڈا	18 ستمبر 1962	روی فیڈریشن	24 اکتوبر 1945
رومانیہ	14 دسمبر 1955	زمبابوے	25 اگست 1980
زولمبیا	یکم دسمبر 1964	ساموا	15 دسمبر 1976
سان مارینو	2 مارچ 1992	سڈوے پرنس	16 ستمبر 1975
سینٹ	14 دسمبر 1955	سری لنکا	14 دسمبر 1955
سری نام	4 دسمبر 1975	سعودی عرب	14 دسمبر 1955
سلوواکیہ	19 جنوری 1993	سلوونیہ	22 مئی 1992
سلیمان جزائر	19 ستمبر 1978	سنگاپور	21 ستمبر 1965
سوازی لینڈ	24 اکتوبر 1968	سوڈان	12 نومبر 1956
سویڈن	19 نومبر 1946	سیرالیون	27 ستمبر 1961
سیشلو	21 ستمبر 1976	سینٹ کرسٹوفر نیوز	23 ستمبر 1983
سینٹ لوشا	18 ستمبر 1979	سینٹ وینسٹ اینڈ گرینے ڈیز	16 ستمبر 1980

سینی گال	28 ستمبر 1960	شام عرب جمہوریہ	24 دسمبر 1945
صومالیہ	20 ستمبر 1960	عراق	21 دسمبر 1945
عمان	17 اکتوبر 1971	جی	13 اکتوبر 1971
فرانس	24 اکتوبر 1945	فلپائن	24 اکتوبر 1945
فن لینڈ	14 دسمبر 1955	قازقستان	2 مارچ 1992
قبرص	20 ستمبر 1960	قطر	21 ستمبر 1971
کامبوڈیہ جمہوریہ	20 ستمبر 1960	کامبوڈیہ جمہوریہ	20 ستمبر 1960
کرغزستان	2 مارچ 1992	کریشیا	22 مئی 1992
کیمبوڈیا	14 دسمبر 1955	کوسٹے ڈی آئیری	20 ستمبر 1960
کوریہ جمہوریہ	17 ستمبر 1991	کوریہ شمالی جمہوریہ	17 ستمبر 1991
کوسٹاریکا	2 نومبر 1945	کولمبیا	5 نومبر 1945
کوموروز جزائر	12 نومبر 1975	کویت	14 مئی 1963
کیپ ورڈے	16 ستمبر 1975	کیمرون	20 ستمبر 1960
کینیا	16 دسمبر 1963	کینیڈا	9 نومبر 1945
کیوبا	24 اکتوبر 1945	گرینیڈا	17 ستمبر 1974
گنی	12 دسمبر 1958	گنی بساؤ	17 ستمبر 1974
گوئے مالا	21 نومبر 1945	گھانا	8 مارچ 1957
گی آنا	20 ستمبر 1966	گیمبون	20 ستمبر 1960
گیمبیا	21 ستمبر 1965	لاؤس جمہوریہ	14 دسمبر 1955
گابون	2 نومبر 1945	لبنان	24 اکتوبر 1945
گھانا	17 ستمبر 1991	نکیربرگ	24 اکتوبر 1945
گینیا	14 دسمبر 1955	لیٹویا	17 ستمبر 1991
گینیا	17 اکتوبر 1966	لیکٹسن	18 ستمبر 1990
مارشل آئی لینڈ	17 ستمبر 1991	مارشس	24 اپریل 1968
ماریطانیہ	27 اکتوبر 1961	مالا	یکم دسمبر 1964
مالدیپ	21 ستمبر 1965	مالی	28 ستمبر 1960
مائیکرونیشیا	17 ستمبر 1991	متحدہ عرب امارات	9 دسمبر 1971
مڈغاسکر	20 ستمبر 1960	مراکش	12 نومبر 1956
مصر	24 اکتوبر 1945	مقدونیہ	8 اپریل 1993

ملاوی	کیم دسمبر 1964	ملاوی	17 ستمبر 1975
مناکو	28 مئی 1993	مناکو	27 اکتوبر 1961
موزمبیق	16 ستمبر 1975	میانمار (برما)	19 اپریل 1948
میکسیکو	7 نومبر 1945	ناروے	27 نومبر 1945
نائیجر	20 ستمبر 1960	نائیجر	7 اکتوبر 1960
نکاراگوا	24 اکتوبر 1945	نیپال	14 دسمبر 1955
نیدرلینڈز	10 دسمبر 1945	نمیبیا	23 اپریل 1990
نیوزی لینڈ	24 اکتوبر 1945	مولدووا	2 مارچ 1992
وسطی افریقہ	20 ستمبر 1960	ویت نام	20 ستمبر 1977
وینزویلا	15 ستمبر 1981	وینزویلا	15 نومبر 1945
ہیونڈو	17 دسمبر 1945	ہنگری	14 دسمبر 1955
یمن	24 اکتوبر 1945	یمن	30 ستمبر 1947
یورگوئے	18 دسمبر 1945	یوکرین	24 اکتوبر 1945
یوگنڈا	25 اکتوبر 1962	یوگوسلاویہ	24 اکتوبر 1945
یونان	25 اکتوبر 1945	یادرو	14 ستمبر 1999
کیریبی	14 ستمبر 1999	لوزاکا	14 ستمبر 1999
ٹوالو	5 ستمبر 2000	سوڈان لینڈ	11 ستمبر 2002
مشرقی تیمور	11 ستمبر 2002		

## دنیا کی مشہور جنگیں

نام جنگ	تاریخ	مقام	مخالف
امریکی خانہ جنگی	1775-83	مقامی لوگ	برطانیہ
آسٹریا جنگ	1740-48	آسٹریا، ہنگری	پولینڈ، پرشیا
بوسنیا وار	1899-1902	برطانیہ	سربیا، بوسنیا
چین جاپان جنگ	1894-95	جاپان	چین
	1931-33	جاپان	چین
	1937-45	چین	جاپان
امریکی سول وار	1861-65	شمالی ریاستیں	جنوبی ریاستیں

برطانوی سول وار	1642-51	پارلیمنٹ	چارلس اول
ہسپانوی خانہ جنگی	1936-39	جونا ڈی	حکومت
کریمین وار	1853-56	برطانیہ، ترکی	فرانس
فرانس پرشیا وار	1870-71	پرشیا، جرمنی	فرانس
ہسپانوی جنگ	1991	امریکہ اور اتحادی	عراق
عراق جنگ	2003	امریکہ	عراق
امریکہ افغانستان جنگ	2001	امریکہ	طالبان
سوسال جنگ	1333-1453	فرانس	برطانیہ
کوریہ جنگ	1950-53	جنوبی کوریا	شمالی کوریا
نپولین کی جنگیں	1792-1815	آسٹریا، برطانیہ	فرانس
پلوٹینش وار	431-404 BC	پلوٹینش	ڈیلائی
پونک وار	254-146 BC	روم	کیتراک
روس جاپان جنگ	1904-05	جاپان	روس
سات سالہ جنگ	1756-63	برطانیہ	آسٹریا
ہسپانیا امریکی جنگ	1858	امریکہ	چین
سپینش وار	1701-14	انگلینڈ، پرشیا	کلون، ہسپانیا
تیس سالہ جنگ	1618-48	فرانس، سویڈن	روم، چین
جنگ ویت نام	1957-75	ویت نام	امریکہ
1812 کی جنگ	1812-15	امریکہ	برطانیہ
پھولوں کی جنگ	1456-85	ہاؤس آف لکاسٹر	ہاؤس آف یارک
ہسپانوی جنگ	1914-18	برطانیہ	آسٹریا، ہنگری
دوسری جنگ عظیم	1939-45	آسٹریا، ہسپانیا	بلجیئم، جرمنی
		برطانیہ، کینیڈا	جرمنی، ہنگری
		چین، ڈنمارک	اٹلی، جاپان
		فرانس، ہالینڈ، رومانیہ	



نیوزی لینڈ، ناروے

پولینڈ، روس،

جنوبی افریقہ، امریکہ

یوگوسلاویہ

روس افغانستان جنگ	1979-88	افغانستان	روس
پہلی پاک بھارت جنگ	1948	مجاہدین کشمیر	بھارت
جنگ 65	1965	پاکستان	بھارت
جنگ 71	1971	بھارت	پاکستان
کارگل جنگ	1999	پاکستان	بھارت
جنگ جولان	1970	مصر	اسرائیل
ایران عراق جنگ	1980-90	عراق، ایران	عراق، ایران
چین بھارت جنگ	1964	چین	بھارت

## جنگی اصطلاحات

- (1) اسلحہ (Arms): ہر قسم کا جنگی سامان جس میں گولہ بارود، بم توپیں، مشین گنیں، میزائل، جہاز وغیرہ شامل ہے۔
- (2) الٹی میٹم (Ultimatum): جنگ شروع کرنے سے قبل آخری انتباہ۔
- (3) منسلک (Attach): عسکری یونٹوں اور افراد کو عارضی طور پر دوسرے اداروں کے ساتھ منسلک کرنا۔
- (4) پیدل فوج (Infantry): پیدل چلنے والا عسکری دستہ۔
- (5) بتالین (Battalion): پیدل فوج کا دستہ جسکی کمان کرنا ہے۔
- (6) گشت (Patrolling): دشمن کا پتہ چلانے کے لیے گشت کرنا۔
- (7) علاقائی دفاع (Positional Defence): دشمن کو علاقہ پر قبضہ نہ کرنے دینا۔
- (8) خندق (Trench): کھدائی ہوئی زمین جس میں فوجی بیٹھ کر دشمن کی گولیوں کی زد میں آنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ شہری دفاع کے لیے بھی خندق کھودی جاتی ہے۔
- (9) رجمنٹ (Regiment): فوجیوں کا بڑا دستہ۔
- (10) رکاوٹ (Barricade): عارضی قلعہ بندی جو دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے شہر کے اندر قائم کی جائے۔
- (11) سائرین (Siren): خطرے کی آواز
- (12) سکواڈ (Squad): فوجیوں کی خاص تعداد جو ڈبل کے ذریعے منظم کی گئی ہو۔

(13) اشارہ (Signal): اشارہ جس سے پیغام رسائی میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔

(14) ففٹھ کالم (Fifth Column): ایسے افراد جو دشمن کو دفاعی تیاریوں اور تنصیبات اور انکی نقل وحرکات سے آگاہ کرتے ہیں۔

(15) فلیک (Flak): طیارہ شکن توپ کا گولا اگنا۔

(16) آبدوز (Submarine): مخصوص ساخت کا بحری جہاز جو زیر آب اور سطح آب پر تیرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(17) آبدوز خلاف پردہ (Anti-Submarine Screen): بحری جہازوں کی وہ ترتیب جو آبدوز کے حملے سے بچاؤ کیلئے صف آرائی کرتے ہیں۔

(18) آبدوز خلاف تلاش (Anti-Submarine Action): دشمن کی آبدوز کا سراغ لگانے کے اور انہیں اپنے علاقہ میں آنے سے روکنا۔

(19) آبدوز خلاف عمل (Anti-Submarine Barrier): دشمن کی آبدوز کی تلاش کے لیے بحری اور ہوائی جہازوں کا مشترکہ عمل۔

(20) آبدوز خلاف گشت (Anti-Submarine): دشمن کی آبدوز کو تلاش کرنے کے بعد اسکی نقل وحرکت کو محدود کرنا۔

(21) آبی سرنگیں (Sub-Marine Mines): دشمن کی آبدوزوں اور بحری جہازوں کو تباہ کرنے کے لیے سمندری پانی میں یا رودی سرنگیں نصب کرنا۔

(22) آبدوز شکن جنگ و جدل (Anti-Submarine War Fare): دشمن کی آبدوزوں کو موثر استعمال سے باز رکھنے کی کوشش۔

(23) التوائے جنگ (Armistice): عارضی طور پر جنگ بندی کرنا۔

(24) فضائی حملوں کے خلاف دفاع (Anti-Aircraft Defence): سرچ لائٹس اینٹی ایئر کرافٹ گنیں، بلیک آؤٹ اور ریڈار وغیرہ۔

(25) فضائی حملہ کے خلاف استعمال ہونے والی ہتھیار یا توپ (Anti Aircraft Gun): ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لیے استعمال کی جانے والی گنیں۔

(26) گائیڈڈ میزائل کے خلاف مدافعت (Anti Ballistic Missile): دشمن کے گائیڈڈ میزائلوں کو تباہ کرنے والی میزائل۔

(27) خلاف میزائل (Anti Missile): دشمن کے اڑتے میزائل کو تباہ کرنے والا میزائل

(28) انخلایئے علاقہ (Area Evacuation): بحریہ کے زیر کنٹرول تجارتی و بحری جہازوں کی محفوظ مقامات پر منتقلی۔

(29) دشمن کو دیکھنے والا (Observer Post (O.P)): توپخانے کو دشمن کے نارگٹ بتانے والا بلند مقام پر

- (30) انتظامی جنرل (Adjutant General) بری فوج کے جنرل سٹاف کا انتظامی آفیسر جو احکامات جاری کرتا ہے۔
- (31) جوہری بم (Atom Bomb) تباہ کن جوہری بم۔
- (32) امیر بحر (Admiral) بحریہ کا سربراہ۔
- (33) فضائیہ کا انچارج آفیسر (Air Chief Marshal) فضائی فوج کا سربراہ۔
- (34) تیرتے بحری ہوائی اڈے (Air Craft Carrier) ایسا بحری جہاز جن پر سے جنگی طیارے اڑائے اور اتارے جاتے ہیں۔
- (35) ایئر مارشل (Air Marshal) فضائیہ کا اعلیٰ آفیسر۔
- (36) علاقائی ہدف (Area Target) ایسا ہدف جو کسی علاقے پر مشتمل ہو۔
- (37) علاقائی کنٹرول سنٹر (Area Control Centre) مخصوص علاقوں میں فضائی ٹریفک کو کنٹرول کے لیے قائم مرکز۔
- (38) علاقائی کمان (Area Command) مخصوص علاقے کو کنٹرول کرنے والی کمان۔
- (39) شہری دفاع اے آر پی (Air Raid Precautions) فضائی حملے سے بچاؤ کے لیے شہری دفاع کی تمام تدابیر۔
- (40) خفیہ پیغام (ایس او ایس) (Save Our Souls) جنگ میں انتہائی خطرے میں مگر پیغام کہ جوہری جان بچاؤ۔
- (41) ایک (Ace) پائلٹ کے ساتھ پانچ یا زیادہ ساتھی۔
- (42) بارودی سرنگیں (Explosive Mines) دشمن کی نقل و حرکت کو روکنے کے لیے بارودی آلات زمین میں دفن کرتا۔
- (43) روشنی ڈھانچا (Brown Out) اندرونی، بیرونی روشنیوں کی کرنوں کو پھیلنے سے روکنے کے لیے کاغذ یا کپڑے سے ڈھانچنا۔
- (44) برین گن (Bren Gun) مشین گن کی ترقی یافتہ شکل۔
- (45) بکتر بند گاڑی (Armoured Car) فوجی گاڑی جس پر فولاد اس انداز میں چڑھا ہوا کہ گولی اسے انداز نہ ہو سکے۔
- (46) آخری تربیتی پریڈ (Passing Out Parade) کیدٹس اور رگروٹس کو اسناد دینے کے موقع پر ہونے والی آخری پریڈ۔
- (47) چھابہ (Parachute) ریشمی کپڑے سے بنی چھتری جسے جہاز سے کودنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- (48) امتیازی نشان (Pip) فوجی آفیسر کے رینک کے نشانات۔
- (49) متحرک آبی سرنگ (Torpedo) ایسی آبی سرنگ جو ہر وقت متحرک رہ کر دشمن کی آپریشن یا بحری جہاز سے ٹکرا کر اسے نقصان پہنچائے۔
- (50) تباہ کن جہاز (Destroyers) اسلحہ بردار جہاز جو دشمن کے جہازوں اور آبدوزوں کو تباہ کرتا ہے۔
- (51) ہلکی ہندوق (Tommy Gun) ایسی ہندوق جس میں خود بخود گولیاں بھری جاتیں۔
- (52) وقت والا بم (Time Bomb) مقررہ وقت پر پھٹنے والا بم۔
- (53) جارحیت (Aggression) کسی ملک پر تو سبب بندی کی حکمت عملی کے تحت حملہ کرنا۔
- (54) سپہ سالار (General) بری فوج کا انچارج۔
- (55) جنگ بندی (Ceasefire) مکمل طور پر جنگ بند کرنا۔
- (56) دفتر اعلیٰ فوجی کمان (General Head Quarters) بری فوج کے اعلیٰ افسران کے دفاتر کو مل کر کہہ دیا جاتا ہے۔
- (57) عام سٹاف کا اعلیٰ آفیسر (Chief of General Staff) بری فوج کے بڑے افسروں میں سے سٹاف آفیسر کے طور پر کام کرنے والا۔
- (58) بری فوج کا سربراہ (Chief of Army Staff) پاکستان کی مسلح فوج کے سربراہ کے عہدہ کا نام بین الاقوامی طور پر بھی یہی اصطلاح مروج ہے۔
- (59) مشترکہ سربراہی کمیٹی کا انچارج (Chairman Joint Chiefs of Staff Committee) مسلح افواج کی سربراہی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرنے والا جنرل کا اہم مرتبہ آفیسر جو سب سے زیادہ سینئر جرنیل ہوگا۔
- (60) جمادانی (Cantonment) فوجیوں کی رہائش کے لیے بنایا گیا شہر۔
- (61) دفاعی فنڈ (Defence Fund) دوران جنگ دفاعی اخراجات جمع کرنا۔
- (62) دھندہ (Bar Belle) اوپنی جگہ توپ رکھی جائے۔
- (63) دھوئیں کے پردہ (Smoke Screen) پہپائی کے وقت دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے چھوڑے جانے والا دھواں۔
- (64) راکٹ (Rocket) کشش ثقل کو ختم کرتا ہوا قضا میں بلند ہونے والا جہاز یا میزائل۔
- (65) فضائی نقل و حرکت محسوس کرنے والا آلہ (Radar) دور دراز کی اشیاء کا عمل وقوع اور ان کی نوعیت معلوم کرنے والا آلہ۔
- (66) زره (Armour) چمڑے یا دھات کا یا ہوا قدیم لباس۔
- (67) سمبھڑ (Sabotage) خفیہ ذرائع سے لقمہ دینا یا تباہ کرنا۔
- (68) ساعت صفر (Zero Hour) وہ وقت جب فوجی کاروائیوں کا آغاز ہو۔



- (69) فوجی آفیسروں کا تربیتی کالج (Staff College) ایسا ادارہ جہاں اعلیٰ فوجی آفیسروں کی تربیت کا اہتمام ہو۔
- (70) اسکوارڈن (Squadron) فضائیہ کا ایک یونٹ جو ایک ہی قسم کے طیاروں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- (71) آواز کا دھماکہ (Sonic Boom) وہ دھماکہ جو کسی طیارے کی رفتار کو آواز کی رفتار سے بڑھاتے وقت پیدا ہوتا ہے۔
- (72) طیارہ شکن توپ (Anti Aircraft Gun) ایسی توپ جس سے دشمن کو مارا جاسکے۔
- (73) معاہدہ عدم جارحیت (Non Aggression Pact) دو ممالک یا زائد ممالک کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرنے کا معاہدہ۔
- (74) ایڈمرل کے جھنڈے والا جہاز (Flag Captain) ایسے جہاز کا کپتان جس پر ایڈمرل کا جھنڈا نصب ہوتا ہے۔
- (75) فوجی قافلہ (Convay) مسلح افواج کا دستہ جو نقل و حرکت کر رہا ہو۔
- (76) فیلڈ مارشل (Field Marshal) بری فوج کا سب سے بڑا عہدیدار۔
- (77) پابند کرنا (Curfew) خطرے کی حالت میں لوگوں کو گھروں میں پابند کرنا۔
- (78) کرورز (Cruiser) ایسا جنگی جہاز جسے جلد حرکت میں لا کر جوڑا جاسکتا ہے۔
- (79) کنٹرول لائن (Control Line) ایسا خطہ جو متنازع علاقوں میں جنگ بندی کے لئے استعمال کیا جائے۔
- (80) کوارٹر ماسٹر جنرل (Quarter Master General) فوجیوں کے لئے رہائش اور ساز و سامان کی سپلائی کرنے والے ادارے کا سربراہ۔
- (81) کورٹ مارشل (Court Marshal) فوجی جرائم کے مرتکب افراد کو سزا دینے والی عدالت۔ جس کا سربراہ فوجی آفیسر ہوتا ہے۔
- (82) کھلا شہر (Open City) ایسا شہر جہاں بین الاقوامی جنگی قوانین کے مطابق حملہ نہیں کیا جاسکتا۔
- (83) کیڈٹ (Cadet) مسلح افواج کے زیر تربیت آفیسر۔
- (84) کیڈٹ کالج (Cadet College) ایسی درس گاہ جہاں فوجی آفیسر تعلیم حاصل کریں۔
- (85) اپنا آپ چھپانا (Camouflage) دشمن کے حملے سے بچاؤ کے لئے اپنے آپ اور ساز و سامان کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں ڈھانپنا۔
- (86) گشت (Patrol) حفاظت کی غرض سے فوجی کا گشت کرنا۔
- (87) گوریلا جنگ (Guerilla Warfare) بے ترتیب لڑائی جس کے دوران چانک دشمن پر حملہ کر کے فرار ہو جاتا۔
- (88) ازلی فوجی خدمت (Conscription) زمانہ جنگ میں فوج میں جبری بھرتی کرنا۔

- (89) نقل مکانی نہ کرنا (Leningrum) سرحدی آبادی کا نقل مکانی نہ کرنا۔
- (90) لڑاکا طیارے (Fighter) دشمن کے خلاف استعمال ہونے والے جنگی جہاز۔
- (91) چھوٹی توپ (Mortar Gun) ایسی توپ جو 45 درجے کی دوری پر گولہ پھینکے۔
- (92) مارشل لاء (Martial Law) ہنگاموں اور مظاہروں پر قابو پانے یا حکومت سنبھالنے پر فوجی مارشل لاء نافذ کرنا ہے۔
- (93) محدود پلغار (Limited of fensive) دشمن کے کچھ علاقہ پر بغیر کرنا۔
- (94) ملیشیا (Militia) غیر پیشہ ور سپاہی جنہیں بوقت ضرورت طلب کیا جائے۔
- (95) مواد کش آپریشن (Anti Material Operation) مواد کش ہتھیاروں کا استعمال۔
- (96) میزائل (Missile) ایسا ہتھیار جو طے شدہ طریقہ کے مطابق دشمن کے ہتھیاروں اور فوجی شخصیات پر حملہ کے لیے استعمال ہو۔
- (97) اسلحہ خانہ (Magazine) ایسی جگہ جہاں اسلحہ ذخیرہ کیا جائے۔
- (98) ناکہ بندی (Blockade) دوران جنگ دشمن کے کسی مقام کا محاصرہ کرنا۔
- (99) نیپالم بم (Napalm Bomb) ایسا بم جس کے گرنے سے آگ کے شعلے بھرکیں۔
- (100) وقت رسائی (Approach time) وہ وقت جب کوئی جہاز اترنے سے پہلے اپنا عمل مکمل کرے۔
- (101) ہوائی میدان (Apron Airfield) وہ علاقہ جہاں سے جہازوں کو ساروں سامان اور اسلحہ فراہم کیا جائے۔
- (102) ہنگامی حالت (Emergency) جب کسی ملک کو دوسرے ملک سے خطرہ درپیش ہو تو وہ حالات پر قابو پانے کے لیے نئے امکانات جاری کرے۔
- (103) ہیلی کاپٹر (Helicopter) ایسا جہاز جسے جہاں چاہیں اتارا جاسکے۔
- (104) لیفٹیننٹ جنرل (Lieutenant General) جرنیل سے چھوٹے مرتبے کا فوجی آفیسر۔
- (105) میجر جنرل (Major General) ڈیوٹن فوجی دستے کی کمان کرنے والا اعلیٰ فوجی آفیسر۔
- (106) لیفٹیننٹ کرنل (Lieutenant Colonel) یونٹ کا کمانڈر آفیسر۔
- (107) صوبیدار میجر (Subedar Major) فوجی آفیسر جو تان کیشتہ آفیسر کے درمیان رابطے کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔
- (108) مانع آبی سرنگ (Anti Amphibian Mine Field) دشمن کے آبی حملے کو روکنے کے لیے بیرون آب لگائی جانے والی بارودی سرنگ۔

## دنیا اور پاکستان میں پہلا کون؟

(1) روئے زمین پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔



- (2) انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ سلام کو پہلا نبی مبعوث کیا۔
- (3) روئے زمین پر پہلی عورت حضرت حوا علیہ سلام ہیں۔
- (4) روئے زمین پر پہلا انسانی قتل ہابیل نے قابیل کو مار کر کیا۔
- (5) اللہ تعالیٰ کے گھر کو نبی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ سلام نے رکھی۔
- (6) خدائی کاسب سے پہلا دعویٰ نروڈ نے کیا۔
- (7) پہلی آسمانی کتاب زبور ہے۔
- (8) خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں سے حضرت داؤد علیہ سلام پہلے نبی ہیں جن پر آسمانی کتاب نازل ہوئی۔
- (9) انسان کی پہلی خوراک گندم ہے۔
- (10) پرندوں کی بولی سمجھنے والے پہلے اور آخری انسان حضرت سلیمان علیہ سلام ہیں۔
- (11) دنیا کی پہلی اسلامی ریاست کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
- (12) اسلامی ریاست کا پہلا غزوہ بدر کے مقام پر لڑا گیا۔
- (13) اسلامی ریاست کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔
- (14) پہلے مسلمان نعت گو شاعر حضرت حسان بن ثابت ہیں۔
- (15) اسلامی ریاست کا پہلا دارالخلافت مدینہ المنورہ ہے۔
- (16) دنیا کا پہلا سکاؤٹ بیڈن پاول ہے۔
- (17) پہلے اولمپک کھیلوں میں کھلاڑیوں کو زیتون کی شاخوں کے ہار بطور انعام دیئے گئے۔
- (18) جدید اولمپکس میں پہلا انعام گولڈ میڈل ہے۔
- (19) راکٹ بنانے والا پہلا ملک جرمنی ہے۔
- (20) خلا میں جانے والا پہلا جاندار ایک "کتیا" ہے۔ کتیا کا نام لایکا ہے۔
- (21) خلا میں جانے والا پہلا مرد اور انسان یوری گاگرین ہے۔
- (22) خلا میں جانے والی پہلی عورت ویلنٹینا تریشکووا ہے۔
- (23) دنیا کا پہلا ڈاک گٹ رو لینڈ محل نے تیار کیا۔
- (24) ریڈ کراس کا بانی اور پہلا رضا کار کن ہنری دوٹان ہے۔
- (25) خلا میں کاخاتہ کریمو والا پہلا ڈیوولپر فورس ہے۔
- (26) شارٹ ہینڈ ٹکھنے والا پہلا انسان پٹ مین ہے۔
- (27) دنیا کی پہلی نرس کا آغاز فلورنس نائٹ انگیل کو حاصل ہے۔
- (28) ایٹم بم بنانے والا پہلا ملک ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے۔
- (29) ریاستہائے متحدہ امریکہ کا پہلا صدر جارج واشنگٹن ہے۔
- (30) زمانہ قدیم اور جدید کی پہلی اولمپک کھیلوں کی میزبانی کا شرف ایجنٹر (یونان) شہر کو حاصل ہے۔

- (31) پہلے سرائی اولمپکس کا میزبان شہر میونس (فرانس) ہے۔
- (32) پہلے ایشیائی کھیلوں کا میزبان شہر ٹوکیو (جاپان) تھا۔
- (33) پہلی سیف گیمز کا میزبان شہر کھمنڈو (نیپال) ہے۔
- (34) خلا میں بھیجا جانے والا پہلا مصنوعی سیارہ "سپوٹنک" ہے۔
- (35) خلا میں مصنوعی سیارہ روس نے مدار میں بھجوا دیا۔
- (36) پہلی سارک سربراہ کانفرس ڈھاکہ بنگلہ دیش میں ہوئی۔
- (37) پہلا باطنی اخبار "ویسٹلی نیوز" برطانیہ ہے۔
- (38) مسلمانوں کی پہلی یونیورسٹی جامعہ الازہر قاہرہ (مصر) ہے۔
- (39) کانگریس پہلا نوٹ بینک آف سویڈن نے چھاپا تھا۔
- (40) پہلی سربراہی کانفرس رباط (مراکش) میں منعقد ہوئی۔
- (41) چین کو تسلیم کرنے والا پہلا ملک پاکستان ہے۔
- (42) پاکستان دنیا کا پہلا مسلمان ملک ہے جس نے ایٹم بم بنایا۔
- (43) انٹارکٹیکا میں تحقیقی ٹیم بھیجے والا پہلا مسلمان ملک پاکستان ہے۔
- (44) دنیا کی پہلی اسلامی ٹیلیویژن مملکت پاکستان ہے۔
- (45) پہلا فیکٹری ایکٹ برطانیہ میں نافذ ہوا۔
- (46) پہلا جمہوری ملک برطانیہ ہے۔
- (47) کانگریس تیار کرنے والے پہلا ملک چین ہے۔
- (48) ایٹم بم کا نشانہ بننے والا پہلا شہر ہیروشیما (جاپان) ہے۔
- (49) عیسائیوں کا پہلا پوپ سائمن پیٹر تھا۔
- (50) نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔
- (51) پہلا ریلوے اسٹیشن اور ریلوے لائن برطانیہ میں بچھائی گئی۔
- (52) پہلا ہندوستانی مسلمان بادشاہ شاہجہاں الدین غوری ہے۔
- (53) کمرشل سبلائٹ کا آغاز کریمو والا پہلا مسلمان ملک پاکستان ہے۔
- (54) امریکا پر پہلا مصنوعی سیارہ امریکہ نے بھجوا دیا۔
- (55) اردو کا پہلا اخبار جام جہاں نما کلکتہ سے شائع ہوا۔
- (56) پہلی مسلمان خاتون حضرت خدیجہ الکبریٰ ہیں۔
- (57) اموی خلافت کے بانی حضرت امیر معاویہ ہیں۔
- (58) ہندوستان کا پہلا مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر ہے۔
- (59) منگولوں کو شکست دینے والی پہلی اسلامی سلطنت ہندوستان ہے۔

- (60) جن انعام حاصل کرنے والی پہلی پاکستانی شخصیت نامور شاعر فیض احمد فیض ہیں۔
- (61) سوربون یونیورسٹی پیرس کی پہلی سائنس دان خاتون پروفیسر مادم کیوری تھیں۔
- (62) پاکستان کی پہلی انجینئر خاتون آصفہ تھیں۔
- (63) مدرسیا بھارت سے تعلق رکھنے والی پہلی خاتون شخصیت ہیں جنہیں نوبل امن ایوارڈ سے نوازا گیا۔
- (64) کوئٹہ کی پہلی خاتون جس نے ڈاکٹریٹ (پی۔ ایچ۔ ڈی) کی ڈگری حاصل کی اٹلی کی ویلینا لکریزیا کورونادیسکو تھیں۔
- (65) مسز بندرانائیکے سری لنکا کی وزیراعظم دنیا میں یہ منصب سنبھالنے والی پہلی خاتون ہیں۔
- (66) بے نظیر بھوشن عالم اسلام کی پہلی خاتون وزیراعظم ہیں۔
- (67) ڈاکٹر الفکار علی بھٹو اور بے نظیر بھوشن جدید کی پہلے باپ بنی جنہوں نے پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالا۔
- (68) چندر پکا کمار ہنگا اور مسز بندرانائیکے دنیا کے پہلی ماں بنی جنہوں نے سری لنکا میں اقتدار سنبھالا۔
- (69) جواہر لعل نہرو، اندرا گاندھی، راجیو گاندھی دنیا کے پہلے باپ بنی اور نہرو جنہوں نے انتخاب میں کامیابی حاصل کر کے ہندوستان کی وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالا۔
- (70) بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے پہلے وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی ہیں۔
- (71) پاکستان کا پہلا دارالحکومت کراچی ہے۔
- (72) آل انڈیا مسلم لیگ کے پہلے بانی صدر سر آغا خان تھے۔
- (73) برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی پہلی یونیورسٹی علی گڑھ میں قائم کی گئی۔
- (74) پاکستان کے پہلے وزیر دفاع خان لیاقت علی خان تھے۔
- (75) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان تھے۔
- (76) پاکستان کے پہلے وزیر خزانہ خواجہ غلام محمد تھے۔
- (77) پاکستان کے پہلے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نثر تھے۔
- (78) پاکستان کے پہلے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد تھے۔
- (79) پاکستان کے پہلے وزیر تجارت فضل الرحمن تھے۔
- (80) پاکستان کے پہلے وزیر خوراک عبدالستار رحیم زادہ تھے۔
- (81) پاکستان کے پہلے وزیر قانون جوگندر ناتھ منڈل تھے۔
- (82) پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ آسٹریلیا اور برطانیہ کے مابین کھیلا گیا۔
- (83) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی پہلی خاتون صدر بھارتی خاتون وجے کشیپنڈت تھیں۔
- (84) سب سے پہلی نوبل انعام یافتہ خاتون مادم کیوری تھیں۔
- (85) پاکستان کی پہلی پائلٹ خاتون شکرہ خانم ہیں۔
- (86) اسلامی ممالک میں خواتین کو ووٹ کا حق سب سے پہلے ترکی میں ملا۔
- (87) مسز جی الان پہلی ہندوستانی عورت تھیں جنہیں پارلیمانی سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

- (88) پاکستان کا پہلا ٹی وی اسٹیشن لاہور میں قائم ہوا۔
- (89) پاکستان نے پہلا ایٹمی تجربہ 28 مئی 1998ء کو چاغی کے مقام پر کیا۔
- (90) ہوائی جہاز کا بطور تھیٹر پہلا استعمال 1910ء میں ترکی اور اٹلی کے جنگ میں ہوا۔
- (91) چاند پر قدم رکھنے والا پہلا انسان امریکی خلا باز نیل آرمسٹرانگ ہے۔
- (92) بچوں کے لیے پہلا پارک ڈزنی لینڈ کیلی فورنیا امریکہ میں قائم کیا گیا۔
- (93) پہلی جمہوریتانی ہائی ٹورنامنٹ 1978ء منعقدہ لاہور کا فاتح پاکستان ہے۔
- (94) ڈاکٹر عبدالقدیر خان معروف پاکستانی دنیا کے پہلے سائنس دان جنگی زندگی ہی میں کسی سائنسی لیبارٹری کا نام ان کے نام پر رکھا گیا۔
- (95) قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلی یونیورسٹی جامعہ کراچی قائم کی گئی۔
- (96) دنیا کا بلند ترین ہوائی شنگھائی چین میں واقع ہے۔ جن ماؤنٹوں کی 88 منزلیں ہیں۔
- (97) ایڈمی ایسولینس سرورس پاکستان دنیا کی سب سے بڑی رضا کار سرورس ہے۔ جس کا سالانہ بجٹ پانچ کروڑ ہے۔
- (98) دنیا کا پہلا بھاری ترین غصہ ٹیسٹ 114 ہے۔ اسکے اندر 114 پروٹان پائے جاتے ہیں۔
- (99) شمش تواتنی کا سب سے بڑا پلانٹ ہارپر لیک سائٹ پلانٹ کیلیفورنیا امریکہ میں ہے۔
- (100) برنرینڈ نیولٹی بک سٹور نیویارک دنیا کی سب سے بڑی کتابوں کی دوکان ہے۔ جسکی لمبائی 12 میل ہے۔
- (101) دنیا کا سب سے طویل ساحل (243,798) کلومیٹر کینیڈا کا ہے۔
- (102) دنیا کی سب سے لمبی دیوار عظیم دیوار چین ہے اس کی لمبائی 1500 میل ہے۔ 30 فٹ تا 32 فٹ چوڑی یہ دیوار واحد انسانی تعمیر ہے جو سطح چاند سے دیکھی جاسکتی ہے۔ اسکا شمار عجائبات عالم میں ہوتا ہے۔
- (103) سکیٹنگ لیک پائنٹ کارٹرین کا زولے ٹی پل (38,422) میٹر طویل دنیا کا سب سے بڑا پل ہے۔ یہ پل امریکہ میں ہے۔
- (104) دنیا کی سب سے بڑی بندرگاہ نیویارک امریکہ ہے۔
- (105) دنیا کی سب سے بڑی مسجد شاہ فیصل اسلام آباد ہے۔ اس کے ہال میں 8 ہزار افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔
- (106) دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان 'چینی' ہے۔ دینی کن شی میں واقع چرچ نیو اسلیک کا کیتھولک دنیا کا سب سے بڑا گھر ہے۔
- (107) سب سے زیادہ حروف تہجی (74) کیبویڈ زبان کے ہیں۔
- (108) انسائیکلو پیڈیا آف بریٹیکا دنیا کا سب سے بڑا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اسکی جلدوں کی تعداد 23 ہے۔
- (109) روم کے پاپائی دی الیڈر نے 77 عیسوی میں نیچرل ہسٹری نامی دنیا کا پہلا انسائیکلو پیڈیا مرتب کیا تھا۔
- (110) اے فیل الفا بیکلی آف ہارڈورڈز انگریزی زبان کی پہلی لغت تھی۔
- (111) دنیا کا سب سے بڑا فضائی حادثہ 27 مارچ 1977ء کو اس وقت پیش آیا جب تین امریکن ایئر لائنز کا ایک طیارہ ہالینڈ میں گر کر تباہ ہوا۔ اس حادثے میں 583 افراد مارے گئے۔



## ارضیاتی ماحول

س: گایا (Gaia) نظریہ کیا ہے۔ اور یہ نظریہ کس سائنسدان نے پیش کیا تھا؟

ج: گایا نظریہ امریکی کیمیادان جیمز لولاک نے پیش کیا تھا۔ اس نظریہ کے مطابق کرۂ ارض پر موجود ہر شے جاندار ہے اور یہ تمام اشیاء ایک دوسرے کی زندگی کا لازمی جزو اور بقاء کی ضمانت ہیں۔ اگر ہم نے اپنی فطرت کو سمجھنا ماحول فراہم کرنا ہے تو پھر ہمیں قدرت کا پیدا کردہ توازن زندگی برقرار رکھنا ہوگا۔

س: نظریہ گہرائی ارضیات (Deep ecology) سے کیا مراد ہے؟

ج: کرۂ ارض پر موجود تمام جاندار انسان کے برابر حقوق کے مالک ہیں انسان ان کا حق دیتے ہوئے قدرت کے ملے کردہ اصولوں میں مداخلت سے باز رہے۔

س: کن ترقی یافتہ ممالک میں ماحول کے تحفظ کیلئے کام کرنے والی تنظیموں کو سیاسی پذیرائی حاصل ہوئی ہے؟

ج: جرمنی دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں تحفظ ماحول کے نام پر باقاعدہ گرین پارٹی تشکیل دی گئی۔ گرین پارٹی کو جرمن پارلیمنٹ میں 42 نشستوں کی نمائندگی حاصل ہے۔ یورپی یونین کے 1989ء میں ہونے والے انکیشن کے دوران برطانیہ کے 15 فیصد ووٹروں نے ایسے امیدواروں کو ووٹ دیا جن کا تعلق تحفظ ماحول کیلئے کام کرنے والی تنظیموں سے تھا۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک میں ایسی تنظیموں کو سیاسی میدان میں بے پناہ پذیرائی مل رہی ہے۔

س: دنیا کے اس ملک کا نام بتائیے جو زمینداروں اور کسانوں کی روایتی طریقہ کاشت پر دئے کار لانے پر مالی مدد کر رہا ہے؟

ج: برطانیہ دنیا کا واحد ملک ہے جو نباتاتی کھادوں کی مدد سے کاشتکاری کرنے والے کسانوں کی مالی مدد کرتا ہے۔

س: امریکہ میں نامیاتی کھاد سے کاشتکاری دوبارہ کب شروع ہوئی تھی؟

ج: امریکہ میں دوبارہ روایتی کاشت 1990ء میں شروع کی گئی مگر اس کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد نہ ہو سکے۔

س: باغبانی برائے جنگلی حیوانات (WILD LIFE) کے تصور نے کس ملک میں جنم لیا؟

ج: امریکہ لوگ اپنے گھروں کے اندر اور قارموں پر اس قسم کی باغبانی کر کے ان میں رہنے والے جانوروں اور آبی حیات کیلئے اس قسم کے پودے لگاتے ہیں جو ان کی خوراک میں شامل ہیں۔

س: کوڑا کرکٹ کی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟

ج: اشیائے صرف کی پیکنگ 60 فیصد کوڑا کرکٹ پیدا کرنے کا سبب ہے۔ اگر انسان پیکنگ کے روایتی طریقوں کے خاتمہ پر انحصار کرے تو کوڑا کرکٹ کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقدار کم کی جاسکتی ہے۔

س: "صاف ہوا ہر انسان کا حق ہے" اس معاہدے پر اقوام عالم نے کب دستخط کیے؟

ج: ہوائی آلودگی کے خاتمے کے لیے پہلا عالمی معاہدہ 1980ء کے اوائل میں ہوا تھا۔ جس کے دوران حکومتوں نے اس امر پر اتفاق کیا تھا کہ وہ ایسے تمام کیمیائی اجزاء پر پابندی لگا دیں گی جن سے اوزون کو نقصان پہنچانے والی خطرناک

(112) کو نیا کاسٹ سے بڑا فضائی حملہ ور لڈرڈ سٹرنیو یارک امریکہ پر ہوا۔ اس حادثے میں دو امریکی طیارے ہائی جیکروں نے دنیا کی بلند ترین بلندیوں سے ٹکرائے۔ جس میں 6 ہزار سے زائد لوگ مارے گئے۔

(113) دنیا کی سب سے بڑی فوج چین کی ہے۔ جس میں 30 لاکھ افسر اور جوان خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

(114) ریاست ایری ٹو نا امریکہ میں نیم کے مقام پر مکمل گھنٹوں میں 91 فیصد دھوپ پڑتی ہے۔

(115) کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں واقع سی این ٹاور دنیا کا بلند ترین ٹاور ہے۔ اس کی بلندی (1,816) فٹ ہے۔

(116) برائیل کا بولنگ ٹاکر جوزف کارلوس سب سے زیادہ کتابیں لکھنے والا شخص ہے۔ اسے اپنی زندگی میں 1,036 بولنگ لکھیں۔

(117) دمشق دنیا کا قدیم ترین شہر اور دار الحکومت ہے۔ اس کی بنیاد 2500 قبل مسیح میں رکھی گئی۔

(118) سب سے طویل بادشاہت کا رکھنا روبرٹا کے بادشاہ من علی نے قائم کیا۔ وہ 1279 سے 1374 تک

برسر اقتدار رہے۔

(119) پایا نیو انگلی اور بھارت دنیا کے دو سب سے بڑے ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔ جہاں مقامی بولیوں کی

تعداد 850 سے زائد ہے۔

(120) دنیا کا پہلا ٹیسٹ ٹیوب بے بی لوئیس براؤن تھا جو 25 جون 1978 کو کنگ شاہر انگلینڈ کے اولڈہم ہسپتال میں

پیدا ہوا تھا۔

(121) سال کا طویل ترین دن 22 جون ہوتا ہے۔

(122) سال کا مختصر ترین دن 22 دسمبر ہوتا ہے۔

(123) زیر زمین دنیا کی سب سے بڑی جمیل ڈرپکن ہاک لاک نامی عمارت کے گریٹ فاؤنڈیشن سیمینا میں واقع ہے۔ یہ

زمین 66 میٹر نیچے ہے۔

(124) بل باد سین 450 فٹ لمبی 98 فٹ چوڑی گیلری دنیا کی سب سے بڑی میوزیم گیلری ہے۔

(125) نیلی ویل جیل دنیا کا سب سے بڑا جانور ہے۔ جو سمندر میں پایا جاتا ہے۔ اس کا وزن 200 ٹن ہوتا ہے۔

(126) امریکہ کے ستوری ماسکریو نامی غلاباز نے دنیا میں سب سے زیادہ خلائی سفر کیے۔ انہوں نے 17 دنوں میں

15 گھنٹے اور 53 منٹ میں 7 ملین میل سے زائد سفر کیا۔

(127) جان گلین دنیا کا سب سے زیادہ غلاباز ہے۔ اس نے 77 سال 103 دن کی عمر میں خلائی سفر کیا۔

(128) 2 مارچ 1999 تک میر خلائی اسٹیشن کے ذریعے زمین کے گرد 75000 چکر مکمل کئے گئے۔ زمین کے گرد

چکر کاٹنے والا یہ دنیا کا سب سے بڑا خلائی اسٹیشن تھا۔

(129) امریکی تھامس ایلیسن 1,093 ایہادات رجسٹرڈ کردانے والا عظیم موجد ہے۔

(130) چارلس سٹیج رومن سلطنت نے سب سے پہلے یورپ میں پٹرولی سرکوں کی تعمیر کا آغاز کیا۔

(131) پاکستان ٹیسٹ بینک کی پہلی خاتون گورنر ڈاکٹر شمشاد اختر ہیں۔



گھنٹیں خارج ہوتی ہیں۔

س:۔ دنیا کے اس ملک کا نام بتائیے جس نے 1991ء میں فضائی آلودگی کے خاتمے کیلئے ہینڈ آؤٹ عالمی معاہدہ کی توثیق سے انکار کیا تھا؟

ج:۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اس معاہدہ کی توثیق سے انکار کیا تھا۔ حالانکہ امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ فضائی آلودگی پھیلانے والا ملک ہے۔ امریکہ نے اس معاہدہ کی توثیق سے انکار صنعت کاروں کے دباؤ پر کیا تھا۔ حکومت کے اس فیصلے پر امریکی عوام نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

س:۔ دنیا کے ان دو شہروں کے نام بتائیے جہاں شہروں کے معروف ترین علاقوں میں گاڑیاں لانے پر پابندی عائد کرتے ہوئے ان علاقوں میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت مفت فراہم کی گئی؟

ج:۔ پیرس (فرانس) بولون (اطلی)

س:۔ دنیا کے کس شہر میں سب سے پہلے ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

ج:۔ لاس اینجلس پہلا شہر ہے جسکی شہری حدود میں ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں پر پابندی عائد کی گئی تھی یہ پابندی 2007ء تک جاری رہیگی۔

س:۔ درخت کاٹنے والے دنیا کے سب سے بڑے ملک کا نام بتائیے؟

ج:۔ برطانیہ

س:۔ دنیا کے اس ملک کا نام بتائیے جس نے ہر طالب علم پر لازم قرار دیا کہ وہ درخت لگانے کے علاوہ اسکی دیکھ بھال بھی کرے گا؟

ج:۔ ویت نام۔ حکومت نے یہ پابندی ویت نام امریکہ جنگ کے دوران تباہ ہونے والے جنگلات کی دوبارہ افزائش کیلئے لگائی تھی۔ ماضی کی یہ پابندی اب ویتنامی قوم کی سب سے بڑی تحریک بن چکی ہے۔

س:۔ دنیا کے اس ملک کا نام بتائیے جہاں رضا کاروں نے اپنی مدد آپ کے تحت دس ملین درخت کاشت کرنے کے بعد اسکی مکمل دیکھ بھال کی اس تحریک کی بانی کا نام بھی بتائیے؟

ج:۔ کینیا کی رہائشی خاتون ونگاری متھائی نے اسکیلے یہ مہم شروع کی بعد ازاں مزید رضا کار اس مہم میں شامل ہوتے گئے یہ انفرادی سطح پر شجرکاری کی تاریخ کی سب سے بڑی مہم ہے۔

س:۔ دنیا کے اس ملک کے نام بتائیے جس نے اشیاء کے دوبارہ استعمال (Recycling) کا قانون بنایا؟

ج:۔ جرمنی اس ملک میں 80 فیصد سے زائد اشیاء کے دوبارہ استعمال کیلئے کمپنیاں واپس حاصل کر لیتی ہیں۔ ایسا کرنے سے جرمنی کے صنعت کاروں کو بجلی تیل کوئلہ خام مال اور دیگر وسائل کی مدد میں 30 فیصد بچت ہوئی۔

س:۔ اس ملک کا نام بتائیے جہاں مکانات کا درجہ حرارت نارمل رکھنے کیلئے عام توانائی سے دس فیصد زائد توانائی استعمال کرنے کا قانون بنایا گیا؟

ج:۔ سویڈن

س:۔ دنیا کے اس ملک کا نام بتائیے جسکی سپر مارکیٹ کی ایک چین نے صارفین کو پلاسٹک بیگ کے دوبارہ استعمال کے

عوض نقد ادا کیلئے سلسلہ شروع کیا؟

ج:۔ برطانیہ اس ملک کی سپر مارکیٹ کی ایک چین نے صارفین کو پرانے پلاسٹک بیگز استعمال سے عوض ادا کیلئے ہر ایک سال میں 50 ملین بیگز کی بچت یقینی بنائی۔ نئے بیگوں کی بد میں جو بچت ہوئی وہ ناقابل یقین حد تک حیران کن ہے۔ آپ یقین کرے یا نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ کمپنی کو دس لاکھ ہیرل تیل کی رقم کے برابر بچت ہوئی۔

س:۔ دنیا کے پہلے جنٹل پارک کا نام اور سال قیام بتائیے؟

ج:۔ یلو سٹون (Yellow Stone) امریکہ میں 1872ء میں قائم کیا گیا۔ رقبہ کے لحاظ سے یہ آج بھی دنیا کا سب سے بڑا جنٹل پارک ہے۔

س:۔ جنگلی حیات اور نباتاتی حیات کے حوالے سے کتنے مقامات عالمی ورثہ میں شامل ہیں؟

ج:۔ افریقہ، برطانیہ، آسٹریلیا، امریکہ اور براعظم ایشیا میں 90 سے زائد مقامات عالمی ورثہ میں شامل ہیں۔

س:۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف دنیا کے کن تین ممالک میں قدرتی ماحول کے تحفظ کیلئے وہاں کی حکومتوں کو ادا کیلئے کر رہی ہے تاکہ وہ اپنے زیر قبضہ علاقہ میں قدرتی ماحول کو نقصان نہ پہنچائیں؟

ج:۔ ایکویڈور، فلپائن اور ٹائیوان۔ دنیا کے تین ایسے ممالک ہیں جنہیں ڈبلیو ڈبلیو ایف تحفظ ماحول کے عوض نقد ادا کیلئے کر رہی ہے۔

س:۔ براعظم انڈیا کے کتنے ریسرچ اسٹیشن قائم ہیں؟

ج:۔ 39

س:۔ براعظم انڈیا کے کتنے تحقیقی کام کرنے والے ممالک کے درمیان سربراہی کے تحفظ کیلئے طے پانے والے معاہدے کی شرائط بتائیے؟

ج:۔ اس معاہدہ کے تحت مختلف ممالک نے براعظم انڈیا کے کوا (ورلڈ پارک) عالمی پارک کا درجہ دیتے ہوئے اس خطے میں کسی قسم کے تجربے، فاضل کیسائی، صنعتی مواد یعنی کوڑا کرکٹ اور قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانے والے کام اور تحقیق سے گریز کی پالیسی اپنائی۔ علاوہ ازیں براعظم سے معدنی وسائل مثلاً تیل، کوئلہ، گیس، سونا، دھاتیں اور دیگر اشیاء کے لیے کان کنی کی اجازت کسی ملک کو نہیں ہوگی۔ کان کنی پر پابندی صرف 50 سال کے لیے ہے۔ جسکی مدت کا آغاز 1991ء میں ہوا تھا۔

س:۔ گرو ارض پر موجود ان پودوں کی تعداد بتائیے جو انسانوں اور جانوروں کی خوراک کے کام آتے ہیں؟

ج:۔ دریافت شدہ پودوں میں سے 75,000 پودے جانداروں کی خوراک ہیں۔

س:۔ ”بیجوں کا بینک“ تحفظ ماحول کے حوالے سے ایک نئی اصطلاح ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت کتنے ممالک میں بیجوں کے بینک (Seed Bank) قائم ہیں؟

ج:۔ دنیا میں اس وقت 60 سے زائد ممالک میں پودوں کی اقسام کے تحفظ اور زرعی تحقیق کے لیے سیڈ بینک قائم ہیں۔

س:۔ دنیا کا سب سے بڑا سیڈ بینک کس ملک میں ہے اور اس بینک میں چاول کی کتنی اقسام کے بیج پائے جاتے ہیں؟

ج:۔ دنیا کا سب سے بڑا سیڈ بینک فلپائن میں قائم کر رہا ہے اس ادارے نے چاولوں کی 60,000 ہزار اقسام کو ہمیشہ

کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔

س:۔ میکسیکو میں قائم سیڈ بینک میں گندم اور مکئی کی کتنی اقسام محفوظ ہیں؟

ج:۔ میکسیکو کے سیڈ ریسرچ سنٹر اینڈ بینک میں گندم کی 12 ہزار اقسام اور مکئی کی 5 پانچ ہزار سے زائد اقسام کے بیج محفوظ ہیں۔ جو دنیا کے مختلف ممالک سے اکٹھے کیے گئے ہیں۔

س:۔ (Save-our-Seeds) ادارے بچوں کو بچائیے نامی تحریک کا آغاز کس ملک سے ہوا؟

ج:۔ برطانیہ بعد ازاں یہ تحریک جرمنی، فرانس اور دیگر یورپی ممالک پھیلی چلی گئی۔

س:۔ ساحل سمندر پر پائے جانے والے پودوں کے تحفظ کیلئے سب سے پہلے کس ملک نے کام کا آغاز کیا؟

ج:۔ برطانیہ اس کام کا آغاز چند عام شہریوں نے کیا تھا۔ جن کا مقصد خطے میں پائے جانے والے تمام پودوں کی کاشت کو فروغ دینا تھا۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے نیشنل پلانٹ کلکیشنز کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔

س:۔ سائنس (Convention on international Trade in Endangered Speices)

(نامی بین الاقوامی معاہدہ کس سال طے پایا اور اس پر کتنے ممالک نے دستخط کیے؟

ج:۔ یہ معاہدہ 1973ء میں طے پایا اور دنیا کے 95 ممالک نے اس معاہدے پر دستخط کیے۔

س:۔ نیل و نیل مجھلی کے شکار پر پابندی کب عائد کی گئی؟

ج:۔ عالمی سطح پر یہ پابندی 1980ء میں لگائی گئی۔ سب سے پہلے جاپان اور بعد ازاں روس نے سابقہ (U.S.S.R) نے رضا کارانہ طور پر پابندی قبول کی۔ بعد ازاں ایک معاہدہ کے ذریعے پوری دنیا کے ممالک نے نیل و نیل کے شکار پر پابندی عائد کر دی۔

س:۔ دورجہ بد کی ترقی سے نا آشنا اور دور دراز کے جنگلوں میں رہائش پذیر انسانوں کی آبادی کتنی ہے؟

ج:۔ ایک مختلط انداز سے کے مطابق دنیا میں قبائلی افراد کی تعداد 210 ملین سے زائد ہے۔

س:۔ قبائلی آبادی دنیا کے کن خطوں اور کتنے ممالک میں پائی جاتی ہے؟

ج:۔ قبائلی انسان وسطی امریکہ، جنوبی امریکہ، جنوب مشرقی ایشیا، سیکندے نیوین ممالک اور افریقہ کے 70 ممالک میں پائے جاتے ہیں۔

س:۔ کیا آپ اس ملک کا نام بتا سکتے ہیں جسکی حکومت نے سونے کی کان کنی صرف اس لیے بند کرادی کہ ایسا کرنے سے مقامی قبائلی زندگی تباہی سے دوچار ہو سکتی ہے؟

ج:۔ اس ملک کا نام آسٹریلیا ہے۔ جس نے کا کا دو نیشنل پارک سے سونے کی تلاش کا کام اور کان کنی منع کر دی کیونکہ حکومت محسوس کر چکی تھی کہ ایسا کرنے سے قبائلی معاشرت تباہ ہو سکتی ہے۔

## ذرائع آمدورفت

س:۔ دنیا کی سب سے پہلی تیل گاڑی کے آثار کس ملک سے دریافت ہوئے؟

ج:۔ عراق کے موجودہ شہر اترہ کے کنندرات سے ملنے والی گاڑی کا نمونہ دنیا کی سب سے قدیم گاڑی بھی جاتی ہے۔

ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق پہلی تیل گاڑی 3500 قبل مسیح میں تیاری گئی اترہ میں سیرین تہذیب کے آثار پائے جاتے ہیں۔

س:۔ دنیا میں پہلی چھت والی تیل گاڑی کے آثار عراق کے کس مقبرے سے دریافت ہوئے تھے؟

ج:۔ 3000 قبل مسیح پرانی گاڑی کے آثار اترہ کے علاقے میں واقع قدیم مقبرے نیپ گاڈرا

(Tepegawra) سے دریافت ہوئے تھے۔ اس مقبرے سے ایسے ہیروں کے آثار بھی دریافت ہوئے جنکے ارد گرد

تانبہ منڈھا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں ان ہیروں کے ارد گرد انتہائی خوبصورت انداز میں تصویریں کندہ ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ 2500 قبل مسیح کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

س:۔ اترہ سے ملنے والے پیسے اور تیل گاڑیاں کس چیز سے بنائی گئی تھیں؟

ج:۔ گاڑیاں اور ان کے پیسے اور لکڑی کے بچے ہوئے تھے۔

س:۔ دنیا کی پہلی بجلی کے آثار کہاں سے ملے تھے؟

ج:۔ اترہ کے مقام پر مختلف چیزوں پر بنی تصاویر سے اندازہ ہوتا ہے کہ قدیم عراق کے لوگ بجلی کے تصور سے بخوبی آگاہ تھے اترہ کے آثار میں نابجا ایسی تصویریں کندہ ہیں جنہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ گاڑی کے آگے چار گھوڑے بندھے ہیں جنہیں سواری روڑا رہا ہے موجودہ دور میں بھی بجلی کی یہ شکل رائج ہے۔

س:۔ ترقی یافتہ مصری تہذیب (دور فرعون) کے احرام سے ملنے والی تصاویر میں کس قسم کی گھوڑا گاڑیاں نظر آتی ہیں؟

ج:۔ 1600 قبل مسیح کے دور سے تعلق رکھنے والی فریجیہ مصر کے احرام سے ملنے والی تصاویر میں گھوڑا گاڑیوں پر سوار جوان جنگ میں شریک دکھائی دیتے ہیں جو تیر اندازی کر رہے ہیں۔ اس دور میں گھوڑا گاڑیوں کی اہمیت موجودہ دور کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے کم نہیں تھی۔

س:۔ 1475 قبل مسیح کے دور سے تعلق رکھنے والی تصاویر میں پیرہ کی بناوٹ اور ساخت کا انداز کیا ہے؟

ج:۔ حصیوں کے مقبرے سے ملنے والی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے چار حصوں سرکل اور مینائی لکڑی کے ایکسل پر مشتمل تھا جس کے ارد گرد چمڑا اور تانبہ منڈھا ہوا تھا۔

س:۔ یونانی جنگوں کے دوران کس قسم کی ہتھیار استعمال کرتے تھے؟

ج:۔ یونانیوں کا جنگی ہتھیار ”گھوڑا گاڑی“ دور کے بغیر نشتوں والے ناچنے کی طرح ہے جس کے آگے تین گھوڑے بٹھے ہوتے تھے۔ تصاویر کے مطابق یونانی کوارڈر اور تیر انداز اس پر کھڑے ہو کر دشمن سے جنگ کرتے تھے۔

س:۔ یورپ میں سب سے پہلے سڑک اور پلوں کی تعمیر کا آغاز کس قوم اور حکومت نے کیا؟

ج:۔ سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کا آغاز سب سے پہلے رومن قوم اور سلطنت نے کیا رومن ایمپائر دنیا کی پہلی سلطنت ہے جس نے ذرائع مواصلات کی اہمیت و افادیت کو جانچ کر مواصلات کے نظام کو ایک مکمل ڈھانچہ کی صورت دی۔ یہی وجہ ہے کہ

یہ دنیا کی پہلی سلطنت ہے جسکی سرحدیں اپنے علاقے تک محدود نہ رہیں۔ وہ اٹلی سے لیکر چین اور برطانیہ تک جبکہ مشرق میں ملک فارس تک پھیل چکی تھیں۔ رومنوں نے پہلی سڑک 312 قبل مسیح اپنے کے راستے سرحدوں تک تعمیر کی تھی یہ

سڑک 36 فٹ چوڑی اور 162 میل لمبی تھی۔ سڑک کی تعمیر سے رومنوں کی تجارت اور معاشی حالت میں بے پناہ



تہیلیاں آئیں۔ اس سڑک پر گاڑیاں پانچ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی تھیں۔ جبکہ سڑک کے ہر 37 میل کے بعد سرائے تعمیر کی گئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ رومنوں نے پورے یورپ میں آمدورفت کیلئے سڑکیں تعمیر کر دیں۔

س: سڑکوں کے کنارے فاصلوں اور مقامات کی نشاندہی کرنے والا پتھر (MILE STONE) نصب کرنے کا آغاز سب سے پہلے کس قوم نے کیا؟

ج: سڑکوں اور شاہرات کے کنارے فاصلوں اور مقامات کی نشاندہی کرنے والے پتھروں کی تعصیب کے کام کا آغاز دنیا میں سب سے پہلے رومنوں نے کیا۔

س: رومن ایمپائر کے دور میں کس قسم کی گاڑیاں آمدورفت کیلئے استعمال ہوتی تھیں؟

ج: رومن ایمپائر کے دور میں لاتعداد اقسام کی گھوڑا گاڑیاں، گھیاں، تل گاڑیاں، ہل امو نے والی گاڑیاں اور ہاتھ کے ذریعے کھینچی جانے والی گاڑیاں عموماً استعمال کی جاتی تھیں۔ رومن دنیا کی پہلی قوم ہے جس نے دفاعی مقاصد کیلئے گاڑیاں بنائیں۔

س: براعظم ایشیا میں سب سے پہلے کس قوم نے سڑکوں، پلوں اور عمارتوں کی تعمیر کے کام کا آغاز کیا؟

ج: چینی قوم نے سب سے پہلے سڑکوں، پلوں اور بلند و بالا عالیشان عمارتوں کی تعمیر کے کام کا آغاز کیا۔ اب تک ملنے والے شواہد کے مطابق سڑکوں کی تعمیر کے کام کا آغاز چینیوں نے رومنوں سے پہلے کیا تھا۔

س: ٹریک قوانین سب سے پہلے کس قوم نے متعارف کرائے؟

ج: چین میں سب سے پہلے ٹریک قوانین متعارف کرائے گئے۔ جبکہ مطابق گاڑیوں کی تیاری کے دوران وزن، تعمیر میں استعمال ہونے والے سامان کے معیاری ہونے کا تعین، جانوروں کے لیے چارہ کی فراہمی، سڑکوں پر سفر کرنے والی گاڑیوں کا ایک دوسرے کو کراس کرنا اور سڑک پر چلتے ہوئے یا واپس موڑنے کیلئے مقامات یعنی جنکشن کی نشاندہی جیسے بنیادی اصول و ضوابط نافذ کیے گئے تھے۔

س: برف اور کچھڑ پر چلنے والی گاڑیاں سب سے پہلے کس خطے میں بنائی گئیں؟

ج: روس، سیکندے، نیوین، ممالک، آئرلینڈ اور ناروے جیسے ممالک میں برف پر چلنے والی گاڑیاں بنائی گئیں۔ ان کی تعمیر کے اصل دور کے متعلق تاریخ سے کوئی اہم ثبوت میسر نہیں۔

س: دنیا میں سب سے پہلے مال بردار کشتی کس زمانے میں بنائی گئی؟

ج: تجارتی مقاصد کیلئے دنیا میں سب سے پہلی کشتی 850 عیسوی میں بنائی گئی۔ یہ کشتی مضبوط ہلکی لکڑی سے بنائی گئی تھی اس کشتی کے آثار 1903ء میں برطانیہ کے قریب سے ملے اس کشتی کے دو حصے تھے۔

(1) سامان کو بارش اور دھوپ سے بچانے کیلئے کشتی کے نیچے تہ خانہ تعمیر کیا گیا تھا جبکہ اوپر والے حصہ میں مسافروں کے بیٹھنے اور علاج کے جیو چلانے والی الگ جگہ تھی۔

س: جانوروں کے ذریعے سواری اور بار برداری کے کام کا آغاز کب ہوا؟

ج: اس حوالے سے تاریخ مکمل خاموش ہے کہ انسان نے کب اور کیسے جانوروں کو بار برداری کیلئے استعمال کیا۔ ویسے دنیا میں سب سے قدیم ذریعہ بار برداری جانور ہی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں گھوڑا اور ہاتھی امیروں کی سواری اور

جنگوں کے دوران ہر اول دہستے کا کردار کرتے تھے۔ اسی طرح امریکہ، چین، منگولیا، افریقہ اور دیگر خطوں میں گھوڑا، بکدھا، اونٹ، ہاتھی اور دوسرے جانور بار برداری کیلئے آج بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ برقی علاقوں میں انسان برف پر چلنے والی گاڑی کے آگے کتوں کو ہانڈھ کر سفر کرتے ہیں۔

س: شیم پاور کس دور میں دریافت ہوئی؟

ج: یونانوں نے سب سے پہلے 130 قبل مسیح میں شیم پاور دریافت کی تھی۔

س: گاڑیوں کو کھینچنے والا سب سے پہلا انجن کب اور کس نے بنایا؟

ج: 1780ء میں جمرواٹ نے دنیا کا پہلا سٹیم انجن بنایا جو پیوں والی گاڑیوں کو دھکیلنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

س: گن ہاٹ شیم انجن کب اور کس قوم نے بنایا؟

ج: فرانسیسی فوجیوں نے 1770ء میں شیم انجن بنایا جو توپوں کو کھینچ کر لے جاتا تھا۔

س: 1829ء میں جارج اسٹیلن سن نے کونسا انجن بنایا تھا؟

ج: جارج اسٹیلن سن نے 1829ء میں ریل انجن بنایا۔ یہ انجن بھاپ کی طاقت سے چلتا تھا۔ اس انجن میں کافی زیادہ سامان ڈھرنے کی صلاحیت پائی جاتی تھی۔

س: سڑکوں پر بھاپ والے انجن سے تیار کردہ گاڑیاں سب سے پہلے کس ملک اور کس سن میں چلنا شروع ہوئیں؟

ج: بھاپ کے انجن والی پہلی گاڑی 1830ء میں برطانیہ کے شہر گوسٹر شائر میں چلائی گئی تھی۔

س: شمالی امریکہ میں ریلوے لائن کس دور میں بچھائی گئی۔ اور اس سے قبل ذرائع آمدورفت کیلئے شمالی امریکہ کے لوگ کوئی سواری استعمال کرتے تھے؟

ج: شمالی امریکہ میں پہلی ریلوے لائن 1869ء میں بچھائی گئی۔ اس سے قبل یہ یہاں کی آبادی گھوڑا گاڑیوں کے ذریعے سفر کرتے تھے۔

س: پہلی کمرشل ٹرین کی تیاری کب ہوئی تھی؟

ج: جس میل فی گھنٹہ۔

س: ملکہ وکٹوریہ نے کس سال ٹرین میں سفر کیا؟

ج: ملکہ وکٹوریہ نے 1842ء میں ٹرین کا سفر کیا۔

س: 3 فٹ 6 انچ چوڑی ریلوے لائن سب سے پہلے کس ملک میں بچھائی گئی۔

ج: تسمانی (Tasmanian) گورنمنٹ نے 1892ء میں سب سے پہلے 3 فٹ 6 انچ چوڑی ریلوے لائن بچھائی تھی۔ موجودہ دور میں ریلوے لائن کی یہی چوڑائی پوری دنیا میں رائج ہے۔

س: پاؤں کی طاقت سے چلنے والی پہلی مشین (بائیوسکل) کب بنائی گئی؟

ج: 1790ء میں دنیا کی پہلی بائیوسکل بنائی گئی۔

س: 1839ء میں سکاٹ لینڈ کے رہائشی میکسلن نے کس قسم کی بائیوسکل تیار کی تھی؟

ج: میکسلن نے 1839ء میں پہلی بار ٹریڈل پر مشتمل سائیکل تیار کی۔ لیکن اس سائیکل کی خامی یہ تھی کہ اسے چلانے والا



بڑے پیمانے کی وجہ سے آسانی محسوس نہ کرتا تھا۔

س:۔ جدید ترین بائیکل کس دور میں تیار کی گئی؟

ج:۔ سب پیڈل اور اگلے پیسے اور چین پر مشتمل پہلی بائیکل 1885ء میں فرانسیسی کمپنی مچاکس (Michoox) نے بنائی تھی۔

س:۔ پہلا موٹر سائیکل کب تیار ہوا؟

ج:۔ فرانسیسی (Michoox) مچاکس برادرز نے سب سے پہلے سائیکل پر بھاپ سے چلنے والا انجن فٹ کیا تھا۔ دنیا کا پہلا باضابطہ موٹر سائیکل مچاکس برادرز کا تیار کردہ ہے۔

س:۔ 1885ء میں لکڑی سے بنا موٹر سائیکل کس نے تیار کیا تھا؟

ج:۔ گوٹلب ڈیملر (Gottlieb Daimler) نے سب سے پہلے لکڑی کا ڈھانچہ بنا کر موٹر سائیکل بنائی تھی۔ اس نے پہلی بار گیس انجن موٹر سائیکل پر فٹ کیا تھا اس کا تعلق جرمنی سے تھا۔

س:۔ 1894ء میں جرمنی کے دو کاروباروں نے کونسا موٹر سائیکل تیار کیا تھا؟

ج:۔ ہیلڈ براند اور وولف ملر نے پہلی بار ڈیملر سلسلہ موٹر سائیکل تیار کیا تھا جسکی رفتار 24 میل فی گھنٹہ سے زائد تھی۔ یہ موٹر سائیکل اپنے دور کی کاروں سے بھی تیز تھی۔

س:۔ چار سلسلہ روں والا موٹر سائیکل کس ملک میں تیار کیا گیا؟

ج:۔ چار سلسلہ روں والا موٹر سائیکل پہلی بار انگلینڈ کی کمپنی ایف این نے تیار کیا جو دور حاضر کے موٹر سائیکلوں کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔

س:۔ پانچ سو سی طاقت والے انجن پر مشتمل پہلا موٹر سائیکل کس کمپنی نے تیار کیا تھا؟

ج:۔ پانچ سو سی طاقت والا پہلا انجن مشہور عام آٹوموبائل کمپنی بی ایم ڈبلیو نے 1938ء میں تیار کیا تھا۔

س:۔ تین چیلوں والی سیٹر کار کب تیار کی گئی؟

ج:۔ 1858ء میں پہلی سیٹر کار تیار کی گئی اس سیٹر کا نام ریکٹ تھا۔

س:۔ کارل بینز اور گال لب ڈیملر نے پہلی کار کب تیار کی؟

ج:۔ کارل بینز نے پہلی کار 1885ء میں تیار کی۔ جس کی پہلی نمائش انگلینڈ میں ہوئی۔ کارل بینز کا تعلق جرمنی سے تھا۔ کارل بینز کی گاڑی تین چیلوں پر مشتمل تھی جو بھاپ اور بیٹری کی طاقت سے چلتی تھی جبکہ کٹ لمب ڈیملر کی گاڑی بینز کی گاڑی کی نسبت کہیں زیادہ آرام دہ اور سبک رفتاری سے چلنے والی گاڑی تھی۔

س:۔ کاروں کی کم از کم رفتار کا قانون کس سال نافذ کیا گیا؟

ج:۔ یہ قانون 1896ء میں فرانس، جرمنی اور برطانیہ میں نافذ ہوا۔ زیادہ سے زیادہ رفتار 12 میل فی گھنٹہ مقرر کی گئی۔

س:۔ ہنری فورڈ نے تجارتی مقاصد کیلئے پہلی کار کس سال تیار کی؟

ج:۔ ہنری فورڈ نے پہلی تجارتی کار 1896ء میں امریکہ کے شہر ڈیٹرویت میں تیار کی۔

س:۔ دنیا کی پہلی انڈر گر اوڈر ریلوے لائن کب اور کس شہر میں بچھائی گئی؟

ج:۔ پہلی انڈر گر اوڈر ریلوے لائن لندن ریلوے کے تحت شہری حدود میں بچھائی گئی۔ اس ریلوے لائن پر ٹرینوں کی آمد و رفت 1863ء میں اسکی تکمیل کے بعد شروع ہوئی۔

س:۔ بغیر ڈرائیور کے کمپیوٹر انڈر کنٹرول ٹرین سب سے پہلے کس شہر میں چلائی گئی؟

ج:۔ کمپیوٹر انڈر کنٹرول بغیر ڈرائیور کے ٹرین 1976ء میں واشنگٹن شہر میں چلائی گئی۔

س:۔ دنیا کی پہلی سلف سٹارٹ (Self Start) گاڑی کب بنائی گئی؟

ج:۔ کینڈلاک نامی کمپنی نے 1912ء دنیا کی پہلی سلف سٹارٹ گاڑی تیار کی۔

س:۔ پہلی سٹریٹ کار (ٹرام) کب تیار کی گئی؟

ج:۔ پہلی سٹریٹ کار 1832ء میں ہارلیم شہر میں تیار کی گئی اسی شہر میں سٹریٹ کار نے مسافروں کو لانے لیجانے کا کام کرکٹ بنیادوں پر شروع کیا۔

س:۔ دنیا کی پہلی کار ریس کس ملک میں منعقد ہوئی؟

ج:۔ 1895ء میں دنیا کی پہلی کار ریس فرانس کے شہر پیرس سے براڈکس تک منعقد ہوئی۔ اس ریس کے دوران گاڑیوں نے 750 میل کا فاصلہ 48 گھنٹوں میں طے کیا تھا۔

س:۔ کار کا وزن ایک ٹن سے کم ہونا چاہیے یہ قانون کس سال نافذ ہوا؟

ج:۔ یہ قانون 1902ء میں نافذ ہوا۔

س:۔ 200 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی پہلی گاڑی کس کمپنی نے بنائی؟

ج:۔ جرمنی کے مشہور کار ساز ادارے مرسڈس بنز نے 1939ء میں بنائی۔

## دیگر اہم عالمی معلومات

(1) خطہ ارض پر سرد ترین مقام براعظم انٹارکٹیکا کا ایک مقام ہے۔ جہاں اوسط درجہ حرارت منفی 70 درجے فارن ہائیٹ ہوئے۔ لیکن یہاں کوئی انسان آباد نہیں۔

(2) روس کے شمالی علاقے سائبیریا کے مقام آنگکن پر انسان آباد ہے۔ یہ مقام آبادی والا سرد ترین مقام ہے۔ 1964ء میں اس سرد ترین مقام کا درجہ حرارت منفی 96 درجے فارن ہائیٹ تھا۔

(3) ایتھوپیا کا مقام دلوں جو کہ صحرا عظیم میں واقع ہے دنیا کا گرم ترین مقام ہے اس علاقہ کا سالانہ اوسط درجہ حرارت 94 درجے فارن ہائیٹ ہے دنیا میں کسی اور مقام پر اس قدر اوسط درجہ حرارت نہیں ریکارڈ کیا جاسکا۔

(4) صحرائے اعظم افریقہ میں سارا سال مختلف اوقات کے دوران سورج کل وقت کا 97 فیصد چمکتا رہتا ہے۔

(5) چلی کے صحرائے کاما میں سالانہ ڈیڑھ انچ بارش ہوتی ہے یوں یہ دنیا کا خشک ترین مقام قرار دیا جاسکتا ہے۔

(6) خلا میں تمام اشیاء کا وزن صفر ہو جاتا ہے۔

(7) صفر کو کسی بھی ہندسے سے ضرب دی جائے تو حاصل صفر آئے گا۔

(8) قدیم رومن تہذیب میں پہلے مینے کو کیٹنڈس کہا جاتا تھا اس لئے خطہ کیٹنڈر وجود میں آیا۔

- (9) تباہ نماز پڑھنے والے کو مغرور کہا جاتا ہے۔
- (10) دنیا کے سات قدیم عجائبات میں سے اہرام مصر ابھی تک باقی ہیں۔
- (11) سر ڈنلسن چرچل نے (Savorole) نامی دول بھی لکھا تھا۔
- (12) گرامفون ریکارڈ میں صرف ایک ٹیکر ہوتی ہے۔
- (13) دنیا کے تمام سمندروں کی اوسط گہرائی دو میل ہے۔
- (14) سکندر یہ کاروشی کا بیٹا اور ہوز کا مجسمہ سمندر کے کنارے ایسا رہا تھا۔
- (15) ممالیہ جانوروں میں سے اونٹ اور سور تیرنا نہیں جانتے۔
- (16) سیارہ زہرہ اور عطارد کا کوئی چاند نہیں ہے۔
- (17) فرانس کے بادشاہ لوئی چہارم کے منہ میں پیدائش کے وقت 2 دانت موجود تھے۔
- (18) خلافت بنو عباس کے دور میں بغداد ہاشمیہ اور سامرا اور اہلحداد کے طور پر مرکز حکومت تھے۔
- (19) مستقیم دھات کا جو ہری وزن تین ہے۔
- (20) کھل فٹ واحد جانور ہے جس کے تین دل ہیں۔
- (21) جاپانی شاعری کی مشہور صنف ہائیکو کے صرف تین مصرعے ہوتے ہیں۔
- (22) یونان برطانیہ آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ کو عہد جدید کی تمام اولمپک کھیلوں میں شرکت کا اعزاز حاصل ہے۔
- (23) سورج کے بعد زمین سے قریب ترین سیارہ الفاسطوری ہے۔
- (24) سر ایڈمنڈ ہیری نے تخیل ماؤنٹ ایورسٹ کے بعد انکی چوٹی پر نیپال بھارت برطانیہ اور اقوام متحدہ کے پرچم نصب کئے۔
- (25) مادے کی چار حالتیں گیس، مائع، ٹھوس اور پلازما ہیں۔
- (26) دیکھنا سننا، سوچنا، چھونا، چمکانا کی انسانی حسوں کو جو اس شے کہا جاتا ہے۔
- (27) دنیا میں سب سے بڑی دفتر بلڈنگ 'ہیٹا گون' امریکی وزارت دفاع کا دفتر ہے۔
- (28) جاپان، اردن، اور سامان مریخ کے قومی ترانے دنیا کے مختصر قومی ترانوں میں شمار ہوتے ہیں۔
- (29) اولمپک پرچم میں پانچ دائرے پانچ براعظموں کی نمائندگی کرتے ہیں۔
- (30) اولمپک پرچم کے پانچ دائرے سرخ، سبز، سیاہ، زرد اور نیلے رنگ کے ہیں۔
- (31) ہر سکھ اپنے ہمراہ کنگھا، کیس، کڑا، کچھا اور کرپان ضرور رکھتا ہے۔
- (32) سیارہ عطارد زہرہ، مریخ، مشتری، زحل کو بغیر دور زمین کے دیکھا جاسکتا ہے۔
- (33) پانی کی نسبت ہوا میں روشنی چھ گنا زیادہ رفتار سے سفر کرتی ہے۔
- (34) آسٹریلیا کے پرچم پر چھ ستارے ہیں۔
- (35) فرانس اور اٹلی میں عہدہ صدارت کی مدت سات سال ہے۔
- (36) ابولمہدی شاد، اومان، بنیہ، ام اقوام، اسرائیل، اور دوسری متحدہ عرب امارات کی سات ریاستیں ہیں۔

- (37) اولمپک خلیفہ کی روایت کا آغاز 1920ء کے انٹورپ اولمپک سے ہوا۔
- (38) رقبہ کے لحاظ سے اسلامی دنیا کا سب سے بڑا ملک قازقستان ہے۔
- (39) سورج کی روشنی زمین تک ساڑھے آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔
- (40) دن اور رات کے آٹھ گھنٹے ہوتے ہیں۔
- (41) چاند مکمل طلوع ہو تو اسکی روشنی آدھے چاند کی روشنی سے 9 گنا زیادہ ہوتی ہے۔
- (42) جاپان دنیا کا واحد ملک ہے جو بچے کی عمر میں مادرِ صل کے 9 ماہ بھی شمار کرتا ہے۔
- (43) عالمی عدالت کے جج 9 سال کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔
- (44) 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ برطانوی وزیراعظم ہاؤس ہے۔
- (45) زمین کے صرف گیارہ فیصد حصے پر کاشت کی جاتی ہے۔
- (46) مشتری زمین سے گیارہ گنا بڑا سیارہ ہے۔
- (47) ماؤنٹ ایورسٹ کو پہلی بار سر کرنے سے قبل اسے تخیل کرنے کے لیے گیارہ کوہ پیما جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔
- (48) پہلے ایشیائی کھیلوں 1951ء منعقدہ دہلی میں شرکت کی۔
- (49) اسکاؤٹنگ کے بارہ اصول ہیں۔
- (50) انسانی بدن میں پسلیوں کے بارہ جوڑ ہوتے ہیں۔
- (51) علم نجوم میں بارہ برج ہوتے ہیں۔
- (52) عہد جدید کے پہلے اولمپکس منعقدہ اتھنز میں 13 ممالک نے شرکت کی۔
- (53) ایما ٹرائسٹ بلڈنگ میں تیرہویں منزل نہیں ہے۔
- (54) امریکی پرچم میں 13 پٹیاں ہیں۔
- (55) بھارت میں 14 زبانیں قومی سطح پر جانی پہچانی جاتی ہیں۔
- (56) انگریزی شاعری کی صنف سائیت میں 14 مصرعے ہوتے ہیں۔
- (57) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ارکان کی تعداد پندرہ پانچ مستقل اور دس غیر مستقل ہوتی ہے۔
- (58) فلپائن میں دوت ڈالنے کی کم از کم عمر 15 سال ہے۔
- (59) کینیڈا کا ساحل 56543 میل لمبا ہے۔
- (60) ابراہام لنکن امریکہ کے سولہویں صدر تھے۔
- (61) معروف رومن بادشاہ نیرولہ برس کی عمر میں بادشاہ بنا۔
- (62) سال 1960ء کو افریقہ کی آزادی کا سال کہا جاتا ہے۔
- (63) اونٹ 17 دن تک پانی بچے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔
- (64) گھوگھا دنیا کا سب سے سست ترین جانور ہے۔
- (65) انسان کھائے پئے بغیر زیادہ سے زیادہ اٹھارہ دن زندہ رہ سکتا ہے۔



- (67) پاکستان میں دوث ڈالنے کی کم از کم عمر 18 سال ہے۔
- (68) 20 اگست 1920ء کو امریکہ میں خواتین کو دوث ڈالنے کا حق ملا۔
- (69) سمندری پانی کا نقطہ انجماد 19 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے اس کی بنیادی وجہ پانی میں نمک کی زیادتی ہے۔
- (70) مائیک ٹائی سن (ملک عبدالعزیز) دنیا کا کم عمر ترین بانک عالمی چیمپئن بنا۔
- (71) مجلس اقوام لیگ آف نیشنز کا آخری اجلاس 18 اپریل 1946ء کو ہوا۔
- (72) محمد علی کھلی سوتلی لسن کو ککست دیکر بانک کے عالمی چیمپئن بنے۔
- (73) عبرانی زبان 22 حروف تہجی پر مبنی ہے۔
- (74) فردی عالمی یوم اسکاوٹ ہے۔
- (75) انٹر پول کے ابتدائی رکن ممالک کی تعداد 22 تھی۔
- (76) زمین اپنے محور پر 23 درجے جھکی ہوئی ہے۔
- (77) 23 اپریل 1616ء کو شکسپیر کا انتقال ہوا۔
- (78) یونانی زبان کے 24 حروف تہجی ہیں۔
- (79) انسان ایک منٹ میں 25 بار پلک جھپکاتا ہے۔
- (80) پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس منعقدہ رباہ میں 25 ممالک نے شرکت کی۔
- (81) پیگلوئن نامی پرندہ قطب شمالی میں پایا جاتا ہے۔
- (82) دنیا کے گرد پرواز کرنے والی خاتون کا نام ایگی جالس ہے۔
- (83) غیر وابستہ تحریک کی پہلی کانفرنس میں 26 ممالک نے شرکت کی۔
- (84) 27 مکتب فٹ ایک مکتب گز کے برابر ہوتے ہیں۔
- (85) انسانی ہچھ میں 27 ہڈیاں ہوتی ہیں۔
- (86) ابن بطوطہ نے 28 برس سیاحت کی۔
- (87) دنیا کا سب سے بڑا جانور جمل جھلی ہے۔
- (88) خشکی کا سب سے بڑا جانور ہاتھی ہے۔
- (89) فٹ بال کے مشہور کھلاڑی پیلے نے ہزاروں گول 19 نومبر 1969ء کو سکور کیا۔
- (90) لارڈ بیڈن پاول 1912ء میں چیف سکاؤٹ مقرر کیے گئے۔
- (91) 7 دسمبر 1941ء جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کر کے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا۔
- (92) دنیا میں سب سے زیادہ کافی سویڈن میں پی جاتی ہے۔
- (93) پانس کا پودا دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والا پودا ہے۔
- (94) قبل از مسیح فردی کے 30 دن ہوا کرتے تھے۔
- (95) 1 اگست کے مہینے کا نام رومی بادشاہ آگستس کے نام پر رکھا گیا۔
- (96) سکندر اعظم کا انتقال 323 ق م میں ہوا۔
- (97) پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کے معاہدہ پر 32 ممالک نے دستخط کیے۔
- (98) امریکی صدر روز ویلس نے 12 سال حکومت کی۔ تین بار صدر منتخب ہونے کا اعزاز صرف انہیں حاصل ہے۔
- (99) 32 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہوا کو آندھی کہا جاتا ہے۔
- (100) انسان کے منہ میں 32 دانت ہوتے ہیں۔
- (101) چنگا ڈاڑھ نے والد دنیا کا واحد ممالیہ جانور ہے۔
- (102) اعلیٰ روٹی کے سلائس میں 33 فیصد پانی ہوتا ہے۔
- (103) بحر اوقیانوس پر تھاپر داؤ 20 مئی کو چارلس لنڈ برگ نے کی۔
- (104) دریاے ڈینیوب یورپ کے قندھ ممالک میں سے گزرتا ہے۔
- (105) نظام شمسی میں کل 34 چاند ہیں۔
- (106) والٹ ڈزنی نے مشہور عالم کردار کی دس تخلیق کیا۔
- (107) ڈزنی لینڈ والٹ ڈزنی کے نام پر قائم ہوا۔
- (108) ترکی اور روس دو ایسے ممالک ہیں جو براعظم ایشیا اور یورپ دونوں میں شامل ہیں۔
- (109) صحت مند انسانی جسم کا درجہ حرارت 36.9 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔
- (110) جرمن نازی لیڈر ہٹلر کی سوانح عمری کا نام (میں کیف) ہے۔
- (111) جانداروں میں سب سے اونچا جانور زرافہ ہے۔
- (112) 38 سینٹی گریڈ 100 فارن ہائیٹ کے برابر ہوتا ہے۔
- (113) دنیا کی سب سے مختصر جنگ 27 اگست 1896ء کو برطانیہ اور زیمبار کے درمیان ہوئی۔ یہ جنگ صرف 38 منٹ جاری رہی۔
- (114) پارہ 39 درجے سینٹی گریڈ پر غوس حالت اختیار کر لیتا ہے۔
- (115) عیسائیت کے بزرگوار چالیس روزہ بدکھتے ہیں۔
- (116) کھوڑے کے منہ میں چالیس دانت ہوتے ہیں۔
- (117) ایک عام آدمی رات میں اوسطاً 42 مرتبہ کھوت لیتا ہے۔
- (118) شتر مرغ 45 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے لیکن اڑ نہیں سکتا۔
- (119) زمین سے چاند کا 41 فیصد حصہ کسی نظر میں آتا ہے۔
- (120) پولیس نے امریکہ دریافت کیا۔ پولیس بنالوئی تھا۔
- (121) بدطالوئی جہاز راں کمپن جھوٹک نے آسٹریلیا دریافت کیا۔
- (122) کنگڈ آسٹریلیا کا مشہور جانور ہے۔
- (123) کیوی نامی پرندہ نیوزی لینڈ میں پایا جاتا ہے۔



- (124) آخریلی کینیڈا اور نیوزی لینڈ کی آخری سربراہ ملک برطانیہ ہے۔  
 (125) کتے کے منہ میں 42 دانت ہوتے ہیں۔  
 (126) مشہور اسکاؤٹ سیاح ڈیوڈ لانگ نے وکٹوریہ آبشار کو دریافت کیا۔  
 (127) ایڈورڈ ہشتم نے محبوبہ کی خاطر تاج برطانیہ 42 سال کی عمر میں ہٹ کر دیا۔  
 (128) صحرائے اعظم کا دن کے وقت اوسط درجہ حرارت 43 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔  
 (129) سب سے بھاری وحشت ریل ٹیم ہے۔  
 (130) پشتو زبان کے 43 حروف تہجی ہے۔  
 (131) مشہور انگریزی شاعر جان ملٹن نابینا ہو گیا تھا۔  
 (132) جنگ عظیم دوم کے دوران امریکہ اور جاپان 44 ماہ برسرِ پیکار رہے۔  
 (133) عظیم فرانسیسی قاتل پولین بونا پارٹ نے جنگ وائرل میں شکست کھائی۔  
 (134) گیلیلیو نے دنیا کی پہلی دوربین 1609ء میں بنائی۔  
 (135) ایک سے نو تک کا مجموعہ 45 ہوتا ہے۔  
 (136) دنیا کے 46 فیصد افراد کے خون کا گروپ او ہے۔  
 (137) جنرل فرماگو نے چین کی خانہ جنگی کے بعد 1939ء میں تخت سنبالا۔  
 (138) مادام میری کیوری کے خاندان کیوری (نوبل انعام یافتہ) ردوائیکسٹ میں ہلاک ہوئے۔  
 (139) بحیرہ مزدا کی لمبائی 47 میل ہے۔  
 (140) مشہور انگریز ڈرامہ نگار جارج برنارڈ شا نے 47 ڈرامے لکھے تھے۔  
 (141) الیگزینڈر فلمنگ نے 1928ء میں پنسلین دریافت کی۔  
 (142) 26 ویں امریکی صدر روز ویلٹ نے امن کا نوبل انعام جیتا تھا۔  
 (143) جاپانی دارالحفاظ ٹوکیو میں 50 ہزار فیکٹریاں ہیں۔  
 (144) ٹوکیو میں 290 یونیورسٹیاں ہیں۔  
 (145) پہلی خلا باز خاتون ویلینٹینا تریشکووا نے خلا میں 48 گھنٹے گزارے۔  
 (146) گلن برگ نے 1455ء میں پہلا چھاپہ خانہ ایجاد کیا۔  
 (147) دنیا کے پہلے چھاپے پر سب سے پہلے ہائل چھاپی گئی۔  
 (148) سنسکرت کے 49 حروف تہجی ہیں۔  
 (149) دوسری جنگ عظیم میں 49 اتحادیوں نے 11 ممالک کا مقابلہ کیا۔  
 (150) روس کا لینن انعام انقلاب روس کے بانی لینن کا نام پر جاری ہوا۔  
 (151) سان فرانسسکو کانفرنس میں 56 ممالک نے شرکت کرتے ہوئے اقوام متحدہ تشکیل دی۔  
 (152) ہنری سوم ایڈورڈ سوم جارج سوم اور ملکہ وکٹوریہ ملکہ الیزبتہ دوم نے پچاس سال سے زائد عرصہ تک برطانیہ پر

- حکومت کی۔  
 (153) چارلس ڈارون نے 24 نومبر 1859ء کو اپنی کتاب "اصل انواع" شائع کی۔  
 (154) چوٹی اپنے وزن سے اکیس گنا زیادہ وزن اٹھا سکتی ہے۔  
 (155) بیل کے دمدار ستارے کی رفتار روشنی کی رفتار کی نسبت 50 گنا زیادہ ہے۔  
 (156) برصغیر کی پہلی پولی والی فلم عالم آراء تھی۔  
 (157) نیولین بونا پارٹ 51 سال کی عمر میں فوت ہوا۔  
 (158) اب تک 262 افراد کتھولک عیسائیوں کے پوپ بن چکے ہیں۔  
 (159) اہرام مصر میں سب سے بڑا اہرام "خوفو" نامی فرعون کا ہے۔  
 (160) سال میں 52 ہفتے ہوتے ہیں۔  
 (161) سال میں 4 ماہ ایسے ہوتے ہیں جن میں 5 ہفتے ہوتے ہیں۔  
 (162) تاش دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔  
 (163) ایران کے طلبہ نے 1979ء سے لیکر 1987ء تک 52 امریکیوں کو بریٹال بنائے رکھا۔  
 (164) بیسویں صدی کے آغاز پر دنیا میں آزاد ممالک کی تعداد 53 تھی۔  
 (165) دنیا کے 53 دریاؤں کی لمبائی 1000 میل سے زائد ہے۔  
 (166) معطلی کمال پاشا کو اتارک (ترکوں کا باپ) کا خطاب 1934ء میں ملا۔  
 (167) انقلاب روس کا بانی اور سوویت یونین کے پہلے صدر لینن 21 جنوری 1924ء کو فوت ہوئے۔  
 (168) 100 گلو میٹر 54 بحری میل کے برابر ہوتے ہیں۔  
 (169) سابق امریکی صدر رونالڈ ریگن نے 54 قلموں میں کام کیا تھا۔  
 (170) آئمہ اربعین میں سب سے کم عمر حضرت امام شافعیؒ نے پائی۔  
 (171) دنیا کا پہلا انجی بجلی گھر 27 جون 1954ء کو ماسکو کے قریب قائم کیا۔  
 (172) کرسٹوفر کولمبس 20 مئی 1506ء کو فوت ہوا۔  
 (173) ماؤزے تک آزاد عوامی جمہوریہ چین کے پہلے صدر تھے۔  
 (174) پیسارم کا مشہور بیمار 55 میٹر بلند ہے۔  
 (175) امریکہ کے آئین پر 13 ریاستوں نے دستخط کئے تھے۔  
 (176) پاکستان 30 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ کا 56 واں رکن بنا۔  
 (177) معروف مسلمان سائنسدان دہا برطب بڑی سینا 1037ء میں فوت ہوئے۔  
 (178) اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاگ ہیر سولڈ کو بعد از امرگ نوبل انعام دیا گیا۔  
 (179) مشہور باکسر محمد علی نے 57 بین الاقوامی مقابلے جیتے تھے۔  
 (180) سابق سوویت یونین کے صدر لیون بریفکٹ اتحادہ برس برسرِ اقتدار رہے۔

(181) ٹیلی ویژن کے موجد جان لوگی بیرڈ 1946ء میں فوت ہوئے۔

(182) مرغی کے انڈے میں 58 فیصد زروی ہوتی ہے۔

(183) 13 ستمبر 1922ء کو لہیا کے مقام عزیز یہ پر 58 درجے ڈگری سینٹی گریڈ گرمی پڑی جو آج تک عالمی ریکارڈ ہے۔

(184) 1896ء میں لندن سے بریٹنم تک پہلی موٹر کار ریس ہوئی۔

(185) سوئے ہوئے انسانی بغض کی رفتار 59 فی منٹ ہوتی ہے۔

(186) زمین سے چاند کا صرف 59 فیصد دیکھا جاسکتا ہے۔

(187) ہوائی جہاز کے ایجاد کے پہلے دن رات برادران نے اچھے چار مرتبہ اڑایا۔

(188) برطانوی شاہ جارج سوئم اپنے 59 سالہ دورِ اقتدار میں ایک مرتبہ بھی ملک سے باہر نہیں گیا۔

(189) سیارہ نیپچون زمین سے 60 گنا بڑا ہے۔

(190) انسانی جسم میں فاسفورس کی اتنی مقدار ہوتی ہے کہ اس سے 60 ماچس کی لٹیاں تیار ہو سکتی ہیں۔

(191) قاضی غلیفہ مصر المستصر باندہ 60 سال برسرِ اقتدار ہے۔

(192) انسانی جسم میں 61 فیصد حصہ پانی کا ہے۔

(193) رچ ڈکسن امریکی صدر وائٹ ہاؤس کے میکینک کے بعد 1974ء میں مستعفی ہوئے۔

(194) برطانیہ کی آئینی دستاویز میکنا کارا کی 61 دفعات ہیں۔

(195) فارسی شاعر حافظ شیرازی کا انتقال 1388ء میں ہوا۔

(196) روس میں 66 فیصد آبادی شہروں میں آباد ہے۔

(197) 6 اکتوبر 1981ء کو راسادات مصری کو گولی ماری گئی۔

(198) انور سادات نے امریکی دباؤ کے تحت اسرائیل کو تسلیم کر لیا تھا۔

(199) معروف یونانی فلاسفر ارسطو کا انتقال 322 ق م میں ہوا۔

(200) چیتا دنیا کا تیز رفتار جانور ہے جو 60 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔

(201) جنگ عظیم اول کے آغاز کے وقت برطانوی فضائیہ کے 63 طیارے تھے۔

(202) بریل سسٹم میں 63 نقطے حروف تہجی بناتے ہیں۔

(203) شطرنج کے 64 خانے ہوتے ہیں۔

(204) مشہور اشتراکی دانشور کارل مارکس 1833ء میں فوت ہوا۔

(205) اس وقت دنیا میں 64 رسم الخط رائج ہے۔

(206) روس میں ہونیوالے 1980 اولمپکس کھیلوں کے بائیکاٹ کی وجہ یہ تھی کہ سوویت یونین نے افغانستان پر قبضہ کر لیا تھا جس پر 65 ممالک نے احتجاجاً بائیکاٹ کیا۔

(207) زمین کے بالائی حصہ میں 65 فیصد ریت ہوتی ہے۔

(208) معذور بچوں کے کھیلوں کو سپیشل اولمپکس کہا جاتا ہے۔

(209) معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے نظام کو سپیشل ایجوکیشن کہا جاتا ہے۔

(210) 8 بڑے صنعتی ممالک کے گروپ کو جی ایٹ کہا جاتا ہے۔

(211) جی ایٹ میں امریکہ، جاپان، جرمنی، برطانیہ، فرانس، کینیڈا، اٹلی اور روس شامل ہیں۔

## عالمی زبانیں

دنیا میں 6 ارب سے زائد انسان مختلف زبانیں اور بولیاں بولتے ہیں۔ زبان انسانی تاریخ کے تحفظ اور لین دین کے معاملات طے کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان چینی سب سے زیادہ پڑھی اور لکھی جانے والی زبان انکس ہے۔ جبکہ تیسرے نمبر پر سنسکرت اور عربی کی کوکھ سے جنم والی زبان اردو یا ہندی ہے۔ انکس زبان کے پھیلاؤ اور عالمی زبان کا درجہ حاصل کرنے کی وجہ انگریزوں کی دنیا کے اکثر خطوں پر حکمرانی ہے۔ انکس بنیادی طور پر جرمن نسل کی زبان ہے۔ اس طرح عربی مشرق وسطیٰ اور افریقہ ممالک میں بولی اور لکھی جانے والی زبان ہے۔ اس زبان کی کوکھ سے جنم لینے والی کئی زبانیں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ہر زبان کا تعلق کسی نہ کسی دوسری زبان سے ہوتا ہے۔ جسے ماہرین لسانیات ہندی یورپی زبانوں کا خاندان (Indo European Language Family) کہتے ہیں۔

اسی خاندان کی دو بڑی زبانوں یورپین اور سنسکرت (ہندی) سے دنیا کی اکثر زبانوں نے جنم لیا ماسوائے عربی کے۔ عربی دنیا کی واحد زبان ہے جو کسی دوسری زبان سے متاثر نہیں بلکہ اسے اقوام عالم کی کم و بیش تمام زبانوں کو براہ راست متاثر کیا ہے۔ یورپ اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے ماہرین لسانیات کے بقول انڈو یورپین لنگویج فیملی سے 9 بڑی زبانوں نے جنم لیا جن کی آگے ایک نہیں سنکڑوں ذیلی زبانیں ہیں۔

## ہندی یورپین زبانیں

ذیلی زبانیں:-

سنسکرت، ایرانی، جرمن، آریائی، البانوی، سیلٹک، پالٹک، سلوینک، روسی

سنسکرت کی ذیلی زبانیں:-

ہنگالی، ہندی، اردو، سنہالی، تامل۔

نوٹ:- سنسکرت کی کوکھ سے دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں نے جنم لیا ہے انکی تعداد 8 ہزار سے زائد ہے اور یہ تمام زبانیں

برصغیر پاک و ہند کے طول و عرض میں بولی جاتی ہیں۔

ایرانی کی ذیلی زبانیں:-

فارسی، پشتو۔



جرمن کی ذیلی زبانیں :-

ڈیٹش، ولندیزی، انگلش، جرمن، آئس لینڈک، نارویجن، سویڈش۔

فلک کی ذیلی زبانیں

فلک، آئرش، بیلش۔

فلک کی ذیلی زبانیں :-

لیتھوین، لٹوین۔

سلووک کی ذیلی زبانیں :-

چیک، ہنگرین، پولش، رومین، یوکرانی۔

رومن کی ذیلی زبانیں :-

فرانسیسی، اطالوی، ہسپانوی، پرتگیزی، رومن۔

## دنیا کے دیگر مذاہب

### عیسائیت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل (الہامی کتاب) کے ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کنواری حضرت مریم علیہ السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جنگی پارسائی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے۔ عیسائیت خدا کی واحدانیت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ انجیل اصل صورت میں ناپید ہو چکی ہے۔ عیسائیوں کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کروایا گیا تھا۔ جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ جو حضرت مہدی اور قند و جال کے ظہور کے بعد دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ عیسائیت کے پیروکار دو بڑے فرقوں میں کیٹھولک، جنکا راہنما پوپ کہلاتا ہے اور پروٹیسٹنٹ میں تقسیم ہیں۔ یورپ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، افریقہ اور ایشیاء میں کئی عیسائی سلطنتیں ہیں۔ پیروکاروں کی تعداد کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ کو چرچ ”گر جاگھر“ کہا جاتا ہے۔

### یہودیت

قدیم ترین الہامی مذہب ہے۔ یہودی ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ اسے ہزاروں سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے ذریعے انسانوں تک پہنچایا گیا۔ دوسری الہامی کتاب تورات یہودیوں پر نازل کی گئی۔ تورات ’قوانین زندگی‘ روایات اور عقائد کا مجموعہ ہے۔ تورات بھی اپنی اصل حالت میں ناپید ہو چکی ہے۔ یہودیوں کے مذہبی راہنما کو ”ربی“ کہا جاتا ہے۔ جبکہ عبادت گاہ کو میکبل کہا جاتا ہے۔ گودنیا میں یہودی بہت کم ہیں لیکن اپنے معاشی اثر و رسوخ کی وجہ سے عالمی سیاست میں اہم طاقت تصور کیے جاتے ہیں۔ اسرائیل دنیا کی واحد یہودی ریاست ہے۔ یہودیت کے تین بڑے فرقے درج ذیل ہیں :-

(1) آرتھوڈوکس (2) قدامت پرست (3) اصلاح پسند

### بدھ مت

بدھ مت برصغیر پاک و ہند میں جنم لینے والا مذہب ہے۔ بنیادی طور پر بدھ مت ہندومت کی تعلیمات کا رد عمل ہے۔ بدھ مت برادری انسانی احرام ذات پات سے بالاتر اور سب سے بڑھ کر یہ کم واحدانیت کے تصور کا قائل ہے۔ بدھ مت کے بانی نے اپنا نام کوتم بدھ تھے جو نیپال کے ایک علاقہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بنارس میں اس مذہب کی بنیاد رکھی۔ ان کی تعلیمات کا سب سے اہم فلسفہ عدم تشدد ہے۔ جبکہ بدھ مت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روح تغیر پذیر ہے۔ بدھ مت اپنے پیروکاروں کو سچائی، حلال روزی کمانے، تعلیم دینا ہے۔ بدھ مت کے دو بڑے فرقے ہتانکا اور مہانکا ہیں۔ بدھ مت کی عبادت گاہ کو کچھڑا کہتے ہیں۔

### ہندومت

ہندومت برصغیر پاک و ہند میں پروان چڑھنے والا مقامی مذہب ہے۔ اس کے پیروکاروں کی تعداد نیپال، بھارت، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش اور بھوٹان میں پائی جاتی ہے۔ ہندومت کے بانی کے متعلق تاریخ خاموش ہے۔ مگر وید ہندوؤں کی مقدس کتاب ہے۔ اس کے پیروکار بے شمار پوتاؤں اور پوجیوں کو مانتے ہیں۔ ہندوؤں کا سب سے اہم عقیدہ آواگون ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ روحوں کی تعداد محدود ہے۔ جھگوانی روح پیدا نہیں کر سکتا۔ ہر روح کو خدا نے گناہ کی وجہ سے آواگون کے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ اس لیے وہ بار بار جنم لیتی ہے۔ وید، جگوت، گیتا، رامایان، مہابھارت ہندوؤں کی مقدس کتابیں ہیں۔ پیروکاروں کی تعداد کے لحاظ سے یہ دنیا کا چوتھا بڑا مذہب ہے۔ ہندومت کے پیروکار ذات پات کی تقسیم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کی چار بڑی ذاتیں ہیں۔ (1) برہمن (2) کشتری (3) ویش (4) شودر۔ برہمن مذہبی راہنما جبکہ کشتری حکومتی امور سرانجام دیتے ہیں۔ جبکہ ویش اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ شودر ہندو مذہب کا سب سے کچلا ہوا طبقہ ہے شودر کا کام صرف اور صرف اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی خدمت کرنا ہے۔ ہندوؤں کی عبادت گاہ کو مندر کہا جاتا ہے۔

### بہائی مذہب

قرآن پاک اور عہد نامہ قدیم کی تعلیمات کو باہم ملا کر نئے بہائی مذہب کی بنیاد انیسویں صدی میں ایران میں رکھی گئی، بہاء اللہ نامی شخص اس مذہب کا بانی ہے، بہائیوں کا کوئی گرو یا لیڈر نہیں ہوتا۔ ان کے تمام مذہبی امور ایک کمیٹی سرانجام دیتی ہے۔ جسکا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے۔ بہائی مذہب بنیادی طور پر تمام مذاہب کو تسلیم کرتا ہے۔ بہائی مذہب عبادت گاہ کو بہائی مرکز کہا جاتا ہے۔

### سکھ مت

سکھ مذہب کے بانی بابا گورناک رینالہ خورد ضلع شیخوپورہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ سکھ مذہب برصغیر پاک



دھند میں مذہب اسلام اور ہندو کی کش مکش کے خاتمے کی ایک کوشش تھی۔ گوردونا تک بنارس کے صوفی بابا کبیر کی تعلیمات سے کافی متاثر تھے۔ سکھ مذہب خدائی واحدائیت کا قائل ہے۔ گوردونا تک نے اپنے مذہبی ہیرو کاروں کو خدا کی وحدانیت کا پیغام عام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب ہے۔ اس کتاب میں مشہور مسلمان صوفی بزرگ حضرت بابا فرید الدین گھگر گنج کی تعلیمات اور شاعری بھی شامل ہیں۔ سکھ دنیا کا واحد مذہب ہے جسکے ہیرو کار کچھ کڑے، تنگ نظر، کیس اور کرپاں اپنے پاس رکھنا لازماً رکھتے ہیں۔ سکھ مذہب کی عبادت گاہ کو گر دوارہ کہتے ہیں۔ اس مذہب کے ہیرو کار مشرقی پنجاب بھارت میں پائے جاتے ہیں۔

### چین مت

چین مت خدائی ہستی کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ چین مت کے ہیرو کاروں کا عقیدہ ہے کہ انسان کی روح میں پائی جانے والی طاقت خدا ہے۔ دنیا میں کوئی چیز خالی نہیں بلکہ ہر شے جادوئی ہے۔ جو جون بدل کر آتی ہے۔ جانوروں کا ہلاک کرنا اور خستوں کا کاٹنا پتھروں کا ٹٹاٹٹا کے نزدیک گناہ ہے۔ انکے دو بڑے فراتے ڈگمراہ اور شیوہر اس ہیں۔ اس کے ہیرو کار برما چین، جاپان، کوریا وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

### ہندومت

جاپان کا روایتی مذہب ہے۔ اس کے ہیرو کار صرف جاپان میں ملتے ہیں۔ یہ مذہب اپنے ہیرو کاروں کو جاپان کے شہنشاہ کی عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ کوئی منظم مذہب نہیں ہے۔ چند مذہبی رسوم اور روایات تین کتابیں جسکی 'لینوگی' اور اہلکی عینکی میں درج ہیں۔ جاپان کے سابق شاہ ہیرو دیو نے ان مذہب کو ترک کر دیا تھا۔ جسکے بعد اسکی مقبولیت میں کافی کمی آئی۔

### کنفیوشس مت

کنفیوشس مت کا بانی کنفیوشس کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ اس مذہب کے پانچ بڑے فرقے ہیں۔ شوکنگ، شی کنگ، لی کی ٹری کنگ اور چون کنگ یہ مذہب اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا نے اس کائنات کو بنایا جو اپنے مقررہ وقت تک قائم رہے گی۔ جنت اور دوزخ کے تصور پر کنفیوشس کا مکمل یقین ہے۔ لیکن خدا کی واحدائیت پر یقین نہیں رکھتا ہے۔ اس مذہب کے ہیرو کار صرف چین میں پائے جاتے ہیں۔ ان مذہب کے علاوہ زرتشت تاؤ ازم، پارسی مذہب کے ہیرو کار بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جبکہ دیگر مذاہب میں مقامی قبائلی یا گروہی سطح کے مذاہب و عقائد پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

### اہم بین الاقوامی تنظیمیں

نیٹو

نیٹو کا بنیادی مقصد رکن ممالک کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق سیاسی اور دفاعی تعاون فراہم کرنا ہے۔ اس تنظیم کا قیام 14 اپریل 1949ء کو ہوا۔ بانی ارکان میں کینیڈا، ڈنمارک، فرانسیس، آئس لینڈ، آسٹریلیا، بیلجیئم،

'ہالینڈ' ناروے، پرکال، برطانیہ اور امریکہ شامل ہیں۔ سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد نیٹو نے اپنے اراکین اور پالیسیوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں لاتے ہوئے نئے ممالک بلغاریہ، آسٹونیا، لٹوانیا، یوگوسلاویہ، سلوواکیہ اور سلوواکیا کو رکنیت دی۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر بیلجیئم میں ہے۔

### دولت مشترکہ کی تنظیم:-

اقوام متحدہ غیر جانبدار ممالک کی تحریک کے بعد اقوام عالم کی سب سے بڑی تنظیم دولت مشترکہ ہے۔ اس تنظیم کی رکنیت تاج برطانیہ میں شامل سابق نوآبادیوں اور حال آزاد اور خود مختار ممالک کے پاس ہے۔ اس میں شامل 54 ممالک میں دنیا کی 39% آبادی پائی جاتی ہے۔ دولت مشترکہ کا یا قاعدہ منشور اور آئین نہیں ہے۔ تمام مسائل اور معاملات باہمی اتفاق رائے سے طے کئے جاتے ہیں۔ مصر، عراق، اردن، میانمار (سابقہ برما)، لکسمبرگ، سوڈان، صومالی لینڈ، جنوبی کیمرون اور اومان سابقہ برطانوی نوآبادی ہونے کے باوجود اس تنظیم میں شامل نہیں ہیں۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر لندن برطانیہ میں ہے۔

### آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ

سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں کی مشترکہ تنظیم بیلاروس میں قائم کی گئی۔ وسطی ایشیا اور مشرقی یورپ کی سابقہ سوویت یونین آزاد اور خود مختار حیثیت میں اس تنظیم میں شامل ہیں۔

### امریکی ممالک کی تنظیم:-

بڑا منظم جنوبی وسطی امریکہ کی تعمیر و ترقی اور خطے کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینے کیلئے یہ تنظیم 30 اپریل 1930ء کو بونا کولمبیا میں قائم کی گئی۔ تنظیم کا بیکر ٹری جزر 5 سال کیلئے منتخب کیا جاتا ہے۔ جزر اسبلی کا اجلاس ہر سال ہوتا ہے۔ جس میں فوری نوعیت کے مسائل پر بحث کی جاتی ہے تنظیم کا ہیڈ کوارٹر واشنگٹن امریکہ میں ہے۔

### اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO)

پاکستان، ترکی اور ایران نے علاقائی تعاون برائے اقتصادی ترقی کیلئے یہ تنظیم قائم کی تھی وقت کے ساتھ ساتھ اس تنظیم کے رکن ممالک کی تعداد اس سے تجاوز کر چکی ہے ایران، پاکستان، ترکی، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، 'کرغیزستان'، 'تاجکستان'، ترکمانستان اور ازبکستان اس کے ممبر ممالک ہے اس تنظیم کا خوشگوار پہلو یہ ہے کہ اس میں شامل تمام ممالک مسلمان ہیں۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ترکی میں قائم ہے۔

### آسیان

مشرقی بعید کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون کے فروغ کیلئے یہ تنظیم 1967ء میں انڈونیشیا کی تحریک پر قائم کی گئی۔ تنظیم کے بنیادی مقاصد میں معاشی ترقی کے اہداف حاصل کرنا، سماجی، ثقافتی اور باہمی دلچسپی کے امور اور خطے میں سیاسی استحکام پیدا کرنا ہے تنظیم کا ہیڈ کوارٹر جکارتہ میں قائم ہے۔ پاکستان بھی اس تنظیم کا رکن ہے۔

## سارک جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کونسل

خطے کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون، سماجی و معاشی تعلقات کو مضبوط بنانا اور باہمی تنازعات کے خاتمہ کیلئے تنظیم سابقہ بنگلہ دیشی صدر ضیاء الرحمن کی تحریک پر قائم کی گئی۔ ڈھاکہ دسمبر 1985ء میں اس تنظیم کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ عملی طور پر یہ تنظیم دیگر علاقائی تنظیموں کی طرح موثر کردار ادا نہ کر سکی۔ جسکی بنیادی وجہ اس خطے کے سب سے بڑے ممالک بھارت کا ممالکوں کے ساتھ جارحانہ رویہ ہے۔ اس تنظیم کے پلیٹ فارم سے ابھی تک کوئی موثر کاوش اور فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کمونڈونیا میں قائم ہے۔

## تیل برآمد کرینوائے ممالک کی تنظیم

تیل کی برآمدی تجارت کو بہتر انداز میں منافع بخش طریقہ سے کرنا تیل کی قیمتوں میں استحکام اور رکن ممالک کی آمدن میں اضافہ کرنا اس تنظیم کا بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ یہ تنظیم عراق، سعودی عرب، ایران، کویت اور ویتنام کی تجویز پر قائم کی گئی اس وقت تیل کی عالمی تجارت میں 75% حصہ ادا پیک ممالک کا ہے۔ الجزائر، انڈونیشیا، میانمار، بحرین، قطر اور متحدہ عرب امارات بھی اس کے رکن ہیں۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر آسٹریا کے وینا میں قائم ہے۔

☆☆☆

## سائنسی معلومات

### نظام شمسی:-

ستاروں، کہکشاؤں، سیاروں اور چاندوں سے ہماری کائنات جسکی وسعتوں کا اندازہ کرنا ممکن نہیں انسانی تحقیق کا ایسا راز ہے جسکے متعلق ہر کس دن کس جانا چاہتا ہے۔ کائنات کیا ہے؟ یہ کیسے وجود میں آئی؟ اس متعلق بہت سے نظریے موجود ہیں۔ کائنات کی وسعت کے متعلق سب سے زیادہ پرکشش اور خوبصورت نظریہ کو عظیم دھماکہ (Big Bang) کہا جاتا ہے۔ ایک سائنسی تحقیق کے مطابق کائنات 15 ہزار ملین سال قبل وجود میں آئی۔ آغاز میں کائنات ٹھنڈی تھی اور مائیکرو گیس کا مجموعہ تھی۔ ماسا کے مطابق کائنات پانچ ہزار سال قبل وجود میں آئی۔ سائنسی تحقیق بتاتی ہے کہ ابتدا میں میں کسی قسم کے ستاروں یا سیاروں کا وجود نہ تھا سورج تقریباً ساڑھے چھ ارب سال قابل نمودار ہوا جسکے بعد سیارے تشکیل پانا شروع ہوئے۔ سیاروں کی تشکیل کا یہ عمل تا حال جاری ہے جبکہ جنگ تھیوری کے مطابق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کائنات میں توسیع کا عمل مسلسل جاری ہے۔ جبکہ جنگ تھیوری کے مطابق کائنات کے بعد جب کہکشاؤں وجود میں آئیں تو ان کا درمیانی فاصلہ بہت کم تھا۔ وقت گزرنے کیساتھ کہکشاؤں کے جھرمٹوں میں خلا پھیلتا چلا گیا اور وہ ایک دوسرے سے دور ہو گئے۔ سائنس دانوں کے مطابق 15 ہزار ارب سال قبل کائنات کی کوئی شکل نہ تھی۔ بلکہ وہ ایک واحد نقطہ تھا جو اپنے اندر آج کی تمام کائنات کی وسعتوں کو سمیٹے ہوئے تھا۔ اور جب یہ نقطہ پھٹا تو یہ کائنات وجود میں آئی۔

سورج کے گرد چکر کاٹنے والے سیاروں اور سورج کو نظام شمسی کہا جاتا ہے۔ سورج بنیادی طور پر ستارہ ہے۔ جو چمکتا ہے۔ جبکہ اس کے گرد گھومنے والا سیارہ بذات خود ٹھنڈا چمکتا ہے۔ بلکہ وہ سورج اور چاند کی روشنی سے منور ہوتا ہے۔ سورج کے گرد گھومنے والے سیاروں کی تعداد نو ہے جن میں زمین بھی شامل ہے زمین واحد سیارہ ہے جس پر زندگی کا وجود ہے۔ سورج سے قاصط کے اعتبار سے نظام شمسی میں سیاروں کی ترتیب اس طرح ہے (1) عطارد (2) زہرہ (3) زمین (4) مریخ (5) مشتری (6) زحل (7) یورینس (8) نیپچون (9) پلوٹو۔

### سورج:-

سورج (sun) نظام شمسی میں شامل ستارہ، سورج دوسرے ستاروں کی مانند گرم ترین گیسوں کا مجموعہ ہے۔ جن سے ہر وقت حرارت اور روشنی کا اخراج ہوتا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق سورج کے درجہ حرارت کی بنیادی وجہ اسکی درمیانی سطح میں جو ہر ہائیڈروجن کا مسلسل عمل ہے۔ سورج کا درجہ حرارت 20 ملین ڈگری سینٹی گریڈ ہے سطح میں اوسط درجہ حرارت 6,000 سینٹی گریڈ یا 11,000 فارن ہائیٹ تقریباً 885,400 میل جبکہ اس کا رقبہ زمین سے 1200 گنا زیادہ ہے۔ سورج سے حرارت کا اخراج ہائیڈروجن گیس کی شکل میں ہوتا ہے اور یہ اخراج آئندہ 5 ارب سال تک مسلسل جاری رہے گا۔



چاند:-

سائنسدانوں کے ایک نظریہ کے مطابق چاند زمین سے الگ ہونے والے ایک ٹکڑا ہے جو مدار میں موجود ہے۔ جس طرح زمین سورج کے گرد چکر کاٹتی ہے اسی طرح چاند زمین کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ جیسا کہ سورج کی روشنی سے زمین چمکتی ہے بالکل اسی طرح چاند بھی اسکی روشنی سے منور ہوتا ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ چاند پر چمکنے والی روشنی زمین سے منعکس ہو کر چاند تک پہنچ کر دوبارہ زمین کا رخ کرتی ہے۔ اور چاند چمکنے لگتا ہے۔ زمین کا ایک چاند ہے۔

عطارد:-

36°00'000 میل 57.9° میں کلو میٹر کے فاصلے پر موجود یہ سیارہ سورج کا قریب ترین ہمسایہ ہے۔ 30 میل فی سیکنڈ کے حساب سے یہ سورج کے گرد اپنی گردش مکمل کرتا ہے۔ عطارد کی محوری گردش بھی تقریباً 88 دنوں پر محیط ہے۔ عطارد کے ایک حصے پر روشنی مسلسل پڑتی ہے جبکہ ایک حصہ روشنی سے محروم ہو کر تاریکی کا شکار رہتا ہے۔ روشن حصے کا درجہ حرارت 510° سنٹی گریڈ 950° فارن ہایٹ اور تاریک حصے کا درجہ حرارت 210° سنٹی گریڈ اور 346° فارن ہایٹ ہے۔ استوائی قطر تین ہزار میل 4880 کلو میٹر ہے۔ اس سیارے کا چاند نہیں ہے۔

زہرہ:-

زمین کا قریب ترین ہمسایہ اور سورج کے قریب دوسرا سیارہ ہے۔ زہرہ کے ارد گرد چمکنے والوں کی تہہ پائی جاتی ہے۔ اسکا سورج سے فاصلہ 67,000,000 میل 108.2 ملین کلو میٹر ہے۔ زہرہ کا سورج کے گرد چکر 224.7 دنوں میں مکمل ہوتا ہے۔ اسکا قطر 7700 میل اور کمیت زمین کی نسبت 83 گنا کم ہے۔ اسکی سطح کا درجہ حرارت 800° فارن ہایٹ اور ہوا کا درجہ زیادہ زمین کی نسبت 94.5 گنا زیادہ ہے۔ اسکی فضائی ساخت میں 96% کاربن ڈائی آکسائیڈ 4% نائٹروجن آکسیجن اور سلفر پائی جاتی ہے۔ اس سیارہ کا کوئی چاند نہیں ہے۔

زمین:-

زمین سورج سے 93,000,000 میل 149.6 ملین کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ نظام شمسی میں زمین سورج کا تیسرا قریب ترین سیارہ ہے۔ زمین کا کل رقبہ 196.83 ملین مربع میل یا 510,072 مربع کلو میٹر ہے۔ زمین اپنے محور کے گرد ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے۔ اسکا یہ چکر چوبیس گھنٹوں میں مکمل ہوتا ہے۔ سورج کے گرد زمین کا چکر ایک سال یعنی 365 دن 6 گھنٹوں اور 9.54 سیکنڈ میں مکمل ہوتا ہے۔ زمین سے چاند کا فاصلہ 23,88,875 میل ہے۔ زمین کے ارد گرد 106 میل کی بلندی تک ہوا کی ہلکی لہر کو کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ زمین کا قطر 12785 کلو میٹر ہے۔ زمین کا ایک چاند ہے۔

مرخ:-

فاصلے کے اعتبار سے مرخ سورج کا چوتھا قریب ترین سیارہ ہے۔ اسکا سورج سے فاصلہ 227.9 کلو میٹر ہے۔ مرخ سورج کے گرد ایک چکر 687 دنوں میں مکمل کرتا ہے۔ اسکی فضا زمین کے بعد تمام سیاروں سے انتہائی

مناسب ہے۔ اس سیارہ کا درجہ حرارت 17° فارن ہایٹ اور رات کو 13° فارن ہایٹ ہوتا ہے۔ آکسیجن کی کمی کی وجہ سے اس سیارہ پر کسی جاندار کا پایا جانا ناممکن ہے۔ مئی 2003 کے دوران امریکی سہماٹ نے مرخ سے کچھ تصاویر ارسال کیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرخ پر پانی تو موجود ہے لیکن ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آکسیجن کیوں نہیں ہے؟ مرخ کے دونوں کنارے برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ مرخ کی کشش ثقل زمین کے مقابلے میں 38.2 فیصد زیادہ جبکہ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب دیگر گیسوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ مرخ کا استوائی قطر 6744 کلو میٹر ہے۔ مرخ کے دو چھوٹے چھوٹے چاند ہیں۔

مشتری:-

فاصلے کے اعتبار سے مشتری سورج سے دور پانچواں اور سب سے بڑا سیارہ ہے۔ مشتری کا قطر 88,700 میل 778.3 کلو میٹر ہے۔ اسکی ساخت میں ہائیڈروجن اور ہیلیم گیس بالترتیب 89% اور 11% کے تناسب سے شامل ہیں۔ سورج سے فاصلے پر واقع ہونے کے باوجود مشتری رات کے اندھیرے میں نسبتاً زیادہ چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ مشتری کی محوری گردش 9 گھنٹے اور 55 منٹ جبکہ سورج کے گرد اپنا چکر 12 سالوں میں مکمل کرتا ہے۔ مشتری کے 16 ذیلی سیارے ہیں۔ جن میں سے 4 بڑے اور 12 چھوٹے چاند ہیں۔

زحل:-

فاصلے کے اعتبار سے سورج سے دور چھٹا سیارہ اور قطر کے لحاظ سے نظام شمسی کا دوسرا بڑا سیارہ ہے۔ سورج سے اسکا فاصلہ 886,100,000 میل یعنی 1427.0 ملین کلو میٹر ہے۔ اسکا استوائی قطر 74,978 میل اور کمیت زمین کی نسبت 95 گنا زیادہ ہے۔ یہ اپنا محوری چکر دس گھنٹے 39 منٹ اور 24 سیکنڈ میں پورا کرتا ہے۔ اس کی ساخت میں 80% ہائیڈروجن اور 20% ہیلیم گیس پائی جاتی ہے۔ اسکا قطر 3200 میل ہے۔ زحل کے دس چاند ہیں۔ جن میں سے ایک بڑا اور 9 چھوٹے چاند ہیں۔

یورینیس:-

فاصلے کے اعتبار سے سورج سے دور ساتواں سیارہ ہے۔ سورج سے اسکا فاصلہ 2,869 ملین کلو میٹر ہے۔ یہ 84 برسوں میں سورج کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ بناوٹ میں مشتری زحل سے کافی قریب ہے۔ یہ اپنا محوری چکر ایک دن دس گھنٹے اور 40 منٹ میں مکمل کرتا ہے۔ اسکا قطر 52,810 کلو میٹر ہے۔ یوں تو اس کے 20 طفیلی سیارے ہیں۔ لیکن تصدیق شدہ چاند اس کی تعداد 18 ہے۔

نیپچون:-

فاصلے کے اعتبار سے سورج سے دور آٹھواں سیارہ ہے۔ یہ سورج سے 4.5 ملین کلو میٹر دور واقع ہے۔ یہ سورج کے گرد اپنا چکر 165 سال میں مکمل کرتا ہے۔ اسکا درجہ حرارت منفی 360° فارن ہایٹ ہے۔ جبکہ اسکا قطر 30,775 میل ہے۔ اس کے دو طفیلی سیارے ہیں یعنی چاند ہیں۔ نیپچون کی فضا میں ہائیڈروجن کے ایک بہت بڑے بادل



کے متعلق معلومات حاصل کی جا چکی ہیں۔

پلوٹو:-

فاصلے کے اعتبار سے نظام شمسی میں سورج سے سب سے دور واقع ہے۔ اس سیارے کے متعلق معلومات بہت کم ہیں۔ سورج سے اسکا فاصلہ 3,666 ملین میل اور یہ 247.7 سال میں سورج کے گرد چکر مکمل کرتا ہے۔ اسکی سطح کا درجہ حرارت منفی 200 سینٹی گریڈ ہے۔ پلوٹو کا قطر 2,200 کلومیٹر ہے۔ اس سیارے کا ایک چاند ہے۔

## سائنسی علوم کی تعریفیں

آثاریات (Archaeology): پرانی عمارات اور یادگاروں سے قدیم تہذیب کے مطالعہ کا علم اسے آثار قدیمہ بھی کہا جاتا ہے

ارضی پیمائی (Geodesy): زمین کے طول و عرض، کمیت، وزن اور چمک کا مطالعہ کا علم۔

ارضی طبیعیات (Geophysics): حرارت، کشش ثقل، مقناطیسیت، اشعاع، موسم اور آب و ہوا، آتش فشاں اور زلزلوں وغیرہ نیز کرہ ارض کے ارتقاء، اسکی ساخت اور ان پر اثرات کے مطالعہ کا علم۔

ارضیات (Geology): زمین اور زمین میں موجود اشیاء کے مطالعہ کا علم۔

احتیاقات (Etymology): جس کا تعلق الفاظ کی تشکیل اور معانی کے مطالعہ کا علم۔

امصابی حیاتیات (Neurology): جزیات کی طرح کا ایک علم۔

اسنانیات (Dentistry): دانتوں اور منہ کے متعلق ساخت اور ان کے علاج اور نگہداشت کا علم۔

اقتصادیات (Economics): انسان کی مادی احتیاجات کے مطالعہ کا علم۔

انجینئرنگ (Engineering): صنعت و حرفت اور روزمرہ زندگی میں کام آنے والی تعمیرات، مشینوں، انجنوں کی صورت سازی اور ان سے کام لینے کا مطالعہ کرنا والا علم۔

الکیمیا (Alchemy): چھوٹی دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرنے کے مطالعہ کا پرانا علم۔

انسانیات (Anthropology): انسان اور اس کے کارناموں کے مطالعہ کا علم۔

بحریات (Oceanography): سمندری جغرافیہ، ارضیات، طبیعیات، کیمیا اور حیاتیات و نباتات کے مطالعہ کا علم۔

برقیات (Electronics): ٹھوس اشیاء یا مائعات سے نکلنے والے برقیوں کے استعمال پر بحث کا علم۔

بحری حیاتیات (Marine Biology): سمندر کے پودوں اور جانوروں کے باہمی تعلقات اور ماحول کے مطالعہ کا علم۔

بصریات (Optics): آنکھ کی سائنس کو علم مناظر بھی کہتے ہیں

بنائیت (Horticulture): باغات کی کاشت سے متعلق مطالعہ کا علم۔

برقی تعلیات (Electrophysiology): زندہ اجسام میں بجلی کے عمل سے تعلق کے مطالعہ کا علم۔

تشریح (Anatomy): جسمانی ڈھانچے، اعضاء کے آپریشن اور ان کی علیحدگی کے مطالعہ کا علم۔

تاسلیات (Genetics): جانداروں کے خواص کی نسل در نسل کی منتقلی کے مطالعہ کا علم۔

تکوینیات (Cosmogony): دنیا، انسان اور کائنات کی ابتداء کا نظریہ۔

جادوگری (Voodooism): کالے جادو کرنے اور اے چلانے کا علم۔

جغرافیہ سیاسیات (Geopolitics): جغرافیائی حوالے سے قوموں کے معاملات کے مطالعہ کا علم۔

جراحی (Surgery): جسمانی رزقوں یا عضووں کے اعضاء

جرمیات (Criminology): جرائم سے متعلق مطالعہ کا علم۔

جزیات (Embryology): جانداروں کے انڈے سے لے کر بچہ بننے تک اور نباتات میں انڈے سے لے کر جڑ بننے تک کے عمل کا مطالعہ۔

جزیات (Meteorology): کرہ ہوائی اور موسموں کے مطالعہ کا علم۔

حشریات (Entomology): جانداروں میں کیڑوں بکوروں کے مطالعہ کا علم۔

حجریات (Petrology): چٹانوں کی ساخت خواص کے مطالعہ کا علم۔

حیوانیات (Zoology): جانوروں کے مطالعہ کا علم۔

حیاتیات (Biology): زندہ اشیاء کی سائنس، نباتات اور حیوانیات میں منقسم ہے۔

حیاتی کیمیا (Biochemistry): سائنس جس کا تعلق زندہ اجسام اور نامیاتی پیداوار سے ہے۔

حوطہ (Taxidermy): مردہ جانوروں کو محفوظ کرنے کا فن۔

حیاتیاتی طبیعیات (Biophysics): حیاتیاتی مواد کی طبیعی تحلیل اور میکانات کی طبیعی تشریح کی سائنس۔

خفاہر (Cryptography): خفیہ تحریر کا فن۔

خیال رسانی (Telepathy): دوسروں کے خیالات معلوم کرنے کا فن

خلا بازی (Astronautics): خلا بازی سے متعلق علم۔

خطاطی (Calligraphy): خوش نویسی کا فن

خود حرکی مشین (Automation): کسی مشین کے خود بخود چلنے کا فن۔

دوا سازی (Pharmacy): دواؤں کی تیاری کے مطالعہ کا علم۔

ریاضیات (Mathematics): عددی مقدیر اور ان کے باہمی رشتوں، فضائی مقدیر اور ان کے باہمی رشتوں نیز

ان رشتوں کی مختلف تجزیات کا مطالعہ۔

زہریات (Toxicology): زہروں کی اصل فطرت اور خواص کے مطالعہ کا علم۔

زلزلیات (Seismology): زلزلوں کے مطالعہ کا علم۔

مزایات (Penology): جیل کے انتظام اور سزا کا مطالعہ۔

فکلیات ارض (Geomorphology): زمین کی اشکال اور طبقات الارض کا مطالعہ۔

صوتیات (Acoustics): آواز، پیدائش، ترسیل اور اثرات کا علم۔

صحیات (Hygiene): صحت اور اس کے تحفظ کا علم۔

طبیعیات (Physics): اس علم کا تعلق مادے اور توانائی کے علاوہ ان کے باہمی تعلق سے بھی ہے، میکانیات،

حرارت، روشنی، آواز، بجلی اور مقناطیسیت اس کے اہم شعبے ہیں۔

طب (Medical Science): امراض کے علاج اور انسداد کا علم۔

عمرانیات (Sociology): انسانی گروہوں یا معاشرہ کے مطالعہ کا علم۔

فعلیات (Physiology): نباتات اور حیوانات کے طبیعی وظائف اور ان سرگرمیوں کا مطالعہ جن پر زندگی کا قیام اور

توالد منحصر ہے۔

فلکیات (Astronomy): اس کا تعلق اجرام فلکی ہے

فلزکاری (Metallurgy): کچھ دھاتوں اور دھاتوں کی کان کنی کے مطالعہ کا علم۔

فن خوش خوراک (Gastronomy): عمدہ کھانے کا فن۔

کیمیاء (Chemistry): سائنس کی وہ شاخ جس میں چیزوں کی ساخت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

کتابیات (Bibliology): کتابیات کے مطالعہ کا علم ہے۔

کوزہ گری (Ceramics): کوزہ گری کا فن۔

لغت نویسی (Lexicography): لغت نویسی کا فن۔

لسانیات (Linguistics): علم فلسفے کی شاخ جس کا تعلق حتمی طور پر حقیقت کی اصل مابینیت اور نوعیت سے ہے۔

ماحولیات (Ecology): پانی اور دوسری ماحولیات کے بہاؤ اور ان کے افعال اور پانی کی قوت سے مشینوں کو چلانے

کے مطالعہ کا علم۔

مابعد الطبیعیات (Metaphysics): فلسفے کی شاخ جس کا تعلق حتمی طور پر حقیقت کی اصل مابینیت اور نوعیت سے

ہے۔

مسکویات (Numismatics): سکوں کے مطالعہ کا علم۔

مرضیات افزاء (Auxopathology): درشتوں میں پائے جانے والے انسانی امراض کے مروجہ، انکے تذکرہ اور

مطالعہ کا علم۔

امراض نسوان (Gynaecology): امراض نسوان خصوصاً آلات تناسل سے ہے۔

میکانیات (Mechanics): محوس، ماحولیات یا گیسوں پر قوتوں کے اثر کے مطالعہ کا علم۔

موسم (Weather): کسی مقام کی ہوا، باد، دباؤ، ہوا، مرطوبیت، بادل کے بننے اور قربیت کے اعتبار سے کیفیت

حیاتیات کے مطالعہ کا علم۔

ناسانی کیمیاء (Organic Chemistry): کیمیاء کی ایک شاخ

نفسیاتی فعلیات (Psychophysiology): جسم کے فعلیاتی عملوں کے ذہنی بالیدگی پر اثرات کا مطالعہ کا علم۔

نباتات (Botany): پودوں کے مطالعہ کا علم۔

نفسیات (Psychology): انسانی ذہن سے متعلق علم۔

نقشہ سازی (Topography): کسی مقام کے طبیعی حدود و حال اور نقشے بنانے کا علم۔

نجوم (Astrology): اجرام فلکی کے اثرات سے پیش گوئی کرنے کا علم۔

نسبیات (Geneology): خاندانی حسب و نسب کا علم۔

ہوابازی (Aviation): ہوائی پرواز سے متعلق تمام منصوبوں، سہولتوں اور سرگرمیوں کے مطالعے کا علم۔

ہندسہ (Geometry): فضا کے خواص اور خصائص واقع اشکال کے رشتوں پر بحث کے مطالعے کا علم۔

ہوائی حرکیات (Aerodynamics): گیسوں کی حرکت کے مطالعہ کا علم۔

## سائنسی آلات

آب کیا: ماحولیات کی ثقافت تاپنے کا آلہ۔

آتش کیا: آگ، درجہ حرارت تاپنے کا آلہ۔

آپٹوفون: ایسا آلہ جو میٹالی سے محروم افراد کو اخبارات اور کتابوں کا با آسانی مطالعہ کرتے

آڈیوفون: قوت سماعت کو بہتر بنانے والا آلہ۔

ایرو میٹر: ہوا اور گیسوں کا وزن اور کثافت تاپنے والا آلہ۔

ایم میٹر: برقی دور میں لہروں کی پیمائش کرنے والا آلہ۔

ارتفاع نیا: طیاروں کی بلندی تاپنے والا آلہ۔

انکاسی آئینہ: روشنی منعکس کرنے والا آلہ۔

اسٹراب: اجرام فلکی کا کل وقوع تعیین کرنے والا قدیم آلہ۔

اشعاع نیا: شمعی توانائی کی شناخت اور پیمائش کرنے والا آلہ۔

ہاتھی سکیت: سمندر کی گہرائی میں جانوروں کے حالات زندگی معلوم کرنے کیلئے غوطہ خوری والا آلہ۔

ہارینا: نکرہ ہوائی کے دباؤ کی پیمائش کرنے والا آلہ۔



برقی روپا: کسی موصل میں برقی رو کی موجودگی اور اس کے بہاؤ کی سمت اور اس کی طاقت معلوم کرنے کا آلہ اسے برقی روپا بھی کہا جاتا ہے۔

بادیا: ہوائی قوت تاپنے والا آلہ۔

بشریائی: انسانی جسم اور اعضاء کی پیمائش۔

برقی قلب نگار: دل کی مختلف بیماریوں کی تشخیص کا آلہ۔

بے مائع ہارپا: بلندی کے ساتھ دباؤ کی کمی کو نوٹ کرنے والا آلہ۔

پلائی میٹر: میدانانی علاقے کا رقبہ تاپنے والا آلہ۔

تپش پیمائش: تپش کی پیمائش کرنے والا آلہ۔

ترازو: وزن تاپنے والا آلہ۔

تخلیب پیمائش: روشنی کی سمت تحویل کرنے والا آلہ۔

ٹرانزسٹر: بجلی کی قوت بڑھانے کا آلہ۔

خوردین: ایسا بصری آلہ جو جسامت بڑھا کر دکھانے والا آلہ۔

دور درخشاں: انسان کے جسمانی تغیرات کو ظاہر کر کے جھوٹ کی نشاندہی کرنے کا آلہ۔

دھوپ گھڑی: دن میں وقت کسی چیز کے سائے کو معلوم کرنے والا آلہ۔

دور بین: دور کی چیزوں کو دیکھنے والا مناظری آلہ۔

دور صوت: دور کی آواز سننے کا آلہ۔

دور کی نشریات کو دکھانے والا آلہ۔

دوریت پیمائش: ہوا میں شمولہ رطوبت کی پیمائش کرنے والا آلہ۔

ریڈار: دور دراز اڑنے والے طیاروں، سمندر میں تیرنے والے جہازوں اور فضا میں گردش کرنے والے راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کی موجودگی کا پتا چلانے والا آلہ۔

رفقاریا: موٹر گاڑیوں اور طیاروں کی رفتار کی پیمائش کرنے والا آلہ۔

روقرار: برقی مشینوں پر ضبط قائم کرنے کے لئے تبدیل پذیر حرارت استعمال کرنے والا آلہ۔

زلزلہ نگار: زلزلوں کی عمیق تحقیق کا کام کرنے والا آلہ زلزلہ پیمائش کے جھکوں کو ریکارڈ کرنے والا آلہ۔

سٹاپ واچ: وقت کا خاص وقت تاپنے والی گھڑی۔

سیرین: مشاپ تصویروں کے احراج سے گہرائی کی کیفیت پیدا کرنے والا آلہ۔

شمس نگار: اشارہ گری کا آلہ۔

شماعہ: انسانی پردے کے بغیر حسابی سودوں کو مل کرنے والا آلہ۔

صوت گریا سونار: صوتی ردوں کی مدد سے فاصلہ معلوم کرتا ہے۔

صدر بین: جسم کے اندرونی آوازوں کی سماعت سننے والا آلہ۔

ضیاء پیمائش: روشنی کے کسی ماخذ کی شدت اور پیمائش معلوم کرنے والا آلہ۔

ضیاء برقی خانہ: ایک آلہ جو روشنی کو تاپنے کے کام آتا ہے۔

طیف نما: یہ آلہ طیفی تشریح میں کام آتا ہے۔

محقق آب پیمائش: یہ آلہ سمندر کی گہرائی تاپنے کے کام آتا ہے۔

فونو گراف: ایسی صوتی موجوں کی باز افزائش کا آلہ جن کے کسی اسطوانے پر کندہ دہلی جبری میں پہلے سے صوت بندی کی گئی ہو۔

قدم پیمائش: جہاز رانی میں سمت دریافت کرنے والا آلہ۔

قلب پیمائش: گھڑی نما آلہ سے ٹانگ سے باتھ دیا جاتا ہے جس سے پلے پھرنے کا فاصلہ پتا چلتا ہے۔

کیلوری میٹر: حرارت مخصوص معلوم کرنے کے لئے جو برتن استعمال کیا جاتا ہے اسے حرارت پیمائش کی کیلوری میٹر کہتے ہیں۔

کرو لومیٹر: طول البلد تاپنے کا آلہ۔

کرہ: ایسا آلہ جو زمین کے مسائل کا حساب لگاتا ہے۔

کیمیائی پیمائش: تیل کی تخلیس گاہوں وغیرہ میں کیمیائی آمیزوں کی ترکیب معلوم کرنے کا آلہ۔

کرویت پیمائش: سطح کے خم یا جھکاؤ تاپنے والا آلہ۔

گائیڈ ٹارگٹ: شعاعوں کی روانیت پذیر ذرات کی شناخت اور کی تعین کرنے والا آلہ۔

گھڑی: چھوٹا نقل پذیر وقت نما آلہ۔

گھٹا: وقت تاپنے اور بتانے والا آلہ۔

گردش نما: گھڑی جہازوں اور تار پیدوں میں مثبت لائزروں کی حیثیت سے نصب ہوتا ہے۔

لکھو میٹر: دودھ کے خالص ہونے کا پتا چلانے والا آلہ۔

لیزر: شعاعوں کے بجائے اخراج کے لئے فوری اطناب کا قطع۔

مائیکروفون: آواز کو بجلی کی طاقت سے بڑھانے والا آلہ۔

مائیکرو میٹر: ایک ایسا آلہ جو انچ کے ہزارویں اور دس ہزارویں حصے کی پیمائش کے کام آتا ہے۔

مہدل: بجلی کی ترسیل میں استعمال ہونے والا آلہ جو دو تار کو کم پیمائش کرنے کے کام آتا ہے۔

مرکب خوردبین: ایسا بصری آلہ جس کی مدد سے چھوٹی چھوٹی اشیاء مثلاً کیزے، حشرات الارض کو بڑا کر کے دیکھا جاسکتا ہے۔

مغزن بجلی: برقی توانائی ذخیرہ کرنے والا آلہ۔

مغلب: برقب رو کو متبادل سے برابر است میں تبدیل کرنے والا آلہ۔

محیط پیمائش: محیط تاپنے کا آلہ۔

مکمل الصوت: سماعتی تعداد کی برقی ردوں کو سماعت پذیر آواز میں تبدیل کرنے والا آلہ۔

میٹرو میٹر: دباؤ کے فرق کو پیمائش کرنے کا ایک آلہ۔



ملک: ایک آلہ جس میں کسی موصل کی برقی نمائش بڑھاتی ہے  
منقطع یا رنگین بصری سطح کا خاکہ کھینچنے کا بیان۔

ڈولٹ میٹر: بجلی کی ایک لہر کے دباؤ کو دو لوہوں میں پیمائش کرنے کے آلے کا نام۔

وسکومیٹر: کسی شے کے لعاب کے پتلے کاڑھے ہونے کا اندازہ لگانے کا آلہ

ہوا روک: ہوائی دباؤ کے ذریعے ریلوں اور بسوں میں استعمال کرنے کی بریک

میلیومیٹر: ہائیکرو میٹر جسے فلکی کرہ میں زاویوں کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہائیڈرو فون: یہ آلہ پانی کے نیچے آواز دہنے کے لئے استعمال ہے۔

## انسانی جسم

انسانی جسم کا درجہ حرارت 98.6 درجہ فارن ہائیٹ

انسانی خون کے گروپ A+ A- = A = اے گروپ

B+ B- = B = بی گروپ

AB+ AB- = AB = اے بی گروپ

O+ O- = O = او گروپ

دل

انسانی جسم کا حلقہ عضو

انسانی جسم میں موجود ہڈیوں کی تعداد 206

انسانی جسم کی کمزور ترین ہڈی ہنسل کی ہڈی

انسانی دل کا وزن 8 سے 10 اونس

انسانی دماغ کا وزن تقریباً ڈیڑھ کلو گرام

انسانی ریزہ کی ہڈی کی مہروں کی تعداد 33

انسانی جسم میں موجود خلیوں کی تعداد 75 کھرب

انسانی جسم میں کروموسومز کی تعداد 23 کروموسومز ہو لوگس 22 کروموسومز

آٹوسوم اور ایک جوڑا جنسی کروموسومز کا ہوتا ہے

ایک خلیہ میں جنین کی تعداد 30 ہزار سے لیکر ڈیڑھ لاکھ جنین

جین میں تبدیلی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی تعداد 4 ہزار

کینسر کی 200 اقسام شوگر و پارکنسن 'لیمیا

ہیپو فیلیا 'دل کی بیماریاں شیر و فریا 'مکشیا' وغیرہ

حلق ن لسانی 9 انچ طویل

بکر کا وزن 3 سے 4 پونڈ

انسانی جسم کا سب سے بڑا عدد

بڑی آنت کی لمبائی 6 فٹ

انسانی گردے کا وزن 56 گرام

گردے کی لمبائی 10 سینٹی میٹر

چوڑائی 5 سینٹی میٹر

موٹائی 2.5 سینٹی میٹر

## انسانی جسم سے متعلق سائنسی علم کی اہم شاخوں کا مختصر تعارف

حیاتیات

علم حیاتیات کی وہ شاخ جو نسلوں کے کردار اور (Heredity) ان میں ہونے والی تبدیلیوں Variation کے بارے میں بحث کرتی ہے۔

## عمل وراثت

اولاد میں والدین سے منتقل ہونے والی خصوصیات کے عمل کو وراثت کہتے ہیں۔

## کروموسوم

خلیے (Cells) کے انتہائی اہم اجزاء ہوتے ہیں جو کہ طبعی طور پر وراثتی تبدیلی کے حامل ہوتے ہیں کروموسوم خلیے کے نیوکلیئس میں پائے جاتے ہیں۔

## جین

ہر کروموسوم بنیادی طور پر 2 نامیاتی مرکبات پر مشتمل اور نیوکلیک ایسڈ سے بنتے ہیں۔

ڈی آکسی ریبو نیوکلیک ایسڈ (De oxyribonucleic acid)

اگلی نسلوں تک صرف نیوکلیک ایسڈ منتقل ہوتا ہے۔

## جینوٹائپ

ہر جاندار میں کسی خصوصیت کی جینیاتی بنیادی کو جینوٹائپ کہتے ہیں۔

## فینوٹائپ

جانداروں کی ظاہری خصوصیات کے مطالعہ اور ان پر بحث کے علم کو فینوٹائپ کہتے ہیں۔

## جنسی کروموسومز

ان کروموسومز کی مدد سے جاندار کی جنس کا تعین کیا جائے جنسی کروموسومز کہلاتے ہیں۔ جنسی کروموسومز میں

XX اور XY کروموسومز ہوتے ہیں۔

پیرم

نرسیم کی دو اقسام ہوتی ہے

x کروموسومز والے پیرم

y کروموسومز والے پیرم

انہی کروموسومز کے ایک دوسرے کیساتھ ملاپ سے نر اور مادہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔

ایل

وہ چیز جو متغیر خاصیت کے حامل جوڑے کو کنٹرول کرنے۔

جینٹک انجینئرنگ

ایک خاص عمل کے ذریعے کسی جاندار کے مخصوص جین بیکٹریا کے اندر داخل کیا جائے اور بعد ازاں بیکٹریا بیدار رہیں سے ملنے والی ہدایات کے مطابق مواد پیدا کرے۔ انجینئرنگ کی وجہ سے ہی جانداروں کی کلوننگ ممکن ہوئی ہے۔ جینٹک انجینئرنگ کا کمال ہے۔

انسانی جسم کے اندر پائے جانے والے مختلف نظام

انسانی جسم قدرت کی شاہکاری کا سب سے اعلیٰ وارفع نمونہ ہے۔ انسان کرۂ ارض پر موجود واحد جاندار جو سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ اسکی یہی خوبی ہے کہ قدرت نے اسکا جسمانی نظام دنیا کے دیگر جانوروں سے یکسر مختلف بنایا ہے۔ انسانی جسم کے ڈھانچے اسکی اعصابی نظام کو کنٹرول کرنے کیلئے انسانی جسم کے اندر مختلف نظام بیک وقت کام کرتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(1) جسمانی ہڈیوں کا نظام

(2) نظام اعصاب

(3) سانس لینے کا نظام

(4) عضلاتی نظام

(5) نظام دوران خون

(6) نظام انضہام

(7) نظام اخراج

جسمانی ہڈیوں کا نظام

انسانی جسم میں توازن برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہڈیوں کے ڈھانچے پر عائد ہوتی ہے۔ انسانی جسم کی تمام کارکردگی کا انحصار ہڈیوں کے نظام پر ہے۔ ہڈیاں انسانی جسم کے پٹھوں، جسم کی حرکت اور دیگر اعضاء کو متحرک رکھنے اور ادھر ادھر تھمانے میں مدد دیتی ہیں۔ انسانی جسم کا ظاہری حصہ اور عضلات ہڈیوں کے سہارے قائم ہیں جو کندھوں کے

اور گرد و حلقہ بنائے منبسطی سے ایستادہ ہیں۔ پٹھیاں اندرونی اعضاء دل، کھمبڑوں، ریزہ کی ہڈی اور سینے کے اندر موجود اعضاء کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں۔ ہاتھوں کی ہڈیاں بیروں کے ذریعے انسانی جسم کا تعلق اوپر والے حصے سے قائم رکھتی ہے۔ انسانی سر سب سے اوپر موجود ہڈیوں کی وجہ سے با آسانی ادھر ادھر گھمایا جاسکتا ہے۔ جبکہ انسانی ران کی ہڈی بالکل سیدھی ہونے کی وجہ سے انسان اسکی سہارے بیروں پر کھڑا کر با آسانی چل پھر سکتا ہے۔ ہڈیاں بنیادی طور پر سیلز پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ سیلز (Cells) عمر کیساتھ ساتھ نرم اور سخت ہو جاتے ہیں۔ یہ ہڈیاں جس مقام پر آپس میں ملتی ہیں انہیں جوڑ کہتے ہیں ان جوڑوں کے بغیر انسان کیلئے حرکت کرنا ممکن نہیں ہے۔ نہ ہی یہ جوڑ کسی اور مقام پر منتقل ہو سکتے ہیں۔ ایک عام آدمی کے جسم میں 206 چھوٹی بڑی ہڈیوں کا مکمل ڈھانچہ پایا جاتا ہے۔ جو انسان کو اس قائل بناتی ہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ہر قسم کا کام لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسانی جسم میں پانی جاتیوالی وہ خصوصیات جو اسے جسمانی طور پر دیگر جانوروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ بنیادی طور پر ہڈیوں کے ڈھانچے کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔

نظام اعصاب

نظام اعصاب کا مرکز کھوپڑی یعنی دماغ اور ریزہ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ انسانی جسم کا یہ اہم ترین نظام پورے جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ بنیادی طور پر اعصابی نظام انتہائی باریک اور حساس تار پورے جسم پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو باہر سے موصول ہونے والے پیغامات کو فوراً دماغ تک پہنچا دیتی ہے۔ ان پیغام رساں آنتوں کو سہری ترور (Sensory Nerves) کہا جاتا ہے۔ وہ نہیں جو مرکز (دماغ) سے ملنے والی ہدایات کو متاثرہ اعضاء اور حرام مغز تک پہنچاتی ہیں کہ بیرونی حملے کا جواب کیا ہونا چاہیے۔ وہ مشینی نرس (Motor Nerves) کہلاتی ہیں۔ انسانی بدن میں اعصابی مراکز دو طریقوں سے کنٹرول کیے جاتے ہیں پہلا نظام دماغی اعصابی نظام جبکہ دوسرا خود کار اعصابی نظام کہلاتا ہے۔ پہلے نظام کا تعلق پٹھوں، اعضاء بدن ہڈیوں کے جوڑوں کی حرکات اور انسانی کی بیرونی جلد سے ہوتا ہے۔ خود کار اعصابی نظام کا تعلق بدن کے اندرونی اعضاء دل، جگر، دماغ، حرام مغز اور آنتوں کے افعال سے ہوتا ہے۔ جسم کے تمام غدود اور خون لانے بجانے والی رگیں بھی اسی نظام کے تحت کنٹرول کی جاتی ہیں۔

انسانی دماغ

دماغ انسانی جسم کے اعضاء و ریسر میں شمار کیا جاتا ہے۔ انسانی کھوپڑی کے اندر دماغ انسانی اعصابی نظام کا سب سے بڑا اور اہم مرکز ہے۔ انسانی جسم کے اندر سب سے پیچیدہ نظام اور ساخت دماغ کی ہے۔ دماغ نرم و نازک سیلز اور لیٹوں کا نہایت نازک مجموعہ ہے۔ بالغ انسان کے دماغ کا اوسط وزن ڈیڑھ کلو گرام جبکہ عورت کا دماغ اس سے تقریباً 150 گرام کم وزن پر مشتمل ہوتا ہے دماغ مٹھنی مادے سے بنی باریک سی جلی میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ دماغ کے 13 اہم حصے درج ذیل ہیں۔

- (1) سیری برم بڑا دماغ
- (2) سیری بلم چھوٹا دماغ
- (3) اکوئل بلب دماغ کا پوشیدہ حصہ

(1) سیری برم: دماغ کے اوپر والے اور نیچے والے حصہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ حصہ ایک لمبے شفاف کے ذریعہ مزید دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان حصوں کو دائیں اور بائیں بھی سلیک کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں حصے پیچھے کی جانب اعصابی ریشوں کے ایک چوڑے بند سے جوڑے ہوتے ہیں۔ مادہ سیری برم کے باہر ہلکا گلابی غلاف لپٹا ہوتا ہے جس کی موٹائی 1/6 انچ ہوتی ہے۔ اس مادے سے سماعت، بصارت، درد کا احساس، شعور، پہچان، قوت ارادی، حافظہ، احساس خیال اور انسانی جذبات کا براہ راست تعلق ہے۔ بیدری برم دیکھنے بولنے اور بازوؤں اور ٹانگوں کو سہارا دینے والے موٹرزوز (Motor Nerves) کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

(2) سیری بلم: سیری بلم کا تعلق جسمانی عضلات کی حرکت سے ہوتا ہے۔ یہ حصہ انسانی جسم کے توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ اگر یہ حصہ کسی وجہ سے متاثر ہو جائے یا کام کرنا چھوڑ دے تو انسانی جسم کی حرکات میں توازن ختم ہو جاتا ہے۔

(3) اسٹیمبل بلب: یہ حصہ دماغ کے اندر پائے جانے والے اعصابی نشوز کے وسط میں ہوتا ہے یہ انسانی جسم کی ایسی حرکات کو نوٹ کرتا ہے جو خود بخود عمل پذیر ہوں۔ مثلاً چلنا پھرنا، سانس لینا، محسوس کرنا وغیرہ۔

### حرام مغز

حرام مغز میں زیادہ تر اعصابی رگیں (Nerve System) ہوتے ہیں۔ حرام مغز سر کے سوراخ میں سے گزر کر ریڑھ کی ہڈی کی نالی میں پہنچتا ہے۔ حرام مغز میں بہت سے اعصابی مراکز قائم ہیں۔ جو اسے اس کا عمل بناتے ہیں کہ وہ اپنے حسی اعصاب کی مدد سے جسم کے مختلف اعضاء سے پیغامات وصول کر سکے۔ اور بعد ازاں اپنے حسی اعصاب کی مدد سے انہیں فوری طور پر ہدایات جاری کر سکے۔ ایسے فعال کے وقت انسانی شعور بیدار نہیں ہوتا ہے۔ ایسے فعال کو اضطراری عمل (Reflex Action) کہتے ہیں۔

### خاص معلومات حسی

جسم میں حواس خمسہ کا اور اک کرنا والے بہت سے عضلات ہوتے ہیں۔ یہ حواس خمسہ آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ ہیں۔ جو دیکھنے، سننے، سونگھنے، چمکنے اور چھونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انسانی جسم میں ایسی نہیں بھی پائی جاتی ہیں جو اسے کسی چیز کے وزن کے متعلق اطلاع دیتی ہیں۔ ایسی نہیں بچوں کی نہیں کہلاتی ہیں۔

### سانس لینے کا نظام

سانس لینے کا نظام ہیمپروں، ناک، حلق، آلہ صوت اور سانس کی نالیوں پر مشتمل ہے۔ اس نظام کو تنفسی عمل کہتے ہیں۔ اس نظام کا مقصد یہ ہے کہ آکسیجن باہر سے کھینچ کر ہیمپروں کے ذریعے خون میں مل جائے اور خون کو ناف کرتے ہوئے مضر صحت اجزاء اور کاربن ڈائی آکسائیڈ انسانی جسم سے باہر نکال دیا جائے۔ سانس اندر کھینچنے وقت سینے کا غلا کچھ پھیلنے سے بیرونی ہوا جسم کے اندر داخل ہو جاتی۔ سانس کو باہر نکالتے وقت یہ عمل الٹ ہوتا ہے۔ اور اندر موجود ہوا باہر نکل جاتی ہے۔ سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہونے والی ہوا میں گیسوں کے اجزاء ترکیبی کچھ یوں

ہیں۔ نائٹروجن 79%، آکسیجن 20%، کاربن ڈائی آکسائیڈ 0.4% اور آبی بخارات کی مقدار موسم کے تناسب سے ہوتی ہے۔ سانس سے خارج ہونے والی ہوا میں گیسوں کے اجزاء ترکیبی کچھ یوں ہیں۔ نائٹروجن 79%، آکسیجن 16.50%، کاربن ڈائی آکسائیڈ 4.50% اور آبی بخارات مختلف مقدار میں ہیں۔ بیرونی ہوا ہیمپروں تک رسائی حاصل کرنے کیلئے ناک، حلق، آلہ صوت اور سانس کی نالیوں سے گزرتی ہے۔

### ناک

بیرونی ہوا کو اندر لیجانے کیلئے ناک اور منہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ منہ کے ذریعے سانس لینے کو مستند علامت تصور نہیں کیا جاتا ہے۔ سانس ناک کے ذریعے لینا چاہیے۔ ناک سے ہوا گزرنے کی صورت میں وہ مٹی اور دوسرے ذرات سے پاک ہو جاتی ہے۔ منہ اور ناک سے کوئی بھی چیز گزرنے کیلئے دور راستے موجود ہیں۔ ایک راستہ سے خوراک اور پانی جبکہ دوسرا راستہ سے ہیمپروں کی بڑی نالی سے جالمتی ہے۔

### آلہ صوت

آلہ صوت حلق کے اندر موجود اس سوراخ کو کہتے ہیں جس میں آلہ آواز پیدا کرنے والا پٹھا ہوتا ہے۔ ان پٹھوں کے اندر ارتعاش سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ ہوا آلہ صوت سے ہیمپروں تک ایک سانس کی نالی کے ذریعے پہنچتی ہے۔ یہ نالی 4 انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس سوراخ میں نرم ہڈیوں کے ملتے ہوئے ہیں جو اسے کھلا رکھتے ہیں۔ نچلے حصے پر سانس کی نالی آگے جا کر دو شاخوں میں تقسیم ہو کر دونوں ہیمپروں میں جاتا رہتی ہیں۔

### ہیمپروں

ہیمپروں میں لاکھوں کے حساب سے بہت باریک ہوا کی تھیلیاں ہوتی ہیں جو دراصل چھوٹی چھوٹی ہوا کی نالیوں کے سرے ہیں۔ ان تھیلیوں کے چار اطراف خون کے خلیے ہوتے ہیں جو بہت باریک اور نازک ہوتے ہیں۔ ان خلیوں کے ذریعے خون ہمیشہ ہوا کی تھیلیوں سے ملتا ہے۔ جس سے ہیمپروں کی دیواریں چمکدار ہوتی ہیں۔ اس لیے سینے کے پھیلنے کیساتھ یہ بھی پھیلتی ہیں۔ جس سے ہیمپروں کے اندر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اس کم دباؤ کو پورا کرنے کیلئے باہر کی ہوا ہیمپروں میں داخل ہوتی ہے۔ اس عمل کو تنفس کہتے ہیں۔ عمل تنفس کے ذریعے انسانی جسم کے اندر موجود گندے خون کی صفائی کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے۔ (گندے خون سے مراد کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بھرا خون ہے) انسانی نشوز میں موجود آکسیجن ہر وقت غذائی اجزاء کو جلاتی رہتی ہے۔ اسی جلنے کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے اور جب یہ خون ہیمپروں سے گزرتا ہے نظام تنفس کے ذریعے گندے خون صاف خون بن جاتا ہے اور یہی خون بعد ازاں مختلف راستوں سے سر کرنا ہوا دل میں چلا جاتا ہے۔ جسم کے تمام اعضاء تازہ آکسیجن کی مدد سے اپنے اپنے افعال مستعدی سے سرانجام دیتے ہیں۔

### عضلاتی نظام

عضلات پٹھوں کو کہتے ہیں جو انسانی جسم میں ہڈیوں پر منڈھے ہوئے ہیں۔ ان پٹھوں پر گوشت کی بہت



سے نہیں ہوتی ہیں۔ یہ پٹھے بوقت ضرورت سکڑتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ عضلات کی اسی حرکات کی وجہ سے انسانی اعضا حرکات کرتے ہیں۔ عضلاتی پٹھوں کی دو بڑی اقسام ہیں۔

(1) رضا کارانہ کام کرنے والے پٹھے (Voluntary)

(2) خود کار کام کرنے والے پٹھے (Automatic)

### رضا کار پٹھے

انسانی قوت ارادی کے ماتحت اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں۔

### خود کار پٹھے

یہ پٹھے انسان کے ماتحت نہیں ہیں۔ ان میں پیٹ کے اندرونی پٹھے انتڑیاں وغیرہ شامل ہیں۔ یہ خود کار پٹھے ہر وقت سوتے جاگتے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

### نظام دوران خون

خون دل سے نکل کر سارے جسم میں گردش کرتا ہوا دل میں آ جاتا ہے۔ وہ رگیں جو خون کو دل سے باہر لیجائیں "شریانیں" کہلاتی ہیں۔ خون کو واپس دل میں لے جانے والی رگوں کو "وریدیں" کہا جاتا ہے۔

### خون

خون شفاف سیال اور بہت سے ٹھوس اجزاء کا مرکب ہے۔ ان مرکبات کو جیسے کہا جاتا ہے۔ جیسے (PLASMA) دورگی سرخ اور سفید ہوتے ہیں۔ سرخ جیسے شکل میں گول درمیان سے موٹے اور کناروں سے پتلے ہوتے ہیں۔ سرخ جیسے لکچہ اور نہایت ملائم ہوتے ہیں۔ ان سرخ جیسوں کے اندر ہیموگلوبن پایا جاتا ہے۔ ہیموگلوبن پروٹین اور معمولی سے ٹکڑاوی اجزاء پر مشتمل ہے۔ ہیموگلوبن آکسیجن لے کر سرخ چمکدار اور کاربن ڈائی آکسائیڈ لے کر نیلگوں ہو جاتے ہیں۔ سفید جیسے انسانی جسم کے اندر قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ انسانی جسم پر حملہ آور ہونے والے مختلف جراثیم، بیکٹیریا اور وائرس وغیرہ کو یہ خود کار مدافعتی نظام کے تحت ختم کر کے انسانی جسم کو بیماریوں کی زد میں آنے سے بچاتے ہیں۔

### انسانی جسم میں خون کا کردار

- جسم کے ہر حصے تک آکسیجن پہنچانا
- جسم کے تمام حصوں تک حرارت و توانائی پہنچانا
- جسم کے بیکار اجزاء کو گردوں، پیچیدہ دلوں اور جلد تک پہنچانا تاکہ ان کا اخراج ممکن ہو سکے۔
- جسم میں موجود تحلیل شدہ غذا کو متعلقہ ٹشو تک پہنچانا۔

### دل

دل جسم میں خون کو مختلف شریانوں اور وریدوں کی مدد سے متحرک رکھتا ہے دل بنیادی طور پر مخروطی شکل کا

پپ ہر عضو ہے۔ دل انسانی جسم میں دوسری اور ساتویں پہلی کے درمیان ہوتا ہے جو کہ جسم کے دائیں نسبت کی بجائے بائیں طرف زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ دل کا وزن 10 سے 12 اونس تک ہوتا ہے۔ دل کے پوری گنجائش سے پھیلنے کی صورت میں اس کے اندر 140 مکعب سینٹی میٹر خون سما سکتا ہے۔ دل 4 ٹکڑوں پر مشتمل ہے اور پر والے دونوں ٹکڑوں کو آرنیکل اور نچلے ٹکڑوں کو وینٹریکل کہتے ہیں۔

### دوران خون

خون جب ٹشو تک رسائی حاصل کرتا ہے تو ان میں موجود آکسیجن گیس ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ ٹشو سے خون میں گندے اور معرصحت اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ یہ گندے خون وریدوں کے ذریعے دل کی وینٹرکین کیساتھ دائیں آرنیکل سے ہوتا ہوا دائیں وینٹریکل میں داخل ہوگا جہاں سے خون پیچیدہ دلوں اور صاف ہو جاتا ہے۔ صاف خون وریدوں کے ذریعے بائیں آرنیکل کے ذریعے حرکت قلب کے سکڑنے کے عمل کے دوران بائیں وینٹریکل میں داخل ہوتا ہے۔ جس کے بعد یہ خون جسم کے تمام حصوں اور پٹھوں تک دور تا پھرتا ہے۔

### شریانیں

مضبوط نالیاں خون کو دل سے جسم کے مختلف حصوں تک پہنچاتی ہیں۔ خون لیجانے والی سب سے بڑی شریان کو (آئورٹا) کہتے ہیں۔ جس کا نچلا دل کے وینٹریکل ہیں۔ ہیمویری شریان دل کے دائیں وینٹریکل سے نکل کر اپنی شاخوں کے ذریعے گندے خون پیچیدہ دلوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ شریانوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے یا کٹنے سے انسانی موت واقع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ شریان سے بہنے والا خون از خود بند نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے قدرت نے شریانوں کی دیواریں انتہائی مضبوط اور لچکدار بنائی ہیں تاکہ وہ حادثات سے محفوظ رہ سکیں۔

### کیپیلریز

یہ نہیں انسانی جسم میں خون کی بہت سی باریک نالیاں ہیں۔ بالوں کی طرح باریک پتلی دیواروں والی ان نالیوں کا پورے جسم میں جال بچھا ہوا ہے۔ ان نالیوں کو عام انسانی نظر سے دیکھنا ممکن نہیں۔ انہیں صرف خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ نالیاں وریدوں کو شریانوں سے ملاتی ہیں۔ اس عمل کے علاوہ کیپیلریز خون اور ٹشو کے درمیان آکسیجن، غذائی اجزاء اور فضلات کا تبادلہ کرتی ہیں۔

### وریدیں

وریدیں گندے خون کو شریانوں سے دل کی طرف لاتی ہیں۔ یہ نالیاں شریانوں کی نسبت کافی کمزور ہوتی ہیں۔ وریدی نظام کے تین بڑے جزو درج ذیل ہیں۔

(i) عام وریدی نظام: اس میں حلق، گردن، معدے اور پیچیدہ دلوں کی وریدیں شامل ہوتی ہیں۔

(ii) کیلوری وریدی نظام: یہ وریدیں پیچیدہ دلوں سے نکلتی ہیں ان کا کام صاف شدہ خون کو دوبارہ دل تک پہنچانا ہے۔

(iii) یہ وریدیں انتڑیوں اور معدے سے خون کھینچتی ہیں تاکہ انہیں موجود کثافتوں کو الگ کیا جاسکے۔

## نظام انضہام

انسان توانائی، حرکت حرارت حاصل کرنے اور جسمانی نشوونما کیلئے جو کچھ کھاتا ہے اسے چانا، جسم کے اندر تحلیل کرنا اور جذب ہونے کے عمل کو نظام انضہام کہتے ہیں۔ انسانی خوراک میں مختلف نشاستے، پروٹین، نمکیات، چربی، روغنیات اور پانی وغیرہ شامل ہیں ان اشیاء کا صرف ایک حصہ جزو بدن بنتا ہے باقی ناقابل ہضم حصہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہاضمے کے فعل میں سب سے پہلے دانت غذا کو چبا کر باریک کرتے ہیں۔ اس باریک خوراک میں لعاب دہن خود بخود شامل ہو جاتا ہے۔ لعاب ایسا شفاف اور سیال مادہ ہے جو منہ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ خوراک کے ہضم کا عمل منہ کے اندر سے شروع ہو جاتا ہے۔ منہ سے چبائی جانے والی خوراک حلق کے پیچھے واقع سوراخ میں داخل ہو کر زیر خروے میں داخل ہوتی ہے۔

## حلق

حلق پٹھوں کا مرکب ہے جو چبائی ہوئی خوراک کو آگے دھکیلتا ہے۔ حلق تقریباً 9 انچ لمبا ہوتا ہے جو گلے سے نیچے معدے میں جا کر کھلتا ہے۔

## معدہ

حلق یا مری نالی حکم میں پہنچ کر معدے میں گھلتی ہے۔ معدہ خوراک کو اچھی طرح ہضم کرتا ہے۔ حلق کے پھیلنے کی طرف دو سوراخ ہوتے ہیں (۱) ہوا کی نالی (۲) خوراک کی نالی۔ خوراک حلق میں نیچے اترتے وقت ہوا کی نالی کا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔ خوراک اس کے اوپر سے گزر کر معدے تک چلی جاتی ہے۔ معدے کے اندر موجود غدود کیسٹرک گیلنڈز معدہ میں بناتے ہیں کیسٹرک جوس شفاف بے رنگ سیال مادہ ہے جس میں نمک کا تیزاب انتہائی قلیل مقدار میں شامل ہوتا ہے۔ کیسٹرک گیلنڈز میں 2 خامرے، فسلین اور رنٹلین ہوتے ہیں۔ معدے کے پٹھے پھیل اور سکڑ کر خوراک کو اچھی طرح ہلاتے جلاتے ہوئے اس میں عرق معدہ شامل کرتے ہیں جس سے غذا ہضم رفتی معدے کیسٹوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ معدے میں خوراک پہنچنے کے تین گھنٹوں بعد کیسٹوں میں بدلتی ہے۔ ایک مارل شخص کا معدہ 24 گھنٹوں میں تقریباً 8 کلو گرام کیسٹرک جوس بناتا ہے۔ فسلین نامی خامرہ خوراک میں شامل پروٹین پر نمک کے تیزاب کی موجودگی میں اثر کرتا ہے۔ جس سے پروٹین فیوٹوز میں تبدیل ہو جاتے ہیں جن پر آنتوں کے خامرہ براہ راست اثر ڈالتے ہیں۔ انہی اجزاء کی مدد سے خوراک انٹریوں میں ہضم ہو جاتی ہے۔ معدے میں موجود رنٹلین نامی خامرے صرف دودھ کے پروٹین پر اثر کرتا ہے۔ پروٹین سے پیدا ہونے والا مادہ جسم کو توانائی پہنچاتا ہے۔ نشاستے میں شامل چربی اور تیل کے اجزاء دھوٹنے کے بعد خوراک چھوٹی آنت میں داخل ہوتی ہے۔

## چھوٹی آنت

گھٹے کی شکل میں ایک ایسی ٹوب چھوٹی آنت کہلاتی ہے۔ جو بڑی آنت تک جاتی ہے۔ چھوٹی آنت میں تین مختلف اقسام کے عرق خوراک ہضم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ لیبلے کا عرق چھوٹے چھوٹے غدودوں سے نکلتا

ہے خوراک آنتوں کی دیواروں سے گزرتی ہوئی دودھیا مادے میں تبدیل ہو کر خون میں جذب ہو جاتی ہے۔ چھوٹی آنت کو اگر کھول کر سیدھا کیا جائے تو اسکی لمبائی 21 فٹ بنتی ہے۔

## جگر

جگر انسانی جسم کا سب سے بڑا غدود جس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ جگر میں چند چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں جن میں موجود سیل ہائل سیکریٹ خارج ہوتا ہے۔ یہ ہائل ڈکٹس آپس میں مل کر ہپاٹک ڈکٹ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جو سیل ہائل سیکریٹ کو چھوٹی آنت میں لے جاتا ہے۔ سیل ہائل سیکریٹ میں پانی لعاب اور دوسرے نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ یہ چکنائی اور تیل پر اثر انداز ہو کر انہیں باریک قطروں میں تبدیل کر کے رکھ دیتا ہے۔ جگر کا وزن 3 سے 4 پونڈ تک ہوتا ہے۔

## لیبلے کی رطوبت

لیبلے کی رطوبت سرخی مائل زرد رنگ کی ہوتی ہے جو ایک لمبے غدود سے نکلتا ہے۔ اس لمبے غدود کی لمبائی 17 انچ ہوتی ہے۔ یہ غدود معدے کے پیچھے سے نکلتا ہے۔ لیبلے کی رطوبت چربی پروٹین اور نشاستے کو متاثر کرتی ہے۔ لیبلے خون میں ایک انسولین ہارمون چھوڑتا ہے جو انسانی جسم میں شکر کے استعمال میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اتھری خوراک کے ہاضمے کے بعد غذا آنتوں کی دیواروں سے گزر کر خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ یہ خون بوقت ضرورت پورے جسم میں پھیل سکتا ہے۔ غذا 12 گھنٹے کے بعد چھوٹی آنت سے بڑی آنت کی طرف بتدریج پہنچتی ہے۔

## بڑی آنت

6 فٹ لمبی بڑی آنت خوراک ہضم کرنے کے عمل میں کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کرتی ہے کیونکہ خوراک کے ہضم کا عمل پہلے ہی مکمل ہو جاتا ہے۔ بڑی آنت نظام انضہام سے بچ جانے والے تمام نمکیات پانی اور رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ بڑی آنت میں موجود فاضل خوراک پانی کی کمی کی وجہ سے سخت ہو جاتی ہے جو 24 سے 36 گھنٹوں کے بعد انسانی جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔

## نظام اخراج

ہضم شدہ خوراک کے خون میں شامل ہونے کے بعد بچنے والے مضر اجزاء کے اخراج میں مدد دینے والے اعضاء دل، گردے اور پیچہرے نظام اخراج کا اہم جزو ہیں یہ تینوں جو خوراک کو جسم سے نکالنے کیلئے جو عمل کرتے ہیں اسے نظام اخراج کہتے ہیں۔

## گردے

گردے کمر کے غٹے میں ریزہ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقع ہوتے ہیں۔ یہ تقریباً 10 سینٹی میٹر لمبے 5 سینٹی میٹر چوڑے 2.5 سینٹی میٹر موٹے اور ایک گروہ تقریباً 56 گرام وزنی ہوتا ہے۔ گردے کے باہر کی جانب ابھری ہوئی سطح ہوتی ہے۔ ریزہ کی ہڈی کی طرف والی ہڈی ہونی سطح کے وسط سے ایک لمبی نالی کا آغاز ہوتا ہے۔ جو ہڈی



طرف جا کر یورینٹری جگہ پر کھتی ہے۔ یورینٹریٹھاپ کو مٹانے میں لیجاتا ہے۔ جہاں پیشاپ آہستہ آہستہ جمع ہوتا ہے۔ پیشاپ زروی مائل سیال مادہ ہے جو پروٹین والی خوراک کے ہضم کے ہونے کے بعد خارج شدہ نمکیات اور قاتلو نائٹروجن کو اپنے ساتھ جسم سے خارج کرتا ہے۔ انسانی جسم میں گردش کرینوالا خون 65 تا 5 منٹ کے اندر گردوں میں سے گزرتا ہے۔

#### مثانہ

مثانہ جملی دار تھلی ہے جو پیشاپ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے۔ گردوں سے خارج ہونوالا پیشاپ انداز 20 سیکنڈ کے وقفے دار جھکوں کے ساتھ مثانے میں اکٹھا ہوتا ہے۔ مثانے کے نیچے والے حصے میں باہر نکلنے کا راستہ ایک چھلے نما پٹھے کی وجہ سے مضبوطی سے بند رہتا ہے پیشاپ خارج ہوتے وقت مثانہ سکڑتا ہے۔ جس سے چھلے نما پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں تاکہ پیشاپ آسانی سے خارج ہو سکے

#### جلد

انسانی جلد دو پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ (1) بیرونی تہ (2) اندرونی تہ بیرونی تہ کو اپنی ڈرس کہتے ہیں اس میں اعصاب اور خون کی رگیں نہیں ہوتی ہیں۔ اس تہ پر اگر کسی قسم کی خراش آجائے تو خون نہیں نکلتا ہے۔ پاؤں اور ٹوکروں اور تھیلیوں کی جلد دوسری جلد کی نسبت کافی زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ اپنی ڈرس کی چھلی تہ میں رنگ دار سبز بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ سبز سانولی جلد میں زیادہ اور سفید جلد میں نسبت کم ہوتے ہیں۔

جلد کی اندرونی تہ مضبوط اور عجیب نشو سے مل کر بنتی ہے۔ اس حصے میں خون کی کی بے شمار رگیں اور اعصاب ہوتے ہیں۔ جو بالوں اور ناخنوں کو غذا پہنچاتے ہیں۔ جلد میں کئی قسم کے غدود ہوتے ہیں جو پس دار مسلسل خارج کرتے ہیں جس سے نرم اور ملائم رہتی ہے۔ جلد میں موجود پسینے کے غدود انسانی جسم کے درجہ حرارت کو کنٹرول رکھنے کے لیے پسینے کو خون سے الگ کر کے خارج کرتے ہیں۔

#### آنتیں

آنتیں خوراک مفید اجزاء کو ہضم کر کے باہر پھینک دیتی ہیں۔ آنتیں اگر اپنا فضل درست طریقے سے سرانجام دیتیں تو "قبض" کی شکایت پیدا ہوتی ہے آنتوں کا مل نظام انتہام والے حصے میں اجمال درج ہے۔

#### پھیپھڑے

پھیپھڑوں کا شمار نظام اخراج میں بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ پانی کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کچھ کیسائی مادہ خارج کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے مل کے بارے سانس لینے کے نظام والے حصے میں ذکر موجود ہے۔

#### متعدی امراض

ایک شخص یا جانور سے ایک دوسرے کو لگنے والے امراض کو متعدی امراض یا چھونے کی بیماریاں کہا جاتا

ہے۔ ایسے امراض ترقی پذیر معاشرہ میں ہر طرف پھرے پڑے ہیں ان بیماریوں کی بڑی اقسام درج ذیل ہیں۔

- (1) پانی سے پھینے والی بیماریاں
- (2) گرم علاقوں کی بیماریاں
- (3) کیزے کوڑوں کی بیماریاں
- (4) چھوت کی بیماریاں
- (5) کیزوں کی بیماریاں
- (6) جانوروں کے کاٹنے کی بیماریاں
- (7) جنسی بیماریاں
- (8) جلدی بیماریاں
- (9) جراثیم بردار بیماریاں

ان امراض میں جذام، طاعون، زرد بخار، باری کا بخار، عام بخار، ملیریا، نمونیہ، کالی کھانسی خناق، چچک، بھکن پاکس، خسرہ، کن پڑے، تشنج، آگ سے جلنا، السر، ہیڈ، ٹائیفائیڈ، دست، اسہال، تے، راؤڈ ورم، رنگ ورم، تھریڈ ورم، مسانپ کا ڈنٹا، شہد کی کھس، پاگل کتے کا کاٹا، وغیرہ شامل ہیں۔

#### کمپیوٹر

دور حاضر کی حیرت انگیز ایجاد جس نے دنیا کو واقعہ گلوبل وِلج میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ کمپیوٹر لاطینی زبان کے لفظ (Compute) سے ماخوذ ہے۔ اس لفظ کا ترجمہ حساب کرنا، گنتی کرنا ہے، کمپیوٹر بنیادی طور پر بجلی کے آلات کا مجموعہ ہے جو حساب کتاب کرتے اور یادداشتوں کو انسانی دماغ کی طرح محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کمپیوٹر مشین کے چار بنیادی حصے ہیں۔ جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

#### سی پی یو

اسکی شکل بکس نما ہوتی ہے۔ جس کے اندر لگے مختلف آلات انسان سے حاصل کردہ معلومات کو پروسس کرنے کے بعد ڈیٹا سونیٹر پر پیش کرتے ہیں۔ پروسسنگ کے لیے اس میں یہ آلات موجود ہیں۔

#### مادر بورڈ

تمام آلات کو کنٹرول کرتا ہے۔

#### مائیکرو پروسیسر

انسانی دماغ کی طرح کمپیوٹر کا دماغ مائیکرو پروسیسر ہے۔ یہ آلہ تمام ڈیٹا کو پروسس کرتا ہے۔ مائیکرو پروسیسر

کے ذیلی یونٹس (i) کنٹرول یونٹ C.U. (ii) ایم یو (Memory Unit) اور اے ایل یو

(Arithmetic & Logic unit)



## پاور سپلائی

یہ آلہ کمپیوٹر کو مطلوبہ مقدار میں بجلی فراہم کرتا ہے۔

## ہارڈ ڈسک

ڈیٹا کو سٹور کرنے والے کو ہارڈ ڈسک کہتے ہیں۔ یہ بہت کم جگہ میں کافی ڈیٹا سٹور کرنے کی صلاحیت سے

مالا مال ہے۔

## میٹری

سیل کی شکل نما چھوٹا سا آلہ جسکے ذریعے ڈیٹا اور ٹائم کو کنٹرول رکھنا ہے۔ یہ ہر وقت ان رہتا ہے۔

## ڈسک ڈرائیو

چھوٹا سا آلہ جو ہارڈ ڈسک سے ڈیٹا کو فلاپی پر منتقل کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ آلہ فلاپی سے ڈیٹا حاصل بھی کرتا ہے۔

## سی ڈی ڈرائیو

سی ڈی ڈیٹا کو لاپی نما آلہ ہے جس کے اندر فلاپی کی نسبت زیادہ ڈیٹا سٹور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسے

کنٹرول کرنے والے آلہ کو سی ڈی ڈرائیو کہتے ہیں۔ یہ آلہ ڈیٹا کی ان پٹ اور آؤٹ پٹ کا کام کرتا ہے۔

## مانیٹر (سکرین)

ٹی وی سکرین نما آلہ جو ایک ایڈ کے ذریعے سی ڈی سے منسلک ہوتا ہے۔ آپ اس سکرین پر ڈیٹا کو دیکھ سکتے

ہیں۔

## کی بورڈ (ٹائپنگ یا کنٹرول کرنے والا آلہ)

کی بورڈ ڈیٹا کو کمپیوٹر میں داخل کرتا ہے۔ کمپیوٹر زبان میں اسے ان پٹ ڈیوائس (Input Device) کہتے ہیں۔ ایک کی بورڈ 101 یا 104 بٹن ہوتے ہیں۔ ان بٹنوں (Keys) کی بڑی اقسام

ہیں۔ (i) حروف والے بٹن (Alphabets Keys) جو (A to Z) تک ہوتی ہے۔ (ii) نمبروں والے بٹن (Numeric Keys) اس میں 0 to 9 تک نمبر اور حسابی علامتیں +، - وغیرہ کے بٹن ہوتے ہیں۔

(iii) کمپیوٹر عمل میں مدد فراہم کرنے والے بٹن (Function Keys) مختلف اعمال سرانجام دینے والے بٹن جو کی

بورڈ کے اوپری حصے پر واقع ہیں۔ یہ بٹن F1, To F2 تک ہوتے ہیں۔ (iv) سمت کی راہنمائی کرنے والے بٹن

(Arrow, Keys) یہ بٹن سکرین پر نمودار کر سکر کو نیچے اوپر اور دائیں بائیں کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں

(v) خصوصی عمل سرانجام دینے والے بٹن (Special Functions Keys) مختلف امور سرانجام دینے والے

بٹن مثلاً End, Delete, Spacebar, Insert (vi) خصوصی نشانات والے بٹن (Special

(Symbols of Function) گرامر، نفعی، قوما وغیرہ کے بنی خصوصی نشانات والے بٹن کو کہتے ہیں۔

## ماؤس

کی بورڈ کی طرح ماؤس بھی ان پٹ ڈیوائس ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا آلہ جو تار کے ذریعے سی ڈی سے منسلک

ہے۔ ایک تار کے ذریعے حرکت کرتا ہوا سکرین پر کرسر کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے ذریعے بہت کم وقت میں کمپیوٹر کے

عمومی فنکشن مکمل کیے جاسکتے ہیں۔

## پرینٹر

ڈیٹا کو کاغذ پر منتقل کرنے والے آلہ کو پرینٹر کہتے ہیں۔ مارکیٹ میں رنگین اور سیاہ پرینٹنگ کرنے والے دونوں اقسام

کے پرینٹر دستیاب ہیں۔ جس پرینٹر کی ڈی پی آئی مقدار زیادہ ہوگی اسکی پرینٹنگ کارڈنٹ بھی اسی قدر اچھا اور معیاری ہوگا۔

پرینٹر کی تین بڑی اقسام (i) لیزر پرینٹر (ii) ایک جیٹ لیزر (iii) ڈاٹ میٹرکس ہیں۔ علاوہ ازیں کمپیوٹر کے دیگر آلات

درج ذیل ہیں۔ (1) سکینر تصاویر اور میٹروکوفو کو کاپی کی طرح نقل کر کے کمپیوٹر میں محفوظ کرتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ ان پٹ

ڈیوائس ہے۔

## موڈیم

بنیادی طور پر ان پٹ اور آؤٹ پٹ ڈیوائس ہے۔ یہ فون لائن کو کمپیوٹر سے جوڑتا ہے۔ اس کے ذریعے ایک

کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک ڈیٹا حاصل کرنے اور پہنچانے کا کام لیا جاتا ہے۔ دیگر اہم آلات میں مٹی میڈیا کٹ، جوائے

سٹیک، ڈیجیٹل کیمرہ، میموری، ہیکریز، ڈب کارڈ، ڈی وی ٹیوٹر کارڈ اور پلانر وغیرہ شامل ہیں۔

## برقی ڈاک ای میل

کمپیوٹر سافٹ ویئر پروگرام جسکے ذریعے ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک پیغام کو ارسال اور وصول کیا

جائے جتنی اور مزید طور پر ای میل کہلاتا ہے۔ ای میل کا تصور 1960ء کی دہائی میں منظر عام پر آیا۔ اس وقت ای میل کو

Computer Base Messeging System کا نام دیا گیا۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں نت نئی تبدیلیوں کیساتھ

ساتھ کمپیوٹر سے کمپیوٹر تک پیغام ارسال وصول کرنے کا طریقہ ایجاد ہوا۔ کمپیوٹر کی باہمی نیٹ ورکنگ ہے اس نظام کا آغاز

ہوا تھا۔ نیٹ ورکنگ سے مراد دو یا دو سے زیادہ کمپیوٹر کا مجموعہ جو تاروں کے ذریعے باہم منسلک ہوں اور انکا مین سرور

ایک ہو وقت گزرنے کیساتھ یہ طریقہ کار و باری کمپیوٹوں اور اداروں کی مجبوری بنتا چلا گیا۔ کمپیوٹوں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے

ہوئے سافٹ ویئر کے ماہرین نے ایسے سافٹ ویئر تیار کرنا شروع کیے جو با آسانی ایک دوسرے تک پیغامات ارسال

کر سکتے ہیں۔ پرنٹل کمپیوٹر کی تیاری اور مارکیٹ میں دستیابی کے بعد دوسرے سافٹ ویئر پروگرام کی طرح ای میل کے

سافٹ ویئر بھی مارکیٹ میں آ گئے ہیں جس کے بعد برقی ڈاک یا رابطے بلکہ سیکڑوں افراد تک اپنا پیغام ارسال کر سکتے ہیں

۔ ای میل سستا اور برقی رفتار دار ذریعہ ہونے کی وجہ سے ہر کس و ناکس کی مجبوری بن چکا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اسے استعمال

کرنے والے افراد کی تعداد صرف آٹھ سال کے عرصہ میں اربوں تک پہنچ چکی ہے۔ ای میل کے ذریعے انسان نہ صرف فون

فلکس، کیمرہ، پیکر، جیسی سہولتوں کا ایک وقت استعمال کرتا ہے بلکہ ایک دوسرے تک معلومات پہنچانے کیلئے کاغذوں کے چھوٹے بڑے بندلوں کو سنبھالنے کی زحمت سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس ذریعہ سے آپ دنیا بھر میں کسی بھی مقام پر انٹرنیٹ یا ای میل استعمال کرنے والے افراد سے براہ راست کانفرنس بھی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ای میل ہر شخص کی مجبوری بن کر اسکی ضروریات زندگی میں شامل ہو چکا ہے۔ ای میل ہی کہہ دے کہ پھیوٹر جیسا اہم آلہ تمام سائنسی ایجادوں کو چھپے دھکیل کر صف اول کی ایجاد بن گیا اور نہ کیپیوٹر کی مقبولیت اتنی جلدی ممکن نہ تھی۔

## کیمسٹری

کیمسٹری: مادے سے متعلق سائنسی علم کو کیمسٹری کہتے ہیں۔

ایو گینڈرو ز نمبر: ایک مول میں موجود ایٹموں کی تعداد کو ایو گینڈرو ز نمبر کہتے ہیں۔

ایٹمی نمبر: کسی ایٹم کے نیوکلیئس میں موجود پروٹانوں کی تعداد کو اس ایٹم کا ایٹمی نمبر کیا جاتا ہے ایٹمی وزن: کسی عنصر کے ایٹموں کے باہمی وزن کو جو کاربن کے ہلکے آکسوجن C12 کے ایٹمی وزن کے مقابلہ کرنے سے حاصل ہو۔  
عنصر: عنصر وہ چیز ہے جس میں صرف ایک ہی قسم کا مادہ پایا جاتا ہو اور اسے عام کیمیائی عمل سے مادہ ترازا میں تقسیم نہ کیا جاسکے۔

ایٹم: کسی عنصر کا وہ چھوٹا ذرہ جو عنصر کی خصوصیات کا اظہار کرے لیکن آزاد حالت میں نہ رہ سکے۔

(I) پروٹان: نیوکلیئس میں موجود مثبت نار کے ذرات پروٹان کہلاتے ہیں۔

(II) الیکٹران: نیوکلیئس میں موجود منفی نار کے ذرات الیکٹران کہلاتے ہیں۔

(III) نیوٹران: نیوکلیئس میں موجود غیر جانبدار ذرات نیوٹران کہلاتے ہیں یا ایسے ذرات جو (Electricly) نیوٹرل ہوتے ہیں۔

علامت: کسی عنصر کے مختصر نام کو علامت کہتے ہیں علامت کسی عنصر کے ایک ایٹم کو ظاہر کرتی ہے مثلاً میگنیم (Calcium) علامت Ca آکسوجن ایک ہی عنصر کے ایسے ایٹم جن کے ایٹمی وزن ایک دوسرے سے مختلف ہوں یا کسی عنصر کے ایٹم جس کے نیوکلیئس میں نیوٹران کی تعداد مختلف ہو آکسوجن کہلاتے ہیں۔

آئینہ بند: جب ایٹم کے ایک یا ایک سے زائد الیکٹران دو سرے ایٹم میں منتقل ہو جائے تو اس کے چلے جان سے ایک بند تشکیل پاتا ہے جسے آئینہ بند کہتے ہیں۔

آئین: برقی بار والے ذرات آئین کہلاتے ہیں۔

برقی پاشیدہ: ایسے کیمیائی مرکبات جن کے آبی محلول سے جب برقی رو گزاری جائے تو وہ اپنے آئین میں بدل جاتیں۔

بخاری دیاؤ: بخارات کا وہ دیاؤ جب بخارات اور مائع ایک توازی حالت میں ہوں۔

بقائے مادہ کا قانون: کسی طبعی یا کیمیائی تغیر کے دوران مادے کے مقدار نہ بڑھتی اور نہ ہی نا ہوتی ہے۔

بواقل کا قانون: کسی گیس کی خاص کثیت کا حجم اس کے دیاؤ کے بالکس تناسب ہوتا ہے۔

تعدیل عمل: جب تیزاب و اساس ایک دوسرے پر عمل کر کے پانی اور آئنی مرکبات یعنی نمکیات بناتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کی خاصیتوں کو زائل کر دیتے ہیں اس قسم کے عمل کو تعدیل عمل کہتے ہیں۔ مثلاً HCL اور NaOH اساس کے عمل سے NaCl نمک اور پانی بنتے ہیں۔

چارلس کا قانون: مستقل دباؤ کسی گیس کی خاص کثیت کا حجم اس کے مطلق درجہ حرارت کے تناسب سے ہوتا ہے۔  $V \propto T$ ۔

حل پذیری: کسی خاص درجہ حرارت پر حل کی وہ زیادہ سے زیادہ مقدار جو اس درجہ حرارت پر 100 گرام محلول میں حل ہو سکے۔

ریڈیکل: ایٹموں کا مجموعہ جو کیمیائی عمل کے دوران اپنے وجود کو برقرار رکھے اور سادہ ترازا میں تقسیم نہ ہو ریڈیکل کہلاتا ہے۔

عمل تغیر: وہ عمل جس میں مائعات عام دیاؤ اور عام درجہ حرارت پر بخارات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

فیراڈے کے قوانین: کسی محلول کی برقی پاشیدگی کے دوران برقیروں پر جمع شدہ مادوں کی مقدار اس محلول سے گزرنے والی برقی رو کی مقدار کے راست تناسب ہوتی ہے۔

کیمیائی مساوات: ایک کیمیائی تعامل کو کیمیائی مساواتوں اور فارمولوں سے ظاہر کرنے کا طریقہ۔

کثیت: کسی جسم میں مادے کی مقدار۔

کثافت: کسی چیز کے اگلی حجم کی کثیت۔

(کثافت - کثیت / حجم)۔

گراہم کا قانون: گیسوں کی نفوذی شرح ان کی کثافتوں کے جزرک بالکس تناسب ہوتی ہے۔ بشرطیکہ درجہ حرارت اور دیاؤ یکساں رہیں۔

لیوس کا نظریہ اساس: کیمیائی مرکب جو پروٹان قبول کر سکتے ہوں۔

لوہے کا نظریہ اساس: وہ مرکب جو آبی محلول میں ہائیڈرو آکسل آئن بنایا کرتے۔

مرکب: دو یا دو سے زائد اشیاء سے بننے والی اس شے کو کہتے ہیں جس کی خاصیتیں ان اشیاء کی خاصیتوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔

مادہ پرودہ: جس کی کثیت مخصوص ہو اور وہ جگہ گھیرتی ہو۔

مائع کا نقطہ جوش: کسی مائع کا نقطہ جوش اس کا وہ درجہ حرارت ہے جس پر مائع کا بخاری دیاؤ اس کے اوپر موجود فضائی دیاؤ کے برابر ہو جائے۔

نقطہ گھلاؤ یا انجماد: وہ درجہ حرارت جس پر ایک مرکب کا محلول اور مائع حالت میں توازن برقرار رہے اس کا نقطہ گھلاؤ یا نقطہ انجماد کہلاتا ہے۔

وٹیلنس: ایک عنصر کی دوسرے عنصر کے ساتھ ملنے کی استطاعت کو اس عنصر کی وٹیلنس کہتے ہیں۔









Er	ایریم	Nb	نیوبیم
Yb	یٹریم	Mo	موریڈنیم
Lu	لیتھیم	Tc	ٹیکنیم
Hf	ہیفیم	Rv	روٹھیم
Ta	ٹانگیم	Rh	ریہڈیم
W	ولفریم	Pd	پالڈیم
Re	ریہیم	Ag	اسلور
Os	اوسیم	Kr	کریٹون
Ir	ایریدیم	Cd	کڈیم
Pt	پلٹینم	In	انڈیم
Au	گولڈ (سونا)	Sn	ٹن
Hg	مرکری	Sb	انٹی موئی
Pb	لیڈ	Te	ٹیلوریم
Bi	بیسٹم	I	آئیوڈین
Po	پولونیم	Ex	ایکسٹن
Rn	راڈون	Cs	سیزیم
Tl	تھالیم	Ba	باریم
		Ca	کیلشیم
		Ce	سیریم
		Fp	فرانسیم
		Ra	ریڈیم
		Ac	اکٹینیم
Es	ایسٹینیم	U	یورینیم
Fm	فریم	Np	نیپٹونیم
Md	مینڈیلویم	Pu	پلوٹونیم
No	نوبیلیم	Am	امریکینیم
Lw	لارنسیم	Cm	کیرم

Th	تھوریم	Br	برومین
Pa	پروٹیکٹیم	Cf	کیلفورنیم

امریکی اور روسی سائنسدانوں نے تین نئے بھاری ترین عناصر دریافت کیے ہیں۔ جنکا ابھی کوئی نام ملے نہیں ہوا ہے۔ ان عناصر کے آئسوٹوپس کی تشکیل کچھ یوں ہے۔

(i) 114..... ایک آئسوٹوپ میں 114 پروٹان اور 184 نیوٹران شامل ہیں۔

(ii) 116..... ایک آئسوٹوپ میں 166 پروٹان اور 173 نیوٹران شامل ہیں۔

(iii) 118..... ایک آئسوٹوپ میں 118 پروٹان اور 175 نیوٹران شامل ہیں۔

## سائنس اور پاکستان

پاکستان اسلامی دنیا کا واحد ملک ہے جس کے سائنسدانوں نے سائنس کی مختلف شاخوں میں نئی تحقیق کیلئے ملک کے طول و عرض میں انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز قائم کیں۔ انہی لیبارٹریز میں ہونے والی تحقیق کا نتیجہ ہے کہ پاکستان آج دنیا کی واحد اسلامی ایٹمی طاقت اور میزائل تیار کرنے والا ملک ہونے کے علاوہ خلائی سائنس میں بھی بڑا نام بن چکا ہے۔ جبکہ دفاعی مقاصد کیلئے کم و بیش ہر قسم کا گولہ بارود، مینڈیٹریٹ، ٹینک، توپیں، جہازوں کی تعمیر و مرمت، آبدوزیں، بحری جہاز اور دیگر قسم کے ضروری آلات پاکستان کے اندر بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں تیار کیا جانے والا اسلحہ نہ صرف ملکی دفاعی ضروریات کو بخوبی پورا کر رہا ہے۔ بلکہ اس کی فروخت سے قوم کیلئے قیمتی زر مبادلہ بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان اٹاک انرجی کمیشن، ایوب زرعی ریسرچ سنٹر، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور پرائیویٹ سیکٹر میں قائم ادویات تیار کرنے والی لیبارٹریز انسانی و حیوانی میڈیکل سائنس، ذراعت کے میدان میں خود کفالت کو یقینی بنانے کیلئے پھول اور فصلوں پر نئی تحقیق کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان اٹاک انرجی کمیشن کے سائنسدانوں نے انسانی جین پر تحقیق کرتے ہوئے انکھ کی بیماریوں سے متعلق نئے جین دریافت کیے۔ ان جینز کی دریافت سے آنکھوں کے علاج میں کافی مدد ملی ہے۔ نئے دریافت شدہ جینز درج ذیل ہیں۔

(1) مائیکروفٹی المایا (Microphitti Almia)

آنکھوں کی بناوٹ اور اس کے پیدا ہونے والی کمی سے آگاہ کرنے والا جین ہے۔

(2) ریتینائٹس پی مینٹسا (Retinitis pe Omintsa)

کچھ درجے کے شبہ یا محدود ہو جانے والی آنکھ کی روشنی (بینائی) سے متعلقہ جین۔

(3) لیبر لونجینٹل (Leber Longenital)

یہ آنکھ کے قرنہ سے متعلق جین ہے۔ بعض افراد کا قرنیہ ٹھن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو آنکھ سے دیکھنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔

(4) نان سینڈروم ڈیفنس (Non Syndormic Deafness)

بہرے پن کے امراض سے متعلق بیماری کا جین ہے۔

## پاکستان اور جوہری توانائی

28 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی کے مقام پر تین کامیاب ایٹمی دھماکے کر کے دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ چاغی کے مقام پر حاصل ہونے والی کامیابی اتفاقیہ یا حالات کی پیداوار نہ تھی۔ بلکہ یہ حکومتوں اور پاکستانی سائنسدانوں کی طویل جدوجہد اور کاوشوں کا نتیجہ تھی۔ اسی کامیابی میں اسے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز کہتے ہیں اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کا سب سے اہم کردار ہے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ملک میں جوہری توانائی اور ریڈیائی ٹیکنالوجی کے ذریعے تحقیق کرنے والا منقرض ادارہ ہے۔ اس ادارے کے تحت پاکستان میں سب سے پہلا نیوکلیئر پاور پلانٹ 1971ء میں کراچی میں قائم کیا گیا۔ جو آج تک کامیابی سے کمرشل بنیادوں پر کام کر رہا ہے۔ کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ کی بجلی کی پیداوار 137 میگاواٹ ہے۔ اس طرح اسلام آباد ریسرچ سنٹر میں زرعی بھجوں کی ترقی کیلئے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے درجنوں زرعی سائنس دان دن رات معروف عمل ہیں ذراعت کی ترقی کیلئے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کا تیار کردہ لیزر لیولنگ ٹیکنالوجی مشین (Laser Levelling Technology) نے چھوٹے بڑے قطعہ اراضی کو ایک انچ کی سطح پر ہموار کرنے کا منفرد کارنامہ سرانجام دیا اس آلہ کی مدد سے زمین کو ہموار کر کے زمیندار سالانہ فی ایکڑ پیداوار پرانے والے اخراجات میں تیس فیصد کی کوٹھنی بنا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اٹامک انرجی کمیشن نے کینسر گردوں کی بیماریوں، آنکھوں کی بیماریوں، بھرے پن کی بیماری، گلہڑ اور دیگر بے شمار بیماریوں کے علاج کیلئے ملک کے طول و عرض میں اعلیٰ معیار کی علاج گاہیں قائم کی ہیں۔ جہاں عالمی معیار کا علاج با آسانی دستیاب ہے۔ لاہور میں انمول کینسر ہسپتال اور سٹرفار نیوکلیئر میڈیسن نیو ہسپتال لاہور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ذیلی ادارے ہیں۔

پاکستان کا دوسرا نیوکلیئر پاور پلانٹ 'چٹو پ' چٹوہ ضلع میانوالی کے مقام پر واقع ہے۔ اس پلانٹ کی پیداواری گنجائش 300 میگاواٹ ہے۔

پاکستان میں سب سے پہلی جوہری توانائی ریسرچ لیبارٹری گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر ڈاکٹر محمد رفیع چوہدری کی قیادت میں قائم کی گئی۔ اس وقت تک پاکستان اٹامک انرجی کمیشن قائم نہیں ہوا تھا۔ اس وقت پاکستان کے طول و عرض میں جوہری توانائی کے حوالے ریسرچ کیلئے درج ذیل مقامات پر لیبارٹریز قائم ہیں۔

پہلا ایٹمی ری ایکٹر اسلام آباد  
اٹامک کمیشن کے مراکز۔

کراچی	لاہور	پشاور
اسلام آباد	ملتان	ٹنڈو جام
فیصل آباد	حیدر آباد	چاغی
گودار	ڈیرہ غازی خان	میں خیل

واضح رہے کہ پاکستان کا سب سے پہلا نیوکلیئر تحقیقی ادارہ گورنمنٹ کالج لاہور میں قائم ہوا تھا۔

## جوہری توانائی کیلئے قائم ادارے

(1) کہتے ہیں۔ اسے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز کہتے ہیں۔

اس لیبارٹری کو نیوکلیئر زون کا مقام حاصل ہے۔ یہاں ہونے والی تحقیق نے پاکستان کو دفاعی مقاصد کی ضروریات سے بے نیاز کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ زمین سے زمین تک، زمین سے فضاء فضاء، زمین سے بحر، بحر سے فضاء فضاء، بحر فریڈک پاکستان کے تیار کردہ تمام میزائل، صحر، غوری، شاہین، طلحہ وغیرہ اس لیبارٹری کے تیار کردہ ہیں۔

(2) راو پلنڈی: پاکستان ایٹمی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی

(3) سہیلہ: یورینیم کی افزودگی

(4) گولڑہ: یورینیم کی افزودگی

(5) واہ: ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری

(6) مینٹی خیل: یورینیم کی لیبارٹری

(7) راجن پور (ڈی جی خان): یورینیم کے ذخائر

(8) لاکھی: یورینیم کے ذخائر

(9) چشمہ: ایٹمی ری ایکٹر

(10) کنڈیاں: اٹامک انرجی کی تیاری

(11) مٹان: بھاری پانی کی تیاری

(12) لاہور: مائیکسنگ

(13) گروٹ (خوشاب): ٹریم کی تیاری

(14) چاغی: ایٹمی تجربہ گاہ

(15) کراچی: ایٹمی ری ایکٹر

## خلائی سائنس

پاکستان نے اپنا پہلا مصنوعی سیارہ بدر ازل خلا میں چین کے تعاون کیساتھ 1990ء میں روانہ کیا تھا۔ جو کچھ دن کام کرتا رہا بعد ازاں اس کا زمینی کنٹرول سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اس سیارے کی ناکامی کے باوجود پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہونے لگا جو خلاؤں کی دستوں میں سائنسی تحقیق کا کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی تاریخ کا سب سے اہم سنگ میل اس وقت عبور ہوا جب حکومت پاکستان نے 29 دسمبر 2002ء کو اعلان کیا کہ پاکستان نے زمینی گردش سے مطابقت رکھنے والا پہلا کمرشل مواصلاتی سیارہ پاک سیٹ 1 (pak-set1) مدار میں بھجوا رہا ہے۔ جسکی یکم جنوری سے 30 جنوری تک سیٹ 1 سرور کو چیک کیا جائیگا اور اس سیارے نے یکم فروری 2003ء سے مواصلاتی سیارہ باقاعدہ خدمات فراہم کرنا شروع کر دیں۔



یہ سوانحی سارہ آسٹریلیا سے پانچ سال کی لیز پر حاصل کیا گیا ہے۔ پاکستانی سائنسدانوں اور انجینئروں نے مصنوعی سارے کی تیاری کا کام شروع کر رکھا ہے۔ جسکی خلا میں آمد کے بعد لیز پر حاصل شدہ سوانحی سارہ آسٹریلیا کے حوالے کر دیا جائیگا۔ پاک سیٹ ون کی منتقلی کا کام 5 دسمبر 2002 سے شروع ہوا تھا جو 16 دسمبر کو 38 ڈگری ایسٹ پر واقع اپنے مقام پر پہنچ گیا۔ 20 دسمبر کو اسے اسکی اصل حالت میں کھڑا کیا گیا۔ فی الحال اس سارے کو آسٹریلیا کے مرکز واقع پرتھ سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ جبکہ اس سارے کی TTNC برطانیہ اور سنگا پور میں ہے۔ سارے کے آپریٹل ہونے سے سب سے زیادہ فائدہ تعلیمی اور سوانحی شعبوں کو ہوا ہے۔ انٹرنیٹ سرورسز کی فراہمی پر اٹھنے والے اخراجات میں کمی سے قیمتی زرمبادلہ کی بچت یقینی بنانے میں مدد ملی ہے۔ جبکہ سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے اور ان کے باہم تبادلہ کے لیے ویڈیو کانفرنس کی سہولت دستیاب ہوئی ہے۔ پاکستان کا سوانحی سارہ ہمسایہ ممالک افغانستان، ایران، نیپال اور دیگر ممالک کو سوانحی خدمات فراہم کرنگی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ اس سارے کے کمرشل آپریشن کے آغاز کے بعد پی ٹی سی ایل نے انتظامی بنیادوں پر اپنی خدمات کا دائرہ کار تمام مقامات تک بڑھاتے ہوئے فوری طور پر سینکڑوں نئے دیہاتوں اور شہروں کو ٹیلی فون کنکشن فراہم کرنا شروع کر دیے ہیں۔

پاکستان میں سائنسی ترقی اور تحقیق کے لیے وفاقی صوبائی حکومتوں نے انتظامی بنیادوں پر مختلف منصوبوں کا آغاز کیا۔ جس کے تحت پاکستان میں میڈیکل سائنس (ہیومن اینڈ اینیمل) (human & Animal) ہیلتھ یونیورسٹی لاہور اور ویٹرنیری اینڈ اینیمل سائنس یونیورسٹی لاہور قائم کی۔ تاکہ ان شعبوں میں اعلیٰ معیار کے ڈاکٹرز اور سائنسدان تیار کرنے میں مدد مل سکے۔ اسی طرح ڈاکٹریٹ کی سطح پر کام کرنے والے ریسرچ سکارلز اور پروفیسرز کیلئے بے پناہ مراعات کا اعلان کیا۔ بھی وجہ ہے کہ سال 2004ء کے دوران تیرہ سو سے زائد افراد مختلف شعبوں میں ڈاکٹریٹ کی سطح پر ریسرچ کا کام کر رہے ہیں۔ حکومتی سطح پر سائنسی ترقی کیلئے جو اقدامات کئے گئے وہ اپنی جگہ لیکن یہ واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کا پرائیویٹ سیکٹر بھی اس شعبہ میں بھرپور خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ کراچی میں قائم ہمدرد یونیورسٹی جو روایتی طریقہ علاج (Herble medicine) آغا خان یونیورسٹی کراچی، میڈیکل سائنسز کے شعبہ میں قائم پہلی پاکستانی جامعہ لاہور میں کینسر جیسی موذی بیماری پر تحقیق کرنے والا ادارہ شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اینڈ ریسرچ سنٹر علاج معالجے کی سہولت بھی فراہم کر رہا ہے۔

الحمد للہ پاکستان کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ براعظم انڈیا میں پاکستانی تحقیقی ریسرچ سینٹر باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ اس ریسرچ سنٹر کا قیام اور محدود وسائل میں وہاں تک رسائی حاصل کرنا اتنا آسان نہ تھا کہ آج صرف اتنا کہہ دیا جائے کہ پاکستان کا براعظم انڈیا میں ریسرچ سنٹر قائم ہے۔ اس مقام پر ریسرچ سینٹر پاکستانی قوم کے عزم و حوصلے کی عکاسی کرتا ہوا یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان زندگی کے ہر شعبہ میں خود کفالت کی منزل کے حصول کیلئے ہر ممکن وسائل بروئے کار لا رہا ہے۔ مستقبل میں اس انیشن کے قیام سے پاکستان براعظم کے قدرتی و معدنی وسائل کو استعمال میں لانے کا حق محفوظ بنا چکا ہے۔

## اہم سائنسی سوالات و جوابات

- س:- انسانی جسم میں اوسطاً کتنے سیل ہوتے ہیں؟  
ج:- انسانی جسم میں اوسطاً پچاس ہزار ٹریلین سیل ہوتے ہیں۔ جو ذمہ نشو و نما کا حصہ ہوتے ہیں۔
- س:- نوزائیدہ بچے کے جسم میں کتنی ہڈیاں ہوتی ہیں؟  
ج:- نوزائیدہ بچے کے جسم میں 300 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ جو وقت گزرنے کیساتھ کیساتھ ایک دوسرے سے منسلک ہو کر 206 ہڈیوں تک محدود ہو جاتی ہیں۔
- س:- ایک انسانی جسم میں رگوں کی طوالت کتنے میل ہوتی ہے؟  
ج:- انسانی جسم میں اوسطاً 47 میل لمبی رگیں ہوتی ہیں۔
- س:- انسانی جسم میں کتنے گیلن پانی موجود ہوتا ہے؟  
ج:- ایک مکمل انسانی جسم میں اوسطاً 12 گیلن پانی موجود ہوتا ہے۔
- س:- انسانی جسم میں کتنے اعصاب (Muscles) پائے جاتے ہیں؟  
ج:- انسانی جسم میں 650 اعصاب (Muscles) پائے جاتے ہیں۔
- س:- انسانی جسم میں کتنی اقسام کے ہارمونز پائے جاتے ہیں؟  
ج:- انسانی جسم میں 20 قسم کے ہارمونز پائے جاتے ہیں۔
- س:- انسانی جسم میں کتنے پینٹ (Pints) خون پایا جاتا ہے؟  
ج:- انسانی جسم میں 9 1/2 پینٹ (Pints) خون موجود ہوتا ہے۔
- س:- انسانی جسم پر اوسطاً کتنے ٹریلین باکٹریا موجود ہوتے ہیں؟  
ج:- انسانی جسم پر اوسطاً 5 ٹریلین باکٹریا موجود ہوتے ہیں۔
- س:- انسانی جسم میں خون کے اندر ریڈ بلڈ سیلز کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟  
ج:- خون کے اندر 30,000 ٹریلین ریڈ بلڈ سیلز پائے جاتے ہیں۔
- س:- خون کے اندر کونسے اجزاء پائے جاتے ہیں؟  
ج:- انسانی خون کا سب سے اہم اور بڑا عنصر پانی ہے جس میں نمکیات، ایسڈز اور پروٹین پائی جاتی ہیں۔
- س:- خون کے ایک چمچ (Pinprick) کے اندر سرخ سیل اور پیسٹیلیس کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟  
ج:- خون کے ایک چمچ میں 5,000,000 سرخ سیل، 9,000 سفید سیل اور 250,000 پیسٹیلیس موجود ہوتے ہیں۔
- س:- جسم کے اندر کونسے سیل آکسیجن کو داخل کرتے ہیں؟  
ج:- سرخ سیل آکسیجن کو انسانی جسم کے تمام حصوں تک پہنچاتے ہیں۔
- س:- قوت مدافعت پیدا کرنے والے سیلز کا نام کیا ہے؟

ج: سفید سیل زخم لگنے یا خون بہنے کی صورت میں قوت مدافعت پیدا کر کے زخم کو ختم کرنے اور خون کا بہاؤ روکنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

س: دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے انسانی دماغ کا کونسا حصہ استعمال کرتے ہیں؟

ج: انسانی دماغ کے دو حصے ہیں۔ دائیں اور بائیں سمت والا دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے بائیں سمت والا دماغ جبکہ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے دائیں سمت والا دماغ استعمال کرتے ہیں۔ ایسا قدرتی عمل کے تحت ہوتا ہے۔

س: انسانی آنکھ کتنی دور تک دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟

ج: امریکہ میں ہونیوالی تحقیق کے مطابق انسانی آنکھ 50 میل دور چلنے والی موسم خزاں کا شعلہ دیکھ سکتی ہے۔

س: انسانی آنکھ کتنے رنگوں اور سایوں میں تمیز کر سکتی ہے؟

ج: انسانی آنکھ ایک کروڑ مختلف رنگوں اور سایوں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

س: آنکھ آواز کو محسوس کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج: آنکھ آواز کو ارتعاش سے محسوس کر سکتی ہے۔

س: ناک کتنی خوشبوؤں کو سمجھ سکتا ہے؟

ج: ناک 4,000 خوشبوؤں کو سمجھ کر ان میں تمیز کر سکتا ہے۔

س: زبان کتنے ذائقوں میں تمیز کر سکتی ہے؟

ج: زبان 9,000 ذائقوں میں تمیز کر سکتی ہے؟

س: انسانی جسم کا کونسا حصہ سردی، گرمی، دباؤ اور درد کو محسوس کر سکتا ہے؟

ج: انسانی جلد۔

س: ورزش یا کھیلے یاد دہانے ہوئے انسانی دماغ تک پیغام کتنے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پہنچتا ہے؟

ج: ورزش یا کھیلے یاد دہانے ہوئے دماغ تک پیغام 180 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پہنچتا ہے۔

س: ورزش کے دوران انسانی دل ایک منٹ میں کتنی بار دھڑکتا ہے؟

ج: ورزش کے دوران انسانی دل 150 بار فی منٹ کے حساب سے دھڑکتا ہے۔

س: ورزش کے دوران سانس لینے کی رفتار کتنے میل فی گھنٹہ ہوتی ہے؟

ج: ورزش کے دوران سانس لینے کی رفتار 104 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

س: کرۂ ارض پر کونسا جاندار سب سے زیادہ رفتار سے اڑ سکتا ہے؟

ج: سپائیکن میلڈ سوکھٹ نامی پرندہ تمام جانداروں میں سے زیادہ تیز رفتار ہے۔ اس پرندے کے اڑنے کی رفتار 104 میل فی گھنٹہ ہے۔

س: چیتا کتنے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے؟

ج: چیتا 60 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

س: چیتا کتنے سیکنڈ کے اندر اندر 45 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کے قابل ہو جاتا ہے؟

ج: چیتا صرف دو سیکنڈ کے اندر اندر 45 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

س: شتر مرغ (پرندہ) کتنے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے؟

ج: شتر مرغ 45 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ یہ واحد پرندہ ہے جو اڑ نہیں سکتا ہے۔

س: گھوڑا زیادہ سے زیادہ کتنی رفتار سے دوڑ سکتا ہے؟

ج: گھوڑے کی زیادہ سے زیادہ رفتار 43 میل فی گھنٹہ ہے۔

س: وہیل چھلی کی رفتار کتنے میل فی گھنٹہ ہے؟

ج: وہیل چھلی 34 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز سکتی ہے۔

س: انسان زیادہ سے زیادہ کس رفتار سے دوڑ سکتا ہے؟

ج: انسان کی رفتار کی فوری حد 26.95 میل فی گھنٹہ ہے۔ نوٹ: (یہ رفتار معروف اٹھلیف کارل لیوس کی دوڑ کار پکارڈ ہے)۔

س: کیا کسی انسان کے فکر پرش کسی دوسرے انسان کی افکیوں کے نشانات سے ملتے ہیں؟

ج: کسی بھی انسان کے فکر پرش کسی دوسرے انسان سے نہیں ملتے ہیں۔

س: دل ایک دن میں اوسطاً کتنی بار دھڑکتا ہے؟

ج: دل ایک دن میں اوسطاً 100,000 بار دھڑکتا ہے۔

س: انسانی جسم میں موجود دل ایک دن میں کم از کم کتنی بار دل سے ہو کر گزرتے ہیں؟

ج: انسانی جسم میں موجود تمام دل ایک دن میں کم از کم ہزاروں دفعہ دل کے اندر سے گزرتے ہیں۔

س: خون ایک گروے میں سے کتنی بار گزرتا ہے؟

ج: 24 گھنٹوں کے دوران خون 400 بار دونوں گرووں سے گزرتا ہے۔

س: آنکھ ایک دن میں کتنی بار جھپکتی ہے؟

ج: انسانی آنکھ ایک دن میں 20,000 بار جھپکتی ہے۔

س: ہنسنے کے دوران کتنے انسانی اعصاب حرکت کرتے ہیں؟

ج: ہنسنے کے عمل کے دوران 1400 اعصاب براہ راست حرکت کرتے ہیں۔

س: جسم پر موجود بال (زندہ یا مردہ) کو نئے سیل پر مشتمل ہوتے ہیں؟

ج: بال مردہ سیلز (Cells) پر مشتمل ہوتے ہیں۔

س: بال ایک دن میں کتنے انچ بڑھتے ہیں؟

ج: انسانی بال ایک دن میں 0.013 انچ بڑھتے ہیں۔

س: ایک دن میں کتنے انسانی بال بھڑتے ہیں؟

ج: ایک دن میں 80 سے 100 تک انسانی بال بھڑ جاتے ہیں۔

س: کنگ نہ ہونے کی صورت میں بال اوسطاً کتنے انچ لمبے ہو جاتے ہیں۔



ج: کنگ نہ ہونے کی صورت میں انسانی بال 24 سے 36 انچ تک لمبے ہو جاتے ہیں۔

س: نور انیدہ بچے کتنے گھنٹے سوتا ہے؟

ج: نور انیدہ بچہ اوسطاً 20 گھنٹہ روزانہ سوتا ہے۔

س: خوراک عمل انہضام کے دوران کتنے فٹ لمبی نالیوں سے گزرتی ہے؟

ج: عمل انہضام کے دوران خوراک 30 فٹ لمبی نالیوں سے گزرتی ہوئی جڑ جسم بنتی ہے۔

س: کان آواز کو کیسے محسوس کرتے ہیں؟

ج: انسانی کان ہوا کی وائبریشن (Vibration) ارتعاش سے آواز کو پہچانتا ہے۔

س: انسانی حواس خمسہ کی اقسام اور تعداد بتائیے؟

ج: حواس خمسہ پانچ اقسام کے ہوتے ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) دیکھنا (آنکھ) (2) سننا (کان) (3) چھونا (ہاتھ)

(4) چمکنا (زبان) (5) سونگنا (ناک)

س: ایم اور پیراج میں کیا فرق ہے؟

ج: ایم:

پن بجلی پانی کی توانائی کو کام میں لا کر پیدا کی جاتی ہے اور رو یا دھن پر بند باندھے جاتے ہیں

پیراج:

کھلا اور چلتا پانی جسے پینے اور کھیتوں میں زمین کی زرخیزی کے طور پر استعمال میں لانے کے لیے سٹور کیا

جائے۔

س: امونیم سلفیٹ کھا دکھاں استعمال کی جاتی ہے؟

ج: امونیم سلفیٹ کو ہم بطور کھاد استعمال کرتے ہوئے کھیتوں میں زمین کی زرخیزی کے لیے استعمال کرتے

ہیں۔

س: پاکستان میں توانائی کے دو استعمال بتائیے؟

ج: (i) صنعتوں میں بجلی کا استعمال

(ii) گھروں میں بجلی اور گیس کا استعمال

س: DNA اور RNA میں دو اہم فرق لکھیے؟

ج: DNA صرف کورسائی میں ہوتا ہے جس سے کروموسوم بنتے ہیں جبکہ RNA کی زیادہ مقدار مائٹوپلازم میں

پائی جاتی ہے تاہم RNA کی تھوڑی سی مقدار نیکلیس میں بھی پائی جاتی ہے۔

س: لیزر کے دو استعمال بتائیے؟

ج: (i) لیزر شعاعوں کے استعمال سے آنکھ جیسے نازک حصے کی سرجری کی جاتی ہے۔

(ii) لیزر کی مدد سے کینسر جیسے موزی مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔

س: زراعت میں ریڈیو آکسٹونوٹس کے دو استعمال بتائیے؟

ج: (i) زمین کی زرخیزی معلوم کی جاتی ہے۔

(ii) ایسی ادویات تیار کی جادیں ہیں جو فصلوں کو کیڑوں کوڑوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔

س: سائنس کی تعریف کیجیے؟

ج: سائنس لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی جانتا ہیں۔ سائنس ایک ایسا علم ہے جس سے کسی چیز کی حقیقت

معلوم کی جاتی ہے۔

س: کینسر سے بچاؤ کے چار طریقے لکھیے۔

ج: (i) تمباکو نوشی سے بچنا چاہیے۔

(ii) اگر جسم پر کوئی ابھار سا پڑ جائے تو فوراً ڈاکٹر کو چیک کرائیں۔

(iii) مختلف صنعتوں میں کام کرنے والے کو اپنے ہاتھ وغیرہ کی حفاظت کرنی چاہیے۔

(iv) ہر سال اپنا پورا طبی معائنہ کرائیں۔

س: طبی سائنسی علوم کی چار اہم شاخوں کو وضاحت سے بیان کیجیے۔

ج: طبی سائنسی علوم (Physical Sciences)

یہ علوم غیر جاندار اشیاء کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان میں علم الارض، فلکیات، طبیعیات اور کیمیا

کے علوم شامل ہیں۔

(الف) علم الارض

علم الارض سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں زمین پر پائی جانے والی اشیاء مثلاً مٹی، رویت، پتھر، پتیل،

گیس وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر زمین کے اندر معدنیات کا وقوع اور ان کی ماہیت اس علم کا

جزو ہے۔

پاکستان اور علم الارض: پاکستان میں زمین معدنیات کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہے۔ حکومت نے

جیالوجیکل سروے آف پاکستان کی طرز کے کئی مرکزی اور صوبائی ادارے قائم کر رکھے ہیں جن کا کام

ملک کی زیر زمین دولت کی نوعیت، مقام اور افادیت کے متعلق تحقیق کرنا ہے۔

(ب) فلکیات (Astronomy)

ستاروں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے علم کو فلکیات کہتے ہیں۔ فلکیات قدیم ترین سائنس ہے۔

قدیم زمانے میں چینی، ہندی، بابلی (Babylonian) اور مصری فلکیات دانوں نے کھلی آنکھوں سے

قبل مشاہدہ اجسام فلکی کا بڑا عمیق مطالعہ کیا اور دلچسپ نظریات قائم کیے۔ وقت کی سال، مہینے، ہفتے اور

دنوں میں تقسیم زمانہ قدیم کے فلکیات دانوں کا ہی کارنامہ ہے۔

جدید فلکیات: جدید فلکیات کی ابتدا دور بین کی ایجاد کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔ یہ بے پایاں ایجادات

کا کائنات کے متعلق علم بڑا احمد و دھما جبکہ پچھلے تین سو سالوں کی دریا لٹوں نے کائنات کے متعلق علم میں



بے پناہ اضافہ کیا اور مختلف قسم کے اجسام فلکی (جیسے سپرنووا، نیوٹران، ستارہ، بلیک ہول) نئی کھشائیں اور کھشائوں کے جرم سے وغیرہ دریافت کیے ہیں۔ فلکیات کے مطالعہ میں ریاضی اور طبیعیات کے علوم کا بڑا حصہ ہے۔

(ج) - طبیعیات (Physics)

طبیعیات طبیعی علوم کی وہ شاخ ہے جس میں مادہ اور توانائی کی ماہیت اور ان کے مابین تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ غیر جاندار مادے اور اس کی تبدیلیوں سے متعلق مشاہدات کے لیے ضروری تکنیک اور ان مشاہدات کو بیان کرنے کے لیے زبان طبیعیات ہی فراہم کرتی ہے۔

طبیعیات کی شاخیں: طبیعیات کی مزید شاخوں میں بائنا جاتا ہے جیسے میکانات، حرارت، آواز، روشنی، بجلی، ایٹم کی ساخت وغیرہ۔

طبیعیات کی اہمیت: جدید زندگی کی بیشتر سہولیات جیسے بجلی سے چلنے والی مصنوعات مثلاً ریڈیو، ٹیلیفون، ٹیلی وژن، ویڈیو کیسٹ ریکارڈر، ڈیجیٹل گھڑیاں، کمپیوٹر وغیرہ سب طبیعیات کے کارنامے ہیں۔

(د) - کیمیا (Chemistry)

علم کیمیا سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں مادے کے خواص، اس کی ماہیت اور ترکیب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مادے میں وقوع پزیر ہونے والی تبدیلیوں اور تعاملات کا مطالعہ بھی کیمیا کا ایک اہم جزو ہے۔ دنیا میں ہر وقت بے شمار کیمیائی عمل ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارا وجود بھی مسلسل کیمیائی تعاملات سے قائم ہے۔ خوراک کا ہضم ہونا، خون کا بہنا، ویدوں کے خون کا صاف ہونا، سب کیمیائی تعاملات کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح موسمِ ہتی کا جلنا، لوہے کو زنگ لگنا، چوں سے آکسیجن کا پیدا ہونا کیمیائی عمل کی چند مثالیں ہیں۔

کیمیا کا استعمال: عموماً میں مادے کے مالیکیول کے جوڑ توڑ سے نئے مرکبات بنتے ہیں۔ کیمیا کا استعمال بہت وسیع ہے۔ کار کا ایندھن، ٹوٹھ برش، نئی نئی ادویات، تعمیر کی سائلے وغیرہ کیمیا کے استعمال کی واضح مثالیں ہیں۔

س: پاکستان میں مشینی کاشت کے اہم خدوخال کی وضاحت کیجیے۔

ج: مشینی کاشت

مشینی کاشت سے مراد زمین کی تیاری، بوائی، آبیاری، فصلوں کی حفاظت کٹائی، غلہ حاصل کرنے کے تمام مراحل کو مشینوں کی مدد سے یکجہل تک پہنچانا ہے۔

مشینی کاشت کے تقاضے

ہمارے کسان سخت محنت اور جان فشانی سے کام لیتے ہیں اس کے باوجود ہماری پیداوار ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ بعض اشیاء میں تو ہم خود کفیل بھی نہیں ہیں ہمارے ملک کی ستر فیصد معیشت کا دار و مدار زراعت پر ہے۔ اس لیے زرعی شعبے کو مشینوں کے سہارے جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ مشینی کاشت کی افادیت کے پیش نظر مندرجہ ذیل اقدامات سے استفادہ کیا جائے۔

1۔ جدید آلات: جدید آلات کی مدد سے روایتی طریقہ کے مقابلے میں وقت کی تقریباً بیس گنا بچت ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے بلند و زر آسانی سے نئی زمینوں کو توڑ کر زیر کاشت لائے جاتے ہیں۔ روایتی طرز کے کل پیچھے کسی اور سہارے کی جگہ اب ٹریکٹر کہیں آسانی سے بہتر طور پر زمین تیار کر سکتے ہیں۔ ٹریکٹر کی طاقت سے بچ بونے والی، فصل کاٹنے اور اناج صاف کرنے والی کئی دوسری مشینیں بھی چلائی جاسکتی ہیں۔ اس طرح ٹریکٹر اپنی افادیت کے پیش نظر کسانوں کی بنیادی ضرورت بن چکا ہے۔ اس لیے ٹریکٹر سازی کی صنعت پر خاصی توجہ دی گئی ہے اور ملک میں ہر سال 40 ہزار سے زائد ٹریکٹر تیار کیے جا رہے ہیں۔

2۔ آبپاشی کے نئے طریقے: زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے مناسب پانی کی فراہمی بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ دریاؤں سے آنے والے پانی کو ضائع ہونے سے روکنے کے لیے جدید طریقے اپنائے جائیں۔ اس مقصد کے لیے سرکاری اعانت سے نکلے اور کھالوں کو پختہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ پھر اور ناہموار خشک علاقوں میں کئی طرح کے مصنوعی پانیوں، ہوائی سپرے اور زراعت آبپاشی کی ٹیکنیک کو رواج دیا جا رہا ہے۔ بارانی علاقوں میں بھی آبپاشی کے لیے جدید آلات کے استعمال کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔

3۔ فصلوں کی نگہداشت: فصلوں سے بہتر پیداوار کے حصول کے لیے باقی تمام اقدامات کے ساتھ ساتھ فصلوں کی بہتر نگہداشت کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں کپاس، چاول، گنے، آم اور کیلے کی فصلوں کی بہتر پیداوار بہت حد تک حفاظتی ادویات کے استعمال سے ہی ممکن ہوتی ہے۔

4۔ تحقیق اور جدت: زراعت میں تعلیم و تحقیق کے لیے تین یونیورسٹیاں اور تین سے زائد سکول، کالج اور دوسرے ادارے بھی ہیں۔ زرعی تحقیق کی قومی کونسل اپنے تحقیقی منصوبوں کے علاوہ ان اداروں میں ہونے والی تحقیق اور تجربہ میں رابطے اور رہنمائی کے فرائض بھی سر انجام دیتی ہے۔

5۔ مشینی کاشت کی افادیت: مشینی کاشت کم سرمائے، کم محنت اور کم وقت سے زیادہ پیداوار کی ضمانت دیتی ہے۔ اس سے کسانوں کو بہت حد تک سخت جانی مشقت سے بھی نجات ملتی ہے۔ کسانوں کو فراغت اور تفریح کے لیے زیادہ وقت میسر آ رہا ہے اس لیے کسان کو قاتلو وقت میں سرغنائی، ماعی پروری اور ڈیری فارمنگ کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔

س: کاربن کی قلمی اشکال کے نام لکھیں اور ان کے خواص کا موازنہ کریں۔

ج: جب کوئی عنصر قدرتی طور پر مختلف حالتوں میں اس طرح پایا جائے کہ ان کی کیمیائی خصوصیات ایک جیسی ہوں مگر طبی خصوصیات مختلف ہوں تو یہ مظہر ہمروہیت کہلاتا ہے۔ کاربن کی مندرجہ ذیل قلمی اشکال ہیں۔ غیر قلمی حالتیں:

(الف)

غیر قلمی حالت میں کاربن، کاہل، معدنی کوئلہ، حیوانی کوئلہ، گیس، کاربن، کوک وغیرہ کی شکل میں ملتا ہے۔ یہ عموماً ناخالص حالت میں ہوتا ہے۔

(ب) قلمی حالتیں:

کاربن کی متعدد ذیل دونوں قلمی بہروپی اشکال ہیں اور انہی حالتوں میں کاربن قدرتی طور پر آزاد حالت میں پایا جاتا ہے۔

- 1- ہیرا
- 2- گرافائٹ
- 1- ہیرا: ہیرا کاربن کی خالص ترین شکل ہے یہ انتہائی سخت چمکدار اور شفاف ٹھوس حالت میں پایا جاتا ہے۔ یہ جنوبی افریقہ، بوسوانا اور ہندوستان اور جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے۔

خواص اور فوائد:

- 1- ہیرا خالص حالت میں بے رنگ اور شفاف ہوتا ہے۔
- 2- جب اس کی تراش خراش کی جاتی ہے تو یہ انتہائی چمکدار نظر آتا ہے۔
- 3- یہ قدرتی حالت میں پائی جانے والی سخت ترین شے ہے۔
- 4- اس کی کثافت 3.3 گرام فی مکعب سم ہوتی ہے۔
- 5- یہ برقی رو کے لیے ناقص موصل ہے یعنی اس میں سے بجلی نہیں گزر سکتی۔
- 6- اگر اسے برقی بجلی میں زیادہ دیر تک گرم کیا جائے تو یہ گرافائٹ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
- 7- ساخت کے لحاظ سے ہیرے میں پائے جانے والے ایٹم ہر طرف سے جڑے ہوتے ہیں۔ انہیں آسانی سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس وجہ سے یہ زیادہ سخت ہوتا ہے۔
- 8- یہ سخت ہونے کی وجہ سے شیشہ کاٹنے اور دوسرے آلات میں استعمال ہوتا ہے۔
- 9- ہیرے کے جزاء سے قیمتی زیورات تیار کیے جاتے ہیں۔

گرافائٹ:

گرافائٹ سیاہی مائل بھورے رنگ کا نرم ٹھوس ہوتا ہے۔ یہ سری لنکا، ہندوستان، امریکہ، کینیڈا اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔

خواص اور استعمال:

- 1- گرافائٹ ایک سیاہی مائل قلمی کاربن ہے۔
- 2- یہ ملائم نرم اور چمکنا ہوتا ہے۔
- 3- یہ بجلی اور حرارت کا اچھا موصل ہے۔
- 4- اس کی کثافت 2.2 سے 2.5 تک ہوتی ہے۔
- 5- برقی بجلی میں زیادہ دیر تک گرم کرنے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔
- 6- ساخت کے لحاظ سے گرافائٹ میں پائے جانے والے ایٹم تہہ دار شکل میں ہوتے ہیں۔
- 7- گرافائٹ بطور مادہ کرکٹسٹان لگانے کے کام آتا ہے۔

سرخ

- 8- چمکنا ہونے کی وجہ سے مشینوں میں بطور گرہس استعمال ہوتا ہے۔
- 9- برقی موصل ہونے کی وجہ سے برقی تارے بنائے جاتے ہیں۔
- س: حیوانی خلیہ کی شکل بنائے اس کے مختلف حصوں کے نام لکھیے اور کوئی سے تین حصوں کی مختصر وضاحت کیجیے۔
- ج: خلیہ کی ساخت:

خلیہ حیاتیاتی مادے پر ڈیو پلازم کا ماڈل ہوتا ہے جو چار بنیادی حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

- 1- غلوی جلی یا سیل ممبرین (Cell Membrane)
- 2- مرکزہ نکلیس (Nucleus)
- 3- سائٹوپلازم (Cytoplasm)
- 4- دھلی غلایا ویکول (Vacuole)

1- غلوی جلی یا سیل ممبرین:

- (i) یہ ایک پتلی سی جلی خلیہ کے ارد گرد ہوتی ہے۔
- (ii) یہ جاندار ہوتی ہے۔
- (iii) یہ نیم نفوذ پذیر ہوتی ہے، خلیہ سے نکلنے والی اور اس میں داخل ہونے والی اشیاء اس جلی میں سے عمل نفوذ کے ذریعے گزرتی ہے۔

2- سائٹوپلازم:

خلیہ کی جلی اور مرکزہ کے درمیان نیم شفاف دانے دار گاڑھا سیال مادہ ہوتا ہے جسے سائٹوپلازم کہتے ہیں۔ اس میں بہت سے نامیاتی اور غیر نامیاتی مرکبات مثلاً نشاستے، پروٹین اور چمکنا یاں شامل ہیں ان کے علاوہ اس میں مندرجہ ذیل چھوٹے چھوٹے جاندار اجسام بھی پائے جاتے ہیں۔

- (i) یہ بیضوی شکل کا جسم ہے جو دو سینٹری اول (Centriole) پر مشتمل ہوتا ہے۔
- (ii) رائبوسوم: یہ چھوٹے اجسام ہوتے ہیں تعداد میں بہت سے ہوتے ہیں اور پروٹین بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- (iii) گالیمی باڈیز: یہ چھوٹے چھوٹے دانوں، ریشوں یا تھالی کی شکل کے ہوتے ہیں بعض رطوبتوں کے بنے اور اخراج میں مدد دیتے ہیں۔
- (iv) مائٹوکانڈریا: یہ چھوٹے چھوٹے ریشوں، دانوں یا سلاخ کی شکل کے ہوتے ہیں ان میں غلوی عمل جنس کے دوران توانائی پیدا ہوتی ہے۔

3- نکلیس یا مرکزہ:

یہ عموماً خلیہ کے وسط میں ہوتا ہے۔ اس کی شکل تقریباً گول ہوتی ہے۔

- (i) مرکزائی جلی یا نکلیس ممبرین: مرکزہ کے ارد گرد ایک پتلی سی جلی ہوتی ہے۔ یہ جلی سائڈار ہوتی



ہے جن کے ذریعے چیزیں اندر یا باہر لغو کرتی ہیں۔

- (ii) نیوکلیو پلازم: یہ مرکزہ کے اندر ایک کثیف لیکن شفاف سیال مادہ ہوتا ہے۔  
(iii) کروموسوم: یہ نیوکلیو پلازم میں بہت سے اچھے ہوئے نازک دھارے کی طرح ہوتے ہیں۔ زندگی کی بقا اور ارتقاء کے لیے کروموسوم انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کروموسوم پر جنز (Genes) ہوتے ہیں۔

- (iv) نیوکلیائی: مرکزے کے اندر ایک یا دو چھوٹے چھوٹے اجسام بھی ہوتے ہیں جنہیں نیوکلیائی کہتے ہیں۔

س: روغنیات میں مل ہونے والے کوئی چار وٹامن کا قیود اور استعمال بیان کیجیے۔

### ج: وٹامن اے (Vitamin A)

وٹامن اے کا حصول: یہ وٹامن عام طور پر ہری بھری گھاس، ترکاریوں، گاجر، بند گوبھی، لٹائر، گیہوں، بھٹی اور چھٹی کے جگر، دودھ اور مکھن میں پایا جاتا ہے۔ انڈے کی زردی میں بھی اس کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ وٹامن گوشت اور پھلوں میں بھی کسی قدر موجود ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ وٹامن سبزیوں میں کیروٹین کی صورت میں ہوتا ہے۔ جسم میں یہ کیروٹین حیاتیات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

وٹامن اے کی اہمیت: وٹامن اے جسم کی صحت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ خاص طور پر نشوونما پانے والے بچوں کے لیے تو یہ بہت ہی ضروری ہے کیونکہ نشوونما کا دارودار بڑی حد تک اس پر بھی ہے۔ اس وٹامن کی کمی سے عام طور پر رات کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔ دانتوں کی نشوونما اور صحت کے لیے بھی یہ وٹامن بڑا اہم ہوتا ہے۔

### وٹامن ڈی (Vitamin D)

وٹامن ڈی کا حصول: یہ وٹامن کاڈ (Cod) مچھلی اور شارک مچھلی کے جگر کے تیل میں بہت وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دودھ، مکھن، بالائی اور انڈے کی زردی میں بھی پایا جاتا ہے۔

وٹامن ڈی کی اہمیت: جسم کے کیمیائی عملوں میں کیمیشم اور فاسفورس اسی وٹامن کے زیر اثر استعمال ہوتے ہیں۔ فاسفورس چونکہ ہڈیوں کا ایک اہم جزو ہے۔ اس لیے اس وٹامن کی کمی سے ہڈیاں نرم، کھوکھلی اور ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔

### وٹامن ای (Vitamin E)

وٹامن ای کا حصول: اس وٹامن کا کیمیائی نام ٹوکوفرول (Tocopherol) ہے۔ یہ وٹامن انڈے کی زردی، مومک، پھلی، زیتون کا تیل، پستہ، دودھ، مکھن اور سبزیوں مثلاً سلاڈ، بند گوبھی، گاجر اور آلو وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ وٹامن ای کی اہمیت: وٹامن ای کی کمی سے عضلات اور اعصاب کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور اس کی کمی سے عام طور پر عورتوں میں ہاتھ پن کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔

### وٹامن کے (Vitamin K)

یہ وٹامن زیادہ تر سبزیوں مثلاً گوبھی، پالک، سویا بین میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کچھ مقدار گوشت میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ وٹامن خون منجمد ہونے میں مددگار ہوتا ہے۔ لہذا اس کی کمی کی صورت میں اگر کوئی زخم وغیرہ لگ جائے تو خون بہنا شروع ہو جاتا ہے اور مشکل سے بند ہوتا ہے۔

س: کینسر کی پہچان کیا ہے اور اس کا علاج کیوں کر ممکن ہے؟ بیان کیجیے۔

ج: کینسر کو عام اصطلاح میں سرطان کہتے ہیں جس کا مطلب کیکڑا ہے۔ یعنی یہ کیکڑے کی طرح انسان جسم میں اپنے پنجے جما کر بڑھتا رہتا ہے۔ کینسر دراصل خلیات کی بے قابو اور بے تحاشہ تقسیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ عام طور پر رسولی، پھوڑے، گٹھی یا ورم کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے کینسر کے خلیے کسی ایک جگہ محدود رہتے ہیں یا پھر یہ خون کے ساتھ جسم میں بہت سی دوسری جگہوں پر پہنچ سکتے ہیں اور وہاں نئی نئی رسولیاں وغیرہ بناتے لگتے ہیں۔

### کینسر کا علاج

کسی زمانے میں کینسر کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ آج کل بھی اس کا علاج کافی مشکل ہے لیکن ممکن ہے اور خاص طور پر اگر کینسر اپنی شروع کی حالت میں تشخیص کر لیا جائے تو پھر مکمل شفا بہت حد تک ممکن ہے۔ بنیادی طور پر کینسر کا علاج مندرجہ ذیل تین طریقوں سے ہوتا ہے۔

#### 1۔ بذریعہ ادویات یا کیموتھراپی (Chemotherapy)

اب تک بہت سی ادویات ایجاد ہو چکی ہیں جو کینسر یا اس کے جسم میں پھیلاؤ کو کافی حد تک دور کرتی ہیں مثلاً ایک دوا (Fluaro Uracil) آج کل عام استعمال میں ہے۔

#### 2۔ بذریعہ سرجری یا جراحی (By Surgery)

کینسر کی رسولی کو بذریعہ سرجری یا آپریشن نکال دیا جاتا ہے۔ عموماً بالی نائن رسولیوں کا علاج اس طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ سرائیت کرنے والے کینسر کا علاج جراحی سے پوری طرح نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عام طور پر ایسا کینسر جسم کے دوسرے حصوں میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

#### 3۔ بذریعہ تابکاری (Radiotherapy Radiation Therapy)

بعض قسم کی تابکاری (Radiations) انسانی جسم کے (Tissues) پر گرائی جاتی ہیں تو وہاں حصوں کو توڑ پھوڑ اور تباہ کر سکتی ہیں لہذا ایسی ہی شعاعوں کو اگر کینسر زدہ حصے پر ڈالا جائے تو وہ کینسر تباہ کیا جاسکتا ہے۔ ان سب اقسام کے علاج کے باوجود یہ ممکن ہے کہ چند سالوں کے بعد کینسر پھر نمودار ہو جائے۔ کینسر کے علاج کو اس وقت تک کامیاب خیال نہیں کیا جاسکتا جب تک شفا یاب ہونے کے بعد پانچ یا چھ سال تک مرض پھر نمودار نہ ہو جائے۔



ن: دور حاضر میں نیوکلیائی توانائی انسان کے لیے بہت مفید ہے؟

ج: نیوکلیائی توانائی کے پر امن استعمال سے بہت سے فائدے حاصل کیے جا رہے ہیں جن سے انسانی زندگی اور بھی اہل ہو جاتی ہے۔

بجلی پیدا کرتا:

نیوکلیائی توانائی سے بجلی پیدا کی جا رہی ہے جس کے لیے مختلف ممالک میں ایٹمی بجلی گھر بنائے جا رہے ہیں جن میں ایٹمی انشطار کے ذریعے حاصل ہونے والی توانائی سے جنریٹروں کو چلا کر بجلی پیدا کی جائے گی۔

جہازوں اور آبدوزوں میں استعمال:

نیوکلیائی توانائی سے بڑے بڑے جہاز اور آبدوزیں چلائی جا رہی ہیں جس سے تیل اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ خلائی تحقیق کے وسیع جانے والے راکٹوں میں بھی ایٹمی ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے۔

ریڈیو آئیوسوٹوپ کی تیاری:

عام عناصر کو ری ایکٹر میں رکھ کر ان کے آئیوسوٹوپ تیار کیے جاتے ہیں پھر یہ آئیوسوٹوپ طب، زراعت، کیمیا، صنعت اور بیالوجی وغیرہ کی تحقیق میں بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

بیماروں کا علاج:

انسانی جسم کے کسی بیمار حصے کی نشان دہی کے لیے بھی آئیوسوٹوپ استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً جسم کے غلیوں کے لیے آئیوڈین بہت ضروری ہے۔ یہ آئیوڈین تھائی رائیڈ گلینڈ خون سے جذب کرتے ہیں۔ جتنی تیزی سے یہ گلینڈ آئیوڈین جذب کریں گے اتنے ہی یہ گلینڈ صحت مند ہوں گے۔

مریض میں آئیوڈین جذب ہونے کی رفتار دیکھنے کے لیے مریض کو آئیوڈین کے آئیوسوٹوپ کی مناسب خوراک دی جاتی ہے۔ یہ آئیوڈین تھائی رائیڈ گلینڈ میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک آلہ گائیگر کاؤنٹر مریض کی گردن کے پاس لگایا جاتا ہے جس سے آئیوڈین جمع ہونے کی رفتار نوٹ کی جاتی ہے اگر یہ رفتار سست ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گلینڈ صحت مند نہیں ہیں۔

ایسے عناصر جن کے ایٹم غیر قیام پذیر ہوں ہر وقت ان ایٹموں کے مرکزہ سے خاص قسم کی شعاعیں خارج ہوتی رہتی ہیں۔ یہ خارج ہونے والی شعاعیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔

- 1- الفا ذرات یا الفا شعاعیں
- 2- بیٹا ذرات یا بیٹا شعاعیں
- 3- گیمما شعاعیں

الفا ذرات یا الفا شعاعیں:

(i) الفا ذرات دو پروٹون اور دو نیوٹرون پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(ii) ان پر مثبت برقی چارج ہوتا ہے جو الیکٹران کے برقی چارج سے دو گنا یعنی ۲ کے مرکزہ کے برابر ہوتی ہے۔

(iii) ان میں آئین بنانے کی بہت زیادہ طاقت ہوتی ہے۔

(iv) ان میں نفوذ کرنے کی طاقت بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ان کے پتلے کاغذ سے بھی روکا جاسکتا ہے۔

(v) یہ ذرات کسی ایٹم کے مرکزہ میں مصنوعی انشطار پیدا کر سکتے ہیں۔

(vi) یہ ذرات انسانی جسم پر طعن اور زخم پیدا کر دیتے ہیں۔

(vii) یہ ذرات ہوائیں چند سینٹی میٹر ہی فاصلے طے کر سکتے ہیں۔

(viii) الفا ذرات کی کیت ہائڈروجن کے نیوکلئس سے چار گنا ہوتی ہے۔

بیٹا ذرات یا بیٹا شعاعیں:

1- ان پر منفی چارج ہوتا ہے یہ الیکٹران ہوتے ہیں۔

2- ان کی کیت الیکٹران کی کیت کے برابر ہوتی ہے۔

3- یہ الفا ذرات کی نسبت تیز رفتار ہوتے ہیں اور فضا میں کئی سو سینٹی میٹر کے فاصلے تک جاسکتے ہیں۔

4- ان کی نفوذی قوت الفا ذرات سے سو گنا زیادہ ہوتی ہے۔ انہیں ایک سینٹی میٹر موٹی دھاتی پلیٹ سے روکا جاسکتا ہے۔

5- جب بیٹا ذرات کو کسی دھاتی پلیٹ سے روکا جائے تو یہ ایکس ریز پیدا کرتے ہیں۔

6- یہ فوٹو گرافک پلیٹ کو متاثر کرتی ہیں۔

7- اگر یہ ذرات جسم میں داخل ہو جائیں تو کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔

گیمما شعاعیں:

1- یہ برقی مقناطیسی شعاعیں ہوتی ہیں۔

2- ان کی طول موج بہت چھوٹی لیکن فریکوئنسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

3- یہ شعاعیں فضا میں بہت زیادہ دور تک جاسکتی ہیں۔

4- یہ شعاعیں روشنی کی رفتار سے سفر کرتی ہیں۔

5- انہیں صرف سپے اور کنکریٹ کی موٹی دیواروں سے ہی روکا جاسکتا ہے۔

6- جب یہ شعاعیں کسی دھات پر پڑتی ہیں تو فوٹو الیکٹران خارج کرتی ہیں۔

7- ان کی نفوذ کی طاقت بیٹا شعاعوں سے بھی 100 گنا زیادہ ہوتی ہے۔

8- گیمما شعاعیں ایکس ریز کے مشابہ ہوتی ہیں لیکن ان کی توانائی ایکس ریز سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

## بیالوجی

- س: مائی ٹو کا ٹریڈ یا کوٹیل کا پاور ہاؤس کیوں کہا جاتا ہے؟  
ج: مائی ٹو کا ٹریڈ یا کوٹیل کا پاور ہاؤس اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ سیل کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔
- س: ویکسینز کے استعمال سے جسم بیماریوں سے کیوں محفوظ رہتا ہے؟  
ج: ویکسینز کے استعمال سے جسم میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے اور جسم بیماریوں کے خلاف لڑ سکتا ہے۔
- س: ضیائی تالیف کے بغیر سانس لینا کیوں ممکن نہیں؟  
ج: ضیائی تالیف کے بغیر سانس لینا ممکن نہیں کیونکہ ضیائی تالیف کے عمل سے پورے آکسیجن گیس ہوا میں خارج کرتے ہیں جو ہر سانس لینے کے کام آتی ہے۔
- س: مارفولوجی اور فزیالوجی میں فرق واضح کیجیے۔  
ج: مارفولوجی: جانداروں کی شکل اور ساخت کو مارفولوجی کہتے ہیں۔  
فزیالوجی: جانداروں کے مختلف اعضاء کے افعال کا مطالعہ فزیالوجی کہلاتا ہے۔

- س: عمل اخراج کی تعریف کیجیے۔ نیز لیور فلوک اور کچھوے کے اعضاء اخراج کے صرف نام لکھیے۔  
ج: جسم سے فالتو مادوں کے اخراج کو عمل اخراج کہتے ہیں۔ لیور فلوک میں آنتیں ہوتی ہیں جبکہ کچھوے میں آنتیں نہیں ہوتی بلکہ تکی ہمد رجلد ہوتی ہے۔
- س: اینڈوسپریم کہیں ہوتا ہے؟ اس کی اہمیت بیان کیجیے۔  
ج: نشوونما پانے والے بیج کا وہ حصہ جس میں خوراک ذخیرہ ہوتی ہے۔
- س: ٹیڈ پول میں کون سے ایسے اعضاء ہوتے ہیں جو بالغ مینڈک میں نہیں ہوتے۔  
ج: دم۔ انگلیوں کے درمیان جمل نہیں ہوتی۔
- س: بیکٹیریا سے حاصل ہونے والی دو انتہائی بائیوٹک کے نام لکھیے۔  
ج: (i) پھپھوندوی (ii) بائیو اسکی سائیڈز
- س: مینڈل کے لاء آف میگرٹیکشن کی تعریف کیجیے۔  
ج: تمام جانداروں میں خصوصیات کو قابو کرنے والے جنز جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں جو گھٹیں بننے وقت ایک

دوسرے سے ایسے علیحدہ ہوتے ہیں جو کہ جوڑے میں سے صرف ایک جین ہی ایک گیٹ میں ہو۔

- س: ماحولیاتی نظام کے حیاتی عوامل اور ان کی اہمیت بیان کیجیے۔  
ج: ماحولیاتی نظام (Ecosystem) ایسی جگہ جہاں مختلف جاندار چاہے جانور ہوں یا پودے مل جل کر ایک دوسرے پر انحصار کر کے اپنا وجود برقرار رکھ سکتے ہوں ایک ماحولیاتی نظام کہلاتا ہے۔
- س: ماحولیاتی نظام میں موجود طبیعی عوامل  
ج: ایک ماحولیاتی نظام میں درج ذیل طبیعی عوامل شامل ہوتے ہیں۔  
1- درج حرارت 2- پانی  
3- مٹی 4- فضا اور ہوا 5- روشنی

## 1- درج حرارت (Temperature)

ممالیا اور پرندوں کے علاوہ باقی تمام جانوروں کے جسم کا درج حرارت ماحول کے درج حرارت کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔ ماحول میں درج حرارت کی تبدیلی ایسے جانوروں کے میٹابولزم (Metabolism) کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے جن کے جسم کے اندر درج حرارت کو مستقل رکھنے کے لیے کوئی اندرونی طریقہ کار موجود نہیں ہوتا۔

کرہ ارض پر زمین کا درج حرارت عرض بلند اور اس جگہ کی بلندی (سلسلہ سمندر سے) کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور یہ تبدیلی جانداروں کے جغرافیہ ہندی یعنی تقسیم میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جانداروں کی اکثر انواع دنیا میں صرف ان خطوں تک محدود ہیں جہاں درج حرارت مناسب ہو اور وہ جانداروں کی افزائش نسل اور بقا کے ضامن ہوں کرہ ارض کے استوائی، معتدل اور برقی خطوں میں مختلف انواع کے جانور اور پودے پائے جاتے ہیں۔ جانداروں کی ایسی انواع جو صرف ایک خطے میں پائی جاتی ہیں وہ دوسرے خطوں میں اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتیں۔

## 2- پانی (Water)

جانداروں کے طبعی ماحول کا ایک اہم جزو پانی ہے اور یہ تمام جانداروں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے تاہم کرہ ارض پر پانی کی تقسیم یکساں نہیں ہے۔ استوائی خطے کے مقابلے میں صحراؤں میں پانی انتہائی کم مقدار میں ملتا ہے جس کی وجہ سے صحراؤں میں زندگی کے آثار بہت کم ملتے ہیں۔

زمین پر رہنے والے جانوروں کے لیے بارش اور دریا پانی کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ موسم گرما میں جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف پگھلتی ہے تو دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔

## 3- مٹی (Soil)

پودے مٹی سے نمکیات اور پانی حاصل کرتے ہیں۔ مٹی میں پوٹاشیم، میگنیشیم، فاسفورس، مائیکروجن اور کئی دوسرے عناصر کے نمکیات مٹی کی ذرخیزی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ساخت کے اعتبار سے مٹی میں بھی غیر نامیاتی معدنی مادے اور نامیاتی مادے شامل ہوتے ہیں۔ غیر نامیاتی مادوں میں ریت، بھل (Silt) اور چٹنی مٹی (Clay) کے

ذرات شامل ہوتے ہیں۔ بتوں اور مردہ جانوروں کے گلنے سڑنے سے نامیاتی مادہ پیدا ہوتا ہے اور پانی مٹی کے ذرات کے درمیان موجود رہتے ہیں تاکہ پودوں کی جڑوں کو بوقت ضرورت میسر ہو سکیں۔

#### 4- فضا اور ہوا (Atmosphere and Wind)

فضا اور کرہ ہوائی میں ماحول کا ایک اہم جزو ہے اور اس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن کی محدود مقدار ہوتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ ضیائی تالیف کے لیے اور آکسیجن ہنسنس کے لیے درکار ہیں۔ زمین میں موجود بیکٹیریا فضائی نائٹروجن کو نائٹریٹ میں تبدیل کر کے زمین میں شامل کرتے ہیں جس سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

فضا کی متحرک حالت کو ہوا کہتے ہیں۔ تند و تیز ہوائیں جانداروں کی ساخت اور ان کے جغرافیائی پھیلاؤ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

#### 5- روشنی (Light)

روشنی ماحول میں توانائی کا سرچشمہ ہے۔ ضیائی تالیف کے دوران پودے روشنی کی توانائی کو کیمیائی توانائی میں تبدیل کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی پودوں کی مقامی تقسیم پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ بات بھی ہمارے لیے قابل غور ہے کہ سورج سے زمین تک پہنچنے والی روشنی کا صرف دو فیصد پودوں کی ضیائی تالیف میں استعمال ہوتا ہے جبکہ باقی 98 فیصد حصہ زمین اور سمندروں میں جذب ہو کر حرارتی توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے اس طرح شمسی توانائی زمین کا درجہ حرارت برقرار رکھتی ہے۔

س: فائیکل آرٹھروپوڈ کی چار خصوصیات بیان کیجیے۔

- 1- اس فائیکل کے جسم قطعہ دار ہوتے ہیں۔ یہ قطن صرف بیرونی سطح پر ہوتے ہیں۔
- 2- ان کے جسم پر کاٹھن سے بنا ہوا خول ہوتا ہے جوڑے کا کام دیتا ہے۔
- 3- اس فائیکل کے جانور پانی اور فکگی دونوں پر پائے جاتے ہیں اور مکمل جانوروں کا تین چوتھائی ہے۔
- 4- اس فائیکل کے جانوروں کا جسم تین حصوں پر ہوتا ہے۔

(i) سر (ii) تھوریکس (iii) ایڈومن یا بیٹ

س: جینوٹائپ اور فینوٹائپ میں کیا فرق ہے؟

ج: جینوٹائپ کسی خاص خصوصیت کو ظاہر کرنے والی جین کی حالت کو اس جاندار کا جینوٹائپ کہتے ہیں۔ مثلاً صحیح انسل دراز قد تھے والے پودے کو TT جین کے جوڑے سے ظاہر کیا جاتا ہے یہاں TT پودے کا دراز قد ہونے کے لحاظ سے جینوٹائپ ہے۔

فینوٹائپ کسی جاندار کی ظاہری خصوصیات کو جاندار کا فینوٹائپ کہتے ہیں مثلاً لڑکے کے پودے کے تھے کا دراز یا پست قد ہونا اس کا فینوٹائپ ہے۔

س: مینڈل کے قوانین وراثت کی افادیت کے دو نکات بیان کیجیے۔

ج: 1- ہر جاندار میں کسی بھی خاصیت کو کنٹرول کرنے کے لیے فیکٹرز (Factors) کا ایک جوڑا ہوتا ہے۔

2- ہر جاندار اس جوڑے میں سے ایک اپنی ماں اور دوسرا اپنے باپ سے حاصل کرتا ہے۔

س: تشع کیا ہے؟ اسے کون سے حشرات پھیلاتے ہیں۔ اس کی علامات کیا ہیں۔

ج: تشع (Tetanus) یہ بیماری سپور (Tetani) سے پھیلتی ہے۔ بیکٹیریا کی یہ قسم دنیا بھر میں پائی جاتی ہے۔

#### بیماری کا منبع (Source of Infection)

تشع کے جراثیم زمین کے اندر اور جانوروں کے فضلات میں پائے جاتے ہیں۔ اس مرض کے جراثیم زخم، جلی ہوئی جگہ، نو سولور کی ناف اور آپریشن (Surgical Suture) وغیرہ کے ذریعے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں زنگ آلود وحالت مثلاً کیل سے لگنے والے گہرے زخم بہت خطرناک ہوتے ہیں۔

#### علامات (Symptoms)

اس بیماری کی اہم علامات درج ذیل ہیں۔

- 1- اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔
- 2- جسم کے پٹوں میں شدید درد اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔
- 3- جڑے کے پٹے متاثر ہونے کی وجہ سے مکمل ٹکس سکنا۔ اس حالت کو (Lock Jaw) کہتے ہیں۔
- 4- نظام تنفس متاثر ہوتا ہے۔

#### اہم سائنسدان اور ان کی ایجادات

ایکاد	موجد	تاریخ	قوم
موٹر کار	کارل بینز	1885ء	جرمن
ڈکٹافون	چارلس۔ ایس۔ بیئر	1885ء	امریکی
مولوٹائپ مشین	ہیلمرٹ لیلین	1887ء	امریکی
متحرک تصویر لینے والا	ای۔ بی۔ ماری	1888ء	قراچیسی
کیمرا			
متحرک تصویر دکھانے والا	ای۔ بی۔ ماری	1891ء	امریکی
پرو جیکٹر			
ڈیول امین	ریلی ولف ڈیول	1892ء	جرمن



ریڈیو ٹیلی گراف	جی۔ آرکونی	1896ء	اطالی
ایلیٹرک بیٹری	دولٹا	1800ء	اطالی
ایکس رے	روئنجن	1895ء	جرمنی
ایکس رے ٹیوب	کونج	1916ء	امریکہ
ایٹم بم	اوین ہیر	1945ء	امریکہ
آب دوز	ہٹل	1776ء	امریکہ
اسکولر	براؤن	1919ء	برطانیہ
بندوق	تھامسن	1811ء	امریکہ
بم	ٹالٹ	1916ء	امریکہ
بائیکل	میکلن	1839ء	اسکاٹ لینڈ
بائیکل جدید	اسٹارٹ	1884ء	برطانیہ
بیرومٹر	ٹوری سیلی	1643ء	اطالی
برف بنانے کی مشین	گوری	1851ء	امریکہ
برزگس	ہنسن	1855ء	جرمنی
بیلون (غبارہ)	مونٹ گوفر	1783ء	فرانس
بال پوائنٹ چین	جان لاوڈ	1888ء	امریکہ
بلیڈ (ریزر)	کنگ جیلٹ	1895ء	امریکہ
بلب	ایڈیسن	1879ء	امریکہ
برقی مقناطیس	ہنری	1828ء	امریکہ
بھاپ کا انجن	تھیروٹ	1764ء	برطانیہ
پستول	ساموئل کولٹ	1835ء	امریکہ
پریشنگ پریس	فلن برگ	1475ء	جرمنی
پیراشوٹ	آندرے جیکوئیس	1797ء	فرانس
پیپر مشین	ڈکنسن	1809ء	امریکہ
قمر ماسٹر	گلیٹنگ	1595ء	اطالی
قمر ماسٹر (پارے والا)	فادرن ہایت	1714ء	جرمنی
تار پیڈو	لا	1866ء	برطانیہ
ٹینک (فوجی)	سوشن	1914ء	برطانیہ

ریکٹر	جان فردلک	امریکہ	1892ء
ٹیلی گراف	مارکونی	اطالی	1896ء
ٹیلی فون	گراہم بیل	امریکہ	1876ء
ٹائپ رائٹر	شون۔ گڈن	امریکہ	1668ء
ٹیلی ویژن	جان بھرت	اسکاٹ لینڈ	1926ء
خود رو بین	جینسن	ہالینڈ	1590ء
دور بین	لیبرشے	ہالینڈ	1608ء
ڈائنامائٹ	الفریڈ نوبل	سویڈن	1866ء
ڈائیمو	فیراڈی۔ پیسی ٹائی	اطالی	1860ء
ڈائیمو (ہائیڈرون کولڈ)	شور	امریکہ	1915ء
ریڈار	ٹیلور	امریکہ	1922ء
ریان	موان	برطانیہ	1883ء
ریڈ ٹائر	ہیکوک	برطانیہ	1847ء
ریڈ	چارلس گڈائیئر	امریکہ	1841ء
ریلوے انجن	سٹیفنسن	برطانیہ	1829ء
سینٹ	جوزف اسپڈین	برطانیہ	1824ء
سلائی مشین	تھیماس بارکلی	فرانس	1850ء
سیولائیڈ	پارکس الیکٹرانک	برطانیہ	1865ء
سیلفین	براؤن۔ ہیر	سوئٹزر لینڈ	1900ء
سینما مشین	ایڈیسن	امریکہ	1893ء
سینما مشین	لو میرے	فرانس	1885ء
سیٹی ماچس	لینڈس ٹارم	سویڈن	1855ء
سٹیم بوٹ (دھاتی کشتی)	سٹیمکن	اسکاٹ لینڈ	1802ء
سٹیجوسکوپ	لائینگ	اسکاٹ لینڈ	1819ء
سٹیٹس لیپ	سر ہیمٹریڈ ہیری	برطانیہ	1816ء
شارٹ ہینڈ	پٹ مین	برطانیہ	1837ء
صابن	برسٹلن	جرمنی	1828ء
عدسہ (لیفس)	ڈولیاٹ	برطانیہ	1758ء
فواد	ریسمیر	برطانیہ	1856ء

1877ء	امریکہ	ایڈیسن	فونوگراف
1826ء	فرانس	پیس سینٹر	فونوگرافی
1891ء	فرانس	لپ میں	فونو (رنگین)
1904ء	فرانس	لومیری	فونو (سردگی سکرین)
1885ء	امریکہ	تیل	فونوفون
1838ء	امریکہ	مور	فصل کاٹنے کی مشین
1884ء	امریکہ	واٹر مین	فونین پین
1844ء	جرمنی	ڈائل	کانڈ
1769ء	امریکہ	گلنٹ ہنسکولس	کار (اشیم)
1876ء	امریکہ	کارل ڈیسلر	کار (پیزول)
1878ء	امریکہ	برلیز	گراموفون ریکارڈ
1887ء	امریکہ	ایڈیسن	گراموفون
1885ء	آسٹریا	ویلس ہاش	گیس مینٹل
1922ء	امریکہ	ڈیگے	گیسولین
1930ء	روس	ایپاٹیف	گیسولین (ہائی آکٹین)
1909ء	فرانس	بنی ڈکس	گلاس (شیشہ)
1245ء	برطانیہ	راجریکن	سین پاؤڈر
1831ء	امریکہ	مانک	گلاس کاٹنے کی مشین
1924ء	امریکہ	رائس کیلاگ	لاؤڈ سپیکر
1785ء		لیون لیونکن	لائف بوٹ
1845ء	امریکہ	نٹس	لینتہ (خرا مشین)
1861ء	امریکہ	تھیلنگ	مشین مکن
1864-85ء	برطانیہ	ایڈورڈ تھیلر ڈیمار	سولر سائیکل
1812ء	امریکہ	ہیوٹ	مرکری بلب
1877ء	امریکہ	برلز	مائیکروفون
1831ء	فرانس	سوریا	ماچس (ٹاسٹورس والی)
1837ء	امریکہ	ڈیوڈ لیبارٹری	ٹائیلون
1846ء	امریکہ	سایر یو	ٹائٹرو گیسرین
1880ء	جرمنی	بایر	نیل

1915ء	فرانس	جارد کلااسے	نیون لپ
1877ء	امریکہ	ٹاس	ویڈنگ (ایکٹرک)
1930ء	امریکہ	پرینس	ویڈنگ ٹیوب
1907ء		ہرلے	واشنگ مشین
1903ء	امریکہ	آر ویل اور والبر ایٹ	ہوائی جہاز

## نوبل انعام (Nobel Prize)

سویڈن کے مشہور سائنسدان اور ڈاکٹر ایلم نوبل نے اس سائنس اور ادب میں منفرد اور نمایاں کام کرنے والے افراد کیلئے 1896ء میں نوبل انعام کا اجراء کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے پر عملدرآمد 1901ء میں ہوا۔ ابتداً فزیکلوجی، کیمسٹری، فزکس، ادب اور امن کے حوالے سے انعامات دیئے گئے۔ بعد ازاں 1969ء میں اکٹھا سائنس کے شعبہ میں بھی نوبل انعام کا آغاز ہوا۔ اس وقت نوبل انعام دنیا کا سب سے اہم اور گرانقدر ایوارڈ تصور کیا جاتا ہے۔ اس ایوارڈ کی نمایاں خصوصیات یہ ہے کہ اس کے حقدار وہ لوگ جتنے ہیں جو کبھی کسی انعام کے طلب گار نہیں ہوتے۔ شاید اس کی یہ خوبی ہے کہ نوبل انعام حاصل کر لینا لے کر اتوں رات جو شہرت نصیب ہوتی ہے وہ کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں ہے۔ درند سائنس دان تحقیق کر لینا لے ذہن لوگ لیبارٹریز، لائبریریز میں بڑے کام کرتے ختم ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں ان افراد کے نام درج کئے جا رہے ہیں جو خوش نصیب نوبل ایوارڈ پا چکے ہیں۔

## فزکس

1901	ایلم کے روٹھلین	جرمنی
1902	ہینڈرک اے لورنٹز	ہالینڈ
1903	اے ہنری بیکرل	فرانس
1903	ہیری کیوری اور میری کیوری	فرانس
1904	جان شارٹ	برطانیہ
1905	فلپ لینارڈ	جرمنی
1906	سر جوزف تھامسن	برطانیہ
1908	جبرائیل لپ مین	فرانس
1909	مارکونی	اطالی
1909	فرڈی ہینڈ بران	جرمنی
1910	ڈی دان ڈیر واس	ہالینڈ

1911	ولیم وائن	جرمنی
1912	گسٹاف ڈیلن	سوڈن
1913	ہائیک کیری	ہالینڈ
1914	لیکس وان	جرمنی
1915	مرویلیم براگ ولیم ایل براگ	برطانیہ
1917	چارلس جی بارکا	برطانیہ
1918	لیکس پلاک	برطانیہ
1919	جانز سٹارک	جرمنی
1920	چارلس ای کیلینم	سوئٹزر لینڈ
1921	ایبٹ آئن سٹائن	برطانیہ
1922	نیلز بوہر	ڈنمارک
1923	رابرٹ ای میلکان	امریکہ
1924	کارل ایمری سیگمان	سوڈن
1925	جیمز فرانک گسٹاف ہرن	جرمنی
1926	جیمز بی ہیرن	فرانس
1926	آرتھور ایچ	امریکہ
1926	چارلس ٹی آرولس	برطانیہ
1928	اسروان رچرڈسن	برطانیہ
1929	پرنس لوئیس ڈی وکٹر	فرانس
1930	سرچندو ٹیکرارائن	انڈیا
1932	واڈنز سمن برگ	جرمنی
1933	ایرن شرڈنگر	آسٹریلیا
1933	پال ای ایم ڈیرک	برطانیہ
1935	جیمز چاؤک	برطانیہ
1936	ڈکٹر ایف بیس	آسٹریا
1936	کارل ڈی اینڈرسن	امریکہ
1937	کنٹن جے ڈیوسن	امریکہ

1937	بارج لی تھامسن	برطانیہ
1938	انیریکو فیمری	اطالی
1939	ارنست اورلینڈ لارنس	امریکہ
1943	اناسٹرن	امریکہ
1944	اسان رائی	امریکہ
1945	دولف گینگ	آسٹریلیا
1946	ولیم ہرس	امریکہ
1947	سرایڈ وروڈا-ہیلین	برطانیہ
1947	پیٹرک ایم ایلس	امریکہ
1949	ہدیکہ یوکاوا	جاپان
1950	سیل فریک پاول	برطانیہ
1951	مرجان ڈگلس کاک کرافٹ	برطانیہ
1951	رنسٹ ٹی ایلس وائسن	آسٹریلیا
1952	ایڈورڈ ملر پرسل	امریکہ
1952	لیکس بلاک	امریکہ
1953	فرزڈیماک	ہالینڈ
1954	میکس ٹارن	برطانیہ
1955	پولی کاپ	امریکہ
1955	ویلیز ای لیب جونیئر	امریکہ
1956	ولیم سیٹک والٹراج	امریکہ
1956	جان براڈین	امریکہ
1957	چننگ بک	چین
1957	سنگ ڈاؤلی	چین
1958	پال ای جرنکو	روس
1958	الائے ایم فریک	روس
1958	ایگور ای تم	روس
1959	ایلو سرکو	امریکہ



امریکہ	جیمز رین رائٹر	1975
امریکہ	بن لوئیس بومر	1975
امریکہ	برن رچرڈ سوئیل سی	1976
امریکہ	سی ٹنگ	1976
امریکہ	فلپ ڈیویڈ رین	1977
امریکہ	جان ایچ وان	1977
برطانیہ	ٹوکل ایف موٹ	1977
امریکہ	آرٹو ایس	1978
امریکہ	رابرٹ ولسن	1978
روس	پٹر ایل کالچا	1978
امریکہ	سٹیفن رائٹ برگ شیلڈن ایل	1979
پاکستان	عبدالسلام	1979
امریکہ	جیمز ڈیویڈ کارڈن	1980
امریکہ	وال ایل ٹیچ	1980
امریکہ	ٹکولس آرٹور ایل	1981
سوئڈن	کائی ایم سیکھلان	1981
امریکہ	کیٹھ جی ولسن	1982
امریکہ	سراہنم چندر شیگر	1983
امریکہ	ولیم ایس لٹاور	1983
اطلی	کارلورویہ	1984
ہالینڈ	سائنس وان ڈیر میر	1984
جرمنی	کلازوان کلنگ	1985
جرمنی	ارلٹ روسکا جیراڈ	1986
سوئٹزرلینڈ	ہمیرج	1986
سوئٹزرلینڈ	کے ایکس یولر	1987
جرمنی	جے جارج	1987
امریکہ	لیون ایم لیڈر مین سیلون	1988

امریکہ	اولن جیمبر لین	1959
امریکہ	ڈوئلڈ ایس گیسر	1960
امریکہ	رابرٹ ہوف شیلڈز	1961
روس	لی ڈی لنڈاؤ	1962
امریکہ	پال ویٹگر	1963
امریکہ	مارپہ جیو ہوٹ	1963
جرمنی	بے ہنرڈی جینن	1963
امریکہ	چارلس یارڈ ٹاؤنر	1964
روس	ٹکولس جی ہاسوف	1964
امریکہ	رچرڈ پی لیمین	1965
امریکہ	جولین ایس شوگر	1965
جاپان	شن چیر وٹسونگا	1965
فرانس	الفریڈ کاسٹر	1966
امریکہ	ہینریس ایس جی	1967
امریکہ	لوئیس والٹر	1968
امریکہ	مرے گیل مین	1969
فرانس	ہینس	1970
فرانس	لوئیس نل	1970
برطانیہ	ہلس گار	1971
امریکہ	جان بارڈین	1972
امریکہ	لیون این کامپ	1972
امریکہ	جان رابرٹ	1972
امریکہ	ایچ وگائی لور	1973
جاپان	لیوای ساکی	1973
برطانیہ	برین ڈی جانسن	1973
برطانیہ	انٹونی ہوش	1974
برطانیہ	مارٹن رائل	1974

1988	جیک شپھرگر	امریکہ
1989	ٹارن ایف راس	امریکہ
1989	ہاس جی ڈی ہلسٹ	امریکہ
1989	پال	جرمنی
1990	رچرڈ الی ٹیلر	کینیڈا
1990	آئی رائڈمین	امریکہ
1990	ڈاکٹر ہنری ڈبلیو کیڈل	امریکہ
1991	ہائیرے گاگیلو ڈی گینٹر	فرانس
1992	جارج چارپک	فرانس
1993	جوزف ایچ ٹیلر روسی اے	امریکہ
1994	لگی فورڈ جی شل	امریکہ
1994	برنارڈ امین بروک ہاؤس	امریکہ
1995	مارٹن ایل پرل	امریکہ
1995	فریڈرک ایف	امریکہ
1996	ڈیوڈ ایم جی رابرٹ سی رچرڈسن	امریکہ
1996	ڈگلس ڈی آشر آف	امریکہ
1997	سیٹھین چو	امریکہ
1997	ولیم ڈی فلپس	امریکہ
1997	کلاؤڈ کوہن	فرانس
1998	رابرٹ بی لاکلم	امریکہ
1998	رست ایل ساسمز	جرمنی
1998	ڈیوید سی لائی	امریکہ
1999	گریڈسٹ ہافٹ	ہالینڈ
1999	مارٹینس جے بی دلیئم مین	ہالینڈ
2000	زائیرس ایل فیرو	روس
2000	چیکہ کلی	امریکہ
2000	روبرٹ کرور	امریکہ

2001	کارل ای ویمن	امریکہ
2001	ایرک اے کارز	امریکہ
2001	دولف گینگ	جرمنی
2002	ریمنڈ بیوس جونیز	امریکہ
2002	ریکارڈو جیا کوئی	امریکہ
2002	ماساٹوشی کوشیا	جاپان
2003	ایٹلسی ابری کو سوف، ایٹھونی جے لاگت، وٹانی گنز برگ	روس، برطانیہ، امریکہ
2004	ڈیوڈ جے گراس، ڈیوڈ پولیز، فریک وٹوک	امریکہ
2005		
2006		
2007		

نوٹ: فرانس میں نوٹیں انعام حاصل کر خدائے واحد پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔

## کیمسٹری

1901	جیکوٹس ایچ وان	ہالینڈ
1902	ایمل فشر	جرمنی
1903	ایس وینٹ اے آر ہینز	سوڈن
1904	سرولیم راس	برطانیہ
1905	ایڈولف وان یائیر	جرمنی
1906	ہنری مولین	فرانس
1907	ایڈورڈ کبز	جرمنی
1908	سرارٹس راتھو فورڈ	برطانیہ
1909	ڈیوڈ ایٹم اوٹاوالڈ	جرمنی
1910	اوٹو وٹچ	جرمنی
1911	میری کیوری	فرانس
1912	ڈکٹر گرنارڈ	فرانس
1912	پال سلاشر	فرانس

1945	آرٹودی ایماری	فن لینڈ
1946	جیمز بی سنز	امریکہ
1946	جان ایچ نارتھ رڈپ	امریکہ
1946	وینڈل ایم شیپ	امریکہ
1947	مرڈربرٹ رائسن	برطانیہ
1948	ایم	سویڈن
1949	ولیم فریکس	امریکہ
1950	ادنی ڈیلز	جرمنی
1950	کرت ایڈر	جرمنی
1951	کلین ٹی سی بورگ	امریکہ
1951	ایڈون ایچ میکلسن	امریکہ
1952	آرچر جان پارٹمارٹن	برطانیہ
1952	رچرڈ یورٹس ہلکین	برطانیہ
1953	ہرسن سنڈنگر	جرمنی
1954	لینس سی پاؤلنگ	امریکہ
1955	وینڈیٹ ڈبو	امریکہ
1956	سرکائن	برطانیہ
1956	کولائی این سمونوف	روسی
1957	سرایگز اینڈ رٹوڈ	برطانیہ
1958	فریڈرک ساگیر	برطانیہ
1959	جارج ہل وینورسکی	چیکوسلواکیہ
1960	ولبرڈ ایف لیو	امریکہ
1961	میلون کیلون	امریکہ
1962	میکس ایف جے پرنٹ	برطانیہ
1962	جان ٹی کینڈریو	برطانیہ
1963	کارل زگر	جرمنی
1963	ٹانا گوکیلو	اطالی

1913	الفریڈ وارنر	سوئٹزر لینڈ
1914	تھیوڈور ڈبلیو چرڈ	امریکہ
1915	رچرڈ ویلسن	جرمنی
1918	فریڈرک ہار	جرمنی
1920	والٹر زینسٹ	جرمنی
1921	فریڈرک ڈی سوڈی	برطانیہ
1922	فرینکس آسٹن	برطانیہ
1923	فریڈرک برگ	امریکہ
1925	رچرڈ سگنڈی	جرمنی
1926	تھیوڈور ڈبلیو برگ	سویڈن
1927	ہنریچ وی لینڈ	جرمنی
1928	ایڈلف وانڈاس	جرمنی
1929	سر آر تھریارڈن	برطانیہ
1929	ہینرکے ایس دان	سویڈن
1930	ہینرک فشر	جرمنی
1931	کارل ہوش	جرمنی
1931	فرانڈرچ	جرمنی
1932	ارڈیج لیٹنگور	امریکہ
1934	یادلڈاری	امریکہ
1935	فریڈرک جولیت	فرانس
1936	ہینرکے ڈبلیو	ہالینڈ
1937	والٹر ہن یادرتھ	برطانیہ
1937	پال کیر	سوئٹزر لینڈ
1938	رچرڈ کین	جرمنی
1939	ایڈلف ہینڈسیت	جرمنی
1943	جارج	ہنگری
1944	اوٹو یان	جرمنی



برطانیہ	فریڈرک ساگر	1980
امریکہ	رولڈ ہلمین	1981
جاپان	کین سالی فوکیو	1981
برطانیہ	آرون کلنگ	1982
امریکہ	ہنری تاب	1983
امریکہ	آربرٹس میری فیلڈ	1984
امریکہ	ہربرٹ اے باپ مین	1985
امریکہ	جروے کارے	1985
امریکہ	ڈیوڈ آر	1986
امریکہ	یوآن ٹی لی	1986
امریکہ	ڈونلڈ بے کرام	1987
امریکہ	چارلس ہیرس	1987
فرانس	جیمس بی	1987
جرمنی	جان ڈیزن ہوتا	1988
جرمنی	رابرٹ ہیر	1988
جرمنی	ہرمنٹ ہگل	1988
امریکہ	تھامس آر چیک	1989
امریکہ	سڈنی سٹیمس	1999
سوئٹزرلینڈ	ایڈاس جیمز کورے	1990
سوئٹزرلینڈ	رچرڈ آرائٹ	1991
امریکہ	اڈولف اے مارکوس	1992
امریکہ	کیرے بی میولیس	1993
امریکہ	جارج اے اولیے	1994
امریکہ	ایف سینرڈ رولڈ یو	1995
امریکہ	مار پوسولینو	1995
ہالینڈ	پال کرکز	1995
امریکہ	رچرڈ ڈی ای سائلے	1996

برطانیہ	ڈورچی مارے کرفٹ	1964
امریکہ	رابرٹ لی وڈورڈ	1965
امریکہ	رابرٹ سنڈرسن	1966
جرمنی	مین فیڈرڈ ایگن	1967
برطانیہ	رونلڈ جی ڈیلوورس	1967
برطانیہ	جارج پوٹر	1967
امریکہ	لارنس اڈن ساگر	1968
برطانیہ	ڈیرک ایچ بارٹن	1969
ڈنمارک	اوڈ ہیل	1969
ٹاروے	لیوکس ایف	1969
ارجنٹائن	لیونیس ایف لیویر	1970
کینیڈا	جیراڈ ہرزبرگ	1971
امریکہ	کرچمن بوج چار	1972
امریکہ	اسٹیفن شان نورڈ	1972
امریکہ	ولیم یارڈشین	1972
جرمنی	ارنسٹ اوٹو	1973
برطانیہ	جیری ویلکسن	1973
امریکہ	پال جے فلوری	1974
آسٹریلیا	جان ڈیلوکارن نورڈ	1975
سوئٹزرلینڈ	ولادی میر	1975
امریکہ	ولیم این پ جویئر	1976
ہالینڈ	ایلا	1977
برطانیہ	یسر ہگل	1978
امریکہ	رابرٹ کاراڈن	1979
جرمنی	جارجنگ	1979
امریکہ	پال برگ	1980
امریکہ	ڈالزنگبرٹ	1980

1906	سانا گورڈن	سین
1907	چارلس ایل اے لیون	فرانس
1908	پال ایوز	جرمنی
1908	ایلی پھرکوف	روس
1909	تھیوڈور کوچ	سوئزرلینڈ
1910	البرٹ کوپل	جرمنی
1911	ایڈورڈ سٹریٹ	سوئڈن
1912	ایکس کاریل	فرانس
1913	چارلس ریچ	فرانس
1914	رابرٹ بارنے	آسٹریلیا
1919	جولیس براؤٹ	بیلجیئم
1920	اگست کارخ	ڈنمارک
1922	آدمی بلڈویں	برطانیہ
1923	سرفریڈرک باجینگ	کینیڈا
1924	ولیم ہتھون	ہالینڈ
1926	جون ہفمن	ڈنمارک
1927	جولیس وائر	آسٹریلیا
1928	چارلس کولس	فرانس
1929	کرچمین ایلکسین	ہالینڈ
1930	کارل لینڈشیز	امریکہ
1931	آئور ریچ واریگ	جرمنی
1932	سر چارلز سٹریٹ	برطانیہ
1932	ایڈگر ڈی ایڈرٹن	امریکہ
1933	تھامس ایچ مارگن	امریکہ
1934	جارج ایچ ویل	امریکہ
1934	جارج آر ماؤنٹ	امریکہ
1934	ولیم بی مرنی	امریکہ

1996	رابرٹ ایف کٹ جونیر	امریکہ
1996	یاد ولڈا بلیو کرڈو	برطانیہ
1997	پال ڈی بوئر	امریکہ
1997	سکوی جنر	ڈنمارک
1997	جان ای مارک	برطانیہ
1998	والٹر کون	امریکہ
1998	جان اے یوپل	برطانیہ
1999	احمد ایچ ذی دالی	مصر اور امریکہ
2000	ایلین ہیکر	امریکہ
2000	ایلین میکڈرم	امریکہ
2000	حد کی شیراکاوا	جاپان
2001	ولیم ناڈلز	امریکہ
2001	دریچکی نویری	جاپان
2001	کے باری شارپلز	امریکہ
2002	کونیک لن تاکا	جاپان
2002	کوٹ آرتھر وائچ	سوئزرلینڈ
2002	جان فین	امریکہ
2003	پیرا ایگری، رازک میکنین	
2004	ایرن ایچانوور، ایرون ہرش، کو، ادون راس	اسرائیل، امریکہ

### میڈلسن

1901	ایمل اے وان	جرمنی
1902	سر رولڈ راس	برطانیہ
1903	ہیلز آرٹینسن	ڈنمارک
1904	ایون بی پادلو	روس
1905	رابرٹ کوچ	جرمنی
1906	کامیو کولکوی	اطالی

1935	ہنرمیران	جرمنی
1936	مرہٹری ڈیل	برطانیہ
1936	انو	جرمنی
1937	البرٹ ڈیٹ ڈان	ہنگری
1938	ڈریل ہے مہر	میلچیم
1939	جبرائیل ڈرک	جرمنی
1943	میزک ڈیم	ڈنمارک
1943	ایڈورڈ اے ڈوانزی	امریکہ
1945	سرایلیز ڈیٹنگ	برطانیہ
1945	ارنٹ ہوس	چین
1945	سربادو فلووے	برطانیہ
1946	ہرمن جے ہیر	امریکہ
1947	کارل ایف جریٹی کوری	امریکہ
1948	پال ہولر	سوئزرلینڈ
1949	وٹنر روڈلف ہس	سوئزرلینڈ
1949	انٹونو کیانیو	پرتگال
1950	فلپ ایس جی	امریکہ
1950	ایڈورڈس	امریکہ
1951	لیکس سمیلر	جنوبی افریقہ
1952	سٹان اے واکس مین	امریکہ
1953	فرزادے	جرمنی (امریکہ)
1953	ٹینس	جرمنی (برطانیہ)
1954	جان ایف اینڈرس	امریکہ
1954	تھامس ایچ ڈیلر	امریکہ
1954	فریڈرک سی راتھ	امریکہ
1955	ہوگو	سوڈن
1956	ڈکنس ڈیوڈ جارج	امریکہ

1956	ایڈری ایف	امریکہ
1957	ڈیٹل ہورٹ	آئی
1958	جوشاؤ	امریکہ
1958	جارج ڈیو ایڈورڈ ایل	امریکہ
1959	سیویرا آرتھر	امریکہ
1960	سرمیکلرل ہرنٹ	آسٹریلیا
1960	ہیرمرن	برطانیہ
1961	جارج وائ	امریکہ
1962	جیمز لی وائس	امریکہ
1962	مورس ایچ ایف فرٹکس	برطانیہ
1963	ایٹن لائیڈ ایڈورڈ	برطانیہ
1963	سرجان	آسٹریلیا
1964	کوزو	امریکہ
1964	ایف کوزور	جرمنی
1965	فرانسویس ایڈوری	فرانس
1965	بیکلکس	فرانس
1966	جارجس برٹن	امریکہ
1966	فرٹکس جیٹن	امریکہ
1967	یالڈن جارج راتھ	امریکہ
1968	رابرٹ یارگوینڈ	امریکہ
1968	مارشل	امریکہ
1969	لیکس ایڈورڈ سلواڈور	امریکہ
1970	جولیس	امریکہ
1970	الف ایس وائ	سوڈن
1970	سربادو	برطانیہ
1971	ارل ڈیو	امریکہ
1972	جیرلینڈ ایم	امریکہ



1972	روڈی آرپوٹر	برطانیہ
1973	کارل وان فرش	سٹریا
1973	کونارڈ	آسٹریا
1973	کولس	ہالینڈ
1974	جارج ای کرچین	امریکہ
1975	ڈیوڈ بالٹی مور	امریکہ
1975	ہارڈ ایم	امریکہ
1975	ایم ریٹو	امریکہ
1976	بارج ایس یلمرگ	امریکہ
1976	ڈی کارٹن	امریکہ
1977	روسلین راج اینڈریو	امریکہ
1978	ڈیٹیل ہملٹن	امریکہ
1978	ارز	سوئٹزرلینڈ
1979	ایلین سیکلوڈ	امریکہ
1970	گاڈفری	برطانیہ
1980	باروج	امریکہ
1980	جیس ایپسٹ	فرانس
1980	جارج ڈی نیل	امریکہ
1981	ریچرڈ بیواے پرے	امریکہ
1981	ڈیوڈ ایچ	امریکہ
1981	کورشن	سویڈن
1982	بیٹ سون	سویڈن
1982	جان آر	برطانیہ
1983	باربرا	امریکہ
1984	کیر	برطانیہ (ارجنٹائن)
1984	جارج جے ایف	جرمنی
1984	ٹاکس کے	جرمنی (برطانیہ)

1985	مائیکل ایس براؤن	امریکہ
1985	جوزف ایل	امریکہ
1986	ریٹالیوی مونتالانی	امریکہ (اٹلی)
1987	سوسمو	جاپان
1988	گرڈو ڈی ایلن	امریکہ
1988	جارج ایچ	امریکہ
1988	سر جیمز بلیک	برطانیہ
1989	جے مائیکل ہشپ ہارڈ	امریکہ
1990	جوزف ای مرے	امریکہ
1990	ڈونلڈ تھامس	امریکہ
1991	برٹ ایرون	جرمنی
1992	ایڈمنڈ ایڈون	امریکہ
1993	فلپ رچرڈ	برطانیہ
1994	الفریڈ مارٹن	امریکہ
1995	ایڈورڈ ایرک	امریکہ
1995	کرچین	جرمنی
1996	ہیری ڈورتن	آسٹریلیا
1996	رالف ایم	سوئٹزرلینڈ
1997	شیپلی	امریکہ
1998	رابرٹ ایف	امریکہ
1998	لوئیس فریڈ	امریکہ
1999	ڈاکٹر کٹر	جرمنی امریکہ
2000	ایروڈ کارل بن	امریکہ
2000	پال گرین گارڈ	امریکہ
2000	ایک کینڈل	امریکہ
2001	لیاڈیا رٹ ویل	امریکہ
2001	برٹیزیم نیٹ	برطانیہ

2001	پاول نورسز	برطانیہ
2002	سڈنی برنیئر	برطانیہ
2002	جان سلستین ایچ	برطانیہ
2002	رابرٹ پارنز	امریکہ
2003	پیٹر مینس فیلڈ، پال سی	برطانیہ، امریکہ
2004	رجرڈ ایکسل، لنڈا ایکس	امریکہ
2005		
2006		
2007		

## اسٹاکس

1969	ریچرڈ	ٹاروے
1969	جان سحر جن	ہالینڈ
1970	پال ڈے	امریکہ
1971	سائنس کرئرز	امریکہ
1972	کیتھ جے ایرو	امریکہ
1972	سرجان آر جیکس	امریکہ
1973	واسیلے لیون ٹیف	امریکہ
1974	فویڈرک اے وان	برطانیہ
1974	گنار مرڈائل	سویڈن
1975	یونڈوی کرٹھکوف	روسی
1975	ٹامک	امریکہ
1976	سٹین فرامڈمین	امریکہ
1977	ہیرٹل اوہلن	سویڈن
1977	شیوای میاؤ	برطانیہ
1978	ہیرٹل اے سٹن	امریکہ
1979	سر آر تھرو لویس	برطانیہ

1979	تھیوڈور شلز	امریکہ
1980	لارنس آر کلین	امریکہ
1981	جیمز ٹوبین	امریکہ
1982	جارج جے سٹگر	امریکہ
1983	جیرڈ ڈیورو	امریکہ
1984	مررچ ڈسٹون	امریکہ
1985	فرائگوسڈی کیلیان	امریکہ
1986	جیمز ایم بکن	امریکہ
1987	رابرٹ ایم سلو	امریکہ
1988	مورلیس	فرانس
1989	ٹرائیکو	ٹاروے
1990	ہیری ایم ہارک	امریکہ
1990	ولیم ایف شارپ	امریکہ
1990	مرٹن ایچ ملر	امریکہ
1991	روئلڈ کاؤس	امریکہ
1992	مرے ایس بیکر	امریکہ
1993	رابرٹ ڈیبلو گیل	امریکہ
1993	ڈگلس بی تارچہ	امریکہ
1994	جان ایف ناش	امریکہ
1994	جان سی	امریکہ
1994	اسٹوارڈ	برٹنی
1995	رابرٹ جونیر	امریکہ
1996	جیمز اے مرلیس	امریکہ
1996	ولیم وکری	امریکہ
1997	رابرٹ سی مرٹن	امریکہ
1997	مانٹیرین سی	امریکہ
1998	امار نیاسین	بھارت

1999	راہٹ اے مینڈل	امریکہ
2000	ڈیٹیل میک فینڈن	امریکہ
2000	جیمز ہاک مین	امریکہ
2002	ڈیٹیل کاہن مین	امریکہ
2002	ویکس سمٹھ	اسرائیل
2003	راہٹ ایف ایٹل، کلائیو ڈیلیو جے	امریکہ
2004	ای کڈلن فن، ایڈورڈی پراسکاٹ	ناروے، امریکہ
2005		
2006		
2007		

### ادب

1901	رجی ایف اے سی	فرانس
1902	تھیوڈور	جرمنی
1903	بورن شیرو	ناروے
1904	فریڈرک میٹرن	فرانس
1904	جوز	سپین
1905	ہمزک	پولینڈ
1906	گلوز	اطلی
1907	اڈیارد کیلنگ	برطانیہ
1908	روڈلف	جرمنی
1909	سیڈا لنگرف	سوئڈن
1910	پال وان ہیز	جرمنی
1911	موریس	بلجیئم
1912	کیرنارٹ	جرمنی
1913	رابندر ناتھ ٹیگور	انڈیا
1915	ارمین رو لینڈ	فرانس

1916	ورنروان	سوئڈن
1917	کارل کیلسپرک	ڈنمارک
1919	کارل سیلر	سوئٹزر لینڈ
1920	نٹ ہمن	ناروے
1921	انانتوے	فرانس
1922	جیکٹر	سپین
1923	ولیم بی یٹ	آئر لینڈ
1924	ولاڈی سلاو	پولینڈ
1925	جارج برنارڈ شاو	برطانیہ
1926	گریٹیریا	اطلی
1927	ہنری برکین	فرانس
1928	سکرو	ناروے
1929	تھامس مان	جرمنی
1930	سنکر لوئیس	امریکہ
1931	ایریک اے	سوئڈن
1932	جان گالسورٹھی	برطانیہ
1933	ایون جی ہن	روس
1934	اگلی	اطلی
1936	ایوگین ارٹل	امریکہ
1937	رجر مارٹن	فرانس
1938	ہیرل ایس بک	امریکہ
1939	فرانس ایٹل	فن لینڈ
1944	جوزف وی جنسن	ڈنمارک
1945	کیریل ماسٹری	چلی
1946	ہرمین کسے	سوئٹزر لینڈ
1947	ایڈی گائڈ	فرانس
1948	تھامس مسٹرنز ایٹل	برطانیہ



1949	ولیم فالکنر	امریکہ
1950	برنارڈ رسل	برطانیہ
1951	یارتنگروٹ	سوئڈن
1952	فرانکس مورس	فرانس
1953	سرولٹن چرچل	برطانیہ
1954	ارنست ہیملنگ	امریکہ
1955	یالڈروکھلن	آئس لینڈ
1956	جون روکن	ہیمن
1957	البرٹ کاس	فرانس
1958	یورس پاسٹرنگ	روس
1959	سلوٹرکیوڈو	اٹلی
1960	سینٹ جان پریسی	فرانس
1961	آئیو اینڈرک	یوگوسلاویہ
1962	جان ٹین بک	امریکہ
1963	جیارجوس	یونان
1964	جین پال سارترے	فرانس
1965	مچیٹیل سلوڈکوف	روس
1966	سیوٹیل ہسٹ مٹان	اسرائیل
1966	نیل سیکلس	سوئڈن
1967	مچیٹیل انجیل آسٹریاس	گوئے مالا
1968	یاسوناری کوہاباٹ	جاپان
1969	سیوٹیل بیکٹ	آئرلینڈ
1970	ہیکسز نیڈرلینڈسٹائن	روس
1971	ہیلو تیراڈو	ہیمل
1972	امیر جہول	جرمنی
1973	ہیٹرک رامیٹ	آسٹریلیا
1974	ایوڈ جانس	سوئڈن

1974	ہیری مارٹینس	سوئڈن
1975	ایکیو مونس	اٹلی
1976	سادل لی لو	امریکہ
1977	وائی سینٹ الیزینڈر	ہیمن
1978	اسحاق ہاشیدزنگر	امریکہ
1979	اولا سیس	یونان
1980	یلاس کینٹلی	بلغاریہ
1982	چیرٹل مارکوس	کولمبیا
1983	ولیم گولڈنگ	برطانیہ
1984	چارو سلاو	چیکوسلواکیہ
1985	کلوڈ سائن	فرانس
1986	ڈولی سائیکس	ٹائیجریا
1987	جوزف پراڈسکائی	فرانس
1988	ہائیگل محفوظ	مصر
1989	کامیلو جوسے کیلہ	ہیمن
1990	اوکتا نیو یاز	میکسیکو
1991	نادینو گارڈینور	جنوبی افریقہ
1992	گوریک والکوت	ٹرینیڈاڈ
1993	ٹونی موریس	امریکہ
1994	کینز بورواوٹی	جاپان
1995	سکس مینی	آئرلینڈ
1996	وزلاوا	پولینڈ
1997	ڈارے نو	اٹلی
1998	جوسے سارا ماگو	پرتگال
1999	کنڈرگراس	جرمنی
2000	جیاڈونگ کان	ہیمن
2002	امرے کرٹز	ہنگری

2003	جان میکویل	جنوبی افریقہ
2004	طلحہ یڈ جینک	آسٹریلیا
2005		
2006		
2007		

## امن

1901	ہنری دونا فریڈرک پیپی	سوئٹزرلینڈ، فرانس
1902	ایلی ڈوکوسن، البرٹ گوہٹ	سوئٹزرلینڈ
1903	سردیم آکریمیر	برطانیہ
1904	انسٹی ٹیوٹ ڈرائٹ انٹرنیشنل	
1905	برقہ فان سٹر	آسٹریا
1906	تھیوڈور روزولٹ	امریکہ
1907	ارنسٹوئی مونچا	فرانس
1908	کلاس پی آرئلڈسن، فریڈرک پچر	سوئڈن، ڈنمارک
1909	آگسٹ ایم ایف بیارٹ، ہیرن پال انجی بی بی	ہنگری، فرانس
	والیسنورٹلس	
1910	ہیروآف انٹرنیشنل پرامٹ والا بیکس	سوئٹزرلینڈ
1911	ٹوبیاس ایم سی اثر، الفریڈ انجی فرایڈ	نیدرلینڈ، آسٹریا
1912	ایوروت	امریکہ
1913	ہنری لافونٹین	ہنگری
1914	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1915	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1916	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1917	انٹرنیشنل ریڈ کراس	
1918	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	ناروے
1919	دوڈورلسن	امریکہ

1920	لیون بورجیو	فرانس
1921	کارل انجی برٹنگ، کرچمین ایل لاسکے	سوئڈن، ناروے
1922	فرجوف نینس	ناروے
1923	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1924	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1925	سر آسٹن جیمز لین، چارلس جی ڈیویس	برطانیہ، امریکہ
1926	ارٹائیڈ بریاں، گسٹاف سٹریس من	فرانس، جرمنی
1927	فرڈیناں بویمساں، لڈوگ کوئیڈ	فرانس، جرمنی
1928	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1929	فریک بی کیلاگ	امریکہ
1930	لارڈ او جے سارڈیلوم	سوئڈن
1931	جیم اینڈ ہراورڈ کولس ایم بٹر	امریکہ
1932	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1933	آرتھر ہینڈرسن	برطانیہ
1935	کارل فان اوسٹوکی	جرمنی
1936	کارلس والیس لاماس	ارجنٹائن
1937	لارڈ سیسل آف شیل ووڈ	برطانیہ
1938	بین الاقوامی مہاجرین کا دفتر	سوئٹزرلینڈ
1939	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1940	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1941	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1942	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1943	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1944	انٹرنیشنل ریڈ کراس	
1945	کارڈل مل	
1946	ہیملی جی باباچی، جان آرمات	امریکہ
1947	امریکن فرینڈز رسرچ کونسل	برطانیہ

1948	لارڈ جان ہائیڈ اور	سکاٹ لینڈ
1950	رالف جے بیچ	امریکہ
1951	لیوں جو ہاؤ	فرانس
1952	البرٹ شوٹزر	فرانسیسی استوائی افریقہ
1953	جارج سی مارشل	
1954	اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کا دفتر	
1955	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1956	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1957	لینسٹرل پیٹرسن	کینیڈا
1958	جارج ہنری پائر	بیلجیئم
1959	قلب جان ٹول بیکر	برطانیہ
1960	البرٹ جان لٹھلی	جنوبی افریقہ
1961	ڈاگ ہمر شولڈ	سویڈن
1962	لائس پاؤنگ	امریکہ
1963	انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس، لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز	سوئٹزر لینڈ
1964	ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر	امریکہ
1965	یو سی سیف	
1966	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1967	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1968	ریچی کیسی	فرانس
1969	انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن	
1970	مارٹن ای بورلاگ	امریکہ
1971	ولی برانت	مغربی جرمنی
1972	انعام تقسیم نہیں کیا گیا	
1973	ہنری اے کسنگر	امریکہ

1974	ایسا کو ساتو، سین میک برائڈ	جاپان، آئر لینڈ
1975	آندرے ڈی سٹاروف	سوویت یونین
1976	مائی ریڈ کوریگان، نیٹی ولیمز	شمالی آئر لینڈ
1977	ایمیلی انٹرنیشنل	
1978	مینا ہم بیکن، انور سادات	اسرائیلی، مصر
1979	مدر ریبا	کول کتہ، بھارت
1980	ایڈولف ہیریز	
1981	اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کا دفتر برائے مہاجرین	
1982	الوا مرڈل، لفافو گارشیارو بلز	سویڈن، میکسیکو
1983	لیج ویلیسا	پولینڈ
1984	بشپ ڈیسمنڈ ٹوٹو	جنوبی افریقہ
1985	انٹرنیشنل فرینڈشپ یارڈی پریویشن آف نیو کیٹر وائر	
1986	ایلی ویزل	امریکہ
1987	آسکر آریاس سانچز	کوسٹاریکا
1988	اقوام متحدہ کی امن فوج	
1989	دلالی لامہ	تبت، چین
1990	میخائل اس گور باچوف	سوویت یونین
1991	آنگ سانگ سکی	برما
1992	رگو برناتسچو	گوئے مالا
1993	ایف ڈی بیوڈی کلرک، نلسن منڈیلا	جنوبی افریقہ
1994	یاسر عرفات، شمعون پیریز اور اسحاق رابن	فلسطین، اسرائیل
1995	جوزف رات بلاٹ، چکواش کانفرس اور ورلڈ آئیٹیز	برطانیہ
1996	کارلس فلیس بولہور جوزا راموس ہورتا	ایسٹ تیمور
1997	انٹرنیشنل کمین ٹوین لینڈ مائٹز اور جوڈی ولیمز	امریکہ
1998	جان ہیوم اور ڈیوڈ زمل	شمالی آئر لینڈ



1999	ڈاکٹر وڈ آؤٹ بارڈرز	رائٹ ٹیم فرانس
2000	کم ڈائی جنگ	جنوبی کوریا
2001	اقوام متحدہ اور کوئی عمان	
2002	جی کارڈ	امریکہ
2003	شیریں عبادی	ایران
2004	ونگاری، تھائی	کینیا
2005	محمد البرادی اور انٹرنیشنل ایٹم انرجی ایجنسی	

☆☆☆

## کھیلوں کی دنیا

### ہاکی

ہاکی دنیا کی قدیم ترین اور مقبول کھیلوں میں شمار ہوتی ہے۔ ہاکی کا میدان 100 گز لمبا اور 60 گز چوڑا ہوتا ہے۔ گول پوسٹ 4 فٹ چوڑی ہوتی ہے۔ سفید رنگ کی گیند کا وزن 1 1/2 اونس اور ہاکی کا وزن 12 سے 28 اونس تک ہوتا ہے۔ ہر ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کھیل کا دورانیہ 70 منٹ بیچ برابر رہنے کی صورت میں 20 منٹ اضافی دیئے جاتے ہیں۔ اگر پھر بھی فیصلہ نہ ہو تو پینلٹی سزوکس کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ ہاکی کا پہلا عالمی چیمپین بننے کا اعزاز بھی پاکستان کو حاصل ہے۔

### ہاکنگ

اپنی نوعیت کے لحاظ سے وحشیانہ مگر دلچسپ کھیل ہے۔ قدیم اولمپک کھیلوں میں اسے کافی اہمیت حاصل تھی۔ اس کھیل کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کھیل کے اصول و ضوابط 1743ء میں انگلینڈ والوں نے بنائے۔ ہاکنگ موجودہ دور میں انڈیا اور کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ کھیل رنگ کے اندر کھیلا جاتا ہے۔ جو 12 فٹ 20 فٹ مربع فٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کھیل میں حصہ لینے والے باکسر اپنے ہاتھوں پر دستانے چڑھا کر ایک دوسرے پر حملے کرتے ہیں۔ اور مخالف کے منہ پر کم گتے کی صورت میں باکسر کو ایک پوائنٹ ملتا ہے۔ موجودہ دور میں ہاکنگ کے دو انداز (1) پروفیشنل ہاکنگ (2) نان پروفیشنل ہاکنگ نان پروفیشنل باکسر کھیل کے دوران اپنے منہ پر حفاظتی گارڈ چڑھانے کے مجوز ہوتے ہیں۔ جبکہ پروفیشنل ہاکنگ میں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

### بیڈمنٹن

44 فٹ لمبا اور 20 فٹ چوڑا میدان جسکے وسط میں پانچ فٹ بلند جال نصب کر کے دو یا چار کھلاڑی بیک وقت راکٹ اور شٹل کارک کی مدد سے کھیلتے ہیں۔ اس کھیل کی ابتداء انگلستان سے ہوئی۔ اس وقت یہ کھیل دنیا بھر میں کھیلا اور پسند کیا جاتا ہے۔ یہ کھیل کھلے میدان اور ہال کے اندر دونوں مقامات پر کھیلا جاتا ہے۔

### ٹینس

اس میں دوڑیں نیزہ پھینکا، چھلانگ لگانا، گولہ پھینکنا اور اس قسم کے دیگر شامل ہیں۔ زمانہ قدیم میں سب سے پہلے اولمپک کھیل میں ٹینس کھیل شامل کئے گئے تھے۔ مقبولیت کے لحاظ سے بھی ٹینس پہلے نمبر پر ہیں۔

### پولو

پولو کا دنیا کے قدیم ترین لیکن مقبول عام کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ گھڑ سوار ایک چھڑی کی مدد سے

بال کو گول تک لیجاتے ہیں اس کے میدان کا رقبہ 160x300 گز جبکہ کھیل کا وقت صرف ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ بیچ کے سات چکر اور ایک چکر آٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں کھیل جانووالی پولو اور اسکے میجز پوری دنیا کے سیاحوں کیلئے باعث کشش ہیں۔ ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ قطب الدین ایبک اسی کھیل کے دوران چوٹ لگنے سے ہلاک ہوا تھا۔

### باسکٹ بال

94 فٹ لمبائی اور 50 فٹ چوڑائی پر مشتمل میدان میں یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ کھیل میں شریک ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد پانچ جبکہ گیند کا وزن 20 سے 22 اونس تک ہونا چاہیے ان ڈور اور آؤٹ ڈور دونوں انداز میں 10 کھلاڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔

### ہیس بال

امریکہ کا قومی کھیل بنیادی طور پر کرکٹ جیسا کھیل ہے۔ اسکا آغاز 1839 میں ہوا۔ اس کا میدان 90 مربع فٹ کا ہوتا ہے۔ میدان میں شریک ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد نو ہوتی ہے۔ اس کھیل کے قوانین کارٹ وائٹ نامی نے شخص وضع کئے۔ اس کھیل میں انگلر اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب بیٹنگ کرنیوالی ٹیم کے تین کھلاڑی آؤٹ ہو جائیں۔

### بلیئر ڈ

فرانس اور انگلستان سے مقبولیت حاصل کر نوالا یہ کھیل اس وقت پوری دنیا میں کھیلا جا رہا ہے۔ یہ کھیل ایک ہموار سطح کی میز پر چھڑی اور گیندوں کی مدد سے کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل میں دو کھلاڑی یا دو ٹیمیں بیک وقت حصہ لے سکتی ہیں۔ چھڑی کی لمبائی 3 فٹ سے 6 فٹ ہوتی ہے۔ جسکا اگلا سرا چھڑا سے بنا ہوتا ہے۔ سنوکر بلیئر ڈ اور سکس اسکی اہم اقسام ہیں۔

### برج

برج تاش کے چوں کی مدد سے کھیلی جاتی ہے۔ تاش میں 52 پتے اور 52 کھیل ہیں۔ دنیا میں تاش سب سے زیادہ کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ کھیل میں آکشن برج اور کنٹریکٹ برج بہت زیادہ مقبول ہیں۔ اس کھیل میں دونوں طرف سے دو دو کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔

### واٹر پولو

پانی میں کھیلا جانوالا کھیل ہے۔ پانی کی گہرائی تین فٹ ہوتی ہے۔ ایک ٹیم میں سات کھلاڑی شامل ہوتے ہیں۔ جو دوڑ کر یا پانی میں تیر کر ہاتھوں سے گیند کو مخالف ٹیم کی گول پوسٹ تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

### ٹینس

انگلستان سے مقبولیت کی بلند یوں کو چھونے والا یہ کھیل دلچسپی کی وجہ سے دنیا بھر میں کھیلا اور دیکھا جاتا ہے۔ یہ کسی سبزہ زار یا سینٹ سے تیار کردہ میدان جسکی لمبائی 78 فٹ اور چوڑائی 27 فٹ ہو میں کھیلا جاتا ہے۔ یہ کھیل ریکٹ اور ریز کی گیند سے کھیلا جاتا ہے۔

### کرکٹ

کورڈوں کا گرمائی کھیل آج فٹ بال کے بعد عالمی سطح پر دوسرا مقبول ترین کھیل بن چکا ہے۔ ہر ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد گیارہ ہوتی ہے۔ ماضی میں یہ کھیل پانچ روزہ ٹیسٹ میچز کی صورت میں کھیلا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ کھیل دن ڈن کرکٹ متعارف ہونے کے بعد انتہائی تیز رفتار سنسنی خیز اور اعصاب شکن کھیل بن چکا ہے۔ یہ کھیل کھلے میدان کے وسط میں دو طرف تین وکٹیں گاڑ کر کھیلا جاتا ہے۔ وکٹوں کا درمیانی فاصلہ 22 گز ہوتا ہے۔ پاکستان بھارت بنگلہ دیش سری لنکا اور نیپال میں سب سے زیادہ مقبول یہی کھیل ہے۔ اس خطے میں پائے جانوالے لڑکھن کرکٹ نے اس کھیل کو عالمی کھیل بنایا ہے۔

### بل فائٹنگ

زمانہ قدیم سے کھیلے جانوالا کھیل موجودہ دور میں اسپین کا مقبول ترین کھیل ہے۔ اسپین میں اس کھیل کے بہت انداز رائج ہیں۔ لیکن اسکا سب سے خوش کھیل ایک احاطے کے اندر کھیلا جاتا ہے۔ جس میں ساڑھے پچھلے سے موجود ہوتا ہے۔ کھلاڑی ساڈھ کو پیش دلا کر اس سے مقابلہ کرتا ہے اس کھیل میں کسی ایک فریق کی موت یعنی ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کھلاڑی اوزاروں کی مدد سے اپنا تحفظ کر لیتا ہے۔ جبکہ ساڈھ ایسا نہیں کر سکتا ہے۔

### کھیل ٹینس

چین کا قومی کھیل دو یا چار کھلاڑیوں کے درمیان کھیلا جاتا ہے یہ کھیل 9 فٹ لمبی اور پانچ فٹ چوڑی سٹیل نما میز پر کھیلا جاتا ہے۔ اڑھائی فٹ بلند اس میز کے وسط میں 6 انچ اونچا جال لگا دیا جاتا ہے۔ یہ کھیل مرد اور خواتین دونوں کھیلتے ہیں۔ میچ میں سنگل اور دو کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم شریک ہوتی ہے۔

### جناسٹک

جسمانی چمک اور اعضاء کی حرکت پر مبنی کھیل جناسٹک کہلاتا ہے۔ جناسٹک یونانی لفظ جسمیں سے متعلق ہے۔ جسکا مطلب نکا ہونا ہے۔ جناسٹک جسمانی کڑیوں الٹی چھلاگ لگانا رسی پر چلنا بلندی پر چھلانگیں لگانا وغیرہ جیسے کھیلوں پر مشتمل ہے۔ اولمپک کھیلوں میں جناسٹک شامل ہے۔

### اسکیٹنگ

شدید۔ ممالک میں اسکیٹنگ کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہے۔ اسکیٹنگ مخصوص قسم کی ٹیکری کے بنے ہوئے "ٹراؤں" پر برف پر پھسلنے کا کھیل ہے۔ اس کا آغاز سکیٹڈے یورپ ممالک سے ہوا۔ مقبولیت

انگلستان سے حاصل ہوئی۔ اسکا ٹی ایک بھی اسکیننگ کی طرز کا کھیل ہے۔ جو سوئٹزر لینڈ میں کھیلا جاتا ہے۔

جوڈو

جاپان کی سرزمین سے نشوونما پانچوالا یہ کھیلا جسمانی مارشل آرٹس پر مبنی کھیل ہے۔ یہ وہاں کے پرانے فن "جو جیٹسو" کی قدیم شکل ہے۔ جوڈو انسانی جسم کو مضبوط بنانے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو منظر عام پر لانے میں بھرپور مدد فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کھیل پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔

سافٹ بال

سافٹ بال دور جدید کی بالکل نئی گیم ہے۔ اس میں کورٹ کا انداز ہیرے جیسا ہوتا ہے جو چار اطراف سے 60 فٹ لمبا ہوتا ہے۔ جبکہ گیند کا قطر 1/8 12 انچ ہوتا ہے۔ جبکہ درمیان میں لگی باسکٹ "لیٹر بکس" 7x3 فٹ کا ہوتا ہے۔

اسکوائش

اسکوائش دو کھلاڑیوں کے درمیان ایک ہند کمرے میں کھیلا جاتا ہے۔ اس میں کورٹ کی سطح ہلکی ڈھلوان ہوتی ہے۔ اس لیے فٹنس کے لحاظ سے مشکل ترین کھیل ہے۔ پاکستان اس کھیل میں کافی نمایاں مقام رکھتا ہے۔ برٹش اوپن اسکوائش چیمپئن شپ اور ورلڈ چیمپئن شپ کے لحاظ سے پاکستان ورلڈ ریکارڈ ہولڈر ہے۔

فٹ بال

دنیا کا مقبول و عام کھیل، کھیلوں کی دنیا میں گیسر اور پیسہ لانے والا کھیل، فٹ بال بعض ممالک میں مذہبی تقدس حاصل کر چکا ہے۔ 90 منٹ کے دورے پر مشتمل اس کھیل کا میدان 130 گز لمبا اور 100 گز چوڑا ہوتا ہے۔ گیند کا قطر 127 انچ اور وزن 16 سے 14 اونس تک ہوتا ہے۔ ایک ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد گیارہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی ٹیم مقررہ وقت میں گول نہ کر سکے تو فیصلہ کن حیثیت میں کھیلے جانے والے میچ کے دوران 30 منٹ کا اضافی وقت دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ٹیم اضافی وقت میں گول کرنے میں ناکام رہے کھیل کا فیصلہ پینلٹی کک پر ہوتا ہے اولمپک کھیلوں کا حصہ ہے۔

کروکٹ

فرانس کا مقبول کھیل جس کے دوران 2 یا 4 کھلاڑی کھڑی کی چھڑی کی مدد سے گیند کو زمین پر گڑھے ہوئے مختلف کڑوں سے گزارتے ہوئے مقررہ کھوئی تک لیجاتے ہیں۔ اس کھیل کے میدان کی لمبائی 100 گز اور چوڑائی 20 گز ہوتی ہے۔

گلی ڈنڈا

برصغیر پاک و ہند کا قدیم کھیل جو لکڑی کے ایک ڈنڈے اور گلی کی مدد سے کھلے میدان میں کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل کے قواعد و ضوابط یا قاعدہ تیار نہیں کئے گئے۔ کھیل میں دو یا چار اور اس سے زائد افراد حصہ لے سکتے ہیں۔ کرکٹ اس کھیل کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

گولف

اسکاٹ لینڈ کا قومی کھیل مگر اب ساری دنیا میں کھیلا اور پسند کیا جاتا ہے۔ اسکے سرسبز میدان میں 110 سے 650 گز تک کے فاصلے میں سوراخ ہوتے ہیں۔ ان سوراخوں کا قطر 1/4 14 انچ ہوتا ہے۔ گیند کا وزن 1.62 اونس اور کھیل کا میدان 6000 گز تک وسیع ہوتا ہے۔ گولف مہنگا کھیل ہے۔ اس لیے ترقی پذیر ممالک میں عوامی سطح پر اسے کوئی پذیرائی حاصل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ دنیا کا واحد کھیل ہے جس میں کم سکور کرنا والا کامیابی حاصل کرتا ہے۔

ریسلنگ

جسمانی طاقت کا کھیل ہے۔ 12 20 فٹ چوڑے کول رنگ میں قوم کے گدے پر دو پہلوان آپس میں کشتی کر کے پوائنٹ حاصل کرتے ہیں۔

فری اسٹائل ریسلنگ

موجودہ دور کا انتہائی وحشیانہ کھیل۔ اس کھیل کا رنگ 12 20 فٹ کا ہوتا ہے کھیل دو یا چار افراد حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ کھیل ٹاک آؤٹ یعنی کسی ایک کے ہارنے تک جاری رہتا ہے۔

دبلی کشتی

برصغیر پاک و ہند کا قدیم کھیل اس کھیل کو دنیا کا قدیم ترین کھیل بھی کہتے ہیں۔ یہ کھیل کھلے میدان میں نرم کی ہوئی مٹی کے اوپر کھیلا جاتا ہے۔ یہ کھیل کسی ایک پہلوان کی جیت تک جاری رہتا ہے۔

سومو کشتی

جاپان کی روایتی کشتی ہے۔ دو پہلوان اکھاڑے میں اتر کر مقابلہ شروع کرتے ہیں۔ اور اسی وقت تک لڑتے رہتے ہیں جب تک کسی ایک پہلوان کے جسم کا کوئی حصہ (پاؤں کے علاوہ) زمین کو چھونے لے یا پھر ایک پہلوان دوسرے پہلوان کو رنگ سے باہر نہ دھکیل دے۔

کیرےٹ

جاپانی کھیل ہے۔ اس کے دوران کھلاڑی ایک دوسرے کو کھوں اور پاؤں کے ذریعے پیچھے دھکیل کر فتح حاصل کرتے ہیں۔

والی بال

کا میدان 60 فٹ لمبا اور 30 فٹ چوڑا ہوتا ہے۔ جبکہ گیند کا قطر دس سے بارہ انچ ہوتا ہے۔ ہر ٹیم چھ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ میدان کے وسط میں جال لگا ہوتا ہے۔ جس کے آ پار کھڑی دونوں ٹیمیں بال کو اچھا ل کر پوائنٹس حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ان کھیلوں کے علاوہ نیچہ آزمائی، بیڈ بال، موٹر سائیکل و کار ریس، پہاڑوں پر دوڑنا اور بے شمار کھیل



وینامیس رائج ہیں۔

### کھیلوں کی مشہور ٹرائیاں

نام ٹرائی	کھیل اور ملک کا نام	نام ٹرائی	کھیل اور ملک کا نام
آئی سی سی چیمپیئنز ٹرائی	کرکٹ	آزادان شاہ کپ	کرکٹ
آئزن ہاور ٹرائی	گالف (ورلڈ کپ)	امریکن کپ	گالف (ورلڈ کپ)
اوبر کپ	ورلڈ بیڈمنٹن (خواتین)	ایشیئن سیریز	ایشیئن سیریز
ایشیا کپ	تیر اندازی (بھارت اور چین)	ایپسن ٹرائی	تیر اندازی (بھارت اور چین)
اندر گاندھی گولڈ کپ	خواتین ہاکی (بھارت)	پین کپ	خواتین ہاکی (بھارت)
بیو یو کپ	ہوائی جہازوں کا مقابلہ	پرنس آف ویلز کپ	ہوائی جہازوں کا مقابلہ
نکوعبدالرحمن کپ	بیڈمنٹن (ایشیاء)	تھامس کپ	بیڈمنٹن (ایشیاء)
جولز ریڈ ٹرائی	ورلڈ ساکر	چیمپیئنز ٹرائی	ورلڈ ساکر
ڈربئی	گھوڑ دوڑ (بین الاقوامی)	ڈیورنڈ کپ	گھوڑ دوڑ (بین الاقوامی)
ڈیوس کپ	لان ٹینس (بین الاقوامی)	رائی ٹرائی	لان ٹینس (بین الاقوامی)
رائی ٹینس کپ	کرکٹ (شارجہ)	رائیڈرز کپ	کرکٹ (شارجہ)
ریٹائرس ورلڈ کپ	کرکٹ	سوجن کپ	کرکٹ
شارجہ کپ	کرکٹ	شینڈر کپ	کرکٹ
قائد اعظم ٹرائی	کرکٹ (پاکستان)	صحارا کپ	کرکٹ (پاکستان)
کارملین کپ	ورلڈ ٹینس (خواتین)	فیڈریشن کپ	ورلڈ ٹینس (خواتین)
لائٹ مین کپ	لان ٹینس (خواتین)	کنگز کپ	لان ٹینس (خواتین)
مردیکا کپ	فٹ بال (ایشیاء)	کولبو کپ	فٹ بال (ایشیاء)
واکر کپ	گالف (انگلستان)	کینیڈا کپ	گالف (انگلستان)
وائٹ مین کپ	لان ٹینس (خواتین)	گرینڈ نیشنل	لان ٹینس (خواتین)
ورلڈ کپ	کرکٹ، ہاکی، فٹ بال	ویسٹ ویسٹ	کرکٹ، ہاکی، فٹ بال
ویسبلڈن	لان ٹینس (انگلستان)		لان ٹینس (انگلستان)

### ممالک اور ان کے قومی کھیل

ملک کا نام	قومی کھیل	ملک کا نام	قومی کھیل
پاکستان	ہاکی	بھارت	ہاکی
آسٹریلیا	کرکٹ	چین	کرکٹ
برکٹ لینڈ	رگبی (فٹ بال)	برطانیہ	رگبی (فٹ بال)

جاپان	جوڈو کراٹے	امریکہ	ہیس ہال
کینیڈا	آکس ہاکی	چین	ٹینس
برازیل	فٹ بال	سعودی عرب	فٹ بال

### کھیل اور ان کے میدان

نام کھیل	میدان	نام کھیل	میدان
آکس ہاکی	رنگ	باسکٹ بال	کورٹ
باکسنگ	رنگ	بیڈمنٹن	کورٹ
ہیس ہال	دی بیئر باکس	فٹ بال	مربع بورڈ
والی بال	کورٹ	کرنگ	برف کا ٹکڑا
گالف	کورس	ریسلنگ	رنگ
ہینڈ بال	کورٹ	ٹینس لان	کورٹ
بلیئرڈ	میز	سکواش	کورٹ

### کھیل اور مقامات

مقام	نام کھیل	کھیل
قدانی سنڈیم	پاکستان	کرکٹ
نیشنل سنڈیم	پاکستان	کرکٹ
ہاکی کلب	پاکستان	ہاکی
لیاقت جنازیم	پاکستان	ٹینس
بروک لینڈ	انگلستان	فٹ بال
بلیک ہیلٹھ	انگلستان	رگبی فٹ بال
چینی	انگلستان	ہوٹلنگ
چیاک گراؤنڈ	چنائی (بھارت)	کرکٹ
ڈیپنچر	ہینٹ لیجر (انگلستان)	گھوڑ دوڑ
سپر ڈوڈ	نوا اور لینز	فٹ بال
اڈول	انگلستان	کرکٹ
ایپسن	ڈربئی انگلستان	گھوڑ دوڑ
ایشیٹری	انگلستان	گھوڑ دوڑ
ایڈن گارڈن	کلکتہ (بھارت)	کرکٹ
سینڈور	چترال (پاکستان)	پولو

فارسٹ بل	امریکہ	ٹینس
فیروز شاہ کوٹلہ	دہلی (بھارت)	کرکٹ
نورزلیس سٹیڈیم	لاہور (پاکستان)	کرکٹ
لیڈز رلارڈز	انگلستان	کرکٹ
نیشنل سٹیڈیم	لاہور (پاکستان)	ہاکی
یاگی سٹیڈیم	امریکہ	پاکنگ
ہینٹ	انگلستان	بوٹ ریس
ہرٹسم	انگلستان	پولو
ویمبلڈن	انگلستان	لان ٹینس
ویسلے	انگلستان	فٹ بال
نصیر بندہ ہاکی سٹیڈیم	اسلام آباد (پاکستان)	ہاکی
مراکانا	رائیوڈی جیرو (برازیل)	فٹ بال

## عالمی ہاکی کپ ٹورنامنٹ

### ورلڈ کپ ہاکی مقابلے

1971 میں پہلا ٹورنامنٹ پارسلونا چین میں کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہاکی کے اہم ممالک حصہ لیتے ہیں۔ ہر چار سال بعد یہ ٹورنامنٹ کھیلا جاتا ہے۔ پاکستان چار مرتبہ ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ جیت چکا ہے۔ جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

1971	پاکستان	1978	پاکستان
1982	پاکستان	1994	پاکستان

### ورلڈ کپ ہاکی

سال	مقام	میزبان ملک	فاتح ملک	رہنما ملک
1971	پارسلونا	چین	پاکستان	چین
1973	ایمسٹرڈم	نیدرلینڈز	نیدرلینڈز	بھارت
1975	کوالا پور	ملائیشیا	بھارت	پاکستان
1978	پیونس آئرس	ارجنٹائن	پاکستان	نیدرلینڈز
1982	بہین	بھارت	پاکستان	مغربی جرمنی
1986	لندن	انگلستان	نیدرلینڈز	پاکستان

1990	لاہور	پاکستان	نیدرلینڈز	پاکستان
1994	سڈنی	آسٹریلیا	پاکستان	نیدرلینڈز
1998	اتر حنف	نیدرلینڈز	نیدرلینڈز	چین
2002	کوالا پور	ملائیشیا	جرمنی	آسٹریلیا
2006	برلن	جرمنی		

## اولمپکس

عالمی سطح پر کھیلوں کا سب سے بڑا ایونٹ گرمائی اولمپکس ہیں۔ جو ہر چار سال بعد منعقد ہوتے ہیں۔ موسم گرما کے جدید اولمپک کھیلوں کا آغاز قدیم یونان میں ہونے والے کھیلوں کے الپک مقابلوں کی روایت کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے ہوا۔ پہلے جدید اولمپک کھیل یونان کے دار الحکومت اتھنز میں 1896 میں منعقد ہوئے۔ ابھی تک ہونے والے اولمپک کھیلوں میں کم و بیش سبھی ممالک شرکت کرتے ہیں۔ سرمائی اولمپکس کا آغاز 1924 میں ہوا۔ ان کھیلوں کا انعقاد بھی ہر چار سال بعد ہوتا ہے۔

### اولمپک مقابلے

سال	مقام	میزبان ملک
1896	اتھنز	یونان
1900	پیرس	فرانس
1904	سینٹ لوئیس	امریکہ
1908	لندن	برطانیہ
1920	انٹورپ	بیلجیئم
1928	ایمسٹرڈم	نیدرلینڈز
1932	لاس اینجلس	امریکہ
1936	برلن	جرمنی
1948	لندن	برطانیہ
1952	ہیلنگی	فن لینڈ
1956	ملبورن	آسٹریلیا
1960	روم	اطالی
1964	ٹوکیو	جاپان
1968	میکیکو	میکیکو
1972	میونخ	مغربی جرمنی

1976	ماتریال	کینیڈا
1980	ماسکو	روسیا
1984	لاس اینجلس	امریکہ
1988	سیول	جنوبی کوریا
1992	بارسلونا	سپین
1996	اتلانتا	امریکہ
2000	سڈنی	آسٹریلیا
2004	ایتھنز	یونان
2008	بجینگ	چین

### اولمپک ہاکی چیمپین شپ

نوٹ: اولمپک ہاکی چیمپین شپ کے اعداد و شمار علیحدہ سے اس لئے درج کئے جا رہے ہیں کیونکہ اکثر امتحانات میں ان سے متعلقہ سوالات آتے ہیں۔

سال	مقام	میزبان ملک	فاتح ملک
1908	لندن	برطانیہ	برطانیہ
1920	انٹورپ	بیلجیئم	برطانیہ
1928	ایمسٹرڈم	نیدرلینڈ	بھارت
1932	لاس اینجلس	امریکہ	بھارت
1936	برلن	جرمنی	بھارت
1948	لندن	برطانیہ	بھارت
1952	ہیلسنکی	فن لینڈ	بھارت
1956	ملبورن	آسٹریلیا	بھارت
1960	روم	اطالی	پاکستان
1964	ٹوکیو	جاپان	بھارت
1968	میسیکو	میسیکو	پاکستان
1972	میونخ	مغربی جرمنی	مغربی جرمنی
1976	ماتریال	کینیڈا	نیوزی لینڈ
1980	ماسکو	روس	بھارت
1984	لاس اینجلس	امریکہ	پاکستان

1988	سیول	جنوبی کوریا	برطانیہ
1992	بارسلونا	سپین	جرمنی
1996	اتلانتا	امریکہ	نیدرلینڈز
2000	سڈنی	آسٹریلیا	نیدرلینڈز
2004	ایتھنز	یونان	آسٹریلیا
2008	بجینگ	چین	-

### ورلڈ چیمپینز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ

سال	مقام	میزبان ملک	فاتح ملک	رُزِراپ ملک
1978	لاہور	پاکستان	پاکستان	آسٹریلیا
1980	کراچی	پاکستان	پاکستان	جرمنی
1981	کراچی	پاکستان	نیدرلینڈز	آسٹریلیا
1982	ایمسٹرڈم	نیدرلینڈز	نیدرلینڈز	آسٹریلیا
1983	کراچی	پاکستان	آسٹریلیا	پاکستان
1984	کراچی	پاکستان	آسٹریلیا	پاکستان
1985	پرتھ	آسٹریلیا	آسٹریلیا	برطانیہ
1986	کراچی	پاکستان	جرمنی	آسٹریلیا
1987	ایمسٹرڈم	نیدرلینڈز	جرمنی	نیدرلینڈز
1988	لاہور	پاکستان	جرمنی	پاکستان
1989	برلن	جرمنی	آسٹریلیا	نیدرلینڈز
1990	میلبورن	آسٹریلیا	آسٹریلیا	نیدرلینڈز
1991	برلن	جرمنی	جرمنی	پاکستان
1992	کراچی ۳	پاکستان	جرمنی	آسٹریلیا
1993	کوالالمپور	ملائیشیا	آسٹریلیا	جرمنی
1994	لاہور	پاکستان	پاکستان	جرمنی
1995	برلن	جرمنی	جرمنی	آسٹریلیا
1996	چٹانی	بھارت	ہالینڈ	پاکستان
1997	ایڈیلڈ	آسٹریلیا	جرمنی	پاکستان
1998	لاہور	پاکستان	ہالینڈ	پاکستان



### ورلڈ کپ فٹ بال

ملک	شہر	سال	فاتح	ہمقابلہ	نتیجہ
یوراگوئے	سونٹی وی ڈیو	1930ء	یوراگوئے	ارجنٹائن	4-2
اطلی	روم	1934ء	اطلی	چیکوسلواکیہ	2-1
فرانس	پیرس	1938ء	اطلی	ہنگری	4-2
برازیل	ایوڈی جیرہ	1950ء	یوراگوئے	برازیل	2-1
سوئٹزرلینڈ	برن	1954ء	مغربی جرمنی	ہنگری	3-1
سویڈن	سٹاک ہوم	1958ء	برازیل	سویڈن	5-2
چلی	سانخیاگو	1962ء	برازیل	چیکوسلواکیہ	3-1
انگلینڈ	لندن	1966ء	انگلینڈ	جرمنی	4-1
میکسیکو	میکسیکوٹی	1970ء	برازیل	اطلی	4-1
مغربی جرمنی	میونخ	1974ء	مغربی جرمنی	ہالینڈ	2-1
ارجنٹائن	بونس آئرس	1978ء	ارجنٹائن	ہالینڈ	3-1
اسپین	میدرد	1982ء	اطلی	مغربی جرمنی	3-1
میکسیکو	میکسیکوٹی	1986ء	ارجنٹائن	مغربی جرمنی	3-2
اطلی	روم	1990ء	مغربی جرمنی	ارجنٹائن	1-0
ماریکہ	لاس اینجلس	1994ء	برازیل	اطلی	چیلنٹی سٹروک پر فیصلہ ہوا
فرانس	پیرس	1998ء	فرانس	برازیل	3-1
جاپان	ٹوکیو	2002ء	برازیل	جرمنی	2-1
جرمنی	برلن	2006ء			

### کرکٹ دنیا میں

### کرکٹ ورلڈ کپ

دن ڈے کرکٹ کا عالمی ٹورنامنٹ ہر چار سال بعد منعقد ہوتا ہے۔ سب سے پہلا کرکٹ ٹورنامنٹ

1999	بربین	آسٹریلیا	آسٹریلیا	جنوبی کوریا
2000	ایسٹوین	نیدرلینڈز	نیدرلینڈز	جرمنی
2001	رائڈم	نیدرلینڈز	جرمنی	آسٹریلیا
2002	کولون	جرمنی	نیدرلینڈز	جرمنی
2003	ایسٹروڈم	نیدرلینڈز	نیدرلینڈز	آسٹریلیا
2004	لاہور	پاکستان	چین	نیدرلینڈز
2005	چنائی	انڈیا		

### ایشیائی کھیلیں

اولمپک طرز پر براعظم ایشیا کے ممالک ان کھیلوں میں ہر چار سال بعد حصہ لیتے ہیں۔ پہلی ایشیائی کھیلیں 1951 میں دہلی میں منعقد کی گئیں۔ جبکہ 14 ویں ایشیائی کھیلیں جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں منعقد ہوئیں۔ جس میں پاکستان نے ایک سونے، چاندی کے 6 اور کانسی کے 6 تمغے حاصل کیے تھے۔ ذیل میں صرف ہاکی چیمپئن شپ کے اعداد و شمار دیے جا رہے ہیں۔

سال	مقام	میزبان ملک	فاتح ملک	دراپ ملک
1951	نئی دہلی	بھارت	بھارت	پاکستان
1954	خیلا	فلپائن	بھارت	پاکستان
1958	ٹوکیو	جاپان	پاکستان	بھارت
1962	جکارتا	انڈونیشیا	پاکستان	بھارت
1966	بنکاک	تھائی لینڈ	بھارت	پاکستان
1970	بنکاک	تھائی لینڈ	پاکستان	بھارت
1974	تہران	ایران	پاکستان	بھارت
1978	بنکاک	تھائی لینڈ	پاکستان	بھارت
1982	نئی دہلی	بھارت	پاکستان	بھارت
1986	سیول	جنوبی کوریا	جنوبی کوریا	پاکستان
1990	پینگ	چین	پاکستان	بھارت
1994	ہروشیما	جاپان	جنوبی کوریا	بھارت
1998	بنکاک	تھائی لینڈ	بھارت	جنوبی کوریا
2002	بوسان	جنوبی کوریا	جنوبی کوریا	بھارت
2006				

1975ء میں برطانیہ میں منعقد ہوا۔ جسکی فاتح ٹیم ویسٹ انڈیز تھی۔ آخری ٹورنامنٹ 2003 میں جنوبی افریقہ نے مہاروے اور کینیا میں منعقد ہوا۔ کرکٹ ورلڈ کپ مقابلوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	میزبان	فاتح ملک	دوسرے نمبر پر آنے والا ملک
1	1975	برطانیہ	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا
2	1979	برطانیہ	ویسٹ انڈیز	برطانیہ
3	1983	برطانیہ	انڈیا	ویسٹ انڈیز
4	1987	پاکستان بھارت	آسٹریلیا	برطانیہ
5	1992	آسٹریلیا	پاکستان	برطانیہ
6	1996	پاکستان بھارت سری لنکا	سری لنکا	آسٹریلیا
7	1999	برطانیہ سکاٹ لینڈ	آسٹریلیا	پاکستان
8	2003	جنوبی افریقہ زمبابوے کینیا	آسٹریلیا	بھارت
9	2007	ویسٹ انڈیز	-	-

### آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ

سال	مقام	میزبان ملک	فاتح ملک
1998	ڈھاکہ	بنگلہ دیش	جنوبی افریقہ
2000	نیرولی	کینیا	نیوزی لینڈ
2002	کولمبو	سری لنکا	انڈیا سری لنکا
2004	اوول	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز

### سکوائش

سکوائش وہ پہلا کھیل ہے جس میں پاکستان نے پہلی بار کوئی عالمی اعزاز حاصل کیا پاکستان کے لئے یہ اعزاز حاصل کرنے والے کھلاڑی دنیا کے سکوائش کے بے تاج بادشاہ ہاشم خان تھے۔ ہاشم خان جب پہلی بار برٹش سکوائش ٹورنامنٹ جیت کر پاکستان پہنچے تو کراچی ایئر پور پر ان کا استقبال کرنے والوں میں گورنر جنرل خواجہ یحیٰی عظیم الدین بھی شامل تھے۔ ذیل میں برٹش اوپن سکوائش چیمپئن شپ کے ریکارڈ دیئے جا رہے ہیں۔

سال	فاتح کھلاڑی	فاتح ملک	دوسرا کھلاڑی	دوسرا ملک
1948	ایم اے کریم	مصر	جے پی ایس ٹی جی	برطانیہ
1949	ایم اے کریم	مصر	بی بی ٹی	مصر
1950	ایم اے کریم	مصر	اے ہاری	بھارت

1951	ہاشم خان	پاکستان	ایم اے کریم	مصر
1952	ہاشم خان	پاکستان	ایم اے کریم	مصر
1953	ہاشم خان	پاکستان	آر بی آر ولسن	برطانیہ
1954	ہاشم خان	پاکستان	اعظم خان	پاکستان
1955	ہاشم خان	پاکستان	اعظم خان	پاکستان
1956	ہاشم خان	پاکستان	روشن خان	پاکستان
1957	روشن خان	پاکستان	ہاشم خان	پاکستان
1958	ہاشم خان	پاکستان	اعظم خان	پاکستان
1959	اعظم خان	پاکستان	محبت اللہ خان	پاکستان
1960	اعظم خان	پاکستان	روشن خان	پاکستان
1961	اعظم خان	پاکستان	محبت اللہ خان	پاکستان
1962	اعظم خان	پاکستان	محبت اللہ خان	پاکستان
1963	محبت اللہ خان	پاکستان	اے ابوطالب	مصر
1964	اے ابوطالب	مصر	ایم اے آڈی	سکاٹ لینڈ
1965	اے ابوطالب	مصر	آئی۔ این	مصر
1966	اے ابوطالب	مصر	آفتاب جاوید	پاکستان
1967	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	آفتاب جاوید	پاکستان
1968	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	اے ابوطالب	مصر
1969	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	سی نین کیرو	آسٹریلیا
1970	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	جیف ہنٹ	آسٹریلیا
1971	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	آفتاب جاوید	پاکستان
1972	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	جیف ہنٹ	آسٹریلیا
1973	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	گوگی علاؤ الدین	پاکستان
1974	جے۔ پی۔ بیرنگٹن	آئر لینڈ	ایم۔ یاسین	پاکستان
1975	قمر الزمان	پاکستان	گوگی علاؤ الدین	پاکستان
1976	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	محبت اللہ خان	پاکستان
1977	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	سی نین کیرو	آسٹریلیا
1978	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزمان	پاکستان
1979	موجیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزمان	پاکستان



1976	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزماں	پاکستان
1979	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزماں	پاکستان
1980	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزماں	پاکستان
1981	جہانگیر خان	پاکستان	جیف ہنٹ	آسٹریلیا
1982	جہانگیر خان	پاکستان	ڈین ولیمز	آسٹریلیا
1983	جہانگیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1984	جہانگیر خان	پاکستان	قمر الزماں	پاکستان
1985	جہانگیر خان	پاکستان	راس ٹارمن	نیوزی لینڈ
1986	راس ٹارمن	نیوزی لینڈ	جہانگیر خان	پاکستان
1987	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1988	جہانگیر خان	پاکستان	جان شیر خان	پاکستان
1989	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1990	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1991	روڈنی مارش	آسٹریلیا	جہانگیر خان	پاکستان
1992	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1993	جان شیر خان	پاکستان	جہانگیر خان	پاکستان
1994	جان شیر خان	پاکستان	پیر مارشل	انگلینڈ
1995	جان شیر خان	پاکستان	ڈیل ہیرس	انگلینڈ
1996	جان شیر خان	پاکستان	روڈنی آئٹز	آسٹریلیا
1997	روڈنی آئٹز	آسٹریلیا	پیرنگول	سکاٹ لینڈ
1998	جوناٹن پار	کینیڈا	پیرنگول	سکاٹ لینڈ
1999	پیرنگول	سکاٹ لینڈ	احمد رفیع	مصر
2002	ڈیوڈ پامر	آسٹریلیا	جان وائٹ	سکاٹ لینڈ
2003	امرشاہ	مصر	لنچم	فرانس
2004	تھیری لنکو	فرانس		
2005	امرشاہ	مصر		

1980	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	قمر الزماں	پاکستان
1981	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	جہانگیر خان	پاکستان
1982	جہانگیر خان	پاکستان	عدی جہاں	پاکستان
1983	جہانگیر خان	پاکستان	جواد	مصر
1984	جہانگیر خان	پاکستان	قمر الزماں	پاکستان
1985	جہانگیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1986	جہانگیر خان	پاکستان	راس ٹارمن	نیوزی لینڈ
1987	جہانگیر خان	پاکستان	جان شیر خان	پاکستان
1988	جہانگیر خان	پاکستان	روڈنی مارش	آسٹریلیا
1989	جہانگیر خان	پاکستان	روڈنی مارش	آسٹریلیا
1990	جہانگیر خان	پاکستان	روڈنی مارش	آسٹریلیا
1991	جہانگیر خان	پاکستان	جان شیر خان	پاکستان
1992	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1993	جان شیر خان	پاکستان	کرس ڈلمار	آسٹریلیا
1994	جان شیر خان	پاکستان	پیر مارشل	انگلینڈ
1995	جان شیر خان	پاکستان	روڈنی آئٹز	آسٹریلیا
1996	جان شیر خان	پاکستان	پیرنگول	سکاٹ لینڈ
1997	جان شیر خان	پاکستان	جان شیر خان	پاکستان
1998	پیرنگول	سکاٹ لینڈ	پال پرائس	آسٹریلیا
2000	ڈیوڈ ایوانز	برطانیہ		
2001	ڈیوڈ پامر	آئر لینڈ		
2002	پیرنگول	سکاٹ لینڈ		
2003	ڈیوڈ پامر	آئر لینڈ		
2004				
2005				

ورلڈ اوپن سکوائش چیمپئن شپ

سال	فاتح کھلاڑی	فاتح ملک	رزاپ کھلاڑی	رزاپ ملک
1975	جیف ہنٹ	آسٹریلیا	محب اللہ خان	پاکستان



## کھلاڑی شخصیات کے متعلق اہم سوالات و جوابات

س:- پاکستان نے کس کھیل میں سب سے پہلے اولمپک گولڈ میڈل حاصل کیا؟  
ج:- ہاکی۔

س:- پاکستان کے اس مشہور کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے دس بار برٹش اوپن چیمپئن شپ جیتی۔  
ج:- جہانگیر خان

س:- ورلڈ کپ فٹ بال فائنل 2002 کا مین آف دی میچ کونسا کھلاڑی تھا؟  
ج:- برازیل کے مشہور فارورڈ رونالدو۔

س:- بالکنگ کے اس کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے اپنا چھینا ہوا اعزاز تین دفعہ حاصل کیا۔  
ج:- مشہور باکسر محمد علی۔

س:- پاکستان کے اس کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے 94 میں ورلڈ سنوکر چیمپئن شپ جیتی تھی۔  
ج:- محمد یوسف

س:- 1994ء میں پاکستان کن کھیلوں کا عالمی چیمپئن بنا۔ انفرادی ایٹمز میں چیمپئن بننے والے کھلاڑیوں اور جیتنے والی ٹیموں کے کپتانوں کے نام بتائیے۔

ج:- پاکستان سنوکر اسکوئش ہاکی اور کرکٹ کا عالمی چیمپئن تھا۔  
(i) سنوکر محمد یوسف

(ii) اسکوئش جان شیر خان

(iii) ہاکی محمد شہباز سنیز (پکستان)

(iv) کرکٹ عمران خان (پکستان)

س:- ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے تمام ممالک کی خلاف پھریاں بنانے کا اعزاز کن کھلاڑیوں کو حاصل ہے۔  
ج:- گیری کرٹن جنوبی افریقہ، سٹیو آسٹریلیا، جیٹ ٹڈلر۔ انڈیا

س:- پاکستان نے بھارت میں عالمی ہاکی ورلڈ کپ کس کھلاڑی کی قیادت میں جیتا تھا۔  
ج:- پکستان اختر رسول، یہ ورلڈ کپ بھی شہر میں منعقد ہوا تھا۔

س:- بیسویں صدی کا مین آف دی سپورٹس آف سچری کا اعزاز کس کھلاڑی کو ملا۔

ج:- باکسر محمد علی کلاں سابق ہیوی ویٹ ورلڈ چیمپئن بالکنگ

س:- پاکستان کے اس کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے ایشیائی کھیلوں منعقدہ بوسان میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔  
ج:- مہر اللہ نے بالکنگ میں طلائی تمغہ حاصل کیا تھا۔

س:- اسکوئش ورلڈ کپ جیتنے والے تین پاکستانی کھلاڑیوں کے نام بتائیے۔

ج:- قمر انان، جہانگیر خان اور جان شیر خان

س:- برٹش اوپن اسکوئش چیمپئن شپ جیتنے والے پاکستانی کھلاڑیوں کے نام بتائیے۔  
ج:- ہاشم خان، روشن خان، اعظم خان، جہانگیر خان، جان شیر خان۔

س:- دن ڈے کرکٹ میں پانچ سو اور ٹیسٹ کرکٹ میں چار سو سے زائد ونٹیں حاصل کرنا لے فاسٹ باؤلر کا نام اور ملک سے تعلق بتائیے۔

ج:- وسیم اکرم جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ وسیم اکرم نے ایک روزہ میچ میں 502 ونٹیں 356 میچ کھیل کر حاصل کیں  
کھیں جبکہ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں 414 ونٹیں حاصل کر چکے ہیں۔

س:- ایک روزہ کرکٹ میں سب سے بڑی انگز کھیلنے والے کھلاڑی کا نام بتائیے۔

ج:- سعید انور 194 رنز کی انگز بھارت کے کھٹال کھیل چکے ہیں۔ یہ میچ 21 مئی 1997 کو دہلی میں ہوا تھا۔

س:- اس کرکٹ ٹیم کا نام بتائیے جس نے اپنے پہلے ہی فیرنگی دورہ میں ٹیسٹ میچ جیت کر کرکٹ کی دنیا کا منفرد ریکارڈ بنایا۔

ج:- پاکستان نے اپنے پہلے ہی فیرنگی دورہ برطانیہ کے دوران اول گر اوڈ پر برطانیہ کو شکست دی تھی۔

س:- پاکستان کی ان تین شخصیات کے نام بتائیے جنکو انٹرنیشنل بالکنگ فیڈریشن اور انٹرنیشنل اسکوئش فیڈریشن اور انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی صدارت سنبھالنے کا منفرد اعزاز حاصل ہوا۔

ج:- ان شخصیات کے نام اور فیڈریشنز کے نام درج ذیل ہیں۔

(i) انور چوہدری صدر انٹرنیشنل بالکنگ فیڈریشن

(ii) جہانگیر خان صدر انٹرنیشنل اسکوئش فیڈریشن

(iii) احسان مانی صدر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل

س:- پاکستان کرکٹ کے اس عظیم کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے اپنی والدہ کی یاد میں شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال تعمیر کروایا۔

ج:- عمران خان

س:- انٹرنیشنل ہاکی میں 276 گول اور 21 ہٹ ڈکس بنا کر عالمی ریکارڈ قائم کرنے والے پاکستانی کھلاڑی کا نام بتائیے۔

ج:- سکیل مہاس۔

س:- ایک روزہ کرکٹ میں 37 گیندیں کھیل کر تیز ترین سچری بنانے والے کھلاڑی کا نام بتائیے۔

ج:- شاہد آفریدی۔ شاہد آفریدی نے تیز ترین سچری والی انگز سری لنکا کے خلاف 4 اکتوبر 1996 کو تیرہویں میں کھیلی تھی۔

س:- پاکستان کے اس اسکوئش کھلاڑی کا نام بتائیے جس نے پانچ سو سے زائد میچوں میں مسلسل کامیابی حاصل کر کے عالمی ریکارڈ بنایا۔

ج:- جہانگیر خان۔

س: ایک روزہ کرکٹ میں 10,000 رنز مکمل کرنے والے پہلے پاکستانی کھلاڑی کا نام بتائیں؟  
ج: انضمام الحق۔

س: ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی جانب سے پہلی سچری سکور کرنے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟  
ج: نذیر محمد۔

س: ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی طرف سے بیٹ کیری کرنے والے باپ بیٹے کھلاڑیوں کا نام بتائیں؟  
ج: نذیر محمد اور نذیر نذر۔

س: ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے ست ترین سچری بنا کر عالمی ریکارڈ بنانے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟  
ج: نذیر نذر۔

س: فرسٹ کلاس کرکٹ میں سو سچریاں بنانے والے پاکستانی ٹیسٹ پلیر کا نام بتائیں؟  
ج: ظہیر عباس۔

س: ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی جانب سے وکٹ لینے والے پہلے باؤلر کا نام بتائیں؟  
ج: خان محمد۔

س: اس پاکستانی کھلاڑی کا نام بتائیں جس نے ایک روزہ کرکٹ میں سو وکٹیں اور ہزار رنز بنانے کا اعزاز حاصل کیا؟  
ج: نذیر نذر۔

س: ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم نے کس پاکستان کی قیادت میں دوسرے ورلڈ کپ جیتا؟  
ج: کلائیو لائیڈ۔

س: ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے ٹیسٹ مین کا نام بتائیں؟  
ج: جیٹن ٹنڈولکر۔

س: ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے دنیا کے سب سے کم عمر کھلاڑی کا نام بتائیں؟

ج: حسن رضا جن کا تعلق پاکستان سے ہے انہوں نے چودہ سال دوسو تیس دن و مہرے کے خلاف اپنا پہلا ٹیسٹ میچ کھیل کر یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔ میچ 130 اکتوبر 1996 کو کوئٹہ میں شروع ہوا تھا۔

س: ایک روزہ کرکٹ میں سو وکٹیں حاصل کرنے والے سب سے کم عمر بولر کا نام بتائیں؟

ج: فکین مشاق، انہوں نے بیس سال ایک سو پچاس سو تیس دن کی عمر میں سو وکٹیں حاصل کر کے یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔

س: ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے طویل انٹراوی انٹرو کھیلنے کا اعزاز کس کھلاڑی کو حاصل ہے؟

ج: برائن لارڈ، دو سو رنز کی انٹراوی انٹرو کھیل چکے ہیں، انہوں نے یہ انٹرو انگلینڈ کے خلاف کھیل چھی۔

س: فرسٹ کلاس کرکٹ میں 501 رنز کی طویل ترین انٹرو کھیلنے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟

ج: برائن لارڈ۔

س: پاکستان کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ میں طویل ترین انٹرو کھیلنے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟

ج: ضیف محمد، انہوں نے 337 رنز بنا کر پاکستان کی جانب سے سب سے طویل انٹرو کھیل چھی۔

س: پاکستان کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ میں دوسری ٹریپل سنچری بنانے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟  
ج: انضمام الحق، انہوں نے نیوزی لینڈ کے خلاف 323 رنز کی انٹرو سکور کی تھی۔

س: پاکستان کی جانب سے فرسٹ کلاس کرکٹ میں طویل ترین انٹراوی انٹرو کھیلنے والے کھلاڑی کا نام بتائیں؟

ج: ضیف محمد، انہوں نے 499 رنز بنا کر پاکستان کی جانب سے سب سے طویل انٹرو کھیل چھی۔

س: اوول کا ہیرو کس بولر کو کہتے ہیں؟

ج: فضل محمود۔

س: ہاکی کے کس کھلاڑی کو فلائنگ ہارس کہتے تھے؟

ج: سچا اللہ۔

س: انٹرنیشنل ہاکی میں دیوار مین کن دو کھلاڑیوں کو کہتے تھے؟

ج: پاکستانی فلیٹیکس منظور گلشن اور منور ابرار۔

س: پاکستان کرکٹ ٹیم کے پہلے کپتان کا نام بتائیں؟

ج: عبدالحمید کاردار۔

س: پاکستان ہاکی ٹیم کے پہلے کپتان کا نام بتائیں؟

ج: کرنل علی احمد ارشد المعروف کرنل وارث۔

س: سن 2004ء میں سنو کرولڈ کپ میں دوسرے نمبر پر آنے والے کھلاڑی کا نام اور اس کے ملک کا نام بتائیں؟

ج: صابر محمد، جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔

س: کوئٹہ میں ہونے والی 2004ء کی قومی کھیلوں میں گیارہ گولڈ میڈل جیت کر "گولڈن گرل" کا خطاب پانے والی

بھارتی کھلاڑی کا نام بتائیں؟

ج: کرن خان۔

س: کرن خان ڈومیسٹک کھیلوں کے دوران کس ٹیم پارٹنر کی نمائندگی کرتی ہیں؟

ج: واچر۔

س: ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ میں بیٹ ٹرک کرنے والے دنیا کے پہلے باؤلر کا نام بتائیں؟

ج: جلال الدین۔

س: ون ڈے کرکٹ میں پاکستان کی جانب سے بیٹ ٹرک کرنے والے کھلاڑیوں کے نام بتائیں؟

ج: جلال الدین، وسیم اکرم، وقار یونس، فکین مشاق، عاقب جاوید، محمد سچ۔

س: ٹیسٹ میں پاکستان کی جانب سے بیٹ ٹرک کرنے والے کھلاڑیوں کے نام بتائیں؟

ج: وسیم اکرم، عبدالرزاق۔

س: کس کھلاڑی کی قیادت میں پاکستان نے پہلا جوہر ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ اور 1984ء کے اوپنس میں ہاکی کا

گولڈ میڈل حاصل کیا تھا؟

ج۔ منکور جوئیر۔

س۔ ٹیسٹ کرکٹ میں 125 کچھیل کر 35 سچریاں بنانے والے عالمی ریکارڈ ہولڈر کلاڑی کا نام بتائیں؟

ج۔ سچن ڈھڈکر۔

س۔ ون ڈے کرکٹ میں گیارہ ہزار رنز اور ٹیسٹ کرکٹ میں آٹھ ہزار رنز مکمل کرنے والے دنیا کے دوسرے اور پاکستان کے پہلے کلاڑی کا نام بتائیں؟

ج۔ انضمام الحق۔

س۔ پاکستان کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ سچریاں بنانے والے کلاڑی کا نام بتائیں؟

ج۔ انضمام الحق۔ انضمام الحق دسمبر 2005ء تک 105 ٹیسٹ کچھیل کر 24 سچریاں بنا چکے ہیں۔

س۔ سال 2005ء میں ٹیسٹ کرکٹ میں ایک ہزار رنز مکمل کرنے والے کلاڑی کا نام بتائیں؟

ج۔ انضمام الحق۔

س۔ پاکستان کے اس کلاڑی کا نام بتائیں جس نے اپنے کیریئر کے 100 ویں ٹیسٹ کچھیل سچری سکوری اور بعد ازاں جب اس نے پاکستان کا قومی ریکارڈ قائم کیا تو فیصل آباد میں انگلینڈ کے خلاف کھیلتے ہوئے اس نے دونوں انگریز سچریاں سکور کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا؟

ج۔ انضمام الحق۔

س۔ پاکستان کے ان پانچ کلاڑیوں کے نام بتائیے جنہوں نے ایک ٹیسٹ کچھیل کر دونوں انگریز سچریاں مکمل کیں؟

ج۔ 1۔ حنیف محمد 2۔ جاوید میمن 3۔ وجاہت احمد اسلمی 4۔ یاسر حیدر 5۔ انضمام الحق

س۔ دنیا کے کرکٹ کے اس کلاڑی کا نام بتائیے جو انگریز مکمل کرکٹ میں چھوٹی کی ڈبل سچری مکمل کر چکے ہیں؟

ج۔ شاہد آفریدی۔

س۔ پاکستان کے اس کلاڑی کا نام بتائیے جس نے پاکستان کی ہاکی ٹیم کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا اور ساتھ ہی فرسٹ کلاس کرکٹ بھی کھیلی؟

ج۔ صلاح الدین۔

س۔ پاکستان کے ان شہروں کے نام بتائیے جہاں دو یا دو سے زیادہ ٹیسٹ گراؤنڈ موجود ہیں؟

ج۔ کراچی، لاہور، ملتان۔

س۔ وہ دنیا کا کون سا ملک ہے جس کی کرکٹ ٹیم کو ٹیسٹ کچھیلنے کا درجہ حاصل نہیں لیکن اس کے باوجود اس کی ایک گراؤنڈ پر ٹین ٹیسٹ کچھیلے گئے؟

ج۔ شاہجہ۔

س۔ پاکستان کے اس کلاڑی کا نام بتائیے جس کی قیادت میں پاکستان نے 1984ء کا ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ جیتا؟

ج۔ اختر رسول۔

☆☆☆

## تلفات

(A)

فرسٹ ریٹ	A
الائیڈ بینک لمیٹڈ	ABL
ایڈورٹائزمنٹ	AD
ایئر پورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (پاکستان)	ADA
ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ بینک آف پاکستان (زرعی ترقیاتی بینک پاکستان)	ADBP
ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن	ADC
ایڈمرل	ADM
آرمی انجینئرنگ کور	AEC
آرمی میڈیکل کور	AMC
اکاؤنٹنٹ جنرل ایڈووکیٹ جنرل اتھارٹی جنرل	AG
اکاؤنٹنٹ جنرل آف پاکستان	AGPR
اچری سال	AH
ایئر ہیڈ کوارٹر	AHQ
آرمی آرڈی نیشن ایچ	A.O.D
آل پاکستان پبلک سروس کمیشن	A.P.H.C
آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی	A.P.N.S
ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان	A.P.P
آل پاکستان ریجنل ایسوسی ایشن	A.P.W.A
ایورج	QV
آرمی ویٹرنری کور	A.V.C
علامہ اقبال میڈیکل کالج	AIMC

(B)

بیچلر آف آرٹس	B.A
بیر سٹریٹ لاء	Bar-at-Law
قبل سچ	B.C



سینٹر فار نیوکلیئر میڈیسن	C.ENUM
سول سروس آف پاکستان	C.S.P
کپری بیٹریسٹ بین ٹری	C.T.B.T
(D)	
ڈپلومہ آف ایسوی ایٹ انجینئر	D.A.E
ڈپٹی انارٹی جنرل	D.A.G
ڈپٹی اکاؤنٹ جنرل	D.A.G
ڈسٹرکٹ بورڈ	D.B
ڈویژن (ج) (کورٹ)	D.B
ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل	D.D.G
ڈیپارٹمنٹ	Dept
ڈائریکٹر جنرل	DG
ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز	DGHS
ڈائریکٹر جنرل آف پبلک ریلیشن	DGPR
ڈپٹی انسپکٹر جنرل (پولیس)	DIG
ڈسٹرکٹ	Distt
ڈاکٹر	Dr
ڈپلومہ ان پبلک ہیلتھ	D.P.H
ڈائریکٹر آف پبلک ایڈمنسٹریشن	D.P.I
ڈیفنس آف پاکستان رولز	D.P.R
ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز	D.P.R
ڈپٹی سیرنڈنٹ آف پولیس	D.SP
ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز	D.M.C
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر	D.P.O
(E)	
ایکسٹرا اسٹنٹ کمشنر	EAC
ایکسپورٹ پروموشن بورڈ	EP.B
ایکسپورٹ پروموشن بورڈ	EP.Z
ایگزامینیشن	EXAM

ہیڈ آف کانس	B.Coll
ہیڈ آف ڈیفنل سرجری	B.D.S
ہیڈ آف ایجوکیشن	B.ED
ہیڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن	BI.S.E
ہیڈ آف اورینٹل لیگومجر	B.O.C
ہیڈ آف فارمیسی	B.Pharm
بریگیڈیئر	Brig
برادرز	Bros
ہیڈ آف سائنس	B.S.C
ہیڈ آف ٹیچنگ	BT
بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان	B.Z.U
بولان میڈیکل کالج	B.MC
(C)	
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ	C.A
کرنٹ اکاؤنٹنٹ	C/A
سینٹرل بورڈ آف ریونیو پاکستان	C.B.R
کیڈٹ	Cd.T
کنٹینٹل ڈیپارٹمنٹ اتھارٹی (اسلام آباد)	C.DA
چولستان ڈیپارٹمنٹ اتھارٹی	C.A.A
چیف انکیشن کمشنر	C.E.C
کائن انکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان	C.E.C
چیف جسٹس	CJ
چیف منسٹر	C.M
کنٹرول آف ملٹری اکاؤنٹس	C.M.A
کور آف ملٹری پولیس	C.M.P
کیئر آف	C/O
کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ڈائریکٹرز	CPNE
سنٹرل پیئیر سروس	C.S.S
سنٹرل پیئیر سروس آف پاکستان	C.S.S.P

(F)

فیکٹی آف آرٹس	F.A
فیڈرل ایڈمنسٹرٹو ٹرائل ایریا	FATA
فروری	FEB
فرنیچر کرائمر ریگولیشنز	F.C.R
فلائٹ	F.I.T
فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی	F.I.A
فیڈریشن آف پاکستان جمنیزم آف کامرس اینڈ انڈسٹری	F.P.CC.I
فیڈرل پبلک سروس کمیشن	F.P.S.C
فیکٹی آف سائنس	F.S.C
فیڈرل شریعت کورٹ	F.S.C
فرسٹ ویمن بینک	F.W.B
فاطمہ جناح میڈیکل کالج	FJMC

(G)

گرام	G
گراس ڈومیسٹک پروڈکٹ	G.D.P
جنرل ہیڈ کوارٹر (آرمی ہیڈ کوارٹر) راولپنڈی	G.H.Q
گرین وچ مین ٹائم	G.M.T
گراس نیشنل پروڈکٹ	G.N.P
جنرل آفیسر کمانڈنگ	G.O.C
گورنمنٹ	GOVT
جنرل پوسٹ آفس	G.P.O
گرین	GR
جنرل سٹاف (آرمی) جنرل سروس	G.S
جیالوجیکل سروس آف پاکستان	G.S.P
جنرل سیلز ٹیکس	G.S.T
گریڈ ٹریک روڈ	GT.ROAD

(H)

حبیب بینک لمیٹڈ	H.B.L
-----------------	-------

H.B.F.C ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن

H.J	ہلال جرات
H.P	ہاؤس پاور
H.Q	ہیڈ کوارٹر
H.T	ہائی ٹینشن
HTV	ہیوی ٹرانسپورٹ ویکل
HV	ہیلتھ ویزٹر

(I)

ICES	اسلامک کامرس ایجوکیشن سوسائٹی
I.C.I	ایمپیریل کیمیکل انڈسٹریز
ICP	انڈسٹریل کمیشن آف پاکستان
ICJ	انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
I.D.B	اسلامک ڈیولپمنٹ بینک
IDBP	انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف پاکستان
IG	انسپیکٹر جنرل
IGI	اسلامی جمہوری اتحاد
I.L.O	انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن
IJT	اسلامی جمعیت طلبہ
I.T.O	انکم ٹیکس آفیسر
ISSB	انٹرسروس سلیکشن بورڈ
ISI	انٹرسروس سٹڈی جیس

(J)

J	جج، جیٹ
J.C.C	جونیئر کیڈٹ کور
JCO	جونیئر کمیشنز آفیسر
Jl	جماعت اسلامی
JUI	جمعیت العلماء اسلام
JUP	جمعیت العلماء پاکستان

(K)	
کراچی نیوکلیر پاور پلانٹ	K.A.NU.P.P
کراچی ٹی کرکٹ ایسوسی ایشن	K.C.C.A
کلوگرام	KG
کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی	K.D.A
کنگ ایڈروڈ میڈیکل کالج	K.E.MC
کلومیٹر	KM
کراچی پورٹ ٹرسٹ	KPT
کراچی شاک ایبجینج (1)	KSE
(L)	
لوکل اتھارٹی	LA
لیٹر آف کریڈٹ	LC
لاہور ڈیولپمنٹ اتھارٹی	LDA
لاہور ہائی کورٹ	LHC
لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن	LHCBA
لیجر آف لاء	LLB
لاگ رقم	LOG
لاہور شاک ایبجینج	LSE
لاہور جیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری	L.C.CI
ٹان ٹینس ایسوسی ایشن	L.TA
لائٹ ٹرانسپورٹ ویکل	LTV
لاہور ٹی کرکٹ ایسوسی ایشن	L.C.C.A
(M)	
ماسٹر آف آرٹس	M.A
منیجر	MAG
ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن	M.B.A
میچلر آف میڈیسن اینڈ میچلر آف سرجری	M.B.B.S
ماسٹر آف بزنس ایجوکیشن	M.B.E
میٹروپولیٹن کارپوریشن آف لاہور	M.C.L

میٹنگ ڈائریکٹر	M.D
ماسٹر آف ایجوکیشن	M.ED
مٹری انجینئرنگ سروس	M.ES
مٹی گرام	Mg
مشین مکن	MQ
مٹری آئیل چیمس	MI
مٹی میٹر	M.M
مرچنٹ نیوی	M.N
ممبر آف نیشنل اسمبلی	M.N.A
میوورنٹم آف انڈرٹینڈنگ	M.O.U
مٹری پولیس	MP
ماسٹر آف فلاسفی	M.PHIL
ممبر پرائیوٹ اسمبلی	M.PA
ماسٹر آف پبلک ہیلتھ	M.P.H
مہاجر قومی منٹ	M.Q.M
متحدہ قومی موومنٹ	M.Q.M
مسٹر	MR
مسٹر	MRs
ماسٹر آف سائنس	M.Sc
مسلم کرشل بینک	M.CB
میڈیکل آفیسر	M.O
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	M.S
ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	D.MS
(N)	
نیشنل اسمبلی	N.A
نیشنل بینک آف پاکستان	N.B.P
نیشنل کالج آف آرٹس	N.C.A
نیشنل کینڈل کور	N.C.C
ٹان کیشنڈ آفیسر	N.CO



N.H	نشان حیدر
N.HQ	نیول ہیڈ کوارٹر
NIC	نیشنل انشورنس کارپوریشن
	نیشنل انڈسٹری کارڈ
N.I.P.A	نیشنل انشی ٹیوٹ آف پبلک اینڈسٹریز
N.I.T	نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ
NO	نو
N.L.F	نیشنل لیبر فیڈریشن
N.O.C	نوائیٹکشن ٹیوٹیکٹ
N.P	نشان پاکستان
N.P.T	نیشنل پریس ٹرسٹ
NWFP	نارتھ ویسٹ فرنیٹر پراونس
	(O)
O.G.DC	آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن
O.I.C	اٹر گنارزیشن آف اسلامک کانفرنس
O.P.S.S	آن پاکستان سٹیٹ سروس
O.T.C	آفیسرز ٹریننگ کور
O.T.S	آفیسرز ٹریننگ سکول
O.U.P	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس
	(P)
P.A	پرنسپل اسٹنٹ
PMC	پنجاب میڈیکل کالج
P.O.D	پوسٹ آف ڈیوری
PPA	پاکستان پریس ایسوسی ایشن
P.A.A.F	پاکستان ایسچو رائز ٹیلیکس فیڈریشن
P.A.C	پریس اینڈ وائزرز کمیٹی
P.A.C	پاکستان آرٹھ کور
P.A.C.S	پاکستان ایسوسی ایشن فار دی کلیویشن آف سائنسز
P.A.EC	پاکستان ایٹامک انرجی کمیشن

P.A.F	پاکستان ایئر فورس
P.A.F.A	پاکستان ایئر فورس اکیڈمی
P.A.O.C	پاکستان آرمی آرڈری ٹینس کارپوریشن
P.B.S.C	پاکستان پراڈکاشن کارپوریشن
P.CB	پاکستان کرکٹ بورڈ
P.C.S	پراونشل سول سروس پنجاب سول سروس
Phd	ڈاکٹر آف فلاسفی
P.H.F	پاکستان ہاکی فیڈریشن
P.F.UJ	پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلس
P.F.F	پاکستان فٹ بال فیڈریشن
P.I.A	پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز
P.I.D.C	پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن
P.I.N.S.Tech	پاکستان انشی ٹیوٹ آف نیوکلیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی
P.I.O	پرنسپل انفارمیشن آفیسر
P.J.W.C	پاکستان جرنلس و پبلشرز کونسل
P.L.D	پاکستان لیگل ڈیسک
P.M.S	پاکستان انشی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز
P.M	پرائم منسٹر
P.M	پوسٹ میری ٹائم
PML	پاکستان مسلم لیگ
PM.L.N	پاکستان مسلم لیگ (نواز گروپ)
PMLQ	پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم
PMLF	پاکستان مسلم لیگ ق قاضی
P.M.G	پوسٹ ماسٹر جنرل
R.N	پاکستان نیوی
P.N.EA	پاکستان نیوٹریڈ یونینز کونسل
P.O	پوسٹ آفس پوسٹل آرڈر
P.O.W	پریزنرز آف وار
PPP	پاکستان پیپلز پارٹی

رجسٹرڈ اکاؤنٹ	R.A
رائل آرٹری	R.A
ریڈ کراس	R.C
ریڈینٹ انجینئر	R.E
رجسٹرڈ	Ragd
رجمنٹ	Regt
راولپنڈی میڈیکل کالج	RMC
رول ورکس پروگرام	RW.P
(S)	
سوشل ایکشن پروگرام	S.A.P
سٹیٹ بینک آف پاکستان	S.B.P
سپریم کورٹ	S.C
سب ڈویژنل آفیسر	S.D.O
ستارہ جرات	S.J
سٹاف آفیسر	S.O
سیو آؤر ساؤل	S.O.S
سپرینٹنڈنٹ آف پولیس	S.P.
سینئر سپرینٹنڈنٹ آف پولیس	S.S.P
سائنس ریسرچ کونسل	SRC
سپیس پنڈ اپریٹھ سٹریٹریسری کمیٹی (پاکستان)	SUPARCO
سینئر میڈیکل آفیسر	SMO
(T)	
ٹریولنگ الاؤنس	T.A
ٹیکنیکل اسٹنٹس بورڈ	T.A.B
ٹیو برکوس (بیٹاری)	T.B
تھل ڈویلمنٹ اتھارٹی	T.D.A
تمغہ دفاع	T.D
ٹورازم ڈویلمنٹ کارپوریشن آف پنجاب	T.D.C.P
ٹنیرج	

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹریں	P.P.P.P
پاکستان پیپر پروڈکشن	PPP
پاکستان پیتل کوڈ	P.P.C
پاکستان پولیس سروس	P.P.S
پنجاب سٹیک سروس کمیشن	P.P.S.C
پریڈینٹ	PRES
پاکستان ریڈیو	P.R
پبلک ریلیشنز آفیسر	P.R.O
پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن	PRTC
پاکستان سٹینک کارپوریشن	P.SC
پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس	P.S.PP
فریکل ٹریڈنگ	P.T
پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن	P.TC
پاکستان ٹیلی ویژن	PTV
پلیز ٹرن اوور	P.T.O
پریس ٹرسٹ آف پاکستان	P.T.P
پاکستان ٹریڈ یونینز فیڈریشن	PTUF
پاکستان یونین آف جرنلس	PUJ
پروگریسو سٹریٹریسری ایٹن	P.W.A
پاکستان رائٹرز گلڈ	PWG
پاکستان ویمن نیشنل گارڈ	P.W.N.G
پاکستان یوتھ ٹیلنٹ کونسل	P.Y.T.C
(Q)	
قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد	Q.A.U
کوئٹہ ڈیپنٹ اتھارٹی	Q.D.A
کوئٹہ ماسٹر جنرل	Q.M.G
قائد اعظم میڈیکل کالج	Q.M.C
(R)	
ریٹائرڈ مرل	R.A

ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان	T.I.P
تمغہ جرات	T.J
تمغہ خدمت	T.K
تمغہ قائد اعظم	T.Q.A
ٹیلی گرافک ٹرانسمیٹر	T.T
ٹریڈنگ کمپنی	T.T.C
ٹریڈنگ کمپنی گزائیو	T.T.E

(U)

یونائیٹڈ بینک لینڈ	U.B.L
ازبک میل سروس	U.M.S
یونائیٹڈ نیشنل جنرل اسبلی	U.N.G.A
وٹس چائلڈ	V.C
ویری ہائی فریکوئنسی	V.H.F
ویری ایپروٹسٹ پرسن	V.I.P

(W)

واٹ	W
ویمن ایکشن فورم	W.A.F
واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی	WAPDA
ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن	W.H.O
ویمن میڈیکل آفیسر	W.M.O
ویمن آفیسر	W/O
ویٹ	WT
ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن	WTO

(X)

ایگزیکٹو انجینئر	XEN
کرسس	X.Mas

(Y)

یگ مین کرکٹین ایسوسی ایشن	Y.M.C.A
یگ مین مسلم ایسوسی ایشن	Y.M.M.A

یگ ویمن کرکٹین ایسوسی ایشن	Y.W.C.A
یوتھ ایسوسی ایشن پروموشن سوسائٹی	YIPS
(Z)	
زکوہ کونسل منسلک کونسل	Z.C
زکوہ کونسل سوسائٹی	Z.S
زری ترقیاتی بینک لینڈ	ZTBL

☆☆☆



## اردو ادب

### قصیدہ کی ابتداء

فارسی میں ابتدائی شاعری مثنوی اور قصیدے ہی سے شروع ہوئی، لیکن فارسی میں یہ صنف عربی سے آئی جہاں ہر طرح اور ہر مضمون کی شاعری کا اسلوب صرف قصیدہ تھا۔ البتہ فارسی میں اس کے موضوعات مخصوص کر دیئے گئے

### تعریف

قصیدہ ایسی صنف ہے جس میں کسی شخصیت کی توصیف و تحسین کی جائے یا مذمت و جھوٹ کو رہا ہو، یا ہجر کا نکتہ پر کوئی حکیمانہ تبصرہ کیا جائے۔

### بیئت

اس کا پہلا شعر جسے مطلع کہا جاتا ہے، کے دونوں مصرع ہم قافیہ اور پھر یہی قافیہ بعد کے تمام شعروں کے دوسرے مصرعوں کا ہو۔ قصیدہ کے اشعار کی کم سے کم تعداد چہرہ لیکن زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو سے بھی زائد اشعار کے قصیدے فارسی میں ملتے ہیں۔ اس کی خصوصیت، شکوہ الفاظ اور وسیع معلومات پر دسترس کی نمائش البتہ نظم کا بنیادی مضمون ایک ہی ہوتا ہے شعراء نے قصیدہ کی تکنیک میں کچھ خوبصورت اضافے بھی کئے جس کی دو قسمیں ہیں۔ خطابیہ اور تشبیہیہ قصیدے کا آغاز ”تہنیت“ سے ہوتا ہے۔ یعنی شاب کی باتیں کرتا، یعنی حسن و عشق اور بہار و گلشن کے پر لطف مناظر و معاملات وغیرہ بیان کرتا۔ بعد میں ہر طرح کا مضمون جو قصیدے کے اصل مضمون سے بالکل مختلف ہو، تہنیت کہلانے لگا تھا۔

### مثنوی کی ابتداء

مثنوی فارسی کی ابتدائی شاعری کی اصل صنف ہے۔ یعنی ایسی نظم جس میں ہر شعرا لگ قافیہ سے ہوتا ہے۔ اور اس اعتبار سے یہ سب سے آسان صنف ہے، لیکن سامع کی توقع شاعر سے یہ ہوتی ہے کہ نظم میں اس کا مضمون اظہار و ابلاغ اور قوت بیان سب کی بھرپور نمائش ہو۔

### تعریف

مثنوی کسی مسلسل واقعے، داستان یا حکیمانہ بات کو تفصیل سے بیان کرنے کے لئے سب سے موزوں صنف شعر خیال کی جاتی ہے مثنوی میں اشعار کی تعداد کی کوئی پابندی نہیں۔ دو سے لے کر ہزار یا اس سے بھی زیادہ شعرا اس میں کہے جاسکتے ہیں۔

### بیئت

پرانے دور میں مثنوی کے لئے چھوٹی بحر میں مخصوص بھی جاتی تھیں، جن کی تعداد چھ ہے پرانے شاعر انہی چھ میں سے کسی بحر میں مثنویاں کہتے تھے۔ بیسویں صدی میں نسبتاً لمبی بحر میں مثنویاں کہی جانے لگیں۔ جن کا آغاز غالباً

علامہ اقبال کی نظموں سے ہوتا ہے۔

### غزل کے معانی

اور جوانی کی غزل جسکے معنی عورتوں سے باتیں کرنا ہیں۔ ”عورتوں سے باتیں کرنا“ ہلکے پھلکے اور مختصر اظہار جذبات کے اظہار کی راہ کا نام غزل تھا۔

### بیئت

غزل ایک ایسے مجموعہ اشعار کا نام ہے جن کا قافیہ قصیدے کی طرح ایک ہی ہو لیکن ہر شعر یا مضمون الگ اور مکمل ہو، اور شاعر اپنے ”حقیقی“ یا ”مجازی“ عشق کے معاملات بیان کر سکے چونکہ غزل کی زبان اور اصطلاحات قریب قریب وہی رہیں جو پرانے دور سے چلی آتی تھیں اس لئے غزل کی لغت اور قریب تک بھی مخصوص ہو گئی اور اس کا انداز بیان جلد مخصوص سانچوں میں ڈھل کر رہ گیا۔ الفاظ کی سلاست و شیرینی اور عبارت کی نرمی اس کے لئے ضروری قرار پائی۔

غزل اور شاعری میں سب سے مقبول اور عام صنف بن گئی بلکہ یہ وہ واحد صنف ہے جس میں ہر طرح کے مضامین کے باوجود اس کی صفت، مزاج اور اسلوب میں کوئی تغیر نہ ہوا۔

### غزل کے حصے

غزل کے پہلے شعر کے دونوں ہم قافیہ مصرعے مطلع کہلاتے ہیں یہ غزل میں لازماً ہوتا ہے بعض غزلوں میں ایک سے زائد مطلع بھی ہوتے ہیں جو مطلع ثانی اور مطلع ثالث کہلاتے ہیں جس شعر میں شاعر اپنا تخلص لائے مطلع کہلاتا ہے غزل کے اشعار کی تعداد اگرچہ متعین نہیں تاہم عموماً پانچ اشعار سے کم اور گیارہ سے زائد اشعار غزل میں پسند نہیں کئے جاتے ہیں۔

### قطعہ کی تعریف

قطعہ کوئی علیحدہ صنف سخن نہیں بلکہ ایک طرح کی غزل مسلسل ہی ہے یعنی تمام اشعار میں ایک ہی مضمون بیان کیا جاتا ہے، پرانے شاعر مستقل صنف کے طور پر اس میں کسی ایک جذبے کا تفصیلی بیان کرتے تھے۔

### بیئت

قطعہ میں مطلع کا ہونا ضروری نہ تھا۔ جو بعد ازاں کی رباعی بن کر رہ گیا یعنی چار مصرعوں کی مختصر نظم جس کا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ اور اس میں کوئی ایک مشترک، پرانے شاعر غزل، قصیدے یا مثنوی میں کوئی بات ایک شعر میں نہ کہہ سکتے تھے اسے اگلے شعر یا اشعار تک بڑھا کر پورا کرتے ان اشعار کو قطعہ کہا جاتا تھا۔

### رباعی کی تعریف

چار مصرعوں اور ایک مخصوص وزن کی مکمل نظم جس کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہو، رباعی کہلاتی ہے رباعی میں حکیمانہ مسائل پر تبصرہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ صنف نظم بھی فارسی ادب سے اردو میں محسنہ لے لی گئی۔

ہیت

موجودہ زمانے میں چونکہ قطعہ بھی چار مصرعوں ہی کا رہ گیا ہے رہا ہی میں تینوں مصرعے لازماً ہم قافیہ ہوتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ رباعی کی بحر مخصوص ہے نہ رباعی کسی اور بحر میں کہی جاتی ہے نہ کوئی اور صنف لطم رباعی کی بحر میں کہنا جائز ہے۔ اور اس طرح رباعی اپنے وزن و قافیہ اور تعداد اشعار ہر اعتبار سے بالکل منفرد اور مستقل جداگانہ صنف سخن ہے۔

ترکیب بند کی تعریف

یہ صنف قصیدے اور مثنوی کو ملا کر تیار کی گئی ہے اس طویل لطم کے کئی جز ہوتے ہیں۔

ہیت

اس لطم کا ہر جز ایک "بند" کہلاتا ہے ہر بند کے ابتدائی اشعار قصیدے (یا غزل) کی طرح ہم قافیہ لیکن آخری شعر اپنا الگ قافیہ رکھتا ہے۔ دوسرا بند اپنے جداگانہ قافیے کے ساتھ شروع ہو کر شیب پر ختم ہوتا ہے۔ یہ صنف کسی طویل بات کہنے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان بندوں کے اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہے اور ان کا آپس میں بھی عددی طور پر مساوی ہونا ضروری نہیں۔

ترجیع بند

اس صنف سخن میں متعدد بند ہوتے ہیں لیکن ترکیب بند کے ہر بند کے بعد ایک ہی شیب دہرائی جاتی ہے۔ نیز اس بند میں ہر مصرع بھی مشترک قافیہ رکھتا ہے، اور بند کے مصرعوں کی تعداد بھی برابر ہوتی ہے۔ اس کے بندوں میں پانچ چھ سے زیادہ مصرعے نہیں ہوتے ہیں۔ یہ لطم کسی ایسے ایک بندے یا خیال کے اظہار کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ بند کے شیب میں لطم کا مرکزی خیال ہوتا ہے۔ ترجیع بند کی شیب بھی پورا شعر ہوتا ہے اور کبھی صرف ایک مصرع۔

مسط

مسط کی نظموں کا مجموعی نام ہے مسط میں مثلث، مربع، مخمس (یا خمس) یا شعر وغیرہ کئی طرح کی نظمیں آتی ہیں۔ مثلث میں تین تین مصرعوں کا بند ہوتا ہے مطلع کے تینوں مصرعے ہم قافیہ اور اس کے بعد ہر شعر کے پہلے دو مصرعوں کا قافیہ اپنا ہوتا ہے اور تیسرے کا قافیہ پہلے شعر کے مطابق۔ گویا مسط ایسی غزل ہے جس میں دو کی بجائے تین مصرعوں کا شعر ہوتا ہے۔ اس طرح مربع چار مصرعوں والی، مخمس پانچ مصرعوں والی اور مسدس چھ مصرعوں والی کو کہتے ہیں اور ان اصناف میں بھی آخری مصرع کا ایک ہی قافیہ ہوتا ہے ان اصناف میں سب سے زیادہ مخمس نے عروج پایا ہے۔

ترکیب بند مسدس

مسدس صنف خالص اردو ہے اسے آج کل صرف مسدس ہی کہا جاتا ہے۔ اس کو سودا اور نظیر نے ایجاد کیا۔ دونوں کے ہاں اس طرز کی ایک ایک دو دو نظمیں ملتی ہیں۔ مسدس ایک طرح کی مثنوی لطم ہے کیونکہ اس میں کوئی مسلسل واقعہ یا خیال بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا ہر بند چھ مصرعوں کا ہوتا ہے جن میں سے پہلے چار مصرعے اپنا اور آخری دو مصرعے

اپنا قافیہ رکھتے ہیں۔

مرثیہ نگاروں نے اس کو گویا مرثیہ کے لئے وقف کر لیا۔ چنانچہ مرزا دہیر اور میر انیس جیسے مشہور مرثیہ گوؤں نے تمام مرثیے مسدس ہی میں کہے ان کے بعد حالی نے بھی اس مسدس کی تاثراتی اہمیت کو محسوس کر کے اپنی غیر فانی نظم مدو جز اسلام اسی ہی میں لکھی اور اقبال نے بھی "شکوہ" اور "جواب شکوہ" اور چند اور نظموں کے لئے اسی کو اختیار کیا۔

شعری اصطلاحات کی تعریف

تشبیہ

تشبیہ کے لغوی معنی مشابہت اور تمثیل کے ہیں جبکہ اصطلاحاً کسی ایک شے کو کسی مشترک خصوصیت کی بناء پر کسی دوسری شے کی مانند قرار دینے کو تشبیہ کہتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے کسی شے کی صفت، حالت یا خصوصیت کو پیش کیا جاتا ہے۔

ارکان تشبیہ: تشبیہ کے پانچ ارکان ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

- 1- مشبہ: وہ شے جسے کسی مشترک وصف یا حالت کی بناء پر کسی دوسری شے سے تشبیہ دی جائے۔
- 2- مشبہ بہ: وہ دوسری شے جس سے کسی مشترک یا وصف یا حالت کی بناء پر پہلی شے کو تشبیہ دی جائے۔
- 3- وجہ تشبیہ: مشبہ اور مشبہ بہ میں صفت یا صفات کا ایسا اشتراک جس کی بناء پر ایک شے کو دوسری شے سے تشبیہ دی جائے۔
- 4- حرف تشبیہ: وہ لفظ یا حرف جو ایک شے کو دوسری شے سے تشبیہ دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے، حرف تشبیہ یا حروف تشبیہ ایسا ایسے ایسی مثل مانند صورت جیسا جیسے جیسی طرح سا سے سی کہ یا گویا چون کا سا کے سے کی سی ہوں آسا
- 5- غرض تشبیہ: وہ مقصد جس کی وجہ سے ایک شے کو دوسری شے سے تشبیہ دی جاتی ہے غرض تشبیہ کہلاتا ہے۔

مثال

ناز کی اس کے لب کی کیا کہیے  
چمکری اک گلاب کی سی ہے (میر)

اوپر مذکور شعر میں ارکان تشبیہ درج ذیل ہیں۔

مشبہ..... لب مشبہ بہ..... گلاب کی چمکری حرف تشبیہ..... کی سی وجہ تشبیہ..... ناز کی غرض تشبیہ..... لبوں کی خوبصورتی، نزاکت اور دلربائی کا بیان۔

استعارہ

استعارہ کے لغوی معنی ادھار لینا کے ہیں۔ اصطلاحاً استعارہ سے مراد کسی لفظ کو حقیقی معنوں کی بجائے مجازی



معنوں میں اسے استعمال کرتا ہے کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو مثلاً تشبیہ میں کہتے ہیں کہ:

تم حوری طرح خوبصورت ہو۔  
مگر استعارہ میں کہتے ہیں کہ:  
تم خور ہو۔

**ارکان استعارہ:** استعارہ میں ایک چیز بول کر دوسری چیز مراد لی جاتی ہے اور ان دونوں میں تشبیہ پائی جاتی ہے۔ تشبیہ کی طرح اس میں دونوں چیزوں کا ذکر نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں صرف ایک چیز کا ذکر ہوتا ہے اس سے پہلے چنا ہے کہ کیا چیز بول کر کیا چیز مراد لی گئی ہے۔ استعارہ کے تین ارکان درج ذیل ہیں۔

- 1- مستعار لہ: وہ شخص یا شے جس کے لئے کوئی لفظ مستعار لیا گیا ہو۔
- 2- مستعار منہ: وہ شخص یا شے جس سے کوئی لفظ مستعار لیا گیا ہو۔
- 3- وجہ جامع: وہ مشترک خوبی صفت یا حالت جس کی بناء پر ایک چیز بول کر دوسری مراد لی جائے یعنی۔

## تلمیح

**تعریف:** تلمیح کے لغوی معنی اشارہ کرنا یا سرسری نگاہ ڈالنا ہے۔ اصطلاحی تحریر میں کسی مشہور بات روایت واقعہ قصہ شخص چیز جگہ آیت قرآنی تلمیح کہلاتا ہے۔ یعنی شاعر اپنے کلام اور نثر نگار اپنی نظر میں اپنی بات کو دو لفظوں میں سمیٹ کر ذرا سے اشارے سے پورا قصہ یا واقعہ قاری یا سامع کے سامنے لا کر اکرنا ہے۔

چند مشہور تلمیحات یہ ہیں:

☆ آب حیات ☆ آب بقا ☆ آب خضر ☆ آب حیا ☆ جہان ☆ جہرہ ظلمات ☆ آتش نرود ☆ گلزار ظیل ☆  
☆ آب زمزم ☆ فرعون ☆ شداد ☆ نرود ☆ جام جم ☆ گل طور ☆ عاودہ نرود ☆ حسن یوسف ☆ گنج ☆ تخت سلیمانی ☆ دم  
عیسیٰ ☆ ابن مریم ☆ بروردان یوسف

## مطلع

**تعریف:** مشرق سے سورج کے نکلنے کا مقام اور چاند یا سورج کے نمودار ہونے کی جگہ کو لغوی طور پر مطلع کہتے ہیں۔ شاعرانہ اصطلاح میں غزل اور قصیدہ کے شعر کے پہلے ہم قافیہ ہم ردیف شعر کے پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ اگر غزل کے پہلے شعر کے مصرعے ہم قافیہ ہوں تو وہ غزل کا پہلا شعر تو کہلائے گا مگر اسے مطلع نہیں کہا جائے گا۔

غزل میں ایک سے زیادہ مطلع ہوتے ہیں مگر یہ سب شروع میں اور یکے بعد دیگرے آتے ہیں انہیں مطلع اول، مطلع ثانی اور مطلع ثالث کہا جاتا ہے۔ ایسے تمام مطلعوں کے بعد آنے والے شعر کو حسن مطلع کہا جاتا ہے۔

## مقطع

**تعریف:** مقطع کے لغوی معانی کاٹنے کی جگہ آگے پیچھے کسی چیز کے ختم ہونے کی جگہ اور انتہاء و اتمام کا مقام ہے۔

اصطلاح غزل اور قصیدہ کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے 'مقطع' کہلاتا ہے۔ جیسے میر تقی میر کی غزل:

میر ان نیم باز آنکھوں میں  
ساری سستی شراب کی سی ہے

غزل کے آخری شعر میں شاعر کا تخلص مستعمل یا موجود نہ ہو تو اسے غزل کا آخری شعر تو کہا جائے گا مگر مقطع نہیں کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر غزل کے کسی شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مگر غزل کا آخری شعر نہ ہو تو اسے مقطع نہیں کہتے ہیں۔

## قافیہ

پیچھے آنے والا یا پہلے درپے آنے والا قافیہ کے لغوی معانی کے ہیں۔ جبکہ شاعری کی اصطلاح میں ان ہم وزن حروف کو قافیہ کہتے ہیں۔ جن کی تکرار بہ الفاظ مختلف شعر یا مصرع کے آخر میں اور ردیف کی صورت میں ردیف سے پہلے ہوتی ہے۔

## ردیف

ردیف کے لغوی معنی صف اور شاعری کے اصطلاح میں ردیف سے مراد وہ کلمہ یا کلمات ہیں جو کسی غزل کے ہر شعر یا مصرع کے آخر میں قافیہ کے بعد بار بار آتے ہیں اور ان کی شکل ایک جیسی رہتی ہے۔

## مرثیہ

### مرثیہ کے معنی:

مرثیہ کے معنی مردے کو رونے اور اس کی خوبیاں کو بیان کرنا ہے۔ یعنی مرثیہ عربی کے لفظ آثار سے مشتق ہے۔

### اردو مرثیہ کی ابتداء:

شاعری کی صنف مرثیہ عربی سے فارسی اور فارسی سے اردو میں وارد ہوئی۔ دکن کی عادل شاہی اور قطب شاہی سلطنتوں کے دور میں مرثیہ کو عروج نصیب ہوا۔ ان سلطنتوں کے حکمران اہل تشیع تھے جو اپنے امام باڑوں میں واقعہ کر بلا کی یاد میں مرثیہ خوانی کرواتے تھے۔

محققین کے مطابق اردو کا سب سے پہلا مرثیہ نگار دکنی شاعر میا بابی تھا۔ جبکہ اسے عروج میر انیس نے بخشا۔

### مشہور مرثیہ نگار:

دکن اور شمالی ہندوستان دونوں میں پائے جانے والے مشہور مرثیہ نگاروں میں ملا وجہی، خواصی، لطیف، کاظم



افضل شای، مرزا انوری اور ہاشمی آبرو میرضاحک سودا میر مصطفیٰ نظیر اکبر آبادی قائم چاند پوری میر خلیق میر میر میر انیس اور مرزا دیر کے نام شامل ہیں علاوہ ان میں غالب نے زین العابدین اور حالی نے غالب کا اور اقبال نے والدہ مرحومہ کی یاد داغ اور مسعود مرحوم کی یاد میں مرچے کہے۔

### مرچے کی ہیئت:

شروع شروع شاعر غزل کی طرح متفرق اشعار میں مثنوی کی شکل میں یا مثلث یا مربع خمس مسدس ترکیب بند یا ترجیع بند میں مرثیہ کہتے تھے۔ سب سے پہلے مرچے کی صورت اور معنویت کو بہتر شکل دے کر سودا نے مرثیہ میں کئی اضافے کئے سودا کے بعد میر خلیق اور میر میر نے مرچے کو مسدس کی شکل دی۔ فکری اور معنوی اعتبار سے میر انیس اور مرزا دیر مرچے کو بلند یوں تک لے گئے۔

### مرچے کے موضوع:

عموماً اردو مرچے کو خدائے کر بلا کے ذکر سے وابستہ ہے مگر اس موضوع کے علاوہ بھی اردو شاعروں نے اچھے اچھے مرچے لکھے۔ حالی نے غالب اور اقبال نے اپنی والدہ کی یاد میں مرچے کہے۔ ایسے مرچے خمس کہلاتے ہیں۔

### ایک مرکب صنف:

مرثیہ میں غزل، مثنوی، قصیدہ، خمس اور مسدس کے تمام انداز اور موضوعات آ جانے کی وجہ سے اسے ایک مرکب صنف بھی کہتے ہیں۔

### مرچے کی خاص صفت:

اردو مرچے میں اخلاقی پہلو ایسی خاص صفت ہے جو دوسری اصناف سخن میں سے صرف نعت میں پائی جاتی ہے اس میں کوئی گھٹیا بات نہیں لائی جاسکتی۔ اس لئے مرثیہ اخلاقی پہلو سے دیگر اصناف سخن کے مقابلے میں کہیں بلند درجے کا حامل ہوتا ہے۔

### مرچے کے حصے:

اردو مرچے کے ترتیب کے لحاظ سے درج ذیل حصے ہوتے ہیں:

- 1- چہرہ: مرچے کی تمہید جس میں آئندہ بیان کیے جانے والے واقعات کے لیے فضا پیدا کی جاتی ہے اسے مرچے کی تمہید کہتے ہیں۔
- 2- سراپا: شاعر اس حصے میں مرچے میں پیش کیے جانے والے ہیرو کی شکل و صورت اور کردار بیان کرتا ہے یہ حصہ سراپا کہلاتا ہے۔
- 3- رخصت: مرچے کا ہیرو میدان جنگ میں جانے کے لیے اپنے عزیز واقارب سے رخصت ہوتا ہے اس حصہ کو رخصت کہتے ہیں۔

- 4- آمد: ہیرو کا میدان جنگ میں پہنچنے کے اندر بیان کرنے والے حصہ کو آمد کہتے ہیں۔
- 5- رجحان: مرثیہ کے اس حصہ میں ہیرو دیروں کے قدیم طریقے کے مطابق میدان جنگ میں فخریہ انداز میں شعر پڑھتا ہوا دشمن کو اپنے حسب و نسب اور اپنی شجاعت کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔
- 6- جنگ: مرثیہ کے اس حصے میں ہیرو کی دشمنوں سے جنگ کا بیان شامل ہوتا ہے۔ جس میں ہیرو کی بہادری چاہکدہتی، ہتھیاروں و اس کی سوازی کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔
- 7- شہادت: مرثیہ کے اس حصے میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ہیرو کس طرح غیر معمولی بہادری اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے بہت سے افراد کو قتل کر کے خود بھی رجب شہادت پر فائز ہو جاتا ہے۔
- 8- بین: مرثیہ کے اس حصے میں شاعر شہید کے عزیز واقارب کو اس کی موت پر روتے اور نوحہ کرتے دکھاتا ہے۔
- 9- دعا: شاعر مرچے کے آخری حصہ میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا مانگتا ہے کہ وہ اس کا عاجزانہ کلام قبول کر کے کربلا میں شہید ہونے والوں کے صدقے اس پر اپنی رحمت کرے اور اس کے گناہ بخش دے۔

### خمس

#### خمس کی تعریف:

خمس لفظی معنی پانچ کے ہیں جو عربی زبان کے لفظ خمس سے مشتق ہے شاعری کی اصطلاح میں خمس اس نظم کو کہتے ہیں جس کے بند پانچ پانچ مصرعوں کے ہوں۔

#### خمس کی ہیئت:

ہیئت کے لحاظ سے خمس سے پہلے بند کے پانچوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پہلے بند کے بعد نظم کے ہر بند کے پہلے مصرعوں کے قافیہ اور ردیف مختلف لیکن پانچواں مصرعہ پہلے بند کا ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔ مثلاً نظیر اکبر آبادی کی نظم "مقلنس" خمس ہے۔

#### دوسری ترتیب:

خمس میں بندوں کے مصرعوں کی دوسری ترتیب یہ ہے کہ نظم کے پہلے بند کے پانچوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں مگر بعد میں آنے والے ہر بند کے پہلے چار مصرعے پہلے بند سے جدا مختلف قافیہ و ردیف والے ہوتے ہیں مگر پہلے بند کا پانچواں مصرعہ ہر بند کے آخر میں آتا ہے

### اصناف نثر

#### داستان کی تعریف:

داستان کے لغوی معنی قصہ کہانی اور حکایت کے ہیں۔ اصطلاح میں داستان سے مراد وہ طویل قصہ ہے جس

کی فضا طبعی، غیر معمولی واقعات، تخیلاتی ماحول، شخصیات عجیب و غریب ہوں، اور، فوق الفطرت عناصر اس کثرت سے پائے جاتے ہوں کہ داستان سننے یا پڑھنے والا حیران رہ جائے۔ دنیا کی تمام قابل ذکر زبانوں میں موجود صنف داستان فارسی اور عربی زبانوں کے ذریعے اردو میں وارد ہوئی۔

### اردو کی داستان کی ابتدا:

تاریخی لحاظ سے اردو زبان و ادب میں داستان کی ابتداء دکن سے ہوئی۔ ملا وجہی دکن کی "سب رس" کو اس سلسلہ کی پہلی کڑی کہا جاتا ہے۔

### داستان شمالی ہند میں:

شمالی ہند میں سب سے پہلے شمسین کی "نوروز مرصع" نامی داستان ملتی ہے۔ جو فارسی کے قصہ چہار درویش کا اردو ترجمہ ہے۔ بعد ازاں نورث ولیم کالج نے میرامن کی "باغ و بہار" قصہ چہار درویش کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ حیدر بخش حیدری کی "آرائش محفل" اور "طوطا کہانی" بہادر علی حسینی کی "ستر بے نظیر" کاظم علی جوان کی "سنگھاسن" منظر علی ولا اور للولال کی "بے تال پچھی" مشہور داستانیں ہیں "نسانہ عجائب" لکھنوی انداز زبان و بیان کی نمائندہ داستان رجب علی بیگ نے لکھی۔

### داستان کی خصوصیات:

ایک داستان میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

- 1۔ طوالت: ایک داستان میں قصہ در قصہ اور کہانی در کہانی آنے کے باعث وہ بہت طویل ہوتی ہے۔
- 2۔ غیر معمولی کردار اور واقعات: داستان میں پیش آنے والے کردار اور واقعات روزمرہ زندگی کے کردار اور واقعات سے مختلف اور غیر معمولی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔

- 3۔ زمانہ ماضی: داستان میں موجود واقعات اور کردار کسی گزرے ہوئے زمانے اور کسی اجنبی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں جس سے پڑھنے اور سننے والے کے دل میں کرداروں اور واقعات کے لیے ایک نامعلوم قسم کی عظمت یا نفرت کا احساس جنم لیتا ہے۔

- 4۔ مافوق الفطرت عناصر: جانی پہچانی چیزوں اور جانداروں کے علاوہ مافوق الفطرت عناصر بھی داستان کا لازمی حصہ ہوتے ہیں، مثلاً انسانوں، حیوانوں کے علاوہ جن، بھوت، دیو، پری، جادوگر، اژدہ، کھنولے، آگ اور سونے کے دریا وغیرہ کا ذکر ہر داستان کا لازمی جزو ہے۔

- 5۔ خوشی اور غم: داستان میں موجود غیر انسانی کردار جن، پری، اور دیو وغیرہ انسانوں کے دوست بھی ہوتے ہیں اور دشمن بھی اور انہی کی طرح خوشی اور غم سے متاثر ہوتے ہیں۔

- 6۔ مثالی کردار: داستان کے کردار مثالی کردار کے مالک ہوتے ہیں اچھے کردار فرشتے کی طرح اور برے کردار بُرائی کا شیطان ہوتا ہے۔

- 7۔ قصہ در قصہ: داستان میں ایک قصہ سے دوسرا قصہ لٹکا چلا آتا ہے جن میں سے اکثر قصے اپنی اپنی جگہ پر مکمل اور دوسرے قصوں سے منفرد ہوتے ہیں۔ اگر داستان میں موجود قصے در قصے سے ایسے دو چار قصے خارج بھی کر دیے جائیں تو کہانی اپنی دلچسپی نہیں کھوئی ہے۔

- 8۔ جامد کردار: داستان کے کردار جامد حیثیت میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اور ان کرداروں میں کسی قسم تبدیلی نہیں آتی، اس لئے داستان میں وہ شروع سے آخر تک ایک جیسے ہی رہتے ہیں۔ اور ان میں ناول کے کرداروں کی طرح جذبات لہریں نہیں ہوتی ہے۔

- 9۔ عمومی زبان و بیان: داستان کی زبان و بیان میں عمومیت موجود ہونے کے باعث واقعات کے بیان میں تیزی نمایاں انداز میں موجود ہوتی ہے۔

- 10۔ کامیابی اور ناکامی: داستانوں کا اصول ہے کہ ان میں کامیابی اور خوشی ہمیشہ مرکزی کردار اور اس کے دوستوں کے لیے اور ناکامی اور غم ہیرو کے دشمنوں اور مخالفوں کے لئے ہوتی ہے۔

- 11۔ غیبی مدد: داستان میں مرکزی کرداروں کو مشکل میں غیبی مدد حاصل ہونے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

- 12۔ انجام: داستان کے انجام میں ہیرو کے لیے خوشی و کامیابی اور مخالف کے لئے ناکامی و نامرادی پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ زبان میں حالات و واقعات آخر کار نیکی کو فتح اور برائی کو شکست ملتی ہے

- 13۔ داستان اور ماضی: یہ داستانیں قدیم زمانے کے لوگوں کے بارے میں ہمیں بہت کچھ بتاتی ہیں۔ جنگی مدد سے ہم اپنے اسلاف کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی سے سبق حاصل کرتے ہیں۔

**داستان کا مستقبل:** ذرائع ابلاغ کے حالیہ دور میں انسان کی زندگی سے فراغت سے ناپید ہو چکی ہے۔ جس کے باعث داستان گوئی کا مستقبل کا محدود نظر آ رہا ہے۔ جبکہ داستان کے مقابلے میں افسانہ خبر، مضامین حادثات حاضرہ اور ڈرامہ جیسی اصناف فروغ پا رہی ہیں۔

## ناول

### معنی و مفہوم:

ناول کے لغوی معنی طویل افسانہ ہے یعنی مسلسل اور لمبے قصہ کو ناول کہتے ہیں۔

### اردو ناول کی ابتدا:

ناول انگریزی ادب سے اردو میں وارد ہوا۔

### ناول کا مقصد:

ناول میں انسانی زندگی کو فنکارانہ رنگ آمیزی سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں ناول کے مرکزی کرداروں یعنی ہیرو یا ہیروئن کو پیش آنے والے واقعات کے ذریعے زندگی کو ایک خاص نقطہ نظر یا کسی بھی صورت میں پیش کیا جاتا

ہے۔

## ناول کی اقسام:

موضوع کے اعتبار سے ناول کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

- (الف) رومانی ناول (ب) نفسیاتی ناول (پ) تاریخی ناول (ت) سیاسی ناول (ث) معاشرتی و سماجی ناول (ج) مہمائی اور پراسرار ناول۔

## رومانی ناول:

ناول کی اس قسم میں زیادہ تر جذبات و واقعات کے بیان کے ساتھ تفریح، اصلاح یا مسرت پیدا کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔

## نفسیاتی ناول:

ناول کی اس قسم میں تخیل کو زیادہ آزادی دینے کی بجائے حقیقت کے زیادہ سے زیادہ قریب رہنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## اردو کا سب سے پہلا ناول نگار:

اردو کے سب سے پہلے ناول نگار مولوی نذیر احمد ہیں۔ ان کے پہلے ناول کا نام ”مراۃ العروس“ ہے۔

## ناول کے حصے:

ناول کے حصے درج ذیل ہیں:-

- 1۔ پلاٹ: ایک ناول میں پیش آنے والے واقعات کو ناول نگار جس ترتیب سے بیان کرتا ہے اسے پلاٹ کہتے ہیں۔ واقعات حقیقی ہوں یا فرضی، اس قدر دلچسپ ہونے چاہئیں کہ پڑھنے والا بے ساختہ اس میں کھو جائے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ پلاٹ میں صرف ضروری اور کہانی کی نشوونما سے تعلق رکھنے والے واقعات ہی آنے چاہئیں۔

- 2۔ پلاٹ کے واقعات کا بیان:

چاہتا ہے۔

- (i) پہلا طریقہ نمائندگی ہے، یعنی ناول نگار کرداروں ہی کے افعال اور مکالمات کا اظہار کرتا ہے، اور ناول میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ ایسا ناول ڈرامہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔

- (ii) دوسرا طریقہ کے مطابق پلاٹ کے عام واقعات کو ناول نگار خود ہی بیان کرتا ہے۔ کرداروں اور انہیں پیش آنے والے واقعات پر اپنے نقطہ نظر کے مطابق روشنی ڈالتا ہے۔

- (iii) تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ناول نگار خود کو ناول کے کرداروں میں ڈھال کر خود بھی ایک کردار بن جاتا ہے واقعات کو پیش

## اردو کے نمایاں ناول نگار:

مولوی نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار تھے۔ ان کے بعد رتن ناتھ سرشار کے ”فسانہ آزاں“ کا نام آتا ہے۔ ان کے بعد مولوی عبدالحکیم شرر نے متعدد اسلامی ناول لکھے۔ مشہور ناول ”امراؤ جان ادا“ طوائف کی زندگی کو بے نقاب کرنے والا ناول مرزا سودا نے لکھا۔ علامہ راشد الخیری نے مسلمان عورت کی مظلومی پر ناول لکھے۔ منشی پریم چند نے تیرہ ناول لکھے، جن میں ”میدانِ عمل“ اور ”مگنواں“ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کا مقصد ہندو معاشرے کی اصلاح تھا۔ مذکور بالا ناموں کے بعد ناول نگاروں کا ایک سیلاب نظر آتا ہے۔ جن میں مرزا عظیم بیگ چغتائی، شوکت تھانوی، ظفر عمر، ایم اسلم، قاضی عبدالغفار، عصمت چغتائی، کرشن چندر، اے حمید، راجپوری، قرۃ العین حیدر، رئیس احمد جعفری، نسیم حجازی، اے آر خاتون، فضل احمد کریم، فضل رضیہ، نور الہی، الطاف فاطمہ، ممتاز مفتی، عبداللہ حسین، رضیہ فصیح احمد وغیرہ خصوصیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

## افسانہ

### معنی و مفہوم:

افسانہ کے لغوی معنی داستان، قصہ یا چھوٹی کہانی کے ہیں۔ افسانہ ایسی فرضی کہانی ہوتی ہے۔ جو زندگی کے کسی ایک پہلو پر مختصر روشنی ڈالتی ہے۔

### اصطلاحات:

حقیقی زندگی کے کسی ایک واقعہ یا پہلو کو دلچسپ انداز میں بیان کرنے کی مختصر کہانی کو افسانہ کہتے ہیں۔

### افسانے کی ابتداء:

اردو ادب میں داستان کے بعد ناول آیا اور پھر انیسویں صدی میں افسانہ سامنے آیا۔ سب سے پہلے امریکی ادیب واشنگٹن ارونگ نے ”ایک بک“ کے نام سے افسانہ لکھا۔ داستان یا ناول کے مقابلے میں افسانے کی مقبولیت کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اسے انسان تھوڑے سے وقت میں ایک ہی نشست میں پڑھ کر ذہنی آسودگی حاصل کر لیتا ہے۔

### افسانے کی خصوصیات:

افسانے کی خصوصیات درج ذیل ہیں:-

- 1۔ اختصار: مختصر کہانی میں معمولی سا بھی پھیل و برداشت نہیں کیا جاتا، اس لئے لپیٹاؤ اختصار افسانے کی سب سے پہلی اور اہم صفت ہے۔ افسانہ نگار کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

- 2۔ وحدت تاثر: افسانہ میں ایک بات یا واقعہ کو ایسے نمایاں کر کے بیان کیا جاتا ہے، کہ زندگی کا یہ منفرد پہلو



واحد حکم میں آپ جی کے طور پر بیان کرتا ہے۔

(iv) روزنامہ ناول نگار پلاٹ کے واقعات کو روزنامے یا خطوط کے پیرائے میں بیان کرتا ہے۔

3- پلاٹ کی تقسیم: ناول کے تھے کو تین حصوں یعنی تمہید، وسط اور خاتمہ میں تقسیم کیا جائے اور یہ حصے باہم متناسب ہوں ناول کے ان حصوں کو آغاز، وسط اور انجام کہتے ہیں۔

4- کردار: ناول کے واقعات انسانوں کو روزمرہ پیش آتے ہیں، اس لیے کرداروں کے بغیر ناول لکھنا ممکن نہیں۔ ناول کے کردار ایک دوسرے سے مختلف لیکن زندگی سے ملتے جلتے ہونے چاہئیں۔ یہ کردار انسانی زندگی سے جس قدر قریب ہوں گے، ناول اتنا ہی کامیاب ہوگا۔ کرداروں کو اپنی عمر، منصب، تعلیم، ماحول وغیرہ کے مطابق گفتگو اور عمل کرنا چاہئے۔ کرداروں کو اپنے حالات کے مطابق آگے بڑھنا اور نشوونما پانا چاہیے۔

5- مکالمے: کرداروں کے مکالمے شخصیتوں اور ان کے ماحول کو بیان کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ ناول کے مکالمے مناسب اور خوبصورت ہونے چاہئیں، تاکہ ان سے مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکیں۔

6- منظر نگاری: کامیاب منظر نگاری ناول کی جان ہوتی ہے۔ منظر کو ایسے پیش کیا جانا چاہیے، قاری کے ذہن میں اس کا مکمل خاکہ بن جائے۔ عموماً منظر نگاری بذات خود اہم نہیں ہوتی، مگر اس کی مدد سے کرداروں کی زندگی کے مختلف گوشوں کو بے نقاب کیا جاتا ہے۔

7- زمان و مکان: ناول کے واقعات کے وقت اور مقام کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ یہ دونوں کرداروں کے انکار اور اعمال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ویسے بھی ان کے بدلنے سے واقعات کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔

8- ضمنی قصوں میں ربط: داستان میں موجود ضمنی قصوں کا ایک دوسرے پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا مگر یہ ناول کے پورے پلاٹ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور ناول کے ضمنی قصوں کا مربوط اور ایک دوسرے سے وابستہ ہونا ضروری ہے، خواہ وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

9- مقصدیت: ہر ناول کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جسے ابھر کر سامنے نہیں آتا چاہیے، بلکہ ناول کے مقصد کو پلاٹ کے واقعات اور مکالمات کے پردے میں چھپا ہونا چاہیے۔

10- زبان و بیان: ناول کی زبان عمدہ انشاء پر داری کی بہترین مثال ہونی چاہیے۔ ناول کی کہانی کے بیان کرنے میں مناسب زبان و بیان سے کام نہ لیا جائے، تو وہ کتنی ہی دلچسپ کیوں نہ ہو اس کا مطلوبہ اثر پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے کہانی میں اندازوں کے ساتھ ساتھ موزوں الفاظ، متوازن تراکیب اور چست جملوں کی موجودگی ضروری ہے۔

دوسروں سے الگ نظر آئے اور قاری بھرپور تاثر چھوڑے۔

3- کردار: افسانے میں ناول کے مقابلے میں کرداروں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ افسانے کا تعلق ایک مرکزی کردار سے ہوتا ہے۔ جو مافوق الفطرت نہیں، بلکہ روزمرہ کی زندگی کا جیتا جاگتا کردار ہوتا ہے۔

4- حقیقت نگاری: افسانے میں روزمرہ کی انسانی زندگی کی کسی ایک حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے۔

5- مربوط پلاٹ: افسانے کے پلاٹ کا مربوط ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے قاری کی دلچسپی میں کمی نہیں آتی، اور اسی افسانہ پر گرفت بھی ختم نہیں ہوگی۔

6- مکالمہ نگاری: مکالمہ نگاری مناسب اور دلچسپ ہونی چاہیے، تاکہ قاری کو پوریت کا احساس نہ ہو

7- زبان و بیان: زبان و بیان کی عمدگی افسانے کی کامیابی کی ایک اہم وجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنا مناسب اثر پیدا نہیں کر سکے گا۔

### افسانے کی اقسام:

ناول کی طرح افسانے کی بھی مختلف اقسام ہیں۔ آج کل افسانے میں نئے نئے تجربات کے باعث بعض افسانے ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں پلاٹ یا کوئی کہانی ہی نہیں ہوتی، بہر حال افسانے کی اقسام درج ذیل ہیں۔ (i) بیانیہ افسانے (ii) یادداشتی (iii) سوچی (iv) جذباتی (v) خطوط سے مرتبہ (vi) محاشرتی (vii) سیاسی (viii) علامتی

### اردو افسانے کا ارتقاء:

افسانہ نگاروں میں پریم چند کے بعد علی عباسی حسینی، اعظم کریم، سلطان حیدر جوش، سجاد حیدر یلدرم، نیاز فتح پوری، حجاب استیاز علی، نصرت چغتائی، سعادت حسین منو، راجندر سنگھ بیدی، ممتاز مفتی، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، کرشن چندر کے نام شامل ہیں۔

### اردو افسانہ اور ترقی پسند تحریک:

1936 میں ترقی پسند تحریک کا آغاز ہوا تو افسانہ نگاروں نے کیونز م اور سوشلزم کی تبلیغ کرتے ہوئے ہر پرانی بات، مذہب، سیاست، تمدن وغیرہ پر براہ راست حملے کیے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جنس لطف، اندوزی پر بہت کچھ لکھا۔ جبکہ قدیم کا ایک بڑا طبقہ نہیں "حقیقت پسند افسانہ نگار" بھی قرار دیتا ہے۔

### ڈرامہ

### ڈرامہ کی ابتداء:

ڈرامہ لفظ "ڈراما" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی "کر کے دکھانا ہے"۔ ڈرامہ یونانی صنف ادب ہے۔ یونانی

اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ڈرامہ کھلا کرتے تھے، ابتداً اس میں مذہبی معاملات شامل ہوتے تھے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈرامہ میں انسانی زندگی کے تمام پہلو شامل ہو چکے ہیں۔

### ڈرامہ کے اجزاء:

ڈرامہ کے درج ذیل اجزاء ہوتے ہیں:

**پلاٹ:** ڈرامہ میں مربوط پلاٹ کے ذریعے مختلف واقعات اور کرداروں کو ایک خاص ترتیب میں پیش کیا جاتا ہے۔  
**کردار:** ڈرامہ میں کرداروں کی موجودگی انتہائی ضروری ہے۔ قدیم ڈرامے میں مافوق الفطرت کردار بکثرت موجود ہوتے تھے جنہیں اب ڈرامہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔ لیکن بچوں کے ڈراموں میں ایسے کردار موجود ہوتے ہیں۔

**عمل:** ڈرامہ میں تمام حالات و واقعات کو کرداروں کے عمل اور مکالموں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ ڈرامہ کے تمام تاثرات کا دار مدار کرداروں کے عمل اور کام پر ہوتا ہے۔ اسی لئے ہر کردار اپنے رول کے مطابق کام کرتا ہے۔

**مکالمہ:** ڈرامہ کی کامیابی کا انحصار اس کے اچھے اور مناسب مکالموں پر ہوتا ہے۔ ڈرامہ نگار کا پہلا فرض ہے کہ وہ خوبصورت اور جاندار مکالمے لکھے۔

**زمان و مکان:** زمان و مکان کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے، کیونکہ وقت اور مقام کے بدلنے کے ساتھ ساتھ سوش اور انداز بھی بدل جاتی ہیں۔

**خودکلامی:** ڈرامہ میں خودکلامی جیسی کردار اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ یہ شے ڈرامہ کو آگے بڑھانے اور اس کے واقعات اور کردار کو سمجھنے میں ہر ممکن مدد فراہم کرتی ہے۔

### پلاٹ کے درجے:

ڈرامہ کے پلاٹ کے درجات یعنی اس کی کہانی میں اس کی ابتداء، غروج، کشش اور انجام شامل ہوتے ہیں۔

### ڈرامہ کی اقسام:

ڈرامہ کی درج ذیل اقسام ہیں:-

**طربیہ ڈرامہ:** طربیہ ڈرامہ میں ہنسی اور مزاح کے واقعات اور مکالمات کے ذریعے معاشرتی خامیوں اور برائیوں کو نکال دیا جاتا ہے۔ اور اس کا انجام طربیہ ہوتا ہے۔

**المیہ ڈرامہ:** المیہ ڈرامہ واقعات اندوہناک پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور المیہ ڈرامہ میں زندگی کو سنجیدہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور ڈرامہ کا انجام المیہ ہوتا ہے۔

### المیہ ڈرامہ کی ابتداء:

انیسویں صدی میں اردو ڈرامہ کی ابتداء امانت لکھنوی کے ڈرامہ "اندلسجا" سے ہوئی۔ ڈرامہ میں ناچ

گانوں کے ذریعے ناظرین کو محفوظ کیا جاتا تھا۔ تاہم جدید تحقیق کے مطابق واجد علی شاہ کے ڈرامہ "رادھا کنبیا کا قصہ" کو اردو کا پہلا باقاعدہ ڈرامہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

### ڈرامہ کا ارتقاء:

امانت لکھنوی کی دیکھا دیکھی مداری لائ لکھنوی نے بھی اندر سجا جیسا ڈرامہ لکھا اور جو بہت مقبول ہوا۔ بعد ازاں بہمنی میں قائم ہونے والی تھیٹر کمپنیوں نے ادیبوں شاعروں سے متعدد ڈرامے لکھوا کر انہیں پیش کیا۔ اس دور میں طالب بخاری، رفیق بخاری، احسن اور بیتاب زیادہ مشہور ہوئے۔

"غاشتر کا شیریں" نے اردو ڈرامہ کو ادبی صورت دینے کے لئے کافی محنت کی۔ انہوں نے نئے ڈراموں کے علاوہ شکسپیئر کے متعدد ڈراموں کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ ان ڈراموں میں سے "سید ہوس" "سفید خون" "یہودی کی لڑکی" اور "رستم و سہراب" زیادہ مشہور ہوئے۔

آغا حشر کاشمیری کے بعد ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، محمد مجیب، ڈاکٹر عابد حسین، امتیاز علی تاج، شوکت تھانوی، حکیم احمد شجاع خصوصاً، اوپندر ناتھ اشک، مرزا ادیب، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، امجد اسلام امجد، عطاء الحق قاسمی، ڈاکٹر ذیشان آفریقہ، نور الہدی، حسینہ معین اور فاطمہ ثریا بجیا وغیرہ نے بہت نام کمایا۔

### خاکہ

#### خاکے کی تعریف:

کسی شخص کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو ایسے پیش کیا جانا کہ وہ واقعات اور باتیں اس شخص کے سوانح تو نہیں ہوتے، مگر ان کی مدد سے اس کے حالات زندگی سمجھنے میں آسانی ہو خاکہ کہلاتا ہے۔ خاکہ کے انداز بیان میں لطیف سا مزاح بھی موجود ہوتا ہے۔

#### خاکہ نگار کا انداز بیان:

خاکہ نگار جس شخصیت کا ذکر کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اس کی چال چلنی اور خوشامد نہیں کرتا مگر اس کے ذکر کا انداز ہمدردانہ ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ اس شخصیت کے وقار کو ٹھیس پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ خاکہ نگار اس کی خوبیوں اور خامیوں کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ خوبیاں اور خامیاں عام انسانی سطح کی خوبیاں اور خامیاں معلوم ہوتی ہیں۔ خاکہ نگار انہیں اس طرح پیش کرتا ہے کہ اس شخصیت کے نقوش خود بخود ابھر کر قاری کے سامنے آ جاتے ہیں اور وہ اس کے متعلق ایک خاص تاثر بھی قائم کر لیتا ہے۔

### انشائیہ

#### انشائیہ کی تعریف:

انشائیہ ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس میں لکھنے والا مکمل آزادی کیساتھ اپنے خیالات کو تحریر کرتا چلا جاتا ہے۔

### طرفین تشبیہ:

تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ کو طرفین تشبیہ کہتے ہیں۔ مثلاً:  
خرم شیر کی طرح بہادر ہے۔  
اس میں عہد خرم در مشبہ اور شیر مشبہ بہ ہے۔

### طرفین تشبیہ کی اقسام:

طرفین تشبیہ یعنی مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کا علم عقل سے ہوتا ہے یا پانچوں حواس میں سے کسی ایک حس کے ذریعے یا ایکہ کا عقل سے اور دوسرے کا پانچوں حواس میں سے کسی ایک حس کے ذریعے تعلق ہوتا ہے۔

### مشبہ اور مشبہ بہ کی اقسام:

عقل اور حواس کے اعتبار سے مشبہ اور مشبہ بہ کی چار اقسام درج ذیل ہیں:-

- 1- مشبہ اور مشبہ بہ دونوں عقلی
- 2- مشبہ اور مشبہ بہ دونوں حسی
- 3- مشبہ عقلی اور مشبہ بہ حسی
- 4- مشبہ حسی اور مشبہ بہ عقلی

### مشبہ اور مشبہ بہ دونوں عقلی:

مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کا علم عقل سے ہوتا ہے۔ مثلاً توانائی جسم سے تشبیہ دیں تو مشبہ (توانائی) اور مشبہ بہ (دونوں کا علم عقل سے ہوگا۔

### مشبہ اور مشبہ دونوں حسی:

حسی مشبہ اور مشبہ بہ کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں:

- دیکھنے کی حس: مشبہ اور مشبہ بہ کا تعلق دیکھنے کی حس سے ہے۔ مثلاً لب کو کلی سے تشبیہ دیں تو مشبہ (لب) اور مشبہ بہ (کلی) دونوں کا علم دیکھنے سے ہے۔
- سوچنے کی حس: مشبہ اور مشبہ بہ کا تعلق سننے سے ہوتا ہے۔ مثلاً غنچے کو حیات سے تشبیہ دیں تو مشبہ (آب) اور مشبہ بہ (حیات) دونوں کا علم سننے سے ہے۔
- سننے کی حس: مشبہ اور مشبہ بہ کا تعلق سننے سے ہوتا ہے۔ مثلاً شیر کی دھواڑ کو خوف سے تشبیہ دیں تو مشبہ (شیر) اور مشبہ بہ (خوف) دونوں کا علم سننے سے ہے۔
- چکھنے کی حس: مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کا تعلق چکھنے سے ہوتا ہے، مثلاً آم کو شہد سے تشبیہ دیں تو مشبہ (آم) اور مشبہ بہ (شہد) دونوں کا علم چکھنے سے ہے۔

اس میں افسانے کا لطف، تنقید کا فکری عنصر، غزل کا اختصار غرضیکہ سب ادبی رنگ پائے جاتے ہیں۔ انشائیہ کی سب سے بڑی شرط ہے انشائیہ نگار اپنی تمام باتوں میں ایک منطقی ربط پیدا کرتا ہو اور دلچسپی برقرار رکھے تاکہ قاری اس کی گرفت سے باہر نہ چلا جائے۔ انشائیہ کی دوسری اہم شرط یہ ہے کہ انشائیہ ہمیشہ نامکمل ہونے کا احساس رکھتا ہے۔

### انشائیہ کی نزاکت:

انشائیہ میں انشائیہ نگار بات سے بات پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ چاہے تو اپنے انشائیہ میں لطیفوں، نکتہ آفرینیوں اور مزاح سے دلچسپی پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ انشائیہ ایک ہلکی ہلکی صنفِ سخن ہے، اس لئے یہ مکالمے کی سنجیدگی اور بھاری بھرکم انداز کو برداشت نہیں کر سکتی ہے۔

### انشائیہ نگار کا اسلوب بیان:

انشائیہ میں انشائیہ نگار کا اسلوب بیان بے حد مختلف اور دلکش ہونا چاہیے، تاکہ قاری اکتاہٹ نہ محسوس کرے۔ انشائیہ میں بات کا ہر پہلو بیان ہونا نہیں چاہیے، بلکہ اس کے کچھ پہلو قاری کے ذہن کے لئے بھی چھوڑ دینے چاہیے۔ انشائیہ کو اشاروں، کنایوں کے تیر و شتر سے کام لیتے ہوئے اپنی بات کہنا چاہیے۔

### انشائیہ نگار:

اردو کے چند انشائیہ نگاروں میں طفیل نقوش، ڈاکٹر وزیر آغا، مشتاق قرہ، غلام جیلانی، اصغر جیل آذر، عاصی کرنالی، جاوید انور، سلیم آغا، قزلباش اور طارق جانی کے نام شامل ہیں۔

### رپورتاژ

### رپورتاژ کی تعریف:

کسی اہم واقعہ، مشاہدے، سفر، جنگی محاذ یا حادثے کے کسی ایسے معاملے کی رپورٹ ایسے لکھنا کہ اس میں مصنف کا اپنا نقطہ نظر اور تحلیل بھی شامل ہو، رپورتاژ کہلاتا ہے۔ رپورتاژ کو تحریری کنٹری بھی کہتے ہیں۔

### علم بیاں

### تشبیہ:

ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا تشبیہ کا لغتی مطلب ہے۔

### تشبیہ کی تعریف:

ایک چیز کو کسی مشترک خصوصیات کی بناء پر دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔



چھوٹے کی حس: مشہد اور مشہد کا تعلق چھوٹے سے ہے۔ مثلاً گال کو سنبل سے تشبیہ دیں تو مشہد (گال) اور مشہد بہ (سنبل) دونوں کا علم چھوٹے سے ہے۔

مشہد عقلی اور مشہد بہ حس:

اس میں مشہد کا تعلق عقل اور مشہد بہ کا تعلق حس سے ہوتا ہے۔

مشہد حس اور مشہد بہ عقل:

مشہد کا تعلق حس اور مشہد بہ کا عقل سے ہوتا ہے، مثلاً توانائی کو جسم سے تشبیہ دیں تو مشہد (توانائی) کا علم حس سے اور مشہد بہ (جسم) کا علم عقل سے ہوگا۔

وجہ شبہ کی قسمیں:

وجہ شبہ حس عقلی، مفرد اور مرکب بھی ہوتی ہے۔ مرکب وجہ شبہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ مشہد اور مشہد بہ میں ایک سے زائد خصوصیات ہوتی ہیں۔ مگر یہ سب مل کر صفت واحد کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ مثلاً انگارے کو ٹپا کی آنکھ سے تشبیہ دیں، تو اس میں مشہد (انگارہ) اور مشہد بہ (ٹپا کی آنکھ) اس میں وجہ شبہ کی صفت مفرد ہے۔ دوسری صورت میں مشہد اور مشہد بہ کی خصوصیات مرکب رہتی ہیں۔ مثلاً تاریک رات اور اس میں گھڑی گھڑی ٹوٹتے ہوئے شہاب ناقب کو تشبیہ دیں تو اس میں مشہد اور مشہد بہ دونوں کی وجہ شبہ مرکب ہے۔

اقسام تشبیہ:

تشبیہ کی درج ذیل اقسام زیادہ مشہور مقبول ہیں۔

تشبیہ قریب:

تشبیہ قریب میں تشبیہ دینے کی وجہ جلد سمجھ میں آ جاتی ہے۔ مثلاً لب ککلی سے تشبیہ دیں تو یہ تشبیہ جلد سمجھا جاتی ہے۔

تشبیہ بعید:

تشبیہ بعید میں تشبیہ دینے کی وجہ غور و تامل کے بعد سمجھ میں آتی ہے۔ مثلاً:

بے قید مفرد طرفین تشبیہ:

اس میں مشہد اور مشہد بہ دونوں مفرد ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی پر کوئی قید نہیں لگی ہوتی۔ مثلاً گیسوؤں کو گھٹا سے تشبیہ دیں۔ تو اس میں مشہد اور مشہد بہ دونوں مفرد یعنی اپنی اپنی جگہ پر آزاد اور سختی کے لحاظ سے کسی دوسرے لفظ کے محتاج نہیں ہیں۔

پابند مفرد طرفین تشبیہ:

مشہد اور مشہد بہ دونوں مفرد اور دونوں پر کوئی پابندی لگی ہوتی ہے۔ مثلاً سنی بے فائدہ و کوشش روئے آب سے

تشبیہ دیں تو اس میں مشہد سنی کے ساتھ روئے آب کی پابندی موجود ہے۔

مفرد طرفین تشبیہ میں سے ایک پابند:

اس میں مشہد اور مشہد دونوں اور ان میں کسی ایک پر کوئی پابندی لگی ہوتی ہے۔

مرکب طرفین تشبیہ:

اس میں مشہد اور مشہد بہ دونوں مرکب ہوتے ہیں۔

طرفین تشبیہ میں ایک مفرد ایک مرکب:

مشہد اور مشہد بہ میں سے ایک مفرد اور ایک مرکب ہوتا ہے۔

## مجاز مرسل

کسی لفظ کو حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں ایسے استعمال کیا جائے کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو بلکہ تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

مجاز مرسل کی اقسام:

مجاز مرسل کی درج ذیل اقسام زیادہ مشہور ہیں:

1۔ جزو کا ذکر کر کے کل مراد لینا:

اس جزو میں کسی چیز کے ایک جزو کا ذکر کے وہ ساری چیز مراد لینے ہیں۔

2۔ کل کا ذکر کر کے جزو مراد لینا:

جو لفظ کسی جزو کے لئے بنا ہوا، اسے کل کے جزو کے لئے استعمال کرنا۔

3۔ مسبب کو مسبب کا نام دینا:

اس میں مسبب کو مسبب کا نام دیتے ہیں۔

4۔ سبب کو مسبب کا نام دینا:

اس میں سبب کو مسبب کا نام دیتے ہیں۔

5۔ کسی کا نام اس کی گزشتہ حالت کے مطابق رکھنا:

اس جزو میں کسی کا نام اس کی موجودہ حالت کی بجائے اس کی ماضی کی حالت کے مطابق رکھتے ہیں۔

6۔ کسی کا نام اس کی مستقبل کی حالت کے مطابق رکھنا:

اس جزو میں کسی کو ایسا نام دیتے ہیں جو اس کے مستقبل پر پورا اترے۔

## 7- طرف کا ذکر کر کے مظهر مراد لینا:

اس میں طرف کا ذکر کر کے مظهر مراد لیتے ہیں۔

## 8- مظهر مراد کا ذکر کر کے طرف مراد لینا:

اس میں مظهر مراد کا ذکر کر کے طرف مراد لیتے ہیں۔

## 9- کسی چیز کے واسطے کا ذکر کر کے خود وہ چیز مراد لینا:

اس میں کسی شے کے واسطے کا ذکر کر کے خود وہ شے مراد لیتے ہیں۔

## مضمون کی تعریف:

ایسی نثری تحریر جس میں لکھنے والا کسی مخصوص کے متعلق اپنی معصومات کے مطابق اظہار خیال کرے، مضمون کہلاتا ہے۔ اس میں خلقتی، دلچسپی اور تازگی کا ہونا ضروری عنصر ہے۔ انگریزی میں اس کا مترادف لفظ (Essay) ہے۔

## اردو کا پہلا مضمون نگار:

تحقیقین اردو کا پہلا مضمون نگار سر سید احمد خان کو قرار دیتے ہیں۔ سر سید احمد خان جب افغانستان کے دورے پر گئے تو وہاں سے مضمون کو اپنے ساتھ لائے اور اپنے رسالے "تہذیب الاخلاق" میں مضامین لکھنے شروع کیے۔

## سر سید احمد خان کے ہم عصر مضمون نگار:

رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے مضامین تعلیم و تربیت، مذہب، اصلاح رسوم، شاعری، ثقافت اور سیاست و تاریخ کے متعلق ہوتے تھے جن کے لکھنے والوں میں محسن الملک، مولوی چراغ علی، وقار الملک اور مولانا الطاف حسین حالی جیسے عظیم نام شامل ہیں۔

## مضمون نگاری کا ارتقاء:

اردو میں مضمون نگاری کو رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے بعد عبدالقادر کے رسالہ "مخزن" نے فروغ دیا۔ اردو میں حالی، شبلی، اکبر الہ آبادی، علامہ اقبال، حسرت موہانی، مولوی ذکاء اللہ، ابوالکلام آزاد، محمود شیرانی وغیرہ نے مضامین لکھ کر بے پناہ شہرت حاصل کی۔ موجودہ دور میں مضمون نگاروں کی فہرست میں ڈاکٹر سید عبداللہ، مجنوں گوروکھ، پروفیسر ڈاکٹر ابو الیث صدیقی، آل احمد سرور، وقار عظیم، عبدالسلام خورشید، عبداللہ قریشی، عارف عبدالحسین، ڈاکٹر وزیر آغا، مراد زئی، ڈاکٹر عالم، میاں محمد ندیم، ارشاد احمد حقانی، محمود شام، ارشاد احمد عارف، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

## تخصیص نگاری

تخصیص نگاری ایک مشکل لیکن انتہائی دلچسپ کام ہے۔ تخصیص نگاری کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ تحریر کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور اسے کم سے کم الفاظ میں دوبارہ تحریر کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں اردو اخبارات میں شائع ہونے والی سرخیاں سب سے بہترین مثال ہیں۔

عموماً طالب عالم تخصیص سے گھبرا جاتے ہیں جس کی دو بڑی وجوہات درج ذیل ہیں۔

- 1- اپنے خیالات کو بیان کرنے کے لئے طالب علم کو مناسب الفاظ نہیں ملتے جس کی بنیادی وجہ مطالعہ کے وقت زبان کے الفاظ اور تراکیب کے صحیح مفہوم کو ذہن نشین نہ کرنا ہے۔ آپ جب بھی مطالعہ کریں الفاظ کے معنی پر ہر ممکن غور کریں۔
- 2- قواعد تخصیص نگاری کو بہت مشکل سمجھا جاتا ہے اور طالب علم کو اس بات کا احساس دلا یا جاتا ہے کہ اگر ان قواعد سے انحراف کیا، تخصیص غلط تصور کی جائے گی اگر آپ بغور مطالعہ کرنے کے عادی ہیں تو پھر آپ کیلئے تخصیص نگاری مشکل نہیں ہے۔ تخصیص نگاری کیلئے آپ کو درج ذیل اصول مد نظر رکھنے چاہئیں۔

## تخصیص نگاری کے اصول

- 1- ایسی عبارت جس کی تخصیص کرنا مقصود ہو غور سے پڑھیں اور اپنے ذہن میں اس عبارت کے مفہوم کو ازیر کرتے ہوئے ایک خاکہ بنالیں تحریر کو دوسری دفعہ پڑھتے وقت عبارت کے ایسے الفاظ پر نشان لگالیں جس کے گرد عبارت گھومتی ہے، تیسری بار پڑھتے وقت چیک کریں کہ کوئی ضروری حصہ بالفاظ نشان لگنے سے محروم تو نہیں رہ گیا۔ ضروری اور الفاظ کے مفہوم کا مکمل خاکہ بنانے کیلئے تمام جزئیات پر غور کریں۔
- 2- بعض اوقات عبارت میں غیر ضروری الفاظ اور جملے موجود ہوتے ہیں۔ ان جملوں میں متعدد اجزائے جملہ ایسے ہوتے ہیں جن کے بغیر بھی اصل مفہوم ادا کرنا ممکن ہے آپ تخصیص کرتے وقت ایسے حصوں کو چھوڑ دیں۔
- 3- اگر عبارت میں اسم معرفہ موجود نہ ہوں تو انہیں نہیں چھوڑا جاسکتا ہے۔ اگر عبارت میں کسی بات کی تشریح کے دوران ایک یا ایک سے زائد اسم معرفہ آئیں تو آپ تشریح اور اسم معرفہ دونوں کو چھوڑ دیں۔
- 4- انتہائی ضروری الفاظ کے علاوہ درج عبارت کی زبان نہ استعمال کریں۔
- 5- اصل عبارت کا کوئی جملہ تخصیص نگاری کیلئے استعمال نہ کریں۔
- 6- تخصیص نگاری میں اصل عبارت کی تمام ضروری اور بنیادی مفہوم کو بیان کریں لیکن واضح رہے کہ تخصیص کے دوران خیالات اور بیان میں قدرتی تسلسل ہونا چاہیئے۔ تخصیص میں آپ خیالات جدا جدا دکھائی دینے کی بجائے ہر دوسرا خیال پہلے خیال سے جڑا ہوا نظر آئے۔ یہ بے حد ضروری ہے کہ تخصیص ایک مجموعی تاثر پیدا کرے۔

7- تلخیص کی عبارت کو جگہ جگہ سے نہ کاٹیں یعنی الفاظ کو غلط قرار نہ دیا گیا ہو بلکہ عبارت صاف ستھری لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اصل عبارت کے ضروری نقاط ایک کاغذ پر لکھ لیں لیکن واضح رہے کہ تلخیص میں تسلسل موجود ہونا چاہیے۔

8- اصل عبارت میں درج مثالوں کو تلخیص نگاری کے دوران چھوڑ دیں۔

9- تلخیص اصل عبارت کے ایک تہائی پر مشتمل ہونی چاہئے اکثر اوقات طالب علم اصل عبارت تلخیص کے الفاظ گنتے ہیں ایسا کرنا غلط ہے۔ ایک تہائی سے مراد تقریباً ایک تہائی ہے۔ لہذا تلخیص ایک تہائی سے زیادہ یا کم بھی ہو سکتی ہے۔ ایسا بعض عبارت میں جتنا مضمون سو الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے دوسری عبارت میں اس سے کہیں کم الفاظ میں زیادہ مفہوم موجود درج ہوتا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ بہت زیادہ مختصر نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اصل مفہوم ادا کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

10- تلخیص نگاری کے لئے ضروری ہے کہ آپ جانتے ہوں کہ اصل عبارت میں کون سے حصے ضروری ہیں اور کون سے غیر ہیں یہ جانے بغیر صحیح تلخیص کرنا ممکن نہیں لہذا آپ جو عبارت بھی پڑھیں سرسری نظر سے پڑھنے کے بجائے غور سے پڑھیں اور مشکل الفاظ کے تمام معانی کو ذہن میں لا کر عبارت کے اصل مفہوم تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

11- عنوان کے لئے اصل عبارت کے تمام الفاظ تراکیب اور جملوں پر غور کریں۔ ان میں سے کسی ایک کے متعلق باقی ساری عبارت ہوگی اور یہی تلخیص کا عنوان ہوگا۔ عنوان کا لفظ یا ترکیب عبارت کے آغاز میں یا اختتام پر موجود ہوتی ہے مگر بعض اوقات عنوان خود طے کرنا پڑتا ہے۔

12- تلخیص کے بعد اسے عبارت کو غور سے پڑھیں تاکہ یہ چیک کیا جاسکے کہ خیالات آپ نے بیان کرنے تلخیص میں آگئے ہیں۔

13- تلخیص کی زبان انتہائی سادہ اور اصل عبارت کے مفہوم کو مکمل طور پر ادا کرتی ہو۔

14- اصل عبارت کے خواہ کتنے ہی پیرا گراف ہوں، تلخیص کا ایک پیرا ہوتا ہے۔

☆☆☆

## دنیاۓ ادب سوال جواب

### حمد باری تعالیٰ

سوال: حمد باری تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی نعمتوں کا شعلہ کے ذریعے شکر ادا کرنا اور اس کی تعریف و توصیف بیان کرنا حمد کہلاتی ہے۔

سوال: حمد لکھنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: انسان کا قلب عشق باری تعالیٰ سے معمور ہو۔

### نعت رسول مقبول ﷺ

سوال: نعت رسول مقبول سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول مقبول ﷺ کی تعریف و توصیف کرنا۔

سوال: نعت کی اقسام کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: غزلیہ اور توصیلی۔

سوال: نعت لکھنے کے لیے پہلی شرط کیا ہے؟

جواب: نعت گو کا قلب عشق اور اطاعت رسول اللہ ﷺ کے جذبے سے معمور ہو۔

سوال: نعت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو

سوال: سب سے پہلی یا قاعدہ نعت کس نے کہی؟

جواب: حضرت ابو طالب۔

سوال: نعت کا لفظ یا قاعدہ طور پر کس شخصیت نے استعمال کیا؟

جواب: حضرت علی المرتضیٰ

سوال: حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ، حضرت کعب بن مالکؓ،

حضرت ضرارؓ، حضرت زیدؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت عائشہؓ اور سیدہ فاطمہؓ الزہراءؓ نے نعتیہ اشعار

لکھے یا نہیں؟

جواب: جی لکھے۔

سوال: ”شاعر دربار رسول ﷺ“ کس صحابی کو کہتے ہیں؟

جواب: حضرت حسان بن ثابتؓ

سوال: عرب اور فارسی گو شعراء کے نام بتائیے؟



جواب: عرب امام شرف الدین محمد بن سعید یوسری فارسی گو قدسی چائی روی سحری حافظ سفائی نظامی عطار عراقی خاقانی عرفی انوری صائب اور فیضی۔

سوال: ”جان جہاں“ کس کی اردو پنجابی فارسی اور عربی نعتوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: حافظ افضل فقیر۔

سوال: ”لوح بھی تو قلم بھی تو“ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: راز کا شیریں۔

سوال: ”برگ سبز“ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: اختر ہوشیار پوری۔

سوال: ”عقیدت خام“ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: ممتاز راشد۔

سوال: ”نعتوں کے گلاب“ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: عاصی کرتالی۔

سوال: ”حرا کا چاند“ کس مصنف کی تصنیف ہے؟

جواب: صابر کوثر۔

سوال: ”یارانِ رحمت“ کس نے لکھی؟

جواب: منیر کمال۔

سوال: ”لی خستہ“ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: حیدر گرویزی۔

سوال: ”مطلع قارآن“ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: حافظ لدھیانوی

سوال: ”برگ شا“ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: تابش صدائی

سوال: کرم بلائے کرم مشہور نعتیہ کلام کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: بہزاد لکھنوی۔

سوال: ابن حجر العسقلانی نے کس زبان میں نعتیں لکھیں؟

جواب: عربی۔

سوال: قلمِ رحمت، امیر مینائی کی نعتوں کا مجموعہ کس نے مرتب کیا؟

جواب: راجا رشید محمود۔

سوال: منیر قصوری کے نعتیہ مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: چادر رحمت

سوال: ”دردِ لعل لک ڈکڑک اور حدیث شوق“ نعتیہ مجموعوں کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: راجا رشید محمود۔

سوال: یہ نعتیہ مصرعہ کس مشہور شاعر کا ہے؟

جواب: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جواب: حافظ شیرازی۔

سوال: پاکستان کے جن شاعروں نے نعتیہ شاعری میں نام پیدا کئے ان کے نام بتائیے؟

جواب: حافظ مظہر الدین، حفیظ لدھیانوی، عارف عہد التین، مظفر وارثی، راجا رشید محمود، اقبال ملاح الدین، ضمیر

قصوری، ماہر القادری، مولانا ظفر علی خاں، حفیظ تائب۔

سوال: کیا آپ برصغیر پاک و ہند کے ان غیر مسلم شعرا کا نام بتا سکتے ہیں جنہوں نے نعت کہی؟

جواب: لکڑک، چند محروم، گوپی ناتھ، مہاراجا پرشاد، شاد لال، بہاری لال، شانت، عرش طیسائی، چتا، بہاری لال، صبا ہے

پوری، فراق گورکھپوری، گور بخش سنگھ، سردار مہندر سنگھ، بیدی سحر، جگن ناتھ، آزاد، اوچدر، ناتھ، اشک، راجندر سنگھ

بیدی، سر جیت سنگھ، لانا، طالب، دہلوی، ہوشیار پوری، ضیاء پوری، ہری چند، اختر، قیس جالندھری، منور

ملکھنوی، محمود جالندھری، گلزار دہلوی، اویس لکھنوی، دلوارم، کوثری۔

سوال: ”ارمغانِ نعت“ کس کا مجموعہ نعت ہے؟

جواب: شفیق بریلوی۔

سوال: ”مخطایاتی“ شعری مجموعے کے مصنف کون ہیں؟

جواب: عبدالعزیز خالد۔

سوال: بہارِ عقیدت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مشہور سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام کی تضمین ہے

بتائیے اس کے مصنف کون ہیں؟

جواب: اختر الکادری۔

سوال: ”غزائے روح“، ”نیرِ عظیم“ اور ”رنگ و بو نای“ نعتیہ مجموعوں کے خالق کا نام بتائیے؟

جواب: محمد اعظم چشتی۔

سوال: ”نیرِ حرم“ کس کا نعتیہ مجموعہ ہے؟

جواب: بے چین رجھری۔

سوال: اقلیمِ منتخب نعتوں کے مجموعہ کو کس نے ترتیب دیا؟

جواب: اکرم کلیم۔

سوال: مسرور کیفی کے نعتیہ مجموعوں کے نام بتائیے؟

جواب: چراغِ حرا، مجاہدِ ادا، جمالِ حرم، مولائے کل، نورِ یزدان، امیرِ اب رحمت، سید الگوین اور بجدہ حرف۔

- سوال: قیوم نظر کے نعتیہ مجموعے کا نام بتائیے؟
- جواب: نعت مصطفیٰ۔
- سوال: بتائیے اپنی نعتیہ شاعری کے بارے میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔
- میں یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ میری شاعری کی ابتداء حمد و نعت سے ہوئی اور انشاء اللہ خاتمہ بھی اسی پر ہوگا؟
- جواب: مولانا مہر القادری۔
- سوال: قطبی تارا کس کے نعتیہ مجموعے کا نام ہے؟
- جواب: پیر فضل حسین گجراتی۔
- سوال: بتائیے یہ نعتیہ شعر کس مشہور شاعر کا ہے؟
- نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری  
نہ تیری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے
- جواب: احمد فراز۔
- سوال: ناصر زیدی نے ایک نعتیہ مجموعہ مرتب کیا اس کا نام بتائیے؟
- جواب: حسن عقیدت۔
- سوال: ہوگو نہ دل سے کبھی یاد شدہ بطنی
- روپوش نہ ہو ماہ بین خیمہ شب سے
- بتائیے یہ نعتیہ شعر کس کا ہے؟
- جواب: عامر گیلانی۔
- سوال: نسیم منی کس کی نعتوں کا مجموعہ ہے؟
- جواب: راج عرفانی۔
- سوال: بتائیے یہ نعتیہ شعر کس غیر مسلم شاعر کا ہے؟
- کچھ عشق پیغمبر میں نہیں شرعاً مسلمان
- ہے کوثری بندہ بھی طلب کار محمدؐ
- جواب: دلورام کوثری۔
- سوال: مہر عرب نعتیہ مجموعہ کس کا کلام ہے؟
- جواب: چودھری فضل حق۔
- سوال: "اردو کی نعتیہ شاعری" کس نے مرتب کی؟
- جواب: ڈاکٹر طہر رضوی برق۔
- سوال: "تذکرہ نعت گو زبان اردو" کس نے مرتب کی؟

- جواب: پروفیسر سید یونس شاہ۔
- سوال: عبدالعزیز خالد کے نعتیہ مجموعوں کے نام بتائیے؟
- جواب: مازنا طاب طاب، عبداً حمطایا۔
- سوال: نعت مقبول خدا حافظ کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: بیلی بھٹی۔
- سوال: مولانا احمد رضا بریلوی نے کون کون سی نعتیہ کتب لکھیں؟
- جواب: حدائق بخشش حصہ اول اور حدائق بخشش حصہ دوم حصہ اول میں ۷۰ اور دوم میں ۸۰ نعتیں (۱۰۰ اردو ۸ فارسی) شامل ہیں۔
- سوال: الطاف قریشی کا نعتیہ مجموعہ کونسا ہے؟
- جواب: ثناء۔
- سوال: کن ادیبانے کرام نے نعتیں لکھیں؟
- جواب: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی، امیر عربی، امام ابوحنیفہ، مظہر جان جاناں، علامہ فضل حق خیر آبادی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، کفایت علی کافی، مولانا حسن رضا بریلوی اور مولانا احمد خاں بریلوی کے نام قابل ذکر ہیں۔
- سوال: سبز گنبد نعت کی کتاب کس نے لکھی؟
- جواب: ساغر صدیقی۔
- سوال: کتاب "حدیث آشنا" کے مصنف کون ہیں؟
- جواب: اقبال صلاح الدین۔
- سوال: "میراثے کوثر" کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: انجم وزیر آبادی۔
- سوال: "حرا کی خوشبو" کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: انجم نیازی۔
- سوال: "حسنت جمیع خصال" کتاب کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: قرآن مجسم۔

## کافیاں

- سوال: کافی کس زبان کا لفظ ہے؟
- جواب: عربی زبان۔
- سوال: کافی کس عربی لفظ کی مجرئی ہوئی شکل ہے؟

جواب: توانی۔

سوال: پنجابی کے مشہور کافی گو شعروں کے نام بتائیے؟

جواب: حضرت بلھے شاہ، خواجہ غلام فرید شاہ حسین، اشرف پال، شہزاد قیصر۔

### مسدس

سوال: مسدس کے ایک بند میں کتنے مصرعے ہوتے ہیں؟

جواب: چھ۔

سوال: مسدس کے کتنے مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں؟

جواب: چار۔

سوال: مسدس کہنے والے اردو شعرائں کس کا درجہ سب سے بلند ہے؟

جواب: مولانا الطاف حسین حالی۔

سوال: تاریخ ادب اردو کے مصنف رام بابو سکینہ نے کس کتاب کے بارے میں یہ الفاظ کہے تھے؟

”یہ ایک الہامی کتاب ہے اس کو تاریخ ارتقاء اردو ادب میں ایک سنگ نشان سمجھنا چاہیے یہ ایک تارہ ہے جو اردو کے افق شاعری پر طلوع ہوا“

جواب: مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس۔

سوال: مسدس حالی کا اللہ بخش ابو جوئے کس نام سے سندھی میں ترجمہ کیا؟

جواب: مسدس ابو جوئے۔

سوال: مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور مسدس مدجزا اسلام میں اشعار کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: ۲۸۰۰۔

سوال: مرعے کے لیے مسدس کو کس شاعر نے مخصوص کیا؟

جواب: میر خمیر لکھنوی۔

### قصائد

سوال: قصیدہ بردوس محابی کی تخلیق ہے؟

جواب: حضرت کعب بن زہیر۔

سوال: حضرت کعب بن زہیر کا قصیدہ کتنی آیات پر مشتمل ہے؟

جواب: انسٹھ۔

سوال: کس کو قصیدے کی صنف کا پہلا اردو شاعر کہا جاتا ہے؟

جواب: مرزا محمد رفیع سودا۔

سوال: آیات نعت کس کا مشہور قصیدہ ہے؟

جواب: محسن کا کوردی۔

سوال: قصیدہ کتنی قسموں کا ہوتا ہے؟

جواب: (۲) خطابیہ اور تعلیمیہ۔

سوال: تمہیدی قصیدہ کتنے حصوں پر مشتمل ہوتا ہے؟

جواب: چار (۱) تشہیب (۲) رمز (۳) مدح (۴) خاتمہ۔

### قطعات

سوال: قطعہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو یا دو سے زائد اشعار کی نظم جس میں ایک مسلسل مضمون غزل کی بحر میں بیان کیا گیا ہو پہلے شعر میں دو

قافیوں کی قید نہیں ہوتی جبکہ باقی تمام اشعار کے دوسرے مصرعے متحد القوافی ہوتے ہیں۔

سوال: حالی اور اکبر الہ آبادی نے قطعی صنف کو کس مقصد کے لیے استعمال کیا؟

جواب: اصلاح۔

سوال: غزل اور قطعہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: غزل اور قطع میں فرق یہ ہے کہ عاشقانہ مضامین کی بجائے قطعے میں اخلاقی اصول، آفاقی حقیقتیں، ہنگامی

واقعات اور نجومی مدح وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔

سوال: بتائیے یہ قطعہ کس نے لکھا ہے؟

نفع اعلیٰ بیکار کشف الدجے بحمالہ

حسنت جمع وخصالہ صلواتیہ والہ

جواب: شیخ سعدی۔

سوال: اس شاعر کا نام بتائیے جس نے غالب کے اشعار پر طویل قطعے لکھ کر انہیں سخن در سخن میں شامل کیا؟

جواب: شاہد الوری۔

### نثری نظم

سوال: نثری نظم سے کیا مراد ہے؟

جواب: وزن اور آہنگ سے عاری نظم غزل، قصیدہ، مرثیہ، رباعی یا پانچ بند نظم کی دوسری اصناف اور آزاد نظم کی طرح

اظہار و البلاغ کو قبول نہیں کرتی اس میں شاعر خاکوں کے ذریعے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کرتا

ہے۔

سوال: جوش ملیح آبادی کا نثری نظم کا شعری مجموعہ کس نام سے شائع ہوا؟

جواب: روح ادب۔

سوال: اردو ادب میں نثری نظم کا سب سے پہلا مجموعہ کس نے لکھا تھا؟



جواب: عبدالرشید۔

سوال: عبدالرشید کے لکھے اردو نثری نظم کے پہلے مجموعہ کا نام بتائیے؟

جواب: اپنے اردو دوستوں کیلئے نظمیں۔

سوال: "سورج پر دستک" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: شائستہ حبیب۔

سوال: "کھر کی بھر آسان" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: اسد محمد خان۔

سوال: "بیتے ہوئے پھول" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: فاطمہ حسن۔

سوال: "ملاستوی کے درمیان" کس نے لکھی؟

جواب: کشور ناہید۔

سوال: "نیند کی سافتنیں" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: عذرا عباس۔

سوال: "محبت اور مایوسی کی نظمیں" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: زاہد زار۔

سوال: نثری نظمیں لکھنے والے اردو شعراء کے نام بتائیے؟

جواب: سعادت سید عارف، عبدالحق، انیس، ناگی، امجد ایوب، خاور مبارک احمد، محمد سلیم الرحمن، حفیظ صدیقی، افتخار جالب، فاطمہ حسن، کشور ناہید، شبنم کاشمیری، نجی نسreen، اطہر انجم، محسنی ناہید شاہد، شائستہ حبیب، قمر جمیل، اقبال کوثر، برج کول، رئیس فردخ، قمر حسین، صلاح الدین محمود، عباس اظہر اور ڈاکٹر محمد حسن احمد ہمیش۔

سوال: نثری نظموں کا مجموعہ "انکار" کس شاعر کی تخلیق ہے؟

جواب: پروین شاکر۔

ہجو

سوال: ہجو سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی کے عیوب بیان کرنا۔

سوال: علامہ اقبال کو سر کا خطاب ملنے پر ان کی ہجو کس نے لکھی؟

جواب: مولانا ظفر علی خان۔

سوال: اردو میں ہجو کو پہلی بار کس نے پیش کیا؟

جواب: مرزا سوادانی۔

سوال: اردو میں کن شاعروں نے ہجونگاری کی ہے؟

جواب: مولانا حالی، اسماعیل میرٹھی، مرزا سوادانی، اللہ بھٹا، شاکر ناجی، انشاء اللہ، خاں انشاء اللہ اور میر شاکر۔

سوال: ہجو اردو کی کس صنف کی ضد ہے؟

جواب: قصیدہ۔

ہائیکو

سوال: تین مصرعوں کی مختصر نظم کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: ہائیکو۔

سوال: جاپانی شاعری کی صنف ہائیکو کی ابتداء کا سربراہ کس جاپانی شہنشاہ کے سر ہے؟

جواب: شہنشاہ ہو ری گاوا۔

سوال: ہائیکو کے ارکان کی تعداد بتائیے؟

جواب: سترہ۔

سوال: اردو میں ہائیکو کو کس نے متعارف کرایا؟

جواب: ماہنامہ "ساقی" دہلی کے جاپان نمبر نے جو جنوری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔

سوال: جاپانی ہائیکو تین سطروں پر مشتمل ہوتی ہے بتائیے اس کے ارکان کتنے کون کون سے ہیں؟

جواب: پانچ مسات اور پانچ ارکان کتنے۔

سوال: ہائیکو سے مماثلت رکھنے والی اصناف اردو کے نام بتائیے؟

جواب: مثلث۔

سوال: یہ بتائیے اردو میں ہائیکو کا تعارف کیسے ہوا؟

جواب: انگریزی ترجمے کی مدد سے۔

سوال: ہائیکو پر کن شاعروں نے مضامین لکھے ہیں؟

جواب: ڈاکٹر جمیل جالبی، جمیل ملک، پروفیسر احمد علی، محمد امین، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر پرویز پروازی، فریدر لوتھر، امین

راجت چغتائی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، بشیر سیفی، خاور اعجاز، علی محمد قرشی اور ڈاکٹر انور سدید۔

سوال: اردو میں ہائیکونگاری کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: محمد امین۔

سوال: ہائیکو کے تین بنیادی اصول بتائیے؟

جواب: جمالیاتی رویہ، جمالیاتی تجزیہ اور لمحہ ہائیکو۔

سوال: ہائیکو کے مشہور شاعروں کے نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر رانا سعید اقبال، کرل ولنواز، ضیاء الحسن، بشیر سیفی، مناظر عاشق، ہرگاندھ، جمیل ملک، محمد امین، حیدر شاہین

سوال: زبیری علی اکبر عباس اکرم کلیم قوم طاہر اظہر ادیب علی محمد فرشی نصیر احمد ناصر محمد اقبال نجمی حیدر گردیزی شاکر علی شاکر نسیم عمر خاور اعجاز ادا جعفری رضی الدین رضی قدوسی قدسی ایم یامین اختر شمس رسل احمد ہانگو کے مجموعے "تشدید" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: علیم صبا نویدی۔ (بھارت)

## آزاد نظم

سوال: اردو میں آزاد نظم کا آغاز کب ہوا؟

جواب: ۱۹۰۱ء۔

سوال: اردو میں سب سے پہلے آزاد نظم لکھنے کا آغاز کس نے کیا؟

جواب: عبدالحلیم شرر۔

سوال: عبدالحلیم شرر کی پہلی آزاد نظم کا نام بتائیے نیز یہ کس رسالے میں طبع ہوئی؟

جواب: سمندر۔ دنگل از فروری ۱۹۰۱ء میں۔

سوال: شرر کے تجویز سے متاثر ہو کر قیصر بھوپالی نے کس عنوان سے آزاد نظم کو منظوم ڈراما میں منتقل کیا؟

جواب: کرشمہ عشق۔

سوال: اردو میں باضابطہ طور پر آزاد نظم کی ابتداء کب اور کس نے کی؟

جواب: تھندق حسین خالد نے آزاد نظم کا باضابطہ آغاز ۱۹۳۶ء میں کیا تھا۔

سوال: آزاد نظم کا نام کس شاعر کو کہتے ہیں؟

جواب: نام راشد

سوال: آزاد نظم کا آغاز سب سے پہلے کس ملک میں ہوا؟

جواب: فرانس۔

سوال: میراجی کے کن دو شعری مجموعوں میں آزاد نظمیں ملتی ہیں؟

جواب: میراجی کی نظمیں اور تین رنگ۔

سوال: آزاد نظم لکھنے والے مشہور شعرا کے نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر وزیر طاہر خورشید رضوی، امجد اسلام امجد، مصطفیٰ زیدی، عارف عبدالحسین، مخدوم سعیدی، غلام جیلانی اصغر، اختر حسین جعفری، فیض احمد فیض، ساقی فاروقی، سردار جعفری، ریاض مجید، احمد ندیم قاسمی، فہمیدہ ریاض، ذوالفقار احمد تابش، اظہر جاوید، احسن زیدی اور کشور ناہید۔

## رباعی

سوال: محققین رباعی کا سوجد کسے قرار دیتے ہیں؟

جواب: امیر یعقوب بن لیث صفار کو۔

سوال: دبیر نے کتنی رباعیاں لکھی ہیں؟

جواب: در سو۔

سوال: سید سلیمان ندوی نے رباعی کس زبان کا معر قرار دیا ہے؟

جواب: عربی۔

سوال: شکر سندھی اور پشتو میں رباعی کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: چار چمن چو پائی چار بیت۔

سوال: رباعی کس زبان کا لفظ ہے نیز اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب: رباعی عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب چار ہے۔

سوال: اردو رباعی کا پہلا شاعر کسے قرار دیا جاتا ہے؟

جواب: ملا دجینی۔

سوال: شاعری کی اصطلاح میں رباعی سے کیا مراد ہے؟

جواب: چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کرنے کو اصطلاحاً رباعی کہتے ہیں۔

سوال: رباعی کے دیگر مختلف نام کون کون سے ہیں؟

جواب: تراندہ و بیتی، چار مصرعہ، چار بیتی، جعتی، اور خصی۔

سوال: پاکستان کے ممتاز سیاست دان جعفر آف بال شریف طالب المولیٰ (مرحوم) نے کس نام سے رباعیات لکھیں؟

جواب: رباعیات طالب۔

سوال: مشہور رباعی "بلغ اللیل بکمال" کس عظیم شخصیت کی تخلیق ہے؟

جواب: شیخ سعدی۔

سوال: چند اردو رباعی گو شعراء کے نام بتائیے؟

جواب: میر درد، سودا، میر حسن، جرات، انشاء، مصحفی، مومن، اقبال۔

سوال: "دست زرقشاں" عمر خیام کی رباعیات کے مجموعہ کا کس نے اردو میں ترجمہ کیا ہے؟

جواب: صبا اکبر آبادی نے۔

سوال: علامہ اقبال کی کتاب "بال جبریل" میں کل کتنی رباعیات شامل ہیں؟

جواب: ۳۹۔

سوال: اکبر ال آبادی کی کس رباعی میں قرآن کی تفسیر پڑھنے کو کہا گیا ہے؟

جواب: کچھ منع نہیں ہر ایک کی تحریر پڑھو

لیکن قرآن کی بھی تفسیر پڑھو

عظمت دنیا کی جب دبائے دل کو

خلاق کا کرو خیال بکیر پڑھو

سوال: کیا یہ درست ہے کہ فارسی رباعی کے اوپر عنوان نہیں ہوتا؟

جواب: جی ہاں۔

### سامیٹ

سوال: سامیٹ (نظم) میں کتنے مصرعے ہوتے ہیں؟

جواب: چودہ۔

سوال: اردو زبان میں سامیٹ کا مترادف کیا ہے؟

جواب: سجع۔

سوال: چودہ مصرعوں پر مشتمل سامیٹ نظم کے کتنے بند ہوتے ہیں؟

جواب: دو، پہلا بند آٹھ مصرعوں کا دوسرا چھ مصرعوں کا۔

سوال: سامیٹ کے پہلے بند کو اردو میں مشن کہا جاتا ہے بتائیے دوسرے بند کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: سدس۔

سوال: سامیٹ اور غزل میں کیا فرق ہے؟

جواب: دونوں میں بڑی مطابقت پائی جاتی ہے۔

سوال: حسرت موہانی کی کن دو نظموں میں سامیٹ کی تکنیک کی مشابہت موجود ہے؟

جواب: "بربط سلطی" اور "ترانہ محبت"۔

سوال: اردو سامیٹ نگاری میں پہلی نمایاں شخصیت کون تھے؟

جواب: عظیم الدین احمد انہوں نے اردو کا پہلا سامیٹ ۱۹۰۳ء میں لکھا۔

سوال: عظیم الدین کے پہلے سامیٹ کا عنوان کیا تھا؟

جواب: فریاد عظیم۔

سوال: ابتدائی دور کے اردو کے چند سامیٹ لکھنے والے شعراء کے نام بتائیے؟

جواب: اختر شیرانی، ابوالکلام حیرت، تصدق حسین خاں، خالد بن راشد۔

سوال: اردو ادب کے مشہور سامیٹ نگاروں کے نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر حنیف، عزیز تمنائی، جمیل واسطی، احمد نعیم قاسمی، اختر ہوشیار پوری، ناظم جعفری، انصیر پرواز، محمود رفوی،

میل کرشن رشک، منوہر لال ہادی، طفیل ہوشیار پوری، نجمہ تصدق، تابش صدیقی، نذیر مرزا، بلاس ارشد

صدیقی، عیش حنفی، نریش کمار، شاد عزیز، اندوری، حق ایزدی، چتر پوری، شمیم ہاشمی، کیفی روشن لال، نعیم۔

### سی حرفی

سوال: سی حرفی پنجابی شاعری کی ایک صنف ہے اس کی نوعیت بتائیے؟

جواب: اس میں ہر بند کے پہلے مصرعے کا پہلا حرف ابجد ہوتا ہے۔

سوال: سی حرفی میں کون کون سے حروف گنی نہیں آتے؟

جواب: ب، ٹ، چ، ڈ، گ، و۔

سوال: سی حرفی لکھنے والے پنجابی شاعروں کے نام بتائیے؟

جواب: سید غلام قادر، نور احمد غلام نبی، چشتی، رمضان علی، رمضو، وارث شاہ، مولوی عبدالستار، اشرف درویش، ہدایت اللہ

خولجہ غلام فرید، برداشاوری، سید فضل شاہ، خلیفہ قمر لوب، جان محمد، قمر دین، عبدالرحمن خلدی، استاد گام محمد،

گجراتی، رحیم یار، گھیسٹال، غناک، میان داس، حسن خاں، عرف حکیم، کاموں، نیک، عالم احمد علی، ہاشم شاہ، گلبر

بھائی، جان شیدا، اردو، ارانے، لاہ، سکھ۔

سوال: قادر یار نے سی حرفی میں کون کون سے قصبے لکھے ہیں؟

جواب: پورن بھگت، معراج نامہ، سوئی، بیٹوال، رلیہ، رسالو۔

سوال: حضرت سلطان باہو کا پنجابی کلام شاعری کی کس صنف میں ملتا ہے؟

جواب: سی حرفیوں کی شکل میں۔

سوال: گوردیتک سے قبل پنجابی زبان میں کتنی اصناف میں شاعری ہوتی ہے؟

جواب: ۲۸۔

### پاکستان اور ادیب

سوال: پاکستان کی بنیادیں سابق وفاق وزیر محمود علی کی تصنیف کا اردو ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: سید اشتیاق الحسن۔

سوال: "پاکستان کی نظریاتی بنیادیں" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: ڈاکٹر وحید قریشی۔

سوال: کتاب "پاکستان منزل بہ منزل" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سید شریف الدین پیرزادہ۔

سوال: "ذاتی مشرف پاکستان موومنٹ" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: پروفیسر مرزا احمد منور۔

سوال: "پاکستانی تاریخ و سیاست" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر صفدر محمود۔

سوال: "پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سید سبط حسن۔

سوال: "پاکستان کا مستقبل" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: اصغر خان۔



سوال: "کشمر بنے گا پاکستان" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سردار عبدالقیوم (صدر آزاد کشمیر)

سوال: یہ نغمہ کس نے لکھا ہے؟

جواب: بٹ کے رہے گا ہندوستان لے کر رہیں گے پاکستان

جواب: کیف بناری۔

سوال: پاکستان کا سیاسی سفر نامہ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: ستار طاہر۔

سوال: پاکستان سیاسی جوار بھاتا کے مرتب کا نام بتائیے؟

جواب: منیر احمد منیر۔

سوال: "درمیانے" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: سیف الرحمان رانا۔

سوال: "انسانی تاریخ کے بڑے قتل" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: خالد ارمان۔

سوال: سرفراز حسین مرزا کی مشہور کتاب کا نام بتائیے؟

جواب: تصور پاکستان سے قرارداد پاکستان۔

سوال: پاکستان ٹیلی ویژن کے ۲۵ سال کے مرتب کا نام بتائیے؟

جواب: منیر احمد۔

سوال: "پنجاب اور محدث" کے مصنف کون ہیں؟

جواب: ہمایوں اورینٹ۔

سوال: "پاکستان ناگزیر تھا" کس کی کتاب ہے؟

جواب: حسن ریاض سید۔

سوال: تحریک پاکستان پس منظر و تجزیہ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: شریف الجاہد۔

سوال: "سرگزشت پاکستان" کس کی کتاب ہے؟

جواب: مفتاح الدین ظفر۔

سوال: تاریخ پاکستان قرارداد پاکستان پاکستان منزل یہ منزل اکابرین تحریک پاکستان کس کی تصانیف ہیں؟

جواب: محمد علی چراغ۔

سوال: "ظفریہ پاکستان اور اقلیتیں" کس اقلیتی دانشور کی تخلیق ہے؟

جواب: سردار مسیح گل۔

سوال: مسلم لیگ کا دور حکومت کس کی تصنیف ہے؟

جواب: ڈاکٹر صفدر محمود۔

سوال: تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء کس کی مرتب شدہ کتاب ہے؟

جواب: چودھری حبیب احمد۔

سوال: داستان پاکستان کس کی تصنیف ہے؟

جواب: چودھری نذیر احمد۔

سوال: پاکستان پس منظر و پیش منظر کس کی تصنیف ہے؟

جواب: حمید انور۔

سوال: پاکستان کے تیس سال کس کی تصنیف ہے؟

جواب: زاہد حسین انجم۔

سوال: آزادی کے چراغ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سید محکوم حسین یاد۔

سوال: تصور پاکستان سے قرارداد پاکستان تک کس نے مرتب کی؟

جواب: سرفراز حسین مرزا۔

سوال: حصول پاکستان کس کی تصنیف ہے؟

جواب: احمد سعید۔

سوال: تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار کس کی تصنیف ہے؟

جواب: شمیم جان دھری۔

سوال: قیام پاکستان کا تاریخی اور تہذیبی پس منظر کس نے مرتب کی؟

جواب: سید اللہ قریشی۔

سوال: ڈاکٹر جمیل جالبی کی کتاب پاکستانی پیکر کس نے مرتب کی؟

جواب: ۱۹۶۲ء میں۔

### تحقیق و تنقید

سوال: غالب نامہ رود کوثر، موج کوثر، آب کوثر، شلی نامہ، یادگار شلی اور ارغوان حالی کس مشہور مصنف کی تصانیف ہیں؟

جواب: شیخ محمد اکرام۔

سوال: لالہ لاجپت رائے (۱۸۵۸ء تا نومبر ۱۹۴۸ء) نے مدراٹھیا کے جواب میں کون سی کتاب تصنیف کی؟

جواب: پی ایٹھیا۔

- سوال: حافظ محمود شیرانی کی مشہور کتاب کا نام بتائیے؟  
جواب: "پنجاب میں اردو"۔
- سوال: "دکن میں اردو" کس مصنف نے لکھی؟  
جواب: نصیر الدین ہاشمی۔
- سوال: شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شخصیت اور شاعری پر "عکس لطیف" نامی کتاب کس نے لکھی؟  
جواب: آفاق صدیقی۔
- سوال: نظیر صدیقی نے تنقید و تعبیر میں کس کتاب پر جرح کی ہے؟  
جواب: اقبال ایک شاعر۔
- سوال: شمس العلماء مولوی سید میر حسن پر کس ادیب نے پہلی تحقیقی کتاب لکھی؟  
جواب: ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین۔
- سوال: "طرز احساس" کس کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے؟  
جواب: اصغر ندیم سید۔
- سوال: پرکھ پڑچول پنجابی کی تنقیدی کتاب کس کی تصنیف ہے؟  
جواب: عارف عبدالتین۔
- سوال: ڈاکٹر مناظر عاشق ہر گانوی کے تنقیدی مضامین کے مجموعے کا نام بتائیے؟  
جواب: ناگزیر۔
- سوال: ساتی فاروقی کے پہلے تنقیدی مجموعے "بادگشت و باز یافت" میں کتنے شخص خاکے دیئے گئے ہیں؟  
جواب: دو (فیض احمد فیض، ان م راشد)۔
- سوال: اقبال شناسی تنقیدی مجموعے کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: علی سردار جعفری۔
- سوال: اردو تنقید کی بائبل کوئی کتاب کہلاتی ہے؟  
جواب: مقدمہ شعر و شاعری۔
- سوال: اردو میں مغربی تنقید پر مشتمل کتاب "ارسطو سے ایلینٹ تک" کس کی کتاب ہے؟  
جواب: ڈاکٹر جمیل جالبی۔
- سوال: افلاطون سے ایلینٹ تک کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: پروفسر عابد صدیقی۔
- سوال: اردو تنقید کی ابتدا کس نے کی؟  
جواب: الطاف حسین حالی۔
- سوال: حال کے شعری نظریات ایک تنقیدی مطالعہ کن ضمن ابواب پر مشتمل ہے؟

- جواب: (۱) شاعری اور وزن (۲) شعر اور تخیل (۳) نچرل شاعری اور اخلاق۔
- سوال: امکانات نامی کتاب کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: عارف عبدالتین۔
- سوال: ڈاکٹر شاہدہ بیگم کو کس کتاب کے لکھنے پر ۱۹۸۱ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی؟  
جواب: سندھ میں اردو۔
- سوال: "غالب بحیثیت محقق" اور "آزاد بحیثیت محقق" کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: قاضی عبدالودود۔
- سوال: دہلی کی تاریخی اور مشہور عمارتوں کے بارے میں کس کتاب کا تصانیف کا نام بتائیے؟  
جواب: سر سید احمد خان۔
- سوال: قدرت اللہ قاسم کے تذکرے مجموعہ نظر کا سراغ کس نے لگایا؟  
جواب: پروفسر محمود شیرانی۔
- سوال: بابائے اردو مولوی عبدالحق کس سال فوت ہوئے؟  
جواب: ۱۹۶۱ء۔
- سوال: کاشف الحقائق المعروف بہ بہارستان سخن کے مصنف کون ہیں؟  
جواب: امداد امام اثر۔
- سوال: واقع اصطلاحات علیہ کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: وحید الدین سلیم۔
- سوال: تنقید میں کس نے ترقی پسند نقطہ نظر کو پیش کیا؟  
جواب: اختر حسین رائے پوری۔
- سوال: کمال داغ کس کی تخلیق ہے؟  
جواب: حامد حسن قادری۔
- سوال: تنقیدی ارشادے کس کی کتاب ہے؟  
جواب: آل احمد سرور۔
- سوال: تنقیدی حاشیے کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: سید احتشام حسین۔
- تذکرہ
- سوال: "تذکرہ نگاری کے فن" کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: سید محمد عبداللہ۔

سوال: "ہزارستان عرف خم خانہ جاوید" نامی تذکرہ کس کی تصنیف ہے؟

جواب: لالہ مری رام۔

سوال: لطف علی بیگ آڈار نے معاصر شعرا کا تذکرہ کس کتاب میں لکھا تھا؟

جواب: "دفتر آسمان"۔

سوال: شعرا کا تذکرہ خلاصۃ الافکار فارسی شعر کس نے ترتیب دیا؟

جواب: ابوطالب حمیری اصفہانی۔

سوال: خوب چند ذکا نے کون سا تذکرہ لکھا؟

جواب: تذکرہ عیار اشعراء۔

سوال: حاکم ابوری کے ایک تذکرہ کو ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے مرتب کیا تذکرہ کا نام بتائیے؟

جواب: مردم دید۔

سوال: "گلزار ابرار" کس نے مرتب کی؟

جواب: نواب ابراہیم علی خاں۔

سوال: "اصل تذکرہ ہندی" کس مصنف نے لکھی؟

جواب: مصحفی۔

سوال: "تذکرہ فتح علی حسینی" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: فتح علی حسینی۔

سوال: میر تقی میر نے اردو شعرا کا کون سا تذکرہ مرتب کیا تھا؟

جواب: نکات اشعراء۔

سوال: تذکرہ آب بجا کس نے لکھا؟

جواب: خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی۔

سوال: تذکرہ شعروجن کس ادیب کی تصنیف ہے؟

جواب: نیاز علی پرشاد۔

سوال: تذکرہ السلوک کے مصنف کون ہیں؟

جواب: رفیع الدین۔

سوال: "عبد حاضر کے تخت گو" کس کا لکھا تذکرہ ہے؟

جواب: گوہر ملسانی۔

سوال: مولانا ابوالکلام آزاد کے مشہور تذکرہ کا نام بتائیے؟

جواب: تذکرہ صادق۔

سوال: "خوش معرکہ دیا" تذکرہ کو کس نے مرتب کیا ہے؟

جواب: سعادت خاں ناصر۔

سوال: انگریزوں کا پہلا تذکرہ Apologic For Poetic کس نے لکھا تھا؟

جواب: سر فلپ سڈنی۔

سوال: ترجمہ

سوال: رابندر ناتھ ٹیگور کی نوبل انعام یافتہ کتاب گیتان جلی کا اردو منظوم ترجمہ گل نغمہ کس نے کیا؟

جواب: عبدالعزیز خالد۔

سوال: الف لیلیٰ کا انگریزی ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: سر رچرڈ برٹن۔

سوال: میر شیر علی افسوس نے شیخ سعدی کی کتاب گلستان کا ترجمہ کس نام سے کیا؟

جواب: باغ اردو۔

سوال: فکسٹر کا اردو ترجمہ کرنے والے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: مرزا کاظم علی۔

سوال: تخلیق کار کو اپنی چیزوں کا ترجمہ خود کرنا چاہیے۔ بتائیے یہ الفاظ کس شاعر کے ہیں؟

جواب: عبرانی زبان کے جدید شاعر یوڈ ایوڈن۔

سوال: ابن انشاء نے کس انگریز مصنف کی کہانیوں کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: ایڈ گرائلین پو۔

سوال: "دی پولر پوسٹری آف بلوچز" لاکھ دوتھ ڈیمز کی کتاب کا اردو ترجمہ کس نے اور کس نام سے کیا؟

جواب: قدیم بوچی شاعری۔ جناب جسٹس خدا بخش مری۔

سوال: محمد ہادی حسین نے علامہ اقبال کی کس کتاب کا انگریزی میں منظوم ترجمہ کیا؟

جواب: پیام مشرق۔

سوال: مولا ناشلی کی کتاب سیرۃ العمان کا انگریزی میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: محمد ہادی حسین۔

سوال: قیوم نظر نے کس نام سے والٹ ڈسٹین کی نظموں کا ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: گھاس کی پتیاں۔

سوال: مرید احمد خان نے بائبل کی تفسیر کس نام سے لکھی؟

جواب: تبیین الکلام۔

سوال: ناظم حکمت ترک شاعری نظموں کا ترجمہ اردو میں کس نے کیا ہے؟

جواب: فیض احمد فیض۔



سوال: ترجمہ کے ناول قادر ایڈنز کا ترجمہ کس نے کیا ہے؟

جواب: انتظار حسین۔

سوال: ریڈر بیگز کی کتاب کا ۱۹۳۸ء میں ترجمہ قطریطہ کے نام سے کس نے کیا؟

جواب: بیگم سلیمہ صدق حسین۔

سوال: مشہور شاعر رجب علی بیگ سرور نے شمشیر خانی کا اردو ترجمہ کس نام سے کیا؟

جواب: سرور سلطانی۔

سوال: سینٹ جان پرس کی نگاروں کا ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: انیس ناگی۔

### جوابی کتب

سوال: "موازنہ انیس و دبیر" کے جواب میں فشی ظہیر الحسن فوق نے کونسی کتاب لکھی؟

جواب: المیزان تصنیف۔

سوال: ن م راشد کے مجموعہ کلام ماوراء کے جواب میں عداوت نامی کتاب کس نے تحریر کی؟

جواب: فرقت کا کوڑی۔

سوال: فخر الدین حسین سخن نے فسانہ عجائب کے جواب میں کون سی کتاب لکھی؟

جواب: سرور سخن۔

سوال: پنجابی شاعر استاد امام دین نے بانگ دہل کس کتاب کے مقابلے میں لکھی؟

جواب: بانگ در۔

سوال: ابن رشد نے امام غزالی کی کتاب تہافت الفلاسفہ کے جواب میں کون سی کتاب لکھی؟

جواب: تہافت التہافت۔

### حربی و عسکری کتب

سوال: خلفائے راشدین کی جنگی حکمت عملی کس کی تصنیف ہے؟

جواب: امیر افضل۔

سوال: پاک و ہند جنگ ۱۹۶۵ء کے واقعات پر مشتمل انگریزی میں ایمر مارشل محمد امیر خان نے کونسی کتاب لکھی تھی؟

جواب: "دی فرسٹ راولڈ"۔

سوال: "ایک جنگ ایک الیہ" آغا شرف کی کتاب ہے۔ یہ کس جنگ کے پس منظر میں لکھی گئی؟

جواب: جنگ دسمبر ۱۹۷۱ء۔

سوال: آغا شرف کی کس کتاب میں جنگ ۱۹۶۵ء کا تذکرہ ہے؟

جواب: جہاد پاکستان۔

سوال: "ستون شرقی پاکستان" اور "پاکستان کیوں ٹوٹا" کے مصنف کون ہیں؟

جواب: ڈاکٹر صفدر محمود۔

سوال: قاضی ذوالفقار احمد نے بھی ۱۹۶۵ء کی جنگ پر کس نام سے کتاب لکھی؟

جواب: معرکہ ستمبر ۱۹۶۵ء۔

سوال: قمر نقوی نے جنگوں کے متعلق کونسی کتاب لکھی؟

جواب: صلیبی جنگیں۔

سوال: انور بیگ کی کتاب "پرفشاں مجاہد" میں پاکستان کی کس مسلح فوج کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

جواب: پاک فضائیہ۔

سوال: رفاغ پاکستان کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: اسلم صدیقی۔

سوال: مظہر امروہوی کی جنگ آزادی ہند کے بارے میں لکھی کتاب کا نام بتائیے؟

جواب: جنگ آزادی۔

سوال: جنگ آزادی نامی کتاب کس نے لکھی؟

جواب: خورشید مصطفیٰ رضوی۔

سوال: مولانا غلام رسول مہر نے ۱۹۵۷ء میں ۸۵ء کی جنگ آزادی کے مجاہدین کے کارناموں کو کس نام سے شائع کیا؟

جواب: سرگزشت مجاہدین۔

سوال: ۱۹۵۷ء کا تاریخی روزنامہ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: عبداللطیف۔

سوال: "میں نے ڈھاکہ ڈوبے دیکھا" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: بریگیڈیئر صدیق سالک (مرحوم)۔

### خاکہ

سوال: "عطائے" کس کے کالموں کا مجموعہ ہے جس میں خاکے شامل ہیں؟

جواب: عطاء الحق قاسمی۔

سوال: راہ گزر کس کے خاکوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: خورشید برنی۔

سوال: اردو میں مکمل خاکہ نگاری کی ابتدا کس ادیب نے کی؟

جواب: مرزا فرحت اللہ بیگ۔

سوال: (۱) گنجے فرشتے (۲) لاؤ پیپر کس کے تحریر کردہ خاکے ہیں؟

جواب: سعادت حسن منٹو۔

سوال: پورٹریٹ شناخت پریڈ کلوڑاپ خدو خال بھی نامی خاکوں کی کتابوں کے مصنفین کے نام بتائیے؟

جواب: رحیم گل، یونس بٹ، اعجاز رضوی، رحیم گل، محمد طفیل نقوش۔

سوال: نصر اللہ خاں نے شخصی خاکوں پر کون سی کتاب لکھی؟

جواب: کیا قافلہ جاتا ہے۔

سوال: اعجاز رضوی نے خاکہ کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے؟

جواب: خاکہ نگار کے لیے مشاہدے کا فن نہایت ضروری ہے اور خاکہ نگار وہ ہے جو وہ چیز دیکھ کر بیان کرتا ہے جو عام شخص دیکھ بھی نہیں سکتا۔

سوال: احمد ندیم قاسمی، خالد احمد، عارف عبدالحق، حسین فراقی، عباس تابش، اجمل نازی، رحیم گل ان شخصیات کے خاکے اعجاز رضوی کی کس کتاب میں شامل ہیں؟

جواب: کلوڑاپ۔

سوال: ممتاز مفتی کے خاکوں کے کس مجموعہ میں ۷ اشاعروں اور ادیبوں کے خاکے شامل ہیں؟

جواب: اوکھے لوگ۔

سوال: ضمیر جعفری کے خاکوں کا مجموعہ کونسا ہے؟

جواب: اڑتے خاکے۔

سوال: مردم دیدہ کس کے خاکوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: مولانا چراغ حسن حسرت۔

سوال: پیکر گیلری قرۃ العین حیدر کے خاکوں میں کتنے خاکے شامل ہیں؟

جواب: یعنی کے چھ خاکے۔

سوال: ”آنکھیں ترستی ہیں“ مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: چلچل ناٹھ آزاد۔

سوال: مخدومی کے خاکوں کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: محمد طفیل۔

سوال: چند یادیں نامی خاکوں کی کتاب کا مصنف کون ہے؟

جواب: خواجہ جمیل احمد۔

سوال: جان بچون نامی خاکوں کی کتاب کس کی ہے؟

جواب: نظیر صدیقی۔

سوال: شہرت کی خاطر نامی خاکوں کی کتاب کس کی ہے؟

جواب: نظیر صدیقی۔

### خطابات والقیات

سوال: بتائیے شاعر رسول علی کس ممتاز صحافی کو کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت حسان بن ثابت۔

سوال: کرم حیدری نے کس مشہور ادیب کو اردو ادب کی جین آئین کا خطاب دیا؟

جواب: بشری رحمن۔

سوال: جدید اردو شاعری کا امام کس شاعر کو قرار دیا جاتا ہے؟

جواب: مولانا الطاف حسین حالی۔

سوال: علامہ اقبال کو جنوری ۱۹۲۲ء میں کونسا خطاب ملا؟

جواب: نائٹ حڈ۔

سوال: شاعر انقلاب کس مشہور شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: جوش ملیح آبادی۔

سوال: مرزا غالب کس شاعر کو مرزا تقی کے نام سے پکارتے تھے؟

جواب: ہر گوپال تقی۔

سوال: خان آرزو کو کس لقب سے پکارا جاتا تھا؟

جواب: چراغ محفل فصاحت۔

سوال: قتیل شفائی کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: پاکستان کا ساحر لدھیانوی۔

سوال: بابائے بلوچی کس شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: آزاد جمال دہلی۔

سوال: اردو کا برتاؤ شا کس کو کہتے ہیں؟

جواب: میاں عبدالعزیز فلک پٹا۔

سوال: اردو کا عریض کس کو کہا جاتا ہے؟

جواب: ریاض خیر آبادی۔

سوال: اردو کا ہنر کس شاعر کو کہتے ہیں؟

جواب: میر بہر علی انیس۔

سوال: اردو ادب کے عناصر غزل کس کو کہا گیا ہے؟

جواب: سر سید احمد خاں، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، شبلی نعمانی اور مولانا محمد حسین آزاد۔

سوال: اردو کے کس شاعر کو خدائے سخن کہتے ہیں؟

جواب: میر تقی میر۔

سوال: امیر خسرو کو اردو شاعری کا \_\_\_\_\_ کہتے ہیں؟

جواب: دادا آدم۔

سوال: اردو کے پہلے عوامی شاعر کسے کہتے ہیں؟

جواب: نظیر اکبر آبادی۔

سوال: قافی بدایونی کو \_\_\_\_\_ کا نام کہا جاتا ہے۔

جواب: یاسیت۔

سوال: علامہ نیاز فتح پوری کے حلقہ احباب کو کیا کہا جاتا تھا؟

جواب: یاران نجد۔

سوال: اردو کا نالسانی کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: کرشن چندر۔

سوال: اردو کا چارلس ڈکنز کسے کہتے ہیں؟

جواب: رتن ناتھ سرشار۔

سوال: بتائیے شاعر شباب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جوش ملیح آبادی۔

سوال: سردار عبدالرب نثر نے کس شاعر کو شہنشاہ تغزل کہا تھا؟

جواب: مولانا حسرت موہانی۔

سوال: سندھی ادب کا چانسر کس مشہور شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی۔

سوال: اکبر الہ آبادی کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: لسان العصر۔

سوال: ڈپٹی نذیر احمد کو حکومت ہند نے کون سا اعزاز دیا؟

جواب: شمس العلماء۔

سوال: پشتو ادب کا دادا آدم کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: رحمان بابا۔

سوال: بتائیے دیوان سنگھ کو منہن کا خطاب کس نے دیا تھا؟

جواب: خواجہ حسن نظامی۔

سوال: بابائے پنجابی کا نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر فقیر محمد فقیر۔

سوال: بابائے اردو کسے کہتے ہیں؟

جواب: مولوی عبدالحق۔

سوال: اردو زبان کا پہلا یاغی شاعر کسے کہتے ہیں؟

جواب: غالب۔

سوال: سندھ کا سرتاج شاعر کس کو کہا جاتا ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی۔

سوال: لسان پاکستان کس ادیب کا خطاب ہے؟

جواب: جسٹس ایم آر کیانی۔

سوال: علامہ اقبال نے کس شاعر کو گئے کا ہم نوا قرار دیا؟

جواب: غالب۔

سوال: ہندو کے کس شاعر کو ہفت زبان شاعر کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت جگر سمرت۔

سوال: اکبر الہ آبادی کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: مزاجیہ شاعری کا امام۔

سوال: ہندوستان کا شیخ سعدی کسے کہتے ہیں؟

جواب: علامہ حسن بھٹائی۔

سوال: اردو کا پہلا سائنسی غزل گو شاعر کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: دلی ہاشمی۔

سوال: پشتو غزل کا حافظ شیرازی کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: رحمان بابا۔

سوال: امام غزالی کے استاد نہیں کیا کہتے تھے؟

جواب: امام الحرمین۔

سوال: بابائے اردو پوٹو ہار کس ممتاز شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: عبدالعزیز فطرت۔

سوال: قلم کا مزدور کس شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: افضل پرویز۔

سوال: دلی کا تاج کس شاعر کو کہا جاتا ہے؟

جواب: شاہ نصیر۔



سوال: اردو کا موباساں کس کو کہا جاتا ہے؟

جواب: سعادت حسن منٹو۔

سوال: ایم اسلم کو اردو کا کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: دانشور کا۔

### خطبات

سوال: خطبات بہاولپور کس کی تقریروں کا مجموعہ ہے؟

جواب: ڈاکٹر حمید اللہ۔

سوال: خطبات بہاولپور میں شامل تقریریں ڈاکٹر حمید اللہ نے کس مقام پر ارشاد فرمائیں؟

جواب: اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

سوال: حضرت علیؑ کے خطبات کا مجموعہ کج البلاغہ کس نے مرتب کیا تھا؟

جواب: علامہ شریف رضی۔

سوال: خطبات احمدیہ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: سر سید احمد خاں۔

سوال: بتائیے خطبات مدراس کس نے لکھے ہیں؟

جواب: سید سلیمان ندوی۔

سوال: خطبات قائد اعظم کے مولف کا نام بتائیے۔

جواب: رئیس احمد جعفر۔

سوال: حضور ﷺ کے خطبات کے مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: بیچ الفصاحت۔

سوال: مولانا ابوالکلام آزاد کے خطبات کس نام سے پکارے جاتے ہیں؟

جواب: خطبات آزاد۔

سوال: بتائیے تشکیل جدید الہیات اسلامیہ کے موضوع پر علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کا ترجمہ پشتو زبان میں

کس نے کیا؟

جواب: سید الابرار۔

### داستان / قصہ

سوال: اردو کی قدیم داستان نو طرز مرصع کا فارسی سے اردو ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: محمد عطا حسین خان حمین۔

سوال: اردو زبان کی سب سے قدیم داستان کون ہے؟

جواب: نو طرز مرصع۔

سوال: بتائیے نو طرز مرصع کے بعد کون سی داستان منظر عام پر آئی؟

جواب: باغ و بہار۔

سوال: آرائش محفل اور طوحا کہانی کس کی لکھی داستانیں ہیں؟

جواب: حیدر بخش حیدری۔

سوال: امیر حمزہ نامی داستان کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: ظلیل علی خاں رشک۔

سوال: نثر بے نظیر کس نے مرتب کی؟

جواب: بہار علی حسینی۔

سوال: "باغ و بہار" داستان کے مصنف کون تھے؟

جواب: امیر امن دہلوی۔

سوال: "حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو قصہ گوئی یا داستان تراشی کا سہرا مشرق کے سر ہے" یہ الفاظ کس انگریز

مستشرق کے ہیں؟

جواب: رچرڈ برائن۔

سوال: اردو ادب میں بہترین داستان گو کے قرار دیا جاتا ہے؟

جواب: رتن ناتھ سرشار۔

سوال: وارث شاہ نے ہیرا، تمباکھا کہاں اور کب بیٹھ کر لکھی تھی؟

جواب: ملک ہائس کی ایک مسجد کے ایک حجرے میں ۱۷۶۶ء میں۔

سوال: دبستان لکھنؤ کے "دبستان ادب کا ارتقا" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: ڈاکٹر آغا سہیل۔

سوال: آرائش محفل کس قصہ کا اردو ترجمہ والا نام ہے؟

جواب: قصہ حاتم طائی۔

سوال: عزت اور مہر کس صوبہ کی ایک لوک داستان ہے؟

جواب: بلوچستان۔

سوال: نیچل اور سورجھ کس صوبے کی لوک داستان ہے؟

جواب: صوبہ سندھ۔

سوال: داستان بوستان خیال کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: میر تقی خیال۔

سوال: قصہ حاتم طائی کو کس نے فارسی سے اردو میں منتقل کیا؟

- جواب: حیدر بخش حیدری۔
- سوال: داستان طلسم ہوشربا کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: تصدق حسین۔
- سوال: داستان کی داستان کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: آرزو چودھری۔
- سوال: سندھی زبان کی چند رومانی داستانوں کے نام بتائیے؟
- جواب: سکی پنوں 'عمر ماروی' مول رانو 'سورٹھ راؤ' 'یاج لیل' 'چیسر اور سونی میہار۔
- سوال: گل بکاؤلی کا قصہ مذہب عشق کا اردو ترجمہ نقل کیا؟
- جواب: نہال چندلا ہوری۔
- سوال: داستان امیر حمزہ اور یوستان خیال میں کون سی داستان مختصر داستان ہے؟
- جواب: دونوں طویل ہیں۔

### ڈرامہ

- سوال: مصنف ڈرامہ کی تعریف کیجیے؟
- جواب: ڈرامہ ایک ایسی صنف ہے جس میں انسانی زندگی کے واقعات اور مشاہدات کو افراد اور ان کی گفتگو کے حوالے کے ساتھ عملی طور پر (کرداروں کے ساتھ) پیش کیا جاتا ہے۔
- سوال: اردو ڈرامے کی ابتدا کس نے کی؟
- جواب: واجد علی شاہ۔
- سوال: ڈرامہ کس زبان کا لفظ ہے نیز اس کا مطلب بتائیے؟
- جواب: یونانی لفظ ڈرامہ سے مشتق۔ مطلب کرنا یا کر کے دکھانا۔
- سوال: واجد علی شاہ نے کس نام سے پہلا ڈرامہ لکھا تھا؟
- جواب: رادھا کتھیا۔
- سوال: بارغ و بہار، جوان محبت، حاتم طائی اور عالم گیر یہ ڈرامے کس نے لکھے؟
- جواب: آرام۔
- سوال: حافظ عبد اللہ فتح پوری نے کتنے ڈرامے لکھے؟
- جواب: ساٹھ۔
- سوال: ڈرامہ نگاری کس نے لکھا تھا؟
- جواب: امتیاز علی تاج۔
- سوال: اندر سجانا تک کس نے لکھا تھا؟

- جواب: امانت لکھنوی۔
- سوال: ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۰ء تک جن ڈراما نگاروں نے نام پیدا کئے ان کے نام بتائیے؟
- جواب: آصف مدد راسی، دل لکھنوی، پنڈت رادھے شام، رضی بھاری، شر لکھنوی، ظفر علی خاں، عبد الماجد وریا آبادی اور پنڈت برج موہن دتاشیہ کپلی۔
- سوال: اردو ڈرامے کی پہلی تاریخ کا نام بتائیے؟
- جواب: ٹانگ ساگر۔
- سوال: کس ڈرامہ نگار کو انڈین ٹیلی ویژن کہتے تھے؟
- جواب: آغا حشر۔
- سوال: آغا حشر کاشمیری کا سال پیدائش اور وفات بتائیے۔
- جواب: ۱۸۷۳ء..... ۱۹۳۳ء
- سوال: کیا آپ ٹانگ ساگر کے مصنف کا نام بتا سکتے ہیں؟
- جواب: جی ہاں، صاحبزادہ محمد عمر۔
- سوال: سر ولیم آرچر نے کونسا اردو ڈرامہ لکھا تھا؟
- جواب: سبز دیوی۔
- سوال: آغا حشر دہلوی کے مشہور ڈرامے کا نام کیا تھا؟
- جواب: خورجنت۔
- سوال: سجاد ظہیر کے کسی ایک مختصر ڈرامے کا نام بتائیے؟
- جواب: بیمار۔
- سوال: میرزا مہدی حسن، احسن لکھنوی نے ٹیلی ویژن کے ڈرامے لکھ کر کس نام سے ۱۸۹۸ء میں پیش کیا؟
- جواب: خون ناحق۔
- سوال: ڈاکٹر اے بی اشرف نے آغا حشر کے حلق جو کتاب لکھی اس کا نام بتائیے؟
- جواب: آغا حشر اور ان کا فن۔
- سوال: غالب بھاری کے ڈراموں کے مجموعوں کا نام بتائیے؟
- جواب: لیل و نہار، دل و گنجش، لکھنوی، دلیر، دل شیر، گولی، چند ہریش، چند، سنگین، بکاؤلی، بکرم بلاں اور الہ دین۔
- سوال: پاکستان ٹیلی ویژن کے مشہور ڈراما نگاروں کے نام بتائیے؟
- جواب: ڈاکٹر انور سجاد، امجد سلام، امجد کمال، احمد رضوی، عطاء الحق، قاسمی، مستنصر حسین، تارڑ، منو بھائی، ذوالقرنین، حیدر، ڈاکٹر فیس، آئزک، فاطمہ، ثریا بیجا، نور اللہ، امجدی، شاہ حسینہ، محسن، اصغر، ندیم، سید، بانو، قدسیہ، اشفاق، احمد، یونس، جاوید، شوکت، مدلی، میرزا ادیب، انور، مقصود، شاہد، کاظمی، فخر، زماں، شاہد، ندیم، زاہدہ، حنا، تاج، حیدر، ذکا، الرحمٰن، عتیق اللہ، شیخ، سرمد، صہبائی۔

سوال: پس پردہ کس کے ڈراموں کا مجموعہ ہے بتائیے اس میں کتنے ڈرامے شامل ہیں؟

جواب: میرزا ادیب۔

سوال: اردو کے ممتاز ڈراما نگاروں کے نام بتائیے؟

جواب: پروفیسر محمد مجیب، ڈاکٹر عابد حسین، عبدالماجد دریا آبادی، مولانا ظفر علی خاں، امتیاز علی تاج، حکیم احمد شجاع، کرشن چندر، عصمت چغتائی، میرزا ادیب، راجندر سنگھ بیدی، ڈاکٹر محمد حسن، ڈاکٹر فیض الرحمن، خواجہ احمد عباس، رفیع میر، انصار ناصری، حبیب تنویر، ناصری شی، انور عنایت اللہ، قدسیہ زیدی، اصغر بٹ، آغا بابہ پرکاش پنڈت۔

سوال: کس چندریا کے مشہور ڈراموں کے نام بتائیے؟

جواب: زخمی پنجاب، انقلاب زندہ باد۔

سوال: پنڈت سدرشن نے کتنے ڈرامے لکھے؟

جواب: آٹھ۔

سوال: فٹ پاتھ کی گھاس کس کے ڈراموں کا مجموعہ ہے؟

جواب: قدسیہ ہانو۔

سوال: مشہور ڈرامہ سیریل اندھیرا اجالا کس کی تصنیف ہے؟

جواب: یونس جاوید۔

سوال: ڈراموں کا مزاجیہ مجموعہ 'آؤ' کس نے لکھا تھا؟

جواب: سعادت حسن منٹو۔

سوال: برصغیر کے کس مشہور ڈراما نگار کے ڈرامے شکسپیر کے ہیملٹ، کنگ لیئر، ہیلن ٹریچرڈ سوم اور کنگ جان سے ماخوذ تھے۔

جواب: آغا حشر۔

سوال: موضوع کے اعتبار سے ڈرامے انارکلی کو سید امتیاز علی تاج نے کتنے حصوں میں تقسیم کیا؟

جواب: تین۔ آغاز، کشمکش، انجام۔

سوال: ابراہیم لنگن کی زندگی کے واقعات پر لکھے گئے ڈرامے 'روح ریاست' کے مصنف کون تھے؟

جواب: محمد عمر نورانی۔

سوال: معلم اسود گناہ کی دیوار، صید زبوں اور ہمزاد کس کے ڈرامے ہیں؟

جواب: اشتیاق حسین۔

سوال: سورج قید سے چھوٹ گیا کس کا تحریر کردہ ڈرامہ ہے؟

جواب: احمد عقیل روہی۔

سوال: آخری فرعون، بھارت کالال، دلہن، حسن کی قیمت اور جاں بازی نامی ڈراموں کے خالق کا نام بتائیے؟

جواب: حکیم احمد شجاع۔

سوال: کالی داس سنسکرت کے مشہور شاعر اور ڈرامہ نویس نے کون سے دو مشہور ڈرامے لکھے؟

جواب: (۱) شکنتلا (۲) دا کراروسی۔

سوال: پشتو ڈرامہ تین تہیم کے مصنف کون ہیں؟

جواب: عبدالاکبر خان اکبر۔

## رپورتاژ

سوال: رپورتاژ کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب: فرانسیسی۔

سوال: رپورتاژ کا ہم معنی انگریزی لفظ بتائیے؟

جواب: رپورٹ۔

سوال: رپورتاژ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی واقعے کو صحافتی اور کسی حد تک افسانوی انداز میں تحریر یا بیان کرنے کو رپورتاژ کہا جاتا ہے۔

سوال: اردو کے پہلے رپورتاژ کا نام بتائیے؟

جواب: پورے۔

سوال: اردو کا پہلا رپورتاژ کس نے لکھا؟

جواب: کرشن چندر۔

سوال: مسعود حسنی نے ہم نفس کے نام سے رپورتاژ کس علاقے کے بارے میں لکھا تھا؟

جواب: مشرقی پاکستان۔

سوال: رپورتاژ "سہت کیر سنو بھی سادھو" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: پرکاش پنڈت۔

سوال: "امن کا کارواں" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: رضیہ سجاد طہیر۔

سوال: "بہی سے بھوپال بگ" کس نے مرتب کی؟

جواب: عصمت چغتائی۔

سوال: رپورتاژ "خزاں کے پھول" کس نے لکھی؟

جواب: عادل رشید۔

سوال: "تمبر کا چاند" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: قرۃ العین حیدر۔



سوال: "اور خدا دیکھا رہا" کس کی تعریف ہے؟

جواب: جہاد داس اختر۔

### سفر نامہ

سوال: سنہری پہاڑوں کی وادی کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: رحمان ندب۔

سوال: اللہ بخش کلیار نے کونسا مشہور سفر نامہ لکھا تھا؟

جواب: سفر پیمانہ قوموں کا۔

سوال: سفر نامہ حجاز سرزمین پاک..... ارض مقدس تک کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: حکیم راحت نسیم سوہدروی۔

سوال: خوشبو کا سفر کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: کیول دھیر۔

سوال: چینی جنگلوں کے شہر میں کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: ادیب کوثر جمال۔

سوال: سفر نامہ "حرم میں دو سو روز" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: چودھری محمد اسلم۔

سوال: ہنزہ داستان کے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب: مستنصر حسین تارڑ۔

سوال: سیاحت ممالک اسلامیہ نواب بہادر یار جنگ کے روزنامے کو کس نے مرتب کیا؟

جواب: شاہد حسین رزائی۔

سوال: بتائیے نواب بہادر یار جنگ سیاحت ممالک اسلامیہ نامی روزنامے کی تاریخوں پر محیط ہے؟

جواب: ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء تا ۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء۔

سوال: کیا آپ حکیم محمد سعید دہلوی کے دیگر سفر ناموں کا نام بتا سکتے ہیں؟

جواب: یورپ نامہ، جرمن نامہ، شب و روز (تاثرات سفر دمشق، حلب و جدہ)، ماہ و روز (روزنامہ سفر روس)

سوال: دیدہ باز وید کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔

سوال: نظر نامہ کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: محمود نظامی۔

سوال: مولانا شبلی نعمانی کے سفر نامہ کا نام بتائیے؟

جواب: سفر نامہ روم، مدینہ، شام۔

سوال: سر سید احمد خاں کے سفر نامہ کا نام بتائیے؟

جواب: مسافر ان لندن۔

سوال: مقام خلافت کس کا سفر نامہ ہے۔ بتائیے اس میں انہوں نے کس سفر کے حالات لکھے ہیں؟

جواب: سر عبدالقادر۔ سفر استنبول (۱۹۲۰ء)

سوال: میرزا ادیب کا کونسا سفر نامہ ہے؟

جواب: ہمالہ کے اُس پار۔

سوال: نئی دنیا پرانی دنیا کس کا سفر نامہ ہے بتائیے یہ کس ملک سے متعلق ہے؟

جواب: ش فرخ..... مریکا۔

سوال: خوبوں کا جزیرہ کس کا سفر نامہ ہے؟

جواب: اشفاق احمد۔

سوال: سفر نامہ "اے آبِ رود گنگا" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: رفیق ڈگر۔

سوال: "سفر وسیلہ ظفر" کس کی مرتب کتاب ہے؟

جواب: ربیعانہ عبداللہ۔

سوال: "جاپان نو روز" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: رفیق ڈگر۔

سوال: "لاہور سے چین تک" نامی سفر نامہ کس نے مرتب کیا؟

جواب: اسلم کمال۔

سوال: "دیوارِ صبح بہار" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: جلیلہ ہاشمی۔

سوال: "میرا بلتستان" نامی سفر نامہ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: سلیمی اعوان۔

سوال: شفیق عقیل کا جرنل کے بارے میں سفر نامہ کا نام کیا ہے؟

جواب: مغربی جرنل کی سیر۔

سوال: سفر نامہ نگاری کو اردو ادب میں ایک صنف کے طور پر تسلیم کرانے والے سفر نامہ "نکلے تری تلاش میں" کا مصنف کون ہے؟

جواب: مستنصر حسین تارڑ۔

سوال: بتائیے عزیز علوی نے کس نام سے سفر نامہ لکھا؟

- جواب: لندن میں پھول۔
- سوال: "وہی کوئت کا سفر" کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: نگریم الدین احمد۔
- سوال: سفرنامہ "چینی ترکستان" (تذکرہ سنگیا جگ) کس نے لکھا؟
- جواب: بریگیڈیئر گلزار احمد۔
- سوال: چلتے ہو تو چین کو چلے کس کا سفرنامہ ہے؟
- جواب: ابن انشاء۔
- سوال: مستنصر حسین تارڑ کا پہلا سفرنامہ ۱۹۵۸ء میں کس نام سے شائع ہوا؟
- جواب: لندن سے ماسکو تک۔
- سوال: سفرنامہ دنیا میرے آگے اور تماشا میرے آگے کے مصنف کون ہیں؟
- جواب: جمیل الدین عالی۔
- سوال: "زمانہ سفر میں ہے" میں ہالینڈ، بیلجیم، جرمنی، کویت، عراق، سعودی عرب اور افغانستان میں قیام کی خوشگوار یادوں کو کس نے سمیٹا ہے؟
- جواب: ڈاکٹر اسداریب۔
- سوال: "سفر و سیلہ ظفر" نامی سفرنامے کی مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: ریحانہ عبداللہ۔
- سوال: داستان سری لنکا کو جوار بھٹا کے نام سے کس نے لکھا؟
- جواب: ادوالفقار احمد تابش۔
- سوال: ایاس برنی کے ایک سفرنامے کا نام بتائیے؟
- جواب: سفرنامہ حجاز۔
- سوال: میرادل میرا کولیس کس کا سفرنامہ ہے؟
- جواب: کیف جاوید۔
- سوال: برطانیہ کے متعلق سفرنامہ "لندن لندن" کس نے لکھا؟
- جواب: قمر علی عباسی۔
- سوال: دورہ ترکی کے مشاہدات کس کا سفرنامہ ہے اور مصنف نے اس میں ترکی کے کس وزیراعظم کو مسجدوں اور سڑکوں کا وزیراعظم لکھا ہے؟
- جواب: ظلیل حامدی..... عدنان مندریس۔
- سوال: اردو کا پہلا سفرنامہ کون سا ہے؟
- جواب: عجائبات فرنگ۔

- سوال: سفرنامہ ہندیا ترا کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: ممتاز مفتی۔
- سوال: ابراہیم جلیس کے سفرنامے کا نام بتائیے؟
- جواب: نئی دیوار چین۔
- سوال: "آئیل مجھے" اور "سفر تین درویشوں کا" جیسے سفرناموں کے حلق کا نام بتائیے؟
- جواب: اختر مونس۔
- سوال: پاکستان سے دیار حرم تک کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: نسیم حجازی۔
- سوال: مولانا عبدالحق بریلوی کے سفرنامے کا نام بتائیے؟
- جواب: ارمغان احباب۔
- سوال: محمد پرویس شاہین کے سفرنامہ کا نام بتائیے؟
- جواب: مشرق کا سوئزرلینڈ سوات۔
- سوال: ممتاز مفتی نے حج کا سفرنامہ کس نام سے لکھا؟
- جواب: لبیک۔
- سوال: دیار دوست کس کا سفرنامہ ہے؟
- جواب: شریف فاروق۔
- سوال: کیمبرج اور کیمبرج نامی سفرنامے کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: سائرہ ہاشمی۔

### سیاست دان مصنف

- سوال: "اور لائن کٹ گئی" کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: مولانا کوثر نیازی۔
- سوال: پھر مارشل لا آگیا۔ کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: پروفیسر غفور احمد۔
- سوال: مقدمہ کشمیر ۱۹۸۷ء کس سیاست دان نے لکھی؟
- جواب: سردار عبدالقیوم۔
- سوال: مقدمہ پنجاب کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: ضیف رائے۔
- سوال: "اور لکیشن نہ ہو سکے" کس کی کتاب ہے؟

- جواب: پروفیسر غفور احمد۔
- سوال: پنڈت جواہر لال نہرو نے برطانوی حکومت ہند کی جانب سے قید کئے جانے کے دوران ۱۸ اگست ۱۹۴۲ء تا ۲۸ مارچ ۱۹۴۵ء جیل میں ایک کتاب لکھی کتاب کا نام بتائیے؟
- جواب: ڈسکوری آف انڈیا۔
- سوال: سابق وزیراعظم پاکستان فیروز خان Noon نے کونسی کتاب لکھی؟
- جواب: چشم دید۔
- سوال: "یادایام" کس مسلم لنگی رہنما کی تصنیف ہے؟
- جواب: میاں امیر الدین۔
- سوال: "ڈکٹیشن کون" کس کی کتاب ہے؟
- جواب: ایس ایم ظفر۔
- سوال: صدر ایوب کی سوانح عمر کا نام بتائیے؟
- جواب: فریڈرک ڈائٹ ماسٹر۔
- سوال: وزیراعظم چوہدری محمد علی کی لکھی کتاب کا نام بتائیے؟
- جواب: ایمر جنس آف پاکستان۔
- سوال: اجمل خشک کے اردو شعرا کے کلام کے مجموعے کا نام بتائیے؟
- جواب: جلا وطن کی شاعری۔
- سوال: ذکر حسین اور ذوالفقار علی بھٹو سے کون سی کتاب مولانا کوثر نیازی کی ہے؟
- جواب: دونوں کتابیں مولانا کوثر نیازی کی ہیں۔

### شعرو شاعری

- سوال: اردو شاعری کی جائے پیدائش کونسا علاقہ ہے؟
- جواب: دکن۔
- سوال: اردو شاعری کا نقیب اور امام کن شعراء کو کہا جاتا ہے؟
- جواب: ابن نشاطی اور نعتی۔
- سوال: ریختہ کے باوا آدم کس شاعر کو کہتے ہیں؟
- جواب: شمس ولی اللہ یا ولی دکنی۔
- سوال: دبستان دہلوی کے مشہور شعراء کا نام بتائیے؟
- جواب: حاتم ناجی، مضمون، آبرو خان، آرزو سودا، میر تقی میر، ذوق اور غالب۔
- سوال: دبستان لکھنؤ کے مشہور شعراء کے نام بتائیے؟

- جواب: آرزو سودا، میر میر حسن، میر انیس، مرزا دبیر، میر سوز اور بہت سے شعراء کے نام شامل ہیں۔
- سوال: یہ شعر کس کا ہے؟
- جواب: جس کے ماتھے پہ نئی صبح کا جھومر ہوگا
- سوال: بتائیے یہ لفظ کس کے ہیں؟
- جواب: ساغر صدیقی۔
- سوال: شاعری کا منبع وہ عالمگیر ممانعت ہے جو آسانی و زمینی۔ حقیقی و مجازی باطن و ظاہر کو مربوط کرتی ہے اور شاعر علامت کے ذریعے ان کے ربط باہمی کو بے نقاب کرتا ہے لیکن اس کا مقصد نہ بصیحت کرنا ہوتا ہے اور نہ تبلیغ بلکہ شاعری اپنا مقصود آپ ہے جو ہماری روح پر قبضہ کر لیتی ہے اور یہ قبضہ اسی وقت سچا ہوتا ہے جب شاعری ہر قسم کی کھوٹ سے پاک ہو۔
- جواب: بودیلیر (BAUDELAIRE) (۱۸۲۱-۱۸۹۷)
- سوال: گلشن عشق، علی نامہ، تاریخ اسکندری اور کلیات کس کی کتابیں ہیں؟
- جواب: محمد نصرت نصرانی۔
- سوال: دیوان اور مثنوی یوسف زلیخا کس نابینا شاعر کی یادگار ہیں؟
- جواب: سید میراں ہاشمی۔
- سوال: بتائیے یہ شعر کس شاعر کا ہے؟
- جواب: سکھی رہے چیت رت آئی سنہانی
- سوال: افضل۔
- سوال: بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟
- جواب: کبیر کہتا جات ہوں سنتا ہے سب کوئے
- جواب: رام کہہ بھلا ہوگا نہیں تو بھلا نہ ہوئے
- جواب: مشہور شاعر کبیر۔
- سوال: مشہور شاعر فائز صاحب دیوان شاعر تھے یا نہیں؟
- جواب: جی ہاں! وہ دیوان شاعر تھے۔
- سوال: دکن کے اس باکمال شاعر کا نام بتائیے جس نے دلی کا رخ کیا؟
- جواب: ولی دکنی۔
- سوال: شہادت الحقیقت میراں جی کی طویل نظم میں کل کتنے بند ہیں؟
- جواب: ۵۶۳۔
- سوال: ڈھائی ہزار اشعار پر مشتمل ارشاد نامہ کس کی تخلیق ہے؟
- جواب: شاہ برہان الدین جانی۔
- سوال: عادل شاہ نے کس شاعر کو ملک الشعراء کا خطاب دیا تھا؟



- جواب: محمد نصرت (نصرتی)۔
- سوال: صدر الدین محقق کس مشہور شاعر کے ہم عصر تھے؟
- جواب: ولی دکنی۔
- سوال: مشہور شاعر شیخ شرف الدین کا سلسلہ نسب کس مشہور صوفی بزرگ سے ملتا ہے؟
- جواب: بابا فرید الدین گنج شکر۔
- سوال: ظہور الدین حاتم کاکب اور کہاں انتقال ہوا؟
- جواب: دہلی۔ ۱۲۰۷ء میں۔
- سوال: لہ عارفہ کشمیری مشہور شاعرہ کے اشوک کس کتاب میں ملتے ہیں؟
- جواب: لہ واک۔
- سوال: شیخ نور الدین ولی صوفی شاعر کو ہندو کیا کہتے تھے؟
- جواب: ہندو۔
- سوال: کشمیر میں روایتی شاعری کا آغاز کس شاعر نے کیا؟
- جواب: محمود گامی۔
- سوال: کشمیری زبان کا نظامی کس شاعر کو کہتے ہیں؟
- جواب: محمود گامی۔
- سوال: بے نقط کہانی ”سلک گوہر“ کس نے لکھی؟
- جواب: انشاء اللہ خان انشاء۔
- سوال: خواجہ حیدر علی آتش کے شاگردوں کے نام بتائیے؟
- جواب: نواب مرزا اشوق واجد علی شاہ اختر نواب سید محمد خاں رند پنڈت دیا شکر نسیم اور میر وزیر علی مہا۔
- سوال: بادشاہ ہند بہادر شاہ ظفر کس مشہور شاعر کے شاگرد تھے؟
- جواب: شیخ محمد ابراہیم ذوق۔
- سوال: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے شاعر مجید امجد کے مکمل مطبوعہ کلام کے علاوہ کتنی غیر مطبوعہ تخلیقات کو شامل کر کے کلیات مجید امجد مرتب کیا؟
- جواب: ۷۰۔
- سوال: راشد مفتی کا پہلا شعری مجموعہ کونسا ہے؟
- جواب: واسوخت۔
- سوال: صدف کس کا شعری مجموعہ ہے؟
- جواب: شہزاد احمد۔
- سوال: ہندی کا پہلا شاعر کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟
- جواب: مسعود سعد سلمان (لاہوری)۔

- سوال: جگر کی شاعری کے پہلے دور کی ترجمانی آتش گل سے ہوتی ہے دوسرے دور کی ترجمانی کس سے ہوتی ہے؟
- جواب: شعلہ طور۔
- سوال: فیض احمد فیض کے مجموعے دست مہائیں حافظ کا کونسا شعر موجود ہے؟
- جواب: نفس باد مہائیں نکال خواہد شد۔
- سوال: فیض احمد فیض نے زنداں نامہ کے لیے سودا کے کس شعر کو سرمایہ قرار دیا؟
- جواب: اے ساکنان کج نفس صبح کو صبا
- سوال: ناصر کاظمی نے اپنی شاعری کی ابتدا کس صنفِ سخن سے کی؟
- جواب: نظم۔
- سوال: اردو غزل کا باقاعدہ آغاز کس شاعر نے کیا؟
- جواب: ولی دکنی۔
- سوال: اخوند درویش کی پشتو تصانیف کے نام بتائیں؟
- جواب: مخزن السلام تذکرۃ الابرار والاشراذرا رشاد اللطالین اور ارشاد المریدین۔
- سوال: خوش حال خاں خشک بابائے پشتو شاعری نے کتنی کتابیں لکھیں؟
- جواب: ۲۵۔
- سوال: دوست صبا کس خاتون کا شعری مجموعہ ہے؟
- جواب: شاہین حنیف رائے۔
- سوال: حافظ الہوری نے کس پشتو شاعر طرز پر شاعری کی ہے؟
- جواب: رحمان بابا۔
- سوال: اندھوا، بارش کس کا پہلا شعری مجموعہ ہے؟
- جواب: نیاز حسین لکھویرا۔
- سوال: یہ کس شاعر کے شعری مجموعے ہیں۔ (۱) رینجہ۔ (۲) زنجیر مسائلی۔ (۳) تصنیف۔
- جواب: مرزا محترم بیگ رسا چغتائی۔
- سوال: دختر شاہم و لیکن روی فقر آورو زام
- جواب: زیب و زینت بس نسیم نام من زیب النساء است
- سوال: یہ شعر شہنشاہ اورنگ زیب کی کس بیٹ کا ہے ان کا تخلص بھی بتائیے؟
- جواب: زیب النساء شہزادی تخلص محلی۔
- سوال: غالب اور ذوق کے عہد شاعری کو کیا کہا جاتا ہے؟

- جواب: دبستان ولی۔
- سوال: باغ دنیا کس کی طویل نظم ہے؟
- جواب: جیلانی کامران۔
- سوال: محمود شارب کے مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟
- جواب: لب و لہجہ۔
- سوال: امراء القیس کس عربی زبان کا شاعر کا تعلق کس دور سے ہے؟
- جواب: دور جاہلیت۔
- سوال: بتائیے یہ شعر کس کا ہے۔
- نہیں کوئی دوست اپنا یار اپنا مہرباں اپنا  
سناؤں کس کو غم اپنا الم اپنا بیاں اپنا
- جواب: میر عبدالحی تاباں کا۔
- سوال: کس شاعر نے اپنا تخلص سوز رکھا تھا؟
- جواب: سید محمد میر۔
- سوال: ”چپ کی صدا“ کے چوتھے شعری مجموعے کا نام بتائیے؟
- جواب: یوسف مثالی۔
- سوال: دریائے لطافت کس مشہور شاعر کی فارسی تصنیف ہے؟
- جواب: انشاء اللہ خاں انشاء۔
- سوال: تاریخ کے شاگردوں کے نام بتائیے؟
- جواب: وزیر برق، گویا، رشک، بحر، میر اور مہر۔
- سوال: آتش کے ان دو شاگردوں کے نام بتائیے جو بڑے شاعر شمار ہوتے ہیں؟
- جواب: نواب سید محمد خاں رائد اور پنڈت دیاندر سنگھ۔
- سوال: کیا آپ میراجی کے آخری شعری مجموعے کا نام بتا سکتے ہیں؟
- جواب: تین رنگ۔
- سوال: امکان کس کا ولیس مجموعہ ہے؟
- جواب: ستار سید۔
- سوال: تابش دہلوی کے مجموعوں کے نام بتائیے؟
- جواب: نیم روز چراغ، صحرا، غبار، انجم اور تقدیس (نعت منقبت)۔
- سوال: اردو کا پہلا سندھی شاعر کون ہے؟
- جواب: ماعبدالغفور عطا ٹھٹھوی۔
- سوال: محمد قلی قطب کا کلام کتنے ہزار اشعار پر مشتمل ہے؟

- جواب: پچاس ہزار۔
- سوال: مرزا غالب کا کوئی ایسا شعر بتائیے جس میں میر تقی میر کا ذکر کیا گیا ہو؟
- جواب: غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناخ
- آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں
- سوال: میر تقی میر کا یہ شعر مکمل کیجئے۔
- دل کی دیرانی کا کیا مذکور ہے
- جواب: یہ نگر سومر تہ لونا گیا
- سوال: اردو کے مشہور شاعر نواب دہلوی نے کون کون سے کتابیں لکھیں؟
- جواب: دہلی ۱۹۱۳ء، طلوع صحر (غزلیں، نعت اور نظموں کا مجموعہ) بکھری کرئیں۔
- سوال: قلی قطب شاہ کس محل بادشاہ کا ہم عصر تھا؟
- جواب: اکبر اعظم۔
- سوال: سیرت الجیری کا نام کیا تھا؟
- جواب: سونہن سر دپ سیرت الجیری۔
- سوال: ”یہ جنت جانشین داغ آسود“ کے شاعر کا نام بتائیے؟
- جواب: سراج الدین احمد خاں سائل۔
- سوال: جہانگیر اور نور جہاں کے عاشقے پر ایک طویل مثنوی ”نور علی نور“ کس نے لکھی؟
- جواب: سراج الدین احمد خاں سائل۔
- سوال: افکار سلیم کس کی نظموں کا مجموعہ ہے؟
- جواب: مولانا وحید الدین سلیم۔
- سوال: تلوک چند محروم کی کتابوں کے نام بتائیے؟
- جواب: کنج معانی، رباعیات محروم، کاروان وطن، بہار طفلی، شعلہ نوار، رنگ معانی۔
- سوال: درد دل کس شعری مجموعے کا نام ہے؟
- جواب: مرتضیٰ احمد خان میکش۔
- سوال: ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو کونسا شاعر پیدا ہوا؟
- جواب: اکبر الہ آبادی۔
- سوال: میاں بشیر احمد کا شاعری تخلص بتائیے؟
- جواب: زور۔
- سوال: شان غزل کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: حفیظ ہوشیار پوری۔
- سوال: مشہور شاعر مرزا رضا ہمدانی کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: دسمبر ۱۹۱۰ء میں محلہ خدا داد عقب قصہ خوانی بازار پشاور۔

سوال: برگ نے دیوان پہلی بارش نشاط خواب دیوان کس کے شعری مجموعے ہیں؟

جواب: ناصر کاظمی۔

سوال: تاریخ کی وفات کے بعد کس شاعر نے شاعری چھوڑ دی؟

جواب: آتش۔

سوال: شاخ نبات کس کا مجموعہ کلام ہے؟

جواب: طالب باغ جی۔

سوال: ”تھیلیوں پر چراغ“ کس کا شعری مجموعہ ہے؟

جواب: خالد احمد۔

سوال: سوئڈن کی نوبل فاؤنڈیشن نے جوزف براڈسکی کو ان کی نظموں کے کس مجموعے پر نوبل انعام برائے

۱۹۸۷ء دیا؟

جواب: اے پارٹ آف سچ۔

سوال: اوائل عمری میں کرم حیدری اپنا نام کیا لکھتے تھے؟

جواب: کرم آف مری۔

سوال: گردش کوڑہ کس کا مجموعہ کلام ہے؟

جواب: محشر بدایونی۔

سوال: نارسا کس کا دوسرا مجموعہ کلام ہے؟

جواب: ضیاء جالندھری۔

سوال: دیوے دین منیرے کس کا پنجابی شعری مجموعہ ہے؟

جواب: سید امداد ہدائی۔

سوال: بھگت کبیر کب پیدا ہوئے اور انہوں نے کون کون سی کتابیں لکھیں؟

جواب: ۱۴۴۰ء میں۔ بچک اور پانی مجموعہ ہائے کلام۔

سوال: کبیر سچے صوفی اور عارف ہیں بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں؟

جواب: بابائے اردو مولوی عبدالحق۔

سوال: جب بھی آیا ہے کوئی زخم تیرے سینے پر

اے وطن تیری قسم میرا بدن ٹوٹ جاتا ہے

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: سورج نرائن۔

سوال: سورج نرائن کے پہلے شعری مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: پیاسا چاند (۱۹۷۰ء)

سوال: پشتو شاعری کی تاریخ کے مصنف جناب پریشان خٹک ہیں بتائیے کس نظم کو پہلی نظم قرار دیتے ہیں؟

جواب: امیر کروڑ۔

سوال: شعرا کے مختصر حالات زندگی اور منتخب اشعار پر مشتمل کتاب نور احمد میرٹھی نے مرتب کی اس کا نام

بتائیے؟

جواب: اذکار و افکار۔

سوال: جون ایلیا کے پہلے شعری مجموعہ کا نام بتائیے؟

جواب: شاید۔

سوال: سید افتخار حیدر کے مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: سوز ازل۔

سوال: شاعر خرید لو کہ خطا پوش ہے خبا

باطن کو کوئی قرض نہیں پارساؤں پر

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: حمایت علی شاعر کا۔

سوال: آدمی رات کا سورج اور ”سورج کی آنکھ“ کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: اعجاز فاروقی۔

سوال: اعتبار ساجد کے تیسرے شعری مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: پذیرائی۔

سوال: سوچ کا ساحل کس کا شعری مجموعہ ہے؟

جواب: یوسف پرواز۔

سوال: اصغر غوام کے شاعر نہیں تھے ان کے کلام کے حسن و تاثیر سے لطف اندوز ہونے کے لیے ضروری ہے

کہ آپ تھوڑے بہت پڑھ لکھ بھلے باتوں میں بیٹھے ہوں بتائیے یہ الفاظ رشید صدیقی نے کس

کے بارے میں کہے۔

جواب: اصغر گوٹھ دی۔

سوال: گرد مصافت کس کا شعری مجموعہ ہے؟

جواب: محسن بھوپالی۔

سوال: مرزا اسد اللہ خاں غالب کا یہ شعر مکمل کریں۔

رکھو غالب مجھے اس تیغ نوائی میں معاف

جواب: آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے۔

سوال: بتائیے یہ شعر کس مشہور شاعر کا ہے؟

تیرے جوتے ہوئے محفل میں جلاتے ہیں چراغ



لوگ کیا سادہ ہیں سورج کو دکھاتے ہیں چراغ

جواب: احمد فراز۔

سوال: عورت تو خود شعر ہے شعر کا شعر کہنا کیا معنی۔ بتائیے عورتوں کی شعر گوئی کے بارے میں یہ جملہ کس شاعر نے کہا تھا؟

جواب: جگر مراد آبادی۔

سوال: یہ شاعر بابا طالب اصفہانی، نسوئی کاشی، ملک اشعر، طالب آملی، میر قاسم کاش، ملا حیدر فصلی، ملا حیات، گیلانی، ملا محمد شفیع، زند رانی، ملا نظیری، نیشاپوری، سعد دے گیلانی اور شیدا کس بادشاہ کے دربار سے وابستہ تھے؟

جواب: جہانگیری۔

سوال: عجب کیا ہے جو نو خیزوں نے سب سے پہلے جانیں دیں۔

یہ بچے ہیں کہ ان کو جلد سو جانے کی عادت ہے

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: اکبر الہ آبادی۔

سوال: حیات امر و ہوی کا مجموعہ کلام کونسا ہے؟

جواب: ساز زندگی۔

سوال: مشہور شاعر تاجش دہلوی کا اصل نام بتائیے؟

جواب: سید مسعود الحسن۔

سوال: جام درک کا کلام شیر احمد نے کس نام سے مرتب کیا؟

جواب: جام درک۔

سوال: مست تو کلی کا کوئی ایسا شعر بتائیے جس میں ان کی محبوبہ کا ذکر ہو؟

جواب: سمو ہے غزال صحر۔

سو بیڑے پہل کا

سوال: داکا کا نام مشہور جاپانی مصنف خن کتنے حروف تہجی پر مشتمل ہوتی تھی؟

جواب: ۳۱ اس میں ۵-۱۵-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰

- جواب: رشید احمد صدیقی۔
- سوال: دھیان کی سیڑھیاں کس شاعر کا مجموعہ کلام ہے؟
- جواب: اعجاز احمد آذر۔
- سوال: احمد ندیم قاسمی کا یہ شعر مکمل کریں۔
- جواب: میں تو دریا ہوں، سمندر میں اتر جاؤں گا۔
- سوال: پشتو کے اس شاعر کا نام بتائیے جس نے کلمہ طیبہ کی تفسیر ۶۵ ہزار اشعار میں لکھی۔
- جواب: سمندر خاں سمندر۔
- سوال: حضرت بکھل سرمست کے فارسی مجموعہ ہائے کلام کی تعداد بتائیے۔
- جواب: گیارہ۔
- سوال: ان چار شعری مجموعوں کے نام بتائیے جن میں اجرام فلکی کا نام آتا ہو۔
- جواب: چاند نگر، چاند چہرہ ستارہ، آنکھیں، کھڑکی بھرا آسمان، تاریک سیارہ۔
- سوال: منور سلطانہ کا کوئی ایک شعر بتائیے؟
- جواب: خاموشی سے ہو گئے رخصت سفر پر رفتگان
- سوال: کس نے اپنی لاش کو جلانے کی وصیت کی تھی؟
- جواب: ان م راشد۔
- سوال: کس شاعر کا تخلص بے نقط ہے؟
- جواب: رسوا۔
- سوال: ان پانچ شعری مجموعوں اور ان کے مصنفین کے نام بتائیے جن میں انسانی جسم کے اعضاء کے نام آتے ہوں؟
- جواب: لب گفتار (اختر انصاری اکبر آبادی)، جلتی بجھتی آنکھیں (شہزاد احمد) و زرد دل (خواجہ میر درد) سوز دل (خواجہ میر درد) لخت جگر (صفی لکنوی)
- سوال: ان چار شعری مجموعوں اور ان کے مصنفین کے نام بتائیے جن میں درختوں، پھولوں، دریاؤں، پہاڑوں اور عمارات کا نام آتا ہو۔
- جواب: غزل دریا (محشر بدایونی) دن کا زرد پہاڑ (ڈاکٹر وزیر آغا) کوہ ند (مصطفیٰ زیدی) آگ پھول اور مٹی کا قریض (حمایت علی شاعر)
- سوال: جمیل الدین حالی کے اس شعری مجموعے کا نام بتائیے جو بے نقط ہے؟
- جواب: لا حاصل۔
- سوال: ناصر کاظمی نے کس شاعر کی غزلوں کا انتخاب کیا؟

- جواب: فراق گورکھپوری۔
- سوال: بلدا شہر پنجابی مجموعے کو پاکستان گلڈ رائٹرز گلڈ آف لی انعام ملا شاعر کا نام بتائیے؟
- جواب: رؤف شیخ۔
- سوال: انہی پتھروں پہ چل کر اگر آسکو تو آؤ
- جواب: میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے
- جواب: بتائیے یہ شعر کس کا ہے۔
- جواب: مصطفیٰ زیدی۔
- سوال: میر تقی میر کا کوئی ایسا شعر بتائیے جس میں انہوں نے خود کو متعارف کرایا ہو۔
- جواب: میں کون ہوں اے ہم نفساں سوختہ جاں ہوں
- جواب: اک آگ میرے دل میں ہے جو شعلہ کشاں ہوں
- جواب: جلوہ ہے مجھی سے لب دریا کے سخن پر
- سوال: علامہ اقبال، میر درد اور مولانا ظفر علی خاں کے ایسے شعر بتائیے جن میں وضو کا لفظ آتا ہو۔
- جواب: اگر چہ بحر کی موجوں میں ہے مقام اس کا
- جواب: صفائے پاکنی طینت سے ہے گہر کا وضو (اقبال)
- جواب: تر و امنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
- جواب: دامن تجھ و دیں تو فرشتے وضو کریں (خواجہ میر درد)
- جواب: مری نماز جنازہ پڑھائی غیروں نے
- سوال: مرا تھا جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے (مولانا ظفر علی خاں)
- جواب: جوش طبع آبادی کی لافانی نظم "حرف آخر" کے اشعار کی تعداد کتنی ہے؟
- جواب: بیس ہزار۔
- سوال: طلوع سحر کے نام سے نعتوں اور اصلاحی نظموں اور بکھری کریمیں کس کا مجموعہ کلام ہے؟
- جواب: نواب دہلوی۔
- سوال: رام چند راجی کو کس نے امام ہند کہا ہے؟
- جواب: علامہ اقبال۔
- سوال: عبدالغفور شاخ کا دیوان کس نام سے ۱۸۶۰ء میں شائع ہوا۔
- جواب: دفتر بے مثال۔
- سوال: نظیر اکبر آبادی کا کون سا مصرعہ ضرب الثقل بن گیا ہے؟
- جواب: سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لا د چلے گا بخارہ۔
- سوال: مومن خاں مومن کس شاعرہ سے عشق کرتے تھے؟

جواب: حجاب۔

سوال: چند ممتاز شاعروں کے وہ شعر بتائیے جن میں اجرام فلکی کا ذکر آتا ہو؟

جواب: (۱) ان نصیبوں پر کیا اختر شناس

آسمان بھی ہے ستم ایباد کی (مومن خاں مومن)

(۲) یہ آفتاب ہے گرم اس کی کبریائی کا

کہ ذرہ ذرہ ہے آئندہ خود نمائی کا (امیر بینائی)

(۳) اتنا بلند سایہ تیغ اجل ہوا

مرغ آتشی ہوا آبی زمل ہوا (حضرت دبیر)

(۴) عطار و میر غشی زہرہ ناظر آسمان پر ہو

زمل میر عمارت ترک گردوں میر لشکر ہو (شیخ ابراہیم ذوق)

(۵) حسن اور عشق کی ہے دست درازی باہم

لوئی چرخ لگاتے ہیں فلک پر چکر (نظم سید ہاروی)

سوال: میر تقی میر کی غزل پتا پتا یونان یونان حال ہمارا جانے ہے

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

بتائیے فضل احمد کریم فضلی نے اسے کس فلم کے گانوں میں شامل کیا؟

جواب: چراغ جلتا رہا۔ غزل ملکہ ترنم نور جہاں نے گائی۔

سوال: مرزا غالب کی کوئی غزل سب سے پہلے کس بھارتی فلم ساز نے اپنی فلم میں شامل کی؟

جواب: سراب مودی۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا۔

سوال: متحدہ ہندوستان میں بننے والی کس فلم میں بہادر شاہ ظفر کی اس غزل کو جگہ دی گئی؟

جواب: بلبلموت یہاں آنسو بہا تا ہے منع

ان نفس کے قیدیوں کو آب و دانہ ہے منع

جواب: فلم زیبت۔

سوال: بہادر شاہ ظفر کی کوئی غزل فلم شریک حیات میں لی گئی؟

جواب: بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی۔ مہدی حسن۔

سوال: داغ کی کوئی غزل پاکستان میں بننے والی فلم میں لی گئی؟

جواب: دل کیا تم نے لیا ہم کیا کریں

جانے والی چیز کا غم کیا کریں

سوال: آبروئے غزل کس کو کہا جاتا ہے؟

جواب: مولانا حسرت موہانی۔

سوال: مولانا حسرت موہانی کی یہ غزل کس فلم میں شامل کی گئی؟

چپکے چپکے رات دن آنسو بہا تا یاد ہے

ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

جواب: فلم نکاح۔

سوال: شاعرہ سعیدہ عروج مظہر کا اور شاہ جہان پوری کے اصل نام کیا ہیں؟

جواب: مظہر النساء اور نازنین بیگم۔

سوال: نیک پروین میں مولانا ظفر علی خاں کی کون سی نظم شامل کی گئی؟

جواب: تیری ذات پاک ہے اے خدا

تیری شان جل جلالہ

سوال: آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لیے

بادلوں کا دے دورا جانے کے لیے

بتائیے دعائیہ نظم کے یہ اشعار کس فلم میں کہے گئے تھے شاعر کا نام بھی بتائیے؟

جواب: ہماری زبان۔ آغا حشر کاشمیری۔

سوال: لب پہ آتی ہے دعا بن کے تنہا میری

زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری (اقبل)

یہ دعائیہ نظم سب سے پہلے نور جہاں نے کس فلم میں شامل کی؟

جواب: تخت جگر۔

سوال: غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجھوں کے مرنے کی

دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزری

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: رام نرائن موزوں۔

سوال: مولانا حسرت موہانی نے اپنی ابتدائی نظموں کو کیا قرار دیا تھا؟

جواب: مجموعہ خرافات۔

سوال: دوسری جنگ عظیم کے خلاف نظمیں لکھنے کی پاداش میں کس شاعر کو جیل کا شاپردی؟

جواب: علی سردار جعفری۔

سوال: غزل کا لغوی مطلب بتائیے؟

جواب: عورتوں سے یا عورتوں سے متعلق بات چیت کرنا۔

سوال: اے دوست ہم نے ترک تعلق کے باوجود

محسوس کی ہے تری ضرورت کبھی کبھی؟

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: ناصر کاظمی۔



سوال: جوش ملیح آبادی اپنی زندگی میں اپنے نام کے ساتھ کیا لکھا کرتے تھے؟

جواب: مرحوم۔

سوال: جگم سہلی تصدق حسین کے مجموعہ کلام کا نام کیا ہے؟

جواب: گلہائے رنگارنگ۔

سوال: دیوان یقین کس کے کلام کا مجموعہ ہے؟

جواب: مرزا فرحت اللہ بیگ۔

سوال: امیر مینائی کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: منشی امیر احمد۔

سوال: حسرت موہانی کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سید فضل الحسن۔

سوال: منظر گجراتی کا اصل نام بتائیے؟

جواب: محمد عبداللہ۔

سوال: احسن لکھنوی کا اصل نام بتائیے؟

جواب: مہدی حسن۔

سوال: عزیز لکھنوی کا اصل نام بتائیے؟

جواب: مرزا احمد ہادی۔

سوال: قاطبہ حسن کا اصل نام بتائیے؟

جواب: سیدہ انیس قاطبہ۔

سوال: سریلے بول کا شاعر کے کہا جاتا ہے؟

جواب: عظمت اللہ خان۔

سوال: عبدالحمید عدم کے ایک مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟

جواب: خرابات۔

سوال: فیض احمد فیض کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ۳۱ فروری ۱۹۱۱ء کو کالاکا دراب فیض نگر (سیالکوٹ)۔

سوال: فیض احمد فیض کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: چودھری سلطان محمد خان۔

سوال: فیض احمد فیض نے کس کالج سے ایم اے عربی اور انگریزی کے امتحانات پاس کئے؟

جواب: گورنمنٹ کالج لاہور۔

سوال: فیض احمد فیض نے تعلیم کے بعد کن کالجوں میں تدریسی خدمات انجام دیں؟

جواب: ایم اے او کالج امرتسر اور سیلی کالج آف کامرس۔

سوال: فیض احمد فیض لاہور سے کس اخبار کے اجرا پر اس کے ایڈیٹر بنے؟

جواب: پاکستان ٹائمز۔

سوال: نیشن انعام حاصل کرنے والے پاکستانی شاعر کا نام بتائیے؟

جواب: فیض احمد فیض۔

سوال: فیض احمد فیض بیروت (لبنان) سے کون سا رسالہ نکالتے تھے؟

جواب: لوٹس۔

سوال: نقش فریادی دوست صبا زنگال نامہ دوست تہہ سنگ میزان جھلیں میرے در پہ تھے میں۔ مہینے نور و قلم۔ ہماری قومی ثقافت شام شہر یاراں مدد سال آشتی قرض دوستان میرے دل میرے مسافر سارے سخن نسخہ ہائے وفا کس کی تصانیف ہیں؟

جواب: فیض احمد فیض۔

سوال: ۱۹۷۰ء میں کس مشہور شاعر نے خودکشی کی؟

جواب: مصطفیٰ زیدی۔

سوال: حضرت شاہ لطف بھٹائی کے ہم عصر سندھی شعراء کے نام بتائیے؟

جواب: خواجہ محمد زمان لواری شریف، میون بھٹی، راجل فقیر میاں صاحب، ذوق فاروقی، مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی وغیرہ۔

سوال: سندھی کے پہلے صاحب دیوان شاعر کا نام بتائیے؟

جواب: خلیفہ گل محمد گل۔

سوال: تو ہے ظاہر اور خود پنہاں بھی تو

امیر بھی تو اور خود باراں بھی تو

بتائیے یہ شعر کس صوفی شاعر کا ہے؟

جواب: حضرت بکھل سرمست۔

سوال: حضرت قادر بخش بیدل سندھی کے مشہور شاعر کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: روہڑی۔

سوال: ہم اپنے قتل کا کوئی نشان نہیں دیتے

چراغ بجھتے ہیں لیکن دھواں نہیں دیتے

بتائیے یہ کس کا شعر ہے؟

جواب: شہرت بخاری۔

سوال: "شب رفتہ کے بعد" کس کا مجموعہ ہے؟

جواب: مجید امجد۔

سوال: کوہاٹ کے مشہور شاعر محمد خاں بخش کے مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟

- جواب: انشک رواں۔
- سوال: اکبر کاظمی کے شعری مجموعوں کے نام بتائیے؟
- جواب: (۱) اجالا (۲) چادواں (۳) خدو خال (۴) بقا کے تیر (۵) دیلے دامصور (پنجابی) (۶) چلے لے (اردو غزلیات) (۷) شہر احساس۔
- سوال: رفیق سندیلوی کے مجموعے کا نام بتائیے؟
- جواب: ایک رات کا ذکر۔
- سوال: غالب کے بارے میں کس نے یہ کہا تھا کہ اگر اس لڑکے کو کوئی کامل استاد مل گیا اور اس کو سیدھے راستے پر ڈال دیا گیا تو لا جواب شاعر بن جائے گا ورنہ مہمل بے معنی کیے گا؟
- جواب: میر تقی میر۔
- سوال: سنسکرت شاعری کا شاہکار میگھ دوت (قاصد پاراں) کس کی تصنیف ہے؟
- جواب: کالی داس۔
- سوال: دور ماضی کی چند خواتین شاعرات کے نام بتائیے؟
- جواب: میر تقی میر کی دختر بیگم کاملہ، بیگم جعفری، شاہ عالم بادشاہ کی دختر حیات النساء، نواب اختر محل اختر، محفی زہرہ، حسینی بیگم امراؤ، گنا بیگم شوق اور سکندر جہاں بیگم ضیاء۔
- سوال: نواب واجد علی شاہ کے دربار سے متعلقہ شاعرات کے نام بتائیے؟
- جواب: بیگم جان عرف بہو بیگم جانی، صدری بیگم قمر نواب صدر محل صدر دہن۔ سلطان جہاں بیگم محبوب، یاسمین شرم، مستور کنیز وغیرہ۔
- سوال: بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟
- حسن کی عربانیاں باعث فخر و کمال  
عظمت انسانیت آہ یہ تیر ازوال
- جواب: سردار اختر حیدر آبادی۔
- سوال: بیگم زہدہ خلیق الزماں کا کوئی ایک شعر بتائیے؟
- جواب: کچھ نہ ہوگی زینت شام و سحر میرے بغیر
- سوال: خواتین شاعرات سے دو شعر بتائیے جن میں (۱) خدا (۲) نور (۳) سولی (۴) عذاب (۵) حسن کا ذکر موجود ہے؟
- جواب: (۱) جدا ہوئی سے مراد یہ خدا نہ کرے  
خدا کسی کے تئیں دوست سے جدا نہ کرے (زیب النساء محلی)
- (۲) سب سے پہلے کیا پیدا تیرا (حضور صلعم) اللہ نے نور

- پروہ ذات میں اس نور کو رکھا مستور (نواب اختر محل)
- (۳) کہا منصور نے سولی پر چڑھ کے عشق بازوں سے
- یہ اس کے بام کا زینہ ہے آئے جس کا جی چاہے (جعفری کاملہ بیگم)
- (۴) کیا کیا عذاب اٹھائے ہیں اندوہ عشق کے
- جز نام اب تو کچھ بھی نزاکت نہیں رہی (نزاکت)
- (۵) حسن کے گل کیا ہوئے خوبی کے جلوئے کیا ہوئے
- کس لئے خالی ہے دامن نظر میرے بغیر (بیگم زہدہ خلیق الزماں)
- سوال: پاکستان میں شاعری میں کن خواتین نے نام پیدا کیا؟
- جواب: پروین شاکر، کشور ناہید، تمہیدہ ریاض، نکل صابری، نیلماسرور، شبنم کلیل، نوشی گیلانی۔
- سوال: وادی کوہ قاف لاشوں کا شہر زاہد اور صدائے جس کس کے افسانے ہیں؟
- جواب: مسٹر عبدالقادر۔
- سوال: معصومہ اور سودا کی کس خاتون کے ناول ہیں؟
- جواب: عصمت چغتائی۔
- سوال: لب گو یا پر کشور ناہید کو کس سن میں آدم جی ادبی انعام ملا؟
- جواب: ۱۹۶۹ء۔
- سوال: ایسی شاعری سے کیا فائدہ جو عشق و عاشقی کے سوا اور کچھ نہ سکھائے بتائیے یہ الفاظ غزل کے بارے میں کس کے ہیں؟
- جواب: مولانا سید سلیمان ندوی۔
- سوال: پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ کا نعرہ کس شاعر نے قوم کو دیا؟
- جواب: امیر سودا کی۔
- سوال: مہر و نیم کس کا شعری مجموعہ ہے؟
- جواب: افتخار عارف۔
- سوال: آگ میں پھول کس شاعر کا مجموعہ کلام ہے؟
- جواب: حمایت علی شاعر۔
- سوال: سید الاحرار کس شاعر کو کہتے ہیں؟
- جواب: مولانا حسرت موہانی۔
- سوال: ناصر زیدی کے مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟
- جواب: وصال۔
- سوال: ملت کا پاساں ہے محمد علی جناح ملت ہے جسم جان ہے محمد علی جناح
- بتائیے میاں بشیر احمد نے یہ نظم کس موقع پر پڑھی تھی؟ نیز اس کا عنوان کیا تھا؟

جواب: ۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء کو لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں، عنوان ہے محمد علی جناح۔

سوال: پاکستان کا قومی ترانہ کس ممتاز شاعر نے لکھا تھا؟

جواب: حفیظ جالندھری۔

سوال: شعر کے آخری مصرعہ کے پہلے رکن کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: عروض۔

سوال: شعر کے پہلے مصرعے کے رکن کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: صدر۔

سوال: اس بھارتی شاعر کا نام بتائیے جس نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستانی شاعروں کے

نام ایک پیغام لکھا اور جسے آل انڈیا ریڈیو بار بار نشر کرتا رہا؟

جواب: جگن ناتھ آزاد۔

سوال: اے وطن کے جیلے جوانو میرے نغمے تمہارے لیے ہیں یہ کس شاعر کی تخلیق ہے؟

جواب: جمیل الدین عالی۔

سوال: احمد ندیم قاسمی مشہور شاعر اور ادیب کا قلمی نام کیا ہے؟

جواب: عنقا۔

سوال: ثنی بن کی شاعری کس فن کی ترجمان ہے؟

جواب: موسیقی۔

سوال: آشفہ کا اصل نام بتائیے؟

جواب: صدیق حسن رضوی۔

سوال: الف کس مشہور پاکستانی شاعر کے مجموعہ کلام کا نام ہے؟

جواب: رئیس اسروہوی۔

سوال: واجد علی شاہ اختر نے اپنے کس دیوان میں غزلوں کی تریب حرفت جتنی کے اعتبار سے کی ہے؟

جواب: گلدستہ عاشقاں۔

سوال: بچوں کی نظم نوٹ نوٹ کے خالق کا نام بتائیے؟

جواب: صوفی غلام مصطفی تبسم۔

سوال: کس اردو شاعر کا نکاح شیخ عبداللہ نے پڑھایا تھا؟

جواب: فیض احمد فیض۔

سوال: بتائیے میرزا اشرف جہاں ازروبی کے کس شعر کا جواب نہ دینے پر مرزا شمس الدین نے اپنا دیوان دریا بروکر

دیا تھا؟

جواب: اوراق گل زحرف وفا سا دہ یا فتم

بر حال بلبلان چمن خوں گرستم

سوال: آشفہ کے انتقال پر کتنے تاریخ گو شعرا نے تاریخ نگاہی؟

جواب: ایک سو۔

سوال: تحریک پاکستان کے دوران قائد اعظم کی صدارت میں ہونے والے جلسہ میں یہ نظم کس نے پڑھی؟

جواب: ہم خون سے لیس گے پاکستان

ہم جی کا چڑا نا کیا جانیں

جواب: رشید تبسم۔

سوال: عزت لکھنوی کا اصل نام بتائیے؟

جواب: شیخ تاج الدین۔

سوال: وحیدالہ آبادی کے شاگردوں میں اکبر نام کے دو شاگردوں کے نام بتائیے؟

جواب: اکبرالہ آبادی اکبر دانا پوری۔

سوال: خان آرزو کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: سراج الدین علی خاں۔

سوال: برق موسوی کی غزلوں کے پہلے مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: عقل و جنوں۔

سوال: دلاور فگار نے سوانگریزی نظموں کا منظوم ترجمہ کس کتاب میں شامل کیا تھا؟

جواب: خوشبو کا سفر۔

سوال: نشر جالندھری کا اصل نام کیا ہے؟

جواب: محمد عبدالکیم خاں۔

سوال: کوئے طامت کس کا شعری مجموعہ ہے؟

جواب: انجم رومانی۔

سوال: "لبوکی آگ" کس کا پہلا شعری مجموعہ ہے بتائیے یہ کب شائع ہوا؟

جواب: اکبر جمیدی۔ ۱۹۷۰ء۔

سوال: "پرتو شب" کس کا شعری مجموعہ ہے؟

جواب: پرتو روہیلہ۔

سوال: حبیب جالب کی شاعری کو کس نے اجتماعی شاعری قرار دیا؟

جواب: ڈاکٹر گلزار دہلوی۔

سوال: ضیا جالندھری کے شعری مجموعوں کے نام بتائیے؟

جواب: سرشام نارسا، خواب سراپ۔

سوال: وزیر آغا ابتداء میں کس فرضی نام سے شاعری کرتے رہے؟

جواب: نصرت آراء نصرت۔



سوال: مظفر وارثی کی نظموں کا مجموعہ کا نام بتائیے؟

جواب: حصار۔

سوال: مظفر وارثی کے دیگر شعری مجموعوں کے نام بتائیے؟

جواب: ہرف کی ناؤ (غزل)، باب حرم (نعت)، لہجہ (غزل)، نور (نعت)، الحمد (حمد و ثنا)۔

سوال: کس لئے آج ہے تو خاک کے تودے کی طرح

تو تو اے آرزوئے زیست تھی شعلے کی طرح

بتائیے یہ شعر کس کا ہے۔

جواب: جگن ناتھ آزاد۔

سوال: مشہور شاعر قیوم نظر کی تاریخ وفات کیا ہے؟

جواب: ۲۴ جون ۱۹۸۹ء۔

سوال: روزنامہ زمیندار لاہور کی پیشانی پر مولانا ظفر علی خاں کا کون سا شعر چھپتا تھا؟

جواب: نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونگوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سوال: قتل شفا کی شعری مجموعوں کے نام بتائیے؟

جواب: پیراہن، آموختہ، مطر، یہ جلتی ہوئی، ابا بقیل، روزن گفتگو۔

سوال: "روشنی اے روشنی" کس کا دیوان ہے؟

جواب: شکیلہ جلالی۔

سوال: وفا کا سفر کس کا شعری مجموعہ ہے؟

سوال: "زاد و جہز" کس نے مرتب کی؟

جواب: قائم نقوی۔

سوال: "اکائی" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: سلیم احمد۔

سوال: "آئینہ خانہ" کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: سید اختر حسین جعفری۔

سوال: "خالی آسمان" کس نے لکھی؟

جواب: شہزاد احمد۔

سوال: "آگ ہی آگ" کس کی تصنیف ہے؟

جواب: انیس ناگی۔

سوال: "برآب نیل" کس نے مرتب کی؟

جواب: علی اکبر عباس۔

سوال: مہا اکبر آبادی کے شعری مجموعہ کے نام بتائیے؟

جواب: چراغ بہار۔

سوال: "بے آواز گلی کو چوں میں" کے خالق کا نام بتائیے؟

جواب: احمد فراز۔

سوال: دیدہ یعقوب اور محبت لفظ تھامیرا کس کے شعری مجموعے ہیں؟

جواب: عرش صدیقی۔

سوال: سید فیضی کے پہلے مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟

جواب: غم شبنم۔

سوال: ناشناسی کا دکھاؤ اور جزاء کس کی غزلیات کے مجموعے ہیں؟

جواب: یوسف مثالی۔

سوال: کس من چلے نے بھیجا ہے مے سخن سے بھر کر

کہ یہ ساغر دل افزا ہے یہ نذر دل فکاراں

بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

جواب: شان الحق حقی۔

سوال: ایک نظم جسے چینی شعراء دن بے دن اور یوانگ بنگ نے مل کر لکھا ہے

پر بت پر بت ڈال رہے ہیں باد اپنے سائے

پل دو پل ان سایوں سے بیڑوں کے کک ستولائے

کس شاعر کے نام معنون ہے؟

جواب: قاتل شفا کی۔

سوال: قمر مراد آبادی کے مجموعوں کے نام بتائیے؟

جواب: (شاعری) ماہ نام، شعور، غم، شاخ گل، گلستان غزل اور کلیات قمر۔ (نثر) معراج داغ، روح اصغر اور آئینہ سکندر۔

سوال: ستار آغوش کس بھارتی شاعر کا مجموعہ ہے؟

جواب: حفیظ میرٹھی۔

سوال: دجلہ بہتار ہے گا صحر صدیقی کی نظموں کا مجموعہ کس کے نام معنون ہے؟

جواب: عراق کے سابق صدر صدام حسین کے نام۔

سوال: سلمان صدیق کے پہلے شعری مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب: "کسی سے پیار کا مطلب"

سوال: فرحت عباس شاہ کے کسی ایک مجموعہ کلام کا نام بتائیے؟

جواب: شام کے بعد۔

سوال: بتائیے یہ شعر کس مشہور شاعرہ کا ہے؟

محبتوں کے کھلے جب گلاب آنکھوں میں  
کسی کے خواب رہے بے حساب آنکھوں میں

جواب: شہناز صابری۔

### اصطلاحات

- سوال: اشاعے لطیف سے کیا مراد ہے؟  
جواب: ایسی تحریریں جن میں بیک وقت روایت اور جمالیات جیسے عناصر موجود ہوں۔
- سوال: حضور شعراء کن شعر کو کہا جاتا ہے؟  
جواب: وہ شعراء جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور قبول اسلام کے بعد بھی شعر کہے۔
- سوال: تصوف سے کیا مراد ہے؟  
جواب: عشق حقیقی کی روایات و کیفیات کے بیان کو اصطلاح میں تصوف کہا جاتا ہے۔
- سوال: بتائے مرثیے کے ابتدائی حصے کو شاعری کی اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے؟  
جواب: چہرہ۔
- سوال: قطعہ سے کیا مراد ہے؟  
جواب: اردو شاعری کی وہ قسم جس میں کم سے کم شعروں کی تعداد دو جبکہ زیادہ کی حد مقرر نہیں۔
- سوال: نیم نعل کے کتے ہیں؟  
جواب: ذبح کیا ہوا وہ جانور جو ابھی مراد ہو۔
- سوال: استعارہ سے کیا مراد ہے؟  
جواب: حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا تعلق قائم کرنا۔
- سوال: کسی دوسرے شاعر کے مصرع پر مصرع یا بند لگانے کو شاعری میں کیا کہا جاتا ہے؟  
جواب: تقصیم۔
- سوال: ریخت سے کیا مراد ہے؟  
جواب: ملا جلا گر پڑا اور گچ کی طرح مضبوط۔
- سوال: واسوخت سے کیا مراد ہے؟  
جواب: یہ نظم کی ایسی قسم ہے جس میں عاشق اپنے معشوق کی بے وفائی ظلم و ستم رقیب کے ساتھ محبت اور محبوب سے جدائی کی تکلیف و مصیبت کی شکایتیں کرتا ہے۔
- سوال: سپانامہ کسے کہتے ہیں؟  
جواب: اس میں کسی معزز مہمان کی مدد کا شکریہ ادا ہونے کے علاوہ مختلف النوع باتیں بھی درج ہوتی ہیں جن کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لئے معزز مہمان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔

سوال: ادب سے کیا مراد ہے؟  
جواب: کسی قوم کی اجتماعی احساسات جذبات اس کی زندگی اور جدوجہد کی داخلی تاریخ کو ادب کہتے ہیں؟

### سب سے پہلے

- سوال: کس کتاب کو اردو کی پہلی کتاب تسلیم کیا جاتا ہے؟  
جواب: حضرت خواجہ گیسو دراز بندہ نواز کی تصنیف معراج العاشقین۔
- سوال: اردو میں سب سے پہلے مسدس کس نے لکھی تھی؟  
جواب: محمد رفیع سودا۔
- سوال: قصہ ہیر، نجما سب سے پہلے کس نے لکھا؟  
جواب: دمود۔
- سوال: پہلی مطبع اردو کتاب کا نام بتائیے؟  
جواب: انجیل ۱۸۳۷ء میں ٹیمن شلٹز نے جرمنی سے شائع کی۔
- سوال: "دنیا کی سو عظیم کتابیں" کے مصنف کا نام بتائیے؟  
جواب: ستار طاہر۔
- سوال: اردو میں سب سے پہلی ترجمہ شدہ کتاب کا نام کیا ہے؟  
جواب: سب رس ۱۶۳۵ء میں ملا وجہی نے ترجمہ کیا؟
- سوال: اردو کے پہلے ناول نگار کا نام بتائیے؟  
جواب: ڈپٹی نذیر احمد۔
- سوال: اردو کے پہلے ناول کا نام بتائیے؟  
جواب: مراۃ العروس۔
- سوال: اردو کا عوامی شاعر کسے کہتے ہیں؟  
جواب: نظیر اکبر آبادی۔
- سوال: اردو کی پہلی خاتون ناول نگار کا نام بتائیے؟  
جواب: رشیدۃ النساء۔
- سوال: رشیدۃ النساء کے ناول کا نام بتائیے؟  
جواب: اصلاح النساء۔
- سوال: دنیا کی سب سے پہلی شائع ہونے والی کتاب کا نام سن اور مقام بتائیے؟  
جواب: ڈائمنڈ سٹرا۔ یہ لکڑی کے بلاکوں سے شائع ہوئی تھی اور اسے چین میں ۸۶۸ء میں شائع کیا گیا تھا۔
- سوال: شہناز بان کا پہلا شاعر کون سا ہے؟  
جواب: ڈپٹی تھیمسو۔
- سوال: اردو کے پہلے صاحب کلیات شاعر کا نام بتائیے؟

- جواب: محمد قلی قطب شاہ۔
- سوال: انگریزی مضمون (Essay) مضمون کو اردو میں سب سے پہلے کس نے استعمال کیا؟
- جواب: سر سید احمد خاں۔
- سوال: فسانہ آزاد نامی ناول کس نے لکھا؟
- جواب: رتن ناتھ سرشار۔
- سوال: اردو کا پہلا افسانہ نگار کسے کہا جاتا ہے؟
- جواب: سجاد حیدر یدرم۔
- سوال: بچوں کے پہلے اردو شاعر کا نام بتائیے؟
- جواب: اسماعیل میرٹھی۔
- سوال: اردو میں انشائیہ نگاری کے آغاز کا اعزاز کسے حاصل ہوا؟
- جواب: سر سید احمد خاں۔
- سوال: کیا آپ سندھی زبان کے پہلے ناول کا نام بتا سکتے ہیں؟
- جواب: ماسیلاں ۱۸۷۰ء۔
- سوال: پاکستان کی پہلی خاتون شاعرہ کا نام بتائیے؟
- جواب: ادا جعفری۔
- سوال: قرآن پاک کا اردو میں سب سے پہلا ترجمہ کس نے کیا؟
- جواب: حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی۔
- سوال: قرآن پاک کے فارسی کے پہلے مترجم کا نام بتائیے؟
- جواب: حضرت شاہ ولی اللہ۔
- سوال: اردو نثر کی باقاعدہ ابتدا کس کا لہجے سے ہوئی؟
- جواب: فورٹ ولیم کالج کلکتہ ۱۸۸۰ء۔
- سوال: اردو زبان کے پہلے ہندو شاعر کا نام بتائیے؟
- جواب: نام دیو (تاریخ وفات ۱۲۱۶ء)۔
- سوال: اردو کے پہلے شاعر کا نام بتائیے؟
- جواب: مسعود سعد سلمان (۱۰۳۶-۱۱۲۱)۔
- سوال: اردو میں سیرت کی پہلی کتاب کا نام بتائیے؟
- جواب: خطبات احمدیہ (سر سید احمد خاں)۔
- سوال: اردو کے پہلے رومانی نفاذ کا نام بتائیے؟
- جواب: شبلی نعمانی۔
- سوال: اردو کی پہلی لغت کس نے اور کب لکھی؟

جواب: ایم ٹی ٹینی سن نے ۱۷۰۳ء۔

## سوانح نگاری

- سوال: اردو ادب میں سوانح نگاری کا آغاز کس نے کیا؟
- جواب: مولانا الطاف حسین حالی۔
- سوال: اردو میں پہلی سوانح عمری کس کتاب کو قرار دیا جاتا ہے؟
- جواب: حیات سعدی۔
- سوال: حیات سعدی کس سن میں شائع ہوئی؟
- جواب: ۱۸۸۲ء۔
- سوال: داغ دہلوی کی زندگی پر لکھی کتاب جلوہ داغ کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: احسن مارہروی۔
- سوال: تیور کے سوانح حیات اور فتوحات کو ظفر نامہ کے نام سے کس نے مرتب کیا؟
- جواب: شرف الدین علی یزدی۔
- سوال: سید سلیمان ندوی کی سوانح علامہ سید سلیمان ندوی شخصیت دادی خدایت کس نے لکھی ہے؟
- جواب: ڈاکٹر نعیم صدیقی ندوی۔
- سوال: ظفر نامہ شاہجہانی کس نے مرتب کیا جس میں شاہجہان کے عہد حکومت کے حالات آتے ہیں؟
- جواب: حاجی جان محمد۔
- سوال: فیض احمد فیض کی شاعری ایک تعارف کے مرتب کا نام بتائیے؟
- جواب: ڈاکٹر امداد حسین۔
- سوال: سیاست دانوں کے حالات و واقعات پر لکھی ایک کتاب "سیاست دان" کے مصنف کا نام بتائیے؟
- جواب: محمد آصف بھٹی۔
- سوال: اردو میں سر سید احمد خاں نے بابا فرید الدین کی سوانح عمری کس نام سے لکھی ہے؟
- جواب: سیرت فریدیہ۔
- سوال: مولانا الطاف حسین حالی نے یادگار غالب کب لکھی نیز ۱۹۰۱ء میں کون سی سوانح کتاب لکھی؟
- جواب: ۱۸۹۷ء حیات جاوید۔
- سوال: قانع کے نام سے جنرل اختر عبدالرحمان کے حالات زندگی کس نے قلمبند کئے ہیں؟
- جواب: ہارون الرشید۔
- سوال: اردو میں سوانح نگاری بہت سے اہل قلم نے کی ہے مگر ان میں شاید کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے پاس سوانح نگار کا دل ہو۔ سوانح نگار کا دل صرف حالی کے حصے میں آیا بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں؟
- جواب: ڈاکٹر سید عبداللہ۔
- سوال: جنرل ضیاء ایک آدمی ایک ڈکٹیٹر کے مصنف کون ہیں؟
- جواب: ستار طاہر۔



سوال: اکابرین تحریک پاکستان کے نام سے چھپنے والی دو کتابوں کے مصنفین کے نام بتائیے؟

جواب: محمد صادق قسوری..... محمد علی چراغ۔

سوال: ایران کے ایک قدسی پیشوا امام خمینی اور جمہوریت کے حالات زندگی پر کتاب لکھنے والے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: موسیٰ خان جلال زئی۔

سوال: ذوالفقار علی بھٹو سے بے نظیر تک کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب: خالد یزدانی۔

سوال: شہید صدر کس کی تصنیف ہے؟

جواب: ڈاکٹر یسین رضوی۔

☆☆☆

## کیریئر (Career) کا انتخاب

کیریئر کیا ہے؟

تعلیم اور تربیت یعنی سیکھنے کا عمل یوں تو انسان کے آخری سال تک جاری رہتا ہے لیکن زندگی کے ابتدائی میں بائیس برسوں کے بعد ہر انسان، خصوصاً مردوں کو لازماً کوئی ایسا کام اختیار کرنا ہوتا ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتا کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کر سکیں۔ زندگی کی ضروریات، یعنی غذا، لباس، رہائش، تعلیم، علاج اور اگر ممکن ہو تو تفریح کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہم جو کام کرتے ہیں وہی ہمارا "کیریئر" ہے۔ گویا ایک کامیاب عملی زندگی گزارنے کے لئے کسی پیشے کا انتخاب کر کے اسے اپنا "کیریئر" کہنا ہوتا ہے۔ "کیریئر" کا لفظ بعض دوسرے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن اس معنوں میں "کیریئر" کے معنی کسی پیشے کو اختیار کرنے تک محدود رکھے گئے ہیں۔

کیریئر گائیڈنس کے ایک ماہر کے مطابق "اپنے لئے اچھا کیریئر منتخب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایسا ذریعہ معاش اختیار کرے جو اس کی صحت، صلاحیتوں اور رجحان کے مطابق ہو، تاکہ وہ اسی خاص پیشے میں زیادہ ترقی کر سکے اور کام کرتے سے اسے اکتاہٹ یا تھکن نہ ہو بلکہ تسکین، اطمینان اور مسرت حاصل ہو۔"

کیریئر کے بارے میں سوچتے وقت اپنی تعلیم، تربیت، ذہنی اور جسمانی استعداد (طاقت اور صلاحیت) اور اپنے شوق و دلچسپی کو سامنے رکھنا چاہیے۔

اگر آپ اپنے آپ اس پاس نظر ڈالیں تو آپ کو دو طرح کے لوگ نظر آئیں گے۔ ایک وہ جو ملازمت کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو کاروبار کرتے ہیں، ملازمت یا کاروبار، زندگی کی ضروریات اور اخراجات پورے کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کاروبار کریں گے تو یہ آپ کا پیشہ بھی ہوگا اور ملازمت بھی۔

## کیریئر کا انتخاب:

کیریئر کونسلنگ کے ایک ماہر نے کیریئر کے انتخاب کے لئے تین راستوں کی نشاندہی کی ہے یعنی اگر آپ اپنے اطراف ہونے والی معاشی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں تو آپ کو تمام لوگ تین قسم کے کام کرتے نظر آئیں گے۔

### (ا) عملی کام:

یہ ایسے کام ہیں جن میں کام کرنے والا اپنے ہاتھوں کے ذریعے کسی ایسے عمل میں مصروف ہوتا ہے جس میں کوئی مشین، آلہ، یا پرزہ حرکت کرتا ہے مثلاً انجینئر، پائلٹ، کسان، برہمنی، کمپیوٹر آپریٹر وغیرہ۔

### (ب) کاغذی کام:

یعنی ایسے کام جو خط و کتابت، لکھنے پڑھنے اور اعداد و شمار سے متعلق ہوتے ہیں مثلاً اکاؤنٹنٹ، صحافی، ادیب، آرکیٹیکٹ، سکریٹری وغیرہ۔

### (ج) عوامی / افرادی کام:

یہ ایسے کام ہیں جن میں کام کرنے والے کا واسطہ عوام یا مختلف افراد سے ہوتا ہے مثلاً ڈاکٹر، استاد، انرجیٹکس وغیرہ۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر ہر نوجوان دورانِ تعلیم چند چیزوں کو پسند کرنے لگتا ہے۔ اس پسند کے پس منظر میں اس کے خاندان کے افراد کے پیٹے، اس کے دوستوں کے والد یا بھائیوں کے پیٹے، قومی ہیروز کے پیٹے یا کسی خاص شخصیت سے اس کی ذاتی وابستگی اور عقیدت کا فرما ہوتی ہے۔

کیریئر کا انتخاب ایک ایسا کام ہے جس میں خاصا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس کا آغاز آٹھویں جماعت کے نتیجے کے بعد اس وقت ہو جاتا ہے جب آپ کو نوویں جماعت میں اپنے لئے سائنس، کامرس، آرٹس یا کوئی اور گروپ منتخب کرنا ہوتا ہے۔ سائنس گروپ والوں کو پری میڈیکل یا پری انجینئرنگ میں سے کسی ایک ذیلی گروپ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ یہ بہت اہم مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ پر امیدوار کو اپنے والدین یا خاندان کے دوسرے سمجھدار افراد اور اپنے اساتذہ سے مشورہ کرنا چاہیے اور اپنے شوق رجحان اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے گروپ کے انتخاب کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

میشرک یا انٹرمیڈیٹ کے بعد آپ کو اپنی پسند کے پیشوں کی ایک ترجیحی فہرست بنانی چاہیے۔ اس فہرست میں کم سے کم تین چھ چیزیں ہوں۔ پہلے نمبر پر سب سے زیادہ پسندیدہ پیشہ، دوسرے نمبر پر اس سے کم پسندیدہ اور تیسرے نمبر پر سب سے کم پسندیدہ پیشہ۔

### آپ کے لئے کون سا پیشہ بہتر ہے؟

پیشوں کی اس فہرست کو بناتے وقت درج ذیل چھ بنیادی باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ آپ کے لئے کون سا پیشہ بہتر ہو سکتا ہے:

(i) صلاحیتیں	(ii) تعلیم	(iii) ذہانت
(iv) رجحان/میلان	(v) دلچسپی/شوق	(vi) حالات/ماحول

### (i) صلاحیتیں:

صلاحیتوں کا مطلب انسان کی ذاتی اور جسمانی خوبیاں ہیں لیکن خوبیوں کا اندازہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہمیں اپنی خامیوں کا احساس ہو۔ ایک نوجوان کی خواہش پائلٹ بننے کی ہے لیکن اس کی چھائی کمزور ہے، اس لئے وہ پائلٹ نہیں بن سکتا۔ ایک شخص صحافی بننا چاہتا ہے لیکن اسے زبان پر عبور نہیں ہے اس لئے وہ اس پیشے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی طرح اچھی گفتگو کی صلاحیت رکھنے والے وکالت یا سٹریک کے پیشے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

### (ii) تعلیم:

تعلیم کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اب تک جو تعلیم حاصل کی ہے وہ اس پیشے کی ضرورت کے مطابق ہونی چاہیے، جو آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر کا پیشہ اختیار کرنے کی خواہش رکھنے والے طالب علم کو لازماً پری میڈیکل گروپ کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کا امتحان بہت اچھے نمبروں سے کامیاب کرنا ہوگا تاکہ اسے میڈیکل کالج میں داخلہ مل سکے۔

### (iii) ذہانت:

زندگی میں کامیابی کے لئے تعلیم کے ساتھ ذہانت لازماً ہے۔ ذہانت کا مطلب اپنے علم اور تجربے کو تجزیے کے ساتھ بروقت استعمال کرنا ہے۔ اچھی یادداشت، ذہانت کو حسن بخشی ہے۔ کم سے کم مسائل کو زیادہ مؤثر بنانا بھی ذہانت کا کرشمہ ہے۔ آپ کوئی بھی کیریئر منتخب کریں، کامیابی کے لئے ذہانت لازماً ہے۔

### (iv) رجحان یا میلان:

ہر شخص کو کوئی ایک یا چند کام آسان لگتے ہیں۔ وہ دوسروں کے مقابلے میں انہیں جلدیکہ لیتا ہے اور ان کے ٹکٹکی یا فنی پہلوؤں کو فوری طور پر سمجھ لیتا ہے۔ دوسروں کے مقابلے میں اسے یہ برتری اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ اس کا رجحان اس خاص کام یا شعبے کی طرف ہوتا ہے۔ بعض نوجوانوں کو الیکٹرونکس کے آلات سے اس قدر دلچسپی ہوتی ہے کہ وہ ان کے اسرار و رموز سے بہت جلد اور خود بخود واقف ہو جاتے ہیں۔ لڑکے گزیوں کے کھیل میں دلچسپی نہیں رکھتے لیکن لڑکیاں وہی کھیل شوق سے کھیلتی ہیں۔

پیشے کے انتخاب میں رجحان کو لازماً نظر رکھنا چاہیے اور اس کے مطابق ترجیحات میں سے کیریئر منتخب کرنا چاہیے۔

### (v) دلچسپی اور شوق:

بعض کام جو دوسروں کے لئے ”مشکل“ ہوتے ہیں وہ آپ کے لئے آسان ثابت ہوتے ہیں اور جو کام آپ کو مشکل نظر آتے ہیں، دوسرے انہیں بہت آسانی سے کر لیتے ہیں۔ مشکل اور آسان کا یہ کھیل ہماری اور آپ کی ذاتی دلچسپی اور شوق کا نتیجہ ہے۔ جس کام میں ہمیں دلچسپی ہوتی ہے وہ ہم جلدیکہ لیتے ہیں اور وہ ہمارے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ عملی زندگی کے لئے پیشے کا انتخاب کرتے وقت ”دلچسپی اور شوق“ کا عنصر نہایت اہم ہے۔ انسان کو وہی پیشہ اپنانا چاہیے جو اس کا شوق ہو اور جو دلچسپ نظر آئے۔ کام دلچسپ اور رجحان کے مطابق ہو تو وہ کام نہیں رہتا، مشغلہ بن جاتا ہے۔ اس کام کو انجام دیتے وقت انسان محسوس نہیں کرتا، خواہ اس میں کتنا ہی وقت صرف کیوں نہ ہو۔

### (vi) حالات اور ماحول:

انسان کے حالات اور اس کا ماحول اس کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں یہ پیشے کے انتخاب میں بھی آپ کے فیصلے پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ مثلاً کم وسائل رکھنے والے ایک نوجوان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کے لئے دسویں جماعت کے بعد کوئی ملازمت کرے۔ ایسا نوجوان اپنے خاندان کے معاشی حالات کی وجہ سے دسویں جماعت کے بعد ملازمت کر سکتا ہے اور شام کے کالج میں یا فاضلاتی نظام تعلیم مثلاً علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ذریعے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتا ہے۔

حالات مشکل ہوں یا آسان ان کو زندگی کی حقیقت سمجھ کر قبول کرنا چاہیے اور انہی حالات میں اپنا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ کامیاب زندگی کا راستہ ہمیشہ جدوجہد سے ملتا ہے۔

## تعلیم و تربیت:

زندگی میں اپنے پیشے میں کامیاب رہنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے رجحان اور شوق کے مطابق جو بھی پیشہ منتخب کریں، اس کی باقاعدہ اور اچھی تعلیم و تربیت بھی حاصل کریں۔ تعلیم و تربیت کے لئے اچھے ادارے یا درسگاہ کا انتخاب کریں۔

انٹرمیڈیٹ کے بعد پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لئے اگر کسی پرائیویٹ ادارے میں داخلہ لیں تو سب سے پہلے یہ تصدیق کریں کہ اس ادارے یا درسگاہ کی سند (ڈگری) پاکستان میں تسلیم کی جاتی ہے یا نہیں؟ تعلیم و تربیت کے دوران (اور اس کے بعد بھی) درسی کتابوں کے علاوہ اپنے کیریئر سے متعلق دوسری کتب اور رسائل کا مطالعہ کریں۔ اچھی ادبی کتابیں پڑھیں ان سے انسان کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔ ایک سے زیادہ زبانیں سیکھنے کی کوشش کریں، یہ آپ کو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہیں۔ آپ خواہ کسی بھی شعبے میں ہوں، کمپیوٹر کا استعمال ضرور سیکھیں۔ مستقبل میں ایسے لوگوں کی کامیابی مشکوک ہوگی جو کمپیوٹر سے واقف نہ ہوں۔

زندگی میں کامیابی کے لئے کسی بھی کیریئر میں کامیابی کے لئے چند شخصی اوصاف بہت مدد دیتے ہیں۔ جن میں خوش اخلاقی، نرم گفتاری، راست بازی اور دوسروں کے لئے ہمدردی کا رویہ، خود اعتمادی کامیابی کی کلید ہیں۔ جو کام بھی سیکھیں اسے پوری طرح سیکھیں تاکہ آپ اپنے کام میں، اپنے ہنر میں پر اعتماد رہیں اور آخری بات یہ کہ سیکھنے کا عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ آپ اپنے کیریئر میں اسی وقت کامیاب رہیں گے جب ہر دم نئی بات اور نئی چیز کو سیکھنے کے لئے تیار ہوں۔

## انٹرویو کی تیاری

### آپ کی زندگی

آپ کیا بننا چاہتے ہیں یہ متعین کرنا بہت اہم ہے۔ آپ کی ملازمت وہ ہے جو آپ کے اپنے تصورات سے بہتر طور پر ملتی ہو۔ یہ شے صلی اور تسکین دونوں صورتوں میں آپ کو وہاں لے جائے گی جو آپ کی منزل ہے۔ بہتر معاش کے انتخاب کے لئے آپ کو اپنے متعلق جاننے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اپنا ذہن ہائیں اور پھر کمپوٹر کی فیلڈ کریں کہ آپ کو کس قسم کی ملازمت کی ضرورت ہے اور اس کے مطابق خود کو تیار کریں۔

### مناسب رویہ

دوران انٹرویو امیدوار بہتر رویہ اپنائے کیونکہ نامناسب رویہ امیدوار کو بہت ہنگامہ پڑے گا کیونکہ وہ اس کا مستقبل تباہ کر سکتا ہے۔ جذباتی رویہ ناچنگل کی علامت ہے جو دوران انٹرویو قطعی ناقابل قبول ہے۔ رویہ امیدوار کی شخصیت کے مشاہدہ کے لئے زیادہ مشترکہ طریقوں میں سب سے اہم بیان ہے۔

### مزاج/طبیعت

انٹرویو کے دوران جاری مزاج رکھنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے آپ سے باہر نہ ہوں

اور ہر سوال کا جواب ٹھنڈے دماغ سے دیں۔ اگر آپ کو سوالوں کے درست جوابات نہ آتے ہوں تو قحط سے جواب دیکر آگے بڑھتے چلے جائیں۔

## سماعت

بہت سے لوگوں کی قوت سماعت کمزور ہوتی ہے اگر امیدوار آواز نہیں سن سکتا تو اسے فوراً اپنی سماعتی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ دوران انٹرویو اسے کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

## فصل

فصل ایسی خطرناک شے ہے جو دشمنی، جارحیت اور جانی سے وابستہ ہوتا ہے اس لئے پیچیدہ سوالات کے جوابات دینے وقت امیدوار کو اپنا فصل ظاہر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ آپ کے مستقبل پر اثر انداز ہوگا۔ اگر آپ فصل کرنے میں حق بجانب ہیں تو پھر بھی غصے کا اظہار نہ کریں۔

## آداب و عادات

اچھے آداب و عادات کا اظہار امیدوار کی شخصیت کو دلکش اور خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لئے اچھے اخلاق کے لئے امیدوار کی شخصیت میں دونوں پہلوؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر امیدوار دوسروں کے ساتھ کیسا رویہ اپنانے اور بات کرنے کے سلیقہ اور مجلس میں بیٹھنے جیسے آداب سے بخوبی آگاہ ہے تو وہ انٹرویو پر کی نظر میں کامیاب امیدوار ہوگا۔

## اعتماد

اعتماد انسانی شخصیت کا سب سے خوبصورت پہلو ہے جو انسان کو ہر مشکل سے نمٹنے کا جو سہلہ دیتا ہے ماہرین نفسیات کے مطابق اعتماد ہی دماغ کی دلیری کا یقین دلاتا ہے لہذا انٹرویو کے دوران ہر سوال کا جواب اعتماد اور یقین کیساتھ ہی دیجئے۔

## احساس مقابلہ

احساس مقابلہ زیادہ محنت کرنے اور زندگی میں بہتری کے آثار پیدا کرنے کے علاوہ فرد کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سخت جدوجہد کرنے کی تحریک دیتا ہے جو بلا خراہ خوشی سہیا کرتی ہے، لہذا یہ ہر امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کبھی کبھار مقابلوں کے مواقع میں حصہ لے تاکہ وہ خوشی اور کامیابی کے احساسات سے روشناس ہو کر اس لذت کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

## لا علمی

لا علمی کا مطلب اپنی مرضی سے کسی چیز کو نظر انداز کرنا ہے۔ ویسے بھی لا علمی ہماری روزمرہ زندگی میں مشترکہ عمل گیا بہت سے لوگ ہر روز لحد بہ لحد محض چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کر کے لا علمی کا شکار ہو گئے ہیں لہذا ضروری ہے کہ امیدوار کو چاہئے کہ



وہ اپنے گرد و پیش میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن میں رکھے اور ایسا راستہ اختیار کرے جو اسے لاعلمی سے باہر نکال دے تاکہ امیدوار لاعلمی کا شکار نہ ہو، کیونکہ یہ آپ کے مستقبل کیلئے خطرناک ہے۔

### خاندانی اور شخصی پس منظر

خاندانی پس منظر انٹرویو کا دوسرا اور ضروری حصہ ہوتا ہے کیونکہ اس کو جانے بغیر امیدوار کے متعلق انٹرویو کو مکمل آگاہی حاصل نہیں ہوتی ہے ماہرین کے مطابق خاندانی پس منظر کے اہم اجزاء درج ذیل ہیں۔

#### والدین

1- والدین کا سماجی مرتبہ کیا معاشرے میں انہیں حاصل سماجی مرتبہ انکی اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

2- والدین کی تعلیمی قابلیت۔

3- والدین کا پیشہ جو انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اختیار کیا۔

4- والدین مذہبی اور سیاسی وابستگی۔

5- والدین کی وجہ شہرت۔

6- والدین کے اخلاق۔

7- والدین کی ماہانہ آمدنی اور اخراجات۔

8- والدین کی طبی صورت حال۔

9- اگر والدین فوت ہو چکے ہیں تو وجہ موت۔

#### قرابت داری

والدین کے علاوہ دیگر خونی رشتہ داریاں بھی انٹرویو میں شمار کی جاتی ہے مثلاً انٹرویو لینے والا ایک امیدوار سے اس کے چچاؤں، پھوپھیوں، ماسوں، خالاقوں، بھائیوں اور بہنوں کی تعداد ان کی تعلیمی قابلیت، ان کی سرگرمیاں یا ان کے پیشے یعنی زراعت، کاروبار اور ملازمت وغیرہ کے متعلق پوچھ سکتا ہے۔

#### رشتہ دار/ایک خاندان کے لوگوں کے بارے میں تفصیل

عموماً ایک انٹرویو لینے والا رشتہ داروں کے کاروباری مرتبے سے متعلقہ ادارے یا جگہ کے ساتھ وابستگی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں امیدوار کو ان کا مرتبہ، ملازمت کی مدت، عمومی شہرت کے بارے میں بتانا ہوگا لہذا امیدوار کو چاہیے کہ وہ جھوٹ نہ بولے اور اپنے خاندان کے افراد اور رشتہ داروں کی تفصیل درست طور پر بتائی جائے تاکہ انٹرویو لینے والا امیدوار کے خاندانی پس منظر کے بارے میں جان کر کسی آخری نتیجے پر پہنچنے میں کامیاب ہو سکے۔

#### ذاتی پس منظر

امیدوار کی شخصیت کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر بھی غور کیا جاتا ہے۔

1- سرگزشت حیات امیدوار سماجی اقتصادی مرتبہ، خاندانی پس منظر، رویے، دلچسپیاں، تعلیم اور پیشہ

دارانہ تجربہ۔

2- عمومی مشغلے، روزانہ روزمرہ کی سرگرمیاں، ذاتی پسند و ناپسند۔

3- سپورٹس میں شہرت، جسمانی سرگرمیوں (کھیلوں) سے امیدوار کی وابستگی کی حد۔

4- ذاتی اقتدار، اس میں مختلف اقسام کی مہارتیں، پیچیدہ معلومات کی وضاحت، بھرپور خیالات اور

دوسرے پر اثر انداز ہونے کی اہلیت کا جائزہ لینا۔

5- کام کرنے کے حالات یعنی ماحول کی صورت حال سے مطابقت رکھنا۔

#### مذہبی وابستگی

مذہب کسی بھی معاشرت کا لازمی جزو ہے اس لئے انٹرویو کے دوران مسلمان امیدواروں کے مذہبی علم، روزانہ نمازوں کی ادائیگی اور مذہبی لوگوں سے رشتہ داریوں کے متعلق عموماً پوچھا جاتا ہے تاکہ اس کے عمومی رجحانات کا جائزہ لیا جاسکے۔

#### ازدواجی حقیقت

ازدواجی حیثیت شادی شدہ یا غیر شادی شدہ اور اس حوالے سے کئی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں تاکہ یہ جاننا جاسکے کہ امیدوار زندگی میں توازن قائم رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

#### غیر نصابی سرگرمیاں

غیر نصابی سرگرمیوں میں باقاعدہ تعلیمی پروگرام شامل نہیں ہیں لیکن انفارمیشن ٹیکنالوجی کورسز، انگریزی بوس چال کے کورسز اور اخبارات و رسائل وغیرہ میں مضامین لکھنا اس زمرے میں شامل ہیں۔

فن تقریر پر عبور حاصل ہونا۔

صحتمند سرگرمیوں میں امیدوار کی شرکت اور کامیابیاں۔

#### انٹرویو

#### انٹرویو کی تعریف

انٹرویو کا لفظی مطلب خیالات، آراء اور نقطہ نظر کا تبادلہ کرنا ہے، یہ تقریباً تمام امتحانات اور ملازمتوں کے لئے مشترک ہوتے ہیں۔

انٹرویو کی بہت سی اقسام ہیں جو جنمینی انٹرویو، مشاورتی انٹرویو، شکایت کا انٹرویو، بیرون ملک ملازمت کا انٹرویو، معلومات جمع کرنے کا انٹرویو، سیاسی انٹرویو اور ادبی انٹرویو وغیرہ ہوتی ہیں۔ انٹرویو کا بنیادی مقصد امیدوار کی صلاحیت اور قابلیت، ذاتی میاں، اظہار کے طریقہ کار اور گفتگو کے اسلوب کا جائزہ لیکر حتمی رائے قائم کرنا ہوتا ہے۔

چونکہ محکمے اور ادارے قابل اور باصلاحیت امیدواروں کے چناؤ کے لئے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے امیدوار کا حتمی چناؤ کرتے ہیں اس لئے انٹرویو تک کے بنیادی اصول ان تمام اقسام کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔

### انٹرویو کی اقسام

انٹرویو کی متعدد اقسام ہیں جن کی تکنیک اور ساخت کے مطابق درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ انٹرویو کی اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

- ☆ منصوبہ بند انٹرویو۔
- ☆ وضع کردہ انٹرویو۔
- ☆ تاکیدی انٹرویو۔
- ☆ پینل انٹرویو۔

### منصوبہ بند انٹرویو

منصوبہ بند انٹرویو میں انٹرویو لینے والا پہلے ہی سے موضوعاتی میدانوں کا ایک خاکہ تیار کرتا ہے۔ اس طریقہ میں انٹرویو لینے والا جوابات تحریری طور پر ریکارڈ کرے گا۔ کہنہ مشق انٹرویو لینے والا اپنے تجربے کی بدولت امیدوار کے تمام رجحانات اور ذہنی معلومات کو جان لیتا ہے، وہ جن مضامین پر غور کرتا ہے ان میں گھریلو زندگی، تعلیم، سابقہ کام کا تجربہ، سماجی تسوہ، رویے اور تفریحی دلچسپیاں شامل ہیں۔ جن کا مقصد امیدوار کے ساتھ خوش دلی آزادی کے ساتھ مکمل کربات چیت کرنا ہوتا ہے، ایسا انٹرویو لینے والا مکمل جائزہ لیکر امیدوار کی ملازمت کے سلسلہ میں کامیابی یا ناکامی کی نشاندہی کرتا ہے۔

ایسے انٹرویو میں امیدوار کو تنظیم/ادارے کے کام کی نوعیت، تنخواہ، ترقی کے مواقع اور ملازمین پر عائد شرائط کے بارے میں معلومات مہیا کی جاسکتی ہیں۔

### وضع کردہ انٹرویو

ایسے انٹرویو کو کہتے ہیں جو انتہائی جامع سوالنامہ کی بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ اس انٹرویو کی مدد سے جوازی مطالعات نے اچھے نتائج حاصل کئے ہیں۔ انٹرویو لینے والے کی بہت زیادہ احتیاطی تربیت اور ٹھوس انتخابی طریق کار امیدوار کی اہلیت اور نااہلیت کا فیصلہ کرنے میں خاطر خواہ مدد فراہم کرتے ہیں۔

### تاکیدی انٹرویو

تاکیدی انٹرویو کا طریقہ کار دوسری جنگ عظیم کے دوران خفیہ عاملوں کے انتخاب کے لئے امریکی حکومت نے وضع کیا۔ اسے میں انٹرویو لینے والا دشمن کے کردار کو فرض کر کے انہیں مدافعت کرنے اور دانستہ طور پر تنگ کرنے، پریشان کرنے اور مایوس کرنے کے لئے انٹرویو کرتے ہیں۔ بعض اوقات امیدوار پر غصہ جھاڑ کر اسے مشکل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

تاکیدی انٹرویو کا مقصد ان لوگوں کی تلاش ہے جو اپنے رویے پر قابو پانے کے اہل ہیں خواہ انہیں جان بوجھ کر جذباتی کر دیا جائے۔ اس طریقہ انٹرویو کو بہت زیادہ تربیت یافتہ شخص استعمال کر سکتا ہے۔

### پینل انٹرویو

پینل انٹرویو میں تین یا اس سے زائد افراد انٹرویو لیتے ہیں۔ پینل طریق کار کو عموماً سرکاری دائرہ اختیار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پینل تکنیک درخواست دہندگان کی زیادہ جامع تحقیق کرنے، انفرادی کارکردگی کی وضاحت کو باآسانی ممکن بناتا ہے۔ قیاس کے طور پر انٹرویو لینے والے کے تاثرات اور میلان کو مکمل عام زیر بحث لایا جاسکتا ہے۔

### انٹرویو کے مقاصد

انتخابی انٹرویو کے مقاصد تین درجات میں منقسم ہیں۔

- (i) انٹرویو لینے وال امیدوار کے ارادوں کے بارے میں علم حاصل کر کے اسکے تنظیم/ادارے کی ملازمت اور خاص ملازمت کے لئے سوزوں ہونے کا تعین کر سکتا ہے۔
- (ii) جس طرح آج اپنے ادارے کے استحکام اور ترقی کیلئے ایک ملازم کو منتخب کرتا ہے بلکہ اسی طرح امیدوار ملازمت کا مشاقتی آجر کا انتخاب کرتا ہے۔ جو اپنی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سے لوگوں کو مسترد کرتا ہے ایک انٹرویو کا ایک مقصد ادارہ، ملازمت اور لوگوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنا ہے۔
- (iii) تیسرا مقصد انٹرویو لینے والا امیدوار کے ساتھ اس انداز میں مقابلہ کرتا ہے جیسا کہ کبھی بہتر ماحول کیلئے خیر سگالی کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

### غیر قانونی سوالات

ایسے سوالات جن کے جوابوں کی ضرورت نہ ہو غیر قانونی کہلاتے ہیں اور ایسے سوالات انٹرویو لینے والے کو پوچھنا نہیں چاہیے تاہم کبھی کبھار انٹرویو پر اس طرح کے چند سوالات پوچھ سکتا ہے۔

اب یہ امیدوار کا فرض ہے کہ وہ یہ اندازہ لگائے کہ یہ سوال کا جواب دینے کے قابل بھی ہے یا کہ نہیں۔ امیدوار کو ہرگز ایسا نہیں کہنا چاہئے کہ سوال ناجائز/غیر قانونی ہے۔ اس قسم کے سوالات کچھ ایسے ہوتے ہیں۔

- ☆ آپ کی عمر کیا ہے؟
- ☆ کیا آپ شادی شدہ ہیں یا متغنی ہوئی؟
- ☆ آپ کا وزن کتنا ہے؟
- ☆ آپ کے ساتھ کون رہتا ہے؟
- ☆ آپ کے بچے کتنے بڑے ہیں؟
- ☆ کیا آپ نے زیادہ بچے پیدا کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے؟
- ☆ جب آپ کام پر ہوں تو بچوں کی حفاظت کون کرے گا؟
- ☆ آپ جنس کے معاملے میں کیسے جارہے ہیں؟
- ☆ کیا آپ کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں یا آپ کا اپنا مکان ہے؟

☆ کیا آپ کا ریکارڈ مجرمانہ ہے؟

☆ ان سوالات کے جوابات کا تمام تر انحصار ایک امیدوار پر ہے کہ وہ کیسا رویہ اپناتا ہے اور انٹرویو لینے والے کو کس انداز میں مطمئن کرتا ہے۔

### انٹرویو کا دن

☆ سب سے پہلے آپ وہ مقام دیکھ لیں جہاں انٹرویو کا انعقاد ہونا ہے، تاکہ آپ ہر وقت جائے انٹرویو تک پہنچ جائیں۔

☆ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں۔

☆ انٹرویو کے روز بروقت دفتر پہنچیں۔

☆ انٹرویو کے دوران چہرے پر مسکراہٹ نہ سجائے رکھیں۔

☆ مشکل پیچیدہ سوالات کے جوابات دیتے وقت گھبراہٹ کا شکار ہونے کی بجائے نرمی اختیار کیجئے۔

☆ انٹرویو لینے والے کو یقین دلائیں کہ آپ ہی اس ملازمت کے اہل ہیں۔

☆ دوران ملازمت آپ کیا کر سکتے ہیں جرات اور اعتماد سے ان کا اظہار کریں۔

☆ اپنی تعلیم اور تجربہ کے متعلق نہیں بتائیے۔

☆ ملازمت میں دلچسپی ظاہر کریں اوقات کار، تنخواہ اور تربیت کے بارے میں سوالات کریں۔

☆ افراتفری اور گھبراہٹ کا شکار نہ ہوں۔

☆ انٹرویو لینے والے آفسر کو ایک لفظ میں جواب دینے کی بجائے تفصیلی جوابات دیں۔

☆ جوابات اثر آفریں ہوئے چاہئیں۔

☆ وہ کیجئے جو آپ چاہتے ہیں۔

☆ ہانچی مگر خوشگوار آواز میں بات کیجئے تاکہ آپ کے جواب کو اچھی طرح سنا جاسکے۔

☆ ہاتھوں اور ٹانگوں کی غیر ضروری حرکات، اضطرابی سے گریز کریں، کیونکہ یہ گھبراہٹ کا اظہار کرتی ہیں۔

☆ انٹرویو میں عام سوالات پوچھے جاتے ہیں لہذا انٹرویو کے دوران ذہنی طور پر حاضر رہئے۔

☆ انٹرویو کے فوراً بعد ہر اس چیز کو لکھئے جو آپ نے غلط یا درست بیان کی۔

☆ جوابات دیتے وقت کا حساب رکھیں۔ خواہ مخواہ جلد بازی یا دیر سے کام نہ لیں۔

☆ دوران انٹرویو با اعتماد رہئے۔

☆ ایسا سوال جس کا آپ جواب نہیں دے سکتے چھوڑ دیجئے۔

☆ انٹرویو لینے والے کے ہر سوال کو غور سے سنئے۔

☆ انٹرویو لینے والے کے کام میں مداخلت سے گریز کریں ایسی صورت میں انٹرویو لینے والا منفی رائے قائم کر سکتا ہے۔

### دوران انٹرویو کیا نہیں کرنا چاہئے

☆ انٹرویو دیتے ہوئے امیدواران کو مندرجہ ذیل ہدایات مد نظر رکھنی چاہئیں۔

☆ انٹرویو کے دوران تاک کاں اور انگلیوں سے مت کیجئے۔

☆ جوابات کے دوران اپنا نقطہ نظر نہ ٹھونسے۔

☆ بڑبڑاہٹ سے بچئے۔

☆ انٹرویو لینے والوں کے کام میں مداخلت سے گریز کرتے ہوئے اس کے سوالات کو سنیں۔

☆ انٹرویو کے دوران مگریمٹ نوشی نہ کیجئے۔

☆ احساس بائنگل کا مظاہرہ نہ کریں۔

☆ انٹرویو والے انکمرے میں اس وقت داخل ہوں جب آپ کو بلایا جائے۔

☆ دوران انٹرویو گنواروں کی طرح بیٹھے نہ میز پر جھکیے۔

☆ انٹرویو لینے والے یا ممبروں سے بدتمیزی نہ کیجئے۔

☆ انٹرویو کے کمرے میں میز پر پڑے ہوئے سیلفیون، ہال پوائنٹ، چین اور کاغذات نہ گھمائیے۔

☆ آدمی آستین کی قمیض، جسم کے ساتھ چمکی ہوئی پینٹ پہننے سے گریز کریں۔

☆ انٹرویو کے دوران ادھر ادھر نظریں گھمانے کی بجائے انٹرویو کرنے والے کے سوالات پر بھرپور توجہ دیں۔

☆ سوالات کا جواب دیتے وقت قطعاً شراہٹ اور ہنگامیٹ کا مظاہرہ نہ کریں۔

☆ بطویل جواب کی بجائے مناسب جواب دیں۔

☆ ایسے سوالات کے جواب دینے سے گریز کریں جو آپ سے نہ پوچھے گئے ہوں۔

☆ دوران انٹرویو خواہ مخواہ علمی قابلیت نہ دکھائیں۔

☆ انٹرویو دینے والے کو بہکانے اور دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں۔

☆ غمگین نہ ہوں۔

☆ اگر آپ سوال کو نہیں سمجھ پائے تو آپ انٹرویو لینے والے سے کہہ سکتے ہیں وہ سوال کو دوبارہ دہرائے گا۔

☆ انٹرویو میں کامیابی کے لئے مکمل تیاری کرنی چاہئے کیونکہ ایک امیدوار کی زندگی میں یہ انٹرویو والا دن بڑا اہم ہوتا ہے۔

☆ اس روز امیدوار بھرپور اعتماد کے ساتھ امیدواروں کے لئے انٹرویو کی تیاری کرے۔

☆ اس سلسلہ میں اہم ہدایات درج ذیل ہیں۔

☆ انٹرویو سے قبل رات کو گھڑی پر لاڈلہم یا کسی فرد کی ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ آپ جلد اٹھ جائیں۔

☆ صبح سویرے اٹھے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی کامیابی کے لئے اللہ سے دعا کریں۔

☆ نماز ادا کرنے کے بعد چہل قدمی کریں۔

☆ غسل کرنے کے بعد صاف ستھرا لباس زیب تن کریں۔



- ☆ ہائی ٹیک واسکٹ یا بنیان پہننے سے گریز کریں۔  
☆ سامنے والی جیب کو خالی رکھیے۔  
☆ ہلکے مگر دل بھانے والے پرفیوم کا استعمال کریں۔  
☆ دفتر پہنچ کر اپنا نام رجسٹر کرائیں۔  
☆ ہال میں بیٹھ کر اپنی باری کا انتظار کریں۔

### چند ہدایات

انٹرویو کے دوران امیدواران سے مندرجہ ذیل اقسام کے سوالات ہر حالت میں پوچھے جاتے ہیں جن کی تیاری کرنا آپ کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے، یہ ایسے سوالات ہیں جن کی بظاہر تو کوئی اہمیت نہیں لیکن درحقیقت یہ آپ کے منبری مستقبل کیلئے انتہائی دور رس اثرات کے حامل ہیں مثلاً

- س: آپ کا تعلق کس علاقہ سے ہے؟  
ج: جی جناب! میرا تعلق جھارو یاں ضلع سرگودھا سے ہے۔  
س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سرگودھا ضلع کی کتنی تحصیلیں ہیں اور جھارو یاں کس تحصیل کی حدود میں شامل ہے؟  
ج: جی جناب: سرگودھا ضلع کی چھ تحصیلیں، کوٹ موہن، بھٹوال، رشا پور، میانوالی، ساہیوال اور سرگودھا ہیں، جبکہ جھارو یاں تحصیل شاہ پور کا علاقہ ہے۔  
س: سرگودھا کن حوالوں سے مشہور ہے؟  
ج: سرگودھا کو شاہینوں کا شہر کہتے ہیں، کیونکہ یہاں پاکستان کا سب سے بڑا جنگی ہوائی اڈہ اور پل اے ایف کالج موجود ہے۔ علاوہ ازیں سرگودھا کا شمار ان خوش نصیب شہروں میں ہے جس کے شہریوں کی بے مثل جرات اور بہادری کے باعث حکومت نے پرچم ہلال استقلال کے اعزاز سے نوازا، کیونکہ سرگودھا کی پیداوار کے لحاظ سے تحصیل بھٹوال کا علاقہ دنیا بھر میں اپنی منفرد پہچان رکھتا ہے۔ دیگر اہم اجناس میں گندم، اعلیٰ نسل کا چاول، گنا اور بانس پیدا ہوتا ہے۔  
س: سرگودھا لاہور سے کتنی مسافت پر واقع ہے؟  
ج: جی جناب: 165 کلومیٹر۔  
س: موٹروے (ایم 2) سرگودھا ضلع کی حدود میں بھی واقع ہے اس ضلع کی حدود میں موٹروے پر کتنے انٹرچینج واقع ہیں؟  
ج: جی جناب: چار انٹرچینج سیال موٹروے، کوٹ موہن، سالم اور بھیرہ انٹرچینج اس ضلع کی حدود میں واقع ہیں۔  
س: شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد سرگودھا ضلع کے کس شہر میں واقع ہے؟  
ج: جی جناب: شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد اس علاقے کے قدیم مرکز اور تاریخی شہر بھیرہ میں واقع ہے۔  
س: پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم کا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے کیا آپ ان کا نام جانتے ہیں؟

- ج: جی جناب: ان کا اسم گرامی جناب فیروز خان نون (مرحوم) ہے۔  
س: آپ نے میٹرک کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا، ایف ایس سی میں آپ کے نمبرز بہت کم اور بی ایس سی میں آپ نے یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ تعلیمی کیئرئیر میں اتنی اونچائی کیسے کی؟  
ج: جی جناب: تعلیمی سفر کے دوران میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ میں امتیازی پوزیشن حاصل کروں مگر اس دوران میرے نمبرز کم آئے ہیں تو میں کسی کو الزام دینے کی بجائے یہ کہنا پسند کروں گا محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی ہو سکتا ہے کہ ایف ایس سی کے دوران میں بہتر طریقے سے محنت نہ کر سکا ہوں مذکورہ سوالات کے مطالعہ سے آپ کو مشترکہ نوعیت کے سوالات کی نوعیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے لہذا آپ کو چاہیے کہ یاد کریں۔  
1- اپنے علاقہ کا کل وقوع، جغرافیائی معلومات، دریائی گزرگاہیں، نہریں، شاہرات کا نظام، انتظامی تقسیم، آپ کے علاقہ کا وفاقی و صوبائی دارالحکومتوں سے فاصلہ، معدنی پیداوار، زرعی پیداوار، صنعتیں، جنگلات شرح خواندگی، آبادی، اہم تعلیمی ادارے، مشہور اور تاریخی عمارات، (آثار قدیمہ)۔  
2- علاقہ کی مشہور سیاسی، سماجی، فوجی، ادبی اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے کارنامے نمایاں اور موجودہ انتظامی عہدیداران۔  
3- اپنے آبائی علاقہ کی تعمیر و ترقی کے حوالے سے تجاویز۔  
4- آپ کا تعلیمی کیئرئیر زیادہ اور کم نمبرز کی وجوہات، جن اداروں میں آپ زیر تعلیم رہے ان کی تاریخ اور اثرات، وہاں زیر تعلیم دینے والی اہم شخصیات اور ان کے کارنامے نمایاں۔  
5- جس یونیورسٹی سے ڈگریاں حاصل کی ہیں اس کی تاریخ قیام، شعبہ جات اور اساتذہ وغیرہ کے اسمائے گرامی۔  
6- جس ملازمت کیلئے انٹرویو دے رہے ہیں اس کی پسندیدگی کی وجہ اس شعبہ میں کس سے متاثر ہیں۔  
7- خواتین امیدواران نامور مسلم خواتین، حکمران خواتین اور خواتین سے متعلق دیگر معلومات کو اچھی طرح یاد کریں۔  
8- غربت اور بے روزگاری کے خاتمے، اقتصادی استحکام اور ملکی ترقی کے حوالے سے آپ کی تجاویز۔  
9- کھیلوں سے وابستگی، ملکی ریکارڈ کے متعلق معلومات، پسندیدہ کھیل کے اصول و ضوابط اور ٹیسٹ وغیرہ کی لمبائی، چوڑائی اور چھائی وغیرہ۔  
نوٹ: اس قسم کے سوالات کی تیاری کرتے وقت اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان میں ابہام موجود نہ ہو یا وہ کسی بھی مقام پر کسی دوسرے جواب سے متصادم نہ ہوں۔

## حالات حاضرہ

### پاکستان کا اقتصادی جائزہ (2004-05ء)

پاکستان کا شمار دنیا کے اہم ترقی پذیر ممالک میں کیا جاتا ہے۔ 152 ملین آبادی کے ساتھ یہ دنیا کا ساتواں بڑا ملک ہے۔ مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنے کے بعد ایٹمی قوت بن جانے سے عالمی بساط پر اس کی اہمیت میں بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ ستمبر 2001ء کے بعد پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن ریاست کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اس تناظر میں امریکہ کے اشارے پر عالمی اقتصادی اداروں اور پیرس کلب کے اراکین ممالک نے قرضوں کی ری شیڈولنگ کر کے پاکستان کو ریلیف مہیا کیا جس سے اس کو سود کی سالانہ ادائیگی میں تسانی ہوئی۔ اس طرح مارچ 2005ء میں بیرونی قرضہ جات کی مقدار 36.62 بلین ڈالر اور قرضوں کی ادائیگی اور قومی ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا گیا جس سے قومی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہوا ہے۔

ایالتی سال 2004-2005ء میں پاکستان کی مجموعی داخلی پیداوار میں 8.4 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا۔ فی کس آمدنی 736 ڈالر ہو گئی ملک میں بیرونی تبادلاً راست سرمایہ کاری کی مقدار 891.5 ملین ڈالر ہو گئی۔ شرح خواندگی 59 فیصد تک جا پہنچی، مالی سال 2004-05ء کے پہلے نو ماہ میں برآمدات 10.206 بلین ہو گئیں اور فارن ایکسچینج ریڑرو 13 بلین ڈالر تک جا پہنچے۔

☆ 2004-05ء میں پاکستان کی حقیقی داخلی پیداوار میں 8.4 فیصد کی شرح کے ساتھ اضافہ ہوا۔ یہ شرح چین کی 9.5 فیصد سے کم مگر ملائیشیا کی شرح 5.7 فیصد اور بھارت کی شرح 7.3 فیصد سے زیادہ تھی۔

☆ مجموعی قومی پیداوار کے اجزاء میں فنانس اور انشورنس (21.8 فیصد) کا شعبہ سرفہرست تھا جبکہ پیداوار کا شعبہ (12.5 فیصد) دوسرے نمبر پر رہا۔

☆ حقیقی داخلی پیداوار میں زراعت کے شعبے کا حصہ 23.1 فیصد تھا جبکہ تجارت کا حصہ 19.1 فیصد، پیداوار کے شعبے کا حصہ 18.3 فیصد ٹرانسپورٹ کے شعبے کا حصہ 11.1 فیصد اور انتظامیہ اور دفاع کا حصہ 6 فیصد تھا۔

☆ پاکستان کی فی کس آمدنی 736 ڈالر ہو گئی جو کہ گزشتہ برس کی 657 ڈالر سے زیادہ تھی۔

☆ داخلی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور داخلی مجموعی پیداوار کا 16.9 فیصد ہو گئی۔

☆ 2004-05ء میں زراعت میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا جو کہ کپاس (45.5 فیصد) اور گندم 8.2 فیصد میں اضافے کا مرہون بنتا تھا۔

☆ مالی سال کے دوران میں جولائی سے مارچ تک 73.8 بلین روپے کے زری قرضہ جات کسانوں کو فراہم کئے گئے۔

☆ 2004-05ء کے مالی سال کے دوران میں اہم اشیاء کی پیداوار درج ذیل تھی۔

(i)	سوتی دھماکہ	=	17,10,400 ٹن
(ii)	سوتی کپڑا	=	6,34,300 مربع میٹر
(iii)	چینی	=	29,61,300 ٹن
(iv)	کھاد (نائٹروجن)	=	17,32,200 ٹن
(v)	کھاد (فاسفورس)	=	2,84,000 ٹن
(vi)	بناستی مٹی	=	6,53,600 ٹن
(vii)	خوردنی پکانے کا تیل	=	1,61,400 ٹن
(viii)	چھپیس اور کاریں	=	87,992
(ix)	ٹریکٹر	=	31,663
(x)	پائپ لائن	=	4,184 ملین
(xi)	موٹر سائیکل	=	3,42,678

☆ 2004-05ء کے مالی سال کے دوران میں پاکستان میں بڑی فصلوں کی پیداوار ذیل تھی۔

(i)	کپاس	=	14.618 ملین گانٹھیں (اضافہ 45.5 فیصد)
(ii)	گنا	=	45.316 ملین ٹن (کمی 15.2 فیصد)
(iii)	چاول	=	4.991 ملین ٹن (اضافہ 2.9 فیصد)
(iv)	کنکی	=	2.775 ملین ٹن (اضافہ 46.3 فیصد)
(v)	گندم	=	21.109 ملین ٹن (اضافہ 8.2 فیصد)

☆ مارچ 2005ء میں بینک ٹل ملوں کی تعداد 426 تھی جن میں 4900 پاور لوم کام کر رہی تھیں۔

☆ جولائی 2004-05ء میں بیرونی سرمایہ کاری کی مقدار 891.5 ملین ڈالر تھی۔ جو کہ گزشتہ برس میں 760 ملین ڈالر کے مقابلے سے زیادہ تھی۔ اس سرمایہ کاری میں امریکہ کے 225.4 ملین ڈالر برطانیہ کے 158.7 ملین ڈالر، سوئٹزرلینڈ کے 142.9 ملین ڈالر، متحدہ عرب امارات کے 115 ملین ڈالر اور نیدرلینڈ کے 57.4 ملین ڈالر شامل تھے۔

☆ حکومت نے 1991ء سے 15 اپریل 2005ء تک نجکاری کے ذریعے 146 پلانٹ فروخت کر کے 148.365 بلین روپے حاصل کیے۔

☆ 2004-05ء میں ملک کی شرح خواندگی 59 فیصد تھی۔

☆ مالی سال 2004-05ء کے آخر میں ملک کے داخلی قرضہ جات کی مقدار 2018 ملین روپے تھی۔

☆ ایس ایم ای بینک نے سال 2004ء کے دوران میں 642 افراد کو 388 ملین کے قرضہ جات دیے۔

☆ 15 مارچ 2005ء کو کراچی شاکر ایجنسی کا انڈکس 10303 پوائنٹ تھا جو کہ 28 مارچ کو 7708 ہو گیا۔



- ☆ جولائی، مارچ 2004-05ء میں قومی بچت کی سکیموں میں 10.9 ملین روپے جمع تھے۔
- ☆ جون 2004ء میں افراط زر کی شرح 8.5 فیصد تھی۔
- ☆ مالی سال 2004-05 (جولائی، مارچ) میں ملکی برآمدات کی مقدار 10.206 بلین ڈالر تھی جس میں کپاس (57.3 فیصد)، چاول (5.9 فیصد) اور چمڑا (5.4 فیصد) نمایاں تھے۔
- ☆ مالی سال 2004-05ء (جولائی، مارچ) میں درآمدات کی مقدار 14.468 بلین ڈالر تھی۔ اس طرح تجارتی خسارہ 4.262 بلین ڈالر تھا۔
- ☆ 2004-05ء کے پہلے دس ماہ کے دوران میں بیرون ممالک کام کرنے والے پاکستانیوں نے وطن کو 3.451 ملین ڈالر ارسال کئے۔
- ☆ 2003-04ء کے سال میں پرائمری سکولوں کی تعداد 154970 تھی جن میں بچوں کی تعداد 19.794 ملین اور اساتذہ کی تعداد 432500۔
- ☆ 2003-04ء میں مل سکولوں کی تعداد 28728 تھی جن میں 4.318 ملین بچے زیر تعلیم تھے۔ اس عرصہ کے دوران میں ہائی سکولوں کی تعداد 8991 اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 828 تھی ان میں بالترتیب 1279126 اور 118370 بچے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔
- ☆ 2003-04ء میں پاکستان میں 1066 آرٹس ایڈوائس کالج اور 51 یونیورسٹیاں تھیں۔ کالجوں میں 905000 طالب علم اور یونیورسٹیوں میں 218275 بچے زیر تعلیم تھے۔
- ☆ 2004-05ء میں پاکستان کی آبادی 152.5 ملین ہو گئی جو کہ 1998ء میں 130.5 ملین تھی۔ ملک کی آبادی میں اضافہ کی سالانہ شرح 1.9 فیصد ہے۔
- ☆ مالی سال 2004-05ء میں پاکستان میں 113206 رجسٹرڈ ڈاکٹر اور 6127 وائٹس کے ڈاکٹر اور 48446 نرسیں تھیں۔ ملک میں کل 916 ہسپتالوں، 552 دیہی صحت کے مراکز اور 5301 بنیادی صحت کے مراکز اور 4582 ڈسپنسریاں تھیں۔
- ☆ 2005ء کے آخر میں لیبر فورس کا تخمینہ 43.22 ملین تھا۔ اس میں 17.97 فیصد زراعت کے شعبہ میں 6.27 فیصد سوشل سروسز کے شعبہ میں 6.18 فیصد تجارت کے شعبہ میں اور 5.73 فیصد پیداوار کے شعبہ سے منسلک تھی۔
- ☆ پاکستان میں سڑکوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے جس کی لمبائی 259758 کلومیٹر ہے۔
- ☆ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ذریعہ 2004-05 میں سڑک بندوں کی تعداد 3.828 ملین تھی۔
- ☆ جولائی، مارچ 2004-05ء میں پورٹ قاسم میں 16 ملین ٹن سامان کی ترسیل کی گئی۔
- ☆ پاکستان ریلویز نے سال 2004-05 میں 13.2 ملین روپے منافع کمایا۔
- ☆ اپریل 2004-05ء کے اختتام پر ملک میں 10.5 ملین موبائل کنکشن اور 2 ملین انٹرنیٹ استعمال کرنے والے افراد تھے۔

- ☆ پاکستان ٹیلی ویژن چار چینلوں کے پروگرام نشر کر رہا ہے جب کہ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے تحت 26 اسٹیشن کام کر رہے ہیں جو 31 زبانوں میں اپنے پروگرام نشر کرتے ہیں۔
- ☆ 2004-05 میں بجلی پیدا کرنے کی ملکی استعداد 19389 میگا واٹ تھی جس میں واپڈا 11298 میگا واٹ، فنی کمپنیاں 5873 میگا واٹ، کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن 1756 میگا واٹ اور ایشی ری ایکٹر 462 میگا واٹ بجلی پیدا کر رہے ہیں۔

## وفاقی بجٹ 2005-06ء

بجٹ کا مجموعی حجم 10 کھرب 98 ارب 50 کروڑ روپے ہے پچھلے برس کے مقابلے میں موجودہ بجٹ میں اضافہ 21.7 فیصد ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کر دیا گیا ہے تنخواہوں میں 23 سے 29 فیصد تک جبکہ بے سکیلو میں 15 فیصد اضافہ ہوگا۔ پنشن 10 فیصد بڑھے گی حکومت نے ملازمین کی کم از کم تنخواہ تین ہزار روپے مقرر کر دی ہے۔ تنخواہ دار طبقے پر اکم ٹیکس میں کمی کر دی گئی ہے۔ مختلف ٹیکسوں کے خاتمے اور کمی کا اعلان کیا گیا ہے جس سے ٹریڈر کھاد صابن ڈیٹر جنٹ بلڈوزر پلانٹ کی اشیاء اور سائیکلس سستی ہو جائیں گی مقامی کاریں اور سگریٹ چمکتے ہوں گے درآمدی کاروں پر ڈیوٹی میں کمی کر دی گئی ہے ٹی وی فریج ایئر کنڈیشنر واشنگ مشین کمپیوٹر مانیٹر سرکٹ بریکر اور انرجی سیور لیپ کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال پر ڈیوٹی میں کمی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ جست اور کرومیم کے لئے خام مال پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ ایئر لائن انڈسٹری کی مشینری پر ڈیوٹی معاف کرنے کی تجویز ہے۔ سی این جی اور یورو پیس کیلئے سی این جی کنس پر ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز ہے۔ ٹیکسٹائل چمڑے اور قالینوں اور کھیلوں کے سامان میں استعمال ہونے والے درآمدی خام مال پر ڈیوٹی وصول نہیں کی جائے گی صابن اور ڈیٹر جنٹ سے ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی جائے گی۔ لاٹری ڈرائی کلینز اور شادی ہالوں پر پیلز ٹیکس واپس لینے کی تجویز ہے۔ ایل سی گاڑی اور غیر ملکی کرنسی کے لین دین کی خدمات پر ایکسائز ڈیوٹی لی جائے گی اساتذہ اور ریسرچر کیلئے اکم ٹیکس میں چھوٹ کی حد 25 فیصد بڑھادی گئی ہے۔ قومی بچت سکیموں کی طرح ٹی ایف سی میں بھی ڈیڑھ لاکھ روپے تک کی سرمایہ کاری دو ہونڈنگ ٹیکس سے مستثنی ہوگی اور درآمدی بحری جہازوں پر وولڈنگ ٹیکس میں 20 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ خوراک و زراعت کے لئے مخصوص کی گئی رقم سات ارب روپے سے بڑھا کر نو ارب دس کروڑ روپے کر دی گئی ہے۔ فوج کے انجینئرز نے سکھر بیراج کی تعمیر نو کر کے قابل فخر کارنامہ انجام دیا ہے۔ اتنی مختصر مدت میں اتنا بڑا کام بظاہر ممکن نہیں تھا۔ فوج کے انجینئرز اس پر شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سکھر بیراج کی مرمت اور تعمیر نو بنیادی طور پر حکومت سندھ کی ذمہ داری ہے تاہم سندھ کے کسانوں اور کاشتکاروں کے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے صدر پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے یہ کام وفاقی حکومت کی طرف سے کرانے کا فیصلہ کیا۔ وفاقی لیڈر شپ کی سندھ سے محبت کے نتیجے میں سندھ اور پاکستان کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ 7.9 فیصد کے جی ڈی پی گروتھ ریٹ کے حصول میں سرس سیکٹر نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت اطمینان بخش کردار ادا کیا ہے۔ یہ زیادہ دور کی بات نہیں جب موبائل فون سٹیس سہل تھا۔ ایک سال میں موبائل



فونز کی تعداد میں ایک سو پچیس 125 فیصد اضافہ ہوا ہے ملک میں موبائل فونز کنکشنز کی تعداد ایک کروڑ سے بڑھ گئی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق جون 2005 تک ٹیلی کام سیکٹر میں تین ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہو چکی ہے۔ ہمیں عوام کی سہولت کے لئے اس انقلاب پر فخر ہے۔ حکومت کے کاروبار سے نکل جانے کے نتیجے میں حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے صرف ٹیلی کام کے شعبہ میں ایک سال میں حکومت کی آمدنی تین اعشاریہ سات ارب روپے سے بڑھ کر پندرہ اعشاریہ چھ ارب روپے ہو گئی ہے دوسری طرف عوام کو یہ فائدہ ہو رہا ہے کہ فون activation چار جزو ہزار روپے سے کم ہو کر صرف پانچ سو روپے رہ جائیں گے۔ جو سہولت سالوں میں ملتی تھی اب گھنٹوں میں مل رہی ہے۔ یہ عوام کے فائدے کے لئے کام کرنے والی حکومت ہے خسارے کے لئے کام کرنے والے چلے گئے۔ سروس سیکٹر ملکی معیشت کا باون فیصد فراہم کرتا ہے اس لئے یہ ملک بھر میں روزگار اور ملازمتوں کی فراہمی کا اہم ترین ذریعہ بن گیا ہے۔ اس سال بینکنگ اور انشورنس کا گروتھ ریٹ اکیس اعشاریہ سات چھ فیصد ہے اس اضافے کی اس سے پہلے مثال نہیں ملتی۔ حکومت کے کاروبار سے نکل جانے سے حکومت اور عوام دونوں کو ایسا فائدہ ہو رہا ہے جس کا کچھ سال پہلے تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔ اس کی ایک مثال یہ حقیقت ہے کہ 1990 میں بینکوں کے صرف 8 فیصد اثاثے نجی شعبے کے پاس تھے اب بینکوں کے 80 فیصد اثاثے نجی شعبے کے پاس ہیں اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ختم ہونے والے مالی سال کے پہلے نو ماہ میں نجی شعبے کو ملنے والے قرضوں میں تین کھرب اڑتالیس ارب روپے کا ریکارڈ اضافہ ہوا جن میں سے ایک کھرب روپے زرعی شعبے کو گئے ہیں۔ ہماری پالیسی حکومت کے اقتصادی تسلط میں اضافہ نہیں عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہے۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آنے والی ہے کہ بینکنگ اور انشورنس کے سیکٹر میں اس بے مثال ترقی کا اثر ساری ملکی معیشت پر مرتب ہو رہا ہے معیشت کے تمام شعبوں میں سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں اور آئے دن روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ سروس سیکٹر میں ہی بول سیل اور ریٹیل کے ٹریڈ میں بارہ فیصد اضافہ ہوا ہے اس سال درآمد و برآمد سے متعلق دوسرے 270 نجی کمپنیوں متفرق خدمات انجام دینے والی دو سو چالیس کمپنیوں اور ٹیلی کام کی ایک سو سترہ کمپنیوں نے رجسٹریشن کرائی مجموعی طور پر دو ہزار چھ سو ستانوے کمپنیوں نے ملک میں کام شروع کیا ان میں بینکوں سے تعلق رکھنے والی چون غیر ملکی کمپنیاں بھی شامل ہیں دنیا پاکستانی معیشت کی ترقی پر یقین کر رہی ہے کاش ہمارے کچھ اندرونی دوست بھی اپنے ملک اور عوام کی صلاحیتوں پر یقین اور بھروسہ کر سکیں۔ اپنے پاکستان کی کامیابی پر فخر کر سکیں۔ پاکستان کے تیس پسماندہ اضلاع کی ترقی کے لئے خصوصی پروگرام بنایا گیا ہے جس سے دو کروڑ بیس لاکھ شہریوں کو فائدہ ہوگا۔ گزشتہ چار سال میں پاکستان میں چھوٹے قرضوں کو ترجیحی بنیادوں پر فروغ دیا گیا ہے اس وقت دیہاتوں اور شہروں میں پانچ لاکھ گھرانے چھوٹے قرضوں کے ذریعے روزگار حاصل کر کے خوشحالی کی جانب قدم بڑھا رہے ہیں۔ آئندہ چار سال میں چھوٹے قرضوں سے فائدہ اٹھانے والے گھرانوں کی تعداد میں لاکھ ہو جائیگی اور ایک سال میں دس لاکھ چھوٹے قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ بجلی اور گیس استعمال کرنے والے گھرانوں کی تعداد میں بھی قابل رشک اضافہ ہوا ہے۔ نلکے کا پانی استعمال کرنے والوں کی تعداد پچیس فیصد سے بڑھ کر چالیس فیصد ہو گئی ہے۔ خوشحال پاکستان کے اس پروگرام کے تحت نوجوانوں کو مقامی طور پر روزگار ملے گا۔ وفاقی حکومت چاروں صوبوں اور وفاقی علاقوں میں خواتین کیلئے بنیادی صحت کا ایک پروگرام شروع کر رہی ہے جس کے تحت ہر ضلع میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ وزیر اعظم پاکستان کا One Village One

Product پروگرام شروع کیا جائیگا اور اس سے دیہی علاقوں کی مصنوعات اندرون و بیرون ملک فروغ دی جائیں گی جس سے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ SME سیکٹر کو فروغ دینے کیلئے حکومت Business Support Fund قائم کر چکی ہے جس کے ذریعے کاروباری حضرات کو چھوٹے پیمانے پر سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ حکومت اپنے ملازمین کو ریلیف دینے کی مسلسل کوشش کرتی رہی ہے۔ 2001ء میں پے سکیلز اور کچھ الٹا ونسز پر نظر ثانی کی گئی تھی۔ اس کے بعد 2003ء میں اور پھر 2004ء میں وصول کی جانے والی تنخواہ پر پندرہ فیصد عبوری ریلیف فراہم کیا گیا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے بجٹ کے وقت پے اینڈ پنشن کمیٹی تشکیل کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کمیٹی قیام میں آئی اور اس نے اپنی رپورٹ کا مسودہ حکومت کو پیش کر دیا ہے۔ پے اینڈ پنشن کمیٹی کی سفارشات کے مطابق اور حکومت کی مالی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے سرکاری ملازمین کیلئے اس ریلیف پیکیج کا اعلان کیا گیا ہے۔

(1) کل اضافہ 23 سے 29 فیصد تک

(2) پے سکیلز میں پندرہ فیصد اضافہ

(3) پنشنوں میں دس فیصد اضافہ

(4) پے سکیلز اور پنشنوں میں اضافے پر حکومت 25 ارب 50 کروڑ روپے خرچ کرے گی۔

(5) پے سکیلز الٹا ونسز اور پنشن میں اضافہ یکم جولائی 2005ء سے نافذ ہوگا۔

حکومت نے ملک میں کم سے کم تنخواہ کی حد 2500 سے بڑھا کر 3000 کر دی ہے۔ ہر تنخواہ دار اس ریلیف سے فائدہ اٹھائے گا۔ اسی طرح حکومت نے کم سے کم پنشن کی حد 700 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے کر دی ہے۔ بدلتی ہوئی صورتحال کا اندازہ اس حقیقت سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ پرائمری سکول کی سطح پر داخل ہونے والے لہجوں کی تعداد 71 فیصد سے بڑھ کر 86 فیصد ہو گئی ہے۔ گزشتہ چار سال میں شرح خواندگی 45 فیصد سے بڑھ کر 53 فیصد ہو گئی ہے۔ جبکہ خواندہ مردوں کی تعداد 65 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ آئندہ سال صحت کے شعبے پر وفاق کی طرف سے بارہ ارب چالیس کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔ تعلیم کے شعبے میں وفاقی حکومت کی طرف سے سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ 2004-05 میں جولائی سے مارچ تک وفاق اور چاروں صوبوں نے ابتدائی نو ماہ کے دوران 74 ارب 43 کروڑ روپے خرچ کئے تھے۔ تعلیم کے شعبے میں اس سرمایہ کاری کے نتیجے میں ملک کو وہ اعلیٰ تربیت یافتہ افرادی قوت میسر آئے گی جو تیز رفتار اقتصادی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کراچی کی بندرگاہ کو کمران کوئلہ ہائی وے کے ذریعے گوادری بندرگاہ سے ملایا گیا ہے اور اب بلوچستان کا سارا ساحل ترقی کیلئے تیار ہے۔ گوادری بندرگاہ کو کوسٹ اور ملک کے دوسرے شہروں سے ملانے کے علاوہ عوامی جمہوریہ چین افغانستان اور وسط ایشیاء سے ملانے کیلئے بھی منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے پشاور، اسلام آباد اور فیصل آباد ملتان موٹروے پر بھی کام جاری ہے۔ لواری ٹنل پر کام شروع ہوگا، ناران جھل کھڈ، چلاس روڈ کے ذریعے گلگت تک ایک متبادل راستہ فراہم کر دیا جائے گا۔ انڈس ہائی وے جسے N55 بھی کہتے ہیں کراچی اور پشاور کے درمیان تعمیر کی جا رہی ہے۔ یہ شاہراہ مکمل ہونے کے بعد کراچی اور پشاور کے مابین فاصلے میں چار سو کلومیٹر کی ہوجائے گی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی کیلئے بیس ارب روپے رکھے گئے ہیں تاکہ یہ اہم منصوبوں کو بروقت مکمل کر سکے۔ موٹروے نہ صرف چاروں صوبوں کو ملائیں گے بلکہ پاکستان کو وسط ایشیاء اور

مشرق وسطیٰ کیساتھ بھی جوڑ دیں گے تعمیرات کے شعبہ نے 6.2 فیصد کی شرح سے ترقی کی ہے۔ تعمیرات کا شعبہ مندرجہ ذیل اس سے زیادہ غیر ہنرمند افراد کیلئے روزگار کی فراہمی کا بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔ 2004-05 میں تعمیرات اور ہاؤسنگ کی 134 کمپنیوں نے SECP کیساتھ اپنی رجسٹریشن کرائی ہے۔ ان کمپنیوں کے فعال ہونے کے نتیجے میں روزگار کے حریہ مواقع سامنے آ رہے ہیں۔ نجی شعبہ نے ٹیکسٹائل کے شعبہ میں چار ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے اور ٹیکسٹائل کی برآمدات دس ارب ڈالر تک پہنچ رہی ہیں۔ کراچی ٹیکسٹائل شی قائم کی جا رہی ہے۔ لاہور اور کراچی دونوں شہروں میں گارمنٹ سٹیز Garment Cities بنائی جا رہی ہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں ہونے والی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ کاشن یارن کی پیداوار میں 18 فیصد کاشن کٹاؤ کی پیداوار میں 28.45 فیصد اور Ginned کاشن کی پیداوار میں 45 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ صنعتی شعبے کی ترقی سارے ملک کیلئے اطمینان کا باعث ہے۔ 2004-05 کے دوران 31 ہزار 6 سو 63 ٹریکٹر، 1637 ٹرک ایک ہزار تین سو اکتالیس بسیں، ستاسی ہزار نو سو بانوے جیپیں اور کاریں اور تین لاکھ بیالیس ہزار چھ سو اٹھ سو نو موٹر سائیکلیں تیار کر کے فروخت کیلئے پیش کی گئیں۔ یہاں اس حقیقت کی نشاندہی بہت ضروری ہے کہ موٹر سائیکل اور چھوٹی وینیں دیہی اور زرعی معیشت کا لازمی حصہ ہیں۔ ان کی پیداوار میں بائیس فیصد سے چھاس فیصد تک کا اضافہ یہ صاف بتا رہا ہے کہ پاکستان کے زرعی اور دیہی معاشرے کی قوت خرید بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آمدنی اور روزگار میں اضافہ ہو رہا ہے اور بے روزگاری اور غربت پسپا ہو رہی ہے۔ حکومت پاکستان عوام کو ریلیف دینے کیلئے آج بھی ڈیزل کے ہر لیٹر پر 7 روپے 74 پیسے قومی خزانے سے ادا کر رہی ہے اسی طرح مٹی کے تیل کے ہر لیٹر پر قومی خزانے سے 8 روپے 24 پیسے ادا کئے جا رہے ہیں۔ اگر حکومت عوام کو یہ ریلیف نہ دیتی تو بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے آج مٹی کے تیل کی قیمت فی لیٹر 28 روپے کی بجائے 36 روپے 24 پیسے ہوتی۔ تیل کی قیمتوں کو کم سطح پر برقرار رکھنے کیلئے حکومت نے اپنی آمدنی میں 52 ارب روپے کی کمی برداشت کی ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک میں ڈیزل کی قیمت اوسطاً 40.12 روپے فی لیٹر ہے اور پٹرول 55.93 روپے فی لیٹر ہے جو اوسطاً پاکستان کے مقابلے میں دس روپے فی لیٹر زیادہ ہے۔ ایک سال میں گیس کے گھریلو استعمال کے 2 لاکھ 50 ہزار نئے کنکشن دیئے گئے ہیں۔ جبکہ 270 نئے قصبوں اور دیہاتوں کو گیس فراہم کی گئی ہے۔ گیس کی فراہمی کیلئے 529 کلومیٹر مین پائپ لائن اور 4647 کلومیٹر ڈسٹری بیوٹن لائن بچھائی گئیں۔ مائع پٹرولیم گیس اس وقت 18 لاکھ 10 ہزار گھروں میں استعمال ہو رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ آئندہ سال گیس استعمال کرنے والے گھروں کی تعداد 21 لاکھ ہو جائے گی۔ ہمارا پاکستان ترقی کرتا ہوا پاکستان ہے۔ مکمل ہونے والے مالی سال کے دوران 9300 دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی جو ایک ریکارڈ ہے۔ آئندہ سال مزید تیرہ دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ قومی ترقیاتی پروگرام میں پانی کے منصوبوں کیلئے 15 ارب 58 کروڑ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ 2005-06 کے دوران ٹیلیفون، پین بجلی کے کارخانے کی تعمیر پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس سے 969 میگا واٹ بجلی پیدا کی جائے گی ایسی Long Term منصوبہ بندی کی جا رہی ہے جس کے تحت 2010 تک توانائی کے متبادل ذرائع سے 700 میگا واٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ متبادل توانائی کے ذرائع کو ترقی دینے کیلئے Alternative Energy Development Board کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جدید بین الاقوامی معیشت کے برہنہ جانتے ہیں کہ اقتصادی ترقی کے نتیجے میں کسی نہ کسی درجے میں افراط زر پیدا ہوتا ہے۔ اس سال کے

دوران ہر شعبہ زندگی میں تیز رفتار ترقی کے نتیجے میں کچھ افراط زر پیدا ہوا اور تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں نے افراط زر میں ایسا اضافہ کیا ہے جس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ملک کی اقتصادی ترقی کی ضرورتوں کے پیش نظر Money Supply کو آسان بنادیا تھا۔ اسکے نتیجے میں بھی افراط زر پیدا ہوا۔ تاہم حکومت نے تمام عوامل کا نوٹس لیتے ہوئے افراط زر پر قابو پانے کیلئے موثر اقدامات شروع کر دیے ہیں۔ این ایف سی ایوارڈ قومی وسائل کی تقسیم کی بنیاد فراہم کرتا ہے یہ تقسیم روز روز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وزیراعظم جناب شوکت عزیز نے این ایف سی ایوارڈ کی تفصیلات طے کرنے میں حدود احتیاط سے کام لیا۔ انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ مسلسل مشورہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں ایوارڈ کی بیشتر باتوں پر اتفاق رائے ہو چکا ہے پرویز مشرف جلد ہی ایوارڈ کا اعلان کرینگے۔ جس کی روشنی میں قومی وسائل کی منصفانہ تقسیم عمل میں آئے گی آٹھ فیصد سے زیادہ کا گروتھ لیول اس سے پہلے بھی ہم نے چند بار حاصل کیا لیکن اسے مسلسل برقرار نہ رکھ سکے اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ مجموعی سیاسی قیادت نے اسے حکومت کی کامیابی اور اپنی ناکامی سمجھا اور حکومت کے ساتھ ساتھ ترقی کے اس عمل کو بھی گرانے کی کوشش کی جو آٹھ فیصد سے زیادہ کے گروتھ ریٹ کا باعث بنا تھا۔ اقتصادیات کی سائنس کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ اگر کسی ملک کا جی ڈی پی 8 فیصد کی شرح سے بڑھتا ہے تو نو سال میں یہ دوگنا ہو جاتا ہے گویا اس بار اگر ہم اس تنگ نظری اور تنگ دلی کا مظاہرہ نہ کریں اسے حکومت کی کامیابی اور حزب اختلاف کی ناکامی تصور نہ کریں اس ترقیاتی عمل پر بے لوث اتفاق رائے کا مظاہرہ کریں تو آئندہ دس سال میں ہم بھی جنوبی کوریا یا ملائیشیا کی طرح خوشحال اور ترقی یافتہ ملک ہو گئے منزل سامنے ہے صرف اس تک پہنچنے کیلئے بڑے دل اور وطن اور عوام سے محبت کی ضرورت ہے ہم اپنے اللہ کے حضور اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتے ہیں ہمارے بس میں جدوجہد ہے اور وہ ہم اپنے پاک وطن کیلئے کر رہے ہیں جو سال گزر گیا اس میں اللہ پاک نے بارشیں دیں دعا ہے کہ شروع ہونے والے سال میں بھی کرم کی یہ بارش رہے تاہم تمام عوامل کو سامنے رکھ کر ہم نے بڑی فصلوں کیلئے چھ اعشاریہ 6.6 فی صد شرح ترقی اور زرعی شعبہ کے لئے چار اعشاریہ آٹھ فیصد کا ہدف مقرر کیا ہے صنعتی شعبہ کیلئے شرح ترقی کیلئے شرح ترقی کا ہدف 11 فیصد اور سروس سیکٹر کیلئے چھ اعشاریہ آٹھ 8.6 فیصد کا ہدف رکھا گیا ہے تینوں بڑے سیکٹرز کے ان ٹارگٹس کو سامنے رکھ کر ہم نے جی ڈی پی گروتھ کے لئے چھ 6 سے آٹھ 8 فیصد کا ٹارگٹ رکھا ہے آئیے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ پاک اپنے فضل سے ہمیں اس سے بھی زیادہ کامیابی اور ترقی عطا فرمائیں۔ خد کرے جس طرح اس سال ٹارگٹ سے بہت زیادہ پیداوار ہوئی اسی طرح اگلے سال اس سے بھی زیادہ کرم اور مہربانی ہو جائے۔ آمین۔

کھاد پٹرول کی مصنوعات اور بجلی کی کم قیمت فراہمی کیلئے دئی جانے والی سبسڈی کی بنا پر اس مد میں خرچ ہونے والی رقم میں اضافے کا رجحان سامنے آیا ہے۔

2005-06 کیلئے قومی اقتصادی کونسل نے مجموعی طور پر تین سو چھ 306 ارب روپے کا ترقیاتی پروگرام منظور کیا ہے جسکی پاکستان کی اٹھادس 58 سال کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ 2005-06 کے دوران دوسو تریپن 253 ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے میں مدد ملے گی وزیراعظم شوکت عزیز نے پاکستان کے عوام کے مخصوص حالات کے پیش نظر ترقیاتی پروگراموں کو ترجیحی بنیادوں پر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان ترقیاتی پروگراموں میں پینے کے صاف



پانی کی فراہمی تار پائپ کی روک تھام، سپلائس کے کنٹرول اور خواتین کی صحت کے پروگرام کو تفصیل کی سطح تک منظم کرنے کو اہمیت اور ترجیح دی جائے گی۔ PSDP کے تحت خوشحال پاکستان فنڈ قائم کیا جائے گا جس کے تحت کم ترقی یافتہ ضلعوں میں پیشہ وارانہ تربیت کی فراہمی کو خصوصی اہمیت دی جائے گی۔ ملک بھر میں انجینئرنگ یونیورسٹیوں کی تشکیل نو عمل میں آئے گی۔ ترقیاتی فنڈز کی فراہمی میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو اہمیت دینے کی لئے Infrastructure فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ آج پاکستان کو جو چیلنجز درپیش ہیں ان میں انسانی وسائل کی ترقی اقتصادی ڈھانچے کی تعمیر سول سروس میں اصلاحات اور انصاف تک رسائی بہت نمایاں ہیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز انصاف تک رسائی کے پروگرام میں ذی طور پر گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس پروگرام پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے تاہم اس میدان میں تمام اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے زیادہ سرمایہ کاری کی جائے گی تاکہ عام شہری اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکے۔ گزشتہ چند برسوں میں حکومت نے ملک کے ٹیکسوں کے نظام میں درجہ اولیٰ اصلاحات کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں آج ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ٹیکس میں ایک ایسا نظام جڑیں پکڑ چکا ہے جس کی بنیاد خود تشخیص پر ہے اور جسے ٹیکس گزاروں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ کسٹمز میں تجارتی مال کی کلیرنس کے فرسودہ اور تکلیف دہ طریقہ کار کو جس میں ٹیکس گزار کو مقامات پر تعیناتی اور تقریباً (62) دیگر مراحل سے گزرنا اور بار بار کسٹمز اہلکاروں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک جدید اور مکمل طور پر کوڈ کا نظام سے بدلا جا رہا ہے۔ اسی طرح ٹیکس کے روایتی انتظامی ڈھانچے میں بھی کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں اور ٹیکس گزار کی سہولت کے لئے بڑے شہروں میں Large Taxpayer Units اور Medium Taxpayers Units قائم کئے گئے ہیں۔ ہمارے Tax Reform Programme کے مطابق جلد ہی پورے ملک میں ریجنل ٹیکس دفاتر اور Tax Facilitation Centers قائم کئے جائیں گے۔ زراعت سے متعلق Tariff Lines پر ڈیوٹی میں کمی کی تجویز پیش کی گئی ہے لیکن ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ Dairy, poultry اور fisheries کو حاصل تخففات پر کوئی اثر نہ پڑے۔ فاسٹ ٹیکسٹائل کے درجہ اولیٰ حکومت پہلے ہی کسٹمز ڈیوٹی میں کمی کر چکی ہے اور یا کھاد کی مانگ بڑھنے کی وجہ سے تجویز ہے کہ اس پر عائد پانچ فیصد 5% ڈیوٹی ختم کر دی جائے۔ امید ہے کہ اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں کمی اور برآمد میں اضافہ ہو سکے گا۔ زرعی شعبہ میں ترقی کی وجہ سے ٹریکٹروں کی مانگ بھی بڑھی ہے جس کو ملکی پیداوار سے پورا نہیں کیا جاسکتا چنانچہ ٹریکٹروں پر عائد 20% ڈیوٹی کم کر کے 15% تجویز کیا جا رہا ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو ریلیف ملے گا۔ کائن جنگل انڈسٹری کو ٹیکسٹائل میں انتہائی اہمیت حاصل ہے لہذا اس صنعت کو مشینری پر ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ اس صنعت کیلئے Presses پر بھی ڈیوٹی معاف کرنے کی تجویز ہے۔ زرعی ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے تجویز کیا گیا ہے کہ بلڈوزر، اینگل ڈوزرز، گریڈرز اور لیولرز پر ڈیوٹی ختم کی جائے اس اقدام سے بارانی علاقے کاشتکاروں کو بالخصوص ریلیف ملے گا، پولٹری کی صنعت کی مشکلات کے پیش نظر پولٹری فیڈ میں استعمال ہونے والے بعض اجزاء خصوصاً وٹامنز پر ڈیوٹی کم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس طرح پولٹری فیڈ بنانے اور Meat Processing مشینری پر بھی ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز ہے جس سے نہ صرف پولٹری کی صنعت کو فائدہ ہوگا بلکہ قیمتوں میں بھی استحکام آئے گا۔ ملک میں گوشت و دیگر اشیاء خوردنی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ان میں سے کچھ اشیاء پر ڈیوٹی میں کمی کرنے اور کچھ پر مکمل چھوٹ دینے کی تجویز ہے جس سے افراط زر پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ پلاسٹک کے شعبہ کا چھوٹا وچھوٹا صنعت سے

گہرا تعلق ہے ان مصنوعات کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ چونکہ پلاسٹک کی اشیاء عام آدمی کے روزمرہ استعمال میں آتی ہیں اس لیے تجویز ہے کہ متعلقہ 55 آئٹمز پر ڈیوٹی کا ریٹ کم کیا جائے۔ اس اقدام سے پلاسٹک کی اشیاء کی قیمتیں معقول ہو جائیں گی۔ ہماری تجویز ہے کہ صنعتوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے ان کے خام مال پر کسٹمز ڈیوٹی میں کمی کی جائے چنانچہ کیمیکل، فار، سونیکل، ٹیکسٹائلز، فرنیچر، کنفیکشنری اور صابن کی صنعتوں کے خام مال پر ڈیوٹی کم کی جا رہی ہے یا مکمل چھوٹ دی جا رہی ہے Home appliances جیسے ٹی وی، فریج، ایئر کنڈیشنر، واشنگ مشین، کمپیوٹر مانیٹر، سٹریٹ بریکر، ازجی سیور لیمپ اور composite doors & windows کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال sub-components and components پر ڈیوٹی کم کرنے کی تجویز ہے اس کے علاوہ Modernisation, Balancing and Replacement کیلئے ملک میں نہ بننے والی مشینری کے ساتھ اس کے پرزوں پر بھی ڈیوٹی کے ریٹس 5% کرنے کی تجویز ہے اس ریلیف سے ہماری صنعتیں competitive ہو جائیں گی۔ مشینری بنانے والی صنعتوں میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے تجویز ہے کہ ان صنعتوں کے پلانٹ مشینری وغیرہ پر ڈیوٹی کے ریٹس میں مناسب تبدیلی کی جائے۔ اسی طرح جست اور کریم کے لئے خام مال پر ڈیوٹی ختم کی جا رہی ہے اس سے زرعی اور آلودہ موٹاں شیعہ کو ریلیف ملے گا۔ سیاحت اور ہوٹل انڈسٹری میں استعمال ہونے والی مشینری پر اس وقت صرف 5 فیصد ڈیوٹی ہے جبکہ متعدد اشیاء کو رعایت نہیں ہے۔ تجویز ہے کہ وزارت سیاحت کے ٹیکنیکل کی بنیاد پر ایسی تمام اشیاء پر بھی ڈیوٹی کے ریٹس صرف 5 فی صد ہوں۔ ساتھ ہی انٹر لائن انڈسٹری میں استعمال ہونے والی مشینری وغیرہ پر ڈیوٹی معاف کرنے کی بھی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ اس ریلیف پیکیج سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ہماری تجویز ہے کہ درآ مد شدہ کاروں پر ڈیوٹی کے slab صرف تین تک محدود کیے جائیں یعنی 1500CC تک کی گاڑیوں پر 50 فیصد 1501CC سے 1800CC والی گاڑیوں پر 65 فیصد اور 1800CC سے بڑی گاڑیوں پر ڈیوٹی کے ریٹس 75 فیصد کئے جائیں۔ چھوٹے ٹرکوں میں استعمال ہونے والے ٹائرؤں پر ڈیوٹی 20 فیصد جبکہ کسٹمزیشن و ہیکلو کے ٹائرؤں پر یہ ریٹ دس فیصد تجویز کیا جا رہا ہے۔ سائیکل حوامی سواری ہے۔ اس کی قیمتوں میں کمی کی غرض سے سائیکلوں کے پائس پر ڈیوٹی کم کی جا رہی ہے یہ فیصلہ کرتے ہوئے ہم نے اس بات کا خیال بھی رکھا ہے کہ سائیکلوں کے پرزے بنانے والی ملکی صنعت متاثر نہ ہو۔ پاکستان میں ٹریک کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حموں چھوڑنے والی گاڑیوں کی وجہ سے ماحول کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تجویز ہے کہ سی این جی اور Euro-2 ہوس کے لئے CND Kits پر ڈیوٹی ختم کر دی جائے کاروں کی سی این جی کٹس پر پہلے ہی ڈیوٹی ہے CNG Dispensers پر بھی ڈیوٹی گھٹا کر 10 فیصد کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے اس اقدام سے ٹرانسپورٹ شیعہ کے کرایوں میں استحکام پیدا ہوگا عام شہریوں کو ریلیف ملے گا معنوی ریشہ تیار کرنے والی ملکی صنعت کو سگنل، انڈر ٹونائٹنگ اور کسٹمز ڈیٹیکشن میں غلط بیانی سے پیدا ہونے والی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ٹیکسٹائل صنعت میں استعمال ہونے والے اس اہم خام مال کی Chain میں تمام آئٹمز پر ڈیوٹی میں کمی تجویز کی جاتی ہے اس اقدام سے اس صنعت کو فروغ ملے گا کسٹمز کے بقایا جات کی ایک خاصی رقم قابل وصول ہے لیکن جرم نہ اور پینلٹی کی وجہ سے اس کی وصولی میں دشواریاں پیش آرہی ہیں ہماری تجویز ہے کہ قانون میں ضروری تبدیلی کے بعد ایسے لوگ جو اپنے بقایا جات کی



ادائیگی 31 جولائی 2005 تک کر دیں ان سے پینٹائی اور جرمانہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ ایسے ایکسپورٹرز جن کو ڈیوٹی فری مشینری درآمد کرنے کی سہولت اس شرط پر دی گئی تھی کہ وہ 12 جون 2004 سے پہلے ایل سی کھول چکے ہوں انہیں مزید سہولت دی جارہی ہے کہ یہ مشینری 30 جون 2005 تک منگالیں۔ گزشتہ سال ڈیوٹی اور سہولت حاصل کرنے کے لئے indemnity bond داخل کرنے کی شرط ختم کر دی گئی تھی۔ تاہم اب بھی کچھ پرانے کیس باقی ہیں ایسے کیسوں کو نمٹانے کے لئے مشینری کا انسٹالیشن سرٹیفکیٹ داخل کرنے کی شرط ختم کرنے کی تجویز ہے۔ ہماری برآمدات کو بین الاقوامی منڈیوں میں کوالٹی اور قیمت دونوں میں سخت مقابلہ کا سامنا ہے چنانچہ ہم ایکسپورٹرز کی سہولت کے لئے DTRE سکیم میں مناسب تہدیلیاں کر رہے ہیں اسی طرح SRO 410 کے تحت Temporary Importation Scheme کو 30 جون 2006 تک جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ ٹیکسٹائل، چمڑے، قالینوں اور کھیلوں کے سامان وغیرہ کی برآمد پر ان مصنوعات کے خام مال پر اضافہ ڈیوٹی ڈرائیگ کی صورت میں ریٹرن کی جاتی ہے جو ایک دیرینہ مسئلہ ہے اس کے حل کے لئے تجویز ہے کہ ان مصنوعات میں استعمال ہونے والے درآمد شدہ خام مال پر ڈیوٹی سرے سے وصول ہی نہ کی جائے۔ گو اور پورٹ اتھارٹی کا قانون ابھی پاس نہیں ہوا لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ گو اور کے انفراسٹرکچر منصوبوں جیسے ہوٹل، پاور جنریٹر پلانٹ اور صاف پانی کے پلانٹ وغیرہ کی درآمد پر ڈیوٹی سے بعض شرائط کے ساتھ Provisional exemption دی جائے۔ ایسے ایکسپورٹرز جنہوں نے اپنا مال ویز ہاؤسز سے مقررہ مدت میں نہیں نکلو یا وہ اگر 30 جون 2005 سے پہلے پہلے ڈیوٹی اور ٹیکس جمع کر اکر اپنا مال نکال لیں تو تجویز کیا جا رہا ہے کہ ان سے ایک فیصد یا ہائی پنال سرچارج وصول نہیں کیا جائے۔ حکومت نے ٹیکسٹائل کے شعبے کو ہر ممکن سہولت دینے کا عزم کر رکھا ہے ہماری برآمدات کا بڑا حصہ اسی شعبہ کی مصنوعات ہیں، ہمارے مزدوروں اور پروفیشنلز کی ایک بہت بڑی تعداد کو روزگار بھی یہی شعبہ فراہم کرتا ہے شعبے میں استعمال ہونے والی اہم اشیاء جیسے کپاس، دھاکہ، کپڑا اور ملبوسات درآمد کر دیئے جاتے ہیں اس شعبہ کی سہولت کے لئے یہ تجویز ہے کہ ان تمام اشیاء کی درآمد کو زیر درجہ کر دیا جائے جو ٹیکسٹائل کی صنعت میں استعمال ہوتی ہیں ٹیکسٹائل کے علاوہ زیر درجہ سکیم قالینوں، چمڑے، سرجیکل انسٹرومنٹس اور کھیلوں کے سامان بنانے والی صنعتوں کے لئے بھی تجویز کی جاتی ہے۔ سلیکٹڈ کے لئے درآمد شدہ پلانٹ اور مشینری اس وقت زیر درجہ ہے جبکہ پرزہ جات وغیرہ پر عام ریش سے سلیکٹڈ لگتا ہے۔ لہذا تجویز ہے کہ ایسا خام مال اور پرزہ جات جو پلانٹ اور مشینری کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں انہیں بھی زیر درجہ کر دیا جائے۔ روزمرہ استعمال کی بعض اشیاء جیسے صابن اور ڈیزل جنٹ وغیرہ پر سلیکٹڈ بھی لگتا ہے اور ایکسائز ڈیوٹی بھی۔ یہ دو ہرے ٹیکس ان اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنتے ہیں لہذا تجویز ہے کہ صابن اور ڈیزل جنٹ سے ایکسائز ڈیوٹی ختم کی جائے اس سے ان اشیاء کی قیمتوں میں استحکام آئے گا اور عوام کو ریلیف ملے گا۔ ہماری تجویز ہے کہ پرانے بقایا جات کی وصولی کیلئے ایڈیشنل ٹیکس اور جرمانے سے یک وقتی چھوٹ دی جائے جو ٹیکس گزائر سلیکٹڈ کی اصل رقم ادا کر دیں گے ان پر جرمانہ اور ایڈیشنل ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ ماحول کی آلودگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ ماحول کی آلودگی کم کرنے کے لئے سی این جی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ لہذا تجویز ہے کہ سی این جی اور یورو 2 بسوں کی درآمد اور سلائی کو سلیکٹڈ ٹیکس سے Exempt قرار دیا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مواصلات کے نظام کو مزید وسعت دی جائے اور ہماری

دیہاتی آبادیوں کو بھی ان سہولتوں تک رسائی ہو سکے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجات کے کاروبار کے فروغ میں سلیکٹڈ رکاوٹ نہ بنے اس لئے تجویز ہے کہ ٹنڈری، ڈرائی کلینر اور شادی ہالوں کی خدمات پر سلیکٹڈ ٹیکس واپس لے لیا جائے۔ ہماری مجموعی قومی پیداوار میں Services کا حصہ زراعت اور صنعت سے بھی بڑھ گیا ہے۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ بینک اور لیزنگ کمپنیوں کی طرف سے دی جانے والی چند خدمات پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے۔ اس لئے تجویز ہے کہ ایل سی، گارنٹی اور غیر ملکی کرنسی کے لین دین کی خدمات پر جو ٹیکس اور کمیشن بینک وصول کرتے ہیں اس پر سات اعشاریہ پانچ 7.5 فیصد کے ریٹ سے ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے۔ تاہم لیز کی رقم اور مارک اپ اس سے Exempt ہونگے۔ مصنوعات برآمد کرنے والی صنعتوں کو ریلیف دینے کی غرض سے حکومت نے خام اور تیار مال کے پورے سلسلے کو Zero rate کرنے کیلئے ایک سکیم متعارف کی ہے جس میں یونٹیلیز بھی شامل ہیں تاہم حکومت کو اس بات بھی کا احساس ہے کہ ٹیکسٹائل چمڑے قالینوں سرجیکل انسٹرومنٹس اور کھیلوں کے سامان کی اندرون ملک سلائی سے جو ٹیکس حاصل ہو رہا تھا وہ اب وصول نہیں ہوگا۔ اس لئے تجویز ہے کہ کپڑے اور ملبوسات چمڑے کے سامان قالینوں اور کھیلوں کے سامان کی Retail پر جہاں سالانہ ٹرن اوور پچاس لاکھ روپے سے زائد ہوتے ہیں فیصد کے ریٹ سے ٹیکس عائد کیا جائے۔ جس میں ایک فیصد اکم ٹیکس ہوگا اور اسے حتی ٹیکس سمجھا جائے گا۔ خدمت کے شعبے پر ٹیکس کو فعال بنانے کی غرض سے تجویز کیا جاتا ہے کہ per-paid اور pay phone کالنگ کارڈ پر پی ٹی سی ایل کے بل کی بجائے استعمال کی پندرہ فیصد کے ریٹ سے ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے۔ اس اقدام سے مبارفین پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا کیونکہ جس قیمت پر یہ کارڈ فروخت کئے جاتے ہیں اس قیمت میں ایکسائز ڈیوٹی شامل ہوتی ہے۔ وائر لیس لوکل لوپ WWL بھی موبائل فون کی طرح کی فون سروس ہے لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ WWL سروس پر بھی پندرہ فیصد کے ریٹ سے ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے۔ سگریٹ بنانے والے اداروں نے سگریٹ کی Retail price بڑھانے کی تجویز دی ہے۔ لہذا ایکسائز ڈیوٹی کے Threshold میں سات سے آٹھ فیصد تک اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اب میں اکم ٹیکس تجاویز کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا کہ تنخواہ دار طبقہ ہماری خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ ہمارے موجود اکم ٹیکس نظام میں ریش کی دو سطیں ہیں عام ریش 7.5 فیصد سے 35 فیصد تک ہیں۔ تجویز ہے کہ قانون کو سادہ اور مناسب بنانے کیلئے ان ریش کو 3.5 سے 30 فیصد کر دیا جائے۔ تنخواہ دار اور ملازمین کی سہولت کے پیش نظر تجویز کیا جاتا ہے کہ جن افراد کی مدنی صرف تنخواہ سے ہے اور ان کے آجر نے ٹیکس کوٹی کی شیڈول داخل کر دی ہو ان کے لئے Employers یا Tax Return certificate داخل کرنا ضروری نہ ہو اس سے تمام تنخواہ دار ملازمین کو ریلیف ملے گا۔ اساتذہ اور Researchers بھی خصوصی حوصلہ افزائی کے حقدار ہیں۔ لہذا تجویز ہے کہ موجودہ Tax Reduction کی حد کو پچاس فیصد سے بڑھا کر 75 فیصد کیا جائے۔ ہم اپنے بزرگ شہریوں کی طرف سے بھی غافل نہیں۔ ایسے شہری جن کی آمدنی تین لاکھ روپے سالانہ سے زائد نہیں انہیں ٹیکس میں پچاس فیصد Rebate ملے۔ تجویز ہے کہ اس حد کو پڑھا کر چار لاکھ کر دیا جائے۔ اس اقدام سے بزرگ شہریوں کو خاصا ریلیف ملے گا۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ جن مراعات پر آجر کے کوئی اخراجات نہ ہوں انہیں ٹیکس سے Exempt قرار دیا جائے۔ اس سے اساتذہ ٹرانسپورٹ کمپنیوں تعلیمی اداروں ہسپتالوں اور ہوٹلوں کے ملازمین کو فائدہ ہوگا۔ ٹیکس کریڈٹ کیلئے منظور شدہ چشمنڈ میں

contribution کی حد کو دلا کھروپے سے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے تک کی تجویز ہے۔ فلاحی اداروں کو عطیات دینے پر ٹیکس گزاردوں کو ٹیکس کرڈٹ ملتا ہے۔ تجویز ہے کہ مخصوص فلاحی اداروں کے عطیات اس کرڈٹ کی بجائے عطیات کو آمدنی سے براہ راست منہا کیا جاسکے۔ اس وقت شپ بریکنگ کی غرض سے درآمد کردہ بحری جہازوں کی قیمت پر 3 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ صنعت ختم ہو رہی ہے۔ اس صنعت کی بحالی کے لئے حکومت تجویز کر رہی ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکس کے ریٹ کو کم کر کے ایک فیصد کر دیا جائے اس سے شپ بریکنگ انڈسٹری میں بہتری آئے گی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ تجویز ہے کہ کارپوریٹ ٹیکس میں بڑے تجارتی اداروں کو presumptive taxation سے Exempt کیا جائے تاکہ انہیں پاکستان میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی جاسکے۔ ہمیں یہ بات تسلیم کرنا چاہئے کہ ہماری قومی آمدنی اور ٹیکسوں کی وصولی کا تناسب بہت کم ہے۔ ضروری ہے کہ ہم اس تناسب کو بڑھائیں۔ یہ اسی طرح ممکن ہو گا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ٹیکس دیں۔ گزشتہ چند برسوں میں ٹیکس کے محدود دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لئے جامع اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان اقدامات کو مزید تقویت دینے کیلئے تجویز کیا جاتا ہے کہ بینکوں سے 25 ہزار روپے سے زائد یکمشت نقد رقم نکالنے پر 0.1 فیصد کے ریٹ سے ود ہولڈنگ ٹیکس عائد کیا جائے۔ ٹیکس گزدار اس ٹیکس کا کرڈٹ لے سکیں گے اس وقت کاروں کی درآمد پر 6 فیصد ود ہولڈنگ لگتا ہے۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ مقامی طور پر بنائی جانے والی نئی کاروں کی خرید پر بھی اس ریٹ سے ٹیکس عائد کیا جائے تاہم یہ ٹیکس ٹیکس گزاردوں کیلئے ایڈجسٹ ابل ہوگا۔ سیلز ٹیکس میں ٹیکسٹائل، قالینوں، چمچے، سرسجیل اور کھیلوں کے سامان کی تیاری میں کام آنے والی اشیاء کی درآمد اور سپلائی کو زیر وریننگ سے Rationalize کیا گیا ہے۔ اس پیکیج کے پیش نظر ان صنعتوں میں برآمدات پر ٹیکس کے ریٹ کو منفرد اعشاریہ پچیس فیصد بڑھایا جا رہا ہے۔ حکومت نے ٹیکس گزاردوں کی سہولت کے لئے قوانین کو سادہ عام فہم اور خود کار بنانے کا عزم کر رکھا ہے لہذا آئندہ کیا جاتا ہے کہ ٹیکس گزاردوں کو اپنے گوشوارے اور مختلف سٹیٹمنٹ بذریعہ کمپیوٹر داخل کرنے کی اجازت دی جائے۔ اسی طرح اہل کے پہلے مرحلے پر ٹیکس کو Set aside کرنے یا واپس بھیجنے کا اختیار واپس لیا جائے۔ پاکستان میں اجرتیں 1969 کے ایک قانون کے تحت مقرر کی جاتی ہیں۔ غیر ہند مند کارکنوں کی کم سے کم اجرت وفاقی حکومت نے آخری بار اکتوبر 2001 میں مقرر کی تھی 2002 میں دی گئی لیبر پالیسی بھی ہر تین سال کے بعد قومی اجرت کونسل کے مشورے سے کم سے کم اجرتوں پر نظر ثانی کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ان اجرتوں کو یکم جنوری 2005 سے اڑھائی ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر تین ہزار روپے ماہانہ کر دیا جائے۔ یہ اضافہ 20 فیصد ہوگا اس سے ہمارے کروڑوں محنت کشوں کو ریلیف ملے گا۔ اولڈ ایج پنشن صنعتی تجارتی اور دوسرے اداروں کے ایسے افراد کو ملتی ہے جن کا پیر کر لیا ہوا ہو۔ آج اور اجیر دونوں ہی اس فنڈ میں جیسے اولڈ ایج پنشن کے زیر انتظام چلایا جاتا ہے حصہ ڈالتے ہیں اس وقت کارکنوں کو کم سے کم پنشن 700 روپے ماہانہ کے حساب سے مل رہی ہے۔ یہ رقم نومبر 2001ء میں بڑھائی گئی تھی۔ صدر پاکستان کے مزدوروں اور آجروں کے پہلے کنونشن سے خطاب کے دوران اعلان کیا تھا کہ اس پنشن میں اضافہ کیا جائے گا، چنانچہ کم سے کم پنشن کو یکم جنوری 2005ء سے 700 روپے ماہانہ بڑھا کر ایک ہزار روپے ماہانہ کیا جائے گا۔ یہ اضافہ 40 فیصد سے بھی زیادہ ہوگا۔ اس سے ہمارے لاکھوں پنشن یافتہ افراد کو خاطر خواہ ریلیف ملے گا۔ بجٹ میں وسائل کی دستیابی کا تخمینہ 980 ارب روپے لگایا گیا

ہے۔ خالص محصولات کا تخمینہ 643 ارب روپے لگایا گیا ہے بلز ٹیکس کا ہدف 55 ارب سے بڑھا کر 294 ارب روپے مقرر، اکم ٹیکس کا ہدف 55 ارب سے بڑھا کر 206 ارب روپے ہو گیا۔ کپنٹل وسائل کا تخمینہ 51 ارب روپے لگایا گیا ہے۔ جنرل پبلک سروسز پر اخراجات کا تخمینہ 503 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ جو اقدامات ہم نے پچھلے سال کئے تھے ان سے نہ صرف یہ کہ ہمیں نہایت مثبت نتائج حاصل ہوئے بلکہ انہوں نے معاشی ترقی کو ایک نئی تحریک دی۔ ہماری پالیسیوں کی وجہ سے ٹیکس بھرمیں صحت مند تبدیلی رونما ہوئی اور وقت اور پیسے دونوں کے حساب سے کاروبار کرنے کی لاگت کم ہوئی ہے۔

## مشرق حکومت کے پانچ سال۔۔۔ کیا کھویا کیا پایا؟

مشرق حکومت کے پانچ سال۔۔۔ کیا کھویا کیا پایا؟ ایسا موضوع ہے جس پر شاید کسی کے لیے بھی کوئی ایسا تجزیہ یا قدر پیمانی (Evaluation) پیش کرنا ممکن نہیں جس سے تمام ملے اتفاق کریں۔ ہماری داخلی سیاست شدید محاذ رائی کی گرفت میں ہے اور ہر فریق اپنے موقف کی صداقت پر مصر ہے۔ یہ چیز ناقابل فہم نہیں۔ ترقی یافتہ اور مستحکم سیاسی و جمہوری نظام رکھنے والے ممالک میں بھی ہر حکومت کی کارکردگی پر موافق اور مخالف تاہم پائی جاتی ہیں۔ امریکہ کے چھ ماہ پہلے ہونے والے صدارتی انتخاب میں امریکی قوم بچوں سے تقسیم ہو گئی تھی۔ صدر بوش کے حامی جس قدر پر جوش تھے ان کے مخالفین بھی اس سے کم پر جوش نہ تھے مسز ٹونی بلنر نے چند ملتے پہلے ہونے والے انتخابات جیتے ہیں لیکن ان کی اکثریت بہت کم ہو گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ پچھلے برطانوی انتخابات میں جیتنے والے لوگ ٹونی بلنر کے حامی تھے اب ان میں نمایاں کمی آ گئی ہے۔ یہ سب کامیدان ہونیاد کمی معاشی اور معاشرتی نظریات ہوں اختلاف رائے انسانی معاشرے کا خاصا ہے اسی لیے شاعر نے کہا ہے۔

گھبائے رنگ رنگ سے ہے ذہنت چمن

اسے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اس لئے میں ہرگز یہ توقع نہیں رکھتا کہ میں مشرق حکومت کے پانچ سالہ دور کے مثبت اور منفی اثرات کے بارے میں جو رائے ظاہر کروں گا سب لوگ اس سے متفق ہو جائیں گے اور ہمارے جو مہمان محرمین اس مجلس میں موجود ہیں ان میں بھی میرے تجزیے پر اتفاق رائے پایا جائے گا لیکن ظاہر ہے کہ انسان اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ اپنی دیا انداز رائے ظاہر کرے اور دوسروں کو اس سے اختلاف کا حق دے۔

صدر مشرق کے پانچ سالہ دور کا سب سے مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستان کی معیشت جو اکتوبر 1999ء میں بری طرح ڈانواں ڈول تھی قرضوں اور سود کی ادائیگی کا بوجھ مد سے بڑھ چکا تھا۔ ذر مبادلہ کے ذخائر چند سو ارب تک گرنے لگے تھے۔ سود اور قرضوں کی اقتلاہ ادا کرنا حکومت کے مالیاتی فیصلوں کے لئے جوئے شیر لانے کے مترادف ہو چکا تھا اور پاکستان کے ایک اد ہندہ ریاست قرار پانے کا خطرہ حقیقی شکل اختیار کر چکا تھا۔ پچھلے پانچ سال میں یہ ساری صورتحال تبدیل ہو گئی ہے۔ پاکستان کی معیشت میکرو لیول پر بحالوں سے نکل آئی ہے اگرچہ غربت اور ہیر و ذگاری میں کوئی قابل



ڈکریٹ نہیں ہوتی لیکن ریڈ لٹ کا خطرہ بھی موجود نہیں ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر ایسی سطح پر ہیں جو پہلے ہمیں کبھی نصیب نہیں ہوئے۔ صدر شرف کے پورے دور حکومت پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ اگرچہ معیشت کو سنبھالنے کا عمل آخراذکار ہی میں شروع کر دیا گیا تھا لیکن 9/11 کا واقعہ نہ ہوتا تو اس کوشش میں کسی قابل ذکر کامیابی کے امکانات روشن نہ تھے 9/11 کا واقعہ دنیا اور خود پاکستان کے حوالے سے ایک اہم موڑ ہے لیکن پاکستان کی معیشت کے سنبھالنے میں یقیناً اس واقعے نے ایک فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔ اس بات کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ 9/11 کے واقعے کے بعد مشرقی حکومت نے اپنی پالیسی میں 180 ڈگری کی جڑبھرتی کی اور جو گزشتہ کئی دہائیوں میں ملک کو معاشی مشکلات سے نکالنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ موجودہ حکومت کے بعض ذمہ داران قومی معیشت کی بحالی میں 9/11 کے واقعے اور اس کے بعد اختیار کی جانے والی پالیسیوں کی اہمیت اور اثرات کو بعض اوقات گنا کر پیش کرتے ہیں۔ لیکن اہل نظر سے اصل حقیقت پوشیدہ نہیں۔ 9/11 نے جو چیلنج پیدا کیا تھا اس سے کامیاب فائدہ اٹھانا یقیناً اس حکومت کا کرڈل ہے اور اس کے بہت دور رس اثرات قومی معیشت پر پڑیں ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے زیرِ زمین جو ہیٹ ورک کے بارے میں جو حقائق اب تک بھی سامنے آچکے ہیں وہ پاکستان کو بے شمار مشکلات سے دوچار کرنے کے لیے کافی تھے۔ ان کے نقصانات سے بچنا بھی انہی پالیسیوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے جو 9/11 کے بعد ہم نے اختیار ہیں۔ یہ اختلاف موجود ہے کہ 9/11 کے فوراً بعد کون کون پائل کے ٹیلیفون پر مثبت رد عمل کس قدر جلد یا کس قدر تہذیب سے دیا جاتا چاہیے تھا اور اپنی حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کس قومیت کی سودے بازی کی جانی چاہیے تھی لیکن جو فیصلے ہوئے وہ بہر حال ہونے تھے اور اگر شروع ہی میں سودے بازی نہیں کی گئی تو اس کا کچھ ایسا قابل تلافی نقصان بھی نہیں ہوا کیونکہ سودے بازی کی گنجائش بعد میں بھی مسلسل موجود رہی ہے اور اندر خانے مسلسل سودے بازی ہوتی رہی ہے۔ اس سوال پر بھی اختلاف رائے موجود ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ سے تعاون جائز حدود کے اندر رہا ہے یا کہیں کہیں قومی حاکمیت کے تقاضے نظر انداز یا مجروح بھی ہوئے ہیں لیکن مشرقی حکومت کا دعویٰ یہی ہے کہ اس نے مناسب حدود سے تجاوز نہیں کیا جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے عراق میں اپنی افواج نہیں بھجوائی ہیں اور سلامتی کونسل میں بھی آنکلیں بند کر کے امریکی ترجیحات کی پیروی نہیں کی۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ سے تعاون میں بے اعتدالی کا مظاہرہ کرنے کے احترام کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس سے پاکستان کو پیچھے دھکیلی اور خارجی مشکلات سے نکلنے میں ابھی خاصی مدد ملی ہے۔

میری رائے میں خارج پالیسی کے دائرے میں مشرقی حکومت کی عمومی روش بالخصوص ہندوستان کے ساتھ تنازعات کے حل کے ضمن میں اختیار کی جانے والی پالیسی حقیقت شناسی کی مظہر ہے۔ صدر شرف اقتدار میں آنے سے پہلے اور کافی دیر بعد تک کشمیر اور پاک ہند تعلقات کے حوالے سے ایک بہت بڑا عقاب (Hawk) تھے۔ لیکن انہیں اس بات کا کرڈل دیا جانا چاہیے کہ اگرچہ قدرے تاخیر سے لیکن آخر کار انہوں نے پاک ہند تعلقات پر جدید حرکیات کے اثرات اور ان کے تقاضوں کا اندازہ کر لیا اور پہلے مسروراجپائی کے دور (اسلام آباد (جنوری 2004ء) اور پھر من موہن سنگھ کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد پاک ہند تعلقات کئی اصلاح کے لئے واقعات کی منطوق (سارنگی) تقاضوں اور عالمی رہنمائوں کی مقصودیت کا بھرپور آگ کر لیا۔ پاک ہند تعلقات میں اصلاح کا جو عمل اس وقت شروع ہے یہ

آخر کار کس صورتحال پر منتج ہوگا۔ ابھی نہیں کہا جاسکتا لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل درست خطوط پر آگے بڑھ رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میں نے اس عمل کے درست خطوط پر آگے بڑھنے کی جو بات کی ہے اس سے پاکستان کے وسیع حلقوں میں اختلاف کیا جاتا ہے لیکن مجھے اپنی رائے کے درست ہونے کا یقین ہے۔ صدر شرف نے فی الحقیقت ہندوستان کے بارے میں بالخصوص تنازع کشمیر کے حوالے سے ٹک اور استقامت کے اعتراف پر مبنی ایک روش اختیار کر رکھی ہے اور نجات موجودہ اس سے مفرد تھا۔ ہندوستان نے ماضی کی روش کے برعکس سز سونا گا ندھی اور ڈاکٹر من موہن سنگھ کی قیادت میں حقیقت پسندی کی راہ اپنائی تو آنے والے دو تین سالوں میں پاک ہند تعلقات کے معمول آنے کی توقع کی جاسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا بھی ہوگا جب کشمیر کا تنازع بھی تینوں فریقوں کے اطمینان کے مطابق حل ہو جائے گا۔ میری رائے میں مشرقی حکومت کے دور کی تیسری مثبت خصوصیت یہ ہے کہ مذہبی اور فرقہ وارانہ انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کے ایک انتہائی غیر محفوظ اور خطرناک ملک ہونے کا جو تاثر گہرا ہو چکا تھا وہ کالی حد تک زائل ہو گیا ہے۔ صدر شرف نے اپنے تازہ ترین انٹرویو میں روشن خیال اعتدال پسندی کے انہی تصورات کی پذیرائی مناسب قرار دے کر ایک اچھا قدم اٹھایا ہے جنہیں پاکستان کے عوام کی غالب اکثریت بھی قبول کرنے پر آمادہ ہو۔ صدر کی یہ وضاحت خیر مقدم کی مستحق ہے۔

اب آئیے یہ دیکھیں کہ مشرقی دور میں ہم نے کیا کھویا ہے؟ میری رائے میں مشرقی دور حکومت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ آئین باز بچہ اطفال بنا رہا ہے۔ اس میں ایسی تبدیلیاں کی گئی ہیں جو اصل آئین کی روح سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ بے شک بعض تبدیلیوں کے لئے دو تہائی اکثریت کا بھی اہتمام کرنا پڑا ہو گا لیکن انہیں عینک لحاظ سے آئینی تحفظ بھی حاصل ہو گیا ہو لیکن جمہوریت کی ارفع اقدار کے تحت ان تبدیلیوں کا خیر مقدم نہیں کیا جاسکتا۔ صدر مشرق نے بے شک ریفرنڈم کرایا ہوا اور سترہویں ترمیم نے ان کے انتخاب کے لئے آئین میں طے شدہ طریق کار کو بھی نظر انداز کر دیا ہو لیکن حقیقت شناس لوگوں کی نظروں میں مشرقی حکومت کا آئینی اور قانونی جواز آج بھی محلِ نظر ہے۔ صدر نے بلاشبہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق اکتوبر 2002 میں انتخابات کرا دیے لیکن یہ انتخابات وسیع حلقوں کی نظر میں پوری طرح شفاف اور منعقد نہیں تھے پھر میر ظفر اللہ خان جمالی کو اعتماد کا ووٹ دلوانے کے لیے جو طور طریقے اختیار کئے گئے کوئی جمہوریت پسند انسان ان کی توثیق نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں صدر مشرق کی سیاسی اور آئینی حکمت عملیاں ان کے دور کا سب سے کمزور پہلو ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان کا جمہوری ارتقا مجروح ہوا ہے۔ بعض ممتاز سیاسی شخصیات کے بارے میں بھی مشرقی حکومت نے جو روش اپنا رکھی ہے۔ اس سے ذاتی انتقام کی بو آتی ہے۔ نیز یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ طاقتور سیاسی حریفوں کو ہر قیمت پر کھیل کے میدان سے باہر رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ فطری طور پر عدلیہ پر بھی پچھلے پانچ سالہ دور حکومت کے ناپسندیدہ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

مشرق حکومت کی اقتصادی کامیابیوں کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ اس کے دور میں عدل اجتماعی (Distributive Justice) کا اہتمام کرنے کی کوئی قابل ذکر کوشش نہیں ہو سکی۔ از اللہ غربت کے لئے ضرور کچھ اقدامات کئے گئے ہیں لیکن بنیادی طور پر حکومت سماجی اور معاشی سٹینڈس کوئی کی محافظ ہے۔ پاکستان کو ایک ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے مقصد کی طرف کوئی قابل ذکر پیش قدمی نہیں ہو سکی۔ عوامی دباؤ کے تحت تعلیم اور صحت اور



سرکاری ملازمین کے لئے کچھ زیادہ فز ضرور آنے والے بجٹ میں مختص کئے جائیں گے لیکن پاکستان کو ایک فلاحی ریاست بنانے کے مقصد کی طرف اس سے کوئی خاص پیش قدمی نہیں ہوگی۔ صدر مشرف کی حکومت کو معاشی اور معاشرتی ناہمواریوں کے خاتمے کے لئے انقلابی اقدامات کرنے چاہئیں۔

باشکرپہ: ارشاد احمد حقانی (روزنامہ جنگ)

آج آپس میں اختلاف سہی  
ہیں زبانیں جدا مگر دل ایک  
سب کو ہوتا ہے ایک دن ایک جا  
راتے مختلف ہیں منزل ایک

### حریت رہنماؤں کی آمد۔۔۔ ایک تاریخ ساز لمحہ

مقبوضہ کشمیر کے حریت رہنماؤں کی مظفر آباد آمد بلاشبہ ایک تاریخی لمحہ اور ایک اہم تاریخ ساز پیش رفت ہے۔ کشمیری عوام کی نصف صدی سے زیادہ طویل جدوجہد کے دوران یہ پہلا موقع ہے کہ ان کے قائدین نے جمعرات کے روز ایک باضابطہ وفد کی صورت میں کنٹرول لائن کو پار کر کے آزاد کشمیر کی حدود میں قدم رکھا ہے اور انہیں کشمیر کی سرزمین پر اپنے بھائیوں سے آزادانہ صلاح مشوروں کا موقع مل رہا ہے۔ کشمیری رہنماؤں کا ۲ جون سے شروع ہونے والا یہ تاریخی دورہ پروگرام کے مطابق ۸ جون تک جاری رہیگا اور ۴ جون کو اسلام آباد پہنچنے کے بعد ان کی صدر پرویز مشرف، وزیراعظم شوکت عزیز، وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری اور مختلف پاکستانی سیاستدانوں سے بھی اہم ملاقاتیں متوقع ہیں۔ بدھ کے روز چکوتھی پل سے مظفر آباد تک مقبوضہ کشمیر کی مختلف جماعتوں کے قائدین کا جوش انداز اور فقید المثال استقبال کیا گیا وہ آزاد کشمیر کی حکومت اپوزیشن جماعتوں اور عام لوگوں کے ان حقیقی جذبات کا مظہر ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے ان رہنماؤں کی جدوجہد اور قربانیوں کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حریت لیڈروں کی کنٹرول لائن کے پار آمد کئی زاویوں سے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ بھارتی حکومت نے پہلی بار آل پارٹیز حریت کانفرنس کے رہنماؤں کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات کی ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ انہیں لائن آف کنٹرول کے دوسری طرف جا کر صلاح مشورہ کرنا چاہئے۔ ایک اچھی بات یہ ہے کہ حریت قائدین نے بھارت سے بات چیت کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور ان کے پاکستان کے ساتھ بھی بہت اچھے تعلقات ہیں۔ ان کے وفد میں میر واعظ مولوی عرف فاروق، پروفیسر عبدالغنی بھٹ، مولوی عباس انصاری، بلال غنی لون، فضل الحق قریشی غلام محمد بٹ محمد یعقوب وکیل کے علاوہ حریت کانفرنس سے باہر کی جماعتوں کے رہنما محمد یاسین ملک، سید شبیر احمد شاہ اور محمد عبداللہ تازی بھی شامل ہیں جبکہ ہندو چندرت، راجپوت اور خالصہ برادریوں کی نمائندگی اس حقیقت کا اظہار ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلقانہ حل کی جدوجہد میں مقبوضہ کشمیر کے تمام مذاکراتی گروہوں کے لوگ دل و جان سے مل رہے ہیں ان سب کا آدرش ایک ہے وہ سب ہی تازہ کشمیر کا ایسا مستقبل اور دیر پا تعقیر چاہتے ہیں جو کشمیری عوام کی

انگوں کے مطابق ہو۔ کشمیری رہنماؤں کے اس دورے کا مقصد کشمیری اور پاکستانی قیادتوں سے ملاقاتیں کرنا، عام لوگوں کے جذبات و احساسات سے ذاتی طور پر آگہی حاصل کرنا اور مسئلہ کشمیر کے مرحلہ وار حل کی طرف مثبت پیش رفت کی راہ ہموار کرنا ہے اگرچہ مسئلہ کشمیر کی حوالہ اور پیچیدگی کے باعث ۳ جنوری ۲۰۰۳ کے بعد جامع اور مربوطہ اکرانی عمل سمیت کسی بھی ملاقات یا بات چیت سے کسی فوری نتیجے کی توقع کرنا درست نہیں تاہم سرری نگر مظفر آباد بس سروس کے اجراء کے بعد کنٹرول لائن کے دونوں طرف عوام سے عوام کے رابطے کی راہ ہموار ہوئی ہے اور اب حریت رہنماؤں نے چکوتھی پل پار کیا ہے تو یہ بجائے خود ایک بہت بڑا واقعہ اور اہم پیش رفت ہے۔ آج سے دو سال قبل اس قسم کی کسی بات کا تصور بھی محال تھا۔ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کی حکومتوں نے پچھلے ڈیڑھ برس کے عرصے میں اپنے باہمی کے سخت رویوں سے ہٹ کر جو چلک اختیار کی ہے اس کے نتیجے میں نئی سیلنگ ہوئی ہے کہ ایک طرف دونوں ملکوں کے درمیان عوامی سطح پر روابط بڑھے ہیں تو دوسری جانب کشمیر کے دونوں حصوں کے عوام اور رہنماؤں کے درمیان باہمی رابطوں کے درمیان باہمی رابطوں اور ملاقاتوں کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ اس دورے میں مقبوضہ کشمیر کے رہنماؤں کو کنٹرول لائن کے اس طرف کے عوام اور رہنماؤں سے براہ راست ملنے کا موقع مل رہا ہے اس طرح وہ زمینی حقیقتوں کا بہتر طور پر ادراک کر سکیں گے اور اگر کسی قسم کی کوئی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں تو انہیں دور کیا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ بعض عناصر کی طرف سے ظاہر کئے گئے ان شکوک اور تحفظات کا ازالہ بھی ہوگا کہ پاکستان نے بھارت سے بات چیت کا عمل شروع کر کے تازہ کشمیر کے سب کے اہم فریق یعنی کشمیری عوام کو پس پشت ڈال دیا ہے جبکہ پاکستان اپنے اس موقف کا بار بار اعادہ کرتا رہا ہے کہ کشمیری عوام اس مسئلے کے سب سے اہم فریق ہیں۔

کشمیری رہنماؤں کی آمد کے موقع پر حکومت کی طرف سے ایک بار پھر واضح کیا گیا ہے کہ پاک بھارت جامع مذاکرات میں مناسب مرحلے پر کشمیری عوام کے حقیقی نمائندوں کو شریک کیا جائے گا اور پاکستان تازہ کشمیر کا کوئی ایسا حل قبول نہیں کرے گا جو کشمیری عوام کی امنگوں کی ترجمانی نہ کرتا ہو۔ یہ وضاحت بھارتی وزیراعظم کے اس حالیہ بیان بعد خاص طور پر بہت ضروری ہوگئی تھی جس میں ڈاکٹر من موہن سنگھ نے بھارت کی طے شدہ پوزیشن پر قائم رہتے ہوئے کشمیری عوام کا معاملہ نمٹانے کی بات کی ہے۔ بھارتی وزیراعظم کو اس حقیقت کا ادراک کرنا چاہیے کہ کسی بھی بات چیت کے تمام فریق اپنی اپنی طے شدہ پوزیشنوں پر قائم رہیں تو کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر کے رہنماؤں کی سرری نگر سے مظفر آباد روانگی کے موقع بھارتی وزارت خارجہ کا یہ بیان پاک بھارت تعلقات کو معمول پر لانے کے اب تک جاری عمل سے مطابقت نہیں رکھتا کہ اگر حریت رہنما کشمیر سے باہر گئے تو اس کا ذمہ دار پاکستان ہوگا۔ اس بات کو حقیقت پسندی سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک ایسے وقت جب کشمیری رہنما مسئلہ کشمیر کے متعلق امور پر تبادلہ خیال کے بغیر ان کا یہ دورہ زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا۔

ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ کشمیری رہنماؤں کے اس دورے سے کنٹرول لائن کے دونوں طرف کی کشمیری قیادت کو ایک دوسرے کا نقطہ نظر زیادہ بہتر طور پر جاننے کا موقع ملے گا۔ اور پاکستانی قیادت سے ان کا مکالمہ مسئلہ کشمیر کے زیادہ سے زیادہ بہتر حل کی راہ ہموار کرنے کا ذریعہ بنے گا اس دورے سے دونوں طرف کی قیادتوں کو کھل کر بات چیت کرنے کا موقع ملے گا اور پاک بھارت کے پوزٹ ڈائلاگ کے عمل کو آگے بڑھانے میں

مدخلے کی۔ کنٹرول لائن کے دوسری طرف سے پاکستان کی طرف آنے والے تمام کشمیری رہنماؤں کو آزاد کشمیر اور پاکستان کے عوام خلوص دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ جو رہنما کسی بھی وجہ سے نہیں آ سکے ہیں وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے جلد ہی اپنے آزاد کشمیر اور پاکستان کے بھائیوں کو شرف میزبانی سے نوازیں گے۔ برصغیر اس وقت جس تاریخی موڑ پر کھڑا ہے، اس میں تمام حلقوں بالخصوص کشمیری رہنماؤں کے اس قسم کے رابطے اور دور رس غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔

## ایران۔ ایشی تنازع اور امریکہ

ایرانی پارلیمنٹ نے منظوری دے دی ہے کہ یورینیم کی افزودگی کا عمل شروع کیا جائے اس سلسلے میں ایک تفصیلی خبر روزنامہ جنگ کی 16 مئی کی اشاعت میں شائع ہوئی تھی۔ انتہائی پیچیدہ صورتحال میں اس خبر نے جلتی پرتیل کا کام کیا۔ امریکہ اور یورپ دونوں جگہ اس پر شدید رد عمل ہوا ہے اور ایک ایسا منظر نامہ سامنے ابھر رہا ہے جیسا عراق پر حملے سے پہلے سامنے آ رہا تھا۔ امریکہ عراق سے نکلنے کیلئے زمین ہموار کر چکا ہے لیکن جنگی حکمت عملی کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ عراق میں موجود رہ سکتا ہے۔ ایک بات یقینی ہے کہ امریکہ اس وقت تک ایران پر حملہ نہیں کرے گا جب تک وہ یورپ کو اپنا ہموار بنانے اور حاض طور پر فرانس اور جرمنی کو۔ برطانیہ کی حکومت امریکہ کے ساتھ ہے برطانیہ میں ٹونی بلیر کی تیسری بار کامیابی نے جو کہ صدر ریش کے زبردست حامی ہیں امریکی خفیہ گیر لابی کو بڑا حوصلہ دیا ہے۔

12 مئی کے اخبارات میں یہ خبر آئی کہ برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے اس سلسلے میں ایران کو ایک سخت مراسلہ روانہ کیا ہے کہ وہ یورینیم کی افزودگی شروع نہ کرے اور اس وعدے سے نہ بھرنے جو اس نے یورینیم یونین سے کر رکھا ہے۔ اس خط میں کہا گیا ہے کہ اگر ایران نومبر 2004 کے وعدے سے بھرتا ہے جس کی رو سے افزودگی سے متعلق سرگرمیوں کو اس نے ختم کر دیا تھا تو یہ سمجھا جائے گا کہ ایران ایشی اسلحہ کی تیاری کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ صورتحال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اگر ایران اپنا وہ وعدہ درست نہیں کرتا ہے تو ہم اس تنازع کو سلامتی کونسل میں لے جانے کی حمایت کریں گے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے بھی ایسی ہی سوچ کا اظہار کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ ہم امید تو یہی رکھتے ہیں کہ ایران ایسا قدم نہیں اٹھائے گا اس لئے کہ وہ اس کے نتائج سے اچھی طرح واقف ہے ایران کا موقف یہ ہے کہ وہ ایشی ہتھیار نہیں بنائے گا لیکن جوہری ٹیکنالوجی کے پرامن استعمال کے حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔ امریکہ اور اسرائیل دونوں کا موقف ایک جیسا ہے کہ ایران کو مکمل طور پر غیر ایشی صلاحیت رکھنے والا ملک ہونا چاہیے یعنی امریکہ یہ چاہتا ہے کہ ایران ایشی ٹیکنالوجی کے حصول کے حق سے مکمل طور پر دستبرداری کا اعلان کرے اور تمام تخصیصات کو ختم کر دے۔ ایران اس کے لئے تیار نہیں ہے۔

کچھ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ امریکہ کی کانگریس کے ارکان کھلم کھلا یہ کہہ رہے تھے کہ ایران کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے اس سلسلے میں امریکی CIA کو 18 ملین ڈالر کے فنڈ فراہم کرنے کا ایک منصوبہ زیر غور تھا۔ امریکی کانگریس کے رہنما ارکان اس منصوبے کے لیے کام کر رہے تھے لیکن صدر کنتن کی حکومت کا موقف اس سلسلے میں یہ تھا

کہ ایران کے خلاف سخت اقدامات سے امریکہ اور مغربی ملکوں کے درمیان کھچاؤ پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ فرانس جرمنی اور اطالی کے تیل سے متعلق ایران سے مفادات وابستہ ہیں۔ امریکہ یہ چاہتا ہے کہ ایران کا معاشی مقاطعہ کر دیا جائے تاکہ وہ تیل اور گیس سے آمدنی حاصل نہ کر سکے۔ یہ بات یقینی ہے کہ اگر ایشی تنازع کے حوالے سے یہ معاملہ سلامتی کونسل کے سامنے چلا گیا تو نہ صرف یہ کہ ایران کے خلاف معاشی، تجارتی اور فوجی پابندیاں لگادی جائیں گی بلکہ سلامتی کونسل کی قرارداد اس طرح سے پیش ہوگی کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی کو بھی ممکن بنایا جاسکے۔ اس وقت ایران میں ایشی توانائی کا سب سے اہم ادارہ جہاں پر یورینیم کی افزودگی ہوتی ہے وہ اصفہان کے پہاڑی علاقے میں واقع ہے۔ یہ ٹیکٹری 1998 میں بحال کو پہنچی اور اس میں پہلی مرتبہ یورینیم ہیکس فلورائیڈ (UF-6) کی تیاری شروع کی گئی۔ یو ایف۔6 یورینیم کی افزودگی میں استعمال ہوتا ہے اس مقصد کیلئے ایران نے اصفہان سے نوے میل دور ایک پلانٹ لگایا ہے ایران نے یورینیم افزودگی کی صلاحیت، ابھی ماضی قریب میں حاصل کی ہے۔ اور ایران ایسا لوں ملک ہے جس نے یہ صلاحیت حاصل کی ہے۔ (آٹھ دوسرے ملک امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس، چین، پاکستان، بھارت اور برازیل ہیں۔) IAEA کے ذرائع کا کہنا یہ ہے کہ صرف گزشتہ اکتوبر جون میں ایران نے 40 سے 45 KG UF-6 گیس تیاری کی تھی مغربی ممالک میں اور امریکہ میں اس اندیشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ایران اس گیس کو ایشی اسلحہ بنانے میں استعمال کرے گا۔ گزشتہ اکتوبر کے بعد اودھر کے مطابق ایران کے پاس 1274 سینٹری لیونج موجود تھے۔

ایران کی اسٹریٹجک پوزیشن ڈراماٹک ہے اس لئے کہ ایران نے NPT پر دستخط کئے ہوئے ہیں اس لئے وہ اس وقت تک IAEA کے ضوابط کا پابند ہے جب تک وہ اس سے الگ ہونے کا اعلان نہ کر دے اب صورتحال یہ ہے کہ ایک طرف تو IAEA کا دباؤ بڑھ رہا ہے دوسری طرف امریکہ اور مغربی ملکوں کا دباؤ ایک خاص سمت میں جا رہا ہے جہاں وہ یا تو ایران کے خلاف طاقت استعمال کریں گے یا سلامتی کونسل کے ذریعے اس کا مقاطعہ کریں گے پابندیاں لگائیں گے۔ یہ اس لئے ہو رہا ہے تاکہ ایران کو ڈی نوکلیرائزیشن پر آمادہ کیا جاسکے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ امریکی CIA نے والے انتخابات کو کسی نہ کسی طرح موجودہ حکومت کے بدلنے کے لئے استعمال کرے کیونکہ ماضی میں وہ یہ کرتی رہی ہے اور 1976 میں بھی انہوں نے ایسی منصوبہ بندی کی بھی تھی۔

گزشتہ دنوں جب اسرائیل کے وزیر اعظم شلون صدر ریش سے ملنے کے لئے امریکہ گئے تھے تو وہ تمام دستاویزات فوٹو گراف اور شواہد بھی ساتھ لے گئے تھے جن میں سے وہ امریکی صدر اور پیٹنگٹون کے سخت گیر پالیسی سازوں کو باور کرانا چاہتے تھے کہ ایران کسی بھی وقت ایشی ہتھیار بنا سکتا ہے اور اس کے پاس وہ میزائل بھی ہیں جن کے ذریعہ وہ اہم بم نشانے پر گر سکتا ہے یاد رہے کہ اسرائیل اور امریکہ دونوں کا یہ موقف ہے کہ ایران یورپی یونین کو مذاکرات میں الجھا کر وقت لے رہا ہے اس لئے فیصلہ کن اقدامات میں دیر نہ کی جائے۔ ایران کے خلاف IAEA کو امریکی جاسوسی اداروں کو، اسرائیلی جاسوسی ذرائع کو بہت سی معلومات موجودہ حکومت کے مخالفین، اپوزیشن گروپ جو ملک سے لے باہر ہیں وہ فراہم کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ امریکہ نے ایران پر اسلامی انقلاب کے بعد ہی سے پابندیاں نافذ کر رکھی ہیں۔ لیکن اب امریکہ اور اسرائیل کے ہاتھوں سے صبر کا دامن چھوٹا جا رہا ہے امریکی موقف تو بالکل صاف ہے کہ وہ کسی قیمت پر ایران کو ایشی اسلحہ نہیں بنانے دے گا ابھی کوئی چندرہ میں دن پہلے کوئٹہ ویزارٹس نے یہ بات صاف طور



پرکھی ہے کہ امریکہ پر امن، نیٹو پروگرام کی آڑ میں ایران کو ایٹمی اسلحہ نہیں بنانے دینگے امریکہ کا لہجہ یہ بتاتا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یورپی یونین اور ایران کے درمیان بھی تناؤ بڑھ رہا ہے۔ پہلے ایران نے یورینیم کی افزودگی کے لئے بعض شعبوں میں سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا تھا اب ایرانی پارلیمنٹ نے اس کی منظوری دیدی ہے جس سے یورپی یونین بھی امریکی موقف کے قریب ہونا نظر آ رہا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آثار اچھے نہیں ہیں۔ ایران کے رویے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسے امریکہ کے دباؤ کی فکر نہیں ہے۔ لیکن امریکہ ایک حکمت عملی کے تحت ایران کو تنہا کرنے میں کامیاب ہونا چاہتا ہے۔

البتہ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ایران کے خلاف اگر کوئی کارروائی کی گئی تو مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا میں سیاسی بیجان برپا ہو جائے گا اور پورا علاقہ عدم استحکام کا شکار ہو جائے گا تیل کا بحران پیدا ہوگا اور یورپی ممالک کے ساتھ جنوب مشرقی ایشیا میں معاشی ابتری پیدا ہو سکتی ہے ایسا لگتا ہے کہ عراق کو غیر مستحکم کرنے کے پیچھے یہ سوچ بھی تھی کہ ایران پر دباؤ اسی وقت موثر ہوگا جب اس کی سرحدیں عراق کے ساتھ حصار میں ہوں اور عراق کا تیل ترکی کے ذریعے آسانی سے یورپ کی منڈیوں تک پہنچتا رہے یہ مقصد تو حاصل ہو گیا ہے امریکی فوجوں کی موجودگی ایران عراق سرحد کو کسی وقت بند کر سکتی ہے اور ایران کے خلاف کارروائی میں اسرائیل اہم فوجی کردار ادا کر سکتا ہے اور وہ اس کیلئے تیار بھی ہے لیکن فوج کشی کسی مسئلے کا حل نہیں ہے ابھی کئی آپشن باقی ہیں۔ عالمی قوتوں کو بے مبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذاکرات کا عمل جاری رہنا چاہیے۔

ابھی ایران نے ایٹم بم نہیں بنایا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ ایٹمی اسلحہ وہ نہیں بنائے گا لیکن اسرائیل کے پاس تو 400 ایٹم بم ہیں۔ اس سے کوئی باز پرس نہیں کر رہا۔ اسرائیل کے پاس ایٹم بموں کی موجودگی کے بارے میں انکشاف کس نے کیا ہے یہ پٹا لگوں کے ایک سابق بڑے عہدیدار کا بیان ہے جس کا نام ڈیٹیل ایٹس برگ ہے۔ آخر دنیا نے اس طرف سے آنکھیں کیوں بند کر رکھی ہیں۔ جہاں تک ایران کا معاملہ ہے دنیا کو ایک خطا رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے یہ ایران کا ہی نہیں ہر ملک کا یہ حق ہے کہ وہ پر امن مقاصد کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی کا حصول ملک کی ترقی کیلئے ممکن بنائے۔ لہذا بڑی طاقتیں دنیا کو خطرناک جگہ نہ بنائیں اس کا گوارہ نہ بنائیں۔

بشکریہ: سلیم یزدانی

## تہذیبوں کا تصادم؟

پچھلے کچھ سالوں سے دنیا میں بحیثیت مجموعی جو صورت حالات چل رہی ہے اس کا یہ پہلو بطور خاص توجہ طلب ہے مغرب (بشمول اور بالخصوص امریکہ) کی اکثر کوششوں کا ہدف اسلام اور مسلمان ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس معاملے پر قدرے گہرائی میں جا کر سوچیں مغرب کے عمومی حالات و رجحان پر ایک نظر ڈال لیتا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ تر لوگ جانتے ہیں مغرب ایک عرصے سے دین و سیاست کی تقسیم و تفریق کے راستے کو اختیار کر چکا ہے۔ اس کی تفصیلی وجوہات علمائے کرام بہتر جانتے ہیں لیکن موٹی اور بنیادی بات یہ ہے کہ مغربی تہذیب مادہ پرستی کے جس راستے

پر چلن چاہتی تھی مذہبی اقدار و روایات اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہی تھیں۔ لہذا انہوں نے باقاعدہ سرکاری طور پر یہ طے کر لیا کہ مذہب اور ریاست الگ الگ راستے پر چلیں گے۔ حکومتیں کیا کرتی ہیں اس سے مذہب کو واسطہ نہیں ہونا چاہئے اور مذہب سے کیا کرنا یا کہنا ہے اس سے ریاست کو کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ طوالت سے بچنے کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ دین و دنیا کی اس تفریق کے نتیجے میں مغربی معاشرے نے جو مسافت اب تک طے کی ہے اس میں وہ مردوں کی مزدوروں کے ساتھ باقاعدہ شادی اسی طرح ایک عورت کی دوسری عورت سے شادی۔ بغیر نکاح کے آزادانہ جنسی اختلاط اور ایک ساتھ رہنے بچے پیدا کرنے تک جا پہنچے ہیں اور یہ ٹھنڈی جہت سفر کی نشاندہی ہے۔ منزل و مصلحہ کے بارے میں ابھی کچھ کہنا ممکن نہیں۔

ہمارا موضوع چونکہ حالیہ برسوں کے اندر مغربی معاشروں کے بعض ایسے اقدامات ہیں جن کا براہ راست ہدف اسلام یا مسلمان بنتے ہیں اس لئے مذکورہ مغربی تہذیبی پیشرفت کے نتیجے میں اکثر مغربی ملکوں میں خواتین کا حجاب اختیار کرنا یا صرف سر پر اسکارف باندھنا قابل اعتراض بنا دیا گیا ہے۔ حجاب یا سر کو دوپٹے سے ڈھانپنا چونکہ مسلمان معاشرے کا خاصا ہے لہذا مغربی تہذیب کے اس اقدام کا نشانہ مسلمان عورتیں اور بچیاں ہی بنتی ہیں جنہیں اپنے انسانی اور تہذیبی حق کے لئے باقاعدہ عدالتی جنگیں لڑنا پڑتی ہیں۔ یہاں اس عوامی تبصرے کا ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا جس میں اس حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے کہ مغرب ایک ایسا آزاد معاشرہ ہے جہاں عورتوں کو بے حجاب یا بے لباس ہونے کا حق تو حاصل ہے لیکن جب کرنے یا سر ڈھانپنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ خیر یہ تو جیسا کہ عرض کیا ایک جملہ معترضہ تھا۔ سو آدم برسر مطلب۔ ہم کہہ رہے تھے کہ مغربی معاشروں کے ایسے اقدامات سے بالعموم مسلمان ہی متاثر ہوتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا معاملہ بھی اسی سے ملتا جلتا ہے آپ ساری دنیا کے نقشے پر نظر دوڑائیں دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ہدف مسلمان ہی دکھائی دیں گے حالانکہ دہشت گردی کسی ایسی چیز کا نام رکھ لیا گیا ہے جس کی اس کے خلاف عالمی جنگ کا اعلان کرنے والوں کو بھی واضح اور متعین تعریف تک معلوم نہیں۔ جس حرکت یا جدوجہد کو مغرب والے دہشت گردی کہہ دیں وہی ساری دنیا کیلئے دہشت گردی ہے اور اسے مارنے کا کام بھی ساری عالمی برادری کا فرض قرار پاتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ جب کوئی کشمیری فلسطینی یا چیچن لوگوں کی جدوجہد کی بات کرتا ہے تو اسے جھٹ سے دہشت گردی کہہ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ بد نصیبی کی حد تو یہ ہے کہ مسلمان ملکوں کے زیادہ تر حکمران بھی اسے دہشت گردی اور انسانیت کے خلاف جرم قرار دینے سے نہیں ہچکچاتے لیکن اگر کوئی غلطی سے بھی سوڈان انڈونیشیا نايجیر یا کسی اور مسلمان ملک میں بڑے پیمانے پر غیر مسلم گوریلوں کی پر تشدد کارروائیوں کا ذکر کر بیٹھے تو انہیں فی الفور جدوجہد آزادی اور ان گوریلوں کے انسانی اور تہذیبی حقوق کا نام دے کر معرض کا منہ بند کر دیا جاتا ہے۔ انڈونیشیا کے صوبے تیمور کی تقسیم تو سب کے سامنے کی بات ہے۔

مشرقی تیمور میں رہنے والے عیسائی گوریلوں نے وہاں کے مسلمانوں کے خلاف کیا کیا تحرشی اقدام نہیں کیا کتنے مسلمانوں کو قتل کیا کتنی مسجدیں شہید کر دیں لیکن ساری دنیا میں کسی کے منہ سے ان کے لئے دہشت گردی کا لفظ تک نہیں نکلا۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں نے بھی مشرقی تیمور کے گوریلوں کو انسانی حقوق کے علمبردار کے طور پر تسلیم



کیا اور امریکہ آسٹریلیا اور دوسری مغربی طاقتوں نے برسر میدان اور سفارتی سطح پر ان کی ہر طرح سے مکمل کراہی کی تھی کہ اسے تھوڑے ہی عرصے میں ایک آزاد ملک کی حیثیت دلا دی اور اس ملک کی آزادی کے جشن میں امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ اس کی وجہ مسلمان ملک انڈونیشیا کی ٹوٹ پھوٹ تھی جو یا نہیں لیکن بنظر ظاہر اس دلیل کو امریکہ یا دنیا کی کوئی دوسری طاقت کم از کم حق و انصاف کی بنیاد پر ہرگز نہیں جھٹلا سکتی کہ ایسا صرف اسی وجہ سے کیا گیا کہ جو ملک توڑا جا رہا تھا وہ مسلمانوں کا ملک تھا اور جو لوگ اسے توڑنے کی جدوجہد کر رہے تھے وہ مسلمان نہیں تھے ورنہ اسی کے ساتھ جڑا ہوا یہ سوال کیسے رد کیا جاسکتا ہے کہ کشمیری اور فلسطینی ایسی ہی جدوجہد نصف صدی سے کر رہے ہیں نہ صرف یہ کہ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتا بلکہ ان کی جدوجہد کو سرے سے حقوق انسانی کی جدوجہد ہی تسلیم نہیں کیا جاتا۔ وہ مغرب کی نظر میں دہشت گرد ہیں اور دہشت گردی کا خاتمہ مغربی طاقتوں کا مقدس مشن ہے۔ اسی لیے تو فلسطینیوں کشمیریوں کی حمایت میں بھی کوئی آواز نہیں اٹھا سکتا۔ اس لیے کہ جو آواز اٹھائے گا سیدھا سیدھا دہشت گردوں کا سر پرست کہلائے گا اور یہ خطرہ کوئی بھی مول لینے کے لئے تیار نہیں۔

ایک اور پہلو دیکھیں۔ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق حیا اسلام کا بنیادی شعار ہے اب آپ دیکھ لیں مغربی تہذیب اور معاشرے کی ایک بنیادی خصوصیت بے حیائی اور بے حجابی ہے چھوٹے بڑے ماں باپ بہن بھائی کوئی کسی سے کسی بات پر شرم یا حجاب نہیں کرتا۔ اس کے باوجود اگر بات اپنے اپنے معاشرے اور اپنی اپنی تہذیب تک محدود رہے تو مان لیا جائے۔

یہاں تو اصرار ہے کہ آپ بھی اپنی قدروں کو چھوڑو ہماری اپناؤ ویلنٹائن ڈے نڈائیر ٹائم مرا تھن ریس مرد وزن کو بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے میل جول کی ہر وقت اور ہر جگہ آزادی سب اپنے ہاں رائج کر دینا بھلائی دیکھئے کیا کوئی مسلمان مغرب میں جا کر ان پر اپنی اقدار (تخلیہ یا بوزور) مسلط کرنا چاہتا ہے لیکن ہمارے معاشرہ میں وہ اپنی ساری خرافات رائج کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اس طرح یہ امر بلا شک و شبہ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ تہذیبوں کا تصادم اگر خطرہ ہے تو اس خطرے کی آبیاری خود مغربی طاقتیں کر رہی ہیں۔ یعنی یہ تصادم اسلام کے ماننے والے نہیں چاہتے نہ ان کی وجہ سے ایسے کسی خطرے کے سر اٹھانے کا امکان ہے یہ تصادم اور یہ خطرہ مغربی طاقتوں کی اس سوچ اور کوشش سے پیدا ہو رہا ہے جو وہ اپنی تہذیب کا ہر اچھا برا پہلو ہم پر مسلط کرنے کی شکل میں کر رہی ہیں اور اس کام کیلئے ہمارے معاشرہ میں سے بہت سے لوگوں کو کسی نہ کسی شکل میں اپنے ساتھ تعاون پر تیار کر رہی ہیں اقبال جیسے دانائے راز افراد کے الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ مغرب اپنے آپ کو بالاتر اور افضل قرار دیتے ہوئے ساری دنیا کو ہم رنگ مطیع بنا کر رکھنا چاہتا ہے بہت سی شرعی تہذیبیں اور معاشرے مغرب کی ظاہری چکا چوند سے متاثر ہو کر ان کے رنگ کو قبول بھی کر رہے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اسلام اللہ کا آخری دین ہونے کی حیثیت سے اس طرح مغرب کا تابع فرمان بن کر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان اس جاہلانہ مغربی کوشش کے آگے ہر انداز ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ ہمیں سے تہذیبوں کا تصادم جنم لیتا ہے لیکن اس بات کو دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ اس کی ذمہ داری مغرب پر ہے مسلمانوں پر نہیں یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ تاریخی حوالے سے دیکھا جائے تو تہذیبیں عمومی طور پر آپس میں تصادم کی کیفیت اختیار نہیں کرتیں بلکہ ایک دوسری سے کچھ نہ کچھ اخذ کرتے ہوئے آگے بڑھتی ہیں۔

بات تو بہت لمبی ہو سکتی ہے لیکن ہمیں صرف اپنے دل و دماغ میں سر اٹھاتے اس اندیشے کی نشاندہی کرنا مقصود ہے کہ یہ واقعات اور ان سے ملنے جلتے بے شمار دوسرے معاملات کہیں ہمیں تہذیبوں کے اس تصادم کی جانب تو نہیں لے جا رہے جس کی نشاندہی ایک امریکی پروفیسر ہنگامی بڑی سنجیدگی کے ساتھ کر چکے ہیں لیکن اس نظریے کو ہزاروں لاکھوں دانشوروں نے اپنی جانیں کھپا رکھی ہیں۔ اس لیے کہ سرکار اسراف سے ڈھانپنے والی عورت ایک تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے لیکن مغرب اس عورت کو کسی دوسری تہذیب کے لئے خطرے کی علامت سمجھ کر اس کے سر سے اسراف اتار لینا چاہتا ہے۔ یہ تہذیبوں کا تصادم تو ہوا۔

بشکریہ عبدالقیوم ساجد

## عالم اسلام۔ محرومی و بے چینی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد میں انجمنی حساس علاقہ سے ملحق درگاہ بری امام۔ یہ ذرا مختلف الخیال فرقوں میں یکساں طور پر معزز و متوقر سمجھا جاتا ہے۔ آئے سال عرس کے موقع پر تمام مکاتب فکر کے لاکھوں زائرین جمع ہوتے۔ اسی کی مناسبت سے سکیورٹی اور تحفظ کے انتظامات بھی کئے جاتے ہیں یا کم از کم کئے جانے چاہئیں۔ اس سال بھی عرس کے موقع پر بہت لوگ جمع ہوئے تقریبات کے اختتام پر ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس میں بھی حاضرین کے بڑی تعداد موجود تھی۔ اس پر اس مذہبی تقریب کو ایک بد بخت خود کش حملہ آور نے اپنے جسم کے چھتھرے اڑا کر اور اپنے ساتھ درجنوں بے گناہ لوگوں کی جان لے کر زوردار دھماکہ سے تھریر کر دیا۔ یہ حملہ درگاہ کے اندرونی حصہ میں مزار کے بہت قریب کیا گیا۔ درجنوں زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ یہ حملہ ایسے موقع پر کیا گیا۔ درجنوں جب اسلام آباد انواع و اقسام کی سیاسی و سفارتی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ امریکی اسٹینٹ سیکرٹری آف سٹیٹ کرستین روکا اسلام آباد میں موجود تھیں۔ ایک بھارتی وفد سیاحین کے مسئلہ پر مذاکرات کے لئے اسلام آباد آیا ہوا تھا اور پھر جنرل پرویز مشرف نیشنل سکیورٹی کونسل کے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے اس بڑے حادثہ پر برپا ہونے والے کھرام کی آہ بکا بھی ماند نہ پڑنے پائی تھی کہ کراچی میں ایک اور خود کش حملہ کے ذریعہ امام بارگاہ مدینۃ الاسلام کے تقدس کو پامال کرنے کی مذموم حرکت کی گئی۔ گو اس حملہ کو حفاظتی عمل بنے ناکام بنا دیا تھا کہ اس خود کش حملہ آور سمیت 16 افراد کی جانیں گئیں۔ نتیجہ کے طور کے طور پر بھڑک اٹھے والے فسادات نے گرد و نواح میں تباہی مچا دی۔ درجنوں گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ متعدد دفاتر تخریب و تاراج ہوئے ایک ریستوران کو بھی آگ لگا کر تباہ کیا گیا جس کے ملبے سے 6 بے گناہ شہریوں کی جلی ہوئی لاشیں برآمد ہوئیں۔ کراچی ہی میں ایک اور واقعہ میں جماعت اسلامی کے نائب امیر اسلم مجاہد کو ان کی گاڑی کو کھڑا کر کے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ جماعت اسلامی نے اس واقعہ کا اہرام کراچی میں مخالف سیاسی قوت پر لگایا ہے (جبکہ اس سیاسی جماعت نے اس الزام کی تردید کر دی ہے) کراچی میں جاری خاک و خون کے کھیل کی یہ ایک دوسری جہت ہے۔

خدا جانے کب تک مذہب کے نام پر بے گناہ شہری زندگی سے محروم ہوتے رہیں گے۔ کب تک مقدس عبادت گاہیں دہشت گردی کا نشانہ بنتی رہیں گی۔ کب تک خاندان کے خاندان کفالت کرنے والوں کی سرپرستی سے محروم

ہوتے رہیں گے۔ کب تک؟ یہ نتیجہ اسی عاقبت نا اندیشانہ بیاں بازی اور ریاستی پالیسی کا ہے جو مصلحت کی بن پر حکومتوں نے اپنائے رکھی۔ جس کے ذریعہ استبداد پسندوں کی مسلسل باز برداری اور حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔ لوگ یقیناً اس صورت حال سے وق اور پریشان ہیں۔

آزادی کی جدوجہد میں برصغیر کے مسلمان خواہ ان کا تعلق کسی مکتبہ فکر سے ہو، ایک پرچم اور ایک پلیٹ فارم پر ایک قائد کی رہنمائی میں اکٹھے تھے۔ کسی کو خبر نہ تھی کہ کون شیعہ ہے، کون سنی، کون دیوبند اور کون بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ بس یہ کہ سب صرف مسلمان تھے۔ کسی کو کسی سے شکایت نہ تھی۔ مختلف مکاتب فکر کے مسلمان مل جل کے رہے تھے اور اپنی بساط اور توفیق کے مطابق ذاتی اور قومی ترقی کے عمل میں مصروف تھے۔ مذہبی عقائد کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی روش ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے دانستہ طور پر اور فیصلہ کن انداز میں مذہبی قوتوں کو سیاسی لابی کے طور پر استعمال کیا۔ آج ہم فرقہ وارانہ نفاق اور تشدد کی جو فصل کاٹ رہے ہیں اس کی کاشت اور آبیاری ضیاء الحق نے کی تھی۔ یہ اور بات کہ بعد میں آنے والی حکومتوں نے بھی اس ریاستی پالیسی کو ترک کیا اور اس کی حوصلہ شکنی کی۔ نتیجہ وی نکلا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

سویت یونین کے خلاف افغانستان جہاد پالیسی کسی اور ملک کی تھی عمل درآمد ہمارے حصہ میں آیا۔ جب تک امریکہ کا الوسیدھا ہوتا رہا، افغانستان جنگجو مجاہدین قرار پائے۔ پاکستان کو صرف فریٹ لائن ٹیسٹ کا خطاب عطا ہوا۔ اس کے ساتھ تیس لاکھ مجاہدین، ہیردین اور کلاشکوف کلچر کے تحفے ہماری جھولی میں ڈال دیئے گئے۔ یہ ایسی ستم ظریفی تھی جس کا ثبوت پاکستان آج تک بھگت رہا ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ افغانستان جہاد، کشمیر کی جنگ آزادی، فلسطین، چیچنیا، کسی جگہ بھی 9/11 سے پہلے خود کش حملہ کی روایت عام نہ ہوئی تھی پھر 9/11 کے بعد یہ طریقہ عام کیوں ہو گیا؟ پاکستان میں خود کش حملہ کا کوئی اقدام اس سے پہلے ریکارڈ پر نہیں۔ 9 ستمبر کے واقعات سے متعدد ملکوں نے جن میں امریکہ سرفہرست ہے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی ملکوں میں نفاق اور فرقہ واریت کو شدہ دی گئی۔ عراق پر تو خیر کھلم کھلا قبضہ ہے ہی، ایران کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ عراق، فلسطین، کشمیر، چیچنیا وہ علاقے ہیں جہاں کے مسلمان حق اور انصاف کے طالب ہیں لیکن اس سے محروم۔ مگر یہ محرومی دور نہ ہوگی جب تک مسلمان اقتصادی طور پر، تعلیمی طور پر اتنی ترقی نہیں کر لیتے کہ اپنا حق تسلیم کروا سکیں۔

آج مسلمان کل عالم میں رسوا ہیں۔ سماجی طور پر، اقتصادی طور پر، تعلیمی طور پر، ہر اعتبار سے پس ماندہ۔ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں میں مسلمانوں میں مسلمانوں کا کہیں نشان نہیں۔ ہم کرہ ارض کی کل آبادی کا چوتھائی حصہ ہیں۔ دنیا بھر کے توانائی کے ذخیرے 70 فیصد کے لگ بھگ مسلمانوں کے تصرف میں ہیں۔ تعلیمی حساب سے دیکھا جائے تو تمام اسلامی ممالک مل کر بھی صرف 500 بی ایچ ڈی افراد پیدا کرتے ہیں جبکہ برطانیہ اور بھارت میں بی ایچ ڈی کرنے والوں کی تعداد تین ہزار اور پانچ ہزار سالانہ ہے۔ انہی وجوہ کی بنا پر دنیا کی مجموعی پیداوار میں عالم اسلام کا کل حصہ 12 سو سے 13 سو ملین ڈالر سالانہ ہے جبکہ محض ایک ملک جاپان کی مجموعی پیداوار 5500 ملین ڈالر سالانہ ہے۔ جرمنی کی پیداوار سے لگ بھگ ڈھائی گنا زیادہ ہے۔

## لندن دھماکوں کے بعد

7 جولائی کو ہونے والے لندن بم دھماکوں کے بعد برطانیہ میں بسنے والے مسلم تارکین وطن پر عموماً اور پاکستانی تارکین وطن پر خوف کے سائے منڈلا رہے ہیں اور وہ فکر مند ہیں کہ دھماکوں کے بعد دوسرے مذاہب کے ماننے والوں اور مسلمانوں کے درمیان دوریاں بڑھ سکتی ہیں جب کہ آئندہ ان کے کردار کو شک کی نظر سے دیکھا جائے گا انہیں یہ بھی خدشات لاحق ہیں کہ اقتصادی، تعلیمی، تہذیبی اور معاشرتی سطحوں پر بھی وہ دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے اور اس بنا پر وہ ایک طرح کے احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گے۔

یہ ایک خوفناک حقیقت ہے کہ بم دھماکوں میں ملوث چاروں بم بار برطانوی تھے مگر اس کے باوجود ان میں سے تین کے اجداد پاکستانی ہو چکی ہیں۔ پرنس صرف برطانیہ میں پاکستانی کیونٹی کو روٹل کا سامنا کرنا پڑا بلکہ ان دھماکوں کی تمام تر ذمہ داری مسلمان نوجوانوں کے سر ڈالتے ہوئے اس کا تعلق پاکستان سے جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیر واضح طور پر کہہ چکے ہیں کہ یہ تہذیبوں یا مذہب افراد کا تصادم نہیں ہے اور ان کاروائیوں کو مسلمانوں سمیت تمام لوگ قابل نفرت سمجھتے ہیں شیطانی نظریات حملہ آوروں کو ایسا کرنے پر اکساتے ہیں۔ ہم محض اقوام کے رویے تبدیل کر کے حملہ آوروں کو نہیں روک سکتے۔ ادھر برطانوی پولیس نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ دھماکا کرنے والے خود کش بمبار تھے اور وہ برطانوی شہری تھے۔

بم دھماکوں کے تین مہینہ خیز شہر بمباروں کا تعلق لیڈز سے تھا اور تینوں کے اجداد پاکستان نژاد برطانوی تھے۔ لیڈز کے مسلم ایشیائی باشندوں کے لیے یہ ایک تلخ حقیقت ہے کیوں کہ اس کے مبنی پہلو سامنے آنا شروع ہو گئے متعدد مساجد پر حملوں کے علاوہ ایک پاکستانی نژاد برطانوی شہری کو تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا ہے۔ اب نہ صرف لیڈز کے مسلم ایشیائی اس خدشے کا شکار ہیں بلکہ پورے برطانیہ میں مسلم کیونٹی کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ لندن کے بم دھماکوں کے حوالے سے پیدا ہونے والے رد عمل ان کے مسائل میں اضافہ کرے گا۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر منیر اکرم نے برطانوی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ بم دھماکوں میں پاکستان یا کسی دوسرے ملک کو ملوث نہ کرے اور اس بات پر غور کرے کہ یہ دھماکے کہیں برطانیہ کی داخلی صورتحال کے سبب تو نہیں۔ لیکن 7 جولائی کے دھماکوں کے بعد یورپی میڈیا نے شدت سے یہ سوال اٹھایا ہے کہ مسلمان ہم سے نفرت کیوں کرتے ہیں اور اسلامی دہشت گردی کا خاتمہ کس طرح ممکن ہے؟ برطانوی اخبار دنی ٹائمز نے ایک مضمون میں یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ اگر یہ جواز پیش کیا جائے کہ دہشت گردی کی یہ کاروائیاں، افغانستان اور عراق میں کی جانے والی کاروائیوں کا جواب ہیں تو پھر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دہشت گرد اپنے کار کے لئے لندن کو بھی اڑا سکتے ہیں۔ اس وقت معذرت قبول کرنے یا پیش کرنے کا کیا جواز ہوگا۔ برطانوی پرنس میڈیا اور بعض مفکرین کا خیال ہے کہ یہ کاروائیاں افغانستان اور عراق میں کی جانے والی کاروائیوں کے جواب میں نہیں ہیں بلکہ برطانیہ اور امریکا کی طرف سے اسرائیل کی حمایت کا نتیجہ ہیں۔ برطانوی وزیراعظم بھی یہ دعویٰ مسترد کر چکے ہیں کہ لندن بم دھماکے عراق، افغانستان کاروائیوں کے جواب میں کیے گئے ہیں۔



حکومتوں کی سطح پر یا بین الاقوامی سطح پر کتنے ہی دعوے کیے جائیں اور کتنے ہی الزامات ایک دوسرے پر لگائے جائیں یا دہشت گردی سے کسی بھی تعلق جوڑا جائے اس بات سے قطعاً کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ دہشت گردی کی کاروائیوں میں نقصان مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ آج عراق کی صورتحال دیکھ لیں وہاں تقریباً روزانہ ہی خودکش بم دھماکے ہو رہے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ گزشتہ دس سالوں میں وہاں سینکڑوں بے گناہ مسلمان جن میں عورتیں بچے جوان بوڑھے سبھی شامل تھے جاں بحق ہو چکے ہیں۔

برطانیہ میں لاکھوں مسلمان آباد ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایشیائی مسلمانوں کی ہے۔ ایک ممتاز جائزے کے مطابق وہاں ساڑھے سات لاکھ پاکستانی آباد ہیں۔ جن میں سے چھ لاکھ کا تعلق میرپور آزاد کشمیر سے ہے۔ لندن میں بم دھماکوں کے بعد اب وہاں بسنے والے تمام پاکستانی اور پاکستانی نژاد برطانوی مسلمان فکر مند ہیں اب یہاں انہیں شک کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ گوکہ وہاں اسکی بنیاد پر پکڑ وھکڑ آسان کام نہیں ہے مگر منفی اثرات سے بچنا مسلمانوں کے لیے آسان کام نہیں ہے۔ خاص طور پر لیڈز میں مسلمانوں کو دشواریوں کا سامنا ہے کیونکہ تینوں سبب خودکش بم باروں کا تعلق لیڈز ہی سے تھا۔

دھماکوں کے بعد بی بی سی سے بات چیت کرتے ہوئے لیڈز میونسپل کونسل کے پاکستانی نژاد برطانوی رکن محمد رفیق مستقبل میں اس طرح کے واقعات روکنے کے لیے تجویز دیتے ہیں کہ لیڈز میں آباد ایشیائی خصوصاً پاکستانی نژاد آبادی کے مسائل حل کیے جائیں اور تعلیمی اداروں اور روزگار کے میدانوں میں ان کی خصوصی مدد کی جائے تاکہ کوئی بھی آئندہ سادہ لوح نوجوانوں کو درغلانہ سکے۔ اگر ذرا گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو شاید لیڈز کی مسلم ایشیائی برادری کے وہ اہم ترین مسائل بھی یہی ہیں اور مسلمانوں کو خدشہ یہ ہے کہ لیڈز اور لندن کے بم دھماکوں کے باہمی تعلق سے پیدا ہونے والا رد عمل ان مسائل کو مزید بڑھا دے گا۔

لیڈز اور بریڈ فورڈ دونوں ہی شہروں میں پاکستانی نژاد مسلم برادری کے روزگار کے دو سب سے بڑے ذرائع فاسٹ فوڈ اور ایشیائی کھانوں کے ریستوران ہیں یا پھر وہ ٹیکسی چلاتے ہیں۔ روزگار کے سلسلے میں دیگر لسانی برادریوں کے ساتھ مستقبل اور خوش گوار تعلقات کا مہیا بی اور خوشحالی کی بنیادی شرائط ہیں۔ اس تناظر میں لیڈز پر اگر نظر ڈالی جائے تو صورت حال خاصی ٹھیک نہیں ہوتی ہے۔ لیڈز میں پچھلے بارہ برس سے ٹیکسی چلانے والے عبدالشکور کا کہنا ہے کہ جب سے مبینہ حملہ آوروں کے لیڈز اور پاکستانی برادری سے تعلق کے بارے میں چلا ہے ان کے کام میں نمایاں فرق پڑا ہے۔ عبدالشکور کا تعلق برطانوی مسلمانوں کے اس طبقے سے ہے جو بہتر معاشی مستقبل کی تلاش میں برطانیہ آئے تھے۔ ستائیس سالہ عدیل گون جو لیڈز میں پیدا ہوئے پلے بڑھے اور یہیں تعلیم حاصل کی۔ گزشتہ تین برس سے کوئی مستقل روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ٹیکسی چلاتے ہیں۔ انہوں نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ شمالی انگلستان میں غیر سفید فام برطانوی برادریوں کے لیے حالات پہلے ہی بہت زیادہ سازگار نہیں تھے اور ملازمتیں نہ ہونے اور صنعتوں کے یورپ منتقل ہونے کی بناء پر سفید فام برطانوی باشندوں کے مقابلے ملازمتیں حاصل کرنا ایشیائیوں کے لیے بہت دشوار تھا۔ اب بم دھماکوں کے بعد تو ایشیائیوں خصوصاً مسلمانوں کے لیے صورتحال بد سے بدتر ہو جائے گی۔ ایک اور ٹیکسی ڈرائیور خادم حسین جو مستقبل کی تلاش میں پچیس برس پہلے پاکستان سے ہجرت کر کے برطانیہ آئے تھے اور گزشتہ تین برس

سے لیڈز میں ٹیکسی چلا رہے ہیں کا کہنا ہے انہیں خدشہ ہے کہ مبینہ حملہ آوروں کا تعلق لیڈز اور پاکستانی برادری سے ہونے کی بناء پر ٹیکسی چلانے والوں کا کاروبار تباہ بھی ہو سکتا ہے۔ اب تو ہر گوار (سفید فام مقامی برطانوی باشندے) ہمیں شک کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہمیں دشمن سمجھتا ہے۔ پچھلے دنوں میں ہمارے کاروبار میں بہت فرق پڑا ہے اور اب گورے مسافر آسانی سے ایشیائیوں کی ٹیکسی میں نہیں بیٹھتے۔ ایک ریستوران کے مالک رضوان علی کا خیال تھا کہ دھماکوں کے بعد ان کے گاہکوں میں پندرہ سے بیس فیصد کمی واقع ہوئی ہے اور ان میں سے اکثریت مقامی برطانوی باشندوں کی ہے۔ ایک اور ریستوران کے مالک چوہدری نذیر احمد حالات سے بہت پریشان ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایشیائی ریستورانوں کا کاروبار دراصل چلتا ہی مقامی سفید فام باشندوں کے ذریعے ہے کیوں کہ وہ ایشیائی کھانے بہت پسند کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں وہ آسانی سے ہمارے پاس نہیں آتے جبکہ وہ ایک کھانے پر پچیس تیس پاؤنڈ تو وہ خرچ کرتے ہیں۔ اپنے ایشیائی تو تین چار پاؤنڈ کا ہی کھانا کھاتے ہیں۔

بریڈ فورڈ ایشیائی کھانوں کے بڑے بڑے ریستورانوں کا ایک معروف مرکز ہے۔ رضوان علی اور چوہدری نذیر احمد دونوں ہی تسلیم کیا کہ لندن کے بم دھماکوں کے مبینہ ذمہ داروں کا تعلق لیڈز سے نکلنے پر اگر رد عمل بڑھا تو اس سے بریڈ فورڈ میں ایشیائی کھانوں کا کاروبار کرنے والوں پر لازماً منفی اثر پڑے گا۔ تاہم بقول رضوان علی، بی بی سی کے مقامی باشندے اور دیگر نسل گروہ ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ہر طرح کی ممکنہ مدد کی پیش کش بھی۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ لیڈز میں مسلم اور پاکستانی برادری تین حملہ آوروں کا تعلق خود فیس نکلنے پر ہونے والے کسی بھی ممکنہ رد عمل پر تشویش میں مبتلا ہے اور اس کو خدشہ ہے کہ رد عمل کی ایک شکل روزگار کے ان دونوں شعبوں میں چاہے وہ ٹیکسیاں چلتی ہو یا ایشیائی کھانوں کے ریستوران، مواقع کم ہونے اور ناموافق حالات کی صورت میں بھی نکل سکتی ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے کاروبار پر پڑنے والے بڑے اثرات سے قطع نظر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اب وہاں ان کی ہجراتی کا نظام انتہائی سخت ہو جائے گا۔ ان کی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کی بھی کڑی نگرانی ہوگی۔ برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹراکھ چکے ہیں کہ ان کے ملک کو مدرسوں کی سرگرمیوں سے پریشانی لاحق ہے۔ حالاں کہ ان کا اشارہ پاکستان کے مدرسوں کی طرف تھا لیکن برطانوی دارالعلوم کے رکن پاکستانی نژاد محمد سرور نے کہا ہے کہ پاکستانی مدرسوں میں غریب والدین اپنے بچوں کو تعلیم کے لیے بھیجتے ہیں کیوں کہ وہاں انہیں دینی تعلیم کے علاوہ کھانے اور رہائش کی سہولت بھی مل جاتی ہے۔

وزیراعظم ٹونی بلیر کے اس اعلان سے کہ لندن میں بم دھماکوں کے ذمے داروں کو گرفتار کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر ایک انتہائی کڑا آپریشن شروع کیا جائے گا جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ یہ عندیہ ملتا ہے کہ ایشیائی مسلمانوں خصوصاً پاکستانی مسلمانوں کے لیے سخت حالات آنے والے ہیں۔ کیوں کہ ٹونی بلیر نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر پولیس اور سکیورٹی حکام نے تجویز دی تو حکومت ہنگامی حالات کے پیش نظر انسداد دہشت گردی کے قوانین نافذ کر سکتی ہے۔ برطانوی سیاست دان بم دھماکوں کے اسباب پر جن نظریات کا اظہار کر رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ بعض سیاستدان ان دھماکوں کو عراق جنگ میں برطانیہ کی شمولیت کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ یہ



کاروائیں مغربی طرز زندگی اور سماجی اقدار سے نفرت کے سبب ہیں۔ لیبر پارٹی کی رکن کلیر شات جو اس معاملے پر حکومتی پالیسی کے خلاف استعفیٰ دے چکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لندن بم دھماکے عراق کے خلاف جنگ میں برطانیہ کی شمولیت اور فلسطین کے معاملے میں اسرائیل کی حمایت کا نتیجہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ برطانوی حکومت کی غلط پالیسیوں کے سبب عراق میں لاکھوں شہری مارے گئے۔ مشرق وسطیٰ اور فلسطینیوں میں برطانیہ کے خلاف شدید غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے۔ ادھر حکمران جماعت اور اپوزیشن کی کنزرویٹو پارٹی کے بعض ارکان کہتے ہیں کہ بم دھماکے عراق جنگ کا نتیجہ نہیں ہیں اور ایسا سوچنا بھی خطرناک ہوگا۔ ان کے خیال میں بعض عناصر مغربی طرز زندگی اور ہماری سماجی اقدار سے نفرت کرتے ہیں اور یہ دھماکے اسی نفرت کا نتیجہ ہیں۔ ان دھماکوں کا براہ راست عراق کی جنگ یا فلسطین کے معاملے میں برطانیہ کی جانب سے اسرائیل کی حمایت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس معاملے پر ٹونی بلر کی تائید کرنے والوں میں کنزرویٹو پارٹی کے ترجمان لیاک فاکس بھی شامل ہیں۔ البتہ ہلمر کا بینڈ کی مستعفی وزیر کلیر شات نے وزیر اعظم کی جانب سے انتہا پسندی کو بدی کا نظریہ قرار دینے پر شدید تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ اس قوم کے بیانات اور انداز و ہشت گردی کے نئے قانون کے نفاذ سے انتہا پسندوں کی تعداد اور قوت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ حکومت کا اگر یہی رویہ رہا اور یہی سوچا رہی تو اسے یہ سوچ بہت مہنگی پڑے گی۔

برطانیہ کی مسلمان آبادی اور مسلم کمیونٹی کے سربراہ بھی مسلسل ان دھماکوں کی مذمت کر رہے ہیں مگر برطانوی معاشرے کو ایک نئے امتحان کا سامنا ہے۔ اور یہ ایک ایسی خوفناک حقیقت ہے جس کا سامنا برطانوی معاشرے کا کوئی بھی فرد نہیں کرنا چاہتا۔ برطانیہ میں مسلمانوں کے علاوہ دنیا بھر سے ہر مذہب و نسل کے لوگ تلاش روزگار کے سلسلے میں آتے ہیں اور لندن کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ یہاں اصل مقامی باشندے کم ہیں اور تارکین وطن زیادہ ہیں۔ لہذا کوئی بھی نہیں چاہتا کہ یہاں کسی قسم کی افراتفری پھیلے یا غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہو اس شہر سے نہ صرف ان کا روزگار بلکہ مستقبل بھی وابستہ ہے مگر جو حالات پیدا ہو رہے ہیں، ان کے باعث برطانوی معاشرے میں تشدد پھیلنے کا اندیشہ ہے اور آنے والے دنوں میں برطانیہ کی کثیر القومی آبادی والے معاشرے کا بھی امتحان ہوگا۔

برطانوی حکام اس امتحان سے نمٹنے کے لیے خود کو تیار بھی کر رہے ہیں اور دھماکوں کے شخص چند گھنٹوں بعد ہی مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے رہنماؤں پولیس حکام اور وزراء نے اس مقصد کے لیے حکمت عملی مرتب کرنا شروع کر دی۔ دو چار جے ہیں کہ عام برطانوی مسلمانوں اور شدت پسند مسلمانوں کے درمیان فرق واضح ہو جائے۔ وہ ان عوامل پر بھی غور کر رہے ہیں جن کی بنیاد پر نفرت یا غصے نے جنم لیا۔ کچھ لوگ برطانیہ کے دہشت گردی مخالف تنازع قوانین اور عراق میں کی جانے والی کاروائیوں کو اس نفرت کا سبب بتاتے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے مسلم رکن شاہد ملک کا خیال ہے کہ ماضی میں کچھ لوگ مسئلہ فلسطین پر برطانیہ کے دوہرے معیار کو نا انصافی قرار دیتے رہے ہیں۔ البتہ انہوں نے یہ بات کھل کر کہی کہ مسلمان کبھی یہ تسلیم نہیں کریں گے کہ انتہا پسندی موجود ہے بالکل اسی طرح جیسے بعض سفید فام نسل پرستی کو کبھی تسلیم نہیں کرتے۔

برطانیہ میں مقیم مسلمان رہنماؤں کو یہ اندیشہ بھی ہے کہ بم دھماکوں کے بعد رد عمل کے طور پر مسلمانوں کے خلاف نفرت اور بدلے لینے کے جذبات میں اضافہ ہوگا۔ خصوصاً وہ خواتین اس نفرت کا نشانہ بن سکتی ہیں جو پنجاب چین کر

گھروں سے باہر نکلتی ہیں۔ وہ اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ اس رد عمل کے نتیجے میں جو نا اتفاقی یا کشیدگی پھیلے گی اس کا فائدہ نوجوان نسل کو انتہا پسندی کی جانب مائل کرنے والے عناصر اٹھا سکتے ہیں اور یہی بات سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ (بشکریہ غلام محی الدین روزنامہ جنگ)

## پنجاب بجٹ 2005-06ء

9 جون 2005ء کو پنجاب کے وزیر خزانہ حسنین بہادر دریشک نے 2005-06 کے لیے

صوبائی بجٹ پیش کیا۔ جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- 1- بجٹ کی کل مالیت 224.408 ارب روپے ہے۔
- 2- 2005-06ء کی بجٹ تھوڑے میں 53 ارب روپے کی بچت متوقع ہے۔
- 3- ترقیاتی اخراجات کے لیے 9.827 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- 4- بجٹ میں مقامی حکومتوں کے لیے 90 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- 5- ٹیکسوں کا ہدف 20.124 ارب سے بڑھا کر 25.771 ارب روپے کر دیا گیا ہے جن میں سے 9 ارب روپے بلا واسطہ ٹیکسوں سے اور 16.767 ارب روپے بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے وصول کیے جائیں گے۔
- 6- 2005-06ء کے مالی سال کے دوران میں غیر ٹیکس محصولات کا تخمینہ 33.124 ارب روپے سے زیادہ ہے۔
- 7- صوبہ پنجاب اپنے ذرائع سے 58.895 ارب روپے حاصل کرے گا جب کہ وفاقی حکومت سے 165.513 ارب روپے ملیں گے جن کی تفصیل یہ ہوگی۔
  - (i) قابل تقسیم حد سے 131.117 ارب روپے
  - (ii) مراعات 30.202 ارب روپے
  - (iii) براہ راست ترسیلات 4.193 ارب روپے
- 8- جی پی ٹی اور پشٹن فنڈ کے لیے 8 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- 9- قرضہ جات پر سود کی ادائیگی کے لیے 11.846 ارب روپے اور قرضہ جات کی واپسی کی مدت میں 8.2 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- 10- بجٹ میں مختلف شعبوں کے لیے درج ذیل رقومات مختص کی گئی ہیں۔
  - (i) جرنل پبلک سروس 108.163 ارب روپے
  - (ii) پبلک پراڈ اور سیفٹی 20.836 ارب روپے
  - (iii) معاشی معاملات 12.978 ارب روپے
  - (iv) ماحولیات کا تحفظ 82 کروڑ 20 لاکھ روپے

- (v) ہاؤسنگ سیکٹر 2.207 ارب روپے
- (vi) صحت 5.971 ارب روپے
- (vii) ایجوکیشن سیکٹر 4.976 ارب روپے
- (viii) سماجی تحفظ 1.114 ارب روپے
- 11 بجٹ میں پاپولیشن ویلفیئر کے لیے 73 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔
- 12 سست آنا سکیم کے لیے 30 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- 13 زراعت کے شعبہ میں ترقیاتی کاموں کے لیے 92 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔
- 14 بجٹ تجاویز میں بیوی پارلوں، لائبریریوں، شفا خانوں اور شادی گھروں پر سبز ٹیکس ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

### سندھ بجٹ 2005-06ء

10 جون 2005ء کو سندھ کے وزیر خزانہ سید سردار احمد نے مالی سال 2005-06ء کے لیے اسمبلی میں بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ کے اہم نکات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1 بجٹ کی کل مالیت 143 ارب روپے ہے جس میں 8.9 ارب روپے کا خسارہ ظاہر کیا گیا ہے۔
- 2 بجٹ میں روان اخراجات کا تخمینہ 118.93 ارب روپے ہے جب کہ پبلک سیکٹر کی ترقی کے لیے 24 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

-3 صوبہ سندھ کو ہونے والی 112.95 ارب روپے کی آمدنی کی تفصیل یہ ہے۔

- (i) وفاقی فنڈز سے حصہ 52 ارب روپے۔
- (ii) براہ راست انتقال 29.52 ارب روپے۔
- (iii) چوکی، ضلع ٹیکس گرانٹ 12.15 ارب روپے۔
- (iv) صوبائی آمدنی 19.28 ارب روپے۔

-4 صوبہ سندھ میں ترقیاتی مد میں 24 ارب روپے رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

- (i) صوبائی حکومت 17.18 ارب روپے
- (ii) ضلعی حکومتیں 6.88 ارب روپے

-5 سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں بالترتیب 15 فیصد اور 10 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں 12.8 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

-6 بجٹ میں صوبائی وزراء، مشیروں، خصوصی معاونین اور اراکین اسمبلی کی تنخواہ میں 15 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

- 7 حکومت نے لائبریریوں اور شادی گھروں پر سبز ٹیکس ختم کر دیا ہے۔
- 8 قرضہ جات اور سود کی ادائیگی کے لیے 92.66 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

### صوبہ سندھ کا بجٹ 2005-06ء ایک نظر میں (ارب روپے)

بجٹ کی کل مالیت	143.0 ارب روپے
بجٹ کے مجموعی اخراجات	118.93 ارب روپے
بجٹ میں صوبائی آمدنی	112.95 ارب روپے
روان کی پمپل اخراجات	7.81 ارب روپے
روان کی پمپل آمدن	4.79 ارب روپے
کیپٹل اکاؤنٹ میں خسارہ	3.01 ارب روپے
ترقیاتی پروگرام	24.0 ارب روپے
ترقیاتی بجٹ میں صوبائی حکومت کا حصہ	17.18 ارب روپے
ترقیاتی بجٹ میں ضلعی حکومتوں کا حصہ	6.88 ارب روپے
قرضہ جات اور سود کی ادائیگی	92.66 ارب روپے

### بلوچستان بجٹ 2005-06ء

22 جون 2005ء کو بلوچستان کے وزیر خزانہ سید احسان شاہ نے 2005-06ء کا صوبائی

بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- 1 بجٹ کی کل مالیت 46.37 ارب روپے ہے۔
- 2 سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے 11.76 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔
- 3 سڑکوں کی تعمیرات کے لیے 5.04 ارب روپے ہے۔
- 4 بجٹ میں سوشل ویلفیئر سیکٹر کی 33 سکیموں کے لیے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔
- 5 سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 1166 سکیموں پر کام کیا جائے گا۔
- 6 پانی کے شعبے میں 135 منصوبوں کے لیے 82 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ان منصوبوں میں سے 61 نئے اور 73 رواں منصوبے ہیں۔
- 7 پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے لیے 22 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- 8 پبلک نمائندہ پروگرام کے لیے 16 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔
- 9 صحت کے شعبہ کے لیے 1.9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس رقم میں سے ایک ارب روپے بیرونی امداد سے حاصل کیے جائیں گے جب کہ 90 کروڑ روپے مرکزی حکومت فراہم کرے گی۔

10- مالی سال 2005-06ء کے دوران میں مختلف شعبوں کے لیے مختص شدہ رقومات درج ذیل ہیں۔

(i)	زراعت کا شعبہ	=	6 کروڑ 70 لاکھ روپے
(ii)	جنگلات کا شعبہ	=	1 کروڑ 70 لاکھ روپے
(iii)	لائسوسٹاک	=	4 کروڑ 70 لاکھ روپے
(iv)	جنگلی حیات	=	29 لاکھ روپے
(v)	شہریت	=	30 لاکھ روپے
(vi)	کوئٹہ ترقیاتی ایجنسی	=	35 لاکھ روپے
(vii)	ماہی گیری کا شعبہ	=	2 کروڑ 10 لاکھ روپے

11- فیزیکل پلاننگ کے لیے 22 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

12- ماحولیات کے شعبے کے لیے 11 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

13- معدنیات کے شعبے کے لیے 6 کروڑ 6 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

14- تعلیم کے شعبہ کے لیے 1.61 ارب روپے رکھ گئے ہیں۔

بلوچستان بجٹ 2005-06ء ایک نظر میں

شعبہ	مختص رقم	شعبہ	مختص رقم
بجٹ کی کل مالیت	46.37 ارب روپے	سوشل ویلفیئر	1 ارب روپے
سالانہ ترقیاتی پروگرام	11.76 ارب روپے	فزیکل پلاننگ	22 کروڑ 10 لاکھ
تعلیم کا شعبہ	1.61 ارب روپے	معدنیات کا شعبہ	6 کروڑ 10 لاکھ
صحت کا شعبہ	1.9 ارب روپے	کوئٹہ ترقیاتی اتھارٹی	35 لاکھ روپے
زراعت	6 کروڑ 70 لاکھ	سڑکوں کی تعمیر	5.04 ارب روپے
لائسوسٹاک	4 کروڑ 70 لاکھ	BDA کے 37 منصوبے	89 کروڑ 30 لاکھ
ثقافت	30 لاکھ روپے	پبلک ٹمائندہ پروگرام	16 کروڑ 50 لاکھ
جنگلات	1 کروڑ 70 لاکھ	کل ترقیاتی منصوبے	1166
ماہی گیری	2 کروڑ 10 لاکھ	جنگلی حیات	29 لاکھ روپے

## صوبہ سرحد کا بجٹ 2005-06ء

19 جون 2005ء کو سرحد کے وزیر خزانہ سراج الحق نے صوبائی اسمبلی میں مالی سال

2005-06ء کا بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- ☆ 2005-06 کے دوران آمدنی کا تخمینہ 63 ارب روپے جب کہ خسارہ 2.3 ارب روپے ہے۔
- ☆ کل 63 ارب آمدن میں سے 58.4 ارب روپے محصولات سے ملیں گے اور 5.23 ارب روپے ضلعی حکومتوں کو دیئے جائیں گے۔
- ☆ 2005-06 کے دوران میں وفاقی حکومت سے پانچ ارب روپے کی خصوصی گرانٹ ملے گی جو ترقیاتی کاموں پر خرچ کی جائے گی۔
- ☆ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافہ کے لیے 6.5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ☆ قرضہ جات کا بوجھ کم کرنے کے لیے 2.1 ارب روپے وفاقی حکومت کو ادا کیے جائیں گے۔
- ☆ 2005-06ء کے دوران میں غیر ملکی اور داخلی قرضہ جات کے سلسلے میں ادائیگیوں کے لیے 3.6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ☆ صوبہ سرحد میں شہری اور دیہی علاقوں میں چھوٹے مکانوں کے مالکان کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔
- ☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے لیے 20.98 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم میں سے 6.85 ارب روپے بیرونی فنڈز سے اور 11.2 ارب روپے صوبائی ذرائع سے حاصل ہوں گے۔
- ☆ 2005-06 میں سالانہ ترقیاتی فنڈ کی تقسیم درج ذیل ہے۔ سال کے دوران میں کل 985 ترقیاتی منصوبے مکمل کیے جائیں گے۔

76 کروڑ 50 لاکھ روپے	اعلیٰ تعلیم
2.295 ارب روپے	سکول اور شرح خواندگی
1.1224 ارب روپے	صحت کا شعبہ
22 کروڑ 40 لاکھ روپے	وائر سپلائی، صفائی
2 کروڑ 20 لاکھ روپے	ادعائے اور وزارتیں
25 کروڑ 50 لاکھ روپے	تعمیرات کا شعبہ
8 کروڑ 50 لاکھ روپے	شہری ترقی
17 کروڑ 50 لاکھ روپے	آبادی کا شعبہ
15 کروڑ 30 لاکھ روپے	جنگلات



ماحولیات کا تحفظ	ایک کروڑ 50 لاکھ روپے
سیاحت کا شعبہ	7 کروڑ روپے
ہائیڈرو پاور کی ترقی	24 کروڑ 90 لاکھ روپے
صنعتیں اور معدنیات	19 لاکھ 57 ہزار روپے
سائنس و ٹیکنالوجی	5 کروڑ 50 لاکھ روپے
علاقائی ترقی	19 لاکھ 57 ہزار
تحقیق اور ترقی	3 کروڑ 30 لاکھ روپے

## دینی مدارس اور سیاست و عسکریت

مدارس اور سیاست و عسکریت (Millitancy) کے مابین کیا تعلق ہے؟ سیاست اور عسکریت کیا ان مدارس کے اجزائے ترکیبی میں سے ہیں یا بعض خارجی عوامل نے مدارس کو ان سے متعلق کر دیا ہے؟ آج کے کالم میں یہی سوالات پیش نظر ہیں۔

جوہری طور پر دینی مدارس کا عصری سیاست سے کوئی تعلق ہے نہ عسکریت سے 1867ء میں جب دارالعلوم دیوبند قائم ہوا تو اس کے پیش نظر اس دینی علمی روایت کا تحفظ تھا جسے انگریزی اقتدار سے خطرات لاحق تھے۔ یہ دینی روایت دو چیزوں کا مرکب ہیں فقہ حنفی اور تصوف۔ تصوف کی روایت کو زندہ رکھنے کے لیے خانقاہی نظام وجود میں آیا اور فقہی و علمی روایت کو باقی رکھنے کے لیے دینی مدارس قائم ہوئے۔ ان مدارس میں پڑھانے کے لیے جو نصاب منتخب ہوا اس کا انتساب ملا نظام الدین سہالوی کے نام ہے جن کا انتقال 1747ء میں ہوا اسی نسبت سے اسے درس نظامی کہا جاتا ہے گویا اڑھائی سو سال پہلے جو مضامین انہوں نے ترتیب دیے تھے کم و بیش وہی آج بھی ان مدارس میں پڑھائے جا رہے ہیں۔ اس طرح یہ نصاب اختیار کرتے میں 9/11 یا القاعدہ کا کوئی کردار نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ درس نظامی میں جو مضامین کم یا زیادہ پڑھائے جاتے ہیں ان میں صرف آٹھ ایسے ہیں جنہیں مذہبی کہا جاسکتا ہے۔ دیگر تمام مضامین سیکولر ہیں جن میں طب ریاضی وغیرہ شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان مذہبی علوم میں بھی کہیں باب الجہاد وغیرہ نہیں پڑھایا جاتا۔ مثال کے طور پر حدیث کی معروف چھ کتابوں میں جہاد کا باب موجود ہے لیکن درس نظامی کے حدیث کے نصاب میں ایسی کوئی چیز شامل نہیں ہے۔ یہی معاملہ فقہ کا ہے۔ گویا یہ بات طے ہے کہ دینی مدارس کا نصاب نہ جہادی ہے نہ کسی طرح انقلابی۔

تیسری بات یہ ہے کہ ان مدارس میں جو سیکولر یا سائنسی علوم پڑھائے جاتے ہیں ان کے پڑھنے سے اس بات کا کوئی امکان پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی ان میں پیدا ہو جائے یا کسی میں ایٹم بم بنانے کی استعداد کا ظہور ہو۔ ریاضی یا علم فلکیات کے لیے جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے جدید ترین کتاب کم از کم پانچ سو سال پرانی ہے۔ اب ان کتابوں کے مطالعہ سے تخیل کا کجبات تو دور کی بات ہے اس کا خواب بھی نہیں دیکھا جاسکتا۔

ہمارے ہاں 1960ء کی دہائی میں اس نصاب میں بعض تبدیلیاں کی گئیں لیکن ان سے کوئی جوہری فرق واقع نہیں ہوا۔ مختصر یہ مدارس نہ تو اس لیے قائم ہوئے کہ امریکا کی عالمی حیثیت کو چیلنج کریں اور نہ اس لیے کہ کسی جہاد کے لیے مجاہدین تیار کریں۔ ان کا مقصد اس علمی سرمایے کو محفوظ بنانا تھا جو علم تفسیر، علم حدیث یا فقہ کے عنوان سے ہمارے اسلاف سے روایت ہوا ہے۔ یہ مدارس بالکل اسی طرح بھارت اور نیپال میں بھی موجود ہیں۔ کم و بیش اسی صورت میں بنگلہ دیش میں بھی ہیں۔ اگر ان میں جوہری طور پر عسکریت یا امریکہ مخالفیت کا عنصر پایا جاتا تو ہر جگہ اس کا اظہار ہوتا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان مدارس کے ساتھ فی الحقیقت کہیں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

اگر یہ مقدمہ درست ہے تو پھر ہمارے بعض مشاہدات اس کے خلاف کیوں ہیں؟ ہم دینی اداروں سے متعلق بعض لوگوں کو عسکری طور پر متحرک دیکھتے ہیں اور سیاسی طور پر بھی آکر اس کی وجہ کیا ہے؟ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس وجہ کو جان سکیں تو اس بارے میں موجودا بہام ختم ہو جائے۔

آج اگر مدارس سے متعلق بعض لوگوں میں عسکری اور سیاسی رجحانات پائے جاتے ہیں تو ان کا پہلا ظہور 1980ء کی دہائی میں ہوا اور 1990ء کی دہائی میں یہ بہت نمایاں ہو گئے۔ اس کے اسباب خارجی تھے داخلی نہیں تھے۔ یہ خارجی اسباب تین تھے۔

- 1- بعض مذہبی شخصیات کا شوق سیاست۔
  - 2- سودیت یونین کو شکست دینے کا امر کی منصوبہ
  - 3- چند اہم علاقائی جدیلیاں جنہوں نے فرقہ واریت کو تقویت پہنچائی۔
- مدارس سے متعلق لوگ مزاجاً غیر سیاسی ہوتے ہیں۔ ان کی مجموعی تاریخ یہ ہے کہ وہ درس و تدریس ہی میں ساری عمر گزار دیتے ہیں۔ وہ اگر اس سے نکلیں تو دعوتی سرگرمیوں میں شامل ہو جاتے ہیں اس سے زیادہ نہیں جب بعض مذہبی لوگوں میں سیاست کا شوق پیدا ہوا تو انہوں نے ان مدارس کو اپنا فطری حلقہ سیاست قرار دیا۔ چنانچہ اس کے بعد مدرسے کا کمرہ جماعت اور مسجد کا منبر دونوں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال ہونے لگے۔ 1977ء سے پہلے مسجد کا منبر یا مدرسہ بعض مذہبی مسائل جیسے تحریک ختم نبوت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتے تھے سیاسی مقاصد کے لیے نہیں۔ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے جو اصلاً ایک سیاسی تحریک تھی ان دونوں مذہبی علامتوں کو بہت خوبی کے ساتھ استعمال کیا گیا اور اس کے بعد آج تک یہ اسی طرح استعمال ہوتے آ رہے ہیں۔

افغانستان میں روسی مداخلت تک یہ کردار زیادہ تر سیاسی تھا۔ جب امریکا نے سودیت یونین کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا تو اس حکمت عملی میں یہ بات بطور خاص شامل تھی کہ افغانستان اور پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو پوری طرح استعمال کیا جائے اس موقع پر پاکستان میں بالخصوص شمالی اور جنوبی علاقوں میں عسکری تربیت کے بعض کیمپ قائم کیے گئے جن میں افغان اور پاکستانی نوجوانوں کو روسی کھلاف لڑنے کے لیے عسکری تربیت دی گئی۔ چونکہ سارا کام مذہب کے نام پر ہو رہا تھا اس لیے جہاد پیدا کرنے کے لیے یہاں مذہبی تعلیم بھی دی جانے لگی۔ تمام مسلمان دنیا سے فنڈ جمع کرنے کے لیے بھی انہیں مذہبی لہادہ اور حنا ضروری تھا۔ ان کے لیے خصوصی نصاب تیار کیا گیا اور یہ ذمہ داری سی آئی اے نے ادا کی۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے واشنگٹن پوسٹ 23 مارچ 2002ء میں جو سٹیفنز اور ڈیوڈ اناوے

کا مضمون: (The ABCs of Jihad in Afghanistan) عسکری تربیت کے ان اداروں میں وہ افغان نوجوان زیر تربیت تھے جن کے خاندان ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تھے اور ساتھ ہی پاکستان کے نوجوان بھی۔ ان اداروں سے انہیں تربیت رہائش خوراک سب کچھ ملنے لگا اور امریکہ کو رضا کار بھی مجھے امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں سیاسیات کے ایک پاکستانی پروفیسر نے بتایا کہ ان دنوں میں سی آئی اے نے اردن کے ایک ادارے کو ان مذہبی اداروں کے لیے کتابیں شائع کرنے کا کام دیا۔ اس ضمن میں جو قاعدہ شائع کیا گیا اس کی نوعیت کچھ اس طرح تھی۔ الف سے اللہ ج سے جہادک سے کلاشکوف۔

جب امریکہ کا کام نکل گیا تو اس نے ان اداروں اور ان لوگوں کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنے گھر روانہ ہو گیا۔ ان لوگوں کے پاس جذبہ جہاد موجود تھا جہاد کی تربیت بھی اور بچے کچھ ہتھیار بھی۔ اب انہیں کسی نئے محاذ کی ضرورت تھی۔ ان میں سے ایک محاذ وہ ہے جو اب امریکہ کے خلاف کل چکا ہے۔ امریکہ اور مغربی ممالک کی یہی وہ بے وفائی ہے جس کا گلہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے عوم کے نام اپنے خطاب میں بھی کیا ہے۔ یہ دراصل وہ لوگ ہیں جنہیں ان دنوں دینی مدارس سے وابستہ کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ دینی مدارس کے فارغ التحصیل نہیں ہیں۔ یہ امریکا اور مغربی ممالک کے تعاون سے قائم ہونے والے ان عسکری تربیت کے مراکز میں پروان چڑھنے والے لوگ تھے جہاں مذہب کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔

تیسرا خارجی عامل وہ ہے جس کا تعلق پاکستان کے ہمسایہ ممالک میں آنے والی بعض بڑی سیاسی تبدیلیوں اور ان کے اثرات سے ہے۔ ان کے نتیجے میں مذہبی اختلافات کو اپنی انتہا تک پہنچا دیا گیا جس کے تحت دوسرے فرقے کے لوگوں کو مارنا دین کا بنیادی تقاضا بن گیا۔ اب یہ عناصر جن چند مدارس سے تعلق تھے وہ ایسی انتہا پسند قوتوں کے مرکز بن گئے یہ ظاہر ہے کہ چند ہی تھے۔ بحیثیت مجموعی دینی مدارس اس عمل سے لاطعلق رہے۔

سیرے نزدیک اس سارے معاملے کی حقیقت یہی ہے۔ اگر یہ تجزیہ درست ہے تو اس کے بعد ہماری جاذبہ داری سامنے آتی ہے اس کی نوعیت کچھ اس طرح ہے۔

1- ہمارے اہل علم اور صاحبان قلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ معاملے کی حقیقت کو دنیا کے سامنے واضح کریں۔ بالخصوص انگریزی زبان میں لکھنے والوں کا یہ فلی فریضہ ہے کہ وہ معاملے کا کھوج لگائیں اور اس کا ابلاغ عام کریں۔

2- وفاقی حکومت اس بات کا اہتمام کرے کہ پولیس اہلکار اور دوسرے سرکاری ادارے انتہا پسندی کے نام پر دینی مدارس پر بلا تحقیق نہ چڑھ دوڑیں۔ اگر انہیں کسی مدرسے کوئی شکایت ہے تو وہ اس کے ہم سے بات کریں اور براہ راست مداخلت سے گریز کریں۔

3- دینی مدارس کے تمام وفاق ایک مشترکہ اجلاس بلائیں جس میں ان عناصر سے اظہارِ لاطعلق کریں جو کسی عملی سیاست یا عسکری جدوجہد سے متعلق ہیں۔ وہ اس ضابطے پر سختی سے عمل کروائیں کہ اگر کوئی شخص عملی سیاست میں حصہ لینا چاہتا ہے یا کسی عسکری تنظیم میں شامل ہے تو وہ وفاق کا عہدہ یا نہیں رہ سکا۔

4- حکومت علماء بالخصوص پانچوں وفاق کے نمائندوں سے قریبی تعلقات قائم کرے اور ان کے ذریعے معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرے۔ اس ضمن میں ملکی سکلرز اور صحافت سے متعلقہ لوگوں کو ان اداروں کے دورے کر دئے

جائیں۔

اگر ہم دنیا کے سامنے مدارس کی ساکھ بحال کرنا چاہتے ہیں تو میری دانست میں اس کا یہی لائحہ عمل ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر امریکہ اور برطانیہ کو برا بھلا کہنے سے ہم اپنا مقدمہ ہی کمزور کریں گے۔

(بشکریہ مسٹر خورشید ندیم روزنامہ جنگ)

## حسبہ مل

### ادارہ حسبہ کا قیام:

تمہید:

ہر گاہ اس تمام کائنات میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس ملک خدا داد کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اس کے تقویض کردہ اختیارات ایک مقدس امانت ہیں۔

ہر گاہ کہ اسلامی نظام کی ترویج کا نانا بانا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے گرد گھومتا اور پروان چڑھتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے علاوہ دیگر اقدامات کے ایک ایسے ادارہ احتساب کا قیام بھی ضروری ہے جو معاشرہ کے ہر طبقے بشمول خواتین، اقلیت و کسمن بچوں کے حقوق کی موثر طور پر نگرانی کر سکے اور انہیں معاشرہ میں وقوع پذیر ہونے والے ممکنہ برائیوں اور نا انصافیوں سے بچا سکے۔

ہر گاہ کہ یہ بھی ضروری ہے کہ احتساب کے حوالے سے مختص کے دائرہ اختیار کو سرکاری انتظامیہ دفاتر تک پھیلا دیا جائے تاکہ انتظامیہ میں ممکنہ ناہمواریوں، نا انصافیوں، زیادتیوں اور اختیارات کے بے جا استعمال کا ازالہ کیا جاسکے۔

### مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

- 1- (۱) اس قانون کو شمال مغربی سرحدی صوبہ حبہ ایکٹ مجریہ ۲۰۰۳ کے نام سے پکارا جائے گا۔
- (۲) اس کا اطلاق پورے صوبے سرحد پر ہوگا۔
- (۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

### ۲- تعریفات

اس ایکٹ میں مذکور اصطلاحات کی تعریف (بشرط موافقت سیاق و سباق) درج ذیل ہوگی۔

(۱) "ایجنسی" ایجنسی سے مراد محکمہ، کمیشن یا دفتر صوبائی حکومت، کارپوریشن یا کوئی دوسرا ادارہ جو کہ صوبائی حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کے زیر کنٹرول ہو لیکن اس میں عدالت عالیہ اور اس کے تحت اور زیر کنٹرول عدالت ہائے داخل نہیں ہو گئے البتہ صوبائی اسمبلی اور اس کا سیکرٹریٹ اس میں شامل ہوگا۔

(۲) "امر بالمعروف" سے مراد ہے نیکی کا حکم دینے کی ذمہ داری کو پورا کرنا جیسا کہ قرآن حکیم اور سنت نبوی



مجلس میں بیان کیا گیا ہے۔

### وضاحت:

قانون ہذا کی اغراض کیلئے امر بالمعروف نے مراد ایسے معاملات میں نیکی کا حکم دینا ہے، جہاں سوائے قانون ہذا کے تحت مہیا کی گئی صورت کے دوسری کی کوئی دوسری قانونی، عدالتی یا انتظامی صورت موجود نہ ہو۔

(۳) جب فورس سے مراد وہ فورس ہے جو محاسب کو پولیس فورس سے وقتاً فوقتاً مہیا کی جائے۔

(۴) نگران المنکر سے مراد ہے برائی سے روکنے کی ذمہ داری پوری کرنا جیسا کہ قرآن مجید اور سنت نبوی

ﷺ میں اس کا تقاضا کیا گیا ہے یا وہ جملہ امور جو قرآن اور اس کی روشنی میں صوبائی عشر مشاورتی

کونسل کی سفارشات کی روشنی میں وقتاً فوقتاً منظور کرے۔

(۵) بدعنوانی میں ہر وہ فیصلہ، اقدام اور سفارش اور عمل اور کوتاہی شامل ہوگا جو۔۔۔۔۔

(الف) خلاف قانون، خلاف قاعدہ، خلاف ضابطہ یا طے شدہ ضابطہ کار کے خلاف ہو لیکن اس میں ایسے

فیصلے یا اقدام شامل نہیں ہوتے جس کے لئے معقول وجوہات موجود ہوں یا ایک نئی کے تحت صادر

کئے گئے ہوں یا ٹھائے گئے ہوں۔

(ب) جانبدارانہ، تکلیف دہ، نامعقول وغیرہ منصفانہ، مستدلانہ اور احتیازی ہو۔

(ج) غیر متعلقہ دلائل پر مبنی ہو۔

(د) قانون اختیارات کا ناجائز استعمال اور قانونی اختیارات کے استعمال میں غفلت جس کا مقصد ذاتی

اغراض کا حصول ہو جیسا کہ رشوت، اقرباء پروری، بے جا حمایت اور اختیارات سے تجاوز۔

(ر) "غفلت"، بے توجہی، تاخیر، صفاہیت کا فقدان، عدم دلچسپی یا اسی طرح کے دیگر عوامل جو ذمہ داری

اور فرائض کی انجام دہی میں روادار رکھا گیا ہو۔

(۶) "دفتر" سے مراد صوبہ سرحد کا دفتر ہے۔

(۷) "صوبائی مشاورت کونسل" سے مراد وہ کونسل ہے جو ایک ہذا کے تحت قائم کی جائے۔

(۸) "صوبہ" یا "صوبہ سرحد" سے مراد شمال مغربی سرحدی صوبہ ہوگا۔

محاسب کسی بھی وقت تحریری استعفیٰ پیش کر کے خود کو فارغ کر سکتا ہے۔

### (۵) ممانعت

(۱) محاسب اپنی تقرری کے دوران اور کوئی منافع بخش عہدہ یا پیشہ اختیار نہیں کر سکے گا۔

(۲) محاسب اپنی میعاد تقرری کے اختتام سے دو سال کے عرصہ تک قوی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل

نہیں ہوگا۔

### (۶) محاسب کے شرائط ملازمت اور تنخواہ وغیرہ۔

(۱) صوبائی محاسب ان جملہ مراعات، الاؤنسز، کا تنخواہ کا حقدار ہوگا جو وفاقی شرعی عدالت کے جج کو حاصل

ہیں۔

(۲) ضلعی محاسب ان جملہ مراعات تنخواہ الاؤنسز کا حقدار ہوگا جو سیشن جج کو حاصل ہیں۔

(۳) محاسب کو دفنی یا جسمانی معذوری اور بدعنوانی کے ارتکاب کی بناء پر معزول کیا جاسکتا ہے اور اس

سلسلے میں محاسب کو قبل از وقت نوٹس دیا جائے گا اور اگر محاسب اپنی معزولی کے وجوہات کو غلط سمجھتا ہے

تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ عدالت عالیہ سے رجوع کرے جس کی شنوائی عدالت عالیہ پشاور کے

ڈویژن ٹیج کے روبرو ہوگی اور ایسی سماعت نوے دن کے اندر عمل میں نہ آئے تو محاسب کے خلاف

نوٹس معزولی موثر ہو جائے گی۔

(۴) اگر محاسب مذکورہ دفعہ کے دفعہ (۳) کے تحت سماعت کی درخواست کرے تو اسی تاریخ سے وہ اپنا فرض

حصہ نبھانے سے فوراً رک جائیگا۔

(۵) اگر محاسب کو بدعنوانی کے الزام کے تحت بنایا گیا ہو تو وہ کسی سرکاری محکمے میں کم از کم چار سال تک

ملازمت اور قوی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہ ہوگا۔

### (۷) قائم مقام محاسب

(۱) اگر صوبائی محاسب کسی وجہ سے مثلاً رخصت وغیرہ کی بناء پر اپنے دفتر میں حاضری نہ ہو تو مجاز اتھارٹی کسی

بھی ضلعی محاسب کو اس کی جگہ قائم مقام صوبائی محاسب مقرر کرے گی۔

(۲) اگر صوبائی محاسب کا عہدہ کسی اور وجہ سے خالی ہو تو صوبائی حکومت قائم مقام محاسب مقرر کرے گی۔

### (۸) شاف کی تقرری اور شرائط ملازمت

(الف) محاسب کے شاف ممبران کی شرائط ملازمت اور تنخواہ الاؤنسز حکومت مختص کرے گی۔

(ب) ضلعی محاسب جدول "ب" میں دیئے گئے حلف نامہ کے مطابق صوبائی محاسب کے روبرو اپنے

عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

### (۹) محاسب کے اختیارات و فرائض

محاسب کسی شخص کی تحریری یا زبانی درخواست و عدالت، عدالت عظمیٰ یا کسی بھی عدالت یا صوبائی اسمبلی

کے ریفرنس پر یا از خود نوٹس لیکر۔

(الف) کسی بھی ایجنسی یا اس اہلکار کے اہلکاران و ملازم ملازمین کے خلاف بدعنوانی کے الزام الزامات کی

تفتیش کرنے کا مجاز ہوگا۔

(ب) صوبائی سطح پر اسلامی اخلاق اور آداب کی نگرانی کریگا۔



(ج) صوبائی حکومت کے قائم کردہ یا اس کے زیر کنٹرول ذرائع ابلاغ کی اس فہرست پر نگرانی کریگا کہ نشریات اسلامی اقدار کے ترویج کیلئے کارآمد ہوں۔

(د) اشخاص، ایجنسی ہائے اور احکام کو جو صوبائی حکومت کے زیر انتظام کام کرتے ہوں کے خلاف شریعت کام کرنے سے روکنے کے لئے احکامات جاری کرے گا اور اچھی عکرائی کی ترغیب دے گا۔

(ر) ایسی ہدایات اور اصول کریگا جو اس دفعہ کے تحت کام کرنے والے حکام کی کارکردگی کو موثر بنانے کیلئے ضروری ہو۔

(س) صوبائی انتظامیہ کے کام کو سہل اور موثر بنانے کیلئے مدد فراہم کریگا۔ شرط یہ ہے کہ محاسب اس امر یا امور میں دخل نہ دیکر جو کسی بھی مجاز عدالت میں زیر سماعت ہو یا جو حکومت اور بیرونی حکومتوں اور ایجنسیوں کے معاہدہ وغیرہ سے ہو اور یا ان امور سے متعلق ہو جو دفاعی، بری، بحری اور ہوائی فوج اور ان کے متعلق قوانین سے وابستہ ہو۔

## (۱۰) ضابطہ کار اور شہادت

(۱) شکایات تحریری طور پر یا زبانی طور پر متاثرہ فرد یا افراد کی جانب سے اور یا ان کی فوجی کی صورت میں ان کے در نامہ کی طرف سے محاسب کے دفتر میں خود محاسب یا متعلق شاف ممبر کو دستی طور پر یا بذریعہ ڈاک، ای میل اور فیکس وغیرہ کے ذریعہ پہنچایا جائیگا۔

(۲) اگر محاسب کسی معاملہ میں تفتیش کرنا چاہے تو متعلق شکایات کی یا محاسب ایجنسی کے پرنسپل دفتر یا اس کے ذیلی دفتر کو براہ راست نوٹس جاری کرتے ہوئے جوابدہی کا حکم دیکر اور اگر مناسب وقت پر متعلقہ ایجنسی یا اس کے زیر کنٹرول افسر مجاز کی طرف سے جواب موصول نہ ہو تو محاسب از خود تفتیش کا آغاز کریگا یہ تفتیش غیر رسمی ہوگی تاہم مخصوص حالات میں محاسب کسی بھی ضابطہ کار کو عمل میں لاسکتا ہے محاسب کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک ہذا کے تحت بتائے گئے قواعد کی رو سے متاثرہ فریق یا اس کی طرف سے پیش کئے جانے والے گواہوں کا خرچہ اسے ادا کرے محاسب کو اختیار ہوگا کہ بذات خود یا اس کا نامزد کردہ اہل کار متعلقہ ایجنسی کے دفتر کا ریکارڈ چیک کرے بشرطہ کہ ملکیت کے راز سے متعلق نہ ہو۔ اگر محاسب کسی شکایت پر کسی قسم کی کارروائی مناسب نہیں سمجھتا تو وہ شکایت کنندہ کو اس سے متعلق اطلاع دیکر محاسب کو اختیار ہوگا کہ ایک ہذا میں تفویض شدہ اختیارات کو روپ عمل لانے کیلئے ضابطہ کار اور طریقہ کار از خود وضع کرے۔

## (۱۱) نفاذ احکامات

شکایت پر کارروائی مکمل کرنے کے بعد محاسب کو اختیار ہوگا کہ وہ اس پر عمل درآمد کیلئے متعلقہ محکمہ کے افسر مجاز کو حکم نامہ جاری کرے اور ساتھ ساتھ دوسرے اقدامات جو وہ مناسب سمجھے اس پر اٹھائے۔ متعلقہ ایجنسی حکم نامہ میں درج ذیل میعاد کے اندر اپنی طرف سے اٹھائے گئے اقدام سے محاسب کو

مطلع کرے گا اور حکم عدولی کی صورت میں متعلقہ ایجنسی، حاکم اہل کار کے خلاف درج ذیل کارروائی ہوگی۔

(الف) حکومت ضابطہ سرحد کی ملازمین سے برخاستگی کے قانون مجریہ ۲۰۰۱ء کے تحت مقرر کردہ کوئی ایک یا زائد کارروائی۔

(ب) دوران تفتیش محاسب اور اس کے اہلکار کے ساتھ تعاون نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ حاکم، اہلکار کے خلاف مداخلت کار برسر کار کے جرم میں کارروائی۔

(۲) ایک ہذا کے تحت کارروائی کیلئے محاسب کو وہ جملہ اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ ضابطہ عدولی کے تحت فریقین کی طلبی ان کے بیانات قلم بند کرنے، دستاویزات پیش کرنے، شہادت حاصل کرنے کی بات عدالت کو حاصل ہیں۔

(۳) اگر محاسب مطمئن ہو کہ زیر بحث شکایات کی بابت کسی بھی سرکاری اہلکار نے قابل تحریر جرم کا ارتکاب کیا ہے یا اس کے خلاف دیوانی مقدمہ قائم ہو سکتا ہے۔ تو متعلقہ ایجنسی کو متعلقہ حسب قانون کو مذکورہ بالا کارروائی کا حکم دے گا۔

(۱۲) محاسب اور اس کے اہلکار یا حسب فورس کا کوئی ممبر تفتیش کی غرض سے اور دستاویزات کی رسائی کیلئے کسی بھی سرکاری دفتر میں داخل ہونے کا مجاز ہوگا اور دوران تفتیش متعلقہ ریکارڈ کا معائنہ اور نقولات حاصل کرنے کا مجاز ہوگا بشرطہ کہ محاسب کا مذکورہ اہلکار ریکارڈ سے کوئی دستاویز قبضہ میں لینے کی صورت میں رسید حوالہ کرنے کا پابند ہوگا۔

## (۱۳) توہین محاسب

محاسب کو توہین عدالت کی سزا دینے میں وہ اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ عدالت عالیہ کو حاصل ہے۔

## (۱۴) صوبائی مشاورتی کونسل

صوبائی محاسب اپنے لئے ایک صوبائی مشاورتی کونسل مقرر کرے گا جس کا وہ خود سربراہ ہوگا۔ جس کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

(الف) دو مستند عالم دین۔ (ب) دو سیکرٹری کلاء

(ج) ایک صحافی (د) اور دو ایسے حکومت کے نمائندے جو B.P.S-20 میں تعینات ہوں

## (۱۵) اجلاس مشاورتی کونسل

(۱) ضلعی محاسب اپنی تقرری کے فوراً بعد کم از کم پانچ رکنی ضلعی مشاورتی کونسل قائم کرے گا۔ جس کا سربراہ وہ خود ہوگا۔ ممبران میں سے ایک عالم دین، ایک قانون دان ایک صحافی اور ایک ایسا شخص جو متعلقہ

ضلع کا معزز ہو، اور اچھی شہرت کا حامل ہو اور ایک ضلعی افسر جو صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول ہو۔  
(۲) ضلعی مشاورتی کونسل ان امور پر مشورہ دے گا جو اسے وقتاً فوقتاً ضلع مختب حوالہ کرے گا۔

### (۱۹) تحصیل مختب

ضلعی مختب صوبائی مختب کی اجازت سے حسب ضرورت تحصیل کی سطح پر نمائندہ مقرر کر سکے گا۔

### (۲۰) ملازم سرکار

مختب اور اس کے اہل کار بشمول حسب فورس تعزیرات پاکستان کے دفعہ (۲۱) کے تحت پبلک سرونٹ تصور ہونگے۔

### (۲۱) استثناء

کوئی بھی عدالت یا انتظامی مختب کے حکم یا اس کی کارروائی صحت و عدم صحت کے سوال پر کسی قسم کی مداخلت کا مجاز نہ ہوگی اور نہ ہی کوئی بھی عدالت اس بابت کوئی حکم انتظامی جاری کر سکے گی۔

### (۲۲) حسب فورس

ایک ہذا کے تحت امور کی انجام دہی کے لئے صوبائی مختب اور ضلع مختب کو حسب ضرورت پولیس فورس مہیا کی جائے گی۔

### (۲۳) مختب کے اختیارات (خصوصی)

دفعہ (۹) کے تحت تفویض شدہ اختیارات کو متاثر کئے بغیر مختب کو درج ذیل اختیارات حاصل ہونگے۔

- (۱) پبلک مقامات پر اسلام کی اخلاقی اقدار کی پابندی کروانا۔
- (۲) تجزیہ یا اسراف کی حوصلہ شکنی خصوصاً شادیوں اور اس طرح کے دیگر خاندانی تقریبات کے موقع پر۔
- (۳) جہیز دینے میں اسلامی حدود کی پابندی کروانا۔
- (۴) گداگری کی حوصلہ شکنی کرنا۔
- (۵) افطار اور تراویح کے وقت اسلامی شعائر کے احترام، ادب و آداب کی پابندی کروانا۔
- (۶) عیدین کے نمازوں کے وقت ایسی مساجد کے آس پاس جہاں نماز جمعہ ہو رہی ہو مکمل تماشے اور تجارتی لین دین کی حوصلہ شکنی کرنا۔
- (۷) جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی اور انتظام میں غفلت کا سدباب کروانا۔
- (۸) کم عمر بچوں کو ملازم رکھنے کی حوصلہ شکنی کرنا۔
- (۹) غیر متنازعہ مالی و مادی کے فیصلے میں غیر ضروری تاخیر کو روکنا۔

(۱۰) چالوروں پر ظلم روکنا۔

(۱۱) مساجد کی دیکھ بھال میں غفلت کا سدباب کروانا۔

(۱۲) آذان اور فرض نمازوں کے وقت اسلامی شعائر کے احترام و آداب کی پابندی کروانا۔

(۱۳) لادو ڈاؤنٹیکر کا غلط استعمال اور مساجد میں فرقہ وارانہ تقریر سے روکنا۔

(۱۴) غیر اسلامی معاشرتی آداب کی حوصلہ شکنی کرنا۔

(۱۵) پبلک مقامات پر نا شانستہ رویہ اختیار کرنے سے روکنا۔

(۱۶) آوارہ گردی کا تذکرہ کروانا۔

(۱۷) پیشہ ور تعویذ فروشی، گنڈے، دست شناس اور چادوگری کا سدباب کرنا۔

(۱۸) اقلیتی حقوق کا تحفظ خصوصاً ان کے مذہبی مقامات اور وہ جگہ جہاں مذہبی رسومات ادا کئے جا رہے ہوں کا تقدس ملحوظ رکھنا۔

(۱۹) غیر اسلامی رسومات جس سے خواتین کے حقوق متاثر ہو خصوصاً غیرت کے نام پر قتل کے خلاف اقدام اٹھانا۔ میراث میں خواتین کو محروم رکھنے کا سدباب، رسم "سورہ" کا تذکرہ کروانا اور خواتین کے شرعی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

(۲۰) ناپ تول کی نگرانی اور ملاوٹ کا تذکرہ کروانا۔

(۲۱) مصنوعی گرائی کا سدباب کروانا۔

(۲۲) سرکاری املاک کی حفاظت کی نگرانی کروانا۔

(۲۳) سرکاری عکس جات میں رشوت ستانی کا تذکرہ کروانا۔

(۲۴) سرکاری اہلکار میں عوام کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

(۲۵) والدین کی نافرمانی پر مداخلت کرنا۔

(۲۶) کوئی دوسرا امر یا امور جو وقتاً فوقتاً صوبائی مختب مشاورتی کونسل کے مشورہ سے متعین کرے۔

(۲۷) (الف) غیر متنازعہ مالی امور میں متاثرہ فریق کی مناسب داور۔

(ب) قتل، آدم قتل یا ایسے دیگر جرائم میں جس سے امن و امان میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو متعلقہ فریق یا قبیلوں کے درمیان مصالحت کروانا۔

### (۲۴) مصالحت کمیٹی

(۱) صوبائی مختب، ضلعی مختب کے مشورہ سے دفعہ (۲۳) کے شی ۲۷ کے تحت امر یا امور کی انجام دہی کے لئے ہر زمانے کی سطح پر ایک مصالحت کمیٹی قائم کرے گا۔ جو درج ذیل پانچ ارکان پر مشتمل ہوگا۔

۱۔ دو مستند عالم دین۔

۲۔ ایک مقامی وکیل

۳۔ مقامی ایم پی اے کا ایک نمائندہ۔ ۴۔ علاقے کا ایک معزز



۵۔ متعلقہ تھانے کا ایس ایچ او یا اس کا نمائندہ

(۲) صوبائی محاسب، ضلعی محاسب کے مشورہ پر مصالحتی کمیٹی کے ممبران میں سے کسی کو کسی وقت معزول کر سکتا ہے۔

## (۲۵) جرم ناقابل دست اندازی پولیس

ایکٹ ہذا دفعہ (۲۳) کے تحت امور کی انجام دہی سے متعلق محاسب کے حکم کی خلاف ورزی ناقابل دست اندازی پولیس جرم ہوگا جس کی سزا ۶ ماہ تک قید اور سزا ۲۰۰۰ روپے تک جرمانہ ہوگی۔

## (۲۶) اختیارات قواعد

ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے اور اسے موثر بنانے کے لئے حسب ضرورت وقتاً فوقتاً ایکٹ ہذا سے موافق قواعد کو نافذ مرتب کئے جائیں گے۔

## (۲۷) بالاتر حیثیت

ایکٹ ہذا اپنے مضامین (Provisions) کی حد تک مروجہ نافذ العمل کسی بھی قانون سے بالاتر حیثیت کا حامل ہوگا۔

(۲۸) ایکٹ ہذا کے نفاذ میں کسی مشکل یا رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت مناسب نوٹیفکیشن جاری کرنے کا مجاز ہوگی۔

## سپریم کورٹ کا فیصلہ

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے سرحد اسمبلی کی جانب سے جسٹس علی کو منظور کیے جانے کے بعد سپریم کورٹ میں ایک ریفرنس دائر کیا تاکہ جسٹس علی کی آئینی حیثیت کا تعین ہو سکے۔ اس بل کے خلاف دائر صدارتی ریفرنس کی سماعت سپریم کے نور کئی لاز جریج نے کی جس نے سرحد اسمبلی کے منظور کردہ جسٹس علی کی متحدہ سیکشنوں کی 20 ذیلی شقوں کو آئین سے متصادم قرار دیا ہے۔ گورنر سرحد کو ہدایت کی ہے کہ وہ موجودہ صورت میں جسٹس علی پر دستخط نہ کریں۔ لارجر جیج نے یہ فیصلہ اتفاق رائے سے دیا۔ سماعت کے دوران ریما کس دیتے ہوئے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا کہ عدالت عظمیٰ اس قانون کو ختم نہیں کر سکتی صرف رائے دے سکتی ہے۔ جسٹس جاوید اقبال نے کہا کہ جسٹس کے نفاذ سے معاشرے میں محاذ آرائی کا خطرہ ہے۔ سرحد حکومت کے وکیل خالد انور نے کہا کہ پارلیمنٹ کے قانون پر صدارتی ریفرنس نہیں بھیجا جاسکتا اور گورنر کے دستخط سے انکار ہوا آئینی بحران پیدا ہوگا۔

سپریم کورٹ نے سرحد اسمبلی کی طرف سے پاس کردہ 31 سیکشنوں کی 120 ذیلی شقوں کو آئین کے منافی قرار دیا ہے۔ سیکشن 10 محاسب کے اختیارات و فرائض سے متعلق ہے اس کی ذیلی شق (ب) یہ کہ محاسب صوبائی سطح پر

اسلامی اخلاق اور آداب کی نگرانی کرے گا (ج) یہ کہ محاسب صوبائی حکومت کے قائم کردہ یا زیر کنٹرول ذرائع ابلاغ کی اس سطح پر نگرانی کرے گا کہ نشریات اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے کارآمد ہوں (د) صوبائی حکومت کے زیر انتظام ایسے شخص، ایجنسی اور حاکم کو خلاف شریعت کام کرنے سے روکنے کے لئے احکامات جاری کرے گا اور گڈ گورنس کی ترغیب دے گا۔ سپریم کورٹ نے مذکورہ شقوں کو آئین کے منافی قرار دے دیا ہے۔ سیکشن 12 محاسب کے احکامات کے نفاذ سے متعلق ہے۔ اس کی ذیلی شق (الف) کہ محاسب سرکاری ملازمین کی برعاطفی کے مروجہ قوانین کے تحت مقرر کردہ کوئی ایک یا ایک سے زائد سزائیں دے سکے گا۔ (ب) کسی شکایت کی تفتیش کے دوران محاسب اور اس کے ملازمین کے ساتھ تعاون نہ کرنے کی صورت میں محاسب مداخلت بکار سرکار کے جرم کے تحت کارروائی کر سکے گا۔ (ج) کسی شکایت پر محاسب کو اطمینان ہو کہ سرکاری ملازم نے جرم کیا تو محاسب متعلقہ ایجنسی کو حسب قانون کارروائی کا حکم دے گا۔ مذکورہ شقیں بھی خلاف آئین قرار دی گئی ہیں۔ جسٹس علی کا سیکشن 23 محاسب کے اختیارات خصوصی سے متعلق ہے اس کی ذیلی شق (1) پبلک مقامات پر اسلام کی اخلاقی اقدار کی پابندی کروانا (2) بالخصوص شادی اور دیگر تقریبات کے موقع پر اسراف کی حوصلہ شکنی کرنا (3) جینز پہننے میں اسلامی حدود کی پابندی کروانا (5) افکار و تراویح کے وقت اسلامی شعائر کے احترام اور ادب آداب کی پابندی کرنا۔ (6) عیدین کی نمازوں کے وقت عید گاہوں جمعہ کی نمازوں کی مساجد کے آس پاس کھیل تماشے اور تہواراتی لین دین کی حوصلہ شکنی کرنا۔ (7) جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی اور انتظام میں غفلت کا سد باب کرنا۔ (12) اذان اور فرض نمازوں کے اوقات اور اسلامی شعائر کے احترام و ادب کی پابندی کروانا (14) غیر اسلامی معاشرتی رسم و رواج کی حوصلہ شکنی کرنا (27) دیگر امور کی انجام دہی جو وقتاً فوقتاً صوبائی محاسب مشاورتی کونسل کے مشورے سے متعین کرے گا۔ یہ شقیں سپریم کورٹ نے خلاف آئین قرار دے دی ہیں۔ سیکشن 25 کی ذیلی شق (1) کہ کسی عدالت کو اختیار نہیں ہوگا کہ محاسب کی کارروائی کی قانونی حیثیت کے بارے میں سوال اٹھائے (2) کسی عدالت کو اختیار نہ ہوگا کہ محاسب کی کارروائی پر حکم امتناعی جاری کرے۔ یہ دونوں شقیں بھی آئین سے متصادم قرار دی گئی ہیں۔ سیکشن 28 سزائیں دینے کے بارے میں ہے (1) محاسب کے حکم خلاف ورزی پر چھ ماہ قید اور دو ہزار روپے جرمانہ (2) عدالت سماعت محاسب کی تحریری شکایت پر کرے گی (3) مجاز عدالت ضابطہ فوجداری 1898 میں درج ضابطہ کار کے مطابق کرے گی اور فیصلہ قابل اپیل ہوگا یہ دونوں شقیں خلاف آئین قرار دی گئی ہیں۔

## بربادی سے آباد کاری

18 ستمبر کو آنے والے زلزلے سے آزاد کشمیر، شمالی علاقوں اور صوبہ سرحد کا تقریباً 35 ہزار کلومیٹر مربع متاثر ہوا ہے۔ وسیع پھیلاؤ اور دشوار گزار راستوں کے باعث کئی پختے گزر جانے کے باوجود اب تک نہ تو انسانی اور جانی نقصان کا اندازہ لگایا جاسکا ہے اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ سب کو امداد مل گئی ہے۔ زلزلے سے متاثرہ علاقے میں کئی گھرایسے بھی تھے جو کئی کئی میل کے فاصلے پر واقع تھے۔ پیر چناسی کے پہاڑوں پر کئی کئی سو فٹ کے فاصلے پر اکا دکا گھر بنے ہوئے تھے،



پہاڑوں پر اس طرح دور دور مکانات بنے ہوئے تھے اب کوئی ایسی اتھارٹی موجود نہیں ہے جس کے پاس یہاں بننے والے مکانات کی ٹھوس معلومات یا نقشے موجود ہوں۔ رہی سہی کسر سڑکوں، پگڈنڈیوں اور دوسرے راستوں کی بنیادی پوری کر دی ہے۔ آزاد کشمیر میں خاندانوں کا مجموعی ساڑھے دو سو سے زائد تھے۔ مظفر آباد میں یہ 17.1 افراد اور بعض دوسرے اضلاع میں یہ 7.6 افراد تک تھا۔ بعض گھروں میں 20-20 افراد مقیم تھے۔ وہاں شہریوں میں بجلی اور پانی کی فراہمی کہیں کہیں لاہور اور کراچی سے بھی بہتر تھی۔ بعض اضلاع میں یہ تناسب 90 فیصد سے بھی زیادہ تھا جس پر بہت زیادہ اخراجات اٹھے تھے۔ حکومت آزاد کشمیر نے جہاں تعلیم، صحت، سڑک اور بجلی کی سہولت کی فراہمی پر بہت زیادہ اخراجات کئے تھے یہی وجہ ہے کہ نقصانات بھی بہت زیادہ ہوئے ہیں، یہاں سینٹ اور سرینے کے مضبوط مکانات بھی ڈھیر ہو گئے ہیں اور لکڑی اور شن کی چادروں کے بنے ہوئے دیگی مکانات بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔ لہذا مستقبل میں یہاں کیسے مکانات محفوظ ثابت ہو سکتے ہیں، یہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈولر کے جنکوں نے پہاڑوں کو "کچا" کر دیا ہے اور وہ ٹوٹ کر مٹی اور پتھروں کی طرح بکھر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الاٹی سمیت کئی علاقوں میں لینڈ سلائڈنگ اب تک جاری ہے۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسا مکان نہیں بن سکا جو مکانات کو لینڈ سلائڈنگ سے بچائے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مکانات بنانے کے لئے ایسی جگہ تلاش کی جائے، جہاں لینڈ سلائڈنگ کم سے کم ہونے کا اندیشہ ہو اور پہاڑوں کو محفوظ رکھنے کے لئے وہاں زیادہ سے زیادہ شجر کاری پر توجہ دی جائے۔

آزاد کشمیر میں بجلی پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے، ایک اندازے کے مطابق وہاں کم بیش 5325 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے جس میں سے صرف 100 میگا واٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ مظفر آباد میں 2800 میگا واٹ پونچھ میں 145 میگا واٹ اور میر پور میں 79 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے پر کام ہو رہا تھا، بجلی پیدا کرنے کے لئے کئی طویل الیحاد منصوبے کشمیر حکومت کے زیر غور تھے اور وزیراعظم آزاد کشمیر سر واد سکندر حیات خان وزیراعظم پاکستان شوکت عزیز اور چیئر مین واپڈا سے مسلسل رابطے میں تھے اس ضمن میں انہوں نے ایک 5 سالہ منصوبہ بھی ترتیب دیا تھا اس منصوبے میں انہوں نے کہا تھا کہ مظفر آباد میں صرف 53 میگا واٹ باغ میں 19 میگا واٹ سدھوتلی میں 8 میگا واٹ، پونچھ میں 3 میگا واٹ کوٹلی میں 16 میگا واٹ اور میر پور میں ایک میگا واٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حکومت آزاد کشمیر نے اس سلسلے میں کھل میں 6.24 کروڑ روپے سے 1.6 میگا واٹ، جگران، میں 4.401 ارب روپے سے 2 میگا واٹ اور لیپا میں 10 کروڑ روپے سے منصوبوں پر کام کرنے کے لئے نجی شعبے کو اجازت دیدی تھی۔ جس پر کام ہو رہا تھا ان منصوبوں سے بجلی کی زیادہ سے زیادہ 170 ملین کو واٹ فی گھنٹہ پیداوار حاصل کی جاسکتی تھی لیکن حالیہ ڈولر سے ساڑھے چار ارب روپے کی سرمایہ کاری بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جگران سب سے بڑا انرجی پراجیکٹ ہے جو زیادہ متاثرہ علاقے میں واقع ہے۔

60 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ کوٹلی کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ دوسرا بڑا منصوبہ 4.8 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے لئے باغ کے لئے ترتیب دیا گیا تھا جس پر 28 کروڑ روپے لاگت آئی تھی اس طرح مظفر آباد میں شاروہ کے متعلق 13 کروڑ روپے سے 2 میگا واٹ اور مظفر آباد میں ہی ایک اور مقام پر 23 کروڑ روپے سے 3.2 میگا واٹ

بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں پر عمل جاری تھا۔ ان میں پانچ اور مظفر آباد کے منصوبے زیادہ متاثر ہوئے ہیں، مزید 72 ارب روپے کے پراجیکٹ طویل الیحاد تھے۔ جن میں سب سے بڑا منصوبہ کوہالب کے لئے بنایا گیا تھا جہاں 55 ارب روپے سے 11 سو میگا واٹ بجلی پیدا کرنے پر غور ہو رہا تھا۔ دوسرا بڑا منصوبہ 9 ارب روپے سے کوٹلی کے لئے زیر غور تھا جبکہ آزاد کشمیر میں 225 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے لئے 2.50 ارب روپے کے منصوبے پر کام ہو رہا تھا اسی طرح ایک اور منصوبہ 6 ارب روپے سے ترتیب دیا گیا تھا۔ قومی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے آزاد کشمیر میں زیادہ سے زیادہ 20 میگا واٹ کے پراجیکٹ لگانے کی اجازت دی تھی بڑے پراجیکٹ کے لئے حکومت سے مذاکرات کا عمل بھی جاری تھا اور منصوبوں کے لئے فری ہیلٹی بھی تیار کی جا رہی تھی۔ مگر اس پراجیکٹ کے لئے واپڈا سے بجلی کے ٹریف لے کر لینے پر مذاکرات جاری تھے جبکہ آزاد کشمیر حکومت نے وفاق پاکستان سے کہا تھا کہ وہ آئی پی پی سے 1.88 فی یونٹ خرید رہی ہے جبکہ آزاد کشمیر سے 3.87 فی یونٹ وصول کئے جا رہے ہیں، آزاد کشمیر حکومت اسے ٹریف میں مزید کمی کے لئے وفاق حکومت اور واپڈا سے مذاکرات شروع کر رکھے تھے کہ آن واحد میں سب کچھ ریکٹر سکیل پر 7.6 طاقت رکھنے والی لہروں نے جس نہیں کر کے دکھایا، اس طرح مجموعی طور پر آزاد کشمیر میں صرف بجلی کے شعبے میں مستقبل قریب اور مستقبل بعید میں ہونے والی 84 ارب روپے کی متوقع سرمایہ کاری متاثر ہوئی ہے۔

ان فوری نوعیت کے منصوبوں کے علاوہ آزاد کشمیر میں 2007 تک کے لئے منصوبوں پر بھی کام ہو رہا تھا جس کے لئے تقریباً 6.640 ارب روپے کے منصوبے منظور کیے اور مزید 72 ارب روپے کے منصوبے فری ہیلٹی کی تیاری کے مراحل سے گزر رہے تھے، یہ تمام منصوبے بھی زیادہ متاثرہ علاقوں میں شامل ہیں۔

پنجاب اور دوسرے صوبوں کی طرح آزاد کشمیر میں بھی بڑے اور چھوٹے زمیندار موجود تھے، وہاں مختلف فارموں پر مشتمل کل رقبے کی مقدار 1243005 ایکڑ تھی زمینداری سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے حصے میں مجموعی طور پر 14.248 ایکڑ اراضی آئی ہے اس میں سے 1426627 ایکڑ زیر کاشت تھے، زیر کاشت رقبے کا کافی خاندان اوسط 1.455 ایکڑ ہے، جبکہ 1.192 ایکڑ آتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آزاد کشمیر میں کاشت کاری سے لوگوں کو زیادہ آمدنی نہیں ہوتی تھی۔ زرعی معیشت ان کی زندگی کی معیشت کو چلانے کے لئے کافی نہیں تھی۔ فی کس 1.192 ایکڑ رقبے سے پنجاب کے زر خیز ترین علاقے سے ہی اتنی سالانہ آمدنی نہیں ہو سکتی جو خاندانوں کو خوش حال تو کیا بد حال زندگی بھی نہیں دے سکتی تھی۔ اس صورت میں آزاد کشمیر میں ایسا کس طرح ممکن ہے وہاں لوگوں نے دوسرے علاقوں سے زر خیز مٹی لا کر اسے پہاڑوں پر کاشت کاری کے قابل بنایا تھا، اس کام میں نہ صرف مردوں نے بلکہ عورتوں نے بھی اپنا اپنا حصہ ڈالا تھا۔ پہاڑ کے ایک ایکڑ پر کاشت کاری میدانوں کے 10 ایکڑ پر کاشت سے بھی مشکل کام ہے لیکن انہوں نے کہا تھا کہ زر خیز ہر قسم کی آبی سہولتوں سے محروم تھا۔ جس نے ان کی محنت و مہمت میں مزید اضافہ کر دیا تھا وہاں تقریباً 10885 ایکڑ رقبے کو پانی میسر تھا بلکہ 1375357 ایکڑ رقبے کو زیر کاشت لانے کے لئے وہ لوگ پانی کا بندوبست بھی خود ہی کیا کرتے تھے۔ ڈولر سے تقریباً 10 لاکھ ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے اس میں سے تقریباً 292578 خاندان متاثر ہوئے ہیں۔ ان خاندانوں میں تقریباً 2219200 بچے، بوڑھے، میسر اور عورتیں رہتی تھیں۔ اس طرح تفصیل بتا رہے ہیں تقریباً 2.21 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ گندم، چاول، چنا، ٹماٹر، دالیں، آٹا، سیب، جیری، آڑو اور باجرہ وغیرہ

وہاں کی مقامی فصلیں تھیں۔ وہاں کا پھل اپنی مثال آپ تھا جس کی مناس و برنگ محسوس ہوتی رہتی ہے لیکن دیگر ذریعہ اجناس وہاں کی ضروریات سے بہت ہی کم مقدار میں پیدا ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کے پاسیوں کا دار و درملک کے دوسرے حصے سے منگوائی جانے والی اشیائے خورد و نوش پر ہوتا تھا مگر اب یہ انحصار پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گا۔

آزاد کشمیر میں معدنیات کی کھوج کا کام بھی شدید ترین متاثر ہوا ہے ماہرین ارضیات کے مطابق یورین اور انڈین ٹیکنی پلٹوں کے مرکز پر واقع ہونے کے باعث یہ علاقہ معدنیات سے بھرپور ہے۔ مظفر آباد، باغ، کوٹلی اور پونچھ کے متاثرہ اضلاع میں اس شعبے پر کافی کام ہو رہا تھا۔ عالمی ماہرین کے مطابق مظفر آباد میں 4400 میٹر کی بلندی پر یا قوت کے وسیع ذخائر موجود ہیں جنہیں دنیا کے سب سے اونچے یا قوت کے ذخائر سمجھا جاتا ہے ان ذخائر کی مقدار تقریباً 24.900 ارب گرام بتائی گئی ہے۔ مظفر آباد میں ہی سونے اور لکھنم کے ذخائر پر بھی کام ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں اقوام متحدہ کے تعاون سے بھی ایک رپورٹ مرتب کی گئی تھی۔ حکومت آزاد کشمیر کا خیال تھا کہ یا قوت کے یہ ذخائر آزاد کشمیر کے جغائش لوگوں کی زندگی بدل دیں گے مگر اسے کیا معلوم تھا کہ یہی پہاڑ سونا گلے کی بجائے سب کچھ مسل کر رکھ دیں گے۔

مظفر آباد سے 80 کلومیٹر شمال مشرق کی جانب لیمونٹ نامی معدنیات کے وسیع ذخائر نکالنے پر کام ہو رہا تھا یہ پینٹ انڈسٹری میں استعمال کیا جاتا ہے وہاں اس کے تقریباً ایک لاکھ ٹن ذخائر کا پتہ چلا تھا جس میں آئرن کی مقدار تقریباً 7.9 فیصد تھی ایکسٹرا ایک انڈسٹری میں استعمال ہونے والے (MICA) کے ذخائر نیلم ویلی میں پائے جاتے ہیں، جہاں سخت سردی اور برف باری کے باعث تقریباً سات ماہ کام بند رہتا تھا لیکن اس مرتبہ زلزلے کے باعث اب یہ کام لمبے عرصے کے لئے رک گیا ہے۔ ایکسٹرا ایک اور ڈیکوریشن میں کام آنے والے CRYSTAL QUARTIZ بھی اس وادی میں پنہاں ہیں، اس ضمن میں بھی کئی رپورٹیں مرتب کی گئی تھیں لیکن جلاّت اور جالات نے یہ رپورٹیں بھی مٹی میں دفن کر دی ہیں۔

مظفر آباد میں 3.20 کروڑ ٹن لائٹ سٹون کے ذخائر بھی ملے ہیں جبکہ 50 لاکھ ٹن SHAK نامی مادے کے ذخائر کا بھی پتہ چلایا گیا ہے۔ مظفر آباد میں ملنے والے لائٹ سٹون کے ذخائر 500 ٹن یومیہ والے کارخانوں کو 100 سال کے لئے خام مال مہیا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں سینٹ فیکٹری لگانے کے منصوبے بھی زیر غور تھے۔

مظفر آباد کے تین علاقوں میں زردی مال سبز ماربل کے ذخائر بھی موجود ہیں، یہ خوبصورت پتھر دنیا بھر میں بے حد پسند کیا جاتا ہے ان ذخائر کی کل مقدار 2 کروڑ ٹن کے لگ بھگ ہوگی۔ مظفر آباد میں ہی چشم کے 45 لاکھ ٹن ذخائر کے استعمال پر بھی کام ہو رہا تھا اسی طرح کوٹلی میں تقریباً 50 لاکھ ٹن اور کوٹلی اور مظفر آباد میں کئی مقامات پر کوئلے، شلح باغ میں لائٹ سٹون اور نیلم ویلی میں گریٹائٹ کے ذخائر بھی موجود ہیں۔

آزاد کشمیر میں سرمایہ کاری پر کافی توجہ دی جاتی رہی ہے ماضی میں تقریباً 17 ارب روپے کے منصوبوں کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے 10 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جاتی تھی مزید 133 پونٹ لگنے والے تھے جبکہ 81 پونٹ پیسے سے بیمار پڑے تھے۔ آزاد کشمیر میں سب سے زیادہ صنعتی یونٹوں کی تعداد میسر پور میں ہے جو بالکل محفوظ ہے جہاں 313 صنعتی ادارے کام کر رہے ہیں۔ صنعتی یونٹوں کی تعداد مظفر آباد میں 208 (سرکاری شعبے میں ایک پونٹ)

بمبھرمیں 1218، کوٹلی میں 126، پونچھ میں 59، باغ میں 53 اور سدھنوتی میں 30 صنعتی یونٹ تھے۔ کل 917 یونٹوں میں سے سرکاری شعبے میں صرف 4 کام کر رہے تھے۔ ان میں سے کوٹلی اور پونچھ کے کچھ ادارے اور میسر پور کے تمام ادارے محفوظ رہتے ہیں۔ ہائی تمام علاقوں میں یہ صنعتی یونٹ بھی اس صورتحال سے دوچار ہیں جس سے عام گزر رہا ہے۔ شلح باغ کو بیکری کی صنعت میں نمایاں اہمیت اور حیثیت حاصل تھی جس کا کوئی حصہ اب محفوظ نہیں ہے اور وہی لوگ جو مظفر آباد کو بھی کھانے کی بہترین اشیاء مہیا کرتے تھے اب خود دانے دانے کو ترس رہے ہیں۔

آزاد کشمیر میں 30 ٹیکنیکل یونٹ، پالٹری فارمر 96 فرنیچر سازی کے 97 یونٹ، چاول کے 11 یونٹ، کاغذ سازی کے 8 یونٹ، 12 قلوٹیں، بیکری کے 58 یونٹ، کاسٹنگ کے 3 یونٹ، 73 چھوٹے سٹیل یونٹ، 11 برف کے کارخانے، 32 کرشنگ مشینیں، ایک ریڈ کارخانہ، 9 چھوٹی سٹیل ملیں اور جوتا سازی کے 7 یونٹ بھی شامل تھے۔ ان کی اکثریت کو اب دوبارہ چالو کرنے کے لئے بہت زیادہ محنت اور سرمایہ کاری کرنا پڑے گی۔ بہر کیف آئیے آزاد کشمیر اور مظفر آباد میں تباہ ہونے والے انٹر اسٹرکچر کا جائزہ لیتے ہیں۔

آزاد کشمیر میں تعلیم و صحت کی سہولتوں کی فراہمی کی صورتحال کچھ زیادہ اچھی نہیں تھی اس شعبے میں سابقہ حکومتوں کو جتنی سرمایہ کاری کرنا چاہیے تھی ان سے کہیں کم کی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پورے آزاد کشمیر کے لئے ایک بڑا سول ہسپتال تھا۔ اضلاع میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تھے۔ 157 سپیشلسٹ، 389 میڈیکل افسران، 63 ڈسٹریکٹ سرجن، 206 نرسیں، 192 لیڈی ہیلتھ ورکرس، سمیت کل 3031 افراد میڈیکل کے شعبے سے منسلک تھے۔ ہسپتالوں میں بستروں کی کل تعداد 2300 تھی وہاں پرائمری سکولوں کی کل تعداد 4400 کے قریب تھی جن میں 988 مل، 14 کٹ، 18 مسجد سکول، 12 ملچ ورکشاپ اور 17 لائبریری مرکز بھی شامل تھے۔ ہائی سکولوں کی تعداد ساڑھے پانچ سو، ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 40، انٹر کالج 47، ڈگری کالج 38، پوسٹ گریجویٹ کالج 7، کینڈیڈ کالج ایک، کالج آف ایجوکیشن 2، سائنس کالج 2، یونیورسٹی کالج 5، ٹیچرز ایسوسی ایشن کالج 10، بچہ کیشن جبکہ ایک ایک یونیورسٹی، ایجوکیشن اکیڈمی سنٹر اور ایک زرعی تربیتی ادارہ قائم تھا، یہ پورا انٹر اسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے۔ ان اداروں اور مراکز میں سے ایک بھی صحیح سلامت نہیں بچا ہے۔

صوبہ سرحد میں برابری کا منظر پیش کرنے والے علاقے زیادہ سے زیادہ 130 کلومیٹر کی حدود میں واقع تھے، مانسہرہ، بالا کوٹ کا قصبہ 25 کلومیٹر، بالا کوٹ شوگر ان 30 کلومیٹر، شوگر ان۔ سری پائے 5 کلومیٹر، مانسہرہ۔ ناران 122 کلومیٹر بالا کوٹ۔ ناران 59 کلومیٹر اور ناران۔ جمیل سیف ایلوک 7 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھے۔ سطح سمندر سے کئی ہزار میٹر کی بلندی پر واقع ان علاقوں کا درجہ حرارت سردیوں میں انتہائی زیادہ سے بھی بچے کر جاتا ہے۔ اپریل تا ستمبر میں بالا کوٹ شہر میں درجہ حرارت 28 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ اور اکتوبر تا مارچ میں منفی دو درجے تک گر جاتا ہے۔ ان میں ناران اور جمیل سیف ایلوک کے علاقے زیادہ ٹھنڈے ہیں جہاں درجہ حرارت منفی 6 درجے تک گرنے کے باعث ان علاقوں کے کچھ لوگ سرد موسم سے پہلے ہی اپنے عزیزوں کے گھر بالا کوٹ، ایبٹ آباد اور دوسرے علاقوں میں چلے جاتے ہیں لیکن اس مرتبہ بالا کوٹ کے تباہ ہونے کے بعد اب یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ اس بارے میں کچھ سوچا گیا؟



ایسٹ آباد میں ایک سرکاری اندازے کے مطابق ایک پانچ کروڑ کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ مکانات ہیں۔ زلزلے نے ان میں سے تقریباً 15 فیصد مکانات کو متاثر کیا ہے، یہاں زلزلہ کی شدت اتنی نہیں ہے جتنی کہ ہنسہہ یا مظفر آباد میں دیکھنے میں آئی ہے۔ تحصیل حویلیاں اور تحصیل ایسٹ آباد میں تقریباً 15-15 فیصد مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سے زیادہ متاثر ہونے والے ضلع ہنسہہ میں تقریباً پورے دو لاکھ مکانات تھے جن میں سے بالاکوٹ میں 90 فیصد، تحصیل ہنسہہ میں 20 فیصد اور تحصیل اوگی میں 15 فیصد مکانات تباہ ہو گئے۔ تاہم غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق متاثرہ مکانات کا تناسب اس سے بھی زیادہ ہے۔ تحصیل بالاکوٹ میں تقریباً 100 فیصد مکانات متاثر ہوئے ہیں۔ ضلع بٹ گرام میں 46 ہزار سے زائد مکانات تعمیر کئے گئے تھے۔ تحصیل بٹ گرام میں 90 سے 95 فیصد مکانات تباہی کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ یعنی شاہدوں اور سرکاری رپورٹوں کا کہنا ہے کہ باقی ماندہ مکانات بھی رہنے کے قابل نہیں ہیں اسی کی تحصیل الاٹی میں 80 فیصد مکانات تباہی و بربادی کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق ضلع کوہستان میں 75 ہزار کے قریب مکانات موجود تھے۔ جن میں سے تحصیل پاس اور تحصیل تہن میں 50-50 فیصد مکانات تباہ ہو چکے ہیں جبکہ تحصیل واسو میں تباہی کا اندازہ 10 فیصد لایا گیا ہے۔ اسی طرح ضلع شانگلہ میں 55 ہزار کے قریب مکانات تعمیر کئے گئے تھے جن میں سے بنام میں 50 فیصد، جٹی سر میں 40 فیصد، ہار تو تک اور ایوری میں 30-30 فیصد اور پوران میں 20 فیصد مکانات زلزلے کے جھکوں کی نذر ہو گئے۔

صوبہ سرحد کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پانچ اضلاع میں ایک پانچ کروڑ کے کل 4.91 لاکھ مکانات تعمیر کئے گئے تھے۔ جن میں سے تقریباً 39 فیصد مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ تباہ شدہ مکانات کی تعداد 191490 بتائی جاتی ہے، اس کا تقریباً 191490 رہائش گاہیں زلزلے نے لوگوں سے چھین لی ہیں۔

سرحد حکومت کی رپورٹ میں نقصانات کا اندازہ اس سے ذرا کم لگایا گیا ہے۔ اس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق ضلع کوہستان کی تحصیل دانو میں 5 فیصد، تہن میں 10 فیصد اور پاس میں 5 فیصد مکانات تباہ ہوئے۔ ضلع شانگلہ میں 10:20 فیصد اور بالاکوٹ میں 70-60 فیصد مکانات تباہ ہوئے۔ گڑھی جنیب اللہ میں 40:50 فیصد، جل میں 10 فیصد، اوگی میں 5:10 فیصد، شکساری اور جھوڑیال میں پانچ پانچ فیصد مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ضلع بٹ گرام کے علاقے میں جھوڑی میں 70 فیصد اور الاٹی میں 40 فیصد مکانات بربادی کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

ان اضلاع میں لوگوں کی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ایسٹ آباد میں تقریباً تمام گاڑیاں محفوظ رہی ہیں لیکن زلزلے کی شدت کے باعث مکانات گرنے اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث بٹ گرام میں تقریباً 40 فیصد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ضلع ہنسہہ میں 12 فیصد اور کوہستان میں 2 فیصد گاڑیاں ناقابل استعمال حالت میں پائی گئی ہیں۔

ان اضلاع میں مواصلاتی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق ضلع بٹ گرام میں 80 فیصد ضلع ہنسہہ میں 45 فیصد اور ضلع شانگلہ اور ضلع کوہستان میں مواصلاتی نظام کو 10-10 فیصد نقصان

پہنچا ہے۔ مواصلاتی نظام سے مراد ٹیلی کمیونیکیشن کا ڈھانچہ ہے۔ یہ نظام ایسٹ آباد میں پورے طور پر محفوظ ہے اور کام کر رہا ہے۔ البتہ باقی چار اضلاع میں اس نظام میں خرابی پیدا ہونے کے باعث رابطوں میں کمی آگئی ہے۔ اطلاعات کا سفر بری طرح متاثر ہوا۔ لوگوں کو یہ پتہ ہی نہ چل سکا کہ ان کے عزیز رشتے دار کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ جو لوگ لاہور اور دوسرے شہروں میں فون کر کے خبریت معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے وہ بھی حالات کے ہاتھوں بے بس ہو کر رہ گئے۔ اطلاعات کی عدم دستیابی نے اس زلزلے کی ہولناکی میں اضافہ کر دیا ہے۔ اکثر بچے، بوڑھے، جوان اور عورتیں اس وقت بھی اپنے اہل خانہ سے کٹے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ ابھی کوئی آئے گا اور انہیں بتائے گا کہ ان کے بھائی، بیٹے، ماں باپ خیریت سے ہیں، مگر کیا کریں مواصلاتی نام کی چابی نے انسان کو کسی قدر بے بس اور بے چین کر دیا ہے۔

اس چابی سے روڈ نیٹ ورک کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے نہ صرف یہ کہ قراقرم ہائی وے کو جبکہ جبکہ نقصان پہنچا اور وہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہے ایک شہر کو دوسرے شہر سے ملانے والی سڑکیں بھی لینڈ سلائیڈنگ، مکانات کے گرنے یا زلزلے کے جھکوں کے باعث کئی جگہوں سے ٹوٹ گئیں یا بند ہو گئیں۔ ٹوٹنے والی سڑکوں کی مرمت کا کام جاری ہے 15 اکتوبر تک روڈ نیٹ ورک کا بڑا حصہ بحال کر دیا گیا تھا جس کے باعث امدادی کاموں میں تیزی آگئی تھی۔

جن سڑکوں کو نقصان پہنچا تھا ان میں ضلع ایسٹ آباد کی تھیاگلی، بالاکوٹ روڈ (15 کلومیٹر) باگروٹری ملی، نتھیا گلی روڈ (18 کلومیٹر) کوہالہ ملیا روڈ (15 کلومیٹر) اور ٹھنڈیانی، تہن خورد روڈ (46 کلومیٹر) تہن ستن گلی کپاروڈ (26 کلومیٹر) اور شکساری جھوڑی کپاروڈ (36 کلومیٹر) شامل ہیں۔ ضلع بٹ گرام میں بنام، ارناروڈ (29 کلومیٹر) اور بٹ گرام تھا کوٹ روڈ (29 کلومیٹر) شامل ہیں۔ اسی طرح ضلع شانگلہ میں خواڑ، خیلہ ایوری، بٹ گرام روڈ (15 کلومیٹر) ہرین نالہ روڈ (15 کلومیٹر) سازن نالہ روڈ (7 کلومیٹر) اور بالاکوٹ روڈ (13 کلومیٹر) شامل ہیں ضلع کوہستان میں بھی 46 کلومیٹر لمبی سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جن میں بٹر کوٹ روڈ (16 کلومیٹر) تہن زیارت روڈ (23 کلومیٹر) اور دوہیر نل اے روڈ (7 کلومیٹر) شامل ہیں۔ قراقرم ہائی وے کو بھی سب سے زیادہ ضلع کوہستان میں نقصان پہنچا۔ جہاں تقریباً 200 کلومیٹر لمبی سڑک بند ہوئی تھی۔ اس پر تیزی سے کام جاری تھا، جبکہ بعض حصے کھول دیے گئے تھے۔ اسی طرح ضلع شانگلہ میں قراقرم ہائی وے کا تقریباً 140 کلومیٹر لمبا حصہ متاثر ہوا۔ جبکہ بٹ گرام میں بھی 50 کلومیٹر لمبا ٹکڑا بند ہو گیا تھا۔ دوسرے شہروں سے گزرنے والے تقریباً 100 کلومیٹر لمبے حصے بھی جبکہ جگہ سے ناقابل استعمال ہو گئے تھے۔ تاہم تحریر قراقرم ہائی وے پر پورے زور شور سے کام جاری ہے۔ کیونکہ یہ شاہراہ پاکستان کی معیشت کے لئے ہی اہم نہیں ہے بلکہ پاکستان کے دفاع اور عالمی تعلقات میں بھی اس کی اہمیت دو چند ہے۔ زلزلے سے بالاکوٹ، ناران روڈ بھی جبکہ جگہ سے ناقابل استعمال ہوئی تھی۔ 78 کلومیٹر لمبی یہ سڑک بند ہونے کے باعث جی کاغان، ناران اور اس سے اوپر کے حصوں پر امدادی اشیاء پہنچانا مشکل ہو گیا تھا، یہی وجہ ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت تیزی سے کام شروع کیا گیا اور اس کے مختلف حصے کھولے جاتے رہے۔ یہ سڑک بھی پورے طور پر کھول دی گئی ہوگی کیونکہ فوجی ذرائع کا کہنا تھا کہ اگلے دو روز کے اندر اندر



تمام سرکاری ٹریک کے لئے پورے طور پر قابل استعمال ہوں گی اور کسی سڑک پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

## سارک کانفرنس

تیرہویں سارک کانفرنس اعلان و حاکم کی منظوری کے بعد ختم ہوگئی۔ جس میں افغانستان کو سارک کی رکنیت دیدی گئی اس طرح اب سارک تنظیم کے 8 رکن ہو گئے جبکہ چین اور جاپان کو تنظیم میں بصر کی حیثیت سے شامل کرنے کے لئے اس کی درخواست پر غور کیا جائیگا۔ سارک ممالک یکم جنوری تک آزاد تجارت کے کھوجے کے غلاف پر متفق ہو گئے ہیں۔ سارک ممالک نے دو ہرے ٹیکسوں کے خاتمے اور کسٹم ڈیوٹی کے حوالے سے معاہدے پر بھی دستخط کئے ان ممالک نے تجارتی تنازعات کے حل کے لئے کونسل کے قیام پر بھی اتفاق کا اظہار کیا۔ اعلان میں جنوبی ایشیا سے غربت، بھوک، ناداری اور ناخواندگی کے خاتمے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ عشرے کو غربت کے خاتمے کا عشرہ قرار دیا گیا ہے۔ سارک تنظیم کو موثر اور فعال بنانے کے لئے مستقبل کا بیورو پرنٹ تیار کیا جا رہا ہے۔ سربراہ کانفرنس میں شریک لیڈروں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ خطے کے عوام کا معیار زندگی بہتر بنانے کیلئے اجتماعی کوششیں کریں گے اسکے علاوہ ممبر ممالک میں آزاد تجارت سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ممبر ممالک قدرتی آفات سے بچاؤ، توانائی اور ماحول کے تحفظ اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے مل کر کوششیں کریں گے۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سمیت سفارتکاروں کا آزادانہ آمد و رفت پر بھی اتفاق کیا سا تھا کے حوالے سے کوئی فیصلہ تو سامنے نہیں آیا لیکن یہ کہا گیا ہے کہ اس کو ممکن بنانے کیلئے جنوری 2006ء کیلئے اپنی تمام تر کوششیں کی جائیں اور چیلنجوں سے ٹٹا جائے، علاقے سے غربت کے خاتمے کیلئے ڈیزاسٹر منیجمنٹ کیلئے تجارت کیلئے مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے خصوصاً علاقائی تجارت کے حوالے سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ جب تک تمام مسائل طے نہیں ہوتے اس وقت تک تجارت بھی اس طرح سے نہیں ہوگی جو سارک ممالک چاہتے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سن موہن سنگھ نے تجویز دی تھیں ان کو منظور کر لیا گیا ہے اور کہا گیا تھا کہ وزیراعلیٰ کے سلسلے میں رکن ممالک میں نرمی کی جائے خصوصاً صحافیوں کیلئے نرمی کی جائے۔ گورنر سارک کانفرنس کے اعلامیہ میں ٹھوس بات سامنے نہیں آئی اس سربراہ کانفرنس سے جتنی امیدیں تھیں وہ پوری نہیں ہو پائیں لیکن اس کے باوجود اس کانفرنس میں مختلف معاملات پر ہونے والی پیش رفت مثبت قرار دی جاسکتی ہے۔ سارک کانفرنس 2007ء میں بھارک میں ہوگی۔ سارک سربراہ کانفرنس کے اختتام پر بنگلہ دیش کی وزیراعظم خالہ تیاہ نے مشترکہ اعلامیہ پڑھ کر سنایا۔

## شوکت عزیز اور من موہن سنگھ ملاقات

سارک کانفرنس کے موقع پر ڈھاکہ میں وزیراعظم شوکت عزیز اور بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ کے

ساتھ ملاقات کی اس موقع پر شوکت عزیز نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل تک پاک بھارت تجارت پر بات چیت آگے نہیں بڑھ سکتی جبکہ بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ دراندازی ختم نہیں ہوئی کنٹرول لائن کے باقی 2 پوائنٹس بھی جلد کھول دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ آزادانہ تجارت کا خواہشمند ہے لیکن مسئلہ کشمیر کی موجودگی میں ایسا ممکن نہیں، دونوں وزیراعظم نے دونوں ممالک کے درمیان جاری اس عمل کا بھی جائزہ لیا۔ خارجہ سیکرٹری شیا م سرن نے وزیراعظم کی ملاقات کے حوالے سے کہا کہ پیش رفت کیلئے ضروری ہے دہشت گردی کے واقعات سے ان میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے انہوں نے کہا کہ دراندازی اور تشدد کے واقعات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیزیں بھارتی رائے عامہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ سارک کانفرنس کے دوران بھارتی وزیراعظم ڈاکٹر من موہن سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارت میں جلد ہی ڈیزاسٹر منیجمنٹ سنٹر قائم کیا جائے گا جس سے خطے میں کہیں بھی ہونے والی قدرتی آفات کا بروقت مقابلہ کیا جاسکے گا پاکستان کے بطور سارک چیئرمین ایک عہدہ کو دارا کرنے پر پاکستان کی تعریف کی ہے انہوں نے جنوبی ایشیا میں ایک کارریلی شروع کرنے کو اپنی پوری توجہ دینے کی تجویز دی ہے انہوں نے کہا سارک ممالک میں روزانہ کی بنیادوں پر انٹر نیشنل سروس ہونی چاہیے انہوں نے پیشکش کی ہے کہ بھارت ممبئی، نئی دہلی، چنئی، حیدر آباد، بنگلور اور دوسرے علاقوں میں فضائی سروس بحال کرنے کے لئے تیار ہے انہوں نے دہشت گردی کے خاتمے کی ضرورت پر زور دیا اور اس سلسلے میں انہوں نے کئی اہم تجاویز پیش کیں انہوں نے دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کو کسی قسم کا تحفظ فراہم نہ کیا جائے اور اس سلسلے میں بھرپور اقدامات کئے جائیں انہوں نے ساؤتھ ایشین یونیورسٹی کے قیام کے حوالے سے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے بھی تجویز دی ہے۔ انہوں نے فوڈ بینک کے حوالے سے بھی تجویز دی ہے کہ ایک علاقائی فوڈ بینک بنایا جائے تاکہ کسی بھی جگہ فوڈ کی کمی کی ضرورت کو بروقت پورا کیا جاسکے انہوں نے 2020ء تک ساؤتھ ایشین اکنامک یونین کے قیام کی بھی تجویز دی ہے علاقے میں سارک میوزیم بھی بنانے کی تجویز دی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا خطہ دسائل سے مالا مال ہماری یکساں صنعت اور دستکاریاں دنیا بھر میں مقبول ہیں اور ان پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

## عالمی اسلامی سربراہی کانفرنس اور اعلان مکہ

8 اور 10 اکتوبر 2005ء کو مکہ المکرمہ میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں پاکستان کی نمائندگی صدر جنرل پرویز مشرف نے کی۔ سربراہی کانفرنس کا یہ اجلاس او آئی سی کی تنظیم نو کے لئے منعقد کیا گیا تھا اس اجلاس میں اسلامی ممالک کے سربراہان نے جن امور پر اتفاق کیا وہ اعلان مکہ کی صورت میں دنیا کے سامنے آئے۔ اعلان مکہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-





کے ساتھ جو بین الاقوامی چیلنجوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوا اور سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی تنوع اور اختلافات کو اس انداز سے جذب کر سکے جس کے نتیجے میں اس کے مفادات اور اقدار کا تحفظ ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کی غرض سے ہم دس سالہ ایکشن پروگرام کا اعلان کرتے ہیں تاکہ اکیسویں صدی میں مسلم اہل کو درپیش تمام چیلنجوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔

ہم خداوند تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ صراطِ مستقیم پر چلنے میں ہماری راہ نمائی فرمائے، ہمیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے اور ہماری زندگیوں میں خوشحالی لائے۔

سورۃ النور آیت 53:

”تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کے لئے قوت دے گا۔ ان کو خوف کے بدلے میں امن دے گا۔ میری بندگی کرتے رہیں اور حیرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔ جو شخص اس کے بعد ناشکری کرے گا تو ایسے لوگ بافرمان ہیں۔“

تبصرہ:

مکہ مکرمہ میں آوا آئی سی کے دوروزہ تیسرے غیر معمولی سربراہی اجلاس کے اختتام پر جاری کئے گئے اعلان مکہ میں مسلم ممالک کی سلامتی کو کسی بھی خارجی خطرے اور قدرتی آفات سے اجتماعی طور پر نبھنے اور کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف کوئی یکطرفہ پابندی قبول نہ کرنے کا عزم کرتے ہوئے ایک دس سالہ ایکشن پلان منظور کیا گیا جس میں باہمی احترام کی بنیاد پر تہذیبوں کے درمیان مکالمے کی ضرورت اور محن و برداشت، تعاون، امن اور اعتماد والے عالمی ماحول کے قیام کے لئے نئی نوع انسان میں مساوات کو فروغ دینے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کو لازمی قرار دیا گیا۔

آوا آئی سی کا یہ سربراہی اجلاس دنیا میں تیز تر سیاسی و معاشی تبدیلیوں کے ماحول میں ایک ایسے وقت میں ہوا جس میں مسلم ممالک کے لئے بین الاقوامی برادری میں اپنا حقیقی مقام اور وقار حاصل کرنے کے لئے ایک جامع اور مربوط منصوبہ بندی کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہے اس پس منظر میں اگر آوا آئی سی کے رکن بادشاہوں، سربراہان مملکت اور امرا کے اس غیر معمولی اجلاس میں زیر غور آنے والے مسلم اہل کے وسیع تر مسائل و معاملات اور دس سالہ ایکشن پلان میں ان کے حل کے لئے تجویز کئے جانے والے اقدامات کو دیکھا جائے تو بلا خوف و تردد کہا جاسکتا ہے کہ مسلم رہماء اور لیڈروں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو درپیش سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل کی سنگینی کو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ عصر حاضر کے ان چیلنجوں سے انفرادی طور پر نبرد آزما ہونے کی دیرینہ روایت کو

ترک کر کے اجتماعی دانش اور مشترکہ وسائل کے ذریعے ان سے عہدہ برآ ہونے کی جدوجہد کی جائے اس حوالے سے او آئی سی کے سربراہی اجلاس میں کئے جانے والے فیصلوں پر ایک نظر ڈالی جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسلم ممالک ہاتھ پر ہاتھ دھک کر بیٹھے رہنے کی پرانی روش کے مہلک نتائج سے آگاہ ہونے کے بعد اب بے عملی کی زندگی کو الوداع کہہ کر اپنی تقدیر خود بدلنے کے لئے کمر بستہ ہو رہے ہیں اور اگر فکر و نظر میں تبدیلی کے یہ آثارنی الواقع انہیں اپنی کوششوں کو مجتمع کرنے پر آمادہ کر سکیں تو مسلم اہل کے مستقبل پر اس کے نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اس وقت امت مسلمہ کو جن پیچیدہ مسائل کا سامنا ہے ان میں انتہا پسندی و دہشت گردی سرفہرست ہیں اگرچہ دہشت گردوں کا کسی بھی علاقے یا مذہب سے کبھی کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن 9/11 کے سانحہ کے بعد تمام ظرفی حالات سے انتہا پسندی کو دنیا بھر میں مسلمانوں کے ساتھ منسلک کرنے اور اسلام اور دہشت گردی کو ایک دوسرے کا مترادف بنا کر پیش کرنے کی مسلسل سعی کی گئی ہے جس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اس لئے اب انہیں اس صورت حال کو بدلنے اور ملای برادری میں اپنا حقیقی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کرنا ہوگی۔ سعودی عرب اور پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف عالمی حراست کا بھرپور ساتھ دے کر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں انتہا پسندی کے تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کی ہے اس کی تحسین و ستائش خود عالمی رہنماؤں نے کی ہے لیکن انتہا پسندی کے روئے چندوں میں پیدا ہوئے ہیں نہ انہیں چشم زدن میں ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے طویل اور صبر آزما کوششوں کی ضرورت ہے اور اس کے اسباب دور کئے جانے چاہئیں مقام اطمینان ہے کہ آوا آئی سی کے سربراہی اجلاس میں اس کی اہمیت کا پورے طور پر ادراک کرتے ہوئے رکن ممالک پر زور دیا گیا ہے کہ وہ دہشت گردی کی ہر شکل اور ہر فارم کو مسترد کرتے ہوئے ہر ممکن طریقے سے اس کا مقابلہ کریں اور تعلیمی نصاب کو اس طرح تشکیل دیں کہ وہ قتل و برداشت، مفاہمت و مذاکرات کے رویوں کو فروغ دینے اور تنوع کو آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے والا ہو اگر مسلم ممالک میں تعلیمی نصاب کو تبدیل کر کے مثبت قدروں کو اجاگر کرنے والے سلیبس کی تدوین کا مرحلہ طے ہو جاتا ہے تو اس سے نوجوانوں میں نا انصافیوں اور حق تلفیوں پر حملہ کرنا انتہا پسندانہ رویے اختیار کرنے کا از خود قلع قمع ہو جائے گا اور وہ دہشت گردی علوم اور ٹیکنالوجی میں دسترس حاصل کرنے کی طرف اپنی توجہ مرکوز کر کے نہ صرف اپنے مستقبل کو بہتر بنانے بلکہ مسلم اہل کی بھی کہیں زیادہ بہتر خدمت کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

اس سربراہی اجلاس میں مسلم ممالک کو درپیش پرانے کا زعات کے ضمن میں بھی بعض جراثیم اندازہ فیصلے کئے گئے جن میں کشمیر کا زکی مسلسل حمایت کی یقین دہانی کرواتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا کہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔

اسی طرح مسئلہ فلسطین پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا کہ اس نے 1967 سے جن فلسطینی علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے وہ نہ صرف ان سے اپنی فوجیں واپس بلائے بلکہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں



میں قائم کردہ یہودی آبادیوں کو بھی ختم کر دے اور اسرائیل و فلسطینی ریاست کو الگ کرنے کے لئے بنائی جانے والی دیوار کی تعمیر روک دے کیونکہ صرف یہی وہ طریقہ ہے جس سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ فلسطین کے حل کی جانب راستے کھلنے اور مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن کے قیام کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں اسی ذیل میں القدس شریف کی تاریخی و اسلامی شناخت کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن اقدام کرنے، مسجد اقصیٰ کو محفوظ کر دینے کا عہد کیا گیا اور مسلم ممالک سے یہ اپیل بھی کی گئی کہ وہ القدس شریف میں یونینورٹی قائم کرنے کے لئے اپنے وسائل کا ایک حصہ وقف کریں۔

عراقی قوم کی جانب سے قومی مفاہمت کانفرنس کا خیر مقدم کرتے ہوئے سیاسی عمل اور عراق کی تعمیر نو کی کوششوں کو آگے بڑھانے سے بھی اتفاق کیا گیا اور عوام کو دہشت گردی کے ذریعے ڈرانے دھمکانے اور جھکانے کے لئے کی جانے والی تک و تازی بھرپور مذمت کی گئی اسی طرح صومالی گورنمنٹ کی جانب سے ملک میں سلامتی کا ماحول پیدا کرنے کی جدوجہد کی تحسین کی گئی اور آرمینیا کی جانب سے آذربائیجان پر کی جانے والی جارحیت کو لائق نظرین قرار دیا گیا۔ قبرص کے ترک عوام کی جانب سے اقوام متحدہ کے ذریعے کوئی جامع حل تلاش کرنے کی مساعی کی حمایت کی گئی اور سوڈانی معاہدہ امن کی حمایت کی تجدید کرتے ہوئے اس بارے میں 10 ویں او آئی سی کانفرنس کی حمایت کی گئی جس میں سوڈان میں تعمیر نو کے کاموں کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے کے بارے میں کہا گیا تھا۔

اس اجلاس میں حقوق انسانی کا ایک آزاد اسلامی ادارہ قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور آئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ ادارہ میر ممالک میں حقوق انسانی کی صورت حال کو مانٹرن کرنے کا فریضہ انجام دے۔ مسلم ممالک کے حوالے سے یہ ایک اچھوتا اور عمدہ خیال ہے اور اس سے اہل مغرب کو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پھیلائی گئی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

موجودہ دور میں بیشتر مسلم ممالک میں غربت، جہالت اور بیماری کے پھیلتے ہوئے سایوں کو ہٹانے نیز فرقہ واریت کی خلیج کو پائٹنے کے لئے بعض گروہوں کی طرف سے ایک دوسرے پر ارتداد کا لیل لگانے کی کوششوں کا سد باب کرنے اور اسلامی بینک کے ذریعے سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم کو فروغ دینے اور مسلم ممالک اور ترقی یافتہ دنیا میں فاصلے کم کرنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جس نوع کے اقدامات کی ضرورت ہے اس سے بھی کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔

او آئی سی کے سربراہی اجلاس میں کئے جانے والے ان فیصلوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اس بینک میں وہ تمام ضروری مسائل زیر بحث آئے ہیں جن سے اس وقت مسلم ممالک دوچار ہیں اور ان کو حل کرنے کے لئے جو اقدامات تجویز کئے گئے ہیں ان کی اہمیت و فادیت سے بھی کسی کو کوئی انکار نہیں لیکن اس سے مطلوبہ نتائج صرف اسی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں جب اس سربراہی اجلاس میں کئے جانے والے فیصلوں کو عمل کے قالب میں ڈھالنے والی کمیٹیوں کو پوری طرح فعال اور متحرک بنایا جائے اور ان کی کارکردگی کو مانٹرن کرنے کا بھی کوئی ٹھوس اور موثر لائحہ عمل بنایا جائے۔ بہتر ہوتا کہ اسلامی ممالک عوام کو ان فیصلوں میں شریک کرنے کے لئے جمہوری اداروں کے قیام کا

فیصلہ بھی کرتے کیونکہ جمہوری ماحول نہ ہونے سے مسلم نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا نہیں موقع ملتا۔ اپنی مرضی کے حکمران بننے کا راستہ نہیں دیا جاتا۔

او آئی سی کا نام تبدیل کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا حالانکہ اس ضمن میں بڑی قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں توقع کی جاتی چاہئے کہ آئندہ کسی اجلاس میں یہ مرحلہ بھی طے کر لیا جائے گا کیونکہ مسلم ممالک کی اتنی اہم تنظیم کا نام یقیناً ایسا ہونا چاہئے جو محلی معنوں میں اس کے شایان شان اور اس کی کارکردگی کی عکاسی کرنے والا ہو۔

بشکریہ جنگ

### کشمیر میں سیلف گورننس

بدھ کو سعودی عرب میں شاہ عبداللہ کی طرف سے بلائے گئے او آئی سی کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے اپنے پہلے سے اعلان کردہ موقف کو دہرایا کہ کشمیر ہے فوجوں کا اخلا کیا جائے اور وہاں سیلف گورننس قائم کی جائے۔ صدر کی تجویز جو پہلے بھارتی قیادت کو پیش کی گئی تھی اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں متفق ہو جائیں کہ کشمیر کے دونوں حصوں سے دونوں ممالک کی افواج نکال لی جائیں اور وہاں مقامی باشندوں کی خواہش کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ صدر کی تجویز کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ تجویز اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی 1949ء کی قرارداد کو عمل جامہ پہنانے کی پہلی کڑی ہے۔ بھارت کے اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کشمیر میں بھارت اور پاکستان کے مابین جاری جنگ میں سیز فائر کی خاطر کشمیر لائش کو اقوام متحدہ لے گئے تھے اور انہی کی شکایت پر قائم بندی ہوئی اور ساتھ ہی مستقبل کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔ جنوری 1949ء کی اس قرارداد کا تقاضا ہے کہ کشمیر کے دونوں حصوں سے دونوں ممالک کی افواج نکل جائیں تو اس کے بعد ہی یہاں استعواب رائے ہو سکتا ہے۔ آج صدر پاکستان نے کشمیر میں ڈی ملٹرائزیشن کی تجویز پیش کی ہے اس کا مقصد یہی ہے۔ نئی دہلی نے فی الحال صدر کی تجویز کا مثبت جواب نہیں دیا بلکہ ناموشی اختیار کر رکھی ہے البتہ حسب روایت یہ کہا ہے کہ فوجوں کے اخلاء کا اس وقت تک سوال پیدا نہیں ہوتا جب تک پاکستان کی طرف سے کشمیر میں دہشت گردی کی حمایت اور دراندازی پر قابو نہیں پایا جاتا تاہم کشمیر اور دوسرے ملکوں میں صدر پرویز مشرف کی تجویز کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میر واعظ عمر فاروق نے نہ صرف کشمیر کے اندر بلکہ آرگنائزیشن آف اسلامک کونسل کے اجلاس کے دوران سر زمین سعودی عرب میں بھی صدر کی تجویز کو سراہا ہے اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ کشمیر میں ڈی ملٹرائزیشن پر فوری عمل کرے۔ مقبوضہ کشمیر سے سابق حکمران جماعت پی ڈی پی کی چیئر پرسن محبوبہ مفتی نے بھی ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر سے تمام افواج نکل جائیں۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم فاروق عبداللہ کے فرزند عمر عبداللہ

نے بھی کشمیر سے پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے انخلا کی پر جوش الفاظ میں حمایت کی ہے۔ آزاد کشمیر کے بزرگ رہنما سردار عبدالقیوم دوسرے کشمیری لیڈروں کی طرح صدر کی تجویز کو خوش آئند اور قابل عمل تجویز قرار دے چکے ہیں۔ او آئی کی کے حالیہ خصوصی اجلاس میں جب صدر پرویز مشرف نے کشمیر سے فوجوں کے انخلا اور سیلف گورننس کی تجویز دہرائی تو شاہ عبداللہ اور دیگر مسلمان رہنماؤں نے خوش ظاہر کی کہ نئی دہلی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں سہو کر دار ادا کرے کیونکہ ان کو مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی زبوں حالی پر تشویش ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان کی قیادت مل بیٹھ کر مسئلہ کشمیر کا مستقل حل تلاش کرے۔ انہوں نے جنوں کشمیر کے مسئلہ کے حتمی حل کے سلسلے میں صدر پرویز مشرف کی طرف سے پچھلے دو تین سالوں سے پلٹ دکھانے اور مختلف تجاویز بھارت کو پیش کرنے پر ان کی کوششوں کی تعریف کی ہے۔ آج کل جبکہ آزاد کشمیر کے باشندے خاص کر مظفر آباد، واوی خیل، راولا کوٹ اور باغ کے عوام 8 اکتوبر کے قیامت خیز زلزلے سے شدید متاثر ہوئے ہیں صدر پرویز مشرف کی طرف سے فوجوں کے انخلا اور سیلف گورننس کی تجویز ان متاثرہ لوگوں کو امید کی نئی کرن دکھائے گی۔ 19 نومبر کو اسلام آباد میں منعقد ڈونرز کانفرنس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوئی عنان اور دیگر بین الاقوامی برادری کے نمائندوں کی موجودگی میں صدر پرویز مشرف نے بھارت کی حکومت، اپوزیشن، میڈیا، مقبوضہ کشمیر کی حکومت اور بھارت کے تمام طبقوں سے خلوص دل سے اپیل کی ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں کشمیریوں کو کشمیر کا متحد دیں۔ سفارتی اعتبار سے صدر کا یہ کارڈ اثر انگیز ثابت ہوا کیونکہ کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ نے 1949ء کی قراردادوں کے مطابق حل کرنا ہے اور ڈونرز کانفرنس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوئی عنان کی موجودگی سے قائدہ اٹھا کر انہیں بھی یادداشت کے طور پر سنادی گئی جس کا ایک فوری مثبت رد عمل یہ ہوا کہ ڈونرز کانفرنس میں شریک بھارت کے وزیر مملکت برائے تجارت نے اپنے خطاب میں کشمیر کے مسئلے کا حوالہ دیا حالانکہ یہ اجلاس بین الاقوامی برادری کی طرف سے ڈونرز کان کنی مالی امداد کے لئے بلایا گیا تھا۔

نئی دہلی پاکستان کی طرف سے مسئلہ کشمیر پر مثبت تجاویز پیش کرنے پر سرد مہری کا مظاہرہ کیوں کرتا ہے؟ وہ اس لئے کہ اقوام متحدہ کی 1949ء کی قراردادوں کو پس پشت ڈال کر از خود بھارت نے کشمیر کو انٹو ایک قرار دے دیا ہے۔ اگست 1953ء میں مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ شیخ محمد عبداللہ کو وزارت اعلیٰ کے منصب سے ہٹا کر اور پھر گرفتار کر کے بخشی عالم محمد اور خواجہ صادق کے احوال میں بھارت کی دوسری ریاستوں کی طرح اپنی سپریم کورٹ، الیکشن کمیشن، ناڈا اور پونا کے کالے قوانین اور سول سروسز کے قواعد کا دائرہ مقبوضہ کشمیر تک بڑھا دیا گیا۔ 1994ء میں نرسمہا راؤ کے دور وزارت عظمیٰ میں پارلیمنٹ سے ایک قرارداد منظور کرائی گئی تھی جس میں ریاست کشمیر کو بھارت کا آئینی حصہ قرار دیا گیا تھا اور یہی موقف ہے جس کے تحت مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی لہر کو دبائے کے لئے بھارتی فوج کی بھاری تعداد میں تعیناتی، خونریزی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے سائے میں مقبوضہ کشمیر کی حکومت انہی آئینی قیود کے ساتھ کام چلا رہی ہے۔ بھارت نے عجیب منطق اختیار کر رکھی ہے ایک طرف تو وزیر اعظم ڈاکٹر من موہن سنگھ کہتے ہیں کہ وہ کشمیر میں "نری

ڈرائنگ آف باؤنڈریز" کے خلاف ہیں لیکن دوسری طرف موجودہ لائن آف کنٹرول کو پاکستان اور بھارت کے مابین مستقل بارڈر ماننے کے حق میں ہیں۔ کیا لائن آف کنٹرول کو انٹرنیشنل بارڈر بنانے سے کشمیر میں نئی جغرافیائی صورت حال پیدا نہ ہوگی؟ ایک ہی نسل کے کشمیریوں کو ہمیشہ کے لئے منقسم کر دینے سے انسانی حقوق کی بدترین پامالی نہ ہوگی؟ دوسری جانب پاکستان آزاد کشمیر کو اپنا آئینی حصہ تصور نہیں کرتا کیونکہ اسلام آباد کشمیر کے مسئلہ کو متنازعہ سمجھتا ہے جس کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا ہے البتہ سلامتی، امور خارجہ، دفاع اور ترقیاتی امور میں مالی امداد اور فنی معاونت کے لئے آزاد جموں و کشمیر کو نسل کا قیام باہمی رابطہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ آزاد کشمیر کی اپنی سپریم کورٹ، اپنا الیکشن کمیشن، اپنا وزیر اعظم، کابینہ اور اپنا جمنڈا ہے یہاں سیلف گورننس عملی طور پر قائم ہے دوسری جانب بھارت نے جس طرح کی آئینی اور فوجی گرفت مقبوضہ کشمیر پر قائم کر رکھی ہے اسے مقامی باشندوں کی طرف سے سیلف گورننس تو کہا ایک ہیروئی ملک کی طرف سے غاصبانہ قبضہ کیا جاسکتا ہے۔ جنوبی ایشیا میں امن کی خاطر اور پاکستان اور بھارت کے عوام کی خوشحالی کی خاطر نئی دہلی کو چاہئے کہ انٹو ایک کی رٹ چھوڑ کر صدر پرویز مشرف کے پگھلدار موقف کا مثبت عملی جواب دے۔

☆☆☆



## تاریخ پاکستان سال 2005ء

یکم جنوری 2005ء اپوزیشن ممبر کرے انتخابات 2005 میں ہوں گے۔ مسلم لیگ ملک بھر میں جلسے کرے۔  
صدر پرویز مشرف کا گجرات میں خطاب۔

یکم جنوری 2005ء متحدہ مجلس کے احتجاجی جلسے، سینکڑوں کارکنوں کے خلاف مقدمات درج۔

2 جنوری 2005ء بڑے منصوبوں کی تکمیل میں کوئی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی، وزیراعظم شوکت عزیز۔

3 جنوری 2005ء ایران گیس پائپ لائن منصوبے کے خلاف امریکی دباؤ نہیں، بھارت بنگلہ دیش کی تعمیر معطل کر دے، پاکستان۔

3 جنوری 2005ء پاکستان مضبوط معیشت کی سطح پر پہنچ گیا۔ ہمارا بینکاری نظام سارے خطے میں سب سے آگے ہے۔ وزیراعظم شوکت عزیز۔

3 جنوری 2005ء صوبائی خود مختاری کا مسئلہ بلوچستان کے عوام کی توقعات سے بڑھ کر حل کرینگے۔ چوہدری شجاعت حسین صدر پاکستان مسلم لیگ۔

4 جنوری 2005ء تنازع بنگلہ دیش میں طے کرنے کے لئے پاکستان نے 6 فنی نکات کی نشاندہی کر دی۔ مسئلے کو دو طرفہ بنیادوں پر حل کرنا چاہتے ہیں۔ پانی دہلی کے سیکرٹری اشفاق احمد کی ویلی میں صحافیوں کے ساتھ گفتگو وہ بھارت کیساتھ ڈیم کے مسئلہ پر مذاکرات کے لئے دہلی موجود تھے۔

4 جنوری 2005ء کاروکاری اور ناموں رسالت سے متعلق ترمیمی بل نافذ ہو گیا۔ صدر نے بل پر دستخط کر دیے۔ مقدمات کی تحقیقات ایس پی کی سطح کا آئیسر کرے گا۔

5 جنوری 2005ء سرکر یک پر پاک بھارت مشترکہ سروے شروع ہو گیا۔ بھارت نے بنگلہ دیش پر تحفظات کا جواب دے دیا۔ پاکستان کا عدم اتفاق، دہلی میں جاری پاک بھارت مذاکرات میں ایک دن کی توسیع۔

5 جنوری 2005ء شوکت عزیز دورہ تہران کے موقع پر گیس پائپ لائن منصوبے پر دستخط کر دیں گے۔ ایرانی وزیر پٹرولیم بے جان نامدار۔

6 جنوری 2005ء سوامی جیسی آفات سے بچاؤ کے لئے پیشی انتخاب کا نظام قائم کیا جائے گا۔ شوکت عزیز۔

6 جنوری 2005ء بنگلہ دیش ڈیم پر پاک بھارت مذاکرات کا کام پاکستان عالمی بینک سے رجوع کرے گا۔

7 جنوری 2005ء بنگلہ دیش ڈیم کا ڈیزائن سندھ طاس کی خلاف ورزی ہے۔ پاکستان

7 جنوری 2005ء سارک کانفرنس 8 فردی کوڈ حاکم میں ہوگی پاکستان اور بنگلہ دیش سمیت دیگر ممالک کا اتفاق۔

7 جنوری 2005ء اپوزیشن سڑکوں پر آنے کی بجائے ملکی ترقی میں کردار ادا کرے۔ صدر پرویز مشرف

8 جنوری 2005ء گلگت میں آغا ضیاء الدین شیعہ لم پر حملہ کے بعد ہنگامے چودہ افراد ہلاک۔ بعد ازاں آغا

ضیاء الدین زخمیوں کی تاب نہ لا کر اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔

8 جنوری 2005ء پاکستان کی امداد مارچ تک بحال کر دیں گے جاپان کا اعلان۔

8 جنوری 2005ء سوئی گیس فیلڈ پر حملہ، قومی تنصیبات پر حملہ دکنے کیلئے حکومت کا بلوچ سرداروں سے رابطہ۔

9 جنوری 2005ء پاکستان نے پہلی بار اسلامی باغی جاری کئے۔

9 جنوری 2005ء سوئی گیس فیلڈ پر حملہ، بڑے پیمانے پر نقصان، ایف سی کے دو جوان شہید۔

9 جنوری 2005ء ستر سو تیس ترمیم پر سیاسی جماعتوں سے بات چیت کیلئے تیار ہیں۔ مولانا فضل الرحمان۔

10 جنوری 2005ء صدر پرویز کی پالیسیوں سے وسائل ملے جن سے عوامی مسائل حل کئے جا رہے ہیں۔ وزیر

اعلیٰ پنجاب، پرویز الہی۔

10 جنوری 2005ء فلسطین کے منتخب صدر محمود عباس کو پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز کی مبارکباد۔

10 جنوری 2005ء پیپلز پارٹی کے رضا ربانی سینٹ میں قائد حزب اختلاف مقرر۔

10 جنوری 2005ء شاہک مارکیٹ 6484 انڈیکس پوائنٹس کی نفسیاتی حد پار کر گئی۔

11 جنوری 2005ء سوئی گیس فیلڈ پر حملے، گیس کی فراہمی معطل، پلانٹ تاریخ میں پہلی بار بند ہوا۔

11 جنوری 2005ء پہاڑوں پر چھپنے کا دور گزر گیا، بلوچستان میں تحریکی عناصر باز آ جائیں۔ پرویز مشرف۔

11 جنوری 2005ء شاہک مارکیٹ نے تاریخ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ انڈیکس 6700 سے عبور ہو گیا۔

12 جنوری 2005ء فوج اور اس کے حامیوں کیساتھ مذاکرات نہیں ہو سکتے ہیں اسے آرڈی کا اعلان۔

12 جنوری 2005ء دراجن پور کے قریب واپڈا کے 12 الیکار اتواں۔

12 جنوری 2005ء سوئی گیس فیلڈ کے واقعات میں غیر ملکی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ آفتاب احمد شیرپاؤ۔

13 جنوری 2005ء ٹیکس اور کرٹل امور نمٹانے کے لئے سپریم کورٹ کے فیصلے فیڈرل کورٹس قائم کرینا

اعلان۔ دیوانی اور فوجداری قوانین میں وسیع تبدیلیوں کا بھی فیصلہ، تحقیقات میں بددیانتی کرنے والے پولیس

افسران کو 3 سال تید کی سزا دی جائیگی۔

13 جنوری 2005ء امریکہ یورپ اور چین سمیت 28 ممالک کے تاجروں کو انٹر پورٹ پرویز ایل جائے گا۔

پاکستان کی نئی ویزہ پالیسی کا اعلان۔

13 جنوری 2005ء سوئی اور ڈیرہ بکٹی کو فورسز نے گھرے میں لے لیا۔

14 جنوری 2005ء سوئی میں سیکورٹی فورسز کی تعیناتی کیلئے حکومت بلوچستان نے وفاق سے تعاون طلب کر

لیا۔ فوجی آپریشن نہیں ہوگا۔ فوج صرف سوئی تک محدود رہے گی۔

14 جنوری 2005ء واپڈا کے انواء ہونے والے 12 الیکار بارگھان۔

14 جنوری 2005ء بلوچستان میں آپریشن ہوا تو متحدہ قومی موومنٹ حکومت چھوڑنے لگی۔ الطاف حسین۔



15 جنوری 2005ء متحدہ قومی مومنٹ حکومت کا ساتھ چھوڑ دے تو پھر بھی حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔  
صدر پاکستان مسلم لیگ، چوہدری شجاعت حسین۔

16 جنوری 2005ء کشمیر صرف چند کلومیٹر زمین کا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارے سیکولرازم کی نشانی ہے، اس کا سودہ نہیں کر سکتے۔ بھارتی وزیر خارجہ تنویر سنگھ۔

16 جنوری 2005ء ہندو کی نوک پر ہذا کرات نہیں کریں گے۔ سردار عطاء اللہ مینگل۔

17 جنوری 2005ء کشمیر سیکولرازم نہیں بھارتی قبضہ کی علامت ہے۔ پاکستان۔

17 جنوری 2005ء بلوچستان میں تنصیبات کے تحفظ کے لئے تمام وسائل استعمال ہوں گے۔ وفاقی حکومت۔

17 جنوری 2005ء وفاق بلوچستان میں طاقت استعمال نہ کرے۔ سرحد اسمبلی کی مستفاد قرارداد۔

19 جنوری 2005ء دنیا کو ظلمت سے نکالنے کے لئے اسلامی اقتصادی نظام پیش کیا جائے گا۔ امام کعبہ کا خطبہ حج کے دوران خطاب۔

19 جنوری 2005ء افراط زر کو کنٹرول کرنے کے لئے مالیاتی پالیسی مزید سخت کر دی جائے گی۔ سٹیٹ بینک۔

23 جنوری 2005ء گیس پائپ لائن پر پاکستان سے معاہدے کے قریب ہیں۔ بھارت۔

23 جنوری 2005ء بھارت نے بنگلہ دیش سے توجہ ہٹانے کے لئے کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔  
نت۔ پاکستان۔

25 جنوری 2005ء وزیر اعظم شوکت عزیز بلجیم کے دورے پر رسلو پیچھے اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم نے یورپ کو آگاہ کر دیا ہے کہ سارک خطے میں استحکام کے لئے پاکستان اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

25 جنوری 2005ء کراچی میں صدر پاکستان مسلم لیگ چوہدری شجاعت حسین کی سردار عطاء اللہ مینگل اور سردار شیر باز حراری سے ملاقات ہوئی جس کا احساس محرومی دور کر دیں گے بلوچستان میں اب بھی آپریشن نہیں ہو گا۔ شجاعت حسین۔

26 جنوری 2005ء آج کا پاکستان کل سے مختلف ہے غیر ملکی جتنا چاہیں سرمایہ لگائیں اور واپس لے جائیں۔  
شوکت عزیز۔

26 جنوری 2005ء چوہدری شجاعت حسین کی صدر پرویز مشرف سے ملاقات بلوچ سرداروں سے اپنے مذاکرات سے انہیں آگاہ کیا۔

27 جنوری 2005ء ایران سے بھارت تک گیس پائپ لائن منصوبے سے خطے میں استحکام آئے گا، شوکت عزیز۔

28 جنوری 2005ء امریکہ پاکستان سے طویل مدتی دفاعی اتحاد کرے۔ شوکت عزیز۔

29 جنوری 2005ء انتخابی مہم کے مقابلے کے لئے اتحاد الپسند متحد ہو جائیں۔ صدر پرویز مشرف۔

30 جنوری 2005ء ایران کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ذمہ دار کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ شوکت عزیز۔

30 جنوری 2005ء بلوچوں سے زیادتی بند ذور سز کو واپس بلایا جائے۔ انجم۔

31 جنوری 2005ء بلوچستان سمیت تمام صوبوں کا احساس محرومی دور کرنے کے لئے آئینی ترامیم کرنی ہوں گی۔  
شجاعت حسین۔

نیم فروری 2005ء امریکہ کشمیر کے بارے میں خصوصی ایچی مقرر کرے۔ امریکی کانگریس میں قریب مقرر۔

2 فروری 2005ء بھارت کا سارک کانفرنس میں شرکت سے انکار، پاکستان کا اظہار غصہ۔

3 فروری 2005ء پاکستان جلد خلائی ٹیکنالوجی کے شعبے میں نمایاں طاقت بن کر ابھرے گا۔ صدر پرویز مشرف۔

3 فروری 2005ء وزیر اعظم شوکت عزیز کینیڈا کے شاہ گیانندرو سے رابطہ۔

4 فروری 2005ء بھارت افواج کشمیر میں قلم و ستم بند کریں۔ صدر پرویز مشرف۔

4 فروری 2005ء ملک کے مسائل کا حل صرف حقیقی جمہوریت ہے۔ بے نظیر بھٹو۔

8 فروری 2005ء سری لنکا کے صدر چندریکا کماراٹنگا کی اسلام آباد آمد۔

8 فروری 2005ء پاکستان کے ترقیاتی کاموں کے لئے تین سال تک ایک ارب ڈالر سالانہ ادوی جائے گی۔

9 فروری 2005ء پاکستان کو گیس پائپ لائن منصوبے پر مذاکرات کی بھارتی دعوت۔

10 فروری 2005ء فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان نہیں پہنچانے دیں گے۔ وفاقی کابینہ۔

10 فروری 2005ء نواز شریف سے بینظیر کی جدہ میں ملاقات، حکومت سے رابطوں پر اعتماد میں لیا۔

12 فروری 2005ء آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں میں برقی قاتی توڑے کرنے سے 101 افراد جاں بحق۔

12 فروری 2005ء بلوچستان میں فوج کی وجہ سے جانی نقصان کم ہوا۔ صدر پرویز مشرف۔

13 فروری 2005ء امریکہ، یورپ اور چین سمیت 28 ممالک کے تاجروں کو ایئر پورٹ پر ویزا مل جائیگا، پاکستان۔

13 فروری 2005ء ٹیکس اور کرکشل امور نمٹانے کے لئے فیڈرل کورٹس قائم کرنے کا فیصلہ۔

13 فروری 2005ء دیوانی اور فوجداری قوانین میں وسیع تبدیلیوں کا بھی فیصلہ تحقیقات میں بددیانتی کے مرتکب پولیس افسران کو 3 سال قید، غیر قانونی جیس بے جا پر سات سال کی سزا ہوگی۔

14 فروری 2005ء تحفظ اہوں کو کارکردگی سے منسلک کیا جائے گا بد عنوانی کم ہوگی۔ شوکت عزیز۔

14 فروری 2005ء مجلس عمل اسے آرڈی سے مل کر حکومت کے خلاف جدوجہد کرے گی تحریک کے اگلے مرحلے کا اعلان۔

14 فروری 2005ء بلوچی عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ صدر پرویز مشرف۔

15 فروری 2005ء برطانیہ مسئلہ کشمیر کے حل میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ۔

15 فروری 2005ء پاکستان کے راستے گیس پائپ لائن پر تیار ہیں۔ تنویر سنگھ بھارتی وزیر خارجہ۔

18 فروری 2005ء شوکت عزیز اور عبداللہ بدایوں کے اسلام آباد میں اہم مذاکرات، مشترکہ سرمایہ کار کمپنی کے قیام پر اتفاق ملایا جیسا پاکستان سے افرومی قوت در آ کر لگا۔

16 فروری 2005ء منظر آباد سری نگر بس سروس 7 اپریل سے شروع ہوگی، لاہور ام ترسہ بس اور کھوکھرا پار سونا باؤ ٹرین سروس پر پاک بھارت اتفاق۔

17 فروری 2005ء انتر سرنگانہ صاحب بس سروس جلد شروع ہوگی۔ پاکستانوں کے لئے ویزا پالیسی میں نرمی کا فیصلہ کر لیا۔ صدر پرویز مشرف۔ تعلقات بہتر کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ نورنگہ۔

18 فروری 2005ء سعودی قیادت سے امر کے مسائل پر بات ہوگی۔ شوکت عزیز۔

19 فروری 2005ء مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان اور بھارت نے خفیہ جیل قائم کر لیا۔

19 فروری 2005ء 4 سیکوریٹی شعبوں کے سوا پاکستان میں کاروبار کے لئے سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں۔ شوکت عزیز۔

23 فروری 2005ء وزیراعظم شوکت عزیز تہران پہنچ گئے، پاک ایران اقتصادی تعاون بڑھانے کے لئے 4 معاہدے 25 ملین ڈالر سے مشترکہ سرمایہ کاری کی تعمین قائم ہوگی۔

24 فروری 2005ء ایران پر حملے کی صورت میں غیر جانبدار رہیں گے۔ پرویز مشرف۔

24 فروری 2005ء سری نگر انتظامیہ کے ہیڈ کوارٹر پر خودکش حملہ 2 مجاہدین سمیت 17 افراد ہلاک 9 زخمی۔

25 فروری 2005ء گوادری بندرگاہ کو افغانستان اور وسط ایشیائی ریاستوں سے ملانے کے منصوبے منظور۔

25 فروری 2005ء پاکستان اور امریکہ وسیع البیاد اسٹریٹجک تعلقات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ پرویز مشرف۔

26 فروری 2005ء حکمران مسلم لیگ نے 28 وفاقی امور صوبوں کو منتقل کرنے کی سفارش کر دی، سینٹ کو بجٹ میں ترمیم کا مشروط اختیار دیا جائے، آئینی پیکیج کا مسودہ پیش۔

27 فروری 2005ء کوئٹہ مری کمپ سے راکٹوں سمیت بھاری اسلحہ برآمد، 20 افراد گرفتار۔

27 فروری 2005ء کھیلوں کو فروغ دے کر پاکستان کا معتدل چہرہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ پرویز مشرف۔

28 فروری 2005ء مذاکرات کے ساتھ ساتھ حکومت بلوچستان بحرموں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ نیشنل سیکورٹی کونسل۔

یکم مارچ 2005ء صدر پرویز مشرف سے بھارت کے کیونسلر ہماؤں کی ملاقات۔ 180 بھارتی قیدی رہا کرنے کا فیصلہ۔

2 مارچ 2005ء نوشہرہ جرگہ لے کر آیا ہوں، کالا باغ اور بھاشا دونوں ڈیم بنائیں گے۔ صدر پرویز مشرف۔

2 مارچ 2005ء وزیراعظم نے منظر آباد سری نگر روٹ کا فضائی جائزہ لیا، آزاد کشمیر کے شدید برقی علاقوں کا دورہ متاثرین کو ریلیف پیکیج دینے کا اعلان۔

3 مارچ 2005ء این ایف سی ایڈراڈ کے لئے آبادی کے ساتھ ساتھ پسماندگی کو بھی مد نظر رکھا جائے گا، صدر نے بلوچستان کے مسائل پر 31 میں سے 27 سفارشات منظور کر لیں۔

3 مارچ 2005ء مختار، ٹی کیس، ہزانے موت پانے والے 5 ملزم بری چھٹے کی سزا عمر قید میں تبدیل۔

3 مارچ 2005ء چاروں صوبوں کے ماہرین کی تجویز پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا جائے۔ قاضی حسین احمد۔

4 مارچ 2005ء شمالی وزیرستان سیکورٹی فورسز کا آپریشن 2 غیر ملکی ہلاک 11 جنگجو گرفتار چھپانوں کا بڑا ذخیرہ برآمد۔

6 مارچ 2005ء پرویز کریموف صدر ازبکستان سے صدر پرویز مشرف کے ناشقہ میں مذاکرات۔

6 مارچ 2005ء حکومت چیلز پارٹی مذاکرات جاری ہیں، مفاہمت نہیں ہوئی۔ حالات بگاڑنے کی کوشش کی گئی تو 2007ء کے انتخابات میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ شجاعت۔

7 مارچ 2005ء اسے آرڈی اور مجلس عمل کے درمیان تین نکات پر اتفاق، احتجاجی تحریک کے لئے مشترکہ کمیٹی کی منظوری۔

7 مارچ 2005ء ڈانٹ ناؤ ہندگی ریفرنس میں وفاقی وزیر فیصل صالح کی ضمانت منسوخ، سپریم کورٹ نے کیس احتساب عدالت منتقل کر دیا۔

7 مارچ 2005ء کشن گنکار چیکٹ کا معاملہ مذاکرات سے ملتے جلتے عالمی بینک۔ لے جائیں گے۔ پاکستان۔

8 مارچ 2005ء کراچی اور گوادری بندرگاہیں کرغیزستان کو عالمی منڈی تک رسائی فراہم کریں گی۔ صدر پرویز مشرف، باہمی تعاون کے 3 معاہدوں پر دستخط۔

9 مارچ 2005ء خشیات کے پھیلاؤ پر وفاقی کابینہ کا اظہار تشویش، خاتے کے لئے حکمت عملی منظور۔

9 مارچ 2005ء اردو کی مناس بھری شاعری کی کسی اور زبان میں مثال نہیں ملتی، نائب صدر مارشلس۔

10 مارچ 2005ء مسلم ممالک میں ڈکٹیز حکومتیں ہیں، عالمی برادری۔ پاکستان میں بحالی جمہوریت میں مدد دے۔ بے نظیر۔

10 مارچ 2005ء ڈاکٹر قدیر نے ذاتی حیثیت میں ایران کو سینٹری فوج دیے، جینتھیر کی امریکہ سے واپسی پر مذاکرات کا نیا سلسلہ شروع کریں گے، شیخ رشید۔

11 مارچ 2005ء لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ بلا اختیار ہے، مختار مائی کیس کی ازسرنو سماعت ہوگی۔ شریعت عدالت۔

11 مارچ 2005ء سوئی کے واقعات کا رانا سے تعلق ہے، اسلحہ کی سنگٹنگ میں غیر ملکی ہاتھ ہے وقت آنے پر نام ظاہر کریں گے، گورنر بلوچستان۔

12 مارچ 2005ء بلوچستان سے متعلق آئینی پیکیج پر سیاسی جماعتوں میں اتفاق نہ ہو سکا پارلیمانی سب کمیٹی ختم۔

12 مارچ 2005ء افتخار حسین شاہ کا استعفیٰ منظور، کمانڈر خلیل گورنر سرحد مقرر۔

13 مارچ 2005ء شمالی وزیرستان میں غیر ملکی جنگجوؤں کے خلاف آپریشن 10 افراد گرفتار، دستی بم پھٹنے سے 2 سیکورٹی اہلکار زخمی۔

13 مارچ 2005ء پاک و ہند کے ادیبوں کے لئے ویزا پابندیاں نرم پاکستان میں کاغذ سستا کیا جائے۔ عالمی اردو کانفرنس کا اعلامیہ۔

14 مارچ 2005ء واہگہ بارڈر فری ٹریڈ زون بنادیا جائے، وزیر اعلیٰ بھارتی پنجاب، زراعت آبپاشی و دیگر شعبوں میں ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، پرویز الہی۔



14 مارچ 2005ء، مختار مائی کیس کی سماعت سپریم کورٹ میں ہوگی۔

14 مارچ 2005ء، بے نظیر کی جیک سٹرملاقات پاکستان میں مفاہمت کی ضرورت پر زور۔ شہباز شریف سابق وزیراعظم سے دوبارہ ملے۔

15 مارچ 2005ء، پاکستان سے جوہری مواد دینا نہیں ہوگا۔ صدر پرویز۔

15 مارچ 2005ء، آمریت کے ساتھ نہیں چلیں گے ہماری ذیل حکومت سے نہیں غریب عوام سے ہے۔ سائمن فیم۔

16 مارچ 2005ء، امریکی وزیر خارجہ کے صدر اور وزیراعظم سے مذاکرات، پاکستان عالم اسلام کے لئے مائل ہے۔ کوئٹہ ویزارٹس۔

16 مارچ 2005ء، 2007ء تک کسی سے شراکت اقتدار ہوگی نہ انتہائی ایڈجسٹمنٹ، شجاعت۔

17 مارچ 2005ء، ڈیرہ گنٹی ایف سی کے قتلے پر حملہ جوابی فائرنگ 19 ہلاک۔

17 مارچ 2005ء، قومی اسمبلی، بلوچستان کے مسئلہ پر اپوزیشن اور ایم کیو ایم کا واک آؤٹ۔

18 مارچ 2005ء، ترقی کی راہ میں رکاوٹیں دور کرنے کے لئے عوام احتجاج پسندی کے خلاف تحریک شروع کریں۔ صدر پرویز شرف۔

18 مارچ 2005ء، بلوچستان میں آپریشن بند نہ ہوا تو صوبائی حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ مجلس عمل۔

19 مارچ 2005ء، ڈیرہ گنٹی سے سرکاری ملازمین سمیت سینکڑوں افراد کا انخلاء، سوئی میں ایف سی کی جگہ فوج تعینات۔

19 مارچ 2005ء، ایٹمی میزائل شاہین II کا کامیاب تجربہ، کم از کم دفاعی ڈھال کی سطح عبور کر لی خلائی جستجو میں قدم رکھنے کے قابل ہو گئے۔ صدر پرویز۔

20 مارچ 2005ء، اب تحریک رکے گی نہیں۔ کراچی میں مجلس عمل کا طین مارچ۔

21 مارچ 2005ء، اقوام متحدہ میں اصلاحات کی تجویز، سلامتی کونسل کے ارکان 5 سے بڑھا کر 11 کر دیے جائیں، عمان۔

21 مارچ 2005ء، بلوچستان میں قضا سازگار ہونے تک تعاون کی یقین دہانی نہیں کرا سکتے۔ اپوزیشن۔

22 مارچ 2005ء، پارلیمانی وفد کے اکبر گنٹی سے مذاکرات، حکومتی نمائندوں کی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

23 مارچ 2005ء، پشاور جلال آباد اور کوئٹہ قندھار بس سروس سمیت 5 پاک افغان معاہدے۔

24 مارچ 2005ء، ڈیم بننے ہیں اور ضرورتیں گے، بلوچستان میں صرف 3 سرداروں کا مسئلہ ہے سہلے جاری رہے تو سخت کارروائی ہوگی۔ صدر پرویز۔

24 مارچ 2005ء، پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال بلوچستان کا مسئلہ مذاکرات سے حل کریں گے۔ وفاقی کابینہ۔

25 مارچ 2005ء، پاکستان 24 ایف 16 خریدے گا، امریکہ نے رضامندی ظاہر کر دی۔

26 مارچ 2005ء، طیارے دینے سے پاک بھارت تعلقات پر منفی اثرات نہیں ہوں گے۔ پاکستان سے

تعلقات بہتر نہ کئے تو 90 کی دہائی جیسے حالات دوبارہ پیدا ہو جائیں گے، امریکہ۔

26 مارچ 2005ء، وزیراعظم اور صوبائی حکومتیں مہنگائی کنٹرول کریں۔ صدر پرویز۔

27 مارچ 2005ء، کراچی کو سندھ سے الگ نہیں ہونے دیں گے کسی صوبے میں طاقت استعمال کی گئی تو کئی وطن جہنم لینگے۔ الطاف حسین۔

27 مارچ 2005ء، مخصوص ٹولہ پنجاب کو بدنام کر رہا ہے دوسرے صوبوں کی غلط فہمیاں دور کروں گا، آصف زرداری۔

28 مارچ 2005ء، نئی منزلوں کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ مسائل حل کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کو غیر مقبول فیصلے بھی قبول کرنا ہونگے، شجاعت۔

29 مارچ 2005ء، چودھری شجاعت کے عبدالکلام من موہن اور سونیا گاندھی سے مذاکرات، اب ایٹمی اسلحے میں آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں، بھارت صدر۔

29 مارچ 2005ء، ایران پر حملے کے کسی منصوبے کا حصہ نہیں بنیں گے، قصوری۔

30 مارچ 2005ء، حدود آرمڈ فزس پر نظر ثانی کی حمایت کرتا ہوں، صدر پرویز۔

30 مارچ 2005ء، گیس پائپ لائن مکران سے کراچی عمر کوٹ اور سواتاؤ کھوکھر پارک لائی جائے، بھارت

31 مارچ 2005ء، پونم کی اپیل پر سرحد، بلوچستان اور سندھ میں ہڑتال۔

کیم اپریل 2005ء، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کے لئے نادارہ ملک بحر میں الیکٹرونک بوتھ قائم کرے۔ شوکت عزیز

کیم اپریل 2005ء، عوام میں فاصلے کم ہونے سے پاکستان اور بھارت کو فائدہ ہوگا، چودھری شجاعت حسین کی دورہ بھارت سے واپسی پر ٹھٹھکو۔

2 اپریل 2005ء، متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں جزوی ہڑتال۔

2 اپریل 2005ء، سکھوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال چل بے، حکومت پاکستان کی اظہار تعزیت۔

3 اپریل 2005ء، پاک چین تعلقات کا نیا آغاز ہوگا۔ چینی وزیراعظم وین جیاؤ باؤ۔

4 اپریل 2005ء، خواتین پر تشدد و ہشت گردی قرار دیا جائے۔ پنجاب اسمبلی کی قرارداد۔

4 اپریل 2005ء، سردار اکبر گنٹی سے مذاکرات کے بعد چودھری شجاعت حسین کی صدر پرویز شرف سے ملاقات مسئلہ بلوچستان پر غور کیا گیا۔

5 اپریل 2005ء، چینی وزیراعظم کی وین جیاؤ باؤ کی پاکستان آمد، دونوں ممالک پر 22 معاہدوں پر دستخط۔

5 اپریل 2005ء، جے ایف 17 طیاروں کی پیداوار خود انحصاری پر بڑا قدم ہے۔ صدر پرویز شرف کا منصوبہ کے افتتاح کے موقع پر خطاب۔

6 اپریل 2005ء، ایشیائی ممالک وسائل کے مشترکہ استعمال پر متفق، کشمیر بس سروس کے ٹرمینل واقع سری نگر پر مجاہدین کا حملہ۔

7 اپریل 2005ء، سری نگر بس سروس شروع، چھڑے کشمیریوں کا ملاپ۔



- 17 اپریل 2005ء، چینی کمپنیاں وسیع سرمایہ کاری کریں گی۔ وین جیاؤ باؤ
- 18 اپریل 2005ء، بلوچستان کے مسائل حل کرنے کے لئے مذاکرات جاری رہیں گے صدر اور وزیراعظم میں اتفاق۔
- 19 اپریل 2005ء، ڈیرہ بگٹی سے غیر ضروری چوکیاں ختم، حکومت اور سردار بگٹی میں اصولی سمجھوتہ۔
- 10 اپریل 2005ء، ہندو میں پاکستانی سفارتکار جاوید ملک کو مار مار کر قتل کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔
- 11 اپریل 2005ء، فوج پر گولی چلانے والے کو ازادیں گے صدر پرویز مشرف۔
- 11 اپریل 2005ء، خواتین پر تشدد کو دہشت گردی قرار دیا جائے تو می آسبلی میں قرارداد منظور۔
- 12 اپریل 2005ء، آذربائیجان کے صدر البہام علی یوف کی اسلام آباد آمد و طرفہ تعاون بڑھانے پر اتفاق۔
- 13 اپریل 2005ء، بدینتی سے تفتیش اور ایف آئی آر درج نہ کرنا جرم ہوگا، توری انصاف کے قانونی اصلاحات منظور۔
- 13 اپریل 2005ء، صدر کے دو عہدوں اور 17 ویں ترمیم کے خلاف درخواستیں سپریم میں مسترد۔
- 13 اپریل 2005ء، پاکستان ترکمانستان اور افغانستان گیس پائپ لائن منصوبے پر اسی سال کام شروع کریں گے۔
- 14 اپریل 2005ء، منقسم کشمیر میں بس سروس نرم سرحد پر پہلا قدم ہے۔ صدر پرویز مشرف۔
- 15 اپریل 2005ء، قانون ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نہیں گے۔ وزیراعظم شوکت عزیز۔
- 16 اپریل 2005ء، صدر پرویز مشرف کرکٹ میچ دیکھنے نئی دہلی پہنچ گئے، بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ اور صدر عبدالحکام سے ملاقات۔ صدر پرویز کی آمد کے چند گھنٹوں بعد کشمیر پر امن سازی کے لئے سات بھارتی تہیادیں کا اعلان۔
- 16 اپریل 2005ء، سابق وزیراعظم کے شوہر آصف علی زرداری کی لاہور آمد۔
- 17 اپریل 2005ء، حریت کانفرنس مقبوضہ کشمیر کے دھڑوں کو تنجیا کرنے کی پرویز مشرف کی بھرپور کوشش۔
- 17 اپریل 2005ء، پاک بھارت بزنس فورم بنے گا۔ سیاحین میں فوجوں کی کمی کے لئے مشترکہ کمپنی پر اتفاق۔
- 17 اپریل 2005ء، فوج کو ساتھ لے کر چلیں گے آصف علی زرداری اسٹیبلشمنٹ مذاکرات کرے۔
- 18 اپریل 2005ء، مسئلہ کشمیر کے حتمی حل کے لئے باقاعدہ مذاکرات جاری رہیں گے، پاکستان اور بھارت کا مشترکہ اعلان، کشمیر پر جنگ کا وقت گزر گیا۔ صدر پرویز مشرف۔
- 18 اپریل 2005ء، بھارت کو جناح ہاؤس بھی پاکستان کے حوالے کرنے پر قائل کر لیا۔ صدر پرویز۔
- 19 اپریل 2005ء، صدر پرویز مشرف خیلا، گلپائٹ پہنچ گئے، صدر گلوریا سے ملاقات۔
- 19 اپریل 2005ء، پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارت بڑھانے کے لئے گیارہ ادب کے ترقیاتی منصوبے۔
- 20 اپریل 2005ء، پاکستانی وفد میں مولانا سمیع الحق کے شمولیت پر اعتراض، یورپی پارلیمنٹ نے طے شدہ ملاقات منسوخ کر دی۔ مولانا سمیع الحق کو برسلز ایئر پورٹ پر روک لیا گیا، وزیراعظم شوکت عزیز کی مداخلت پر اجازت ملی۔
- 20 اپریل 2005ء، جی ڈکٹ شانزدہم پمپ منتخب ہو گئے، عیسائی برادری کا اظہار مسرت۔
- 20 اپریل 2005ء، آئی ٹی سیکورٹی کے لئے حکومت اقدامات کر رہی ہے۔ ایسٹ نیٹواری۔
- 21 اپریل 2005ء، پارلیمانی وفد سے ناروا سلوک یورپی یونین اور بلجیئم سے پاکستان کا احتجاج۔
- 21 اپریل 2005ء، صدر پرویز مشرف ایشیا کانفرنس میں شرکت کے لئے انڈونیشیا پہنچ گئے۔ پاک انڈونیشیا بزنس

- کونسل پر اتفاق، صدر کی انڈونیشین ہم منصب سیلو بمباگ یوڈو پونو سے ملاقات۔
- 23 اپریل 2005ء، مسئلہ کشمیر و علاقائی تین سالوں میں حل ہو جائے گا، شیخ رشید۔
- 23 اپریل 2005ء، غربت و محرومی دہشت گردی کی بنیاد ہے، مسلم معاشرے میں اصلاحات ہونی چاہیے، صدر پرویز مشرف۔
- 24 اپریل 2005ء، عراقی افواکاروں نے پاکستانی سفارتکار جاوید ملک کو ہار کر دیا۔
- 24 اپریل 2005ء، پاک بھارت تعلقات بہتری میں کرکٹ ڈپلومی کا بڑا ہاتھ ہے۔
- 24 اپریل 2005ء، اقوام متحدہ میں اصلاحات، پاکستان نے پیشگی حیلے کی تجویز مسترد کر دی۔
- 24 اپریل 2005ء، کنڈھلوٹ کے قریب دو بم دھماکے۔
- 24 اپریل 2005ء، سرحد پار کرنے والے باشندوں کی فوری واپسی کا پاک بھارت معاہدہ۔
- 25 اپریل 2005ء، بھارت مسئلہ کشمیر کے مختلف آپشنز پر غور کے لیے رضامند۔
- 25 اپریل 2005ء، صوبوں نے بلدیاتی انتخابات کیلئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کے اختیارات مانگ لیے۔
- 25 اپریل 2005ء، 117 شہروں میں کوالٹی ٹیسٹنگ لیبارٹریاں قائم کرنے کا فیصلہ۔
- 26 اپریل 2005ء، بلوچستان میں ریلوے لائن پر تین دھماکے۔
- 26 اپریل 2005ء، یورپی یونین پاکستان کی امداد میں چار گنا اضافہ کرنے کی۔
- 27 اپریل 2005ء، ورلڈ بینک نے بنگلہ دیش پر مابہر مقرر کرنے کا اعلان کر دیا۔
- 27 اپریل 2005ء، سندھ اور بلوچستان میں بجلی کا بڑا ایریک ڈاؤن۔
- 28 اپریل 2005ء، دہشت گردی میں ملوث قیدیوں کے لیے الگ ہائی سکیورٹی جیلیں بنانے کا فیصلہ۔
- 29 اپریل 2005ء، 100 سے زائد فوجی افسروں کی ترقی۔
- 29 اپریل 2005ء، چین نے جناح ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تعمیر پر رضامندی ظاہر کر دی۔
- 30 اپریل 2005ء، چین سے 20 ریلوے انجنوں کا سودا منسوخ۔
- 30 اپریل 2005ء، یوکرین میں 17 پاکستانیوں سمیت 26 غیر قانونی تارکین وطن گرفتار۔
- کیم مئی 2005ء، ورلڈ بینک پاکستان کو 4.5 بلین ڈالر قرض دے گا۔
- کیم مئی 2005ء، بلوچستان میں ریلوے لائن دھماکے سے تباہ گروٹیشن پر راکٹ حملہ۔
- کیم مئی 2005ء، بنگلہ دیش پر دو طرفہ مذاکرات کی بھارتی پیشکش مسترد۔
- کیم مئی 2005ء، پنجاب میں پٹرولیم ٹیکس کے نفاذ اور ایٹامپ ڈیوٹی بڑھانے پر غور۔
- 3 مئی 2005ء، متعدد اشیاء بھارت سمیت پڑوسی ممالک سے درآمد کرنے کی اجازت۔
- 3 مئی 2005ء، قومی مالیاتی ایوارڈ صوبوں نے نفی نفی فارمولا مسترد کر دیا۔
- 3 مئی 2005ء، پہلے ایٹمی طاقت تسلیم کیا جائے، این پی ٹی پر دھمکا کے لیے پاکستانی شرط۔
- 3 مئی 2005ء، سلامتی کونسل کے مستقل ارکان میں اضافہ کی متبادل تجاویز۔

- 4 مئی 2005ء ناظمین اور نائب ناظمین کی جگہ نگران مقرر کرنے پر اتفاق۔
- 4 مئی 2005ء پاک فضائیہ کا بغیر پائلٹ طیارہ گر کر تباہ۔
- 5 مئی 2005ء کھلے پٹرول کی فروخت اور آکسجیٹ پر پابندی۔
- 5 مئی 2005ء مشرف پر حملے کا ملزم مشتاق پکڑا گیا۔
- 5 مئی 2005ء پاکستانی سفارتکار عراق سے رہائی کے بعد اسلام آباد پہنچ گیا۔
- 6 مئی 2005ء پاکستان اور ملائیشیا میں تین سمجھوتے۔
- 6 مئی 2005ء سب جیس پاسپ لائن اور بجلی کا ناوراز ادا کیا گیا۔
- 6 مئی 2005ء مشرف کے قتل کی ایک اور سازش کا کام بنانے کا انکشاف حکومتی تردید۔
- 7 مئی 2005ء جنوبی وزیرستان میں توپ کا گولہ پھنسنے سے چار افراد جاں بحق۔
- 8 مئی 2005ء بھارت کشن گنگا ڈیم کا ڈیزائن تبدیل کرنے پر آمادہ۔
- 8 مئی 2005ء بھارت نے کنٹرول لائن پر باز کی تعمیر دوبارہ شروع کر دی۔
- 8 مئی 2005ء جموں سیالکوٹ بس سروس شروع کرنے کا امکان۔
- 8 مئی 2005ء سرکاری ملازمین کے نئے بے سکیل بنانے کا فیصلہ۔
- 8 مئی 2005ء کابینہ کے فیصلوں پر عملدرآمد میں تاخیر، وزیراعظم نے نوٹس لے لیا۔
- 9 مئی 2005ء کوئٹہ اور گوادریس میں پانچ بم دھماکے۔
- 9 مئی 2005ء پاکستان اور چین کا فرنی ٹریڈ معاہدے پر اتفاق۔
- 9 مئی 2005ء پاکستان نے کشن گنگا ڈیم کے معاہدے کی بھارتی پیشکش قبول کر لی۔
- 9 مئی 2005ء قومی اسمبلی میں امریکہ سے احتجاج کی قرارداد۔
- 10 مئی 2005ء لاہور امرتسر بس سروس شروع کرنے پر پاکستان بھارت پر اتفاق۔
- 10 مئی 2005ء پاکستان سنگا پور آزادانہ تجارت کے معاہدے کے لیے مذاکرات تیز کرنے پر متفق۔
- 10 مئی 2005ء قرآن کریم کی بے حرمتی اور کارٹون کی اشاعت پر پاکستان کا امریکہ سے شدید احتجاج۔
- 11 مئی 2005ء میری ٹائم سکیورٹی اور بھارتی سکیورٹی گارڈز مواصلاتی رابطے پر متفق۔
- 11 مئی 2005ء پاکستان اور سنگا پور تجارتی اور دیگر شعبوں میں اتفاق برعائیں گے۔
- 11 مئی 2005ء پٹیا آئی اے کا بزرگ شہریوں کے کرایوں میں 20 فیصد کمی کا اعلان۔
- 11 مئی 2005ء دہشت گردی اور جرائم کے خاتمے کے لیے پاک یونان معاہدہ۔
- 12 مئی 2005ء کشن گنگا ڈیم تنازعہ قرار دے دیا گیا۔
- 12 مئی 2005ء ارکان اسمبلی کو بریغمال بنانے کا منصوبہ پکڑا گیا۔
- 12 مئی 2005ء معروف اداکار جمیل بھل انتقال کر گئے۔
- 13 مئی 2005ء تفحیک آمیز کارٹون پروڈکشن ناٹمنس کی معذرت۔

- 13 مئی 2005ء قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف مجلس عمل کا ملک بھر میں احتجاج۔
- 13 مئی 2005ء جبری مشقت میں پاکستان بھارت اور نیپال سر فہرست ہیں۔ (رپورٹ)
- 14 مئی 2005ء لاہور میں مخلوط میراتھن کا کام۔
- 15 مئی 2005ء بھارت نے دریائے جہلم و چناب پر کنٹرول حاصل کرنے کا منصوبہ بنالیا۔
- 16 مئی 2005ء آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں کے خلاف آپریشن کا فیصلہ۔
- 16 مئی 2005ء اتحاد تنظیمات المدارس دینیہ کا ملک گیر تحریک چلانے پر اتفاق۔
- 17 مئی 2005ء جب میں پولیس مقابلہ 9 ذاکو اور 4 پولیس اہلکار ہلاک۔
- 17 مئی 2005ء پاکستان اور برطانیہ فوجی و دیگر شعبوں میں تعاون بڑھانے پر متفق۔
- 17 مئی 2005ء پاکستان نے نیوز ویک کی معافی مسترد کر دی۔
- 17 مئی 2005ء 234 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبوں کی منظوری۔
- 17 مئی 2005ء خودکش حملوں سے انسانوں کو ہلاک کرنا حرام ہے، 58 علماء کا فتویٰ۔
- 17 مئی 2005ء مجموعی ملکی پیداوار کی شرح نمو 8.35 فیصد ہوگی۔
- 18 مئی 2005ء پاکستان برطانیہ سے فوجی ساز و سامان خریدے گا۔
- 18 مئی 2005ء اخبارات نوزائیدگیوں اور کتب کی رجسٹریشن کا ترمیمی بل منظور۔
- 20 مئی 2005ء گیس 5 فیصد مہنگی۔
- 21 مئی 2005ء پانی کے وسائل پر تکنیکی کمیٹی کے سربراہ مستعفی۔
- 21 مئی 2005ء مٹی لاغر رنگ کیس، سوئس عدالت نے بینظیر اور زرداری کو طلب کر لیا۔
- 21 مئی 2005ء لاہور میں مخلوط میراتھن کا انعقاد۔
- 21 مئی 2005ء امریکہ پاکستان کو 71 ایف 16 طیارے دے گا۔
- 22 مئی 2005ء امریکی بمباری سے شمالی وزیرستان میں 5 افراد جاں بحق۔
- 23 مئی 2005ء علی گیلانی سمیت حریت رہنماؤں کو پاکستان آنے کی پابندی عطا کی۔
- 23 مئی 2005ء قیتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا، سٹیٹ بینک۔
- 23 مئی 2005ء پنجاب و سرحد نے مالیاتی ایوارڈ میں محاصل کی تقسیم کے لیے سندھ کا نام مسترد کر دیا۔
- 24 مئی 2005ء اے آر ڈی نے مشرف سے مذاکرات مسترد کر دیے۔
- 24 مئی 2005ء علی گیلانی نے دورہ پاکستان سے معذرت کر لی۔
- 24 مئی 2005ء نامور اداکار راجیو انتقال کر گئے۔
- 25 مئی 2005ء قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ملک گیر احتجاجی تحریک چلانے کا فیصلہ۔
- 25 مئی 2005ء انصاری گروپ نے دورہ پاکستان کی دعوت قبول کر لی۔
- 25 مئی 2005ء پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال انتہائی تشویشناک ہے، ایسٹسی۔



- 25 مئی 2005ء جنوبی وزیرستان میں بم دھماکہ 66 افراد جاں بحق۔
- 26 مئی 2005ء پاکستان نے سینٹری فیوج معائنہ کے لیے ویانا بھجوا دیے۔
- 26 مئی 2005ء امریکہ پاکستان کو پونے 15 کروڑ ڈالر امداد دے گا۔
- 26 مئی 2005ء وفاق نے پنجاب حکومت کو پٹرولیم ٹیکس عائد کرنے سے روک دیا۔
- 26 مئی 2005ء پاکستان کی امریکہ سے 75 ایف 16 طیارے خریدنے کی درخواست۔
- 26 مئی 2005ء امریکہ نے تحریف شدہ قرآن پاک شائع کر دیا۔
- 26 مئی 2005ء بری الٹم کے حصار پر خودکش دھماکہ 20 افراد جاں بحق۔
- 26 مئی 2005ء قرآن مجید کی بے حرستی کے لیے پاکستان سمیت دنیا بھر میں مظاہرے۔
- 28 مئی 2005ء پی ٹی سی ایل تنصیبات کا کنٹرول ریجنرز اور ایف سی نے سنبھال لیا۔
- 28 مئی 2005ء سیاحین میں برفانی تودہ مرنے سے 12 فوجی جاں بحق۔
- 28 مئی 2005ء اقوام متحدہ میں اصلاحات پاکستان اور اٹلی کی متبادل تجاویز۔
- 29 مئی 2005ء سید علی گیلانی کا پاکستان آنے سے باضابطہ انکار۔
- 29 مئی 2005ء ایٹم بم ٹیس بنا رہے مشرق وسطیٰ میں کریں، ایران۔
- 29 مئی 2005ء سر کریک پر مذاکرے بغیر نتیجہ ختم۔
- 29 مئی 2005ء پی ٹی سی ایل یونین کی ملک بھر کے فون بند کرنے کی دھمکی۔
- 30 مئی 2005ء کراچی میں خودکش دھماکہ 6 افراد ہلاک۔
- 30 مئی 2005ء پاکستان نے کشمیر کو خود مختاری دینے کا تصور مسترد کر دیا۔
- 31 مئی 2005ء کراچی میں ہنگاموں میں مرنے والوں کی تعداد 13 ہو گئی۔
- 31 مئی 2005ء ابو فرح امریکہ کے حوالے کر دیا، مشرق۔
- نیم جون 2005ء ایم ایم اے کی اوپل پر کراچی میں بڑا بم۔
- 2 جون 2005ء کشن گنگا پراجیکٹ پر پاک بھارت مذاکرات بے نتیجہ۔
- 2 جون 2005ء قومی اسمبلی میں حکومت کو آبی وسائل کے بل پر شکست۔
- 3 جون 2005ء قرآن پاک کی بے حرستی کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج۔
- 4 جون 2005ء بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کے 66 کیسوں کی بجلی منقطع۔
- 4 جون 2005ء پنجاب کا تعلیمی بجٹ 52 ارب روپے کر دیا جائے گا۔
- 5 جون 2005ء آصف علی زرداری کو دل کا دورہ۔
- 5 جون 2005ء حکومت کا پی ٹی سی ایل کی ہنگامی پر اصرار۔
- 6 جون 2005ء تینوں صوبوں نے ناظمین کی جگہ نگران مقرر کرنے کے لیے آرڈیننس جاری کر دیے۔
- 6 جون 2005ء شنگھائی تعاون تنظیم نے پاکستان کو بھر کا درجہ دینے کی تجویز منظور کر لی۔

- 6 جون 2005ء چشمہ پاور پلانٹ فیئر ٹو کی تعمیر رواں سال شروع ہوگی۔
- 6 جون 2005ء وفاقی بجٹ میں 7 ارب روپے کا اضافہ۔
- 7 جون 2005ء حکومت نے مقامی گاڑیوں پر دو ہولڈنگ ٹیکس اور فنانسل سروسز ایکسائز ڈیوٹی واپس لے لی۔
- 7 جون 2005ء پنجاب میں اساتذہ کی بھرتی پر پابندی ختم۔
- 8 جون 2005ء قرآن پاک کی بے حرستی کے خلاف دفاع اسلام محاذ کا جلوس۔
- 8 جون 2005ء حکومت اور پی ٹی سی ایل ملازمین کے مذاکرات ناکام۔
- 9 جون 2005ء حریت کشمیری رہنماؤں کی مزار قائد پر حاضری۔
- 9 جون 2005ء پیر یاتہ میں کیبل کار کے ٹارٹوٹے سے 24 افراد زخمی۔
- 9 جون 2005ء شدید آندھی اور بارش سے 2 ہلاک درجنوں زخمی۔
- 9 جون 2005ء پی ٹی سی ایل ملازمین کا ملک بھر کا مواصلاتی نظام جام کرنے کی دھمکی۔
- 9 جون 2005ء امریکہ میں 4 پاکستانی نژاد امریکی گرفتار۔
- 10 جون 2005ء مختار مائی کیس کے 13 ملوم رہا کرنے کا حکم۔
- 10 جون 2005ء امریکہ پاکستان کو 20 کروڑ ڈالر امداد دے گا۔
- 10 جون 2005ء آندھی اور بارشوں سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 25 ہو گئی۔
- 11 جون 2005ء سکیورٹی فورسز نے پی ٹی سی ایل تنصیبات کا کنٹرول سنبھال لیا۔
- 11 جون 2005ء سرحد اور واپڈا میں رائلٹی کا تنازعہ طے کرانے کے لیے ثالث مقرر۔
- 11 جون 2005ء چین نے پاکستان کو 10.5 ملین کے دفتری آلات فراہم کر دیے۔
- 12 جون 2005ء پی ٹی سی ایل یونین کے سینکڑوں عہدیدار گرفتار۔
- 12 جون 2005ء بنگلہ دیشی انکلیشن کا شیڈول تیار۔
- 12 جون 2005ء قطر پاکستان کو گیس کی ترسیل بڑھانے پر رضامند۔
- 13 جون 2005ء پاکستان نے ترقی پذیر ممالک میں تعاون کا 5 نکاتی فارمولہ دے دیا۔
- 13 جون 2005ء پاکستان اور سری لنکا کے درمیان آزاد تجارت پر عملدرآمد شروع۔
- 14 جون 2005ء پے فونز پر دو ہولڈنگ ٹیکس واپس۔
- 14 جون 2005ء پی ٹی سی ایل ملازمین کی ہڑتال ختم کرنے کا اعلان۔
- 15 جون 2005ء پی ٹی سی ایل یونین کی طرف سے مواصلاتی جام نظام کرنے کی دھمکی۔
- 16 جون 2005ء پنجاب اسمبلی کے 2 اپوزیشن ارکان کی رکنیت معطل۔
- 16 جون 2005ء ڈیرہ غازی خان میں واپڈا تنصیبات کو اڑانے کی کوشش۔
- 16 جون 2005ء حکومت نے مالیاتی بل پیش کر دیا۔
- 17 جون 2005ء پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے مزید 7 ارکان معطل۔



- 17 جون 2005ء ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی انجیوگرافی۔
- 17 جون 2005ء بھارت کی پاکستان کو بجلی میں قصور پہنچنے کی پیکش۔
- 17 جون 2005ء عالمی جمہوریت کے لیے مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی میں مذاکرات۔
- 17 جون 2005ء قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں احتجاج۔
- 17 جون 2005ء سعودی عرب میں 3 پاکستانی القاعدہ کے شے میں گرفتار۔
- 18 جون 2005ء پی ٹی سی ایل کے لیے 2 ارب 59 کروڑ ڈالر کی ریکارڈ بولی۔
- 18 جون 2005ء کینیڈا نے مختار مائی کو شہریت کی پیکش کر دی۔
- 18 جون 2005ء برطانیہ نے ڈاکٹر شازیہ کو شوہر سمیت سیاسی پناہ دے دی۔
- 19 جون 2005ء بنگلہ دیش کے پہلے مرحلے کا 75 فیصد کام مکمل۔
- 19 جون 2005ء سرحد کا 86 ارب کانگس فری خسارے کا بجٹ پیش۔
- 20 جون 2005ء پاکستان امریکہ مشترکہ بحری مشقیں شروع۔
- 21 جون 2005ء گلشیر گرنے سے 4 فوجی افسر شہید۔
- 21 جون 2005ء صدر بازار لاہور میں گیس دھماکہ ایک شخص جاں بحق 20 زخمی۔
- 21 جون 2005ء واٹس ریس میں حصہ لینے والے 22 بچے ابولمبھی سے لاہور واپس۔
- 22 جون 2005ء ملا عمر سمیت شدت پسندوں کی فہرست پاکستان کو دے دی، افغانستان۔
- 22 جون 2005ء دریائے کابل اور سوات میں طغیانی 76 مکانات منہدم۔
- 22 جون 2005ء گوجرانوالہ میں دھماکہ 12 افراد زخمی۔
- 22 جون 2005ء ایشیائے ضروریہ اور چین کی درآ مد کا فیصلہ۔
- 23 جون 2005ء بارکھان میں 4 بجلی کے کھمبے اڑا دیے گئے۔
- 23 جون 2005ء ڈی پی سیکر بلوچستان اسمبلی مستعفی۔
- 23 جون 2005ء حکومت نے پاکستان سمیت 7 ملکوں پر ویزے کی پابندی ختم کر دی۔
- 23 جون 2005ء گلشیر تھلے سے دریاؤں میں طغیانی۔
- 23 جون 2005ء کراچی میں مفتی شامزئی کے جانشین دہشت گردوں کی قاتلنگ سے جاں بحق۔
- 23 جون 2005ء سرحدی تجارت بڑھانے کے سمجھوتے پر پاک چین دستخط۔
- 24 جون 2005ء بھارت نے شیخ رشید کی دورہ مقبوضہ کشمیر کی درخواست مسترد کر دی۔
- 25 جون 2005ء پاک سعودی عرب تعاون بڑھانے پر اتفاق۔
- 25 جون 2005ء پنجاب میں بلدیاتی اداروں کو بجٹ بنانے سے روک دیا گیا۔
- 25 جون 2005ء جنوبی وزیرستان میں بارود سے بمبھرائے پھٹ گیا۔
- 26 جون 2005ء قرآن پاک کی حرمت کے تحفظ کے لیے عالمی تحریک شروع کرنے کا اعلان۔
- 26 جون 2005ء وزیر اعلیٰ بلوچستان کی رہائش گاہ پر راکٹوں سے حملہ 2 زخمی۔
- 26 جون 2005ء پاک فرانس مشترکہ بحری مشقیں مکمل۔
- 27 جون 2005ء گوانتا موبے سے بری ہو کر آنے والے 17 قیدی 9 ماہ بعد جیل سے رہا۔
- 27 جون 2005ء پاکستان کا ہر دینی دنیا سے رابطہ منقطع۔
- 28 جون 2005ء پاکستان اور بحرین معیشت کے تمام شعبوں میں تعاون پر متفق۔
- 28 جون 2005ء مختار مائی کیس تمام ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری۔
- 28 جون 2005ء سرحد میں متاثرین سیلاب کے لیے 10 کروڑ کانگس۔
- 28 جون 2005ء پاکستان دہشت گردی کے خلاف ہمیں بھی امریکہ جیسا تعاون دے، بھارت۔
- 28 جون 2005ء فابریک آئیٹل نیٹ ورک میں خرابی، درجنوں ممالک سے رابطوں میں مشکلات۔
- 28 جون 2005ء گندم بحران سے بچنے کے لیے جلد اقدامات کا مطالبہ۔
- 29 جون 2005ء وزیر اعلیٰ پاکستان اور بھارت کا مذاکرات جاری رکھنے پر اتفاق۔
- 29 جون 2005ء پنجاب میں آندھی اور ہارٹ سے 4 افراد ہلاک۔
- 29 جون 2005ء سیٹھ سے لاہور میں اموات 12 ہو گئیں۔
- 29 جون 2005ء بلدیاتی نمائندوں کے اقتساب کے لیے کمیٹی قائم۔
- 29 جون 2005ء گوادری میں سمندری طوفان۔
- 29 جون 2005ء نوبل امن انعام کے لیے دنیا بھر کی 1000 خواتین نامزد۔
- 29 جون 2005ء پاک امریکہ بحری مشقیں ختم۔
- 29 جون 2005ء القاعدہ کے خلاف موثر فوجی کارروائی کرنے پر پاک، افغانستان اس فوج میں اتفاق۔
- 30 جون 2005ء پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ۔
- 30 جون 2005ء بلدیاتی ادارے توڑ دیے گئے، بھکران مقرر۔
- 30 جون 2005ء افتخار محمد چوہدری نے چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھایا۔
- 30 جون 2005ء ڈی آئی خان اور بھکر سیلابی زلے سے ہنگامی حالت کا اعلان۔
- 15 اگست 2005ء عالمی بینک کے صدر پال ولنٹون کا دورہ پاکستان وزیراعظم شوکت عزیز سے ملاقات۔
- 15 اگست 2005ء کوئٹہ میں بم دھماکہ۔
- 16 اگست 2005ء مدارس کی اسناد پر انتخابات لانے کی اجازت نہیں انگریزی، اردو اور مطالعہ پاکستان کا امتحان پاس کرنے والے افراد کی اسناد مشترک کے مساوی نہیں: سپریم کورٹ۔
- 16 اگست 2005ء 2007ء تک تمام لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر دیں گے: صدر پرویز مشرف۔
- 16 اگست 2005ء پاک بھارت مذاکرات کی حوصلہ افزائی کریں گے: امریکہ۔
- 18 اگست 2005ء ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد۔

- 16 اکتوبر 2005ء ضلعی حکومتوں کے ناظمین کا انتخاب برسر اقتدار مسلم لیگ کی واضح برتری۔
- 17 اکتوبر 2005ء اسلام آباد پاک برطانیہ مذاکرات کا آغاز۔
- 17 اکتوبر 2005ء تیل اور گیس کے شعبوں میں سرمایہ کاری کیلئے پاک روس معاہدہ۔
- 17 اکتوبر 2005ء 16 اکتوبر سیاہ ترین دن ہے۔ بلدیاتی الیکشن میں شفاف دھاندلی ہوئی، کنٹرولنگ آفس کے چیف جسٹس از خود نوٹس لیس قومی اسمبلی سینٹ میں اپوزیشن کا احتجاج۔
- 18 اکتوبر 2005ء پاکستان میں 8.5 شدت کا زلزلہ آزاد کشمیر، اسلام آباد اور صوبہ سرحد میں لاکھوں افراد ہلاک اور بے گھر۔
- 19 اکتوبر 2005ء زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں وسیع پیمانے پر امدادی کاروائیوں کا آغاز، پوری قوم اختلافات بھولا کر متاثرین کی امداد کے لیے سرگرم عمل ہو گئی۔ پاکستان حکومت نے عالمی حکومت سے ہنگامی امداد طلب کر لی۔
- 10 اکتوبر 2005ء میں وزیر اعظم ہوں ایک قبرستان کا آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار سکندر حیات کا بیان
- 10 اکتوبر 2005ء متاثرین حملہ کی امداد کے لیے وسیع پیمانے پر عالمی امداد کی اسلام آباد آمد۔
- 10 اکتوبر 2005ء پوری قوم ایک ہو جائے صورتحال کا مل کر مقابلہ کریں، قومی اسمبلی میں حکومت اپوزیشن یکجہتی۔
- 11 اکتوبر 2005ء زلزلہ سے چالیس لاکھ افراد متاثر ہوئے اقوام متحدہ۔
- 12 اکتوبر 2005ء امریکی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس کی اسلام آباد کی آمد صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات۔
- 12 اکتوبر 2005ء عوام اور فوج کو سلام عالمی تنظیموں کا شکریہ صدر پرویز مشرف۔ قومی سلامتی کونسل نے بحالی کے جامع منصوبے کی منظوری دیدی۔ قاضی کی مخالفت کے باوجود وزیر اعلیٰ سرحد کی اجلاس میں شرکت۔
- 13 اکتوبر 2005ء زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں مواصلاتی رابطے بحال نقصان کا اندازہ لگانے کے لیے سروے شروع۔ اور متاثرین کے لیے فوری طور پر خیمے بستیاں لگانے کا فیصلہ۔
- 13 اکتوبر 2005ء آئل کیمپنایڈ وائزر کی کمی کو تیل کی قیمتیں ریگولیت کرنے کے اختیارات نہیں سوچنے جاسکتے سپریم کورٹ۔ اور گراؤ اور زلزلہ متاثرہ علاقوں کی موجودگی میں اسی کے لیے کارپوریشن سیکرٹری کی طرح اختیارات استعمال کر رہا ہے چیف جسٹس۔
- 14 اکتوبر 2005ء صدر بٹش ہمدردی اور یکجہتی کے اظہار کیلئے پاکستانی سفارتخانے بھیجے گئے۔ مشکل گھڑی میں ہر طرح کی مدد کیلئے تیار ہیں۔ امریکی صدر۔
- 14 اکتوبر 2005ء اردن کے بادشاہ عبداللہ متاثرین زلزلہ سے اظہار یکجہتی کے لیے اسلام آباد پہنچے۔ گندم کی امدادی قیمت 415 روپے فی 40 کلو گرام مقرر۔ 2 لاکھ ٹن یوریا درآمد کرنا فیصلہ۔
- 14 اکتوبر 2005ء صدر پرویز کی اپیل پر ملک بھر میں یوم غماز مایا گیا۔
- 15 اکتوبر 2005ء متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو تیز رفتار اور مربوط ہو گئی۔ صدر پرویز مشرف نے منصوبہ جاری کر دیا۔
- 15 اکتوبر 2005ء زلزلہ متاثرین کے لیے بھارت نے نونفلائی زون میں امدادی پروازوں کی اجازت دیدی۔
- 15 اکتوبر 2005ء اسرائیل نے اقوام متحدہ یا ریڈ کراس کے ذریعہ امداد بھجوائی تو قبول کر لینگے پاکستان۔

- 16 اکتوبر 2005ء تمام متاثرہ علاقوں میں فیلڈ ہسپتال قائم کر چکے۔ امدادی سرگرمیاں اور تعمیر نو ایک ساتھ جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ شوکت عزیز۔
- 16 اکتوبر 2005ء باغ امدادی ہیلی کاپٹر گر کر جاہ 4 افراد سمیت 6 فوجی شہید۔
- 17 اکتوبر 2005ء متاثرین کی بحالی میں منتخب نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے۔ شوکت عزیز۔
- 17 اکتوبر 2005ء بھارت کے ہیلی کاپٹر قبول ہیں۔ پائلٹ نہیں پاکستان حملے کے بغیر ہیلی کاپٹر نہیں دے سکتے۔ بھارتی حکام۔
- 17 اکتوبر 2005ء متاثرین زلزلہ کیلئے بیرونی امداد کا آدھا حصہ دیا جائے۔ ارکان سرحد ملے۔
- 18 اکتوبر 2005ء امدادی کاموں کی نگرانی کیلئے پارلیمانی کمیٹی بنانے کی اپوزیشن کی تجویز، حکومت کی جانب سے مخالفت۔
- 18 اکتوبر 2005ء متاثرین کی مدد کیلئے کنٹرول لائن کے پار سے کشمیری آسکتے ہیں۔ صدر پرویز مشرف۔ کنٹرول لائن کھولنے کی پاکستانی پیشکش کا بھارت کی جانب سے خیر مقدم۔
- 18 اکتوبر 2005ء تلخ کی ایک لاکھ کمیشن چاہیے خیموں کی برآمدات پر پابندی لگادی گئی۔ میجر جنرل فاروق۔
- 19 اکتوبر 2005ء پاکستان اور بھارت کی حکومتیں کنٹرول لائن پارکریز کا طریقہ کار طے کریں گی شوکت عزیز۔ کنٹرول لائن صرف مخصوص لوگوں کے لیے کھولی جائیگی۔ بھارتی فوج۔
- 19 اکتوبر 2005ء زلزلے سے 60 ہزار اہل علم بھارت کے زیر اثر تھائی خارج ہوئی۔ 15 اکتوبر کے بعد 75 زلزلے ریکارڈ کئے گئے جو "آفریقا" نہیں حالیہ پہاڑیوں میں ارتعاش پیدا ہو گیا جیالوجسٹ نیز ضیغم۔
- 19 اکتوبر 2005ء کشمیر پر غاشی سے معذرت: پاکستان کی قومی امداد لاہور حاکم کے امریکہ۔
- 20 اکتوبر 2005ء امریکہ کی امداد بھی قبول ہے جہادی تنظیموں کو امدادی سرگرمیوں سے نہیں روکا جاسکتا صدر پرویز مشرف۔
- 20 اکتوبر 2005ء ہزاروں زندہ میگوں کو بچانے کیلئے نیوآپریشن کرے صورتحال ہوائی بھی سے خوفناک ہو گئی اقوام متحدہ۔
- 20 اکتوبر 2005ء ترک وزیر اعظم اسلام آباد پہنچ گئے متاثرین کی بحالی و تعمیر نو کیلئے 15 کروڑ ڈالر کا اعلان زلزلہ زدگان کیلئے 10 لاکھ کھل، 50 ہزار ٹن آٹا اور 25 ہزار ٹن چینی بھی بطور امداد دینگے، طبیب روگان۔
- 20 اکتوبر 2005ء بھارت کو کنٹرول لائن کھولنے اور موہاٹل رابطے بحال کرینگے پاکستانی تجویز مسترد کردی۔ میجر جنرل فاروق ابھی انکار نہیں کیا بھارت۔
- 21 اکتوبر 2005ء 5 لاکھ گھرنے جہاں تعمیر نو کیلئے عالمی امداد ناکافی ہے بین الاقوامی کانفرنس بلائیے صدر پرویز مشرف۔
- 21 اکتوبر 2005ء کنٹرول لائن کھولنے کی باضابطہ تجویز بھارت کو پیش کریں گے: پاکستان۔
- 21 اکتوبر 2005ء نیو امدادی کارروائیوں کیلئے ایک ہزار فوجی اور ہیلی کاپٹر پاکستان بھیجے گا۔
- 22 اکتوبر 2005ء تعلیم کیلئے جی ڈی پی کا 4 فیصد نقص، پہلی جماعت سے انگریزی لازمی مضمون ہوگا ملک بھر میں نیا تعلیمی



سال اگست سے شروع کریں کیا فیصلہ۔

22 اکتوبر 2005ء کنٹرول لائن کھولنے کیلئے پاک بھارت تجارتی تبادلہ 5 مقامات کی نشاندہی کر دی۔ شوکت عزیز۔

22 اکتوبر 2005ء نیو کے فوجیوں کی تعیناتی پاکستان کے مشورے سے ہوگی۔ دفتر خارجہ۔

24 اکتوبر 2005ء زلزلے کے مسلسل جھکوں کی اصل صورتحال جاننے کیلئے ماہرین ارضیات و موسمیات کی عالمی کانفرنس بلائی جائے ارکان قومی اسمبلی۔

24 اکتوبر 2005ء کنٹرول لائن کھولنے کیلئے پاک بھارت مذاکرات جمعہ کو ہونگے۔

28 اکتوبر 2005ء تعمیر نو کیلئے کئی ارب ڈالر چائیس صدر پرویز مشرف۔ کوئی عمان سے امدادی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال

28 اکتوبر 2005ء آفر شاکس کی لہر ختم ہونے پر سیمسک روز کا دوبارہ تعین ہوگا وزیر مملکت۔

28 اکتوبر 2005ء نیو کی افواج بلا کر بڑی غلطی کی گئی حکومت کی کسی ایسی پی سی میں شرکت نہیں کریجئے قاضی۔

28 اکتوبر 2005ء کنٹرول لائن کھولیں نہ کھولیں؟ پاک بھارت بات چیت آج ہوگی۔

30 اکتوبر 2005ء صوبہ سرحد اور واپڈا کے درمیان معاہدہ بجلی منافع کا تازع طے کرنے کیلئے جنس اجمل میاں کی سربراہی میں ٹریڈ یونٹ قائم کر دیا گیا۔

30 اکتوبر 2005ء غیر ملکی رضا کاروں کی آمد سے ملکی سلیت کو کوئی خطرہ نہیں۔ شوکت عزیز۔

30 اکتوبر 2005ء صدر پرویز کی وزیراعظم من موہن سے فون پر بات چیت دہلی دھماکوں پر اظہار افسوس۔

30 اکتوبر 2005ء آے آڈی سے آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت بے نظیر اور نواز شریف کی واپسی سے مشروط کر دی۔

2 نومبر 2005ء صدر پرویز نے نواز شریف کو بیٹے کے علاج کیلئے لندن جانے کی اجازت دیدی سفارتخانے کو پاسپورٹ جاری کرنے کا حکم۔

2 نومبر 2005ء دہلی دھماکوں میں پاکستانی عناصر کے ملوث ہوئے کا ثبوت ملا تو کارروائی کریجئے۔ دفتر خارجہ۔

3 نومبر 2005ء چین پاکستان کو مزید ٹیکنیکی اور مالی امداد فراہم کریگا چینی نیم ستارہ علاقوں کا دورہ کر رہی ہے۔

3 نومبر 2005ء سیاحین کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے سے قبل عسکری حدود بندی ضروری ہے۔ بھارت

6 نومبر 2005ء مسافروں کی فہرستوں کا تبادلہ تاخیر کا شکار آج کنٹرول لائن کھلنے کے باوجود آمد و رفت جیس ہو سکے گی۔

6 نومبر 2005ء زلزلہ متاثرین پر خرچ کریجئے۔ ایف 16 طیاروں کی خریداری ملتوی کر دی صدر پرویز مشرف۔

7 نومبر 2005ء کنٹرول لائن کھل گئی امدادی سامان کی ترسیل شروع آزاد کشمیر سے دوسری طرف جانے والوں کو روکنے کیلئے

ہوائی فائرنگ اور شیلنگ۔

7 نومبر 2005ء ڈنمارک: توہین رسالت پر مبنی کارٹون کی اشاعت پاکستان کا اظہار مذمت ایسے اقدامات سے وہ فاصلے

پیدا ہوتے ہیں جنہیں ہم کم کر سکتے ہیں۔ تنہا کر رہے ہیں تنہا کر رہے ہیں۔

8 نومبر 2005ء ایک ماہ میں نیابلڈنگ کو تیار کرنے کی ہدایت کثیر منزلہ عمارتوں پر پابندی نہیں لگائیجئے شوکت عزیز۔

8 نومبر 2005ء طارق عزیز کی اچانک فضل الرحمن سے ملاقات نیب کے سربراہ کی تقرری کیلئے مشاورت۔

8 نومبر 2005ء تادرا کی طرف سے ڈیٹا میں کی تیاری کا آغاز ایک خاندان اپناے سکیم پر دسمبر میں عملدرآمد شروع کر دیا

جائیگا پرویز الہی۔

9 نومبر 2005ء دہلی میں پاکستانی سفارتی اہلکار کے بیٹے کا اغوا تشدد بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کی دفتر خارجہ طلبی شدید احتجاج

تحقیقات کا مطالبہ۔

9 نومبر 2005ء پاکستانی زلزلہ متاثرین کیلئے امریکی گروپ کی تشکیل 5 بڑے ادارے شامل ہیں۔

9 نومبر 2005ء نواز شریف اور ان کے اہلکار 20 پاسپورٹ دے دیئے گئے۔

9 نومبر 2005ء لیفٹیننٹ جنرل (ر) شاہد عزیز کو چیئر مین نیب مقرر کر دیا گیا۔

10 نومبر 2005ء سارک ممالک بھارت میں ڈیزاسٹر منجمنٹ سنٹر قائم کریجئے۔ خارجہ سیکرٹریوں کے اجلاس میں اتفاق۔

10 نومبر 2005ء ایشیائی بینک متاثرہ علاقوں کے منصوبوں کیلئے مشیروں کی خدمات فراہم کرنے گا۔

11 نومبر 2005ء سارک کانفرنس آج شروع ہوگی رکن ممالک کے سربراہان ڈھاکہ پہنچ گئے۔ خطے میں غربت سے

نجات کیلئے سارک ممالک اپنے تنازعات طے کریں شوکت عزیز۔

11 نومبر 2005ء 57 لاکھ افراد متاثر 5 ارب ڈالر کا نقصان ہوا وفاقی حکومت اور عالمی اداروں کی ابتدائی

رپورٹ۔

11 نومبر 2005ء کل سے قومی رضا کار تحریک کی رجسٹریشن شروع ہو جائیگی۔

12 نومبر 2005ء سارک ممالک بہت پیچھے رہ گئے اختلافات ختم کر کے وسائل کا مکمل استعمال کیا جائے

پاکستان۔

12 نومبر 2005ء پاک بھارت وزیراعظم من موہن میں ملاقات ورا اندازی ختم نہیں ہوئی منموہن سنگھ مسئلہ کشمیر کا حل

ضروری ہے شوکت عزیز۔

12 نومبر 2005ء تمام سیاسی قومی مقامی حکومتوں کا نظام اپنا لیں صدر پرویز

13 نومبر 2005ء سارک ممالک یکم جنوری تک آزاد تجارت سمجھوتے کے نفاذ پر متعلق افغانستان کو رکشیت دیدی

گئی اعلان ڈھاکہ کی منظوری سربراہ اجلاس ختم

13 نومبر 2005ء مسائل ہیں تو پارٹی صدر کے پاس جائیں: مسلم لیگ میں دھرے بندی کیخلاف ہوں صدر

پرویز مشرف۔

13 نومبر 2005ء امریکی کانگریس نے پاکستان کیلئے 69 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کی امداد منظور کر لی۔

13 نومبر 2005ء جنہیں شکایت ہے ان سے ملاقات کر کے تحفظات دور کرنے کو تیار ہوں شجاعت۔

14 نومبر 2005ء امریکی وفد کی اور صدر وزیراعظم سے ملاقات، طویل المدت تعمیر نو میں بھی تعاون کریجئے

امریکہ۔

14 نومبر 2005ء کنٹرول لائن پر چوتھا کراسنگ پوائنٹ کھل گیا مظفر آباد سرینگر بس سروس بھی بحال۔

14 نومبر 2005ء صارفین اور سرمایہ کاروں کے مفادات کا تحفظ ہونا چاہیئے۔ بجلی کے نرخوں کیلئے پالیسی بنائی

جائے شوکت عزیز۔



16 نومبر 2005ء پانچواں کراٹنگ پوائنٹ بھی کھل گیا کشمیری آج چکوتھی اوڈی سیکر پیڈل سے کنٹرول لائن پار کرینگے۔

16 نومبر 2005ء بھارت صورتحال کا احساس کرے۔ زلزلے سے مسئلہ کشمیر کے حتمی حل کا موقع ملا ہے۔ صدر پرویز۔

17 نومبر 2005ء زلزلہ زدگان کیلئے عالمی امداد جمع کرنے میں کردار ادا کرونگا، بش کی صدر پرویز سے ٹیلیفون پر گفتگو۔ کوئٹہ ویزا کو تفصیلی منصوبہ بندی کرنے کی ہدایت۔

17 نومبر 2005ء متاثرین کی مدد کیلئے نئی شعبہ بھی کردار ادا کرے کوئی عنان سیکر ٹری جنرل اقوام متحدہ۔ 17 نومبر 2005ء 90 دن کیلئے آئے ہیں پاکستان نے کہا تو قیام میں توسیع ہو سکتی ہے کمانڈر نیو۔

17 نومبر 2005ء سانحہ سانگلہ مل ڈی پی او ڈی ایس اور تھانیدار معطل مقامات کی بے حرمتی کرنے والوں کو سزا دی جائیگی پرویز الہی۔

17 نومبر 2005ء پولیس معیار بہتر بنائے وسائل کی کمی نہیں ہونے دینگے شوکت عزیز۔ 18 نومبر 2005ء اسلام آباد میں ڈونرز کانفرنس متاثرین زلزلہ کی امداد کیلئے 6 ارب ڈالر کے قرضے اور امداد مل گئی۔

18 نومبر 2005ء تعمیر نو کیلئے طویل الیحاد تعاون کرینگے کوئی عنان امداد کی نگرانی کا نظام بنادیا صدر پرویز۔ 18 نومبر 2005ء کنٹرول لائن آج شہریوں کے عبور کرنے کیلئے کھول دی جائیگی۔

21 نومبر 2005ء کشمیر سے فوجین واپس بلانے اور سیلف گورننس کی تجاویز کا بھارت نے جواب نہیں دیا پاکستان۔

21 نومبر 2005ء زلزلہ زدگان کی امداد جائزے کیلئے حکومت اور اپوزیشن پر مشتمل 19 رکنی کمیٹی قائم۔ 21 نومبر 2005ء ہیرو لیم کیمنوعات کی قیمتیں کم کی جائیں سرحد اسبلی میں متفقہ قرارداد منظور۔ عالمی مندی میں قیمتیں 70 ڈالر فی ہیرل سے 55.50 ڈالر ہو گئی ہیں بشیر بلور۔

22 نومبر 2005ء پنجاب اسبلی قیدیوں کو سال میں 3 بار بیویوں سے ملنے کی اجازت دینے کیلئے قرارداد منظور۔

22 نومبر 2005ء مسئلہ کشمیر کا تینوں فریقوں کیلئے قابل قبول حل نکالا جائے جان ہاورڈ۔ 22 نومبر 2005ء ابھی مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں پارٹی کی بات 2007 میں کریں گے شجاعت۔

22 نومبر 2005ء وزیراعظم کا فضل الرحمن امین فہیم قاضی حسین اور روف مینگل کوفون پارلیمانی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت۔

23 نومبر 2005ء پارلیمانی کمیٹی کے اجلاس میں حزب اختلاف کی شرکت خوش آئندہ ہے مثبت نتائج نکلیں گے شوکت عزیز اپنے تحفظات سے آگاہ کردیا اپوزیشن۔

23 نومبر 2005ء بھارتی ترجمان کی بے خبری حیران کن ہے کشمیر کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے اور سیلف گورننس۔

پر بات چل رہی ہے۔ پاکستان۔

23 نومبر 2005ء پنجاب اسبلی میں کرسنل پراسیکیوشن بل پیش۔ حکومتی ارکان کا سینیڈنگ کمیٹیوں کی کارکردگی عدم پراطمینان۔

24 نومبر 2005ء متحدہ اپوزیشن نے پارلیمانی کمیٹی کے قواعد و ضوابط کا ابتدائی مسودہ تیار کر لیا وزیراعظم کو بھیجا جائیگا۔

24 نومبر 2005ء موجودہ سیاسی نظام اطمینان بخش ہے۔ اپوزیشن کی تجاویز پر کھلے دل سے غور کریں گے شوکت عزیز۔

24 نومبر 2005ء متاثرہ علاقوں میں اسلامی تنظیموں سے کوئی خطرہ نہیں: نیو کمانڈر۔

25 نومبر 2005ء توانائی کے متبادل ذرائع کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ بجلی مہنگی نہیں ہونی چاہیے۔ صدر پرویز۔

25 نومبر 2005ء اٹلی کشی اٹھنے 22 ہے پاکستانی تارکین وطن جاں بحق۔

25 نومبر 2005ء نیکی قیادت نے صدر کو ناراض ارکان سے رابطوں کی تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔

25 نومبر 2005ء فارورڈ بلاک کا ساتھی دوگنا قیادت نہیں سنبھال سکتا پیرنگارا۔

26 نومبر 2005ء احتساب عدالت نے مسلسل غیر حاضری پر آصف زرداری کو اشتہاری قرار دیدیا جائیداد کی ضبطی کیلئے کارروائی شروع۔

26 نومبر 2005ء مختلف اضلاع میں ہونے والے کام خود جا کر دیکھو گا: صدر پرویز۔

26 نومبر 2005ء ترقی پذیر ممالک میں ہنگامی ختم کرنے کا منصوبہ تشکیل دیا جائے دولت مشترکہ تجارت میں مساوی مواقع فراہم کرے: شوکت عزیز۔

26 نومبر 2005ء آزاد کشمیر میں کوئی فوجی کیمپ قائم نہیں کیا امدادی آپریشن 19 جنوری کو ختم کر دیں گے: نیو۔

27 نومبر 2005ء مسلم لیگ کی تنظیم نو جلد شروع کریں گے صدر کے اصلاحاتی ایجنڈے سے مثبت تبدیلیوں کا عمل تیز ہو گیا: پرویز الہی۔

27 نومبر 2005ء وادی کا معاملہ 2007ء سے آگے نہیں جانا چاہیے۔ پاکستان میں جمہوریت کی طرف پیش قدمی خوش آئندہ ہے: دولت مشترکہ۔

27 نومبر 2005ء وطن واپسی کا فیصلہ کر لیا بہت جلد عوام میں ہوگی: بینظیر بھٹو۔

27 نومبر 2005ء کشمیر سے فوجی انخلا اور خود مختار حکومت کی تجاویز خفیہ ہیں تفصیلات ظاہر نہیں کی جاسکتیں: دفتر خارجہ۔

27 نومبر 2005ء یونورسٹیوں کے 1/2 7 ہزار طلباء تعمیر نو میں شریک ہوئے شفاف کام ہوا تو مزید امداد ملے گی صدر پرویز۔

27 نومبر 2005ء جمہوری عمل کیلئے عدلیہ کی آزادی انتہائی ضروری ہے: افتخار چوہدری۔ چیف جسٹس آف پاکستان۔



- 29 نومبر 2005ء مزید انٹری پوائنٹس کھولنے کے حق میں ہیں امریندر سنگھ بارڈر قائم رہیں گے پرویز الہی۔
- 29 نومبر 2005ء فوجوں کا انخلاء اور اپنی حکومت کشمیر متعلق تجاویز پر پیشرفت ہو رہی ہے شوکت عزیز۔
- 29 نومبر 2005ء صدر اور وزیراعظم کی زیر صدارت اجلاس کا لاہور ڈیم بنانے کا اصولی فیصلہ۔
- 29 نومبر 2005ء حریت پسندوں کو مسلح جدوجہد روکنے کا کہہ سکتے ہیں نیو کشمیر کو غیر فوجی علاقہ بنانے کے عمل کی نگرانی کرے عمر فاروق۔
- 30 نومبر 2005ء آئی اے میں غیر قانونی بھرتیوں کے مقدمے کا 9 سال بعد فیصلہ احتساب عدالت نے بینظیر بھٹوں اور ان کے ساتھیوں کو بری کر دیا۔
- 30 نومبر 2005ء نظام تعلیم کو موجودہ دور کے مطابق بنارہیں ہے صدر پرویز۔
- 30 نومبر 2005ء آئیں اور قانون کے تحت صدر پرویز پر 2007ء میں ورنی اتارنے کی کوئی پابندی نہیں: شیر آگن۔
- 30 نومبر 2005ء گوردانک کا جنم استھان ماڈل سٹی بنادینگے: پرویز الہی ویزے کے بغیر ننگانہ آئیے: امریندر سنگھ۔
- 2 دسمبر 2005ء نئے آبی ذخائر کی تعمیر پر تینوں کیشیاں متفق ہیں صوبوں کو اعتماد میں لیکر فیصلہ کریں شوکت عزیز۔
- 3 دسمبر 2005ء نصاب اور نظام تعلیم میں تبدیلی وقت کا تقاضا ہے: شوکت عزیز۔ آغا خان نیٹ ورک کو سوشل سائنسز ڈیپارٹمنٹ کیلئے 1500 یکڑ زمین دینے کا اعلان یہ تعلیم و صحت کے شعبوں میں بہترین کارکردگی اور دنیا میں پاکستان کا نام روشن کرنے پر توجہ ہے۔ چھ برسوں میں ملکی معیشت نے تیزی سے ترقی کی، متوسط طبقہ بھی گاڑیاں خرید رہا ہے، تیل کی قیمتوں میں اضافے سے منفی اثرات نہیں پڑے، کراچی میں خطاب۔
- 3 دسمبر 2005ء صدر پرویز سے کویتی وزیر تیل کی ملاقات پاکستان کو سب مناسب شرائط پروڈیبل کی فراہمی کا فیصلہ۔
- 3 دسمبر 2005ء پاک بھارت رہنما اور میڈیا مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے سازگار ماحول پیدا کریں۔ ترکی میں عالمی تنظیم کے زیر اہتمام مباحثہ۔
- 3 دسمبر 2005ء کھوکھرا پارٹرین سروس 11 سے 15 دسمبر تک مذاکرات کی پاکستانی تجویز۔
- 4 دسمبر 2005ء کویت کا سب سے بڑا گروپ پاکستان میں ڈیڑھ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کریگا۔
- 4 دسمبر 2005ء صدر جنرل پرویز نے 4 آرڈیننس نافذ کر دیئے۔ انسٹیٹیوٹ آف ایپس ٹیکنالوجی کا قیام، ٹالٹی سمجھوتے اور قومی احتساب کا ترمیمی آرڈیننس شامل ہیں۔
- 4 دسمبر 2005ء پانی کی کمی کی وجہ سے ملک کو خودکشی کے دہانے پر نہیں لانے دوں کا تمام صوبوں کے خدشات دور کرینگے: شکر دوں کو کچل دیا جائیگا صدر مملکت۔
- 5 دسمبر 2005ء دہشت گردی اور سنگین جرائم کے ملزموں کیلئے ہائی سیوریٹی جیلیں بنانے کا فیصلہ اصلاحات کیلئے کمیٹی قائم کوئٹہ کی سرانجام۔

- 5 دسمبر 2005ء اقتصادی ترقی کیلئے اسلامی ممالک باہمی تجارت بڑھائیں صدر پرویز اس وقت اسلامی ملکوں کی عالمی تجارت کی سطح محض دس اور بارہ فیصد کے درمیان ہے اپنے عوام کی حالت بہتر بنانے کیلئے ہمیں اسے اوپر لے جانا ہوگا، اس مقصد کیلئے الگ شعبہ قائم کیا جائیگا۔
- 5 دسمبر 2005ء صدر کے پارلیمنٹ سے خطاب نہ کرنے پر قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا احتجاج خطاب ضروری نہیں: شیر آگن۔
- 5 دسمبر 2005ء حدود آرڈیننس میں تبدیلی کی مزاحمت کریں گے قاضی حسین احمد۔
- 6 دسمبر 2005ء ملک بھر میں تعلیمی سیشن ستمبر سے شروع ہوگا۔ 2007 میں میٹرک اور 2009ء سے انٹر کا امتحان مشترک ہوگا۔ یکمبرج نظام امتحانات 5 سال تک ختم نہیں کریں گے وفاقی وزیر تعلیم
- 6 دسمبر 2005ء پاکستان یمن میں تیل پائپ لائن بچانے میں تعاون کریگا انسداد دہشت گردی سمیت 3 سمجھوتوں پر دستخط۔
- 6 دسمبر 2005ء قومی اسمبلی: حدود آرڈیننس میں ترمیم کا بل پیش کرنے کی تحریک مسترد۔
- 6 دسمبر 2005ء تہران: سی 130 طیارہ رہائشی عمارت سے ٹکرا گیا 128 افراد ہلاک۔
- 7 دسمبر 2005ء بحالی اور تعمیر نو کی نگرانی کیلئے پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل حکومت نے پارلیمنٹ کی قرارداد حسابات کی نگرانی اور مسابہ نمائندگی کی تجاویز مان لیں۔
- 7 دسمبر 2005ء اسلام کو آئی جیک اور زمین پر خوف پھیلانے والے انتہا پسندوں سے نمٹنے کیلئے مسلمان رہنما متحد ہو جائیں: شاہ عبداللہ
- 7 دسمبر 2005ء سائنس میں ترقی کیلئے مسلم ممالک باہم تعاون کریں صدر پرویز
- 7 دسمبر 2005ء میوہ ہسپتال: زلزلہ زدہ لڑکی سے زیادتی کے ملزم ڈاکٹر کو حراست میں لے لیا گیا ایم ایس معطل۔
- 8 دسمبر 2005ء حمل و برداشت کیلئے نیا تعلیمی نصاب تیار کیا جائے اعلان مکہ۔
- 8 دسمبر 2005ء چنگ بازی: وفاقی اور صوبائی حکومتیں موثر قدم اٹھائیں ورنہ مستقبل پابندی لگا دی جائیگی: سپریم کورٹ۔
- 8 دسمبر 2005ء زمین ہموار کرنے کیلئے گاؤں کی سطح تک لیزر لیور فراہم کئے جائیں پرویز الہی صوبے میں 30 ہزار کھالوں کی پختگی کیلئے 28 ارب روپے خرچ کئے جارہے ہیں۔
- 10 دسمبر 2005ء سمندری تجارت میں رکاوٹیں دور کرنے پر پاک بھارت اتفاق۔
- 10 دسمبر 2005ء بحری راستے کے ذریعے تجارت کو فروغ دینے کے لیے مثبت اقدامات کی سفارش، دونوں ملکوں کے بحری جہاز تیسرے ملک کیلئے ایک دوسرے کی بندرگاہوں سے سامان اٹھا سکیں گے
- 10 دسمبر 2005ء ورنی میں نہ رہتا تو ملک سے جمہوریت ختم ہو جاتی: صدر پرویز
- 10 دسمبر 2005ء امدادی اداروں کی سربراہی سول حکام کو دی جائے: متحدہ اپوزیشن حزب اختلاف راہ قرار اختیار کر رہی ہے حکومت

10 دسمبر 2005ء فوجی سربراہوں کی موجودگی میں کسی امدادی ادارے کا احتساب ممکن نہیں، فضل الرحمن، انتظامی فیصلوں کو پارلیمانی کمیٹی کے روبرو پیش کرنیکی تجویز تسلیم نہیں کی گئی، امین فہیم، اپوزیشن کے خط کا دور روز تک جواب دیا جائیگا، وودرالی

11 دسمبر 2005ء غازی آباد: آکھازی کے سامان کو اگ لگ گئی 45 باراتی بس میں جل کر ہلاک

11 دسمبر 2005ء امرتسر سے آزمائشی بس لاہور پہنچ گئی باقاعدہ آغاز 23 دسمبر کو متوقع۔ لاہور اور امرتسر میں ویزا آفس ہونے چاہئیں: سربراہ بھارتی وفد، بس روزانہ چلنی چاہیئے: ایم ڈی ٹورازم۔

12 دسمبر 2005ء تمام متاثرہ سکولوں اور کالجوں کی تعمیر نو کریں گے پورے آزاد کشمیر کو سیاحت کیلئے کھولا جائیگا شوکت عزیز۔

12 دسمبر 2005ء صدر مستحکم پرویز ملک کو جمہوریت کی طرف یچار ہے ہیں۔ ماضی کی سول حکومتوں کا انداز حکمرانی نہیں چاہئے: امریکی سفیر۔

12 دسمبر 2005ء پندرہ سال بعد سندھ کے کاشتکار پانی کیلئے چھینیں گے کالا باغ ڈیم کے مخالفین سے مناظرہ کرنے کو تیار ہوں پرویز صدر مین ڈیم بن جائیں تو پندرہ ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جس سے ملک کی قسمت بدل جائے گی، کراچی میں خطاب۔

